احمدی

فیضِ دبستاں

شرح اردو

گلستانِ سعدی

زیرِ سرپرستی

مصلح الامت شیخ طریقت حضرت اقدس
مولانا محمد قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم
الہ آبادی

پسند فرمودہ مع دعائیہ کلمات

مفسرِ قرآن فقیہ العصر حضرت مولانا
شاہ مفتی محمد نوال الرحمٰن دامت برکاتہم
شیخ الحدیث دار العلوم شکاگو

تالیف

خادمِ اسلاف حضرت مولانا محمد احمد صاحب مفتاحی بھیسانوی
بانی و مہتمم جامعہ عربیہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ، بلند شہر، یوپی، الہند

ناشر
مکتبہ فیضِ مسیح الامت
جامعہ عربیہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ بلند شہر یوپی

فیضِ دبستاں

احمدی

شرح اردو

گلستانِ سعدی

تالیف

خادمِ اسلاف حضرت مولانا محمد احمد صاحب مفتاحی بھیسانوی

بانی ومہتمم جامعہ عربیہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ، بلندشہر، یوپی، الہند

ترتیب

مولوی محمد عبداللہ المظاہری

باھتمام

مکتبہ احمدیہ دیوبند

ناشر مکتبہ فیضِ مسیح الامت

جامعہ عربیہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ بلند شہر یوپی

۹۴۱۱۸۵۹۷۹۷ | ۹۷۵۸۳۳۷۹۷۸

نگران اعلیٰ حضرت الحاج مولانا محمد احمد صاحب مفتاحی بھیسانوی

نام کتاب : فیضِ دبستانِ احمدی شرح اردو گلستانِ سعدی

تالیف : حضرت مولانا محمد احمد صاحب مفتاحی بھیسانوی بانی و مہتمم جامعہ ہٰذا

زیر سرپرستی : مفسر قرآن فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی محمد نوال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم شیخ الحدیث دارالعلوم شکاگو

زیر نگرانی : رحمت عالم فاؤنڈیشن وشریعہ بورڈ آف انڈیا، حیدرآباد

مکتبہ نگراں : محمد ذاکر حسین قاسمی رفیق شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم دیوبند

ترتیب : مولوی محمد عبداللہ المظاہری، ناظم محاسبی جامعہ ہٰذا

کتابت : مولانا عبدالہادی قاسمی، شعبۂ انٹرنیٹ (آن لائن فتاویٰ ویب) دارالعلوم، دیوبند

طبع اول : ذی الحجہ ۱۴۴۲ھ جولائی ۲۰۲۱ء تعداد: گیارہ سو

طبع دوم : ۱۴ھ ۲۰ء تعداد: گیارہ سو

طبع سوم : ۱۴ھ ۲۰ء تعداد: گیارہ سو

صفحات : ۶۱۶ قیمت: 400/-

ملنے کے پتے

- زم زم بکڈپو دیوبند
- نعیمیہ اسلامک اسٹور دیوبند
- مکتبہ احمدیہ، دیوبند
- مکتبہ احمدیہ، بھیسانی اسلام پور تھانہ بھون، ضلع شاملی، یوپی، الہند پن کوڈ:247777

کتاب کی اجمالی فہرست

کتاب کی اجمالی فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

شیخِ طریقت مصلح الامت

حضرت اقدس مولانا محمد قمر الزماں صاحب دامت برکاتہم الٰہ آبادی

الحمدللہ اس کو بھی کسی قدر پڑھنے اور سننے سے ماشاء اللہ خاصی بصیرت ہوئی، گلستاں کا دیباچہ تو خوب ہے، مجھے اس کو سننے کی سعادت نصیب ہوئی، نیز آٹھویں باب کے بھی چند مقامات کو دیکھا تو بے حد خوشی ہوئی کہ جس باب کا فائدہ مخصوص حلقے کے ساتھ خاص تھا اب اُس کا ترجمہ ہو کر اس کا نفع عام ہو گیا۔ مزید یہ کہ کتاب میں ہر شعر کا نثر کے ساتھ نظم میں بھی ترجمہ کیا گیا اور شروع کے دو بابوں میں بعض اشعار کی ترکیب بھی ہے۔

ان شاء اللہ طلبہ کو بھی بلکہ اساتذہ کو بھی اس علمی کام سے بے انتہا خوشی ہو گی اور آپ کو سبھی حضرات دعا دیں گے؛ بلکہ دینا چاہیے اس لیے آپ کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ اس قسم کے علمی کام کی مزید توفیق عطا فرمائے تاکہ جملہ طلبہ و اساتذہ کی دعاؤں کی سعادت ملتی رہے۔ آمین ثم آمین

والسلام

محمد قمر الزماں الٰہ آبادی

۱۰؍جمادی الاولی ۱۴۴۲ھ

تقریظ

شیخ الادب حضرت مولانا عبد الخالق صاحب سنبھلی

استاذ و نائب مہتمم دار العلوم، دیو بند

حامداً و مصلیاً و مسلماً، امابعد:

حضرت مولانا محمد احمد صاحب مفتاحی زید مجدہ (بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ ضیاء العلوم چندپورہ، بلند شہر) نے حال ہی میں گلستانِ سعدی کی اردو شرح دبستان کے نام سے تیار کی، اردو ترجمانی کے ساتھ الفاظ کی تحقیق، حکایت کا خلاصہ نیز اس کا مقصد بھی بیان فرمایا ہے، اور اشعار کا ترجمہ نثر اور نظم دونوں میں کیا ہے، شروع کے حصے میں اشعار کی نحوی ترکیب بھی پیش کی ہے۔ اس کے دیباچہ میں شارح -حفظہ اللہ- نے صاحب کتاب شیخ سعدی -علیہ الرحمۃ- کے اچھوتے انداز میں حالات بیان کیے ہیں۔ نیز اسی دیباچہ میں کتاب کی خصوصیات بھی درج کی ہیں، جس سے اس کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے، شرح میں سادہ زبان اور سلیس اردو استعمال کی ہے۔ موصوف شارح چوں کہ اردو کے ادیب اور فارسی کے ماہر استاذ ہیں اس لیے تشریح و ترجمہ میں اس کا حق ادا کر دیا ہے۔ بایں وجہ یہ شرح فارسی کے متعلّمین و معلمین کے لیے یکساں طور پر مفید ہے۔ قبل ازیں کچھ عرصہ پہلے مرتب شارح کی دیگر کتب اور شرحیں منصۂ شہود پر آچکی ہیں جو مقبولِ عام ہوئیں خاص کر ''رحیما شرح کریما''، ''قندنامہ شرح پند نامہ'' بہت پسند کی گئیں جن کی تحسین شیخ طریقت مشہور بزرگ حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خاں صاحبؒ (خلیفۂ اجل حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ) نے فرمائی۔ حضرت مسیح الامت شارح کے استاذ، مربی اور ان کے مسیحا تھے۔ حضرت اقدس کا ان شرحوں کو پسند فرمانا یہ شارح کے لیے باعثِ صد افتخار ہے اور اہل علم کے لیے اعتماد کا بہت بڑا ذریعہ۔ بہر حال ''فیضِ دبستانِ احمدی شرح اردو گلستاں'' بہت پسند آئی۔

اللہ تعالیٰ اس کے افادہ کو عام و تام فرمائے۔ اور شارح -زید مجدہ- کو اجر جزیل دے۔ آمین یارب العالمین بجاہِ سید المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم)

خیر خواہ: عبد الخالق سنبھلی
خادم دار العلوم دیو بند
۱۷/۷/۱۴۴۲ھ

تقریظ

استاذی حضرت الحاج مولانا عقیل الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم، جلال آباد، شاملی

بندہ نے مولانا محمد احمد صاحب کی شرح کریما و پند نامہ دیکھی ہے، طلبہ کے لیے خوب مفید ہے۔
اب مولانا نے گلستاں کی شرح بھی لکھی ہے۔ دعاء ہے مذکورہ کتابوں کی طرح اس شرح کو بھی طلبہ کے لیے مفید اور مقبول فرمائیں۔

کتبہ
عقیل الرحمٰن
مدرسہ مفتاح العلوم، جلال آباد، ضلع شاملی، یوپی
۲۰ر جمادی الثانیہ ۱۴۴۲ھ = ۳ر فروری ۲۰۲۱ء

حضرت مولانا وصی اللہ صاحب عرف آرزو میاں
ناظم تعلیمات جامعہ مفتاح العلوم، جلال آباد، شاملی

میرے کرم فرما مولانا محمد احمد صاحب میرے پاس اکثر تشریف لاتے رہے ہیں، بڑوں کی محبت اور تعلق کی وجہ سے مختلف کتابوں کی شرح نثر اور نظم میں آپ نے لکھی اور بہت مقبول ہوئی، جیسے کریما کی شرح رحیما، پند نامہ کی شرح قند نامہ اور اب گلستاں کی شرح فیضِ دبستانِ احمدی لکھی ہے، اس شرح میں ترجمہ تحت اللفظ اور منظوم کلام کا ترجمہ نثر اور نظم میں کیا گیا ہے، پہلے دو بابوں میں ہر حکایت کے ضمن میں ہر ایک دو شعر کی ترکیب بھی کی گئی ہے اور الفاظ کی تشریح اور حکایت کا خلاصہ بھی بیان کیا گیا ہے، یہ اس شرح کی امتیازی بات ہے۔
حضرت مولانا کا تعلق حضرت اباجیؒ سے بہت خاص رہا جس کو مولانا بدستور اب تک نبھا رہے ہیں۔
دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت عطا فرما کر ہر طرح کی ترقیات سے نوازیں۔

احقر محمد وصی اللہ عفی عنہ
مدرسہ مفتاح العلوم، جلال آباد، ضلع شاملی، یوپی
۲۰ر جمادی الثانیہ ۱۴۴۲ھ = ۳ر فروری ۲۰۲۱ء

تقریظ

مفسرِ قرآن فقیہ العصر
حضرت مولانا شاہ مفتی نوال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم حیدرآباد
شیخ الحدیث دار العلوم شکاگو امریکہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، امابعد!

زیرِ نظر مسودہ موسوم بہ ''فیضِ دبستانِ احمدی شرح اردو گلستانِ سعدی'' حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ کی گوہر بے بہا تالیف ہے، مولانا کے ساتھ زمانۂ طالب علمی میں بندہ کی رفاقت بھی رہی ہے، مولانا ابتداء ہی سے صلاحیت وقابلیت، تقویٰ وطہارت اور مزاج میں سادگی سے متصف ہیں، حضرت مسیح الامت رحمۃ اللہ علیہ کے صحبت یافتہ بھی ہیں، اس لیے مولانا کی تصنیف میں اخلاص وروحانیت کی جھلک بھی نمایاں ہوتی ہے، فارسی زبان پر آپ کو عبور حاصل ہے اور اردو شعر وشاعری سے بھی فطری مناسبت ہے، اس کتاب میں بھی مولانا نے الفاظ کی تحقیق وترکیب کے ساتھ انتہائی سہل ودلنشیں انداز میں ترجمہ وتشریح کی ہے اور اشعار کے ترجمہ میں نثر کے ساتھ نظم کا بھی اہتمام کیا ہے، امید ہے کہ طلبہ کے ساتھ ساتھ اساتذۂ کرام بالخصوص فارسی سے مناسب رکھنے والوں کے لیے یہ کتاب کافی مفید ثابت ہوگی اور گلستاں کے حل کے لیے کافی ووافی ہوگی۔

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

کتاب کے مطالعہ سے یہ بات خود بخود واضح ہوجائے گی، اس سے قبل مولانا کی دو اور کتابیں ''رحیما شرح کریما'' و ''قند نامہ شرح پند نامہ'' اسی نوعیت کی دو منفرد کتابیں رہی ہیں، جو عوام وخواص دونوں میں مقبول بھی ہوئی ہیں، حق تعالیٰ رحیما وقند نامہ کی طرح اس کو بھی شرف قبولیت سے نوازے، اور اس کی طباعت میں معاون سبھی حضرات کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

مفتی نوال الرحمٰن عفی عنہ
شکاگو، امریکہ
۵؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۲ھ

تقریظ

استاذی حضرت اقدس مولانا محمد مستقیم صاحب دامت برکاتہم

بانی ومہتمم مدرسہ اسعدیہ گلزارِ مظفریہ، کاندھلہ

ومولانا محمد نسیم صاحب

بانی مدرسہ حسینیہ ابوایوب انصاری، کھندراولی، شاملی

ماشاء اللہ یہ کتاب فیض دبستاں شرح اردو گلستانِ سعدی جس کے شارح مولانا محمد احمد صاحب (بانی وناظم مدرسہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ) ہیں یہ شرح سلیس اردو بان میں ہے۔ جو طلبہ واساتذۂ کرام کے لیے یکساں طور پر مفید ہے، شارح زید مجدہ نے اس شرح میں اردو ترجمہ کے ساتھ الفاظ کی تحقیق مع ترکیب بڑی جانفشانی سے کی ہے، اس شرح کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اشعار کا ترجمہ نثر کے ساتھ نظم میں بھی کیا ہے، حکایت کا خلاصہ اور مقصد بھی بیان فرمایا ہے، اس کتاب میں کتاب اور صاحب کتاب کے نادر اور اچھوتے حالات بھی بیان کیے ہیں، جس سے کتاب اور صاحب کتاب کے دیباچہ کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو طلبہ واساتذہ کے لیے مقبول ونافع بنائے، نیز عزیزم شارح زید مجدہ کی پہلی دو تصنیف رحیما شرح کریما اور قندنامہ شرح پندنامہ کی طرح قبول عام عطا فرمائے۔

محمد نسیم قاسمی
خادم جامعہ حسینیہ ابوایوب انصاری کھندراولی، شاملی
مورخہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بروز ہفتہ

محمد مستقیم
خادم مدرسہ اسعدیہ گلزار مظفر، کاندھلہ
مورخہ ۲۶ ربیع الثانی ۱۴۴۲ھ بروز ہفتہ

کلماتِ تبریک

حضرت مولانا محمد عبداللہ مغیثی صاحب

مہتمم مدرسہ اسلامیہ عربیہ گلزار حسینیہ، اجراڑہ ضلع میرٹھ

''گلستاں'' حضرت شیخ شرف الدین سعدی شیرازی کی معرکۃ الآراء کتاب ہے جو حقیقت میں پند ونصائح کا ایسا بحرِ بیکراں، بحرِ زخار یا غیر محدود خزانہ ہے جس کی آج تک کوئی نظیر نہیں مل سکی، ہندوستان، ایران، ترکستان اور افغانستان میں یہ کتاب تقریباً آٹھ سو سال سے داخل نصاب ہے، اس کتاب میں رزم جاں اور بزم جہاں کی رعنائیوں کے ساتھ تجربات ونظریات، مشاہدات وواقعات اور اخلاقی اَقدار ونکات، ریاکاری کے نمونے، عشق ومحبت کی داستان، بادشاہوں درویشوں کے اخلاق وعادات، تصوف ومعارف، تمدن اور طرزِ معاشرت پر بہت عمیق گہرائی وگیرائی کو پوری طرح محیط ہے، ''گلستاں'' کی جامعیت اور لامحدود نافعیت کی بناء پر متعدد ملکوں اور زبانوں میں اس کے متعدد تراجم وتشریحات منصہ شہود پر آچکے ہیں پھر بھی گلستاں اپنی امتیازیت، انفرادیت وجامعیت کو باقی رکھے ہوئے ہے۔

محترم مولانا محمد احمد صاحب مفتاحی (مہتمم مدرسہ ضیاء العلوم آصف آباد چند پورہ بلند شہر) مبارکباد کے بجا طور پر مستحق وحقدار ہیں کہ انھوں نے بھی گلستاں کے حقائق ودقائق، معرفت وطریقت کے بحرِ زخار میں غوطہ زن ہونے کی کوشش کی ہے اور دیگر شارحین سے الگ ہٹ کر شیخ سعدیؒ کے فارسی اشعار کا ترجمہ اردو اشعار میں کرنے کے ساتھ چیدہ چیدہ مقامات کی ترکیب اور مغلق الفاظ کی توضیح وتحقیق بھی کی ہے اور محاوری تراجم سے صرف نظر کر کے لفظی ترجمہ کی کوشش کی ہے جو ایک علمی کارنامہ ہے جو ان شاء اللہ طلبۂ دینی ومدارس کے افادہ کا سبب بنے گا۔ حق تعالیٰ اسے قبول ومبرور فرمائے اور شارح محترم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(حضرت مولانا حکیم) محمد عبداللہ مغیثی
مہتمم جامعہ گلزارِ حسینیہ اجراڑہ ضلع میرٹھ
۵؍ جمادی الاولی ۱۴۴۲ھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب

ناظم تعلیمات مدرسہ تعلیم الاسلام پپلیڑہ

ومولانا محمد ارشد صاحب صاحبزادہ حضرت مولانا محمد خالد صاحب

نائب مہتمم جامعہ محمود المدارس مسوری

فیض دبستاں احمدی شرح اردو گلستاں جس کو حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ العالی نے تصنیف کیا ہے، مولانا کو درس نظامی کی جملہ کتب وعلوم میں کامل بصیرت اور مہارت حاصل ہے، اور سالہا سال تک مہمات کتب کی تدریس کا تجربہ ہے اور کتب فارسی سے خصوصی شغف ہے، آپ نے کریما و پندنامہ کی شرح لکھ کر ان کو آسان بنادیا اور دونوں شرح رحیما وقندنامہ طبع ہوکر بیحد مقبول ہوئی اور اب آپ نے اہم ترین کتاب گلستاں کی شرح اردو فیضِ دبستان احمدی مرتب فرمائی، حسب سابق شروعات اس میں بھی اشعار کا ترجمہ نظم اور نثر دونوں میں ہے اور مزید یہ کہ پہلے دو بابوں میں ہر حکایت کے ضمن میں ایک شعر کی ترکیب نیز مشکل الفاظ کی تحقیق اور حکایت کا خلاصہ درج فرمایا ہے، خدا کرے یہ کتاب بھی حضرت مولانا کی دوسری شروحات کی طرح مقبول ہو۔ آمین

عبدالرحیم

خادم مدرسہ تعلیم الاسلام پپلیڑہ، غازی آباد، یوپی



فیض دبستانِ احمدی شرح اردو گلستانِ سعدی مؤلفہ مولانا محمد احمد صاحب مدرسہ چندپورہ بلندشہر، یہ شرح جن خوبیوں کی حامل ہے انھیں مولانا بڑی محنت اور جانفشانی سے اس میں سمویا ہے، دسری شروحات میں نہیں، یہ اپنی نوعیت کی منفرد شرح ہے، رحیما اور قندنامہ کی طرح اس میں بھی اشعار کا ترجمہ نثر اور نظم دونوں میں ہے، اور شروع کے دو بابوں میں حکایت کا مقصد بھی تحریر ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے، یہ شرح طلبہ کے لیے ہی نہیں؛ بلکہ اساتذہ کے لیے بھی مفید ہے۔ ہماری دلی دعا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اس کا نفع عام اور تام ہو۔

محمد ارشد قاسمی

نائب مہتمم مدرسہ جامعہ محمود المدارس مسوری، غازی آباد

تقریظ

منجانب حضرت مولانا میر زاہد مدظلہ العالی

ناظم تعلیمات جامعہ بلاس پور، مظفرنگر

وحضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب مدظلہ العالی

مہتمم جامعہ فلاحِ دارین بلاس پور، مظفرنگر

نحمده ونصلي على رسوله الكريم۔

مشفق ومکرم حضرت مولانا محمد احمد صاحب بھیسانوی کی شخصیت اہل علم کے حلقہ میں محتاجِ تعارف نہیں، آپ حضرت مسیح الامت جلال آبادی کے تلمیذ ومسترشد، شرافت وسادگی میں اکابر کا نمونہ علم وعمل کے جامع کہنہ مشق کامیاب مدرس باکمال آدمی ہیں، آپ کی شخصیت کا ایک ممتاز پہلو یہ ہے کہ زبانِ فارسی سے آپ کو ایک خاص شغف ہے، جس کے سبب آپ کے قلم سے رحیما احمدی شرح اردو کریما اور قند نامہ شرح اردو پند نامہ منظر عام پر آکر علمی حلقوں میں مقبول ہیں اور اساتذۂ کرام وطلبہ عزیز کے لیے استفادہ کا ذریعہ بنی ہیں، ہمارے یہاں جامعہ بلاس پور میں بھی طلبہ اور شعبۂ فارسی کے مدرسین ان شروحات سے مستفید ہورہے ہیں، فجزاہ اللہ احسن الجزاء

فیضِ دبستاں احمدی اردو شرح گلستاں زریں سلسلہ کی اہم کڑی ہے، جس میں ترجمہ تحت اللفظ کے ساتھ الفاظ کی تحقیق ابتدائی دو بابوں میں ہر حکایت کے ضمن میں ایک شعر کی ترکیب شعر کا ترجمہ نثر ونظم دونوں میں حل مطلب اور حکایت کا مقصد تحریر ہے۔ ہم خدام کے لیے یہ شرف وسعادت کی بات ہے کہ حضرت نے اس شرح کے متعلق کچھ تحریر لکھنے کا حکم فرمایا، باری تعالیٰ آپ کی اس علمی کاوش کو شرفِ قبول بخشے اور رحیما اور قند نامہ کی طرح اسے طلبہ اور اساتذہ کے لیے یکساں طور پر نافع بنائے۔ آمین

احقر میر زاہد مکھیالوی
ناظم تعلیمات جامعہ فلاحِ دارین بلاس پور، مظفرنگر

محمد اسماعیل صادق
مہتمم جامعہ فلاحِ دارین، بلاسپور، مظفرنگر

عرضِ مؤلف

تمام تعریف اللہ کے لیے اور درود وسلام نبی ﷺ پر اور ان کے آل اور اصحاب پر۔

امابعد: احقر محمد احمد ناچیز عرض رساں ہے کہ کتاب رحیما اردو شرح کریما نیز قند نامہ اردو شرح پند نامہ جب منظر عام پر آئیں اور میری حیثیت اور توقع سے بھی زیادہ مقبول ہوئی جس سے بیحد مسرت اور میری حوصلہ افزائی ہوئی اور میرے لیے اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ یہ ملک کے کونے کونے میں پہنچ کر دادِ تحسین حاصل کر چکیں اور اس ناچیز کے لیے صدقۂ جاریہ بن گئیں، اللہم زد فزد۔ یہ سب میرے اساتذہ اور میرے مرشد، میرے شیخ طریقت مسیح الامت حضرت مولانا محمد مسیح اللہ خاں صاحب نور اللہ مرقدہ خلیفۂ خاص حضرت تھانویؒ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے ورنہ بقولِ شاعرے [کہاں میں اور کہاں یہ نکہتِ گل۔ اے نسیم صبح تیری مہربانی ہے] اور گلستاں کی اردو شروحات پہلے سے موجود تھیں، بوقتِ ضرورت لوگ ان سے استفادہ کرتے رہتے ہیں تاہم ترجمہ تحت اللفظ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے بعض اصحاب نے مجھے گلستاں کی شرح لکھنے کی رائے دی ان میں سب سے زیادہ اہم رائے بلکہ فرمائش میرے استاذ حضرت مولانا واجد صاحب دیوبندیؒ سابق مدرس بے نظیر جامعہ مفتاح العلوم جلال آباد و شیخ الحدیث ڈھابیل گجرات کے صاحبزادے مولانا محمد اسجد الواجدی صاحب مالک مکتبہ زمزم بکڈپو ان کی فرمائش میرے لیے بمنزل حکم تھی کہ تم گلستاں کی شرح لکھدو، میں نے عذر کیا اور شروحات کا حوالہ دیا کہ یہی کافی ہیں مگر ان کا اصرار یہی ہوا کہ تم اپنے قلم سے لکھدو، خیر اللہ کا نام لے کر اس کے لیے تیار ہوا میرے بڑے لڑکے محمد ذاکر حسین قاسمی رکن تنظیم وترقی دار العلوم دیوبند کے ملازم ہیں اور میری کتابوں کے ناشر ہیں ان کے ذریعہ گلستاں کی کئی فارسی شروحات کتب خانہ دار العلوم سے بذریعہ فوٹو کاپی حاصل کی گئیں اور ایک شرح بہار باراں شرح فارسی گلستاں خود میرے پاس موجود تھی۔ نیز اردو میں قاضی سجاد حسین صاحبؒ کا گلستاں کا ترجمہ اور بہارستاں شرح اردو گلستاں وغیرہ میرے مطالعہ میں رہیں۔ الغرض کئی سال کی محنت کے بعد یہ کتاب فیض دبستاں شرح اردو گلستاں مکمل ہوئی۔

کیونکہ ناچیز پر مدرسہ کی ذمہ داری بھی ہے اس لیے زیادہ وقت نہ دے پاتا تھا اس میں بعض چیزیں اور شروحات سے الگ ہیں مثلاً (۱) ترجمہ تحت اللفظ (۲) جہاں جہاں ابیات ہیں یا مثنوی اور قطعہ کے تعلق سے اشعار ہیں ایسے ہی اس شرح میں بھی پہلے اشعار و مثنوی وقطعہ کا ترجمہ منظوم کیا گیا پھر نثر میں کیا جس سے جو کتاب کی اہمیت اور افادیت دوبالا ہوگئی اور یہ بڑا اہم کام تھا جس کو بفضل اللہ الف سے یے تک نبھایا (۳) جگہ جگہ عبارتوں کی ترکیب بھی لکھی گئی خاص طور سے پہلے اور دوسرے باب میں لازمی طور سے ہر حکایت کے ضمن میں ایک شعر کی ترکیب لکھی گئی مجھے کتب

خانہ دارالعلوم دیوبند سے ایسی کتاب بھی دستیاب ہوئی جس میں دوبابوں کی ترکیب ہیں، لکھتے وقت یہی کتاب میرے پیش نظر رہی (۴) ترجمہ ہرسطر کا اسکے بالکل نیچے ہے نہ کہ ایک طرف۔ بہرحال یہ کتاب جس کا نام فیضِ دبستاں شرح اردو گلستاں ہے اس میں بعض کرم فرماؤں نے بھی حصہ لیا جیسے جناب حاجی محمد ذاکر صاحب ساکن پوٹھ اوراہلِ ڈھکولی بذریعہ مولانا شکیل احمد صاحب بھیسانوی امام جامع مسجد ڈھکولی اوراہل باغ والا بلندشہر بذریعہ حافظ افسرعلی وساجد ومولوی اسلم صاحبان ائمہ مساجد موضع مذکورہ وحاجی محرم علی کے واسطہ سے اہلیانِ موضع بڑودہ سے تعاون ملا اور مولانا رفاقت علی صاحب لوئی والے امام جامع مسجد اوسیکہ ادریس پور، باغپت کے ذریعہ مقتدیانِ مسجد سے ایسے ہی مولانا محمد مستقیم صاحب امام جامع مسجد ہینڈ قریب تھانہ بھون شاملی، اور حضرات یعنی مولانا منفعت علی صاحب امام مسجد وعفان کالے پہلوان چیرمین ساکنانِ گلاؤٹھی ومولوی مولانا محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ گلزارِ قرآنیہ کلچھینہ ضلع غازی آباد وبواسطہ مولانا محمد ذاکر صاحب مہتمم مدرسہ الطاف العلوم ومولانا محمد مصطفیٰ صاحب کھوائی میرٹھ وبواسطہ مولوی محمد اصغرعلی پسر حافظ حاجی محمد یاسین صاحب رح مہتمم مدرسہ فیض العلوم نونا بڑی متصل دیوبند، مذکورین صاحبان نے اپنے اپنے متعلقین سے تعاون فراہم کرایا، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ نیز مکرم بندہ جناب حضرت مولانا قاری محمد مونس صاحب بلندشہری متوطن ہاپوڑ کو بھی اللہ جزائے خیر دے، وہ بھی اس کی طباعت میں معاون رہے۔

میری اہلِ مدارسِ اسلامیہ سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے مدرسوں میں گلستاں کی تعلیم جاری رکھیں یا نہ ہو تو ضرور جاری کریں یہ کتاب ایک بیش بہا خزانہ ہے جس سے لاپرواہی برتنا بہت ساری کام کی اور تجربہ کی باتوں سے محروم ہوجانا ہے۔

اخیر میں ناظرین کی خدمت میں التجا کہ انسان غلطی کا بنا ہے کوئی سہو یا خطا سامنے آئے اطلاع فرماکر ممنوں فرمائیں۔ میری یہ کتاب رحیما اور قندنامہ کی طرح طلبہ اوراساتذہ کی نظر میں مقبول ہواور زیادہ سے زیادہ بار باران سب کی طباعت ہوتی رہے تاکہ میری محنت بارآور ثابت ہو۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

احقر محمد احمد غفرلہ بھیسانوی

بانی خادم مدرسہ اسلامیہ عربیہ ضیاء العلوم

آصف آباد چندپورہ ضلع بلندشہر، یوپی، انڈیا

۲۷ر شعبان المعظم ۱۴۴۲ھ

مطابق ۱۰ر اپریل ۲۰۲۱ء بروز بدھ

پیشِ لفظ

ذکر صاحبِ کتاب ومؤلف

دنیا میں ان گنت آدمی پیدا ہوئے ہیں اور مر گئے مگر کتنے آدمیوں کو دنیا نے یاد رکھا ہے تاریخ کے صفحات پر گنتی کے آدمیوں کے نام ملتے ہیں، یہ وہ حضرات ہیں جو اپنی زندگی میں اور لوگوں سے ممتاز رہے اور ایسے کارنامے کر گزرے جنہیں دنیا بھلا نہیں سکی۔ شیخ سعدیؒ بھی ایسے ہی خوش نصیب آدمی تھے، انہیں مرے صدیاں بیت گئیں مگر آج بھی ویسے ہی زندہ ہیں جیسے اپنی زندگی میں تھے۔

آپ کا نام:

آپ کا نام شرف الدین، لقب: مصلح الدین اور تخلص سعدی ہے اور شیراز وطن ہے جو ایران کا مشہور شہر ہے۔ پہلے زمانے میں کئی صدیوں تک ایران کا پایۂ تخت اور علوم وفنون کا مرکز رہ چکا۔ آپ کی پیدائش غالباً ۵۸۹ھ اور وفات ۶۹۱ھ میں ہوئی اس اعتبار سے ایک سو برس سے زائد عمر پائی اور بعضوں نے ایک سو بیس (۱۲۰) عمر لکھی ہے۔ تخلص سعدی قرار دینے کی وجہ بتائی گئی ہے کہ شیخ سعدیؒ کے والد حضرت عبداللہ شیرازیؒ بادشاہ اتابک سعد زنگی کے یہاں ملازم تھے اور شیخ نے اسی بادشاہ کے عہد میں شاعری شروع کی اس کے نام کی مناسبت سے اپنا تخلص سعدی قرار دیا۔

بچپن:

شیخ کے والد عبداللہ باخدا دیندار آدمی تھے اور گھر میں دینداری کا چرچہ تھا، اس لیے بچپن ہی میں انہیں نماز روزہ کا شوق ہو گیا تھا اور ان کے ضروری مسائل بھی یاد کرادیے گئے تھے۔ گلستاں کی ایک حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تھوڑی عمر میں شب خیز اور مولعِ زہد وپرہیز تھے یعنی شب بیدار، زاہد اور پرہیز گار تھے اور کلام اللہ کی تلاوت کے عادی تھے۔ اور ان کے والد ان کی تربیت سے غافل نہ تھے اس لیے شیخ نے اپنی تربیت کا بڑا سبب والد کی زجر وتوبیخ یعنی ڈانٹ ڈپٹ کو قرار دیا۔ دیکھو بوستاں اس کے بعض اشعار سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ تھوڑی

عمر میں یتیم ہو گئے تھے، پھر ماں نے تربیت کی جو شیخ کی جوانی تک زندہ تھیں، شیخ نے آنکھ کھولی تو شیراز میں علماء، فضلائ اور مشائخ کا ہجوم تھا اس ماحول میں بچہ سعدی میں علم کا ولولہ پیدا ہونا لازمی بات تھی مگر اس وقت ایران کے حالات ابتر تھے جنگوں کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری تھا اور خود شیراز پر بھی تباہیاں ٹوٹ رہی تھیں، ایسی فضا میں شیخ کا ولولۂ علم اور علم کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا اس لیے شیخ نے ترکِ وطن کی ٹھانی اور شیراز سے چل کر بغداد پہنچ گئے۔

تعلیم:

بغداد ابھی تک ہلاکو خاں کے ہاتھوں برباد نہیں ہوا تھا بدستور ابھی خلافت قائم تھی، اور بغداد دار الخلافہ تھا، اور علم اور علماء کا مرکز تھا جہاں شہرۂ آفاق دار العلوم نظامیہ آباد تھا جو نظام الملک طوسی نے ۴۵۹ھ میں قائم کیا تھا اور اس کی شہرت ساری اسلامی سلطنت میں گونج رہی تھی، شیخ کو نظامیہ کی کشش بغداد میں کھینچ لائی اور نظامیہ میں داخل ہو گئے، بغداد میں جن علماء اور فضلاء سے علم حاصل کیا ان میں خاص طور سے قابلِ ذکر علامہ ابو الفرج ابن الجوزی ہیں جو اپنے زمانے میں امامِ وقت تھے، ابن جوزی سے شیخ کا تلمذ شیخ کی بڑائی کے لیے کافی تھا اگر اور بہت سی بڑائیاں ان میں نہ بھی ہوتیں۔

شیخ بچپن ہی سے خوش بیانی اور حسنِ تقریر کا مالک تھے، جامعہ نظامیہ کے بعض طالبِ علم حسد سے جلے جاتے تھے ایک دن شیخ نے اپنے استاذ ابن جوزی سے حاسدوں کی شکایت کی تو استاذ نے فرمایا: وہ بھی اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں اور تم بھی۔ وہ حسد سے اور تم بدگوئی اور غیبت سے۔

وہ جوانی کے دور میں قوّالی اور سماع کی مجلس میں بھی شریک ہوا کرتے تھے، استاذ ابن جوزی اس کو برا سمجھتے اور سختی سے منع کرتے مگر وہ باز نہ آتے تھے آخر ایک دن بدآواز قوّال سے پالا پڑ گیا اور ساری رات اسی کی صحبت میں بسر ہوئی جب رات ختم ہوئی تو شیخ نے عمامہ اتارا اور جیب سے ایک دینار نکالا پھر یہ دونوں چیزیں قوّال کی نذر کر دیں، ساتھیوں نے تعجب کیا تو شیخ نے کہا بطور مزاق کہ یہ قوال صاحبِ کرامت ہے، استاذ کی نصیحت نے وہ اثر نہیں کیا جو اس کے لحنِ داؤدی نے کیا اور اب میں سماع سے توبہ کرتا ہوں۔

(ہم یہ سارا مضمون مولانا قاضی سجاد حسین صاحب محشی گلستاں کا نقل کر رہے ہیں جو انھوں نے اردو دیباچہ میں لکھا۔)

سیاحی:

شیخ نے کتنی مدت طالبِ علمی کی: بعض نے تیس برس لکھا ہے بہر حال جب تحصیلِ علم سے فارغ ہوئے تو دفترِ

کائنات کے مطالعہ کی ٹھانی یعنی دنیا کی سیر و سیاحت کے لیے آمادہ ہوا، بعضوں نے لکھا کہ ان کی سیاحی بھی تیس برس جاری رہی، یہ صحیح ہو یا نہ ہو مگر یہ حقیقت ہے کہ شیخ بہت بڑے سیاح گزرے ہیں۔

مولانا ظہیر الدین صاحبؒ نے اپنی شرح گلستاں کے دیباچہ میں یوں لکھا کہ:

''گلستاں اور گلستاں اور بوستاں سے جس قدر معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ مشرق میں خراسان اور تاتار تک پہنچے، بلخ اور کاشغر بھی گئے۔ ہندوستان میں سومنات کے مندر میں بھی گئے اور وہاں کچھ دن رہے اور ہندوستان کے بحری راستے سے عرب گئے ،شمال مغرب میں عراق آذربیجان شام ،طرابلس، دمشق، دیارِ بکر اور اقصائے روم کے شہروں اور دیہاتوں میں ایک مدت تک آنا جانا رہا ہے ،عرب اور افریقہ میں کئی بار پہنچے، واپسی پر ملکِ یمن کی راجدھانی صنعاء پہنچے، مصر کے علاقہ اسکندریہ کے بھی کئی بار سفر کیے، الغرض مختلف ممالک بلکہ اس زمانے کے اعتبار سے گویا پوری دنیا کا سفر کیا''۔

ایک انگریز سوانح نگار لکھتا ہے کہ:

''ابن بطوطہ کے علاوہ کوئی مشرقی سیاح ایسا نہیں ملتا جو شیخ سعدی سے سیاحت میں آگے ہو یا ان کے برابر ہو۔ غور کرو جب اس دور میں آج کل سی سواریاں نہ تھی ،اور کیا تھی یہی گدھے ،گھوڑے ،اونٹ یا لوگ پیدل سفر کرتے تھے اور قاضی سجاد حسین اپنے دیباچہ گلستاں میں لکھتے ہیں کہ شام یا عراق کے کسی شہر میں شیخ کو ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا قاضی شہر کی مجلس جمی ہوئی تھی شیخ بھی پہنچ گئے مگر پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے خدام نے اٹھا دیا اور بڑی مشکل سے وہ ایک کونے میں دُبک کر بیٹھ گئے ،مجلس میں کسی مسئلہ پر گرما گرم بحث ہو رہی تھی مگر عقدہ کسی سے کھلتا نہ تھا شیخ سے نہ رہا گیا اور سر اٹھا کر بلند آواز سے گفتگو کی اجازت چاہی ،شاندار لباس میں ملبوس علماء خرقہ پوش درویش کو دیکھ کر متعجب ہوئے مگر جب شیخ نے مسئلہ کو نہایت خوبی اور وضاحت سے صاف کر دیا تو قاضی صاحب نے مسند چھوڑ دی اور عمامہ سر سے اتار کر شیخ کے سامنے رکھدیا۔ شیخ نے کہا: یہ غرور کا لباس ہے ، مجھے نہیں چاہیے ،واہ کیسی بے باکی اور استغناء اور للّٰہیت تھی اور کس قدر بے غرض اور بے لوث تھے، آج کسی کو اتنا اعزاز ملتا تو لپک کر لیتا اور سو (۱۰۰) جگہ کہتا پھرتا''۔

شیخ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے سروسامان متوکل درویشوں کی طرح سفر کرتا اور ہر قسم کی تکلیفیں جھیل جاتا تھا مگر اف تک نہیں کرتا ایک بار دمشق میں وہاں کے لوگوں سے ناراض ہو کر فلسطین کے بیابان میں جا بیٹھا یہ صلیبی جنگوں کا زمانہ تھا یہودیوں کے خلاف وہاں عیسائیوں نے پکڑ لیا اور طرابلس الشرق کے علاقہ میں یہودیوں کے ساتھ خندق کھودنے میں لگا دیا شیخ صبر و شکر سے جو اہل اللہ کا خاصہ ہے یہ مشقت برداشت کرتا رہا مدت کے بعد حلب کا ایک معزز اور رئیس ادھر سے گزرا وہ شیخ کو جانتا تھا اس حالت میں دیکھ کر بہت رنجیدہ ہوا دس دینار دے

کر شیخ کو قیدِ فرنگ سے چھڑایا اور اپنے ساتھ حلب لے گیا اتنا ہی نہیں بلکہ اپنی کنواری بیٹی کا نکاح بھی سو دینار مہر مؤجل پر آپ سے کر دیا مگر بیوی سخت مزاج اور زبان دراز نکلی شیخ کا ناک میں دم کر دیا، ایک دن شیخ کو طعنہ دیا حضور وہی تو ہیں جنہیں میرے باپ نے دس دینار میں خریدا، شیخ نے برجستہ جواب دیا جی ہاں وہی ہوں آپ کے باپ نے دس دینار میں مول لیا اور سو دینار میں آپ کے ہاتھ میں بیچ ڈالا۔

ایک جگہ شیخ نے گلستاں میں لکھا کہ:

"میں نے زمانے کی سختی کا کبھی شکوہ نہیں کیا۔ لیکن ایک موقعہ پر استقلال کا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا کہ اس وقت نہ میرے پاؤں میں جوتی تھی اور نہ جوتی خرید سکتا تھا، اسی حالت میں غمگین اور تنگدل کوفہ کی جامع مسجد میں پہنچا کیا دیکھتا ہوں، ایک شخص پڑا ہے جس کے سرے سے پاؤں ہی نہیں ہیں، اس پر میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے ننگے پاؤں غنیمت سمجھے"۔

شیخ صبر وقناعت کے ساتھ عزتِ نفس کی دولت سے بھی مالا مال تھے، وہ اسکندریہ میں سخت قحط کے زمانے میں موجود تھے اور دوسرے درویشوں کے ساتھ بھوک کی سختیاں جھیل رہے تھے، شہر میں ایک ہیجڑا بڑا دولت مند تھا اور غریبوں اور پردیسیوں کے لیے اس کا دسترخوان کشادہ تھا، بعض ساتھیوں نے اس ہیجڑے کی دعوت میں چلنے کی ترغیب دی تو شیخ نے نہایت خوددارانہ جواب دیا "شیر بھوک سے مر جاتا ہے لیکن کتے کا جھوٹا نہیں کھاتا"۔

ترکستان کے ایک صدر مقام کاشغر میں شیخ کی زندہ دلی کا ایک واقعہ قابلِ ذکر ہے یہ وہ زمانہ ہے کہ تاتاریوں اور خوارزمیوں میں عارضی صلح ہو چکی تھی، ایک طالبِ علم کو دیکھا کتاب ہاتھ میں لیے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا رٹ رہا ہے، شیخ لڑکے سے کہنے لگے کیوں میاں صاحب زادے خوارزم اور تاتار میں تو صلح ہو گئی مگر زید اور عمرو میں ابھی مار پیٹ چل رہی ہے طالبِ علم ہنس پڑا اور شیخ کا وطن پوچھا شیراز کا نام سنا تو فرمائش کی کہ سعدی کا کچھ کلام یاد ہو تو سناؤ شیخ نے حسبِ موقع یہ شعر فی البدیہہ موزوں کر کے پڑھا۔

اے دلِ عشاق بدامِ تو صید ماتو بتو مشغول وتو با عمرو زید

بعد میں کسی نے بتایا کہ سعدی یہی ہیں، لیکن شیخ اس وقت کاشغر سے رخصت ہو رہے تھے۔ غور کرنے کا مقام ہے شیراز اور کاشغر کے درمیان ڈیڑھ ہزار میل سے زیادہ کی مسافت ہے لیکن شیخ کی شہرت وہاں تک پہنچی کہ وہاں مدارس میں کمسن طلبہ بھی شیخ سعدی سے واقف تھے جبھی تو شیراز کا نام سنتے ہی سعدی کے کلام کی فرمائش کی۔

ایک بار شیخ کو ملتان کے حاکم نے ہندوستان آنے کی دعوت دی لیکن آپ بڑھاپے کے عذر کی وجہ سے وہاں نہ جا سکے اور یہ کہہ دیا کہ [در ہند خسرو بس است] کہ ہندوستان میں خسرو کافی ہے۔

یہ بات ذہن نشیں رہے کہ اشعار اور ابیات میں تو فردوسی اور قصیدی گوئی میں نوری اور غزل میں سعدی سب سے آگے ہیں۔ کسی نے خوب کہا:

در شعر سہ کس پیغمبر اند ہرچند کہ لا نبی بعدی

در ابیات وقصیدہ وغزل را فردوسی انوری وسعدی

شعروشاعری میں تین آدمی حکمی اور مجازی طور سے پیغمبر مانے گئے اور یہ بات یقینی ہے کہ ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں ابیات اور قصیدہ اور غزل میں فردوسی اور انوری اور سعدی۔ فردوسی ابیات میں انوری قصیدہ گوئی میں اور سعدی غزل میں آگے ہیں۔

وطن کو واپسی:

طویل سیاحت کے بعد جب ایران کی حالت بدل گئی اور پورا ملک خوشحال ہوگیا، جب شیخ نے وطن چھوڑا اس وقت حالت ابتر تھی جیسا کہ اوپر بیان ہوا، اور اب سعد زنگی کا بیٹا اتابک ابوبکر بادشاہ بن گیا تھا، اس نے مدارس اور مساجد کی طرف پوری توجہ دی اور اس کے عدل وانصاف اور کرم گستری کی شہرت دور دور تک پہونچی تو شیخ عراق سے ۶۵۸ھ میں اپنے وطن شیراز واپس ہوئے۔ بادشاہ علماء سے بدظن اور جاہل فقراء سے خوش عقیدہ رکھتا تھا۔ دینی مصلحتوں کے پیش نظر شیخ نے علماء کا لباس اتار کر فقراء کا لباس بدل لیا ممکن ہے کہ وقتِ واپسی عالموں کے لباس میں ہوں، پھر لباس بدل کر پورے درویش بن گئے اور یہ بہت اچھا کیا کیوں کہ درویش کے لباس میں انہیں موقع مل گیا کہ اپنا اصلاحی مشن کامیابی سے چلائیں اور انھوں نے بڑی خوبی اور دلیری سے بادشاہ کو نصیحت کی ۔علی بن احمد جنہوں نے شیخ کی کلیات جمع کی وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے علماء اور مشائخ ایسی نصیحت ایک سبزی فروش کو بھی نہیں کر سکتے جیسی انہوں نے بادشاہ کو تھوڑی تعریف کرنے کے بعد خاص طور سے بوستاں میں جا بجا کی ہیں۔ یہ شیخ کی جرأت مندی حق پسندی اور اعلاء کلمۃ اللہ کا بین ثبوت ہے اس لیے گلستاں میں ہے کہ بادشاہ کو نصیحت وہ کرے جسے نہ اپنے سر کا خوف ہو نہ مال کی امید، ایسے ہی دوسرے بادشاہوں کو جا بجا نصیحت کی ہیں اور حق بات کہی ہیں، اسی طرح شیخ نے نام نہاد درویش اور فقیروں کی بھی اچھی طرح خبر لی ہے جیسا کہ ساتویں باب کی آخری حکایت [جدالِ سعدی با مدعی در بیان توانگری درویش الخ] کے ضمن میں نقلی درویشوں کی خوب گت بنائی ہے، میرے ایک دوست حاجی محمد ذاکر مدیر مدرسہ پوٹھ نے مجھے حکیم مولانا محمد اسلام صاحب مدرسہ شاہ پیر گیٹ، میرٹھ، کی کتاب حیاتِ اختر ان کے استاذ کے بارے میں ہے، مجھے دی اس میں سعدی کی عجیب کرامت بیان کی اور حضرت مولانا اختر صاحب، حضرت مدنی اور علامہ انور شاہ کشمیری اور مفتی کفایت اللہ صاحب کے ساتھیوں میں

سے تھے وہ حکایت یوں ہے:

ایک فقیر ایک شہزادی پر عاشق ہوگیا اسی کی دھن تھی بادشاہ نے اسے سزا بھی دی لیکن اس نے اس کی رٹ نہیں چھوڑی، بادشاہ نے وزیروں سے مشورہ کیا، ایک وزیر نے مشورہ دیا کہ فقیر سے کہا جائے کہ اگر تو سچا عاشق ہے تو اس محل کی برجی پر چڑھ جاؤ اور نیچے کو کود جاؤ، اگر تم زندہ رہے تو تمہاری شادی شہزادی سے کردی جائے گی، چونکہ فقیر عاشقِ صادق تھا، اس نے منظور کرلیا اگلے دن کا وقت مقرر ہوگیا، شہر کے تمام لوگ تماشہ دیکھنے کے لیے جمع ہوگئے، فقیر وقتِ مقررہ پر برجی پر چڑھ گیا اور وہیں سے کودتے وقت تین مصرعہ کہے، اور سب نے سنے، مگر فقیر برجی سے گرا اور مرگیا وہ مصرعہ یہ تھے [(۱) جانانِ مرا بمن بیارائید، (۲) ایں مردہ تنم بدو سپارید، (۳) گر بوسہ زند بریں لبانم۔ (ترجمہ) (۱) میری محبوبہ کو میرے پاس لاؤ (۲) میرا یہ مردہ جسم اس کو سونپ دو (۳) اگر وہ میرے لب پر بوسہ دیدے۔ مجمع میں شور وغل مچ گیا لوگ بولے اگر فقیر زندہ رہتا تو چوتھا مصرعہ کیا کہتا، شیخ سعدی وہاں موجود تھے انہوں نے چوتھا مصرعہ لگا دیا کہ یوں کہتا "گر زندہ شوم عجب مدارید" یعنی اگر میں زندہ ہوجاؤں تو تعجب مت کرو، سارے میں شہرت ہوگئی کہ شیخ سعدی کہہ رہے ہیں کہ اگر شہزادی نے فقیر کو بوسہ دیدیا تو وہ زندہ ہوجائے گا، سعدی کو بادشاہ کے پاس لے جایا گیا، بادشاہ نے کہا: اگر ایسا نہ ہوا تو پھر کیا سزا ہوگی۔ شیخ سعدی نے جواب دیا جو چاہے سزا دینا، بادشاہ نے شہزادی سے کہا کہ فقیر تمہارے عشق اور محبت میں برجی سے کود کر مرچکا ہے اگر تم چاہو تو دیکھ لو، شہزادی بھی فقیر پر عاشق ہوگئی تھی اور اس کی محبت میں بے قرار تھی۔ کسی نے خوب کہا:

الفت میں جب مزا ہے دونوں ہوں بے قرار
دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

چنانچہ وہ فوراً تیار ہوگئی، قناتوں کا انتظام کیا گیا، شہزادی دوڑی ہوئی آئی اور فقیر کو چمٹ گئی اور بوسہ دینے لگی، فقیر لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کہتے ہوئے زندہ ہوکر بیٹھ گیا، بادشاہ نے سعدی سے معلوم کیا کہ آپ کون ہیں، آپ نے تعارف کرایا، بادشاہ نے آپ کا بہت اعزاز واکرام کیا اور درخواست کی کہ شہزادی کا نکاح فقیر کے ساتھ آپ ہی پڑھادیں، شیخ سعدی نے نکاح پڑھایا۔ یہ آپ کی عظیم کرامت تھی کہ اللہ نے بسبب ان کے فقیر کو زندہ کردیا۔

شاہ ولی اللہ صاحب ولد شاہ عبدالرحیم صاحب کا واقعہ ہے گلستاں کی کسی عبارت کی توجیہ کئی طرح سے کررہے تھے اچانک خود شیخ سعدی متشکل ہوکر ظاہر ہوئے اور بولے مطلبِ سعدی دیگر است، انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ تو سعدی نے اصل مطلب بتایا اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے، انھوں نے نام معلوم کیا تو جاتے ہوئے بتایا کہ

سعدی ہمیں فقیر را گویند۔

تصوف: تصوف اور سلوک کے مراحل انہوں نے شیخ شہاب الدین سہروردی کے یہاں طے کیے اس میں وہ ان کے پیر ہیں۔

مسلک: مسلک کے اعتبار سے وہ شافعی المسلک ہیں جیسا کہ بوستاں کی ایک حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے محلّہ کے ایک جانکار سے وضو کا طریقہ سیکھا جس میں انہوں نے سعدی کو یہ بھی بتایا کہ روزے میں ظہر کے بعد مسواک منع ہے اور بغداد میں جوان کے مایہ ناز استاذ ابن جوزی ہے وہ بھی شافعی ہیں ناچیز کی تحقیق یہ ہے کہ بمطابق بہار باراں شرح فارسی گلستاں کہ استاذ ابن جوزی نہیں کوئی اور عبدالرحمٰن ہیں کیونکہ ابن جوزی کا زمانہ سعدی سے پہلے کا ہے سعدی بعد کے ہیں یہ بات میری شرح میں بھی آئے گی دوسرے باب میں حکایت چندانکہ مرا شیخ ابوالفرج ابن جوزی الخ میں۔

گلستاں:

شیخ کی جادو بیانی اور فصاحت و بلاغت کا شہرہ بذریعہ کتاب گلستاں ان کی زندگی ہی میں ایران، ترکستان، تاتار اور ہندوستان میں اس قدر پھیل گیا تھا کہ اس زمانے کی حالت کو دیکھتے ہوئے جبکہ نہ ریل تھی نہ تار نہ اخبار سخت حیرت ہوتی ہے خود شیخ کو بھی اپنی اس خوش نصیبی کا حال معلوم تھا چنانچہ آسودگیٔ دل کے ساتھ گلستاں کے دیباچہ میں لکھتے ہیں ذکرِ جمیل سعدی کہ در افواہِ عوام افتادہ وصیتِ سخنش کہ در بسیط زمین رفتہ۔

شیخ کی تصانیف:

شیخ کی تصانیف بارہ ہیں گلستاں، بوستاں اور کریما زیادہ مشہور ہیں۔ گلستاں اور بوستاں کو سب سے زیادہ عالمگیر شہرت اور قدر و منزلت حاصل ہے، فارسی زبان میں کوئی کتاب ان سے زیادہ مقبول اور مطبوعِ خاص و عام نہیں ہوئی، گلستاں، بوستاں سے کئی اعتبار سے فائق ہے کیونکہ فارسی زبان میں بعض کتابیں ایسی ہیں جو حسنِ ادا میں بوستاں کا مقابلہ کرسکتی ہیں، مگر جو سہل اور شیریں انداز بوستاں کا ہے وہ اپنی جگہ ہے اور نثر میں اور وہ بھی وعظ و نصیحت جیسے خشک موضوع پر کوئی کتاب گلستاں کے پایہ کی نہیں، گلستاں کو جس قدر دوسری زبانوں میں منتقل کیا گیا اتنا اور کسی کتاب کو نہیں۔ میرے استاذ حضرت دادا میاں مولانا احمد حسن دیوبندیؒ نے کہا تھا کہ ایک گلستاں عربی میں ہے اس کا نام جلستاں ہے اور شیخ عبداللہ شیرازیؒ نے بعض مقامات کا عربی میں ترجمہ کیا تھا اور بہارِ باراں شرح فارسی گلستاں میں جابجا گلستاں کی ایک عربی شرح کا حوالہ آتا ہے ایسے ہی بوستاں کا ترجمہ دوسری زبانوں میں ہوا۔ میرے استاذ

حضرت علامہ رفیق احمد صاحب بھیسانوی شیخ الحدیث مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد نے فرمایا: گلستان تو گویا سعدی کا معجزہ ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ میں ہر کتاب پر کچھ نہ کچھ لکھ سکتا ہوں مگر چار کتابوں کا مقابلہ مشکل ہے، بخاری شریف، مثنوی شریف، ہدایہ اور گلستاں۔

قریب زمانے کے بزرگ استاذی حضرت مولانا محمد عمر صاحب نور اللہ مرقدہ سابق صدر مدرس جامعہ کمال پور وسابق مدرس دار العلوم دیو بند نے فرمایا کہ: گلستاں سہل ممتنع ہے کہ باوجود آسان عبارت مقابلہ ممتنع ہے۔

حضرت مولانا منظور نعمانی صاحبؒ لکھتے ہیں کہ: تمام فارسی کے مؤلفین اس بات پر راضی ہیں کہ سعدی ہم سے ہماری جملہ تالیفات لے لیں اور اپنی ایک عبارت دے دیں وہ عبارت گلستاں کے تیسرے باب میں ہے ملاحظہ ہو [خواہندہ مغربی در صفِ بزازان حلب می گفت: اے خداوندانِ نعمت اگر شمارا انصاف بودے و مارا قناعت دستِ سوال از جہاں برداشتے] ملکِ مغرب کا بھکاری حلب کے کپڑے کے تاجروں کے سامنے کہہ رہا تھا اے مالدارو! اگر تم میں انصاف ہوتا اور ہم میں قناعت تو مانگنے کا سلسلہ ختم ہو جاتا۔ میں نے اپنے استاذ علامہؒ سے پوچھا اس عبارت میں کیا خاص بات ہے جواب دیا کہ ادب اور اشارے میں اپنی ضرورت کو پیش کیا نہ کہ صراحت کے ساتھ۔

گلستاں کے دیباچہ میں جو عربی قطعہ بلغ العلی الخ کا اللہ کے نبی ﷺ کی شان میں ہے اس کا چوتھا مصرعہ حدیثِ منامی ہے، جب سعدی نے تین مصرعہ کہے چوتھا نہ بن سکا تو اللہ کے نبی ﷺ نے خواب میں چوتھا مصرعہ تلقین فرمایا اور اس واقعہ سے گلستاں کی عظمت اور اہمیت اور اجاگر ہوتی ہے نیز حکیم محمد اسلام صاحب نے حیاتِ اختر میں اپنے استاذ کے حوالہ سے بیان کیا ملاحظہ ہو اللہ بھلا کرے حاجی ذاکر پوٹھ والوں کا جو مجھے یہ کتاب دی صفحہ ۳۲ پر تحریر ہے کہ حضرت امیر خسروؒ نے گلستاں کے مقابلہ میں ایک گلستاں لکھی، اپنے پیر خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی خدمت میں پیش کی، کہ آپ کتاب سعدی کی گلستاں کا مطالعہ فرماتے ہیں میری گلستاں ہے اسے بھی دیکھیے حضرت خواجہ نے کتاب طاق میں رکھ دی چند دنوں کے بعد امیر خسروؒ نے دوبارہ پیش کر کے پھر عرض کیا حضرت اس کا بھی مطالعہ فرمالیجیے، خواجہ نے پھر اٹھا کر طاق میں رکھ دی، ہفتہ، دس دن کے بعد امیر خسروؒ نے پھر عرض کیا حضرت اس کا بھی مطالعہ فرمائیے، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ پر ایک خاص کیفیت طاری ہوئی اور جوش میں فرمایا کہ بیٹھ جاؤ آنکھیں بند کر لو اور اپنا رومال ان کے سر پر ڈال دیا اور فرمایا مراقبہ کرو (گردن جھکا لو) چنانچہ امیر خسروؒ نے ایسا ہی کیا، دیکھا کہ نبی ﷺ کی مجلس ہے کتنے ہی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حاضر ہیں اور آپ ﷺ ایک چارپائی پر آرام فرما رہے ہیں اور شیخ سعدی آپ ﷺ کے سرہانے کھڑے ہو کر مور چھل (مور کے پروں

کا پنکھا) جھل رہے ہیں اور خواجہ نظام الدین اولیاءؒ جوتیوں میں بیٹھے ہیں اور حضور سعدی سے فرما رہے ہیں کہ اپنی کتاب میں وہ ہمارے بارے میں عربی قطعہ بلغ العلی الخ پڑھو، سعدی بار بار پڑھتے ہیں اور حضور مسکراتے ہیں۔ اور فرمایا جس اخلاص کے ساتھ سعدیؒ نے گلستاں لکھی تھی تم وہ کہاں سے لاؤ گے بس پھر امیر خسروؒ نے اپنی گلستاں جمنا میں ڈالدی۔ عزیزا! اخلاص کو برکت ہے بلغ العلی الخ اس میں چوتھا مصرعہ حدیث منامی یعنی اللہ کے نبی کا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا، حضرت تھانویؒ کی رائے گلستاں اور بوستاں کے متعلق مجالسِ حکیم الامت جلد نمبر ایک صفحہ ۱۸۶:

''گلستاں اور بوستاں کو طلبہ بچپن میں ویسے ہے پڑھتے ہیں سمجھتے نہیں، یہ دونوں کتابیں مولویوں کو پڑھنی چاہیے، تب سمجھ میں آتی ہیں، ان کتابوں میں ادب اور تہذیبِ اخلاق ہے سیاست اور تمدن ہے معاشرہ کا طریقہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ کتاب بڑے کام کی ہے اگر کوئی بھی ان کی تعریف نہ کرتا سوائے حضرت تھانویؒ کے بس یہی کافی تھا، اب تو سمجھ میں آگئی، گلستاں کیا چیز ہے، گلستاں سعدی کی جان ہے سعدی کی پہچان گلستاں سے اور گلستاں کی پہچان سعدی سے، ایران، ترکستاں، تاتار، افغانستان اور ہندوستان میں گلستاں، بوستاں کی تعلیم تقریباً سات سو برس سے جاری ہے بچپن سے ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا شوق لگا رہتا ہے لاکھوں استاذوں نے انہیں پڑھایا اور کروڑوں شاگردوں نے پڑھا ان کے بے شمار نسخے کاتبوں کے قلم سے لکھے گئے اور بے حساب چھاپے گئے، مشرق اور مغرب کی اکثر زبانوں میں ان کے ترجمے ہوئے، علماء نے ان کی عزت کی، بادشاہوں نے ان کو اپنی سلطنت کا دستور العمل بنایا انشاپردازوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت اور بلاغت کے آگے سر جھکایا اور ان جیسی لکھنے سے عاجز ہونے کا اقرار کیا، ان کا نام جس طرح ایشیا میں مشہور ہے ایسے ہی یورپ اور امریکہ میں عزت سے لیا جاتا ہے غور تو کرو گلستاں میں نہ تو غزلِ عاشقانہ ہے نہ قولِ عارفانہ، نہ بہادروں کے کارنامے، نہ فوق العادت قصے، نہ حقائق و معارف، نہ اسرارِ شریعت، نہ نکاتِ طریقت بلکہ اس کی بنیاد محض اخلاق و پند و موعظت پر رکھی گئی، جس سے زیادہ بے نمک مضمون نہیں ہوسکتا اس پر بھی وہ اس قدر مقبول ہوئی اور محض اس لیے ہوئی کہ فصاحت و بلاغت، حسنِ بیان اور لطفِ ادا کے لحاظ سے تمام فارسی ادب میں بے مثل اور لاجواب ہے اسی لیے دنیا کی ہر زندہ قوم نے گلستاں کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا و گلستاں زندہ جاوید بن چکی ہے''۔

● ● ●

دیباچہ

مِنّت خدائے را عزّ وجل کہ طاعتش موجبِ قُربتست وبشکر اندرش
احسان خدائے عزوجل کے لئے (اسی کا ہے) کہ اس کی اطاعت (اس سے) نزدیکی کا ذریعہ ہے اور اس کا شکر ادا کرنے میں
مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود مُمِدِّ حیاتست وچوں برمی آید مُفرِّحِ ذات
نعمت کا اضافہ ہے ہر سانس جو اندر جاتا ہے زندگی کا مددگار ہے اور جب باہر آتا ہے ذات (انسان) کو خوش کرنے والا ہے
پس در ہر نفسے دو نعمت موجود ست. وبر ہر نعمتے شکرے واجب۔
پس ہر سانس میں دو نعمت موجود ہیں اور ہر نعمت پر ایک شکر واجب ہے جب سانس اندر کو لیتا ہے تازہ ہوا اندر جاتی ہے اور
جب باہر کو لیتا ہے تو خراب ہوا نکلتی ہے اس سے روح کو فرحت اور بدن کو قوت ملتی ہے کتنی بڑی نعمت ہے سانس۔

﴿بیت﴾

از دست وزباں کہ بر آید کز عہدۂ شکرش بدر آید
کسی کے زبان سے ہو نہ ہوا شکر سے اس کے جو ہو عہدہ بر آ
کس کے ہاتھ اور زبان سے نکل آوے یا کام پورا ہووے کہ اس کے شکر سے عہدہ برا ہو سکے اس کے شکر کی ذمہ
داری سے نکل آوے (یہ ناممکن ہے جتنا شکر بندے پر واجب ہے وہ اس کو ادا کر سکے)۔
اِعْمَلُوْا آلَ دَاوُدَ شُکْراً وَّقَلِیْلٌ مِن عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ
شکر کرو اے دوٗد کی اولاد اور کم ہیں میرے بندوں میں سے شکر گزار

تشریح الفاظ: منت میم کے کسرہ کے ساتھ، بمعنی احسان مند ہونا، احسان کرنا، خدائے یہ فارسی لفظ ہے، بمعنی صاحب ہونا، خدا ہونا مالک ہونا، خدا اصل میں خود آ تھا، یعنی وہ ذات جو خود بخود دھوئی ہو اور یا وصف کے لئے ہے، عزَّ عربی کا لفظ ہے، باب ضرب سے، واحد مذکر غائب ہے معنی ہیں عزیز ہوا، معزز ہو گیا، جلَّ ع ضرب سے آتا ہے بڑے مرتبے والا ہونا، لفظ جلَّ اور عزَّ دونوں فعل ہیں، لیکن اسم کے معنی میں ہیں، عزَّ وجلَّ معزز بزرگ

وبرتر، طاعت ع، بندگی، عبادت جمع طاعات، موجب بمعنی ذریعہ، سبب، قربت قریب ہونا، نزدیک ہونا، شکر ع شکراس فعل کو کہتے ہیں جو انعام کرنے والے کی عظمت شان پر دلالت کرے، مزید مصدر میمی ہے، مصدر میمی ثلاثی مجرد کے اس مصدر کو کہتے ہیں جس کے شروع میں میم ہو مزید بمعنی زیادہ ہونا۔ نعمت انعام واکرام، مزید نعمت مرکب اضافی، نعمتوں کی زیادتی، ہر زبان فارسی میں موجبہ کلیہ کا سور ہے، یعنی اس لفظ سے تمام افراد کو بیان کیا جاتا ہے، بمعنی تمام، نفس نون فا کے فتحہ کے ساتھ، بمعنی سانس اور اگر ن کے فتحہ اور فاء کے سکون کے ساتھ ہو، بمعنی جان اُس کی جمع نفوس، فرو، ف، بمعنی کم، نیچے، کم رتبہ، می رود رفتن، فعل حال، جاتا ہے، مُمِدٌّ باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ بڑھانے والا، مدد کرنے والا، حیات زندگی، برمی آید باہر آتا ہے، مُفرِّح باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ، خوش کرنے والا، فرحت بخشنے والا، ذات مالک، صاحب، ہر شئ کی حقیقت، پس تب، تو، اس لئے، پیچھے، در لفظ مشترک، یعنی بہت سے معنی والا، اندر، دروازہ وغیرہ، مراد، اندر، نَفَس سانس جمع انفاس، نعمت ع، مال روزی، آسائش، بخشش، عطا، موجود، باب ضرب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، بمعنی پانا وہ چیزیں جن کا وجود ہے، است حرف ربط ہے بمعنی ہے، بَر پر، شکرے اس میں ی وحدت کے لئے ہے بمعنی ایک شکر، واجب باب ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ بمعنی لازم، ضروری، مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں نعمتوں کا اضافہ ہے، جیسا کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (الآیہ) اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں مزید نعمت عطا کروں گا، انسان جو بھی سانس لیتا ہے اس میں سراسر خیر ہی خیر ہے، مولانا عبد الباری آسی نے فرمایا ہے کہ انسان رات دن میں ۲۴/ چوبیس ہزار سانس لیتا ہے اور اندر والے سانس کو جس قدر روک کر رکھے گا اسی قدر عمر دراز ہوتی ہے کیوں کہ اندر جانے والا سانس روح وقلب کے لئے ٹھنڈی ہوا فراہم کرتا ہے اس لئے زندگی کا معاون بتایا گیا اور باہر نکلنے والا سانس اندر کی گرم ہوا وبخارات کو قلب سے نکالتا ہے اس لئے کہا گیا دل ودماغ کو فرحت بخشنے والا ہے، از ابتداء، کے لئے، دست بمعنی ہاتھ جمع دستہا، زبان زا کے فتحہ کے ساتھ بولی اور منہ میں جو زبان ہے اس کو بھی زبان کہتے ہیں، کہ کاف اسم موصول ہے، آید آمدن سے واحد غائب فعل مضارع بمعنی آتا ہے، ممکن ہوسکتا ہے، عہدہ باب سمع یسمع سے بمعنی منصب، رتبہ، ذمہ داری، سرکاری ذمہ داری وغیرہ۔ اِعْمَلُوا باب سمع یسمع جمع مذکر حاضر بحث امر، عمل کرو، کام کرو، ادا کرو۔ آل اولاد، خاندان، داؤد حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام جو نبی ہوئے اور ان پر آسمانی کتاب زبور نازل کی گئی، قلیل صفت کا صیغہ ہے باب ضرب سے آتا ہے، بمعنی کم ہونا، عباد عبدٌ کی جمع ہے، بندہ، باب نصر سے، عبادت کرنا، پرستش کرنا، الشکور مبالغہ کا صیغہ ہے، قدردانی کرنے والا، اللہ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔

اس شعر کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنا چاہئے اس لئے کہ اکثر لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے، شیخ سعدیؒ نے اس آیت کا ذکر اس لئے کیا کہ شروع میں شکر کا ذکر کیا تھا اسی مناسبت سے یہ آیت لا کر شکر کی تلقین کی۔

قطعہ

بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیر خویش — عذر بدرگاہِ خدا آورد
وہی بندہ بہتر جو اپنی کمی کا — ظاہر کرے اس کے آگے عذر
وہی بندہ بہتر ہے جو اپنی کوتاہی کا — عذر خدا کے دربار میں لاوے (پیش کرے)
ورنہ سزاوارِ خداوندیش — کس نتواند کہ بجا آورد
ورنہ پھر اس کی شایانِ شان — نہیں ہے کوئی جو بجا لائے شکر
ورنہ اس کی خدائی کے لائق — کوئی نہیں طاقت رکھتا کہ بجالاوے (اس کا شکر)

بھائی جیسا اللہ ایسی ہی اس کی شان پھر اس کی شایان شان شکر کہاں ادا ہو سکے پس یہی اچھا ہے کہ انسان اپنی کمی کوتاہی ظاہر کرتا رہے اور یہی مقام عبدیت اللہ کو پسند ہے۔

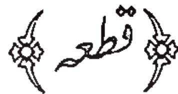
بارانِ رحمتِ بے حسابش ہمہ را رسیدہ وخوانِ نعمتِ بے دریغش ہمہ جا کشیدہ
اس کی بے حساب رحمت کی بارش سب کو پہونچی ہوئی ہے اور اس کی بے روک ٹوک نعمت کا دستر خوان سب جگہ بچھا ہوا
پردۂ ناموسِ بندگاں بگناہِ فاحش ندرّد ووظیفۂ روزی بخطائے منکر نبرّد۔
بندوں کی شرم کا پردہ فحش گناہ کی وجہ سے نہیں پھاڑتا ہے اور روزی کا وظیفہ زیادہ بڑی خطا کی وجہ سے نہیں کاٹتا (بند کرتا) ہے

قطعہ

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب — گبر وترسا را وظیفہ خور داری
اے وہ داتا جو خزانہ غیب سے — گبر و عیسائی کا ہے تو روزی دار
اے وہ کریم جو غیب کے خزانے سے — آتش پرست اور عیسائی (کے لئے) روزی (مہیا) رکھتا ہے
دوستاں را کجا کنی محروم — تو کہ با دشمناں نظر داری
دوستوں کو کب کرے محروم تو — دشمنوں پر بھی ہے جب کہ نگہدار
دوستوں کو کہاں (کب) کرے گا تو محروم — جب کہ تو دشمنوں پر نظر رکھتا ہے (پرورش کی)

تشریح الفاظ: ہماں وہی، تقصیر کوتاہی، غلطی، درگاہِ خدا خدا کا دربار، آورد آوردن سے بنا، واحد مذکر غائب لانا، سزاوار لائق، خداوندش خدائی، سزاوار الخ، سے مراد خدا کی نعمتوں کو نہ کوئی شمار کر سکتا ہے اور نہ ان کا شمار ممکن ہے، پھر جب یہ ممکن نہیں تو شکر ادا کرنا بھی ممکن نہیں۔ باران رحمت رحمت کی بارش، بے حساب بے شمار، ناموس عزت، عصمت، عفت، نیک نامی، خوان نعمت نعمت کا دسترخوان، بے دریغ بے روک ٹوک، دریغ دال کے کسرہ کے ساتھ ہے، حسرت افسوس، بندگاں بندہ کی جمع، غلام، تابعدار، گناہِ فاحش سخت گناہ، فاحش اسم فاعل کا صیغہ ہے، بدی (گناہ) میں حد سے گزرنے والا، مراد جو بدی میں حد سے گذر جائے، ندرد چاک نہیں کرتا، وظیفہ مقررہ، یعنی اللہ گناہ کرنے سے بندوں کی مقررہ روزی بند نہیں کرتا، خطاء منکر بدترین خطاء، مُنکر قبیح، ناشائستہ، وہ بات جو خلاف شرع ہو، مُنکِر کاف کے کسرہ کے ساتھ، انکار کرنے والا، کریم بزرگ، بخشنے والا، اے کریمے منادی، اے نداء، کریمے، گبر آتش پرست، آگ کا پجاری، ترسا عیسائی، وظیفہ خور روزی، بادشمناں با بمعنی پر یعنی دشمنوں پر مراد کفار ہیں کہ وہ خدا کے دشمن ہیں، نظر داری نظر رکھتا ہے نظر سے مراد پرورش کی نظر نہ کہ مغفرت کی بظاہر سب کا پالنے والا اللہ ہے۔

فرّاشِ بادِ صبا را گفتہ تا فرشِ زمرّدیں بگسترد و دایۂ ابرِ بہاری را فرمود
پروا ہوا کے فراش کو کہا اس نے تاکہ زمرد کا سا فرش بچھائے اور موسم بہار کے بادل کی دایہ کو حکم دیا
تا بناتِ نبات را در مہدِ زمین بپرورد ودرختاں را بخلعتِ نو روزی قبائے استبرق
تاکہ نباتات کی لڑکیوں کو زمین کے گہوارے میں پالے اور درختوں کو نو روزی خلعت کے بدلے استبرق کی قبا
در برگرفتہ واطفالِ شاخ را بہ قدومِ موسمِ ربیع کلاہِ شگوفہ بر سر نہادہ
بدن پر پہنائی اور شاخ کے بچوں کے سر پر موسم ربیع کے آنے سے پھول کی ٹوپی رکھی
عصارۂ نحلے بقدرتِ او شہدِ فائق شدہ وتخمِ خرمائے بہ تربیتِ او نخلِ باسق گشتہ۔
شہد کی مکھی کا نچوڑا ہوا اس کی قدرت سے بڑھیا شہد ہوا اور چھوارے کی گٹھلی اس کی پرورش سے تناور کھجور ہوئی



قطعہ

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند　تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
چاند سورج ہوا بادل کام میں　تاکہ روزی کرے حاصل اور غفلت سے نہ کھائے
بادل اور ہوا اور چاند اور سورج اور آسمان (تیرے) کام میں لگے ہیں تاکہ تو روٹی ہتھیلی میں لائے اور غفلت سے نہ کھائے (حاصل کرے)

ہمہ از بہرِ تو سرگشتہ و فرماں بردار　شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری
سب تو سرگشتہ تیرے ہیں اور مُطیع　ہے بے عدولی تو حکم نہ بجا لائے

(یہ) سب تیرے واسطے پریشان اور فرمانبردار (یہ) انصاف کی شرط نہیں ہے کہ تو (خدا کا) حکم نہ لے جائے (نہ مانے)

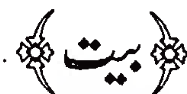
تشریح الفاظ: فراش، فرش بچھانے والا، بادصبا پروا ہوا، فرش زمردین سبز رنگ کا فرش یعنی گھاس کا فرش، دایہ دائی جو بچہ کی پیدائش کے وقت کام آتی ہے پرورش کرنے والی، ابر بادل، بہاری، موسم بہار، بنات بنت کی جمع ہے بیٹیاں، لڑکیاں، نبات گھاس، مہد زمین زمین کا گہوارہ، (گود) پرورد پروردن سے، پالنا، پالے، نوروزی نوروز موسم بہار کا پہلا دن، فارس کے نجومیوں کے نزدیک وہ دن ہوتا ہے جب کہ آفتاب برج حمل میں آتا ہے وہ مہینے کا پہلا دن ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے اور وہ قریب چیت کے وسط میں واقع ہوتا ہے یہ ایرانیوں کی عید کا دن ہوتا، بادشاہ وزراء کی طرف سے ملازمین کو نئے جوڑے دیئے جاتے تھے، مطلب یہ ہے کہ خدائے جل شانہ نے (خلعت) لباس پوشاک کی جگہ، ہرے بھرے پتے عطا فرمائے اور جب نوروز ہوتا ہے اسی وقت سے بہار کا موسم شروع ہوتا ہے، قبائے سبز سبز دیبا، کپڑے کی ایک قسم ہے، اطفال طفل کی جمع ہے بچے، قباء قاف کے فتحہ کے ساتھ، پوشاک مشہور، قبا، قاف کے ضمہ کے ساتھ، مدینہ کے پاس ایک جگہ ہے اس نام سے مسجد قبا بھی ہے، استبرق ریشمی کپڑا، مثل اطلس کے، بہ قدوم موسم ربیع موسم بہار کی آمد پر، کلاہ ٹوپی، شگوفہ میوہ دار درختوں کا پھول، کلی درختوں کی کلی، عصارہ کسی چیز کا نچوڑا ہوا رس، ہر چیز کا نچوڑا ہوا نچوڑ عرق روغن وغیرہ، نحل شہد کی مکھی، عصارہ نحل سے مراد وہ رس جو شہد کی مکھیاں پیڑ پودوں سے چوستی ہیں، بقدرت اواس کی قدرت سے، فائق اعلیٰ، بلندرتبہ والا، فوقیت، بزرگی رکھنے والا، بہتر، تخم خرما چھوارے کی گٹھلی، نخل کھجور کا درخت، باسق دراز، بڑھنے والا تناور، ابر بادل، مہ چاند، خورشید سورج، فلک آسمان، نان روٹی، کف ہاتھ، ہمہ سب، تمام، بہر تو تیرے لئے، سرگشتہ پریشان، شرط انصاف انصاف کی شرط۔

در خبر است از سرورِ کائنات مُفخِر موجودات رحمتِ عالمیاں

حدیث میں آیا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جو دنیا کے سردار ہیں موجودات کے لئے فخر ہیں جہاں والوں کے لئے رحمت ہیں

صفوتِ آدمیاں تتمۂ دورِ زماں۔

آدمیوں کا خلاصہ ہیں دور زمانہ کا تتمہ ہیں



شَفِیعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ قَسِیْمٌ جَسِیْمٌ نَسِیْمٌ وَسِیْمٌ

شفیع ہیں مطاع نبی کریم قسیم ہیں جسیم ہیں نسیم وسیم

شفاعت کرنے والے جن کی اطاعت کی گئی ہے وہ نبی بزرگ ہیں تقسیم کرنے والے، خوبصورت خوشبودار اور حسین ہیں

قطعہ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ
پہونچے بلندی پہ وہ باکمال	اندھیرا گیا ان کا دیکھا جمال
پہونچے بلند مرتبہ پر اپنے کمال سے	کھولا (دور) کیا اندھیروں کو اپنے جمال سے
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ
اچھی ہیں ان کی تمام عادتیں	درود ان پہ ہے اور جو ان کی آل
اچھی ہیں آپ کی تمام عادتیں	درود بھیجو ان پر اور ان کی آل پر

بیت

چہ غم دیوارِ امت را کہ دارد چوں تو پشتیباں	چہ باک از موجِ بحر آں را کہ باشد نوح کشتیباں
کیا غم دیوارِ امت کو کہ رکھے تجھ سا پشتی باں	کیا ڈر کشتی کو موجوں سے کہ ہووے نوح کشتی باں
امت کی دیوار کو کیا غم جب کہ وہ آپ جیسا پشتہ رکھتی ہو	اس کو سمندر کی پٹار کا کیا خوف جس کا نوح کشتی بان ہو

تشریح الفاظ: خبر حدیث، سرور کائنات جہاں کے سردار، فخر موجودات موجودات کے لئے باعث فخر، رحمت عالمیاں عالموں کے لئے رحمت، عَالَم بمعنی دنیا، جو چیز خدا کے سوا ہے وہ عالم، جہاں مخلوقات بمعنی انواع مخلوقات کے بھی ہیں۔ صفوت آدمیاں آدمیوں کے برگزیدہ، صفوہ خلاصہ، برگزیدہ، صاد کی تینوں حرکتوں کے ساتھ، تتمہ، دور زماں زمانہ کے دور کے پورا کرنے والے، تتمہ تمامی، مکمل پورا، بقیہ، آخر ہر شئ کا، شَفِیْعٌ سفارش کرنے والے، مُطاع اطاعت کئے گئے، سردار جس کی لوگ تابعداری کریں، نبیؐ خبر دینے والے، پیغمبر جو خدا کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لئے آیا ہو، نبی عام ہے خواہ وہ صاحب کتاب ہو یا نہ ہو، رسول خاص ہے جو صاحبِ کتاب ہو، کریمٌ سخی، بزرگ، قَسِیْمٌ تقسیم کرنے والے اور بمعنی خوبصورت و حسین کے بھی ہیں، جَسِیْمٌ تناسب الاعضاء والے، نَسِیْمٌ خوشبو والے، وسیم خوبصورت، بَلَغَ صیغہ ماضی مطلق معروف پہونچے، العُلیٰ بلندیاں، دُجیٰ تاریکی، اندھیرا، جَمالہ یعنی ان کی خوبصورتی مراد، کَشَفَ کھولا، کھول دینا، کسی چیز سے پردہ اٹھا دینا، حَسُنَت اچھی ہیں، ماضی کا صیغہ ہے واحد مؤنث غائب، جَمِیْع تمام، خصال عادتیں، جمع خصلت کی، صَلّوا درود بھیجوں، علیہ ان پر، وآلِہٖ اور ان کی اولاد پر،

چہ غم کیا غم، دیوارامت امت کی دیوار مرادامت محمدیہ، پشتیبان سہارا دینے والا، مددگار، پشتی بان اس کی لکڑی کو کہتے ہیں جو سہارے کے لئے لگاتے ہیں، ستون وغیرہ کے لئے، باک ڈر، خوف، موجِ بحر سمندر کی موج، نوح علیہ السلام نوح علیہ السلام پیغمبر تھے جن کو آدم ثانی بھی کہا جاتا ہے طوفان کے وقت انھوں نے کشتی بنائی تھی اس میں سوار ہونے والے سب انسان و جانور محفوظ رہے، کشتی کے الگ حصے اور اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں، (قندنامہ شرح پندنامہ) کشتیبان محافظِ کشتی، کشتی کا چلانے والا۔

کہ یکے از بندگانِ گنہگار پریشانِ روزگار دستِ انابت بامیدِ

جس وقت کہ کوئی گنہگار بندہ پریشان حال دعاء کا ہاتھ قبولیت کی امید سے

اجابت بدرگاہِ خداوند جلّ وعلا بر دارد ایزد تعالیٰ در ونظر نکند بازش

خدائے بزرگ وبرتر کی درگاہ میں بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرماتے وہ پھر اس کو

بخواند بارِ دیگر اعراض فرماید بازش بہ تضرع وزاری بخواند حق سبحانہٗ وتعالیٰ

پکارتا ہے دو بارہ وہ رخ پھیر لیتے ہیں وہ پھر اس کو عاجزی سے رو کر پکارتا ہے تو حق سبحانہ وتعالیٰ

گوید یَا مَلَائِکَتِی قَدِ اسْتَحْیَیْتُ مِنْ عَبْدِیْ وَلَیْسَ لَہٗ غَیْرِی

فرماتے ہیں اے میرے ملائکہ مجھے اپنے بندے سے حیا آگئی ہے اور اس کے لئے میرے سوا کون ہے

دعوتش را اجابت کردم وامیدش بر آوردم کہ از بسیاری دعا

میں نے اس کی دعا قبول کرلی اور اس کی تمنا پوری کردی۔ اس لئے کہ بندہ کی زیادہ دعاء

وگریۂ بندہ ہمی شرم دارم۔

اور رونے سے مجھے شرم آتی ہے

بیت

کرم بین ولطفِ خداوندگار　　گنہ بندہ کردست و او شرمسار

سخی ہے مہرباں خداوندگار　　گناہ بندے نے کی وہ شرمسار

خدا کا کرم اور مہربانی دیکھ　　گناہ بندہ نے کیا ہے اور وہ شرمندہ ہے

تشریحِ الفاظ: بندگان جمع بندہ کی، دست انابت توبہ کا ہاتھ، انابت دعا کرنا، توبہ کرنا، اللہ کی طرف رجوع کرنا، اجابت قبولیت، درگاہِ خدا اللہ کی درگاہ، دربار، علا بلندی وبزرگی، بازش باز، مسافت، فاصلہ، بار دیگر

دوبارہ، دوسری مرتبہ، تضرع وزاری عاجزی کرنا اور رونا، یاملائکتی اے فرشتو!، قد استحییت عبدی مجھ کو شرم آئی اپنے بندے سے، ولیس لہ غیری اور حال یہ کہ اس کا میرے سوا کوئی نہیں، دعوتش اس کی دعا، اجابت کردم میں نے قبول کرلی، امیدش اس کی تمنا، برآوردم میں نے پوری کردی، بسیار دعا زیادہ دعاء، گریہ رونا، کرم بخشش، لطف، مہربانی، لطف پاکیزگی، خوبی، عمدگی، مہربانی، گنہ، گناہ، جرم، خطا، کرداست کیا ہے، اووہ، اس، شرمسار شرمیلا، شرم والا، شرمندہ۔

عاکفانِ کعبۂ جلالش بہ تقصیر عبادت معترفند کہ مَا عَبَدْنَاكَ حقَّ عِبَادَتِكَ

اس کے جلال کے کعبہ کے معتکف، عبادت کی کوتاہی کے اقراری ہیں، کہ ہم نے کما حقہ تیری عبادت نہیں کی

وواصفانِ حلیۂ جمالش بتحیر منسوب کہ مَا عَرَفْنَاكَ حقَّ مَعْرِفَتِكَ۔

اور اس کے حُسن کے حلیہ کی تعریف کرنے والے حیرانی میں ہیں کہ ہم نے تجھے ایسا نہیں پہچانا جیسا کہ پہچاننا چاہئے تھا

﴿قطعہ﴾

گر کسے وصفِ او زمن پرسد ۔۔۔ بیدل از بے نشاں چہ گوید باز

وصف اس کا مجھے گر پوچھے کوئی ۔۔۔ بے نشاں کا کیا بتائے کوئی راز؟

اگر کوئی اس کی تعریف مجھ سے پوچھے ۔۔۔ تو بے دل بے پتہ کے بارے میں آخر کیا کہے

عاشقاں کشتگانِ معشوقند ۔۔۔ بر نیاید زکشتگاں آواز

عاشق ہیں معشوق کے مارے ہوئے ۔۔۔ مردوں سے نکلا نہیں کرتی آواز

عاشق معشوق کے مارے ہوئے ہیں ۔۔۔ مرے ہوؤں کی آواز نہیں نکلتی

تشریح الفاظ: عاکفان جمع عاکف گوشہ میں بیٹھنے والے، اعتکاف میں بیٹھنے والا، کعبۂ جلالش اس کی بزرگی کا، کعبہ، تقصیرعبادت عبادت کی کوتاہی، کمی کرنا، معترف اقرار کرنے والا، اعتراف کرنے والا، ماعبدنا ہم نے تیری بندگی نہیں، حقَّ درست، راست، واجب، لائق، اللہ کا ایک نام، وعدہ کا پورا کرنا، عِبادتِک تیری عبادت، واصفان بیان کرنے والے، جمال خوبصورتی، حُسن، تحیُّر حیران ہونا، چوک جانا، ماعرفناک ہم نے نہیں پہچانا تجھ کو، حَقَّ مَعرِفتِک جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق تھا، گر کسے اگر کوئی شخص، وصف او اس کا وصف یعنی خدا کا، زمن یہ از من تھا، یعنی مجھ سے، بیدل عاشق، باز یہاں پر زائد معلوم ہوتا ہے، (یہ کنایہ عاشق سے) بے نشان سے مراد اللہ کی ذات، عاشقان جمع عاشق کی، عشق کرنے والے، عشاق بھی جمع ہے، کشتگان معشوق معشوق کے مارے ہوے، کشتگان

کشتن سے بنا، مارڈالنا، نیاید نہیں آتی۔

یکے از صاحبدلان بحسیبِ مراقبہ فرو بردہ بود ودر بحرِ مکاشفہ مستغرق شدہ

ایک صاحب دل مراقبہ کے گریبان میں سر ڈالے ہوئے تھا اور کشف کے سمندر میں ڈوبا ہوا

حالے کہ ازاں معاملت باز آمد یکے از محباں گفت ازیں بوستاں کہ بودی

جب اس حالت سے واپس لوٹا، ایک دوست نے کہا اس باغ سے کہ جس میں تو تھا

چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چوں بدرختِ گل برسم

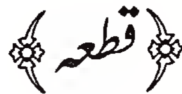
کیا تحفہ لایا، اس نے ساتھیوں سے کہا میرا یہ خیال تھا کہ جب پھول کے درخت کے پاس پہونچوں گا

دامنے پُر کنم ہدیۂ اصحاب را چوں بُرسیدم بوئے گلم چناں مست کرد

تو دوستوں کے تحفہ کے لئے دامن بھرلوں گا، جب میں پہونچا تو پھولوں کی خوشبو نے مجھے ایسا مست کردیا

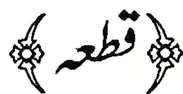
کہ دامنم از دست برفت۔

کہ دامن میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔



قطعہ

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز	**کاں سوختہ را جاں شد وآواز نیامد**
اے مرغِ سحر عشق پروانہ سے لے سیکھ	کہ جل بُھن گیا بیچارہ پر آواز نہ آئی
اے صبح کے پرند عشق پروانے سے سیکھ	کہ اس دل جلے کی جان چلی گئی اور آواز نہ نکلی
این مدّعیاں در طلبش بیخبرانند	**کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد**
یہ مدعیان طلب ابھی اس سے بے خبر	اور جس کو خبر ہوئی پھر اس کی خبر نہ آئی
یہ اس کی طلب میں ڈینگیں مارنے والے بے خبر ہیں	کیوں کہ جس کو خبر ہوگئی پھر اس کی خبر نہ آئی



قطعہ

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم	**وز ہر چہ گفتہ اند وشنیدیم وخواندہ ایم**
اے برتر خیال وقیاس گمان وہم سے تو	لوگوں کو جو کہا ہم نے سنا جو ہم بھی ہیں پڑھے

اے وہ ذات جو خیال، قیاس، گمان اور وہم سے بالاتر ہے اور اس سے بھی جو لوگوں نے کہا ہے اور ہم نے سنا اور پڑھا ہے

دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر — ما ہمچناں در اولِ وصفِ تو ماندہ ایم

دفتر تمام ہوا اور آخر ہوئی عمر — اسی طرح تعریف صفِ اول میں ہیں کھڑے

دفتر ختم ہوگیا اور عمر آخر ہوئی اور ہم اسی طرح تیری ابتدائی تعریف میں لگے ہوئے ہیں

تشریحِ الفاظ: صاحبدلاں جمع صاحبدل کی، اللہ والے، جیب بمعنی گریبان، مراد تھیلی بھی ہے یعنی جیب کرتہ وغیرہ کی، مراقبہ گردن جھکانا، نگرانی کرنا، یکسوئی کی وہ حالت جس میں قلب کی نگرانی کی جائے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا، مکاشفہ اسرارِ الٰہی کا کھلنا، ظاہر ہونا، مستغرق ڈوبا ہوا، محبان جمع محِب کی دوستاں، محبت کرنے والے، بوستاں چمن، باغ، اصحاب جمع صاحب کی، دوست یار، ساتھی، بخاطر داشتم ارادہ کیا تھا میں نے، کرامت بزرگی، پُر کنم بھرلوں گا میں، بوئے گلم پھولوں کی خوشبو نے مجھے، دامنم میرا دامن، ایلّہ، اے حرف نداء، مرغِ سحر مراد منادی، بلبل، یا صبح کے وقت بولنے والے مرغ، یا عابد سحر خیز، بیاموز سیکھ، سوختہ جلا ہوا، آواز نیامد آواز نہ نکلی، مدعیان جمع مدّعی کی، دعویٰ کرنے والا، مراد مدعیان محبت و عشق، در طلبش اس کی طلب میں (چاہت) کاں را کہ خبر شد کیوں کہ جس کو خبر ہوگئی، برتر بالا و بلند، خیال تصور، قیاس اندازہ، گمان شک، وہم، بلا ارادہ کسی طرف دل کا متوجہ ہونا، وز ہر چہ گفتہ اند اور اس سے جو بھی لوگوں نے کہا ہے، شنیدیم ہم نے سنا، خواندہ ایم ہم نے پڑھا، دفتر سے مراد یہاں کتاب حمد ہے جمع کُتب، تمام گشت ختم ہوگیا، مکمل ہوگیا، تمام پورا، مکمل، کامل، بپایاں رسید عمر عمر کا پورا ہونا، آخر ہونا، ما بمعنی ہم، ہمچناں اسی طرح، در اوّل وصف ابتدائی تعریف میں، ماندہ ایم ہم لگے ہوئے ہیں۔

ذکر محامد پادشاہ اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نوّر اللہ تربتہٗ

بادشاہِ اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زندگی کی خوبیوں کا ذکر

خدا اس سعد بن زندگی کی قبر کو روشن کرے

ذکر جمیل سعدی کہ در افواہ عوام افتادہ است وصیت سخنش کہ در بسیط زمیں رفتہ

سعدی کا ذکر خیر، جو عوام کی زبانوں پر ہے اور اس کے کلام کا شہرہ جو روئے زمین پر ہے

وقصب الجَیْبِ حدیثش کہ ہمچو شکر می خورند ورقعۂ منشآتش

اور س کی بات کے گنے جس کو لوگ شکر کی طرح کھاتے ہیں اور اس کی انشاء پردازی کے کاغذ

کہ ہمچو کاغذ زر میبرند بر کمال فضل وبلاغتِ او حمل نتواں کرد

جس کو سونے کے پتر کی طرح لے جاتے ہیں، اس کی بزرگی اور بلاغت کے کمال پر محمول نہیں کیا جاسکتا

بلکہ خداوند جہاں وقطبِ دائرۂ زماں وقائم مقامِ سلیمان وناصر اہل ایمان

بلکہ جہاں کے بادشاہ، اور زمانہ کے دائرہ کے قطب اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے قائم مقام اور اہل ایمان کے مددگار

اتابک اعظم مظفر الدنیا والدین ابو بکر بن سعد زنگی ظِلُّ اللّٰہ تعالیٰ فی اَرْضِہٖ

اتابک اعظم دین اور دنیا کا فتح مند، ابوبکر بن سعد زنگی نے جو اللہ کی سرزمین میں اس کا سایہ ہے

رَبِّ اِرْضِ عَنْہُ وأرضِہٖ بہ عینِ عنایت نظر کردہ است وتحسینِ بلیغ فرمودہ

اے رب تو اس سے راضی ہو اور اس کو راضی کر مہربانی کی نگاہ ڈال دی ہے، اور بہت زیادہ تعریف فرمائی ہے

وارادتِ صادق نمودہ لا جرم کافۂ انام از خواص وعوام بہ محبتِ او گرائیدہ اند کہ

اور سچی عقیدت ظاہر کی ہے، لامحالہ عوام اور خواص تمام مخلوق، اس کی محبت کی طرف مائل ہوگئی ہے

اَلنَّاسُ علیٰ دینِ مُلُوْکِھِمْ.

اور لوگ اپنے بادشاہ کے مذہب پر ہوتے ہیں۔

رُباعی

زانکہ کہ ترا برمنِ مسکین نظر ست	آثارم از آفتاب مشہور ترست
جب سے مجھ مسکین پر تیری نظر	پھر تو میں سورج سے ہوں مشہور تر
جب سے تیری مجھ مسکین پر نظر ہے	میرے نشانات آفتاب سے زیادہ مشہور ہیں
گر خود ہمہ عیب ہا بدیں بندہ درست	ہر عیب کہ سلطاں بہ پسندد ہنر ست
گرچہ سارے عیب اس بندے میں ہیں	عیب جو شاہ کو پسند ہو ہے ہنر
اگر سب عیب ہی عیب اس خادم میں ہیں	جو عیب کہ بادشاہ پسند کرے وہ ہنر ہے

تشریح الفاظ: محامد جمع محمدة کی تعریفیں، خوبیاں، نیک خصلتیں، اتابک نگہبان، معلّم، نور اللہ تُربتَہٗ اللہ اس کی قبر کو نور سے بھر دے، (نورانی کرے) ذکر جمیل اچھا ذکر، سعدی یہ تخلص ہے، حضرت شیخ مصلح الدین

شیرازی (صاحب کتاب کا) اپنے زمانہ کے بادشاہ سعد بن زنگی سے لگاؤ کی بنا پر اپنا تخلص سعدی رکھا، افواہ جمع فوہ، منہ کو کہتے ہیں، وصیت شہرہ، وصیت یا کی تشدید کے ساتھ، مرتے وقت یا سفر کرتے وقت کوئی کہے کہ میرے بعد ایسا کرنا یا نہ کرنا وہ وصیت ہے، بسیط زمین، روئے زمین، قصب الحبیب نیشکر (گنّا) اس کے معنی میں اختلاف ہے بعض شارح کہتے ہیں کہ اول دوم حرف پر فتح اور جیم پر کسرہ اور کہتے ہیں کہ وہ کافس، کی جڑ ہے جو کچھ شیریں ہوتی ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی ادنیٰ باتوں کی بھی بڑی قدر رہوتی ہے اور بعض نے کہا کہ وہ قصب الحبیب ہے بجائے حُطی و یائے تحتانی، وبائے موحدہ نیشکر کے معنی لئے ہیں، یعنی گنّا، مگر گنّا تو شیریں ہوتا ہی ہے کچھ اس سے تعریف نہیں نکلتی حالاں کہ مصنف علیہ الرحمۃ کی مراد یہ ہے کہ اس کی ادنیٰ باتوں کی قدر کی جاتی ہے، حدیثش اس کی بات، ہمچو شکر شکر کی طرح، رقعہ ٹکڑا، پرچہ، پیوند، خط، منشأ ش اس کی انشاء پردازی، منشأت انشاء پردازی، مضامین مراد مسوّدے، عبارتیں، بلاغت حسب موقع گفتگو کرنا، جیسا حال ویسی بات، پہونچنا، حمل بوجھ اٹھانا، مطلق اٹھانا، گمان کرنا، قیاس کرنا، خداوند جہاں جہاں کا بادشاہ، قطب میخ آہنی، ونام ستارہ، سردارِ قوم، ہر چیز کی اصل، وہ نقطہ زمین کا جو شمال اور جنوب پر ساکن ہے اور وہ دو ستارے جو ان قطبوں کے محل پر واقع ہیں، سلیمان علیہ السلام نبی ہیں جو حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے ہیں جن کو اللہ نے نبوت اور حکومت دونوں عطا کی، حکومت بھی ایسی تمام مخلوقات پر تھی، ناصر مدد کرنے والا، اتا بک اعظم بَا کے ضمہ کے ساتھ، اتالیق کو کہتے ہیں چوں کہ سعد بن زنگی سلطان منجر کا اتالیق تھا اور بادشاہ نے اس کو فارس کا حاکم مقرر کر دیا تھا چناں چہ منجر کے فوت ہونے کے بعد بھی اس نے اپنا نام اتا بک برقرار رکھا، مظفر فتحمند، فتح پانے والا، اور ایک بادشاہ کا نام بھی ہے، ظلّ اللہ اللہ کا سایہ، اصطلاح میں عادل بادشاہ کو کہتے ہیں، فی ارضِہ اس کی سرزمین میں، ربّ ارض عنہ اے رب تو اس سے راضی ہوجا، وَارْضِہ اور اس کو راضی کر، عین کے مختلف معنی ہیں آنکھ، پانی کا چشمہ، آفتاب کا چشمہ، اشرفی، مال، منہ، بادل، سردار، دیدار، زانو، گھٹنا وغیرہ تقریباً بعض نے ستّر معانی بیان کئے ہیں، یہاں مراد نگاہ ہے، عنایت مہربانی، تحسین سراہنا، تعریف کرنا، بلیغ جو حسب حال گفتگو کرے جس کی زبان بہت فصیح ہو، مراد بہت زیادہ، ارادت ارادہ کرنا، مرید ہونا، عقیدت، ارادت صادق، سچی عقیدت، اعتقاد، لاجرم محالہ، ناچار، بالضرور، لاعلاج، لا حرف نفی کا ہے جُرم بمعنی علاج، کافّہ تمام، سب، انام خلقت، آدمی، مخلوق، کافہ، انام، تمام مخلوق، خواص جمع خاص کی، مگر فارسی میں بغیر تشدید صاد کے آتا ہے بمعنی خدمتگاران، مصاحب کے بھی معنی آتے ہیں، عوام جمع عامّۃ کی، کل آدمی، عام لوگ، والنّاس اور لوگ، علیٰ دِین مُلوکِہم اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں، مُلوکِہم ملوک جمع مَلِک، بادشاہان، زانگہ اس وقت سے، جب سے، بر منِ مسکین مجھ مسکین پر، مسکین سے مراد وہ جس کے پاس کچھ نہ ہو غریب، محتاج، مسکین وہ شخص جس کے پاس ایک وقت کا بھی کھانا نہ ہو، فقیر وہ شخص جس

کے پاس ایک وقت کا کھانا ہو، آثار جمع اثر، نشانات، مراد سعدی کا کلام ہے، مشہورتر زیادہ مشہور، ہمہ عیب ہا تمام عیوب، اس کے سارے عیب، ہر عیب جو عیب، بہ پسند پسند کرے، ہُنر کاری گری، کام، کوئی فن، جس میں مہارت حاصل ہو۔

﴿قطعہ﴾

گِلے خوشبوئے در حمام روزے	رسید از دست محبوبے بدستم
خاکِ معطر ایک دن حمّام میں	پہونچی ایک محبوب سے تھی دست بدست
ایک دن حمّام میں ایک خوشبو دار مٹی	میرے ہاتھ میں ایک محبوب کے ہاتھ سے آئی
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری	کہ از بوئے دلآویزِ تو مستم
کہا میں نے مشک ہے تو یا عبیر	تیری دل کش بو سے ہوں میں زیادہ مست
میں نے اس سے کہا کہ تو مشک ہے یا عبیر ہے	کیوں کہ میں تیری دلکش خوشبو سے مست ہوں
بگفتا من گِلے ناچیز بودم	ولیکن مدتے با گل نشستم
بولی وہ میں مٹی نا چیز ہوں	رہی با گُل ایک زمانہ ہم نشست
اس نے کہا میں ایک ناچیز مٹی تھی	لیکن ایک زمانہ تک میں پھول کے ساتھ رہی
جمال ہمنشیں در من اثر کرد	وگر نہ من ہماں خاکم کہ ہستم
ہے جمال ہمنشیں کا یہ اثر (مجھ میں)	ورنہ میں تو ہوں وہی بس خاکِ پست
ساتھی کے حسن نے مجھ میں اثر کیا	ورنہ میں تو وہی مٹی کی مٹی ہوں

تشریحِ الفاظ: گِلے خوشبو خوشبودار مٹی، اس کے بیان سے مصنف کا مقصد یہ ہے کہ صحبت کا اثر ہوتا ہے اور اچھی بُری صحبت سے اچھے برے نتیجے پیدا ہوتے ہیں، گِلے خوشبو، جو مٹی حمام میں سر دھونے کے لئے رکھی جاتی ہے یا عطر کھینچنے والی دیگ پر لگا دیتے ہیں، وہ مراد ہے، در حمام غسل خانہ میں، حمام اس لئے بولتے ہیں کہ اس میں گرم پانی کا انتظام ہوتا ہے، ہوا کرتا تھا، رسید رسیدن سے، پہنچنا، از دست محبوبے ایک محبوب کے ہاتھ سے، بدستم ضمیر واحد متکلم میرے ہاتھ میں، مُشک ایک خوشبو جو دوا وغیرہ میں بھی استعمال ہوتی ہے، ہرن کی ناف سے نکلتی ہے، کستوری، مُشک بضم میم وکسرہ دونوں درست ہیں، عبیر مرکب خوشبو ہے جو صندل گلاب مشک زعفران وغیرہ سے ملا کر تیار

کرتے ہیں، اور کپڑوں وغیرہ پر بھی چھڑکتے ہیں، بوئے دلآویز تو تیری دلکش خوشبو، مستم مست ہوں۔ گلے ناچیز ناچیز مٹی، مدّتے ایک زمانہ، عرصہ، ایک مدت، باگل پھول کے ساتھ، جمال حسن، خوبصورتی، ہمنشین ساتھی، ساتھ بیٹھنے والا، درمن مجھ میں، اثر کرد اثر کیا، وگرنہ ورنہ، ہماں خاکم کہ ہستم مٹی کی مٹی ہوں میں۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِيْنَ بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِيْلِهٖ وحَسَنَاتِهٖ

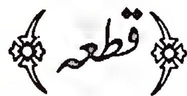
اے اللہ اس کی (بادشاہ) زندگی کی درازی سے مسلمانوں کو نفع بخش اور اس کے اچھے کاموں کا ثواب دوگنا عطا فرما اور اس کے

وارْفَعْ دَرَجَ اَوِدَّائِهٖ ووُلَاتِهٖ وَدَمِّرْ عَلیٰ أَعْدَائِهٖ وشُنَاتِهٖ بِمَا تُلِیَ

دوستوں اور یاروں کے مراتب بلند کر اور ان کے دشمنوں اور بدخواہوں کو ہلاک کر، اور قرآن کریم کی

فِیْ الْقُرْآنِ مِنْ آيَاتِهٖ وآمِنْ بَلَدَهٗ يَا رَبِّ وَاحْفِظْ وَلَدَهٗ.

ان آیتوں کی برکت سے جن کی تلاوت کی گئی ہے اور اس کے شہر (ملک) کو پر امن رکھ، اور اس کے لڑکے کی حفاظت فرما



لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْيَا بِهٖ دَامَ سَعْدُهٗ وأَيَّدَهٗ الْمَوْلیٰ بِالْوِيَتِهِ النَّصْرِ

اس کی ذات سے دنیا نیک بخت ہوئی اس کی سعادت ہمیشہ رہی اور مولیٰ مدد کے جھنڈوں سے اس کی تائید فرمائے

كَذَالِكَ تَنْشَا لِيْنَةٌ هُوَ عِرْقُهَا وحُسْنُ نَبَاتِ الْأَرْضِ مِنْ كَرَمِ الْبَذْرِ

اسی طرح نشو ونما پاتی ہیں وہ شاخیں جن کی وہ جڑ ہے اور زمین کی پیداوار کی خوبی بیج کی اچھائی کی وجہ سے ہے

تشریح الفاظ: اَللّٰهُمَّ اے اللہ، مَتِّعِ الْمُسْلِمِيْنَ مسلمانوں کو نفع بخش، بِطُوْلِ حَيَاتِهٖ اس کی زندگی کی درازی سے، ضَاعِف دوگنا کر، ثواب اجر، بدلا نیک عوض، امور خیر اور اچھی باتوں کا جو آخرت میں ملے گا، جمیل خوبصورت، واچھا، حسنات نیکیاں، خوبیاں، اِرْفَعْ بلند کر، امر کا صیغہ باب فَتَحَ يَفْتَحُ رَفَعَ يَرْفَعُ، بلند کرنا، دَرَج جمع درجہ کی، مراتب، درجات وغیرہ، اوِدّاء جمع وِدّیٌ دوستوں، لوگ، دوست واحباب، وُلَا جمع والی کی حاکمان، دَمِّرْ امر کا صیغہ ہلاک کر، دِمارٌ سے، اَعْدَاء جمع عدو کی دشمنوں، دشمنان، شنات دشمنی رکھنے والے، تُلِیَ فعل ماضی مجہول، تلاوت کی گئی، اٰمِن امر کا صیغہ پُرامن رکھ، بَلَد شہر، مراد ملک، وَلَد بیٹا، لڑکا، فرزند، واضح ہو کہ یہ دونوں طرح پر مفرد اور جمع لفظ وَلَد و لَدا استعمال ہوتے ہیں، قد تحقیق، سَعِدَ الدُّنْيَا نیک بخت ہوئی دنیا، دام ہمیشہ، اَیَّدَ تائید ثابت

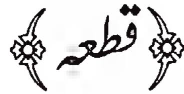
کرنا، صفت (مُؤیّد و مُؤیِد) اَیَّدَہُ المولیٰ مولیٰ اس کی تائید کرے، سَعِد نیک بخت ہوا وہ، الویہ جھنڈے، النّصُر مدد، کَذٰ الِکَ اسی طرح، تنشأ نشو ونما، پرورش، لِیُنۃ لِیْن کا مؤنث لان کا اسم مرۃ، تکیہ اور اس کو نرمی کی بنا پر لینۃ کہتے ہیں، ڈھیلا پن نرمی، یہاں مراد شاخ، ٹہنی وہ بھی نرم ہوتی ہے، عرق جڑ، بذر بیج۔

ایزد تعالیٰ وتقدس خطۂ پاک شیراز را بہ ہیبتِ حاکمانِ عادل وہمتِ عالمانِ عامل

خدائے بلند اور پاک شیراز کے پاک علاقہ کو منصف حاکموں کی ہیبت اور عمل کرنے والے عالموں کی توجہ سے

تا زمانِ قیامت در امانِ سلامت نگہدارد۔

قیامت تک سلامتی کے امن میں رکھے



اقلیم پارس راغم از آسیب دہر نیست	**تا بر سرش بود چو تو اے سایۂ خدا**
آسیب دہر سے پارس کو نہیں غم	سر پر اس کے جب ہو تجھ سایۂ شاہ کا

پارس کے علاقہ کو زمانہ کے حوادث کا غم نہیں ہے جب تک اس کے سر پر سایۂ خدا، تجھ جیسا موجود ہے

امروز کس نشاں ندہد در بسیطِ خاک	**مانند آستانِ درت مامن رضا**
بتا نہ سکے کوئی زمیں پر ایسی	جیسی تیری چوکھٹ ٹھکانہ ہے رضا کا

آج کوئی شخص بھی روئے زمین پر کسی ایسی جگہ کا پتا نہیں دیتا جو تیرے در کی چوکھٹ کی طرح خوشنودی کا ٹھکانا ہو

برتست پاسِ خاطر بیچارگان وشکر	**بر ما و بر خدائے جہاں آفریں جزا**
پاسداری غریبوں کی تجھ پہ ہے ہم پر شکر	اور خدائے دو جہاں پر ہے جزا

تجھ پر غریبوں کے دل کی پاسداری ہے ہم پر شکر ادا کرنا ہے اور اللہ پر اس کا بدلہ ہے

یا رب زبادِ فتنہ نگہدار خاکِ پارس	**چندانکہ خاک را بود وباد را بقا**
یا رب تو ہی بچادے فتنہ سے ملکِ پارس	جب تک ہوا ومٹی دونوں کو ہو بقا

اے خدا فارس کی سرزمین کو فتنہ کی ہوا سے اس وقت تک بچانا جب تک مٹی اور ہوا کو بقا ہے

تشریح الفاظ: ایزد نام خدا تعالیٰ کا، خطہ وہ مقام جو شہر کے گردا گرد بنایا گیا ہو، پاک، پاک حصہ، شیراز ملکِ ایران کا مشہور شہر ہے، حاکمان جمع حاکم، عادل انصاف کرنے والا، عالمان عامل علم پر عمل کرنے والے عالم، ہمت توجہ، دعا، اقلیم زمین کا چوتھائی ۱/۴ حصہ، خشکی کا حصہ اور تین چوتھائی سمندر ہے، خشکی کے حصہ کو ربع مسکون کہتے ہیں، اس کے سات حصہ کئے گئے ہیں ہر حصہ کو اقلیم کہا جاتا ہے پارس ملک ایران، آسیب صدمہ، رنج، دہر زمانہ، تا

جیتک، بر سرش اس کے سر پر، سایۂ خدا سے مراد بادشاہ کا سایہ، توجہ ہے، بسیط خاک روئے زمین، مانند طرح، مثل، آستان چوکھٹ، مأمن رضا جائے پناہ وخوشی، خدائے جہاں اللہ، جزا بدلہ، زبادِ فتنہ فتنہ کی ہوا سے، نگہدار محفوظ رکھ، بچا، خاک پارس، فارس کی سرزمین، چندانکہ جب تک، بادر ابقا ہوا کو بقا۔



درسببِ تالیف کتاب

کتاب کی تصنیف کے سبب کے بیان میں

یک شب تاَمّلِ ایّامِ گذشتہ می کردم و بر عمرِ تلف کردہ تاسّف می خوردم
ایک رات میں گذرے ہوئے دنوں کے بارے میں سوچ رہا تھا اور برباد کی ہوئی زندگی پر افسوس کر رہا تھا
وسنگلاخۂ دل را بالماسِ آبِ دیدہ می سفتم واین بیتہا مناسبِ حالِ خود می گفتم۔
اور دل کے پتھر کو آنسوؤں کے ہیرے سے چھید رہا تھا اور اپنے مناسب حال کہہ رہا تھا



مثنوی

ہر دم از عمر می رود نفسے | چون نگہ می کنم نماند بسے
جارہا ہے زندگی کا ایک نفس | غور سے دیکھوں رہی نہ زیادہ بس
ہر آن زندگی کا ایک سانس جارہا ہے | جب میں غور کرتا ہوں تو اب زیادہ باقی نہیں ہے

اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی | مگر ایں پنج روز در یابی
پچاس گئے پھر بھی سو یا وائے ہے | ہاں مگر یہ پانچ دن جو پائے ہے
اے وہ شخص کہ پچاس سال گذر گئے اور تو خواب میں ہے | شاید ان پانچ روز سے فائدہ اٹھا لے

خجل آنکس کہ رفت وکار نساخت | کوسِ رحلت زدند و بار نساخت
ہے وہ شرمندہ گیا اور بیکار تھا | وقت کوچ آیا گیا بے بار تھا
وہ بہت شرمندہ ہے جو چل دیا اور کوئی کام نہ بنایا | لوگوں نے کوچ کا نقارہ بجادیا اور اس نے سامان نہ باندھا

خوابِ نوشیں بامدادِ رحیل	باز دارد پیادہ را ز سبیل
خوابِ نوشین صبح کو وقتِ رحیل (میٹھی نیند)	ہے مسافر کے لئے مانع سبیل
کوچ کی صبح کو میٹھی نیند	مسافر کو راستہ چلنے سے باز رکھتی ہے

تشریح الفاظ: تالیف جمع کرنا، تامُّل میم کی تشدید ضمہ کے ساتھ، سوچنا، خیال کرنا، تکلف لام کے فتحہ کے ساتھ، ضائع کرنا، برباد کرنا، تأسّف سین کے فتحہ وتشدید کے ساتھ افسوس کرنا، سنگلاخ سخت زمین جس کو کھودتے وقت پتھر بہت نکلیں، پتھریلی زمین، مراد سنگلاخۂ سے سخت دل ہے، الماس ہیرا، آب دیدہ آنسو، بَیْتھا جمع بیت کی اشعار، مناسب حال خود اپنے حال کے مناسب، ہر دم ہر گھڑی، ہر زمانہ ہر وقت، نفسے ایک سانس، بسے بہت، نگہ می کنم مراد میں غور کرتا ہوں، پنجاہ پچاس، پنج روز پانچ دن مراد تھوڑی سی باقی عمر، دریابی دریافتن سے، حاصل کرنا فائدہ اٹھانا، خجل جیم کے کسرہ کے ساتھ، شرمندہ، ساخت بنانا، بناوٹ، کوسِ رحلت واوٴ مجہول سے کوچ کا نقارہ، کوس مجہول کے ساتھ بڑا نقارہ، رحلت کوچ کرنا، خوابِ نوشین میٹھی نیند، بامداد رحیل کوچ کی صبح، بارنساخت یعنی سامان سفر درست نہ کیا، پیادہ پیدل چلنے والا، ز سبیل راستہ سے۔



قطعہ

ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت	رفت ومنزل بدیگرے پرداخت
جو بھی آیا نئی عمارت لی بنا	گیا منزل دوسرے کو دے چلا
جو آیا اس نے ایک نئی عمارت بنائی	وہ چلا گیا اور عمارت دوسرے کے لئے خالی کر گیا
واں دگر پخت ہمچنیں ہوسے	ویں عمارت بسر نبرد کسے
دوسرے نے بھی یوں کی بے جا ہوس	کر سکا نہ پوری یہ تعمیر شخص
اس دوسرے نے بھی ایسی ہی ہوس پکائی	اور اس عمارت کو کوئی پورا نہ کر سکا
یارِ ناپائدار دوست مدار	دوستی را نشاید ایں غدار
مستقل جو نہ ہو نہ کر اس کو یار	لائق یاری نہیں غدّار یار
غیر مستقل یار سے دوستی نہ کر	یہ غدار دوستی کے لائق نہیں ہے
مادۂ عیشِ آدمی شکم است	تا بتدریج میرود چہ غم است
سرمایۂ زندگی یہ شکم ہے	ہے نظام اس کا صحیح پھر غم نہ ہے
آدمی کی زندگی کا سرمایہ پیٹ ہے	جب تک اس کی رفتار درمیانہ ہے کیا فکر ہے

گر بہ بندد چنانکہ نکشاید | گر دل از عمر بر کند شاید
گر قبض ایسا ہو جو کہ نہ کھلے | گر فکر ونیکی ہو تو لائق ہے
اگر اس میں ایسا بند پڑ جائے جو نہ کھلے | تو زندگی سے اگر دل ہٹالے تو مناسب ہے
ور کشاید چنانکہ نتواں بست | گو بشو از حیاتِ دنیا دست
گر کھلے کہ دست ہو دیں دن ورات | کہہ دے اپنے زندگی سے دھولے ہاتھ

اور اگر ایسا چل پڑے (دست لگ جائیں) جو روکا نہ جاسکے تو کہہ دو کہ دنیا کی زندگی سے ہاتھ دھوئے

تشریح الفاظ: ہر کہ آمد جو کہ آیا، عمارت نو ساخت اس نے نئی عمارت بنائی (تیار کی) منزل عمارت، بلڈنگ مکان میں اترنے کی جگہ، بدیگرے دوسرے کے لئے، پرداخت خالی کردی، پرداختن سے بنا، ڈالنا، پھیکنا، نیز پرداختن بمعنی مشغول ہونا، خالی کرنا، بھرنا، پُخت پکائی، ہوس لالچ، حرص، سر نبرد سر پر نہ لے گیا (پورا نہ کرسکا) یارنا پائیدار سے مراد دنیا ہے، نشاید لائق نہیں، غدار دھوکہ باز، مادہ عیش زندگی کا مدار (سرمایہ) بتدریج آہستہ آہستہ، درمیانہ، تھوڑا تھوڑا، گر بہ بندد گر قبض ہو جائے (پیٹ کا بند ہو جائے) نکشاید مراد نہ کھلے، از عمر مراد زندگی سے، شاید مناسب، ور کشاید اگر کھل جائے (دست آنے لگیں) نتواں بست روکنا ناممکن ہو، بند نہ ہو سکیں، گو بشو تو کہہ تو دھو ہاتھ، از حیات دنیا دنیا کی زندگی سے۔

چار طبعِ مخالف وسرکش | چند روزے بوند باہم خوش
چار طبع باہم مخالف سر کش ہیں | چند دن ہی ساری باہم خوش ہیں
چار طبیعتیں جو باہمی مخالف اور سرکش ہوں | وہ چند ہی دن آپس میں خوشی رہ سکتی ہیں
گر یکے زیں چہار شد غالب | جانِ شیریں بر آید از قالب
گر چار میں سے ایک غالب آئے دیکھ | جاں شیریں تن سے باہر آئے دیکھ
اگر ان چار میں سے ایک غالب ہوگئی | تو میٹھی جان قالب سے باہر آجاتی ہے
لا جرم مردِ عارفِ کامل | ننہد بر حیاتِ دنیا دل
یقیناً مردِ عارفِ کامل | نہ ہو کبھی زندگی پہ مائل
لا محالہ پورا جان کار انسان | دنیا کی زندگی سے دل نہیں لگاتا
نیک وبد چوں ہمی بباید مُرد | خنک آنکس کہ گوئے نیکی بُرد
نیک وبد کو مرنا ہے جب اے فتا | اچھا جو نیکی میں بازی لے گیا

نیک اور بد جب سبھی کو مرنا ہے — تو وہ اچھا ہے جو نیکی میں بازی لے گیا

برگِ عیشی بگورِ خویش فرست — کس نیاردز پس تو پیش فرست

بھیج اپنی قبر کا سامان عیش — کون پھر بھیجے گا تو ہی بھیج پیش

اپنی قبر میں (راحت) کا سامان بھیج دے — بعد میں کوئی نہیں لائے گا تو پہلے سے بھیج دے

عمر برف ست وآفتاب تموز — اند کے ماند وخواجہ غرّہ ہنوز

عمر مثلِ برف اور آفتاب — تھوڑی باقی رہ گئی غافل حیات

عمر برف کی طرح ہے اور سورج تموز کے مہینے کا ہے تھوڑی رہی ہے اور جناب ابھی تک غافل ہیں

اے تہی دست رفتہ در بازار — تر سمت پُر نیا وری دستار

خالی پلی جارہا بازار میں — کیا تو لائے گا ساماں دستار میں

اے وہ جو خالی ہاتھ بازار میں چلا گیا — مجھے ڈر ہے تو دستار بھر کر نہ لائے گا

ہر کہ مزروع خود خورد بخوید — وقتِ خرمنش خوشہ باید چید

کچی کھیتی کھائے اپنی جو مہین — وقتِ خرمن وہ بنے گا خوشہ چین

جو اپنی کھیتی کچی کھا جائے — اس کو کھلیان کرتے وقت بالیں چگنی پڑیں گی

پند سعدی بگوش دل بشنو — رہ چنیں ست مرد باش وبرو

سن لے سعدی کی نصیحت با دھیان — راہ یہ ہے چل دکھا مردوں کی شان

سعدی کی نصیحت دل کے کان سے سُن — راستہ یہی ہے مرد بن اور چل

تشریح الفاظ: چارطبع مراد چار عنصر، مخالف جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں، اربعہ عناصر، آگ، مٹی، پانی، ہوا، باہم خوش آپس میں خوش، زیں چہاران چار میں سے، جان شیریں میٹھی جان، یعنی پیاری جان، ازقالب برآید جسم سے نکل جائے، قالب ڈھانچہ، سانچہ وغیرہ اور بمعنی بدن جسم، لاجرم بالضرور، یقیناً، لامحالہ، مرد عارف کامل پورا جانکار مرد، نہ نہد نہیں رکھتا، نہیں لگاتا، ہمی بباید مرد سبھی آدمیوں کو مرنا ہے، خنک خوش، گوئے نیکی بردنیکی میں سبقت لے گیا، (بازی لے گیا) برگ ساز وسامان، گور قبر، فرست فرستادن سے امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر، بھیجنا، فرست بھیج دے، پس پیچھے، بعد، پیش سامنے، پہلے، عمر برف ست عمر برف کی طرح، یعنی جس طرح برف گھلتا رہتا ہے اور ختم ہوجاتا ہے اسی طرح زندگی گذرتی رہتی ہے کسی کے روکنے سے نہیں رُکتی، تموز شدید گرمی کا مہینہ، ملک ایران میں تموز، رومی زبان کا لفظ ہے، وہ ایام جن میں آفتاب برج سرطان میں رہتا ہے، ہندی میں تقریباً ساون کا

مہینہ جو سخت گرمی کے لئے مستعمل ہے، ۱۵ر تاریخ اساڑھ سے ۱۵ر ساون تک، خواجہ صاحبِ قدر، سردار، اور بڑے آدمی کے معنی میں مستعمل ہے لیکن یہاں بطریق طنز اور تمسخر کے لیا گیا ہے، تہید ست خالی ہاتھ یعنی فقیر، ترسمت ترسیدن سے ترسم مجھے ڈر ہے، ت واحد مذکر حاضر کے لئے، غرّہ گھمنڈ، پُر نیاوری دستار سے مراد مرفی دستار ہے یا یہ کہ تیرے پلّے میں کچھ نہیں ہے تو تیری پگڑی چھن جائے گی یا رومال بھر کر نہ لائے گا، مزروع بویا ہوا کھیت، یا کھیتی، خرمن کھلیان، خوید گیہوں یا جو کا خوشہ جو کچا ہو، پند سعدی سعدی کی نصیحت، بگوش دل دل کے کانوں سے، بشنو سن، رہ چنیں است راستہ یہی ہے، مرد باش و برو مرد رہ، یعنی مرد بن، اور چل۔

بعد از تأمل مصلحت آں دیدم کہ در نشیمن عزلت نشینم

غور وفکر کے بعد میں نے یہ مناسب سمجھا کہ کٹیا میں گوشہ نشین بنوں۔ (تنہائی میں بیٹھوں)

ودامن صحبت فراہم چینم ودفتر از گفتار ہائے پریشاں بشویم

اور یار باشی سے دامن سمیٹ لوں اور فضول باتوں کا دفتر دھو دھوں (دفتر مراد نامۂ اعمال)

ومن بعد پریشاں نگویم

اور پھر (اس کے بعد) بے ضرورت بات نہ کروں

بیت

زباں بریدہ بکنجے نشستہ صمٌّ بکم　　بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

بے زباں ہوکر ہونا صمٌّ وبُکم　　اس سے اچھا زبان نہ بولے حکم

زبان کٹی ہوئی (زبان بند کر کے) ایک کونے میں بیٹھا ہوا بہرہ اور گونگا ہو کر بہتر ہے ایسے سے نہ ہو اس کی زبان میں حکمت کی بات

تا یکے از دوستاں کہ در کجاوہ ہم نشین من بودے ودر حجرہ جلیس

یہاں تک ایک دوست جو کجاوے میں میرا ہمنشین یعنی سفر میں ساتھی اور حجرہ میں ہم مجلس تھا

برسمِ قدیم از در درآمد چندانکہ نشاطِ ملاعبت کرد وبساطِ مداعبت

پرانی عادت (رسم) کے مطابق دروازے سے اندر آیا جس قدر بھی اس نے کھیل کود کی خوشی کی کوشش کی اور مذاق

گسترد جوابش نہ گفتم وسر از زانوئے تعبُّد بر نگرفتم رنجیدہ نگہ کرد وگفت۔

کی بساط بچھائی میں نے اس کو جواب نہ دیا اور عبادت کے زانو سے سر نہ اٹھایا، اس نے رنج سے مجھے دیکھا اور بولا

قطعہ

کنونت کہ امکانِ گفتار ہست — بگو اے برادر بلطف وخوشی

اب جب کہ امکان گفتار ہے — کہہ اے برادر بلطف وخوشی

اب جب کہ تجھ میں بولنے کی طاقت ہے — کہہ اے بھائی نرمی اور خوشی سے

کہ فردا چو پیکِ اجل در رسد — بحکم ضرورت زباں در کشی

کہ کل موت کا قاصد آئے گا جب — زبان بند ہوگی خوشی نا خوشی

کہ کل جب موت کا قاصد پہونچے گا — مجبوراً زبان بند کرلے گا تو، خاموش ہوجائے گا

تشریحِ الفاظ: تأمّل سوچنا، غور وفکر کرنا، نشیمن گھونسلہ، یائے مجہول کے ساتھ اور بمعنی خلوت خانہ، بمعنی آرام گاہ بھی ہے، عزلت عین کے ضمہ کے ساتھ گوشہ نشینی، اہل وعیال سے جدا ہوکر عبادت کے لئے بیٹھنا، دامن صحبت فراہم چینم صحبت کا دامن سمیٹ لوں، دفتر مجموعہ کاغذات کتب، مراد نامۂ اعمال، گفتار ہائے پریشان فضول بات، بیکار، لایعنی باتیں، ومن بعد اور اس کے بعد، زباں بریدہ زبان کٹا ہوا، کنج کونہ، گوشہ، صمٌّ بہرہ، بُکمٌ گونگا، زبانش اس کی زبان، اندر حکم حکمت میں یعنی زبان حکمت کی بات نہ بولے،، دوستان جمع دوست کی بہت سے دوست، کجاوہ اونٹ وغیرہ پر ایک کاٹھی اس طرح باندھتے ہیں جس پر دو شخص مقابل ایک دوسرے کے بیٹھتے ہیں اس کو کجاوہ کہتے ہیں، ہمنشین ساتھ بیٹھنے والا، ساتھی، جلیس عربی صیغہ ہمنشین، رسم قدیم پرانی روایت، رَسم قاعدہ قانون، دنیا کی ریت، رواج، نشاط چہل پہل، فعالیت حرکت جوش، چستی پُھرتی، مُلاعَبَت باہم کھیلنا، کھیل کود کرنا، بساط بستر، بچھونا، فرش، مداعبت ہنسی مذاق کرنا، خوش طبعی، کھیل کود کرنا، تعبُّد عبادت کرنا، کنوں مخفف اکنوں کا بمعنی اب، اِمکانِ گفتار بولنے کی طاقت، بات کرنے کی، گو کہہ، لطف وخوشی نرمی اور خوشی، فردا کل آئندہ، پیک اجل موت کا قاصد، بحکم ضرورت مجبوراً، زبان در کشی، زبان کھینچے گا، زبان بند کرلے گا تو۔

کسے از متعلقان منش بر حسبِ واقعہ مطلع گردانید کہ فلاں عزم کردہ است

میرے متعلقین میں سے کسی نے اس کو اصل واقعہ بتایا کہ اس نے تو پختہ ارادہ

ونیتِ جزم کہ بقیّت عمر معتکف نشیند وخاموشی گزیند تو نیز اگر توانی

اور پکی نیت کرلی ہے، کہ باقی عمر گوشہ نشین رہے گا اور خاموشی اختیار کرے گا تجھ سے اگر ہوسکے تو تو بھی

سرِ خویش گیر ومجانبت پیش گفتا بعزّتِ عظیم وصحبتِ قدیم کہ دم بر نیارم

اپنا راستہ لے (پکڑ) اور یکسوئی اختیار کر، وہ بولا خدائے برتر کی عزت اور پرانی دوستی کی قسم کہ میں سانس بھی نہ لوں گا

وقدمِ بر ندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بعادتِ مالوف وطریق معروف

اور قدم بھی نہ اٹھاؤں گا جب تک کہ پہلی عادت اور قدیم طریقہ کے مطابق بات نہ ہوجائے

کہ آزردنِ دلِ دوستاں جہل است وکفارتِ یمین سہل خلافِ راہِ صواب ست

اس لئے کہ دوستوں کا دل دُکھانا نادانی ہے، اور قسم کا کفارہ دیدینا آسان ہے درست رائے کے خلاف ہے

وعکس رائے اولی الالباب ذو الفقار علی در نیام وزبان سعدی در کام۔

اور عقلمندوں کی رائے کے برعکس حضرت علیؓ کی ذوالفقار (تلوار) کا نیام میں رہنا اور سعدی کی زبان کا تالو سے لگنا

تشریح الفاظ: کسے ازمتعلقان من میرے متعلقین میں سے ایک، یا کسی نے، متعلقان جمع متعلق کی، تعلق رکھنے والا، لگاؤ رکھنے والا، رشتہ دار وغیرہ، منش کا شین برائے مفعولیت ہے، حسب واقعہ اصل واقعہ، نیز بمعنی موافق، اندازہ، شمار، مُطّلع اطلاع، خبر دینا، واقف کرانا، عزم ارادہ، نیت جزم پختہ نیت، توانی توانستن سے صیغہ واحد حاضر، طاقت رکھنا، توانی طاقت رکھے تو ہمت کرے، سر خویش گیر اپنا کام کر، مجانبت یکسوئی، علیحدگی، کسی کام یا کسی چیز سے دور ہونا، یکسو ہونا، عزت عظیم، خدا کی بزرگی کی قسم، خدائے برتر کی عزت، صحبتِ قدیم پرانی صحبت، دم بر نیارم میں سانس نہ لوں گا، نہ ٹلوں گا، قدم برندارم قدم بھی نہ اٹھاؤں گا، عادت مالوف دوستی کی عادت، مالوف الفت کیا گیا، دوستی کیا گیا، طریق معروف قدیم طریقہ، معروف طریقہ، آزُردنِ دل دل کو تکلیف پہنچانا، دل دکھانا، کفّارتِ یمین قسم کا کفارہ، راہِ صواب درست راہ، ٹھیک راہ، مراد درست رائے، اُولی الالباب عقل والے، عقلمند لوگ، ذُوالفقار علیؓ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار کا نام ہے کیوں کہ فقّار کمر کی جوڑ واں ہڈیوں کا نام ہے، جنھیں ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے جو گردن سے کمر تک ہیں چوں کہ اس تلوار کی پشت پر اسی قسم کی صورت بنی ہوئی تھی اس لئے اس کو ذوالفقار بفتح فاء کہا گیا، فقار والی۔



قطعہ

زباں در دہانِ خرد مند چیست	**کلیدِ درِ گنج صاحب ہنر**
عقلمند کے منہ میں زبان کیا ہے سُن	چابی ہے گنجِ صاحب ہنر
زبان عقلمند کے منہ میں کیا ہے	صاحب ہنر کے خزانہ کے دروازے کی چابی ہے

چو در بستہ باشد چہ داند کسے | کہ جوہر فروش ست یا پیلہ ور
جو دروازہ بند ہو کیا جانے کوئی | کہ جوہر فروش ہے یا ہے پیلہ ور
جب دروازہ بند ہو دوکان کا کیا جانے گا کوئی | کہ وہ جوہر فروش ہے یا بساطی ریشم بیچنے والا



﴿قطعہ﴾

اگرچہ پیشِ خردمند خامشی ادبست | بوقتِ مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی
گو نزد عقلمند خموشی ادب ہے | گر مصلحت ہے تو کہہ با خوشی
اگرچہ عقلمند کے نزدیک خاموشی ادب ہے | مصلحت کے وقت یہ بہتر ہے کہ بات کہے تو
عقلمند کے آگے چپ رہنا اگرچہ ادب ہے مصلحت کے وقت یہ بہتر ہے کہ تو بات کرنے کی کوشش کرے

دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن | بوقتِ گفتن و گفتن بوقت خاموشی
دو چیز خلافِ عقل خاموش رہنا | وقتِ گفتن کہنا ہے وقت خاموشی
دو چیز عقل کے خلاف ہیں خاموش رہنا | کہنے کے وقت اور کہنا (بولنا) خاموشی کے وقت
دو باتیں عقل کا عیب ہیں کہنے کے وقت | چپ رہنا اور چپ رہنے کے وقت بولنا

فی الجملہ زباں از مکالمت او در کشیدن قوت نداشتم

خلاصہ یہ کہ اس کے ساتھ بات کرنے سے زبان روکنے کی مجھ میں قوت نہ رہی

وروئے از محادثت بگردانیدن مروّت ندانستم کہ یارِ موافق بود ومحبِّ صادق۔

اور اس کی ہمکلامی سے منہ موڑنے کو میں نے آدمیت نہ سمجھی، اس لئے کہ موافق یار اور سچا دوست تھا

تشریح الفاظ: خردمند عقلمند، کلید تالی، چابی، کنجی، درِ گنج خزانہ کا دروازہ، صاحب ہنر ہنر والا، ہُنر کاریگر، کام، در بستہ دروازہ بند ہو، چہ داند کیا جانے، کیا معلوم، جوہر فروش موتی بیچنے والا، پیلہ ور بساطی، ریشم بیچنے والا، پیلہ ریشم کا کیڑا، جو ریشم بناتا ہے، پیش خردمند عقلمند کے سامنے، آں بہ کہ یہ بہتر ہے، کہ کُوشی تو کوشش کرے، صیغہ واحد مذکر حاضر، طیرہ عیب، خفت، اور شرمندگی غمناک اور شرمندہ کے معنی میں بھی آیا ہے، دَم فروبستن چپ رہنا، فی الجملہ خلاصۂ کلام، مکالمت آپس میں باتیں کرنا، کشیدن کھینچنا، روکنا، مراد زبان کا روکنا، محادثت باتیں کرنا، آپس میں گفتگو کرنا، گردانیدن لپیٹنا، لوٹانا، مُرَوّت آدمیت، انسانیت، مُحبّ محبت کرنے والا، (دوست)۔

بیت

چو جنگ آوری با کسے بر ستیز — کہ از وے گزیرت بود یا گریز

لڑتا اگر ہے کر اس سے ستیز — لڑے جب تلک یا کرے پھر گریز

جب تو لڑے تو اس سے لڑ — جس سے تجھے چارۂ کار ہو یا گریز کی گنجائش ہو

بحکم ضرورت سخن گفتم وتفرّج کناں بیروں رفتم در فصل ربیعے کہ صولتِ برد

مجبوراً میں نے بات کرلی اور تفرج کے لئے باہر نکل پڑا بہار کا موسم تھا سردی کا حملہ

آرمیدہ بود واوانِ دولتِ ورد رسیدہ۔

ٹھنڈا پڑ چکا تھا اور گلاب کی حکومت کا موسم آگیا تھا۔

قطعہ

اولِ اُردی بہشت ماہ جلالی — بلبل گوینده بر منا برِ قضباں

شروع ماہ اردی بہشت اے جواں — شاخوں پہ بلبل تھی گویا وشاداں

جلالی سن کے اردی بہشت مہینہ کا شروع — شاخوں کے ممبروں پر بلبل چہک رہی تھی

برگلِ سرخ از نم اوفتادہ لآلی — ہمچو عرق بر عذارِ شاہد غضباں

گل سرخ پر موتی شبنم کے بکھرے — ہو رخسا شاہد پہ ورق جب کہ غضباں

گلاب کے پھول پر شبنم کے موتی بکھرے تھے — جیسے غصہ کی حالت میں معشوق کے رخسار پر پسینہ

تشریحِ الفاظ: آوری آوردن سے، صیغہ واحد مذکر حاضر، لڑے تو، حملہ کرے تو، ستیز ستیزیدن سے امر کا صیغہ لڑ، گریز چارہ، علاج، ناگزیر ضروری، گریز بھاگنا، تفرّج سیر، تفریح، تماشا، خوشحالی، بیرون باہر، فصل ربیع موسم بہار، صولت دبدبہ، رعب، ہیبت، (حملہ) بَرد سردی، ٹھنڈ، آوان زمانہ، موسم، دولت حکومت، ورد گلاب، اُردیِ بہشت فارس ایران کے شمسی مہینوں میں سے ایک مہینہ کا نام ہے جو آخرِ بیساکھ کے مطابق پڑتا ہے اور وہ آفتاب کے برج ثور میں رہنے کا زمانہ ہے، جس میں سرزمین ایران پھولوں کی کثرت سے مانند جنت ہوجاتی ہے، ماہِ جلالی سے مراد سنِ جلالی ہے (جلالی تاریخ) سال شمسی کا نام ہے جو جلال الدین ملک شاہ سلجوقی کی طرف منسوب ہے اور یہی تاریخ شیخ سعدیؒ کے زمانہ میں بہ لحاظ سنہ رائج تھی ہر سال جلالی، ۳۶۵ دن اور ۴۹ دقیقہ کا شمار ہوتا ہے، منابر جمع منبر،

قضبان شاخ، گل سرخ گلاب کے سرخ پھول، لآلی جمع لؤلؤ، موتی، ازنم شبنم سے، عرق پسینہ، عذار رخسار، شاہد گواہ، روزعرفہ قیامت، مگر فارسی لوگ بمعنی خوب اور خوش نُما، خوبصورت اور معشوق کے بھی لیتے ہیں، یہاں معشوق مراد ہے۔

غضباں غصہ، قہر، وہ شخص جو غصہ قہر میں بھرا ہوا ہو، فارسی میں اس پتھر کو بھی کہتے ہیں جو منجنیق سے دشمن کی طرف پھینکتے ہیں۔

شب را ببوستاں بایکے از دوستاں اتفاق مبیت افتاد موضعے خوش وخرم

رات کو باغ میں ایک دوست کے ساتھ شب گذارنے کا اتفاق ہوا ایک سر سبز وشاداب جگہ

ودرختانِ دلکش ودرہم گفتی کہ خردۂ مینا بر خاکش ریختہ

اور درخت دلکش اور جھرمٹ دار یا گنجان گویا کہ کانچ کے ٹکڑے اس کی خاک پر بکھرے ہوئے

وعقدِ ثریّا ازتاکش آویختہ۔

اور ثریّا کا گچھا اس کے انگوروں کی بیل میں لٹکا ہوا تھا



قطعہ

رَوضَۃٌ مَّاء نَھْرِھَا سَلْسَالٌ — **دَوْحَۃٌ سَجْع طَیْرِھا مَوزُونٌ**

باغ ایسا جس میں جاری تھی نہر — درخت ایسے پرند ان پر گاتے خوب

ایک ایسا باغ جس کی لہر نہر کا پانی جاری تھا — ایسا درخت جس کے پرندوں کا گانا موزوں

آں پُر از لالہ ہائے رنگارنگ — **ویں پُر از میوہ ہائے گونا گوں**

رنگ برنگے لالوں سے وہ پر ہوا — اور مختلف میووں سے تھا یہ لدا خوب

وہ رنگ برنگ کے لالوں سے پُر — یہ طرح طرح کے میووں سے لدھا ہوا

باد در سایۂ درختانش — **گستر انید فرشِ بو قلموں**

ہوا نے اس کے درختوں کے تلے — تھا بچھایا فرش رنگی بہت خوب

ہوا نے اس کے درختوں کے سایہ میں — رنگا رنگ فرش بچھا دیا تھا

تشریح الفاظ: بوستاں باغ، پھلواری، مبیت رات گذارنا، موضعے ایک جگہ، خوش وخرم سرسبز وشاداب، خوش راضی خوب، شاداب تروتازہ، خُرّم خوش تازہ، دلکش، دلچسپ، درہم گنجان، گھنے، خردۂ مینا سبز کانچ (شیشے)

کے ٹکڑے، مراد سبزہ زار، معقد، گرہ، ہار وغیرہ، گانٹھ، ثریا پروین، چھ ستارے آسمان کے، باہم متصل ہندی، جُھمکا اور کبھی مراد آنتوں سے بھی ہوتی ہے ایک عورت کا نام بھی ہے جو خوبصورت تھی، تاکش تاک، انگوٹھی کی بیل (درخت تاکش اس کے انگور کی بیل، روضۂ باغ، گارڈن، سلسال خوش گوار پانی، بہتا ہوا، ٹھنڈا میٹھا، دَوحۂ بڑا درخت، سجع طیر یا پرندوں کی آواز، (گانا بولنا)، سجع مقفّی کلام بولنا، خوش آواز پرندوں کی آواز، موزوں موزوں تُلا ہوا، وزن کیا ہوا، مناسب، دو فقروں کے آخری آواز کا برابر ہونا، نثر نظم میں اسی کا نام قافیہ ہے، لالہ ہائے جمع لالہ، ایک قسم کا پھول ہے سرخ رنگ کا بہت مشہور ہے منسوب طرف لال بمعنی سرخ ہا اس کی زائد ہے مثل خان اور خانہ کے یہ چند قسم کا ہوتا ہے (تفصیل لغات کشوری کلاں قدیم) رنگا رنگ رنگ برنگ، میوہ ہائے گونا گوں قسم قسم کے میوے، طرح طرح کے، سایۂ درختاں درختوں کا سایہ، گسترانید بچھایا، گسترانیدن سے بنا، فرش بوقلموں رنگ برنگ کا فرش، منقش فرش۔

بامداداں کہ خاطرِ باز آمدن بررائے نشستن غالب آمد دیدمش دامنے گل وریحان و سنبل وضمیراں

صبح کو جب واپسی کا خیال بیٹھنے کی رائے پر غالب آگیا میں نے اسے دیکھا کہ وہ گل ریحان، سنبل اور ضمیران سے دامن کو

فراہم آوردہ وآہنگِ رجوع کردہ گفتم گلِ بوستاں را چنانکہ دانی بقائے وعہد گلستاں را

بھرے ہوئے ہے، اور لوٹنے کا ارادہ کر رہا ہے میں نے اسے کہا جیسا کہ تجھے معلوم ہے باغ کے پھول کو بقاؤ اور باغ کے زمانہ میں

وفائے نباشد وحکیماں گفتہ اند ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید گفت طریق چیست

وفا نہیں ہوتی، اور عقلمندوں نے کہا ہے جو ناپائیدار ہے دوستی کے لائق نہیں، اس نے کہا پھر کیا صورت ہے

گفتم برائے نزہت ناظراں وفسحتِ حاضراں کتابِ گلستاں توانم تصنیف کردن

میں نے کہا دیکھنے والوں کی تفریح اور موجودہ لوگوں کی کشادگی کے لئے میں ایک ایسی گلستاں کتاب تصنیف کرسکتا ہوں

کہ بادِ خزاں را بر ورقِ او دستِ تطاول نباشد وگردشِ زماں عیشِ ربیعش را

جس کے پتوں پر خزاں کی ہوا کی دست درازی نہ ہو اور زمانہ کی گردش اس کے موسم بہار کی خوشگواری کو

بہ طیشِ خریف مبدل نکند۔

موسم خزاں کی ناگواری میں تبدیل نہ کرسکے۔

تشریح الفاظ: بامداداں صبح کا وقت، خاطر باز آمدن واپسی کا خیال، دیدمش میں نے اسے دیکھا، گُل گلاب، ریحان سبزہ ناز بو، جو ایک قسم کا پھول ہے اور ہر گھاس خوشبودار سوائے گلاب کے پھول کے کبھی مجازاً شراب کے معنی میں بھی آتا ہے، سُنبل ایک گھاس خوشبو دار، جس کو کتب طبّ میں سنبل الطیب لکھتے ہیں، ہندی بال چھڑ،

گیہوں اور جو کی بالی اور مراد زلف معشوق بھی ہے، ضمیران پھول کی ایک قسم، ناز بو سیر، غم، آہنگ رجوع لوٹنے کا ارادہ، آہنگ وقت، ارادہ، قصد، انداز، راگ نام ایک باجے کا، رجوع لوٹنا، واپس ہونا، واپس لینا، عہد گلستاں باغ کا زمانہ، (موسم) عہد زمانہ، روزگار، نصیحت، دل بستگی جی لگانا، دوستی کرنا، دل لگانا، دلجمعی، نزہت ناظراں دیکھنے والوں کی تفریح، نزہت خوشحالی، بے عیب ہونا، پاکیزگی، فسحت حاضراں موجودہ لوگوں کی کشادگی، فسحت فراخی کی جگہ، مکان کی کشادگی، وسعت، باد ہوا، خزاں پت جھڑ کا موسم، جس سے درختوں کے پتے گرجاتے ہیں، تطاول درازی، عیش ربیع موسم بہار کی خوشگواری، عیش خوش زندگی گزارنا، ناز ونعمت میں زندگی بسر کرنا، طیش خریف موسم خزاں کی ناگواری، طیش خفگی بمعنی غصہ، بیدماغی، سبک ہونا، ہلکاپن، عقل کا زائد ہونا، وغیرہ، مبدّل تبدیل، بدل، عوض۔

قطعہ

بچہ کار آیدت زگل طبقے　از گلستانِ من ببر ورقے
تیرے ہے کس کام کا گل کا طبق　اس گلستاں میری سے لیجا ورق
پھولوں کا طبق تیرے کس کام آئے گا　میری گلستاں کا ایک ورق لے جا
گل ہمیں پنج روز شش باشد　ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد
پانچ چھ دن کی ہے پھولوں کی بہار　یہ گلستاں ہے ہماری سدا بہار
پھول یہی پانچ چھ روز رہے گا　اور یہ گلستاں ہمیشہ تازہ رہے گی

حالے کہ من ایں حکایت بگفتم دامنِ گل بریخت ودر دامنم آویخت کہ اَلکَرِیم
جیسے ہی میں نے یہ حکایت (بات) کہی پھولوں کا دامن گرادیا (چھوڑ دیا) اس نے اور میرے دامن سے لپٹ گیا کہ کریم
اِذَا وَعَدَ وَفیٰ فصلے دوہماں روز اتفاقِ بیاض افتادہ درحسنِ معاشرت وآدابِ محاورت
جب وعدے کرے پورا کرتا ہے دو فصل اسی روز لکھنے کا موقع مل گیا اچھی طرح رہن سہن اور بات چیت کے آداب میں
در لباسے کہ متکلماں را بکار آید ومترسّلاں را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز
ایسے لباس وعبارت میں کہ بولنے والوں کو کام آئے اور خط وکتابت کرنے والوں کی بلاغت بڑھائے خلاصہ یہ کہ ابھی کچھ
از گلستاں بقیتے ماندہ بود کہ کتابِ گلستاں تمام شد۔ واللّٰہ اعلمُ واَحکَمُ بالصوَّابِ
موسم بہار سے باقی تھا کہ کتاب گلستاں پوری ہوگئی اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے درست بات کا

تشریح الفاظ: حالے کہ فی الحال، فوراً مرادی معنی جیسے کہ، حکایت مراد حکایت سے بات، دامن گل

بریخت پھولوں کا دامن چھوڑ دیا، سارے پھول پلے میں سے گرا دیئے، ودر دامنم آویخت اور میرے دامن میں لپٹ گیا (مجھ سے لپٹ گیا)، فصلے دو مراد فصل سے کتاب کی ایک دو حکایت، یا دو جز، اتفاق بیاض اوفتاد لکھنے کا اتفاق ہوا وہ دو حکایت حسن معاشرت وآداب محاروت میں تھیں، حسن معاشرت دوسروں کے ساتھ اچھی طرح رہنا سہنا، آداب محاورت بات چیت کرنے کے آداب اور سلیقے، مترسلان جمع مترسل کی لکھنے پڑھنے والے حضرات، از گلستاں مراد موسم بہار اور دوسرا گلستاں نام کتاب کا یعنی اتنی جلدی میں نے گلستاں پوری کر دی کہ ابھی موسم بہار کچھ باقی تھا معلوم ہوا چند مہینوں میں پورا کر دیا۔



ذِکرِ پادشاہ زادۂ جہاں سعد بن ابی بکر بن سعد نوَّرَ اللہُ قبرَہٗ

دنیا کے شاہزادے سعد بن ابوبکر بن سعد نوراللہ مرقدہ کا تذکرہ

وتمام آنگہ شود بتحقیق کہ پسندیدہ آید دربار گارہ جہاں پناہ سایۂ کردگار

(یہ گلستاں حقیقتاً) مکمل تو جب ہی ہوگی جب جہاں پناہ کے دربار میں پسند آجائے جو خدا کا سایہ ہے

پرتو لطفِ پروردگار وذُخرِ زماں وکہفِ اماں المُؤَیَّدُ مِنَ السَّمَاءِ

خدا کی مہربانی کا عکس ہے زمانہ کا ذخیرہ ہے امن کی پناہ جس کو آسمانی تائید حاصل ہے

المَنْصُوْرُ عَلَى الأعْدَاءِ عَضُدُ الدَّوْلَةِ القَاهِرَةِ سِرَاجُ المِلَّةِ البَاهِرَةِ

دشمنوں پر فتحمند ہے غالب حکومت کا بازو ہے روشن ملت کا چراغ ہے

جَمَالُ الأنَامِ مَفْخَرُ الإِسْلَامِ سَعْدُ بْنُ الاَتَابِكِ الاَعْظَمِ شَهَنْشَاهُ المُعَظَّمُ

مخلوق کا حسن ہے اسلام کے لئے باعث فخر ہے یعنی سعد جو اس اتابک اعظم کا بیٹا ہے جو کہ بڑا بادشاہ ہے

مَالِكُ رِقَابِ الأُمَمِ مَوْلىٰ مُلُوْكِ العَرَبِ والعَجَمِ سُلْطَانُ الْبَرِّ والبَحْرِ

امتوں کی گردنوں کا مالک ہے عرب وعجم کے بادشاہوں کا آقا ہے خشکی اور سمندر کا بادشاہ ہے

وَارِثُ مُلْكِ سُلَيْمَانَ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ اَبُوبَكْرِ بْنُ سَعْدِ بْنِ زَنْكِي

ملک سلیمان کا وارث ہے دین کا فتحمند ہے یعنی ابوبکر جو بیٹا سعد کا ہے جو بیٹا زنگی کا

اَدَامَ اللّٰهُ اِقْبَالَهُمَا وَضَاعَفَ اِجْلَالَهُمَا وجَعَلَ اِلىٰ كُلِّ خَيْرٍ مآلَهُمَا

خدا ان کا اقبال ہمیشہ قائم رکھے اور دونوں کی بزرگی کو دوگنا کرے اور ہر بھلائی کی طرف ان کا انجام کرے

بکرشمۂ لطفِ خداوندی مطالعہ فرماید۔

مالکانہ مہربانی سے مطالعہ کرے۔

تشریح الفاظ: ذکر پادشاہزادہ شہزادہ کا ذکر، نَوَّرَ اللّٰہُ قَبْرَہٗ اللہ سعد کی قبر کو نور سے بھرے، تمام آنگہ شود بتحقیق مکمل تو جب ہی ہوگی، یعنی یہ گلستاں بظاہر مکمل ہوگئی لیکن حقیقتاً مکمل جب سمجھی جائے، کہ پسندیدۂ آید جب

بادشاہ اس کو پسند فرمائے، در بارگاہِ جہاں پناہ بادشاہ کے دربار میں اس جملے سے مفخر اسلام تک سعد بن اتابک شہزادہ کی تعریف ہے، اور الاتابک الاعظم سے مظفر الدین تک ابوبکر بادشاہ کی تعریف ہے جو سعد کا باپ ہے، سایۂ کردگار خدا کا سایہ، کردگار ترکیبی معنی اس کے خداوندگار اس لئے کہ کرد بمعنی کار اور گار بمعنی خداوند ہے پس مراد حق تعالیٰ جل شانہٗ ہے، لطف پروردگار اللہ تعالیٰ کی مہربانی، ذخر ذخیرہ، کہف غار، جگہ، پناہ، کہف اماں امن کی پناہ، المؤیّدُ من السّماءِ جس کو آسمانی تائید حاصل ہے، المنصورُ علی الاعداءِ دشمنوں پر فتح یاب ہے، عضدُ الدّولۃِ القاہرۃ بڑی سلطنت کا قوتِ بازو، سراجُ الملّۃِ الباہرۃ روشن مذہب کا چراغ، جمالُ الانام مخلوق کی زینت، مفخرُ الاسلام اسلام کے لئے باعث فخر، الاتابکِ الاعظم بڑا اتالیق، شہنشاہِ المعظم بڑا بادشاہ، مالکِ رقابِ الاُمم امتوں کی گردنوں کا مالک، مولیٰ ملوکِ العربِ والعجم عرب وعجم کے بادشاہوں کا آقا۔ سلطانُ البرِّ والبحر خشکی اور تری کا بادشاہ، وارثُ مُلکِ سلیمان سلیمان علیہ السلام کے ملک کا وارث، مظفّرُ الدّین والدّنیا دین اور دنیا میں کامیاب، اَدامَ اللّٰہُ اِقبالَھُما خدا ان کا سدا اقبال قائم رکھے، وَضاعفَ اِجلالَھُما اور ان دونوں کی عظمت کو دوگنا فرمائے، وَجعلَ اِلیٰ کلِّ خیرٍ مآلَھُما اور ہر بہترائی کی طرف ان کا انجام کار ہو۔

قطعہ

گر التفات خداوندیش بیارآید — نگار خانۂ چینی ونقش ارژنگیست

اس کو گر شاہی توجہ دے سنوار — جائے نقشِ چینی وارژنگ جان

اگر اس (گلستاں) کو شاہی توجہ سنوار دے تو وہ چین کا نگار خانہ ہے اور ارژنگ کا کھینچا ہوا نقش ہے

امید ہست کہ روئے ملال درنکشد — ازیں سخن کہ گلستاں نہ جائے دل تنگیست

ملال کا چہرہ نہ پھیر اس بات سے — کہ گلستاں سے نہ تو دل تنگ مان

امید تو یہی ہے کہ وہ ملال سے منہ نہ پھیرے گا اس کلام سے اس لئے کہ گلستاں دل تنگ ہونے کا مقام نہیں ہوتا

علی الخصوص کہ دیباچۂ ہمایونش — بنامِ سعد ابوبکرِ سعد بن زنگیست

اس کا دیباچہ مبارک بالخصوص — کہ بنام سعد بن زنگی ہے جان

خصوصاً جب کہ اس کا متبرک دیباچہ ابوبکر بن سعد ابن زنگی کے نیک نام سے ہے

تشریحِ الفاظ: التفاتِ خداوند اللہ تعالیٰ کی توجہ، خداوند صاحب، مالک، مراد خدا، نگار خانہ چینی چینی تصویر کارخانہ چین کے نقاش مشہور تھے اور آج بھی چین چیزوں کی مصنوعات خوبصورتی میں مشہور ہے، بلکہ سب سے آگے

ہے۔ ازرنگ مراد تنگ، نقاش کا نام ہے، یا مشہور نقاش مانی کے نقاشی کے مجموعہ کا نام ہے، روئے ملال ملال کا منہ، جائے جگہ، مقام، علی الخصوص خصوصاً، دیباچہ دیبا مشہور ومعروف قیمتی کپڑا، چہ تصغیر کی علامت ہے کتاب کے ابتدائی حصہ کو کیوں کہ منقش ومزین کر کے لکھا جاتا ہے اس لئے اس کو دیباچہ کہا جانے لگا، ہمایوں مبارک بابرکت اور یہ مرکب ہے لفظ ہُما سے جو نام مبارک پرند کا ہے اور کلمۂ یوں جو نسبت کے واسطے آتا ہے۔ بنام سعد الخ سعد ابوبکر سعد یعنی سعد ابن ابوبکر ابن سعد زنگی ہے۔

ذکرِ امیرِ کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہٗ

امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر کا ذکر خدا اس کی عمر لمبی کرے

دیگر عروسِ فکر منِ از بے جمالی سر بر نیارد ودیدۂ یاس از پشتِ پائے خجالت

علاوہ ازیں میرے فکر کی دلہن بدصورتی کی وجہ سے سر نہیں اٹھائیگی اور مایوسی کی نگاہ شرمندگی کے پشت پا سے

بر ندارد ودر زمرۂ صاحب نظراں متجلی نشود مگر انگہ کہ متحلّی گردد بزیورِ قبولِ امیر کبیر

نہیں ہٹائیگی اور صاحب نظر لوگوں کی جماعت میں روشن نہیں ہوگی جب تک کہ وہ امیر کبیر کی قبولیت کے زیور سے آراستہ نہ ہو

عالمِ عادل مظفر ومنصور ظہیر سر یرِ سلطنت مشیرِ تدبیر مملکت کہفُ الفُقراءِ

جو کہ عالم منصف کامیاب منصور تخت سلطنت کا مددگار مملکت کی تدبیر کا مُشیر، فقراء کی جائے پناہ

مَلاذُ الغُرباء مُربّی الفضلاءِ مُحِبُّ الأتقياءِ افتخار آلِ پارس يمينُ المُلكِ

غرباء کا ٹھکانہ فضلاء کو پالنے والا متقیوں کا دوست اہل فارس کے لئے فخر ملک کا دایاں ہاتھ

مَلِكُ الخَواصِّ باربك فخر الدّولةِ والدينِ غياثُ الاسلامِ والمسلمينِ

مقربانِ بارگاہ کا سردار وزیر حضوری۔ دولت اور دین کا فخر اسلام اور مسلمانوں کا فریاد رس

عُمدَةُ المُلُوكِ والسَّلاطِينِ أبى بكر بنِ اَبىٖ نصر اَطَالَ اللهُ عمرَهٗ

بادشاہوں اور سلاطین کا معتمد علیہ ہے یعنی ابوبکر بن ابی نصر خدا اس کی عمر دراز کرے

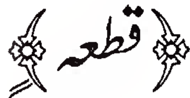
اَجلَّ قَدرَهٗ وشَرحَ صَدرَهٗ وضاعَفَ أجره کہ ممدوح اکابر آفاق ست

اور اس کا مرتبہ بڑھائے اور اس کا دل کھول دے اور اس کا ثواب دوگنا کر دے جو کہ دنیا کے بزرگوں کا ممدوح ہے

ومجموعِ مکارم اخلاق۔

اور عمدہ اخلاق کا مجموعہ ہے۔

تشریح الفاظ: دیگر علاوہ ازیں بعض نسخوں میں بکر ہے، دوشیزہ لڑکی، عروس بفتح عین وضم راء دولہن، دولہا کو بھی کہتے ہیں، فکرمن میری فکر، بے جمالی بدصورتی، یاس ناامیدی، بعض نسخوں میں لفظ پاس بمعنی لحاظ، ادب، فجالت شرمندگی، حیا، اگرچہ صاحب مغرب لکھتے ہیں کہ خجالت کہنا عوام کی خطاء ہے صحیح خجلت ہے مگر اکثر حضرات نے خجالت کہا ہے، زُمرہ جماعت، گروہ، متجلّی روشن، متجلی آراستہ مزین، سنورنا، مُظفّر فتحمند، فتح پایا ہوا اور ایک بادشاہ کا نام، منصور مدد دیا گیا، ظہیر مددگار، سَریر سلطنت سے مراد تخت سلطنت (بادشاہت) مشیر مشورہ دینے والا، کھف جائے پناہ، مَلاذ جائے پناہ، مُربّی پالنے والا، مُحِبُّ الاتقیاء متقیوں کا دوست، افتخار آل پارس یعنی فخر قوم، یمین المملک حکومت کا دست راست (دایاں ہاتھ) مَلِکُ الخَواصّ مقربان بارگاہ کا بادشاہ، بار بک لقب ہے بک ترکی لفظ بیگ کا مخفف ہے بمعنی صاحب وسردار، بار بمعنی حضوری لہٰذا وزیر حضوری کو باربک کا لقب دیا جاتا تھا، غیاث مددگار، عمدۃ معتمد علیہ، اطال اللہ عمرہ اللہ اس کی عمر دراز کرے، وَاَجَلَّ قَدرَہٗ اور اس کا مرتبہ بلند کرے، شَرَحَ صَدرَہٗ اور اس کا سینہ کھول دے (خدا اس کو خوش رکھے) وَضَاعَفَ اَجرَہٗ اور اس کو دوگنا ثواب دے، ممدوح تعریف کیا گیا، اکابر آفاق دنیا کے بزرگ اکابر، بڑے، آفاق جمع افق کی، آسمان کے کنارے، اصطلاح میں دنیا کے لئے بولا جاتا ہے، مکارم اخلاق اچھے عمدہ اخلاق، مکارم، جمع مکرمت کی بزرگیاں، نوازشیں۔



قطعہ

ہر کہ در سایۂ عنایتِ اوست گنہش طاعتست ودشمن دوست

سایہ میں اس کی عنایت کے جو یار گناہ اس کی طاعت اور دشمن بھی یار

جو اس کی مہربانی کے سایہ میں ہے اس کا گناہ بھی عبادت ہے اور اس کا دشمن بھی دوست ہے

بر ہر یک از سائرِ بندگاں وحواشی خدمتے معین ست کہ اگر در ادائے برخے ازاں تہاون

حاشیہ نشین اور غلاموں میں سے ہر ایک پر ایک خدمت مقرر ہے کہ اگر اس نے ادا کرنے میں تھوڑی سی بھی ڈھیل

وتکاسل روا دارند در معرضِ خطاب آیند ودر محل عتاب مگر براں طائفۂ درویشاں

اور سستی جائز رکھیں تو ان سے جواب طلب ہوجائے اور عتاب میں آجائیں بجز فقیروں کے اس گروہ کے

کہ شکر نعمتِ بزرگاں بر ایشاں واجب ست وذکر جمیل ودعائے خیر وادائے چنیں خدمت

کہ جن پر بزرگوں کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے اور بہتر ذکر اور اچھی دعائیں اور اس طرح کی خدمت گذاری

در حدِّ غیبت اولیٰ ترست کہ در حضور ایں بہ تصنع نزدیک ست

پیٹھ پیچھے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ یہ آمنے سامنے میں بناوٹ سے قریب ہوجاتی ہے

وآں از تکلف دور و باجابت مقرون۔

اور وہ تکلف سے دور اور قبولیت سے نزدیک ہے۔

تشریح الفاظ: ہر کہ در سایہ الخ اس سے مراد یعنی جو شخص اس کے زیرِ سایہ ہے، گنہش طاعتست اس کی برائی بھی بھلائی شمار ہوگی، ودشمن دوست اور اس کا دشمن بھی دوستی ظاہر کرنے پر مجبور ہوگا، سائر باقی، تمام، سیر کرنے والا، بندگان جمع بندہ کی بہت سے غلام نوکر، تابعدار، حواشی جمع حاشیہ، خدمت گذار، برخے یائے مجہول ہے تھوڑی سی، تھوڑا سا، بہت کم، برخے بروزن درہے بمعنی فدیہ صدقہ، قربانی وغیرہ، تہاون سستی، تکاسل کاہلی، کاہلی دکھانا، معرض جائے عرض، جگہ ظاہر ہونے کی کسی چیز کی، خطاب گفتگو، یہاں غصہ مراد ہے، عتاب ملامت کرنا، غصہ کرنا، ناز کرنا، طائفہ گروہ، جماعت، ایشاں یہ لوگ لئے، ذکر جمیل اچھا ذکر (بہتر) ادائے چنیں الخ خدمت (پیٹھ پیچھے دعا کرنا بہتر ہے آمنے سامنے دعا دینے سے، اس میں ایک قسم کی بناوٹ دکھاوٹ ہوتی ہے، پیٹھ پیچھے کی دعا، تصنع سے خالی ہوتی ہے وہ فوراً قبول ہوجاتی ہے۔

﴿قطعہ﴾

پشتِ دوتائے فلک راست شد از خرمی — تا چو تو فرزند زاد مادرِ ایام را

آسماں کی پشت سیدھی ہوگئی مارے خوشی — جب کہ تجھ سا بیٹا ہو مادرِ ایام کو

خوشی کی وجہ سے آسمان کی کُبڑی کمر سیدھی ہوگئی — جب سے مادر ایام نے تجھ جیسا فرزند جنا

حکمتِ محض ست گر لطف جہاں آفریں — خاص کند بندۂ مصلحت عام را

حکمت سے گر مہربان ہوکر خدا — بھیجے ایسا جو نفع دے عام کو

یہ خالص حکمت ہے اگر جہان کے پیدا کرنے والے کی مہربانی عوام کی بھلائی کی خاطر کسی کو مخصوص کرے

دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکونام زیست — کز عقبش ذکرِ خیر زندہ کند نام را

اس نے دولت پائی جو نیک نامی سے جیا — بعد میں اس کا ذکر زندہ کرے گا نام کو

جو نیک نامی سے زندہ رہا اس نے لازوال دولت پائی اس لئے کہ اس کے بعد اس کا ذکر خیر نام کو زندہ رکھے گا

وصفِ ترا گر کند ور نکند اہلِ فضل — حاجتِ مشّاطہ نیست روئے دلآرام را

تعریف تیری گر کریں یا نہ کریں اہلِ فضل — سنگھار کی حاجت نہیں ہے روئے دل آرام کو

اہل فضل خواہ تیری تعریف کریں یا نہ کریں حسین چہرہ کو بناؤ سنگھار کرنے والی کی ضرورت نہیں ہے

تشریح الفاظ: پشت دوتائے فلک یعنی مصیبت زدہ کی کمر جو آسمان کے جور رستم سے دوہری ہوگئی تھی یا آسمان کی دوہری کمر مراد ہے، پُشت کمر، دوتا جھکا ہوا کُبڑا، خم کمر، خُرّمی خوشی، زاد لازم ہے یعنی پیدا ہوا، حکمت محض ست خبر ہے بعد کا جملہ شرطیہ مبتدا ہے یعنی بعد والے مصرعہ کے جملے خاص کند، بندۂ مصلحت عام یعنی عام لوگوں کی اصلاح حال کے لئے اگر اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو مخصوص فرمالیتے ہیں یہ اس کی حکمت محض ہے تو یہ لفظ ماقبل حکمت محض اپنے مابعد لفظ خاص کند بندہ مصلحت الخ کی خبر ہے اس لئے اس کو بعد میں ذکر کیا ہے، جاوید ہمیشگی، نکونام نیک نام، عقبش اس کے بعد، وصف، تعریف، خوبی، اچھی باتیں، حاجت ضرورت، مشّاطہ بناؤ سنگار کرنے والی عورت، یعنی کنگھی کرنے والی عورت جس کا پیشہ عورتوں کے سروں میں کنگھی کرنے اور دلھنوں کی طرح آرائش دینے کا ہو اور آج کل جس طرح عورتیں بیوٹی پالر میں کام کرتی ہیں عورتوں کی زیب وزینت بناؤ سنگھار کا کام کرتی ہیں، اور عرف حال میں اس عورت کو بھی کہتے ہیں جو دلھن دولہا کی شادی کرائے، اور فارسی میں یہ لفظ بغیر تشدید شین کے بھی آیا ہے۔

ذکرِ تقصیر خدمت وموجبِ اختیارِ عُزلت

خدمت میں کوتاہی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کے سبب کا ذکر

تقصیر و تقاعدے کہ در مواظبتِ خدمتِ بارگاہِ خداوندی میرود بنا بر آنست کہ طائفہ از حکمائے ہندوستاں

جو کوتاہی اور سستی بادشاہ کے دربار کی مستقل حاضری میں ہوتی ہے، اس وجہ سے ہے کہ ہندوستان کے عقلمندوں کا ایک گروہ

در فضائل برزجمہر سخن می گفتند بآخر جزیں عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن بطی ست

برزجمہر کی خوبیوں کی بات کررہا تھا آخر کار اس کا عیب سوائے اس کے نہ جانا کہ وہ بات کرنے میں ست ہے

یعنی درنگ بسیار ہمی کند و مستمع را بسے منتظر می باید بود تا وے تقریر سخنے کند

یعنی بہت دیر کرتا ہے اور سننے والے کو بہت منتظر رہنا پڑتا ہے تو کہیں وہ ایک بات کی تقریر کرتا ہے

برزجمہر بشنید وگفت اندیشہ کردن کہ چگویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم۔

برزجمہر نے سُنا اور بولا سوچنا کہ میں کیا کہوں اس کی پشیمانی اٹھانے سے بہتر ہے کہ میں نے کیوں کہا

تشریح الفاظ: تقصیر کوتاہی، کمی کرنا، خطاء، قصور، عزلت گوشہ نشینی، اہل وعیال سے علیحدگی اختیار کرکے عبادت کے لئے بیٹھنا، تقاعد کسی کام سے بیٹھے رہنا، مواظبت ہمیشگی، برزجمہر نوشیرواں کے وزیر کا نام ہے، بطیٔ

سُست، دیر کرنے والا، وگفت اندیشہ الخ مراد یہاں سے بزرجمہر نے ان کے اعتراض کے جواب میں کہا اس بارے میں غور وفکر کرنا کہ میں کیا کہوں اس سے بہتر ہے کہ کہنے کے بعد پھر شرمندگی ہو کہ میں نے یہ بات کیوں کہی۔

نظم

سخندانِ پرورده پیرِ کہن   بیندیشد آنگہ بگوید سخن

بات جانے با تجربہ پیرِ کُہن   پہلے سوچے پھر کہے گا وہ سخن

بات کا جاننے والا تجربہ کار پرانا بڈھا   سوچ لیتا ہے پھر بات کرتا ہے

مزن بے تأمل بگفتارِ دم   نِکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم

بے سوچ کہنے کو نہ مار دم   بول اچھی دیر سے خواہ نہیں غم

بغیر سوچے بات کہنا شروع نہ کر   بات بہتر کہہ اگر دیر میں کہے تو کیا غم ہے

بیندیش وانگہ بر آور نفس   وزاں پیش بس کن کہ گویند بس

سوچ اور پھر بول اے صاحبِ نفس   اور رک جا اس سے پہلے کہیں بس

سوچ لے پھر بات نکال   اور اس سے پہلے ختم کردے کہ لوگ بس کہیں

بنطق آدمی بہتر ست از دواب   دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

نطق سے ہے انسان چوپایہ سے بہتر   جو اچھا نہ بولے تو چوپایہ بہتر

گویائی کی وجہ سے آدمی جانوروں سے افضل ہے   اگر تو ٹھیک بات نہ کہے تو تجھ سے جانور بہتر ہیں

فکیف در نظر اعیانِ حضرتِ خداوندی عزَّ نصرہٗ کہ مجمع اہلِ دل ست ومرکزِ علمائے تبحر

تو پھر شاہی دربار کے سرداروں کے سامنے کیا ہو خدا کرے اس کی فتح غالب ہے اہل دل کا مجمع ہے اور جو ماہر علماء کا مرکز ہے

اگر در سیاقتِ سخن دلیری کنم شوخی کرده باشم وبضاعتِ مُزجات بحضرتِ عزیز آورده

اگر طرز کلام میں دلیری کروں تو میری گستاخی ہوگی اور عزیز مصر کے دربار میں کھوٹی پونجی لے جانا ہوگی

وشبہ در بازارِ جوہریاں جوئے نیارد وچراغ پیشِ آفتاب پرتوے ندارد

اور جوہریوں کے بازار میں پوتھ ایک جو کے بھی لائق نہیں اور آفتاب کے سامنے چراغ کی کوئی روشنی نہیں

ومنارۂ بلند بر دامنِ کوہِ الوند پست نماید۔

اور کوہِ الوند کے دامن میں بلند منارہ پست نظر آتا ہے۔

تشریح الفاظ: سخندانِ پروردہ سمجھ دار، تربیت یافتہ، تجربہ کار، پیر کہن پرانا بڈھا، بے تأمل بغیر سوچے، نگوگوئی اچھی بات کہے تو، بہتر بات کہے تو، بیندیش سوچ لے، غور وفکر کر لے، وانگہ پھر، برآور نفس بات کر، بات نکال، وزاں پیش اور اس سے پہلے، بہ نطق گویائی کی وجہ سے، بولنے کی وجہ سے، دواب دابہ کی جمع چوپایا، جانور، گرنگوئی اگر نہ کہے تو، صواب درست، ٹھیک، اعیان بڑے لوگ، حضرت خداوندی مراد شاہی دربار، اہل دل جو نہ کسی کو ستائیں اور نہ کسی سے رنجیدہ ہوں، مرکز علمائے متبحر متبحر، ماہر، یعنی ماہر علماء کا مرکز، سیاقت سخن دوران کلام، بضاعت سرمایہ، پونجی، مزجات کھوٹی، نقلی، عزیز پہلے زمانہ میں مصر کے وزیروں کا لقب تھا جس طرح حضرت یوسف علیہ لسلام جیل سے رہا ہونے کے بعد پہلے وزیر عزیز مصر بنے، اور ان کے بعد بادشاہوں کا لقب ہوا اور اس زمانہ میں بادشاہ کو صدر کہا جاتا ہے یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ان کے پاس تھوڑا سا سرمایہ تجارت لے کر آئے تھے، شبہ بفتح شین، پوتھ، چھوٹے چھوٹے موتی، کوہ الوند ہمدان کا پہاڑ جو اونچائی میں مشہور ہے۔

مثنوی

ہر کہ گردن بدعوائے افرازد	خویشتن را بگردن اندازد
جو کہ دعوے سے گردن ابھارے	اپنے کو گردن کے بل گرادے
جو شخص کسی دعوے کے لئے گردن اونچی کرتا ہے	وہ اپنے آپ کو گردن کے بل گراتا ہے
سعدی افتادہ است وآزادہ	کس نیاید بجنگ افتادہ
سعدی عاجز ہے اور آزاد	کوئی نہ آوے برائے جنگِ افتاد
سعدی عاجز اور آزاد آدمی ہے	عاجز سے لڑنے کوئی نہیں آتا
اول اندیشہ وانگہے گفتار	پائے پیش آمدست وپس دیوار
پہلے سوچ بعد میں بولے	بنیاد ہے یارو دیوار سے پہلے
پہلے سوچ لے پھر بات کر	نیو (بنیاد) پہلے دیوار پیچھے
نخل بندم ولے نہ در بستاں	شاہدم من ولے نہ در کنعاں
باغباں ہوں پر نہیں بستاں میں	شاہد ہوں لیکن نہیں کنعاں میں
میں مالی ہوں لیکن نہ باغ میں	میں معشوق ہوں لیکن نہ کنعان میں

لقمان را گفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نابینا یاں کہ تاجائے نہ بیند

لقمان سے لوگوں نے پوچھا تو نے دانائی کس سے سیکھی اس نے کہا اندھوں سے کہ جب تک جگہ نہ ٹٹول لیں

پائے ننہند قَدِّمِ الخُرُوجَ قَبْلَ الوُلُوجِ.

قدم نہیں رکھتے ہیں، داخل ہونے سے پہلے نکلنے کی سوچ لے۔

مصرعہ

مَردیَت بَیاز ما وانگہ زَن کُن

پہلے قوتِ مردی کو آزمالے پھر شادی کر

قطعہ

گرچہ شاطر بود خروس بجنگ — چہ زند پیش باز روئیں چنگ

مرغ گرچہ لڑنے میں شاطر سہی — کیا لڑیگا پیشِ باز سخت چنگ

مرغ اگرچہ لڑنے میں چالاک ہو لیکن کانسی کے پنجے والے باز کے مقابلہ میں کیا کرسکتا ہے

گربہ شیرست در گرفتن موش — لیک موش ست در مصاف پلنگ

پکڑنے میں موش کے بلی بھی شیر — موش ہے وہ جب لڑے اس سے پلنگ

چوہا پکڑنے میں بلّی شیر ہے — لیکن بگھیرے کی لکڑائی میں وہ چوہا ہے

تشریح الفاظ: مثنوی وہ اشعار جس کے پہلے اور دوسرے مصرع کا قافیہ یکساں ہو، خویشتن آپ، خود، اپنے آپ، بعض نسخوں میں خویشتن کی جگہ، دشمن از ہر طرف بروتازد ہے، سعدی افتادہ الخ سعدی عاجز اور آزاد آدمی ہے، آزاد مزاج، خالی الذہن، کس شخص، کوئی آدمی، جنگ لڑنا، لڑائی، جھگڑا، افتادہ عاجز، ناتواں، کمزور، آزادہ سے مراد تارک الدُّنیا بھی ہے، اول اندیشہ یعنی پہلے سوچ لینا چاہئے (بات کرلینے سے متعلق) وانگہے گفتار پھر بات کرنی چاہئے، پائے پیش آمدست نیو پہلے بھری جاتی ہے، وپس دیوار بعد دیوار چنی جاتی ہے، نخلبند باغباں، بستاں باغ، شاہد فارسی لوگ اور معانی کے علاوہ مثلاً خوشنما، صاحب، حسن، خوبصورت، حاضر، گواہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں ایک نام، روز عرفہ روز جمعہ، روز قیامت وغیرہ کے علاوہ معشوق کے بھی استعمال کرتے ہیں، یہاں شاہد سے مراد معشوق ہی ہے، وَلے لیکن، ولے مخفف ولیک کا اور ولیک مخفف ولیکن کا اور ولیکن امالہ ہے ولکن کا، کنعان اس شہر کا نام ہے جہاں حضرت یوسف علیہ السلام پلے بڑھے تھے، اور بھائیوں نے اسی کنعان کے جنگل میں حضرت یوسف کو جدا کیا تھا، اور کنعان حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا بھی نام ہے جو کافر تھا، یہ حضرت یوسف کے والد

حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف بھی منسوب ان کا شہر اسی جگہ پر حضرت یعقوب اور ان کی اولاد آباد تھی بعد میں مصر چلے گئے تھے، حضرت یوسف کے بلانے پر، اور یہ نمرود کے باپ کا بھی نام ہے (کنعان) لقمان سے مراد لقمان حکیم جن کا ذکر قرآن کریم میں پوری سورت انہی کے نام سے ہے، حکمت دانائی، عقلمندی، علم کا نام، آموختی آموختن سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ تو نے سیکھا، سیکھی، کہ تا جائے کہ جب تک جگہ، نہ بینند نہ دیکھیں، نہ ٹٹول لیں، پائے ننہند قدم نہیں رکھتے، قدِم الخُر وج قبل الولوجِ داخل ہونے سے پہلے باہر آنے کی تدبیر کرلو، مردیت بیاز ماء الخ یعنی شادی سے قبل قوت مردانگی کا جائزہ لے لو، آزما لو، پھر شادی کرو، شاطر چالاک، دلاور شطرنج باز بیباک، شوخ وہ جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ برائی اور بدخواہی سے پیش آوے، گرہ کٹ یعنی گرہ کاٹنے والا، چور، چالاک سپاہی جو اپنی خاص وردی پہن کر بادشاہ کی سواری کے آگے دوڑے، خروس مرغ، روئیں کانسی، باز کے پنجوں پر کانسی کے خار چڑھائے جاتے ہیں، لیک لیکن کا مخفف ہے، مصاف میدان جنگ، پلنگ پلنگ بمعنی باگ، بگھیرا، تیندوا، یہ چیتے سے الگ جانور ہے اسے چیتا کہنا غلط ہے، غیاث اللغات۔

اما باعتماد وسعت اخلاق بزرگاں کہ چشم از عوائب زیر دستاں بپوشند ودر افشائے جرائم

لیکن بزرگوں کے اخلاق کی وسعت کے بھروسے پر، کیوں کہ وہ چھوٹوں کے عیب سے چشم پوشی کرتے ہیں، اور چھوٹوں کے عیب

کہتراں نکوشند کلمۂ چند بطریق اختصار از نوادر وامثال وشعر وحکایات، در سیر ملوکِ ماضی رحمہم اللہ

ظاہر نہیں کرتے ہیں، چند کلمے مختصر طور پر نادر باتوں مثالوں، شعر حکایتوں گذشتہ بادشاہوں کی عادتوں کے

دریں کتاب درج کردیم وبرخے از عمرِ گراں مایہ بروخرج، موجب تصنیفِ کتاب ایں بود وباللہ التوفیق

اس کتاب میں ہم نے لکھ دیئے ہیں اور تھوڑی سی قیمتی عمر اس پر خرچ کی ہے اس کتاب کی تصنیف کا سبب یہ تھا اور توفیق اللہ کی جانب سے ہے



قطعہ

بماند سالہا ایں نظم وترتیب	**زما ہر ذرّہ خاک افتادہ جائے**
رہے گی سالہا یہ نظم وترتیب	میری مٹی کا ہر ذرہ پڑا ہو
یہ نظم اور ترتیب برسوں رہے گی	ہماری خاک کا ایک ایک ذرہ جگہ بجگہ پڑا ہوگا
غرض نقشیست کز ما یاد ماند	**کہ ہستی را نمی بینم بقائے**
غرض یہ نقش ہے اِک یاد میری	میں اپنے کو نہیں سمجھوں بقا ہو
غرض ایک نقش ہے جو ہماری یادگار رہے گا	اس لئے کہ ہستی کو تو بقا نہیں معلوم ہوتی ہے

مگر صاحبدلے روزے برحمت　کند در کارِ درویشاں دعائے

مگر اک روز صاحبدل رحم سے　میرے بارے میں دل سے با دُعا ہو

شاید کوئی صاحب دل کسی دن رحم کھا کر　درویشوں کے معاملہ میں کوئی دعا کردے

امعانِ نظر در تربیت کتاب وتہذیب ابواب ایجازِ سخن را مصلحت دید تا مر ایں روضۂ غنّا

نظر کی گہرائی نے کتاب کی ترتیب اور بابوں کی تہذیب میں بات کے اختصار کو مناسب سمجھا چناں چہ اس گنجان باغ

وحدیقۂ غلبا را چوں بہشت بہ ہشت باب اتفاق افتاد ازیں سبب مختصر آمد تا بہ ملامت نہ انجامد

اور گھنے باغیچہ کو بہشت کی طرح آٹھ باب میں اتفاق ہوگیا اسی وجہ سے یہ مختصر ہوگئی تا کہ کدورت نہ پیدا ہو

واللّٰہ أَعلَمُ بالصَّواب وإِلَيهِ المرجَعُ والمآبُ.

اور اللہ بہتر بات زیادہ جانتا ہے اور اسی کی طرف مرجع اور ٹھکانا ہے۔



بابِ اوّل در سیرتِ پادشاہاں

پہلا باب بادشاہوں کی سیرت کے بیان میں

حکایت

پادشاہے راشنیدم کہ بکشتنِ اسیرے اشارت کرد بیچارہ دراں حالتِ نومیدی زبانیکہ داشت ملِک را
ایک بادشاہ کو سنا میں نے کہ ایک قیدی کے مارنے کا اشارہ کیا، بیچارہ نے اس نااُمیدی کی حالت میں جو زبان رکھتا تھا، بادشاہ کو
دشنام دادن گرفت وسَقط گفتن، کہ گفتہ اند ہر کہ دست از جان بشوید، ہر چہ در دل آید بگوید۔
گالی دینا شروع کی اور برا کہنا، اس لیے کہ کہا ہے لوگوں نے جو ہاتھ جان سے دھوئے مایوس ہو جائے، جو دل میں آئے گا کہے گا۔

﴿شعر﴾

وقت ضرورت چو نماند گریز — دست بگیرد سر شمشیر تیز

وقت ضرورت نہ ہو جب گریز — پکڑے گا وہ قبضۂ تلوارِ تیز

ضرورت کے وقت جب نہ رہے بھاگنا — ہاتھ میں پکڑے گا تیز تلوار کا سرا

یعنی عاجزی اور حیرانی کے عالم میں گھر کر بالمقابل کی تلوار کا اگلہ حصہ پکڑے گا بھلے سے اپنا ہاتھ زخمی ہو جائے یا آمادۂ جنگ ہو کر اپنی تلوار کا قبضہ پکڑ کر لڑے گا۔

تشریح الفاظ: پادشاہاں جمع پادشاہ کی، پاد تخت، شاہ مالک، والا، یہ اضافت مقلوبی ہے، تخت کا مالک، یعنی بادشاہ اور شروع حکایت میں پادشاہے را علامت مفعول ہے، شاہے مفعول ہوا شنیدم کا، اور یے وحدت کی ہے: ایک بادشاہ کو سنا میں نے کہ بکشتنِ اسیرے، متعلق اشارت کرد کے ہے، بزبانیکہ داشت جو زبان کہ رکھتا تھا، جانتا تھا، اور کہ بیان ہے سننے کا شنیدم کا، دشنام برا نام، گالی گلوچ، وسقط گفتن، مصدر مرکب ہے، سِقط بری اور بیہودہ بات یعنی برا کہنا، دست از جان شستن جان سے مایوس ہونا، شمشیر بروزن نخچیر دراصل شم شیر تھا کہ شم بمعنی دُم وناخن وشیر بمعنی شیر یعنی شیر کا ناخن کہ تلوار مثلِ ناخن شیر ترچھی ہوتی ہے۔

شعر

اذا یئس الانسان طال لسانہٗ کسنور مغلوب یصول علی الکلب

جو مایوس کوئی ہو لمبی زبان کرے حملہ کتے پہ بلی جو حیران

جب مایوس ہو جاتا ہے انسان لمبی ہو جاتی ہے اس کی زبان جیسے عاجز بلی کہ حملہ کرتی ہے کتے پر کہ مرتا کیا نہیں کرتا۔

مَلِک پرسید: چہ میگوید؟ یکی از وُزرای نیک محضر گفت ای خداوند! ہمی گوید

بادشاہ نے پوچھا کہ کیا کہتا ہے یہ، ایک نے نیک عادت وزیروں میں سے کہا اے بادشاہ کہتا ہے کہ بڑے لوگ

والکاظمین الغیظ و العافین عن الناس، مَلِک را رحمت آمد و از سرِ خونِ او درگذشت

پینے والے ہوتے ہیں غصہ کو اور معاف کرنے والے ہوتے ہیں لوگوں کو۔ بادشاہ کو رحم آیا اور اس کے سر کا خون معاف کیا،

وزیر دیگر کہ ضدّ او بود، گفت: ابنائے جنس ما را نشاید در حضرتِ پادشاہان جز بہ راستی سخن گفتن؛

دوسرا وزیر جو اس کا مخالف تھا بولا ہمارے ہم جنسوں کو نہیں لائق ہے بادشاہوں کی دربار میں سوائے سچائی کے بات کہنا،

ایں ملک را دشنام داد و ناسزا گفت ملک، روئے ازیں سخن درہم آمد و گفت آں دروغ کہ وے گفت

اس نے بادشاہ کو گالی دی اور نامناسب بات کہی، بادشاہ نے چہرہ اس بات سے غصہ میں پھیر لیا اور کہا وہ جھوٹ جو اس نے کہا

پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی، کہ روئے آں در مصلحتے بود و بنائے ایں بر خُبثے

زیادہ پسند آیا مجھے، اس سچ سے جو تو نے کہا کہ اس کا رخ، میلان، ایک مصلحت میں تھا، اور اس کی بنیاد ایک برائی پر

وخردمنداں گفتہ اند دروغِ مصلحت آمیز بہ کہ راستیِ فتنہ انگیز۔

اور عقلمندوں نے کہا ہے جھوٹ مصلحت سے ملا ہوا بہتر ہے فتنہ برپا کرنے والی سچائی سے۔

شعر

ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نکو گوید

باد شاہ بھی وہ کرے جو وہ کہے افسوس پھر وہ بول اچھا نہ کہے

جو ایسا ہو کہ بادشاہ بھی وہ کرے جو وہ کہے، افسوس کی بات ہوگی کہ وہ سوائے اچھی بات کے کہے۔

تشریح الفاظ: یکے از وزرائے نیک محضر وزرا جمع وزیر کی، نیک محضر نیک عادت، از سرِ خونِ او یا تو لفظِ سر زائد ہے یا اضافت مقلوبی ہے بغیر کسرہ کے یعنی از خونِ سرِ اُو، درگذشت یعنی اس کے سر کا خون معاف کیا، درگذشتن بمعنی درگذر کرنا، معاف کرنا، ابنائے جنس ما ہمارے ہم جنس، یا ہم پیشہ، ناسزا نامناسب، نالائق، روازسخن درہم کشدن کسی بات سے غصہ میں چہرہ پھیر لینا، یا کسی بات سے ناراض ہونا، روئے چہرہ، رخ، میلان، بنائے ایں اس کی بنیاد،

خُبثِ ایک برائی یا گندگی، مصلحت آمیز مصلحت سے ملا ہوا، اسم مفعول سماعی، راستی فتنہ انگیز سچائی فتنہ اٹھانے والی، اسم فاعل سماعی، حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ چھوٹوں کی کوتاہی اور غلطی کو درگذر اور معاف کردیا کریں کسی کی بیجا شکایت پر عمل نہ کریں، تحمّل اور بردباری سے کام لیں یہی معاملہ ہر بڑا چھوٹے کے ساتھ کرے اور دوسروں کو بھی چاہئے کہ بادشاہوں اور بڑوں کے روبرو کسی کے حق میں سوائے نفع کی بات کے نہ کہیں، بھلے سے جھوٹ بولنا پڑے، اور جھوٹ تین جگہ جائز ہے، دو دشمنوں میں صلح کے لئے لڑائی کے وقت، اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لئے، جیسا کہ مروی ہے بہار ابارں شرح فارسی گلستاں۔

نصیحت بَرْ طاقِ ایوانِ فریدون نوشتہ بود

جہان ای برادر نماند بہ کس	دل اندر جہاں آفریں بند و بس
دنیا کسی کی رہی نہ رہے پس	خدا سے لگا دِل لگانا جو بس
دنیا اے بھائی نہیں رہتی کسی کے ساتھ	دل دینا کے پیدا کرنے والے سے لگا اور بس
مکن تکیہ بر مُلکِ دنیا و پشت	کہ بسیار کس چون تو پرورد و کشت
بھروسہ نہ کرو ملکِ دنیا پہ ناداں	تیرے سے پالے بہت مارے یہاں
بھروسہ نہ کر دنیا کے ملک پر اور اُمید	کہ بہت سے تیرے جیسے پالے اور مار ڈالے
چو آہنگِ رفتن کند جان پاک	چہ بر تخت مردن چہ برروئے خاک
جہاں سے جو جائے تیری جان پاک	تخت پہ تیرا مرنا ہے مثلِ خاک
جب جانے کا ارادہ کرے پاک جاں	برابر ہے تخت پر مرنا برابر ہے زمین پر

تشریح الفاظ: برطاقِ ایوانِ فریدون، طاق جو دروازے کے اوپر ہوتا ہے اور اُس پر لکھنے کا رواج ہے، ایوان مکان، محل، فریدون نام بادشاہ ایران کے ایک قدیم بادشاہ کا جس نے ضحاک کو شکست دی اور ایران، توران، شام اور روم پر قابض ہوکر نہایت عدل انصاف کے ساتھ حکمرانی کی، بکس کسی کے ساتھ، کسی کے پاس، جہاں آفریں اسم فاعل سماعی دنیا کو پیدا کرنے والا، تکیہ بھروسہ، سہارا، پشت کمر، امید، لفظِ چہ جب ایک شعر یا مصرعہ میں دوبار آئے بمعنی برابر آتا ہے، یہاں عبرت کا مقام ہے، کہ فریدوں جیسے بادشاہ نے دنیا کی بے ثباتی اور بیوفائی کو اپنے مکان کی طاق پر لکھوایا ہے کہ دنیا دل لگانے کی چیز نہیں بس خدا سے دل لگاؤ اور اسی کے ہو جاؤ اسی میں دونوں جہاں کی بھلائی اور کامیابی ہے، ان اشعار میں دنیا کی بے ثباتی اور موت کا تصور ہے، اور یہ چیز تحمّل مزاجی میں مددگار ہے اس لئے ان اشعار کا حکایت مذکور کے بعد لانا مناسب ہے۔

حکایت

یکے از ملوکِ خُراسان سلطان محمود سُبُکتگین را بخواب دید کہ جملہ وجود او
خراساں کے بادشاہوں میں سے ایک نے سلطان محمود سبکتگین کو خواب میں دیکھا کہ اس کا تمام بدن
ریختہ بود وخاک شدہ مگر چشمانش کہ ہم چناں در چشم خانہ ھمی گردید
دگر گیا تھا، گل سڑ گیا تھا اورمٹی ہوگیا تھا مگر اس کی آنکھیں جو اُسی طرح آنکھ کے حلقوں میں گھومتی تھیں
ونظر می کرد سائرِ حکما از تاویلِ آں فرماندند مگر درویشے کہ
اور دیکھتی تھیں تمام عقل مند اُس خواب کی تعبیر سے عاجز آگئے مگر ایک درویش جو
بجا آورد وگفت ہنوز نگران ست کہ ملکش بادگیران ست
بجالایا (جان گیا) اور بولا کہ اب تک دیکھنے والا ہے (دیکھ رہا ہے) (حسرت کے ساتھ) کہ اس کا ملک دوسروں کے پاس ہے

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ دنیائے فانی سے دل نہ لگائیں اور محمود کا دل دنیا سے وابستہ تھا، اس لئے اب تک اسے خدا تک راہ میسر نہ ہوئی، بہار باراں شرح فارسی گلستاں۔

تشریح الفاظ: خراسان ایک وسیع تر ملک ہے ایران سے بھی اور خراسان بمعنی مشرق ہے کہ یہ ملک عراق اور ایران سے مشرق میں ہے، اس لئے خراسان نام ہوا، سلطان محمود جسے محمود غزنوی بھی کہتے ہیں ملک خراسان کا بہت بڑا بادشاہ گزرا ہے ہندوستان پر بارہ بار حملہ آور ہوا پھر فتح پائی، سلطان محمود مضاف ہے اور سبکتگین مضاف الیہ اور فارسی میں مضاف کا کسرہ ابن کے درجہ میں ہوتا ہے گویا بمعنی سلطان محمود ابن سبکتگین ہوا جیسے حجاجِ یوسف، یعنی حجاج ابن یوسف اور سبکتگین، بمعنی ہلکی کمر، کہ سُبک ہلکا، تگین کمر، بزبانِ ترکی یعنی ہلکی کمر والا، یا تکین بمعنی قدم یعنی ہلکے قدم، تیز قدم والا، یعنی دونوں کا مطلب ہوا چست، چالاک، یہ محمود کے باپ کا بادشاہ ہونے سے پہلے کا لقب ہے اور شروع بادشاہ ہونے کے بعد پورا نام ناصرالدین سبکتگین ہے اور یہ بہترین کاتب اور خوش خط، دیندار عبادت گزار، آدمی تھا اور اس کو؟؟؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہوئی تھی ہرنی کے بچہ پر رحم کرنے کی خاطر دیکھئے دینی تعلیم کا رسالہ نمبر۳۔ وجود ہستی، پانا، مجازاً بمعنی جسم بدن وآدمی کا، ریختہ بود ماضی بعید از ریختن، بمعنی گر گیا تھا، چشمخانہ آنکھ کا حلقہ، سائر حکما تمام عقل مند، تاویل، تعبیر، بجا آورد جان گیا، نگران اسم فاعل سماعی، بمعنی دیکھنے والا، بادیگران ست دوسروں کے پاس ہے۔

ترکیب: یکے از ملوک خراسان، فاعل، بخواب، ظرف زمان مفعول فیہ، دید، فعل، سلطان محمود سبکتگین مفعول بہ، را علامت مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور ظرف ومفعول فیہ ہے اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مبین اور اگلہ

جملہ کہ جملہ وجودش الی آخرہ اس کا بیان ہے۔

دنیا اور اس کے ملک بادشاہت کا یہ عالم ہے آج تیرے پاس ہے کل کسی اور کے جبھی تو محمود حسرت سے دیکھتا ہوا دکھائی دیا اور کوئی آدمی کیسا بھی ہو ایک دن مر کر مٹی بن جانا اور بے نام و نشان ہو جانا ہے، ہاں اچھا نام باقی رہ جائے گا اس لئے مرنے سے پہلے نیک اعمال اختیار کر کے آخرت کی تیاری کرو اِن اشعار میں اسی چیز کو بیان کر رہے ہیں ملاحظہ ہو۔



بس نامور زیرِ زمین دفن کردہ اند	کز ہستیش بروئے زمین یک نشاں نماند
دفن نامور ہیں جو زیرِ زمین	کہ ہستی سے ان کی نشان نہ رہا
بہت سے نامور زمین کے نیچے دفن کیے ہیں لوگوں نے	جن کی ہستی سے روئے زمین پر ایک نشان نہ رہا
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک	خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
جو پیر لاشہ ہوئی زیرِ خاک	یوں کھایا عظم کا نشان نہ رہا
وہ بوڑھی نعش جسے سونپا زمین کے نیچے	مٹی نے اسے ایسا کھایا کہ اس کی ہڈی نہ رہی
زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل	گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
زندہ ہے نام کسریٰ یارو عدل سے اب تک	گرچہ زمانہ گزرا نہ نوشیرواں رہا
زندہ ہے نوشیرواں کا مبارک نام عدل کی وجہ سے	اگرچہ بہت زمانہ گزرا کہ نوشیراں نہ رہا
خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر	زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند
کوئی خیر کر فلاں غنیمت عمر سمجھ لے	یہ کہنے سے پہلے فلاں نہ رہا
کوئی بھلائی کر اے فلانے اور غنیمت جان عمر کو	اس سے پہلے کہ آواز آئے فلاں آدمی نہ رہا

نوشیرواں ایران کا گرامی نامی بہت عادل بادشاہ تھا جس نے ۴۸ سال حکومت کی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے زمانے میں پیدا ہونے پر فخر کیا مروی ہے فرمایا کہ میں پیدا ہوا عادل بادشاہ کے زمانے۔ الحدیث۔ اور اس کا لقب کسریٰ تھا۔

تشریح الفاظ: بس نامور یعنی مردمانِ نامور، بروئے زمین، ب بمعنی بر کہ آگے برآ رہا ہے اور اگر در ہوتا پھر بمعنی دَر ہوتا، یک نشاں نماند یعنی نہ وہ رہے نہ املاک اور جائیداد سب ختم ہوئے، آں پیر لاشہ پیر لاشہ کے دو معنی یا مردہ بوڑھے انسان کا بدن، یا مریل کمزور گدھا، پیر لاشہ سے مراد وہ بوڑھی عورت جس کا مکان نوشیروان کے محل کے قریب تھا اور اس کا دھواں نوشیرواں کو تکلیف دیتا مگر وہ صبر سے کام لیتا اور اس پر ظلم روا نہ رکھتا آخر اس بوڑھی عورت کا

انتقال ہوگیا نوشیرواں نے اس کو دفن کیا اس لئے وہ زیرِ خاک ہوئی اور نوشیرواں کا نام انصاف کے سبب زندہ باقی اور زندہ رہا اِس سے اگلے شعر میں بتا رہے ہیں کہ تم بھی مرنے سے پہلے کوئی بھلائی کرلو جس سے تمہارا نام بھی دونوں جہاں میں روشن ہوگا گو اصل یہ نیت نہ ہو بلکہ ہر نیک کام اللہ کے لئے ہو۔

حکایت

مَلِک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبرو

ایک شہزادے کو سنا میں نے کہ پستہ قد تھا اور بدصورت اور دوسرے اس کے بھائی لمبے اور خوب صورت

بارے پدر بکراہت و استحقار دروے نظر ہمی کرد پسر بفراست واستبصار دریافت

ایک بار باپ کراہیت اور حقارت سے اسے دیکھتا تھا لڑکا ذہانت اور دانائی سے جان گیا

و گفت اے پدر! کوتاہِ خردمند بہ کہ نادانِ بلند نہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر

اور بولا اے باپ ٹھگنا عقل مند بہتر ہے لمبے بیوقوف سے کیا نہیں ہے بعض دفعہ یہ جو قد وقامت میں چھوٹا ہو قیمت میں یعنی قدر و منزلت میں بہتر ہو۔

فقرہ

اَلشَّاۃُ نَظِیْفَۃٌ وَالفِیلُ جِیْفَۃٌ أَقَلُّ جِبَالِ الاَرْضِ طورٌ

بکری پاک ہے اور ہاتھی مردار ہے زمین کے پہاڑوں میں سب سے چھوٹا کوہِ طور ہے

و انہ لَاَعظَمُ عنداللہ قدراً و مَنْزِلًا

اور بے شک وہ البتہ بڑا ہے اللہ کے نزدیک قدر اور منزلت کے اعتبار سے

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغرِ دانا — گفت بارے بہ ابلہِ فربہ

سنا تو عقل مند ہے جو — کہا موٹے ناداں سے ایک بار

وہ سنا تو نے جو عقل مند لاغر نے — کہا ایک بار موٹے بیوقوف سے

اسپ تازی اگر ضعیف بود — ہمچناں از طویلۂ خر بہ

اسپ تازی بظاہر اگر ہو ضعیف — اصطبل کے گدھوں سے بہتر ہے یار

عربی گھوڑا اگرچہ ضعیف و دبلا پتلا ہووے — پھر بھی اسی طرح گدھوں کے اصطبل سے بہتر ہے

تشریح الفاظ مع ترکیب: ملک زادہ راشنیدم ملک زادہ شہزادہ را علامت مفعول بہ شنیدم فعل با فاعل کہ کوتاہ بود وحقیر کہ بیانیہ، کوتاہ چھوٹا، ٹھگنا، حقیر ذلیل، بے قدر، نیز یہاں بدشکل کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں کیوں کہ اس کے بالمقابل اس کے برادران کی صفت خوبرو لائی گئی ہے، فافہم، خوبرو خوب صورت، بلند اونچا، لمبا، کراہت ناپسند کرنا، ناپسندیدگی، استحقار ذلیل سمجھنا، نیز بمعنی حقارت، بارے نظر ہمی کرد فعل ماضی استمراری، اس کو دیکھتا تھا، بفراست ذہانت سے، استبصار دانائی، سمجھداری، دریافت جان گیا، کوتاہ خردمند مرکب توصیفی مقلوبی ہے کہ یہاں صفت مقدم ہے موصوف پر دراصل خردمندِ کوتاہ بود پستہ قد عقلمند کہ تفضیلیہ بمعنی از نادانِ بلند: لمبا بیوقوف چھوٹا پستہ قد عقلمند بہتر ہے لمبے بیوقوف سے، الشاۃ بکری، نظیفۃ پاک صاف، جیفۃ مردار، الشاۃ مبتدا، نظیفۃ خبر مبتدا باخبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف، والفیل مبتدا جیفۃ خبر مبتدا باخبر جملہ اسمیہ معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا، اقل اسم تفضیل سب سے کم، جبال جمع جبل کی پہاڑ، طور وہ پہاڑ جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ سے ہم کلام ہوتے تھے اور اس پر اللہ نے اپنی ذرا سی تجلی ظاہر کی وہ جل کر راکھ ہوا تھا، جیسے کوہِ طور گو جثہ کے اعتبار سے کم ہے لیکن اللہ کے نزدیک قدر و منزلت میں سب سے زیادہ ہے اور بکری گو بظاہر بدن کے اعتبار سے کم ہے لیکن قدر و منزلت میں کھانے والے کے لئے ہاتھی سے کہیں زیادہ ہے کہ وہ حرام اور مثل مردار کے ہے۔

لاغرِ دانا مرکب توصیفی دانا عقل مند، لاغر کمزور، دبلا پتلا، ابلہ بیوقوف، فربہ موٹا، اسپ تازی عربی گھوڑا جو دبلے اور چھریرے بدن کا ہوتا ہے اور بہت تیز رو اور میدان میں وہی کام آتا ہے، طویلہ وہ رسی جس میں بہت سے گدھے گھوڑوں کے ایک ایک پاؤں کو باندھتے ہیں، مجازی معنی، اصطبل، خر گدھا، یعنی عربی گھوڑا، گو دبلہ پتلا مگر اپنی بے نظیر صفت کی رو سے پورے اصطبل کے گدھوں سے بہتر ہے بس یہی حال اس پستہ قد بیٹے کا تھا اپنے کمالات کے اعتبار سے لمبے تڑنگے خوبصورت بھائیوں سے بہتر تھا، آگے مقبول ہونے کا بیان ہے جو اگلے صفحہ پر ہے۔



تا مرد سخن نگفتہ باشد	عیب و ہنرش نہفتہ باشد
کوئی بات جب تک کہی نہ کسی نے	ہنر عیب اپنا چھپایا ہوا
جب تک مرد نے بات نہ کہی ہووے	اس کا عیب وہنر پوشیدہ ہووے
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست	شاید کہ پلنگے خفتہ باشد
ہر جھاڑی نہ سمجھ خالی ہے	شاید کہ کوئی بگھیرا ہو سویا ہوا
ہر جھاڑی گمان مت کر خالی ہے	شاید کہ بگھیرا سویا ہوا ہوے

پدر بخندید وارکانِ دولت پسندیدند و برادران بجاں رنجیدند

باپ ہنسا اور ارکانِ دولت نے پسند کیا اور بھائی (دل وجان) سے رنجیدہ ہوئے۔

یعنی دل سے رنجیدہ ہوئے اور اس کی جان کے دشمن بن گئے۔

تشریح الفاظ: پدر فاعل بخندید کا، اسی طرح ارکانِ دولت پسندیدند کا۔

تا مردسخن بات، نگفتہ باشد نہ کہا ہوا ہووے، یعنی اس نے بات نہ کہی ہووے، بیشہ جھاڑی، اور بیشہ چت کبری چیز کو بھی کہتے ہیں، بہار باراں پلنگ بروزن خدنگ، بگھیرا تیندوا، شیر کی طرح کا جانور ہے، ایک کہاوت ہے شیر کا بھائی بگھیرا وہ کودے نو[۹] وہ کودے تیرہ، بوستاں کے حاشیہ میں ہے کہ شیر سے زیادہ اوپر کو اچھلتا ہے، پلنگ کو چیتا کہنا سراسر غلط ہے، خفتہ باشد سویا ہوا ہووے، یہ بھی ایسا ہی ہے جیسے گفتہ باشد۔

شنیدم کہ مَلِک را دراں مدت دشمنے صعب روئے نمود چوں لشکر از ہر دو طرف

سنا میں نے کہ بادشاہ کو اس قریب مدت میں سخت دشمن نے چہرہ دکھایا جب لشکر دونوں طرف سے

روئے درہم آوردند وقصدِ مبارزت کردند اول کسیکہ بمیداں در آمد آں پسر بود گفت:

آمنے سامنے ہوئے اور لڑائی کا ارادہ کیا انہوں نے اول جو شخص میدان میں آیا وہ لڑکا تھا اور بولا۔

قطعہ

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشتِ من

وہ نہیں میں کہ جنگ کے دن اس سے کرے جو کہ فرار

آں منم کاندر میانِ خاک وخون بینی سرے

وہ ہوں میں کہ بیچ خاک وخوں کے دیکھے تو سر

کانکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی می کند

جو لڑائی کرتا ہے بازی لگا کر خون کی اس لئے کہ جو جنگ کرتا ہے اپنے خون سے کھیلتا ہے اور اپنا خون بہاتا ہے،

روزِ میداں وانکہ بگریزد بخونِ لشکرے

جنگ کے دن جو بھاگتا ہے خون لشکر اس کے سر میدان جنگ کے روز جو بھاگتا ہے ایک لشکر کے خون کے ساتھ یعنی کسی کے بھاگنے سے اس کی پوری فوج بھاگے گی پھر مرے گی۔

ایں بگفت وبر سپاہِ دشمن زد تنے چند مردانِ کاری را بکشت چوں بہ پیشِ پدر آمد

یہ کہا اور دشمن کی فوج پر ٹوٹ پڑا چند کام کے مردوں کو مار ڈالا جب باپ کے سامنے آیا

زمینِ خدمت ببوسید وگفت

خدمت کی زمین چومی اور بولا۔



قطعہ

اے کہ شخصِ منت حقیر نمود	تا درشتی ہنر نہ پنداری
اے کہ میرا تن لگا تجھ کو حقیر	موٹے پن کو نہ ہنر سمجھو کبھی
اے باپ کہ میرا بدن تجھ کو حقیر دکھائی دیا	ہرگز موٹے پن کو ہنر نہ سمجھے تو
اسپ لاغر میاں بکار آید	روزِ میداں نہ گاوٗ پرواری
پتلا گھوڑا کام آئے جنگ میں	نہ کہ موٹا بیل باڑے کا اخی
پتلی کمر والا گھوڑا کام آوے	جنگ کے دن نہ کہ پرواره (باڑے) کا بیل

تشریح الفاظ: مثال دے کر بتا رہا ہے کہ میں اگر چہ دُبلا پتلا مثل گھوڑے کے ہوں اور بھائی مثل بیل کے ہیں۔ برسپاہ دشمن زد دشمن کی فوج پر اچانک حملہ کیا، ٹوٹ پڑا، تن چند مردانِ کاری را، تن بدن، جسم، چند، کا اطلاق دو سے نو تک پر ہوتا ہے، مردان موصوف یہ مرد کی جمع، کاری کام، تجربہ کار، بکشت فعل ماضی از کشتن یعنی چند تجربہ کار آدمیوں کو مارا۔ اے کہ شخصِ منت اے کہ بعد پدر محذوف ہے، شخصِ من میرا وجود میری ذات، ت ضمیر مفعول تجھ کو، حقیر ذلیل، تا درشتی تا بمعنی ہرگز، درشتی، موٹاپن، لاغر میاں کمزور یا پتلی کمر والا، گاوٗ بیل، پروار وہ مکان اور جگہ جو گائے بیل بھینسوں کے واسطے گرمی، سردی سے بچاوے کے لئے بناتے ہیں، اور وہ چاروں طرف سے گھرا ہوا ہوتا ہے اسے باڑہ بھی کہتے ہیں۔

آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بسیار بود وایناں اندک وجماعتے آہنگِ گریز کردند
بیان کیا ہے لوگوں نے کہ دشمن کی فوج بہت تھی اور یہ تھوڑے سے اور ایک جماعت نے بھاگنے کا ارادہ کیا
پسر نعره بزد وگفت اے مرداں بکوشید تا جامۂ زناں نپوشید سواراں را بگفتن او
لڑکے نے نعرہ مارا اور بولا اے مردوں کوشش کرو ہرگز عورتوں کا کپڑا نہ پہنو سواروں کی اس کے کہنے سے
تہوّر زیادہ گشت وبہ یک بار حملہ کردند شنیدم کہ ہمدراں روز بر دشمن ظفر یافتند
بہادری زیادہ ہوئی اور ایک بار (ایک دم) حملہ کیا سنا میں نے کہ اسی دن میں دشمن پر کامیابی پائی
پدر سر وچشم را ببوسید ودر کنار گرفت وہر روز نظر بیش کرد تا ولیعہد خویش کرد
باپ نے اسکے سر اور آنکھوں کو چوما اور بغل میں پکڑا (گلے لگایا) اور ہر روز توجہ زیادہ کی یہاں تک کہ اپنا ولی عہد کرلیا
برادرانش حسد بردند وزہر در طعامش کردند خواہرش از غرفہ بدید ودریچہ برہم زد
اسکے بھائی حسد لے گئے (کرنے لگے) اور زہر اسکے کھانے میں کر دیا (ملا دیا) اسکی بہن نے بالا خانہ سے دیکھ لیا اور کھڑکی بجادی

پسر بفراست دریافت دست از طعام باز کشید وگفت محالست کہ ہنر منداں بمیرند

لڑکے نے ذہانت سے جان لیا کہ زہر ہے، ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا اور بولا محال ہے کہ ہنر مند مر جائیں

وبے ہنراں جائے ایشاں گیرند

اور بے ہنران کی جگہ پکڑیں؟ یعنی سنبھالیں۔

یعنی یہ محال اور منع ہے کہ بے ہنر لوگ ہنر مندوں جیسا کام انجام دیں، گویا چھوٹا بھائی باکمال اور ہنر منداور دیگر اس کے بھائی بے کمال اور بے ہنر ٹھہرے۔



کس نیاید بزیر سایۂ بوم | ورہُماں از جہاں شود معدوم

کوئی بھی نہ زیر سایہ بوم ہو | چاہے دنیا سے ہما معدوم ہو

کوئی بھی نہ آوے گا اُلو کے سایہ تلے | اور اگرچہ ہما دنیا سے ہوجاوے معدوم

یہاں ترکیب مصرعہ اول جزا مقدم اور مصرعہ ثانی شرط مؤخر ہے عبارت اس طرح ہے۔ ور حرف شرط ہما فاعل از جہاں جار با مجرور متعلق معدوم شود فعل مرکب کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط مؤخر کس فاعل نیاید فعل کا با جار زیر سایہ بوم اضافت دراضافت کے ساتھ مجرور جار با مجرور ظرف اور مفعول فیہ فعل اپنے فاعل اور ظرف مفعول فیہ سے مل کر جزا مقدم شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا، اب حکایت کے الفاظ کی تشریح دیکھو۔

تشریح الفاظ: آوردہ اند لائے ہیں لوگ، بیان کیا ہے لوگوں نے، سپاہِ دشمن دشمن کی فوج، ایناں جمع این کی، یہ سب، آہنگِ گریز بھاگنے کا ارادہ، پسر نعرہ بزد نعرہ سے مراد دلاوری کی بات، تاجامۂ زناں نپوشید تا بمعنی ہرگو، عورتوں کا کپڑا نہ پہنو مراد اس سے عورتوں جیسی عادت (بزدلی) اختیار مت کرو اور بہار باراں میں ہے کہ پہلے بادشاہ انہیں جو جنگ سے بھاگ جاتے عورتوں جیسے کپڑے پہنا دیتے تاکہ انہیں ندامت ہو اور دوسروں کو عبرت، یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جنگ سے بھاگ کر عورتوں جیسے کپڑے مت پہننا کہ کہیں تمہیں بادشاہ پہنا دے۔ تہور بہادری، ظفر کامیابی، ظفر یافتند فعل مرکب ضمیر فاعل بر دشمن متعلق ہوا فعل کے جار مجرور سے مل کر، ہمدراں روز ظرف یا مفعول فیہ فعل مرکب اپنے فاعل اور متعلق ومفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فائدہ: شجاعت کے دو طرف ہیں افراط اور تفریط افراط کو تہور کہتے ہیں (یعنی اندھا دھند بہادری) اور یہ مذموم ہے اور تفریط کو جبن، بزدلی کہتے ہیں یہ بھی مذموم ہے اور بری ہے، اور ان دونوں کے بین بین کی حالت کو شجاعت کہتے ہیں اور یہ محمود و پسندیدہ ہے اور یہاں تہور سے مراد شجاعت ہے، یہاں یہ دو فقرے ہر روز نظر بیش کردتا ولیعہد خویش کرد ان میں رعایتِ سجع ہے، درکنار

گرفتن، بغل گیر ہونا، گلے لگانا، اور نظر سے مراد توجہ، اور مہربانی ہے، ولیعہد جسے بادشاہ یا کسی بڑے نے زندگی میں کہہ دیا اور طے کر دیا ہو کہ میرے بعد تو میری جگہ ہوگا، دریچہ دراصل، دریزہ تھا، لفظِ یزہ تصغیر کے لئے ہے اور دراس پر بڑھایا دریزہ ہوا اور پھر زا کو جیم فارسی سے بدل دیا دریچہ ہو گیا، بہار بہاراں شرح فارسی گلستاں محال ست ناممکن، تقرر ممتنع عادی، یعنی عادتاً یہی ہے کہ عقلمندوں کا کام نادانوں سے انجام نہیں پایا، غرفہ، بالا خانہ، فراست ذہانت، دریافت جان لیا، سمجھ گیا، بوم اُلّو نحوست میں مشہور ہے۔ ہما ایک نایاب پرندہ ہے، جس کے بارے میں مشہور ہے کہ جو اس کے سایہ تلے آجائے دولت مند ہو جاتا ہے، یا بادشاہ بن جاتا ہے۔

پدر را ازیں حال آگہی دادند برادرانش را بخواند وگوشمال بواجب داد پس ہر یکے را

باپ کو اس حال سے آگاہی دی، آگاہ کیا، لوگوں نے اس کے بھائیوں کو بلایا اور ضروری سزا دی پھر ہر ایک کے لئے

از اطرافِ بلاد حصۂ مرضی معین کرد تا فتنہ فرو نشست ونزاع برخاست

ملک کے اطراف میں سے پسندیدہ حصہ (ان کا) متعین کیا، چناں چہ فتنہ دب گیا، اور جھگڑا برخواست ہوا، یعنی ختم ہوا۔



قطعہ

نیم نانے گر خورد مردِ خدای	**بذل درویشاں کند نیمے دگر**
آدھی روٹی گر خدا کا مرد کھائے	دے فقیروں کو جو وہ آدھی بچی
آدھی روٹی اگر کھائے خدا کا مرد	خرچ فقیروں پر کرے گا دوسری آدھی
ملکِ اقلیمے بگیرد پادشاہ	**ہم چناں در بند اقلیمے دگر**
سلطنت گر ایک جیتے بادشاہ	پھر بھی سوچے گا میں جیتوں دوسری

اگر ایک ملک کی سلطنت پکڑے حاصل کرے بادشاہ، پھر بھی دوسرے ملک کی فکر میں ہوگا کہ اسے بھی حاصل کروں یعنی اللہ والے اور درویش تو قناعت اور ایثار کی دولت سے مالا مال سرفراز اور دنیار دار بادشاہ حرص وطمع میں گرفتار ہے۔

تشریحِ الفاظ: آگاہی دادن خبر دار کرنا گوشمالِ بواجب ضروری اور مناسب سزا، از اطرافِ بلاد بلاد سے مراد ملک ہے، ملک کے اطراف سے، حصۂ مرضی من پسند حصہ، معین کرد، متعین کیا تا فتنہ فرو نشست چناں چہ فتنہ بیٹھ گیا، دب گیا، ونزاع جھگڑا، برخاست جاتا رہا، ختم ہوا۔

ترکیب: نیم نانے نیم آدھا، یہ مضاف ہے، نانے یے وحدت کی ایک روٹی، یہ مضاف الیہ ہے، ایک روٹی کا

آدھا، (آدھی روٹی) گرخورد مردِ خدا گرحرف شرط خورد فعل، مردِ خدا فاعل یہ پورا جملہ شرط، دوسرا مصرعہ جزا عبارت اس طرح ہے، بذل کند نیمِ دیگر بر درویشاں بذل کند خرچ کرے فعل مرکب ضمیر فاعل، نیم دیگر مرکب توصیفی، دوسری آدھی مفعول بہ، بر حرف جر، درویشاں مجرور، جار با مجرور متعلق بذل کند کے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جزا شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

ملک اقلیمے مرکب اضافی، ایک ملک کی بادشاہت، سلطنت یہاں ملک بمعنی سلطنت ہے اور ملک سے پہلے ہمچناں اسی طرح پھر بھی، یہاں لفظ باشد محذوف ہے خواہ ہمچناں کے بعد یا لفظ دیگر کے بعد اس حکایت کو باب سے مناسبت اور اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں اور بڑے آدمیوں کو چاہیئے کہ اپنے متعلقین میں سے کسی کی ظاہری معمولی حالت کو دیکھ کر حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں بلکہ اس کے باطنی اوصاف اور کمالات پر نظر رکھنا چاہئے، نیز کیا خبر وہ اللہ کے نزدیک کتنا مقبول ہے؟

حکایت

طائفۂ دُزدانِ عرب بر سر کوہے نشستہ بود ومُنفذِ کارواں بستہ

عرب کے چوروں کا ایک گروہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھا تھا اور قافلہ کا راستہ بند کیا تھا

ورعیتِ بلداں از مکائد ایشاں مرعوب ولشکر سلطاں مغلوب

اور شہروں کی رعایت اُن کے مکر سے خوف زدہ تھی، اور بادشاہ کا لشکر مغلوب، دبا ہوا

بحکم آنکہ مَلاذے مُنیع از قُلّۂ کوہے گرفتہ بوند وماوائے وملجائے خود کردہ

اس وجہ سے کہ ایک محفوظ جائے پناہ ایک پہاڑ کی چوٹی پر پکڑی تھی بنالی تھی اور اپنا ٹھکانا اور پناہ گاہ (بنا لیا تھا)

مُدبّرانِ ممالک آں طرف در دفعِ مَضرتِ ایشاں مشورت کردند کہ اگر ایں طائفہ

اس طرف کہ شہروں کے مدبرین نے (تدبیر سوچنے والوں) نے ان کے نقصان کے دفع کرنے میں مشورہ کیا کہ اگر یہ گروہ

بریں نسق روز گارے مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد

اس طور پر ایک زمانے تک ہیشگی دکھاوے گی (برابر جمی رہیگی) تو مقابلہ ناممکن ہوجائے گا

مثنوی

درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے	بہ نیروے شخصے بر آید ز جائے
وہ درخت جس نے ابھی پکڑی ہے جڑ	ایک نفر سے جائے گا جڑ سے اکھڑ
جس درخت نے ابھی پکڑی ہے جڑ	ایک آدمی کی طاقت سے اکھڑ جائے گا جڑ سے

وگر ہمچناں روز گارے ہلی	بگردونش از بیخ بر نگسلی
ایک زمانے تک اگر یوں چھوڑ دے	پھر تو بیلوں سے نہ اکھڑے اس کی جڑ
اور اگر اسی طرح ایک زمانے تک چھوڑے تو اسکو	تو گردوں کے ذریعہ اسکو جڑ سے نہ اکھاڑے گا
سر چشمہ شاید گرفتن بمیل	چو پُر شد نشاید گذشتن بہ پیل
چھوٹا چشمہ رک سکے گا میل سے	ورنہ نہ گزرے گا تو پھر پیل سے
چشمہ کا سر سوت ممکن ہے بند کرنا میل سے	جب زیادہ ہوجائیگا نہیں ممکن ہے گزرنا ہاتھی کے ساتھ

تشریح الفاظ: طائفہ دزداں عرب طائفہ جماعت جمع طائفات، دزداں جمع دزد کی بمعنی چور، مَنفذ راستہ، کارواں قافلہ، بستہ کے بعد بود محذوف ہے کہ یہ بھی ماضی بعید ہے اور معطوف ہے اس کا معطوف علیہ نشستہ بود ہے اے بستہ بود، بند کیا تھا چوروں کی جماعت نے، رعیت بُلداں رعیت، پبلک، بُلداں جمع بَلَد کی بمعنی شہر یعنی شہروں کی رعایا، پبلک، مکائد ایشاں مکائد جمع مکید بمعنی برا سوچنا ہیں مکائد کے معنی برے ارادہ نقصان پہنچانے کے ہیں، نا کہ بمعنی مکر وفریب جیسا کہ مشہور ہے بہار باراں، مرعوب صیغہ اسم مفعول، خوف زدہ، ڈری ہوئی، لشکر فوج، مغلوب دبا ہوا، عاجز، بحکم آنکہ چوں کہ، اس وجہ سے کہ، مَلاذِے منیع مرکب توصیفی، یے وحدت ایک محفوظ جائے پناہ، قلہ چوٹی، کوہے ایک پہاڑ، گرفتہ بودند بنایا تھا انھوں نے اختیار کیا تھا، یعنی ایک پہاڑ کی چوٹی پر بنائی تھی انھوں نے، وَماوائے وملجائے ٹھکانا، اور پناہ گاہ، مُدبّرانِ جمع مدبر کی یعنی کسی کام کا انجام سوچنے والے، مَمالکِ آں طرف ممالک جمع ملک، مراد یہاں ممالک سے اس طرف کے بڑے بڑے شہر ہیں جس طرف وہ غار تھی، بہار ابار اں شرح گلستاں، مَضرّت نقصان، ایذا پہونچانا، مُشاورت مشورہ، نَسق طور، طریق، مُداومت ہمیشگی، نمایند دکھائے گی، یعنی برابر رہے گی، اور صیغہ جمع لانا طائفہ کے افراد کے اعتبار سے ہے۔ مُقاومت مقابلہ، ممتنع گردد ناممکن یا محال، ناممکن ہوجائے گا۔ گرفت ست پائے پکڑی ہے جڑ، بہ نیرِ دے شخصے ایک آدمی کی طاقت سے بہ بمعنی (از) برآید زجائے اکھڑ جائے گا جڑ سے، ہمچناں اسی طرح، روزگارے ایک زمانہ، ہِلی مضارع از ہلیدن چھوڑنا، بہ ذریعہ، گردوں بیل گاڑی، درخت اکھاڑنے کے لئے ہو، اسی طرح کہ بیلوں کے اوپر جوا رکھ دیں اس میں لمبی موٹی رسی باندھیں یا زنجیر اور درخت کو چاروں طرف سے کھود کر کاٹیں پھر بیلوں کے ذریعہ درخت کو اکھاڑ دیں اسے گردوں کہتے ہیں، بہار باراں۔ بیخ جڑ، بر زائد، نگسلی مضارع منفی نہ توڑے گا تو نہ اکھاڑے گا تو، سرچشمہ چشمہ کا سر مراد ذرا سا ابلنے والا سوت، بہ شاید ممکن ہے، گرفتن بند کرنا، میل یہاں بمعنی لوہے کی میخ ہے نہ کہ سلائی، بہار باراں، جب چشمہ کا پانی ذرا سے ابلے تو ایک ذرا سے اوزار لوہے کی میخ سے کھود کر بند کیا جاسکتا ہے، اور جب زیادہ پھیل جائے

بذریعہ ہاتھی وہاں سے پار ہونا (گزرنا) مشکل ہے۔

سخن بریں مقرر شد کہ یکے را بتجسسِ ایشاں بر گماشتند وفرصت نگاہ می داشتند

بات اس پر مقرر ہوئی (یہ فیصلہ ہوا) کہ ایک کوان کی جاسوسی کے لئے مقرر کیا انھوں نے اور وقتِ فرصت محفوظ رکھا انھوں نے

تاوقتیکہ بر سر قومے راندہ بود ومقام خالی ماندہ تنے چند مردانِ واقعہ دیدہ

جس وقت کہ ایک قوم پر گئے ہوئے تھے (لوٹ مار کرنے) اور مقام (ان کا) خالی رہ گیا تھا، چند مرد تجربہ کار

وجنگ آزمودہ را بفرستادند تا در شعبِ جبل پنہاں شدند شبانگاہے کہ

جنگ آزمائے ہوئے ان کو بھیجا انھوں نے چناں چہ وہ پہاڑ کی گھاٹی میں چھپ گئے رات کے وقت جب

دُزداں باز آمدند سفر کردہ وغارت آوردہ سلاح از تن بکشادند ورختِ غنیمت بنہادند

چور واپس آئے حال یہ کہ سفر کئے ہوئے اور لوٹ کا مال لائے ہوئے تھے، ہتھیار بدن سے کھولے اور لوٹ کا سامان رکھ دیا

نخستیں دشمنے کہ بر سر ایشاں ناخت آورد خواب بود چندانکہ پاسے از شب بگذشت

سب سے پہلے جس دشمن نے ان کے سر پر دوڑ لگائی اور ان پر حملہ آور ہوا نیند تھی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گذر گیا

شعر

قُرصِ خورشید در سیاہی شد	**یُونس اندر دہانِ ماہی شد**
چھپ گیا سورج سیاہی میں اخی	جیسے مچھلی میں چھپے یونس نبی
سورج کی ٹکیا سیاہی میں گئی	جیسے یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں گئے

تشریح الفاظ: یکے را بتجسس ایشاں ایک ان کی جاسوسی کے لئے، تجسس یہ عربی لفظ ہے از تفعل جاسوسی کرنا، خفیہ طور سے کسی کا راز یا حالت جاننا، برگماشتند برزائد گماشتند مقرر کیا انھوں نے، حل ترکیب، گماشتند فعل ضمیر فاعل یکے را مفعول بہ بہ جار تجسس ایشاں مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق ہوا برگماشتند کے جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ایک کوان کی جاسوسی کرنے کے لئے مقرر کیا انھوں نے یہ پورا معطوف علیہ اور اگلا جملہ فرصت نگاہ می داشتند بھی معطوف ہے اور وہاں فرصت سے قبل وقت محذوف ہے یعنی وقتِ فرصت مفعول بہ نگاہ می داشتند فعل مرکب ضمیر فاعل، یعنی وقت فرصت کو محفوظ رکھتے تھے تاوقتیکہ غایت ہے پہلے فعل کے لئے۔

ترجمہ: تنے چند لفظ انسانوں کے لئے بولا جاتا ہے جیسے ایک راس بھینس مثلاً جانوروں کے لئے مستعمل

ہے تننے چند کہو یا چند مردان کہو بات ایک ہی ہے، مردان جمع مرد کی موصوف، واقعہ دیدہ صفتِ اول جنگ آزمودہ صفتِ ثانی مرکب توصیفی ہوکر مفعول بہ را علامت مفعول بہ بفرستادند فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، شبانگاہ رات کا وقت، شعب گھاٹی، کھو پہاڑ کی، دُزداں باز آمدند فعل با فاعل اور ذوالحال، سفر کردہ وغارت آوردہ معطوف علیہ ومعطوف سے مل کر یہ دونوں باز آمدند کے فاعل دزداں سے حال واقع ہوئے جملہ فعلیہ خبریہ ہوا چور واپس ہوئے حالت یہ تھی کہ سفر کئے ہوئے اور لوٹ کا سامان لائے ہوئے تھے، سلاح ہتھیار، رختِ غنیمت لوٹ کا سامان، شارح ولی ممدوح نے لکھا کہ لفظ از تن سلاح کے بعد اسی طرح لفظِ رخت غنیمت کے بعد تحریف ناسخان ہے یعنی ان الفاظ کی ضرورت نہیں یہ خود ہی سلاح اور غنیمت سے سمجھے جاتے ہیں بہار باراں شرح فارسی گلستاں۔

نخستیں سب سے پہلا، بر سر ایشاں تاخت آورد ان کے اوپر تاخت آوردن دوڑ لگانا، حملہ آور ہونا۔ پاسے از شب الخ پاسے بمعنی حصہ جتنا بھی ہو۔

قُرصِ خورشید سورج کی ٹکیا، درسیاہی شد سیاہی میں ہوئی، یعنی رات ہوگئی اور دن ختم ہوا اندھیرا چھا گیا، اس طرح جیسے یونس علیہ السلام بوقت شب مچھلی کے منہ میں گئے، کئی تاریکی ایک رات کی ایک مچھلی کے پیٹ کی ایک سمندر کی، یہ مطلب آسان اور واضح ہے اور کئی مطلب شرح میں لکھے ہیں دیکھ لیں، اور یونس علیہ السلام اللہ کے نبی تھے قومِ نینوا کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے، علاقۂ عراق میں ہے قوم سے یہ کہہ دیا تھا کہ تم پر چالیس دن کے اندر عذاب آجائے گا پھر اس خوف سے کہ شاید میری قوم میرے تکذیب کرے ان کے درمیان سے نکل کر چلے گئے اور ایک کشتی میں سوار ہوئے تین دن تک کشتی چلتی رہی اتفاقاً ایک بڑی مچھلی نے دریا میں سے سر نکالا اور کشتی کو روک لیا ملاح نے کہا کشتی میں کوئی گنہگار ہے جب تک ہم اسے مچھلی کے حوالہ نہ کردیں گے کشتی نہ چلے گی قرعہ اندازی ہوئی اس میں آپ کا نام نکلا مجبوراً آپ کو مچھلی کے سامنے ڈالا مچھلی نے فوراً انھیں نگل گئی وہ تو منہ کھولے اس تاک میں تھی ہی کہ کب وہ مہمان میرے گھر آئے؟ آپ کو وہاں تین تاریکیوں سے واسطہ پڑا، (۱) رات، (۲) دریا، (۳) مچھلی کا پیٹ، چالیس روز کے بعد مچھلی نے آپ کو اگل کر کنارے پر ڈال دیا کہ انھوں نے اس کے پیٹ میں اللہ کی تسبیح بیان کی تھی ورنہ نہ نکلتے وہیں رہتے چوں کہ زیادہ کمزور ہو چکے تھے اس لئے ہرنی نے دودھ پلایا اور کدو کی بیل نے ان پر سایہ کیا، فافہم بانہ عجیب وغریب۔

مردانِ دلاور از کمین گاہ بدر جستند ودستِ یگاں یگاں بر کتف بستند

دلاور مرد چھپی جگہ سے باہر آئے اور ایک ایک کے ہاتھ مونڈھوں پر باندھ دیئے

بامداداں بدر گاہِ ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن فرمود اتفاقاً در آں میاں جوانے بود

صبح کے وقت بادشاہ کے دربار میں حاضر کیا انھوں نے سب کو مارنے کا حکم دیا اتفاقاً ان میں ایک جوان تھا

که میوهٔ عُنفوانِ شبابش نو رسیده وسبزهٔ گلستانِ عذارش نو دمیده

کہ اس کی شروع جوانی کا میوہ نیا پہونچا ہوا (تازہ تھا) اور اس کے رخسار کے باغ کا سبزہ نیا اگا تھا (ابھی ریکھ آئی تھی)

یکے از وزیراں پائے تختِ ملک را بوسہ داد وروئے شفاعت بر زمین نہاد وگفت

ایک نے وزیروں میں سے بادشاہ کے تخت کے پائے کو بوسہ دیا (چوما) اور شفاعت کا چہرہ زمین پر رکھا اور بولا

ایں پسر ہمچناں از باغِ زندگانی بر نخوردہ است واز ریعانِ جوانی تمتع نیافتہ

اس لڑکے نے اُس طرح زندگی کے باغ سے پھل نہیں کھایا ہے اور جوانی کی شروعات سے نفع نہیں پایا ہے

توقع بکرم واخلاقِ خداوندی آنست کہ بخشیدنِ خونِ او بر بندہ مِنّت نہی

توقع کرم اور شاہی اخلاق سے یا توقع شاہی اخلاق کے کرم سے یہ ہیکہ اسکا خون بخش دینے کی وجہ سے مجھ بندہ پر احسان رکھیں آپ

مَلِک رُوی ازیں سخن درہم آورد وموافقِ رائے بلندش نیامد وگفت

بادشاہ نے چہرہ اس بات سے بگاڑ لیا (غصہ میں) اور اس کی بلند رائے کے موافق نہ آئی (یہ بات) اور بولا



پرتو نیکاں نگیرد ہر کہ بنیادش بدست	تربیت نااہل را چوں گردگاں بر گنبدست
نیک لوگوں کا اثر ہرگز نہ لے وہ بد خصال	تربیت نا اہل کو اخروٹ گنبد کی مثال
نیکوں کا سایہ نہ پکڑیگا جس کی بنیاد بری ہے	تربیت کرنا نا اہل کو اخروٹ کے مانند ہے گنبد پر

تشریح الفاظ: حل ترکیب، مروانِ دلاور مرکب توصیفی ہو کر فاعل بدر جستند فعل مرکب از کمین گاہ جار با مجرور متعلق از فعل جملہ فعلیہ خبریہ باہر نکلے دلاور آدمی کمین گاہ سے۔ کمین گاہ دشمن یا شکار کی وجہ سے چھپنے کی جگہ، نیز بمعنی گھات، یگاں یگاں دراصل یک گان تھا برائے تخفیف کافِ عربی کو حذف کر دیا یگاں ہوا اور گاں عدد کی تعیین کے لئے آتا ہے معنی ہوئے ایک ایک کے ہاتھ، کتف مونڈھا، بامداداں الف نون زائد، صبح، یا بعضوں نے کہا الف نون برائے وقت یعنی وقتِ صبح، حاضر آوردن حاضر کرنا، ہمہ رابکشتن فرمود، سب کو مارنے کا حکم دیا، عُنفوان شباب شروع جوانی، نورسیدہ نیا پہونچا ہوا یعنی تازہ، عذار رخسار، گال یعنی اس کے گال کے باغ کا سبزہ یعنی داڑھی کے بال، نو دمیدہ نئے اگے تھے، یکے از وزیراں ایک وزیر نے، ہمچناں دراصل ہمچو آں دزداں ہے یعنی ان چوروں کی طرح اور ریعانِ جوانی سے مراد کھیتی جوانی کی، یعنی بیوی سے ہمبستر ہونا اور اولاد حاصل کرنا یہ اُن چوروں کی طرح اسے حاصل نہیں ہوا، یا ریعان کے معنی بھی شروع کے ہیں یعنی ابتداء جوانی کی، تمتع نفع، نیافتہ نہیں پایا، بہ کرم اخلاق

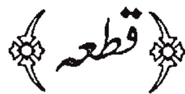
خداوندی شرح بہار باراں میں کہا کہ کرم معطوف علیہ نہیں بل کہ مضاف ہے اور اخلاقِ خداوندی مضاف الیہ شاہی اخلاق کے کرم سے اور یہ متن میں تحریر ہے اس کی رو سے ترجمہ جو ہے وہ لکھ دیا گیا روئے درہم آوردن بمعنی غصہ میں کسی بات سے چہرہ بگاڑ لینا، منہ بنانا، پرتو عکس کسی چیز کا، یا سایہ، یا روشنی اور شعاع، گردگاں اخروٹ، یعنی جس کی فطرتاً طبیعت فاسد اور خراب ہے وہ نیکوں کا اثر لے کر نیک نہ بنے گا جیسے اخروٹ گنبد پر نہ ٹھہرے گا ایسے ہی اس پر ان کی تربیت کا اثر نہ ٹھہرے گا۔

نسل وبنیاد ایناں مُنْقَطِع کردن اولیٰ تر ست کہ آتش نشاندن واخگر گذاشتن وافعی کشتن

ان کی نسل وبنیاد کاٹ ڈالنا زیادہ بہتر ہے کہ آگ بجھانا اور چنگاری چھوڑنا اور سانپ مارنا

وبچہ اش نگاہ داشتن کارِ خردمنداں نیست۔

اور اس کے بچہ کو محفوظ رکھنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔



ابر اگر آبِ زندگی بارد	**ہرگز از شاخِ بید بر نخوری**
برسائے یہ بادل گر آبِ حیات	ہرگز نہیں بید سے کھائے پھل
بادل اگر آبِ حیات برسائے	ہرگز بیدگی شاخ سے پھل نہیں کھائے گا تو
با فرو مایہ روز گار مبر	**کز نئے بوریا شکر نخوری**
عمر نہ گنوانا کمینے کے ساتھ	شکر نہ نئے سے ملے بے عقل
کمینے کے ساتھ زمانہ مت گذار	کہ بوریے کی نے سے شکر نہ کھائے گا تو

تشریح الفاظ: نسل وبنیاد نسل، مراد اولاد، بنیاد مراد اوپر کے باپ دادا وغیرہ، منقطع کردن کاٹ ڈالنا، اولیٰ تر تر زائد ہے اولیٰ خود اسم تفضیل ہے اہل عجم اس طرح الفاظ کا اضافہ کر لیتے ہیں جیسے مکتب خانہ خانہ زائد ہے، اخگر چنگاری، افعی سانپ، آب زندگی آب حیات، بید ایک درخت جس کی چھڑی وغیرہ بنتی ہے اس پر پھل نہیں آتا، فرومایہ کمینہ آدمی، با کسے روزگار بُردن کسی کے ساتھ عمر ضائع کرنا، بوریا جس کی چٹائی فرش بنتے ہیں خار دار ہوتا ہے، اس میں گنے کی طرح رس نہیں ہوتا کہ شکر پیدا ہو، مثال دے کر سمجھا رہے کہ نا اہل آدمی کو تمہارے سمجھانے اور تربیت سے فائدہ نہ ہو جیسے بادل کے قیمتی پانی سے بید کی شاخ سے پھل پیدا کرنے کا فائدہ نہیں ہوگا وہ لکڑی ہی پیدا کرے گی اور کمینے کے ساتھ عمر ضائع نہ کر اور اس سے نفع کی امید مت رکھ جیسے بوریا کی نے سے شکر نہ ملے گی وہاں شکر

کی امید مت رکھ، یعنی یہ لڑکا بھی چوروں کی طرح نااہل اور کمین ہے اس سے نفع کی امید نہیں لہذا مارڈالنا ہی بہتر ہے۔

وزیر ایں سخن بشنید وَطوعاً وکرہاً پسندید وبر حسنِ رائے مَلِک آفریں خواند

وزیر نے یہ بات سنی اور خوشی اور ناخوشی ناچار پسند کی اور بادشاہ کی رائے کی خوبی پر واہ واہ کہی یا شاباشی دی

وگفت انچہ خداوند دَامَ مُلکُہٗ فرمود عین صواب ست ومسئلہ بیجواب کہ اگر

اور بولا جو کچھ بادشا دام ملکہ نے فرمایا وہ بالکل درست ہے اور لاجواب مسئلہ بات یہ ہے کہ اگر

در صحبتِ آں بداں تربیت یافتے طینتِ ایشاں گرفتے ویکے از ایشاں شدے

ان بروں کی صحبت میں تربیت پاتا تو ان کی فطرت، عادت اختیار کرلیتا اور ایک ان میں سے ہوجاتا

امابندہ امیدوارست کہ بہ صحبتِ صالحاں تربیت پذیرد وخوئے خردمنداں گیرد کہ ہنوز طفل ست

لیکن بندہ امید وار ہے کہ نیکوں کی صحبت میں تربیت قبول کرے گا اور ان کی عادت اختیار کرے گا ابھی بچہ ہے

وسیرتِ بغی وعنادِ آں قوم در نہادِ او متمکن نشدہ ودر حدیث ست

اور اس قوم کی سرکشی اور دشمنی کی عادت اس کی طبیعت میں جگہ پکڑنے والی نہیں ہوئی اور حدیث میں ہے

كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْيُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ

ہر بچہ پیدا ہوتا ہے فطرۃ اسلام پر پھر اس کے ماں باپ، خواہ یہودی بنالیں اس کو یا عیسائی بنالیں اس کو یا مجوسی بنالیں اس کو

قطعہ

پسر نوح بابداں بنشست	خاندانِ نبوّتش گم شد
نوح کا بیٹا بروں کے ساتھ جب	خاندانِ نبوی اس سے گم ہوا
نوح علیہ السلام کا بیٹا بروں کے ساتھ بیٹھا	اس کا نبوت کا خاندان گم ہوا اس سے
سگِ اصحاب کہف روزے چند	پئے نیکاں گرفت مردم شد
کتا اصحاب کہف کا چند روز	رہ کے پیچھے نیکوں کے آدم ہوا
اصحاب کہف کے کتے نے چند روز	نیکوں کا پیچھا پکڑا (صحبت اختیار کی) آدمی ہوا

ایں بگفت وطائفہ از ندمائے ملک با وبشفاعت یار شدند تا ملک از سرخونِ او

یہ کہا اور ایک جماعت بادشاہ کے مصاحبوں میں سے اس (وزیر) کے ساتھ سفارش میں یار ہوگئی چناں چہ بادشاہ نے اسکو

در گذشت وگفت بخشیدم اگرچہ مصلحت نہ دیدم

معاف کیا اور بولا معاف کیا میں نے اگرچہ مصلحت نہ دیکھی (نہ سمجھی) میں نے معاف کرنے میں جیسا کہ آگے آرہا ہے

﴿رُباعی﴾

دانی کہ چہ گفت زال با رُستم گُرد
زال نے رستم سے جانے کیا کہا
جانتا ہے کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے

دشمن نتواں حقیر وبیچارہ شمرد
نہ سمجھ دشمن حقیر دبے نوا
دشمن کو نہ چاہئے ذلیل اور بے چارہ سمجھنا

دیدیم بسے کہ آبِ سر چشمۂ خرد
ہم نے دیکھا چھوٹا چشمہ جب ہوا
دیکھا ہم نے بہت بار کہ چھوٹے چشمہ کا پانی

چوں بیشتر آمد شتر وبار ببرد
زیادہ اونٹ اور بار اس کا لے گیا
جب زیادہ ہوگیا اونٹ اور بوجھ کو لے گیا (بہا کر)

تشریح الفاظ مع ترکیب بعض عبارات: قولہ وزیر ایں سخن بشنید طوعاً وکرہاً الخ طوع، خوش ہونا، الکرہ ناپسند کرنا یعنی بظاہر خوش ہوتے ہوئے بادشاہ کی رائے پسند کی اس کے خوف سے، اور بباطن ناخوش ہوتے ہوئے اپنے مقصد کے فوت ہونے کے سبب، طوعاً وکرہاً یا تو دونوں حال ہیں، یا مفعول مطلق، آفریں خواندن شاباشی دینا، یا واہ واہ کہنا، تعریف کرنا، خداوند دام ملکہ خداوند، بادشاہ، دام مُلکُہٗ جملہ دعائیہ ہے ہمیشہ رہے اس کا ملک، عین صواب بالکل درست، مسئلہ بے جواب مراد ایسی بات جس کو رد نہ کیا جاسکے، بہارِ باراں، طینت فطرت، عادت، یعنی سرکشی، بغاوت، عِناد لڑائی، دشمنی، نہاد طبیعت، دل، مُتَمَکِّن اسم فاعل، جگہ پکڑنے والا، قائم، قولہ کل مولود الخ ترکیب اس طرح ہے کُلُّ مَوْلُوْدٍ مرکب اضافی مبتدا، یُوْلَدُ مضارع مجہول ضمیر فاعل علی الفطرۃ جار مجرور متعلق یُولد کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہوکر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، فابواہ فا حرف عطف برائے تعقیب، ابواہ مرکب اضافی ابوان تھا نون اضافت کے سبب گرگیا، ماں باپ دونوں کو تغلیباً ابوان کہا جیسے قمرین، ابواہ، مبتدا، یُھَوِّدَانہ فعل بافاعل ضمیرِ مفعول یہ لوٹ رہی ہے مولود کی طرف فعل بافاعل ومفعول سے مل کر معطوف علیہ باقی جملے معطوف علیہ ومعطوف، ومعطوف ہوکر خبر مبتدا پھر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، یُھَوِّدُ، یُنَصِّرُ، وَیُمَجِّسُ باب تَفَعُّل سے بمعنی یہودی ونصرانی ومجوسی بنانا، یہود قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام، نصرانی قوم عیسیٰ علیہ السلام ومجوسی آتش پرست لوگ، بہار باراں (فطرت بمطابق شرح فارسی درلغت شگافتن وآفریدن اور اصطلاح میں ہر بچہ کی وہ خلقت اور حالت ہے جو اسے آئندہ آمادہ اور تیار کرنے والی ہے اللہ کے پہچاننے اور ماننے پر کلمۂ حق اور دینِ اسلام کے اختیار کرنے پر بشرطیکہ کوئی عارض اس کے خلاف نہ ہو جیسے ماں باپ کا کافر ہونا، یا بروں کی صحبت میں برے اثرات اور نتائج حاصل کرنا اور برا اثر لینا، نوح علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں ان کا نام عبد الغفار تھا زیادہ رونے کی وجہ سے نوح لقب

ہوا نسب نامہ اس طرح ہے نوح ابن مالک ابن موشلخ بن ادریس بن برد بن فہاتیل بن قنیان بن انوش بن شیث بن آدم ان کو آدم ثانی کہتے ہیں کہ بعد طوفان کے انہیں کے ان بیٹوں حام شام یافث سے دنیا کی نسل چلی اور کنعان طوفان میں غرق ہوا، نوح علیہ السلام کی ایک بیوی اور ایک بیٹا کنعان ایمان نہ لائے تھے وہ کشتی سے باہر رہے، دونوں ماں بیٹے طوفان میں غرق ہوئے۔ نوح علیہ السلام کو چالیس سال بعد نبوت ملی ساڑھے نو سو برس تبلیغ کی اور دعوت دی پھر طوفان آیا اور ساٹھ سال طوفان کے بعد زندہ رہے لہذا کل عمر ایک ہزار پچاس سال ہوئی بیان القرآن حضرت تھانویؒ، کنعان اور اس کی ماں ایمان نہ لائے، اور اس کا ربط کافروں سے رہا، یہاں بروں سے مراد کفار ہیں، نبوت کا خاندان اس سے گم ہوا کہ اگر ایمان لاتا تو وہ بھی نبی ہوتا اور اولاد کی طرح گویا نبوت اس سے گم ہوئی یا یہ لفظ نبوی ہے ب پہلے ہے یعنی اس کا بیٹا ہونا اہل ہونا (درحقیقت) ختم ہوا جیسا کہ قرآن مجید میں انه ليس من اهلك ہے بیشک وہ نہیں ہے تیرے اہل میں سے۔

اصحاب کہف سات تھے، آٹھواں کتا، اس کا نام قطمیر تھا اور وہ ساتویں رائی کا تھا اور ان کے نام یہ ہیں گو ان میں اختلاف ہیں، یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، بیتونس، کشافط، یونس کذرفطیونس، بوانسیوس، یہ لوگ بادشاہ دقیانوس سے جو بُت پرست تھا اور انہیں زبردستی اپنے دین میں داخل کرنا چاہتا تھا، اس سے وہ اپنی جان اور ایمان بچا کر چلے گئے ایک چرواہا اور اس کا کتا بھی ان کے ہمراہ ہولیا یہ سب ایک غار میں جا گھسے وہاں خدا نے ان پر نیند مسلط کردی تین سو نو ۳۰۹ سال تک سوتے رہے اس کے بعد اٹھے، ان کا بھید کھلا اس وقت کا بادشاہ مومن تھا آخرت پر ایمان رکھتا تھا تفصیل کے لئے تفسیر دیکھیں، بہر حال یہ کتا نیکوں کی صحبت کے اثر سے بشکل آدمی یعنی بلعم بن باعور جنت میں جائے گا اور وہ اس کتے کی شکل میں جہنم میں، شرح فارسی گلستاں میں کہا کہ دس جانور جنتی ہیں اور وہ یہ ہیں، ابراہیم علیہ السلام کا بچھڑا، اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا جو بدلے میں آیا تھا، ناقہ صالح علیہ السلام، بقرہ موسیٰ علیہ السلام، حوت یونس علیہ السلام، حمار عزیر علیہ السلام، نملہ سلیمان علیہ السلام، ہدہد بلقیس وسلیمان علیہ السلام، سگِ اصحاب کہف، قصوی نامی اونٹنی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ غالباً سب انسانوں کی شکل میں جنت میں جائیں گے جیسے مذکور ہوا وہ کتا بلعم کی شکل میں جنت میں جائے گے اور بلعم کتے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا یہ بنی اسرائیل کا مستجاب الدعوات آدمی تھا مگر پہاڑ سے ٹکر لی یعنی حضرت موسیٰ کے مقابلہ میں بددعا کرنے چلا ایمان بھی گیا اور جنان بھی یعنی جنت بھی۔

ایک تحقیقی بات شرح فارسی گلستاں میں کہا کہ بادشاہ اور وزیر کے بیچ اس بارے میں اختلاف تھا کہ وزیر کہتا تھا کہ کوئی کتنا ہی برا ہو نیک لوگوں کی صحبت سے اس کے اخلاق اور اطوار بدل جاتے ہیں مگر یہ قلیل الوقوع ہے جب کہ اصلی فطرت عارض کے سبب مغلوب ہوگئی ہو جیسے اس لڑکے میں تھی اور بادشاہ کا ماننا یہ تھا کہ ایسے کے اخلاق اور اطوار اکثر

بدلتے نہیں ہیں اور احتیاط اسی میں ہے کہ ایسوں سے بچے بادشاہ کا مذہب اور رائے راجح اور غالب تھی۔

از ندمائے ملک ندما جمع ندیم کی بمعنی مصاحب بادشاہ، از سرِ خون او در گذشت اس کی تشریح پہلی حکایت میں آچکی، بخشیدم اگر چہ مصلحت ندیم اس سے ثابت ہوا کہ بادشاہ اور ایسے ہی بڑے آدمی جو صاحبِ سیاست اور لوگ اس کے ماتحت ہوں انہیں بھی چاہئے بعض اوقات اپنی اچھی رائے کو دبا کر اکثر کی رائے پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ زال رستم پہلوان کے باپ کا نام کہتے ہیں کہ جب یہ پیدا ہوا اس کے بال سفید تھے اس لئے ماں باپ نے یہ نام رکھا اور رستم اس کا بیٹا ایران کا مشہور ترین پہلوان ہے اس کو پیل تن تہمتن بھی کہتے تھے شرح گلستاں فارسی میں ہے کہ اس میں اسی ہاتھیوں کی جان تھی اور چھ سو برس کی عمر ہوئی مگر یہ بات کہیں اور جگہ دیکھنے میں نہیں آئی، مؤلف کہتا ہے کہ رستم کو بعض صحابہ نے ایران کی جنگ میں قتل کیا غالباً حضرت عمر کے زمانۂ خلافت میں، گرد بمعنی پہلوان گ سے گُروک سے ایک قبیلہ ہے ترکستان میں ممکن ہو یہ اس سے ہو، حقیر ذلیل، کمزور، بیچارہ بے بس، بے مدد چارہ بمعنی علاج، مدد تدبیر مکر، کہ آبِ سرچشمہ خرد لفظ سر زائد چھوٹے چشمہ کا پانی۔

فی الجملۂ پسر را بناز ونعمت بر آوردند وأستادِ ادیب را بتربیتِ او نصب کردند

حاصل کلام یہ کہ لڑکے کو ناز ونعمت سے لائے (پالا انھوں نے) اور ادب دینے والے استاد کو اسکی تربیت کیلئے مقرر کیا

تا حسنِ خطاب وردِّ جواب وآدابِ خدمتِ ملوکش در آموختند ودر نظرِ ہمگناں پسند آمد

انھوں نے اچھی طرح بات کرنا اور اچھی طرح جواب دینا اور بادشاہوں کی خدمت کے آداب اس کو سکھا دیئے اور سب کی نظر میں پسند آیا

بارے وزیر از شمائلِ او در حضرتِ سلطان شمّہ می گفت کہ تربیتِ عاقلاں در واثر کردہ است

ایک بار وزیر اس کی عادتوں سے متعلق بادشاہ کے دربار میں کچھ کہتا تھا کہ عقلمندوں کی تربیت نے اس میں اثر کیا ہے

وجہلِ قدیم از جِبلّتِ او بدر بردہ ملک ازیں سخن تبسم آمد وگفت

اور پرانی جہالت اس کی طبیعت سے دور کردی ہے بادشاہ اس بات سے مسکرایا اور بولا

بیت

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود	گرچہ با آدمی بزرگ شود
پھر بھیڑیئے کا بچہ آخر بھیڑیا	آدمی کے ساتھ گرچہ ہو بڑا
آخر بھیڑیئے کا بچہ بھیڑیا ہووے	اگرچہ پل کر آدمی کے ساتھ بڑا ہووے

تشریح الفاظ: حاصل کلام یہ کہ وزیر اور اس کے ہمنواؤں نے بڑے چاؤ سے اس کی پرورش کی اور ایک

ماہر ادیب استاد کی خدمت میں چھوڑا اور بہت کچھ اچھی طرح بات کرنا اور جواب دینا اور بادشاہوں کے آداب خدمت سکھلائے ایک دن وزیر بطور تعریف اس کے متعلق بادشاہ کے حضور میں کہہ رہا تھا کہ دیکھئے تربیت کے سبب اس کی کیسی اچھی حالت ہوگئی بادشاہ اب بھی اپنی بات پر اٹل تھا اس نے تعجب سے کہا اور مسکرا کر بولا بھائی بھیڑیئے کا بچہ بھیڑیا ہوگا بھلے سے آدمی کے ساتھ رہ کر بڑا ہو جائے، لہٰذا یہ بھی ایسا ہی ہے، بھلے سے اب بھلا نظر آرہا ہے واہ رے بادشاہ اپنی اچھی رائے پر کیسا مستقل مزاج تھا ہم بھی ایسا ہی کریں۔

قوله: فی الجملہ حاصل کلام، بناز و نعمت بر آوردند ناز و نعمت سے پالا، ادیب ادب سکھلانے والا، ادب پسندیدہ طریقہ، اور ہر چیز کی حد کا خیال رکھنا، بہارستاں اردو، شمائل جمع شمال کی عادتیں، شمۂ کچھ حصہ، جبلت پیدائش، تاحسن خطاب تا، تک، چناں چہ، حسن خطاب اچھی طرح بات کرنا، ردّ جواب اچھی طرح جواب دینا، نصب کردند مقرر کیا انھوں نے، درآموختند درزائد، سکھایا انھوں نے، درنظرِ ہمگناں سب کی نظر میں، جہل قدیم پرانی جہالت، از جبلّت اُو اس کی فطرت سے، او بدر بردہ است اس سے دور نکل گئی ہے، ازیں سخن تبسم اس بات سے مسکرایا، عاقبت آخر کار، گرگ زادہ بھیڑیئے کا جنا ہوا، بھیڑیئے کا بچہ۔

سال دو بریں بر آمد طائفہ اوباش محلّت درو پیوستند وعدِ موافقت بستند

دو سال اس پر گزرے محلّہ کے بدمعاشوں کی ایک جماعت اس سے مل گئی اور دوستی کا معاملہ (عہد) باندھا انھوں نے

تا بوقتِ فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را بکشت ونعمتِ بے قیاس برداشت و در مُغارۂ دزداں

آخر کار فرصت کے وقت وزیر کو اور اس کے دونوں بیٹوں کو مار ڈالا اور بے اندازہ مال اٹھا کر (لے گیا) اور چوروں کی اسی غار میں

بجائے پدر بنشست وعاصی شد ملک دستِ تحسُّر بدنداں گرفت وگفت۔

باپ کی جگہ بیٹھ گیا اور نافرمان ہوگیا بادشاہ نے افسوس کا ہاتھ دانتوں میں کاٹا، بہت افسوس کیا اور کہا



قطعہ

شمشیر نیک ز آہن بد چوں کند کسے	ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس
تلوار ٹھیک لوہے برے سے بنے کہاں	تربیت سے نا اہل کے بننے کی نہیں آس
اچھی تلوار برے لوہے سے کوئی کیسے بنائے	نالائق تربیت کے ذریعہ نہیں ہوگا لائق اے عقلمند
باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست	در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس
ہے بارش کی طبیعت پاکیزہ بے خلاف	لالہ اُگے ہے باغ میں بنجر میں کانٹے گھاس
بارش کہ اس کی پاکیزہ طبیعت میں اس کے خلاف نہیں	باغ میں پھول اگے اور شور یلی زمین میں کانٹے دار گھاس

قطعہ

زمین شورہ سُنبُل بر نیارد	درو تخم عمل ضائع مگر داں
بنجر زمین نہ سنبل اگائے گی	عمل اس میں ضائع کرنا نہیں کبھی
شوریلی زمین سنبل نہ اگائے گی	اس میں عمل کا بیج ضائع مت کر
نکوئی بابداں کردن چنان ست	کہ بد کردن بجائے نیک مرداں
بھلائی بروں کے سنگ کرنا ایسا جان	جیسے برائی بھلوں کے ساتھ اخی
اچھائی بروں کے ساتھ کرنا ایسا ہے	جیسا کہ برائی کرنا نیک مردوں کے حق میں

تشریحِ الفاظ: سال دو مرکب توصیفی، دو سال، برین بر آمد اس پر آئے، گزرے، اوباش آوارہ، بدمعاش، محلت محلّہ، عقدِ موافقت عقد، معاملہ، عہد، موافقت، دوستی، موافقت کرنا، تا آخر، بے قیاس بے اندازہ، مغارہ غار، تحسّر عربی لفظ ہے، افسوس کرنا، افسوس، چوں کند کسی طرح کرے، بنائے کوئی، ناکس نالائق آدمی، کس لائق، آدمی، لطافت پاکیزگی، پاکیزہ، لالہ گل پھول، شورہ بوم ریحالی، کھاری زمین، بنجر جس میں کاشت نہ ہوتی ہو، خس جھاڑ جھنکاڑ، خاردار گھاس، سنبل بالچھڑ، بال گندم وجو کی یا نیلا تیز بو والا پھول، اور ایک بہت بڑا درخت بھی ہوتا ہے، مگرداں مت کر، روید فعل لازم اُگنا اُگے یہاں بمعنی اُگائے، یا بسبب بارش کے باغ میں پھول اگے الخ یا وہ بارش خود پھول کی شکل میں ہو کر اُگے اور ویسے زمین میں خاردار گھاس اگے، بہار باراں۔

آخر وہی ہوا جو ڈر تھا بادشاہ کو ٹھیک دو سال کے بعد وہ لڑکا محلّہ کے بدمعاشوں کے ساتھ مل گیا آخر موقعہ پا کر وزیر اور اس کے دونوں بیٹوں کو مار کر بے انداز مال و دولت لے کر فرار ہوا اور اسی غار میں چوروں کے ساتھ باپ کی جگہ جا بیٹھا، سارا منظر اپنے باپ وغیرہ کے مارے جانے کا سامنے تھا اور وہ زخم دل کے دل میں تھا آج وہ بڑا ہو گیا اور وہ انتقام کی چنگاری سلگی آخر بدلہ لیا اب ہم اس حکایت کا مقصد بیان کرتے ہیں کہ تعلیم و تربیت ایسے آدمی کے لئے مفید اور بارآور ثابت نہیں ہوتی جس میں صلاحیت کا مادہ نہ رہا ہو اولاً بروں کی صحبت سے برا اثر لینے کی وجہ سے اس لئے اس کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہ کرنی چاہئے اور بروں کے ساتھ نیکی نہ کرنا چاہئے کہ نیکی کرنا ان کو سرکش بناتا ہے اور بروں کے ساتھ زیادہ نیکی ایسا ہے جیسے اچھوں کے ساتھ برائی کرنا۔

حکایت

سرہنگ زادہ را دیدم بر درِ سرائے اغلمش کہ عقل وکیاستے وفہم وفراستے
ایک سپہ سالار کے لڑکے کو دیکھا میں نے اغلمش کے محل کے دروازے پر جو عقل ودانائی وسمجھ وذہانت
زائد الوصف داشت ہم از عہدِ خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا
بیان سے زائد (جو بیان نہ ہوسکے) رکھتا تھا بچپن کے زمانے سے ہی بڑائی کے آثار اس کی پیشانی میں ظاہر

فرد

بالائے سرش ز ہوشمندی می تافت ستارۂ بلندی
اس کے سر پہ ہوشمندی سے جواں بلندی کا تارہ چمکا ہر زماں
اس کے سر پر ہوشمندی کی وجہ سے چمکتا تھا بلندی کا ستارہ

فی الجملہ مقبولِ نظر سلطان آمد کہ جمالِ صورت ومعنی داشت وخرد منداں
خلاصۂ یہ کہ مقبول بادشاہ کی نظر میں آیا (ہوا) اس لئے کہ صورت اور باطن کی خوبصورتی رکھتا تھا اور عقل مندوں نے
گفتہ اند توانگری بدل ست نہ بمال وبزرگی بعقل ست نہ بہ سال ابنائے جنس او
کہا مالداری دل سے نہ کہ مال سے اور بزرگی بڑا پن عقل سے نہ کہ سال سے اس کے ہم پیشہ (یا اس کے ہم جنس) لوگوں نے
بر منصبِ او حسد بردند وبجنایتے متہم کردند ودر کشتن او سعی بے فائدہ نمودند
اس کے عہدے مرتبہ پر حسد کیا اور ایک خیانت کے ساتھ متہم کیا اور اس کے مارنے میں بے فائدہ کوشش کی

مصرع: دشمن چہ کند چوں مہرباں باشد دوست

مصرع: دشمن کیا کرے جب مہرباں ہووے دوست

تشریح الفاظ مع حل مطلب: یعنی سردار لشکر کے بیٹے کو شیخ سعدی نے اغلمش بادشاہ کے محل کے دروازہ پر بیٹھا دیکھا جو انتہائی عقل دانائی سمجھ ذہانت کا مالک تھا، بچپن ہی میں اس کی صورت اور پیشانی سے بزرگی اور بڑائی کے آثار نمایاں تھے آخر کار بادشاہ وقت کا منظور نظر ہوا وجہ یہ تھی کہ ظاہری اور باطنی جمال کا مالک تھا یعنی اچھی صورت اور سیرت رکھتا تھا اور شرح فارسی گلستاں میں ایک روایت لکھی اس کا ترجمہ ہے۔

اُطْلُبوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ البصراہ کمال معنی ای کمالِ عقل الغنی طلب کرو خیر، بھلائی خوبصورت اور

عقلمندوں کے پاس کتنا ہی غریب ہو دل غنی ہو مالدار ہے اور اس کا برعکس ہے تو فقیر ہے۔ اور مال داری کا تعلق دل سے ہے اور ایک روایت میں بھی ہے کہ اصل غنا نفس کا غنی ہے اور بزرگی یعنی بڑوں جیسے کام اور معاملہ اور اخلاق کردار اطوار اس کا تعلق عقل سے ہے نہ کہ عمر اور سال سے دیکھئے ایک آدمی کی عمر تو ضرور پچھتر سال کی ہوتی ہے مگر مزاج اور کردار پندرہ سال کے لڑکوں جیسا ہوتا ہے وہ فی الواقع بزرگ نہیں اور بعض لڑکا سنجیدہ تحمل مزاج عقلمند اس کے کارنامہ بڑوں جیسے وہ درحقیقت بزرگ ہے گو بظاہر نوعمر ہے بہر حال اس کے ہم پیشہ لڑکوں نے کہ وہ بھی ملازم ہوں گے حسد کی وجہ سے اس پر کسی چیز میں خیانت کی تہمت لگائی اور اس کے ہلاک کرانے میں بے سود کوشش کی بے فائدہ اس معنی کر کہ بادشاہ نے ان کی بات پر کوئی توجہ نہ دی اور یہی بڑوں کی شان ہوتی ہے بلا تحقیق کسی کا یقین نہیں کرتے اور پھر دشمن کیا کرے گا جب مہربان ہو دوست یہاں مراد بادشاہ ہے۔

تشریح الفاظ مع ترکیب: سرہنگ زادہ را سردار فوج، یا جمع دار کا بیٹا، اور یہ مفعول بہ ہے را علامت مفعول کی دیدم فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، بر جار در مضاف سرائے مضاف الیہ مضاف اغلمش نام بادشاہ کا مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مجرور بر جار کا جار با مجرور متعلق دیدم کے فعل با فاعل و مفعول بہ مقدم و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، کہ بمعنی جو کہ اسم موصول عقل بالفتح خرد، دانش جو اچھے برے خیر و شر میں تمیز کرے یا ایسی طاقت ہے جو انسان کو شریعت کے احکام اور خدائی مرضی سے باندھ دے کہ عقل بمعنی بستن ہے اور اسی سے عِقال ہے جس سے اونٹ کی ٹانگ باندھی جائے، کیاست دانائی، عقلمندی، فہم سمجھ، سمجھ داری، فراست ذہانت، وہ دانائی اور سمجھداری کا نام ہے کہ اس کے ذریعہ انسان بغیر دوسرے کے بتائے ایک دم اس راز اور مافی الضمیر سے آگاہ ہو جائے جیسے بعض طالب علم بہت جلد استاذ کے پیٹ کی بات سمجھ جائے یہ ذہانت ہے اور فراست فافہم۔ بہار باراں باضافہ یسیر، زائد الوصف بیان سے زائد جو بیان کرنے میں نہ آئے جیسے زائد پانی برتن میں نہ آئے، بالائے سرش اس کے سر پر، زہوشمندی ہوشمندی سے ی مصدری ہے صاحبِ ہوش ہونا، ستارۂ بلندی بلندی کا ستارہ، فی الجملہ حاصل کلام، یا خلاصہ، مقبول مظروف اور مضاف، نظر سلطان مضاف الیہ ہے اور ظرف اضافت مظروف کی ظرف کی طرف یعنی مقبول در نظر سلطان آمد بادشاہ کی نظر میں مقبول آیا (ہوا) کہ جمال صورت کہ تعلیلیہ ہے اور ظاہر ہے کہ ظاہری خوبصورتی کا بھی ایک اثر ہوتا ہے اور باطنی تو خیر ہے ہی قیمتی اور باطنی سے مراد اچھی سیرت اچھے اخلاق کردار وغیرہ مراد ہیں، تونگری دراصل تواں گری تھی، تواں قدرت، گر والا، ی مصدری ہے اور حل مطلب میں دل سے مالداری اور عقل سے بزرگی کا تعلق ہے اس کی تفصیل آچکی ہے۔

ابنائے جنس او ہم پیشہ یا اس جیسے لڑکے یا اس کے اقرباء، منصب، مرتبہ، عہدہ، خیانت، کسی کی امانت میں

کتر بیونت کرنا یا ردو بدل کرنا، مُتَّھَمْ تہمت لگا ہوا، صیغہ اسم مفعول از افتعال اتہام تہمت لگانا۔

ملک پرسید کہ موجبِ خصمی ایشاں در حق تو چیست گفت در سایۂ دولتِ خداوندی

بادشاہ نے پوچھا کہ ان کی دشمنی کا سبب تیرے حق میں کیا ہے کہا اس نے شاہی دولت کے سایہ میں

دَامَ مُلکُہٗ ہمگناں را راضی کردم مگر حسوداں کہ راضی نمی شوند الا بزوالِ نعمتِ من

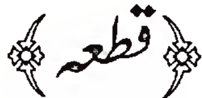
کہ ہمیشہ رہے اس کا ملک سب کو راضی کیا میں نے مگر حسد کرنے والے کہ راضی نہیں ہوں گے مگر میری نعمت کے زوال سے

دولت واقبال خداوندی باقی باد۔

(اور خدا کرے) شاہی دولت اور نصیبہ باقی ہو جیو (باقی رہے)

حل مطلب: بادشاہ نے لڑکے سے پوچھا تیرے ساتھ مخالفین کی دشمنی کا سبب کیا ہے اس نے اولاً بادشاہ کو دعا دی اور احسان مانا کہ آپ کا ملک ہمیشہ رہے آپ کے زیر سایہ میں نے سب کو راضی کر لیا مگر ان مخالفین حاسدین کی دشمنی کا سبب حسد ہے اور یہ اسی وقت راضی ہوں گے جب میرے پاس نہ یہ دولت رہے نہ رتبہ اور یہ عہدہ، پھر دعا کی دی اللہ تعالیٰ آپ کی سلطنت اور اقبال کو باقی رکھے گو میرے پاس یہ سب کچھ آپ کی بدولت ہے یہ احسان شناسی کی بات کہی اور اب تو لوگ احسان فراموش ہو گئے اور اس میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب تک آپ سلامت ہیں مجھے ان سے کیا ڈر ہے۔

تشریح الفاظ مع ترکیب بعض جملہ: موجب سبب، خصمی دشمنی، خصم دشمن، خداوندی شاہی، دَامَ ملکہ جملہ دعائیہ ہمیشہ رہے اس کا ملک، ہمگناں را راضی کردم سب کو راضی کیا میں نے، ہمگناں مفعول را علامت مفعول بہ راضی کردم فعل مرکب ضمیر فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اور ہمگناں مفعول بہ اور مستثنیٰ منہ مگر حرف استثنیٰ حسوداں مستثنیٰ مستثنیٰ منہ حرف استثنیٰ اور مستثنیٰ سے مل کر مفعول بہ فعل با فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ، کہ بمعنی ہر کہ راضی نمی الخ یہ جملہ بھی مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ پر مشتمل ہے دولت واقبال معطوف علیہ ومعطوف سے مل کر مضاف خداوندی مضاف الیہ پھر فاعل ہوا باقی باد فعل مرکب دعائیہ کا ترجمہ اوپر آچکا اور حسوداں جمع ہے حسود کی صیغۂ مبالغہ، زیادہ حسد کرنے والا۔



قطعہ

توانم اینکہ نیازارم اندرونِ کسے	حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست
کر سکوں میں نہ ستاؤں کوئی دل	کیا کروں حاسد کو وہ خود رنج میں ہے
طاقت رکھتا ہوں میں یہ کہ نہ ستاؤں کسی کا دل	حاسد کو کیا کروں کہ وہ از خود (خود ہی) رنج میں ہے

بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست | کہ از مشقتِ اوجز بمرگ نتواں رست
مر جا حاسد تا چھوٹے یہ رنج ہے | ما سوائے موت اس سے نہ چھوٹے

اے حاسد مر جا تو تا کہ چھوٹے (اس مصیبت حسد سے) کہ یہ کہ اس کی مشقت سے سوائے موت کے ناممکن ہے چھوٹنا ایک رنج ہے مطلب یہ کہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ کسی کو نہ ستاؤں لیکن حاسد کا کیا علاج وہ حسد کی وجہ سے رنج حسد میں مبتلا ہے، اور میرے حاسد تو مر جا کہ یہ حسد ایسا رنج ہے بجز موت اس سے نہ چھوٹے گا۔

قطعہ

شور بختاں بآرزو خواہند | مقبلاں را زوال نعمت وجاہ
بدنصیبوں کی رہی یہ آرزو | بانصیبوں کا ہو زوال مال وجاہ
بدنصیب تمنا کے ساتھ چاہتے ہیں | نصیبہ ور لوگوں کے نعمت اور مرتبہ کے زوال کو
گر نہ بیند بروز شپرۂ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
گر نہ دیکھے دن میں چمگادڑ کی آنکھ | اس میں سورج کی بتاؤ کیا گناہ
اگر نہ دیکھے (کچھ) دین میں چمگادڑ کی آنکھ | تو (اس میں) سورج کی ٹکیہ کا کیا گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں | کور بہتر کہ آفتاب سیاہ
سچ اگر چاہے ہزاروں ایسی آنکھ | کور بہتر ہیں کہ ہو سورج سیاہ
سچ اگر چاہے) کہ ہزار آنکھ ایسی (جیسی چمگادڑ کی) | اندھی بہتر ہیں آفتاب سیاہ ہونے سے

مطلب یہ ہے کہ بدنصیب مارے حسد کے جلے جاتے ہیں اور یہ تمنا کرتے ہیں کہ نصیب ور لوگوں کے پاس نہ مال و دولت رہے نہ کوئی عہدہ اور مرتبہ جب اللہ نے انہیں نوازا ہے ان کا اس میں کیا قصور لہٰذا حاسدوں کا جلنا اور ان کا زوال چاہنا عبث اور گناہ ہے اور اگلا شعر بطور تمثیل کے ہے کہ حاسد بدخواہ مثل چمگادڑ ہے اور نصیبہ ور مثل آفتاب کے ہے۔ دیکھئے اگر دن میں چمگادڑ کی آنکھ سورج کو نہ دیکھ پائے تو اس میں آفتاب کا کیا قصور اس نے چمگادڑ کے حق میں کیا غلطی کی جس سے وہ اسے نہیں دیکھ پاتی قصور چمگادڑ کی آنکھ میں ہے کہ دیکھنے کی صلاحیت نہیں ایسے ہی قصور حاسدوں کا ہے کہ وہ انہیں اچھی نظر سے دیکھنے کی توفیق نہیں اس لئے اچھی طرح دیکھتے نہیں سچ بات یہ ہے کہ ایسی ہزار آنکھ جو سورج کو نہ دیکھ پاتیں ان کا اندھا ہونا بہتر ہے سورج کے سیاہ ہونے یا نہ دیکھنے سے کہ ایسا ہونے سے پوری دنیا کا بھاری نقصان ہے اور ظاہر ہے اور نہ دیکھنے والی آنکھوں کے اندھا ہونے سے نقصان جزئی ہے خاص انہیں کا، ایسے ہی

ایسے حاسدوں کا جل بھن کر ختم ہونا بہتر ہے نصیبہ وروں کے زوال چاہنے سے، بہار باراں میں کہا اخلاقِ ناصری کے حوالہ سے کہ حاسد ہمیشہ بیمار رہتا ہے اور رنج اس سے زائل نہیں ہوتا اگر ایک آدمی کی نعمت زائل ہوگئی کسی دوسرے کو اللہ دے گا یہ پھر حسد کرے گا۔ شعر

حاسد کو نہیں یک لخت آرام جہاں میں رنج جاں ہے جب تک جان ہے جان میں

تشریح الفاظ مع ترکیب: توانم اینکہ نیازارم اندرونِ کسے طاقت رکھتا ہوں میں کہ؛ کہ بیانیہ ہے، اندرونِ کسے کسی کا دل، حسودرا رادر ینجا بمعنی برائے ہے یعنی حاسد کے واسطے کیا علاج کروں کہ مجھ سے وہ رنجیدہ نہ ہو، زخود اے آں از خود یعنی وہ اپنے آپ سے، برنج درست ب بمعنی در کہ آگے لفظ در ہے رنج میں ہے اور وہ حسد ہے، بمیر فعل امر مرتو، کیں دراصل کہ ایں کہ یہ رنج، رنجیست اس میں یے موصوف کی ہے یعنی حسد ایسا رنج ہے، شور بختاں بآرزو خواہند خواہند فعل شور بختاں فاعل، بآرزو جار مجرور متعلق از فعل، مقبلاں را ان راعلامت اضافت زوال مضاف نعمت وجاہ معطوف علیہ ومعطوف ہوکر مضاف مقبلاں مضاف الیہ یہ سب مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ پہلے مصرعہ میں فعل خواہند کا فعل با فاعل ومتعلق ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، شپرہ چشم اضافت مقلوبی اے چشمِ شپرہ اور شپرہ دراصل شب پرتھا ب کوپ سے بدل کر ادغام کردیا شپّرہ ہوا، بہار باراں، اور یہ فاعل ہے نہ بیند کا، چمگادڑ کے نہ چونچ ہوتی نہ پر مثل چوہے کہ دانت اور منہ رکھتا ہے رات میں دکھائی دیتا ہے انڈے نہیں دیتا بچے پیدا ہوتے ہیں، چشمۂ آفتاب سورج کی ٹکیا، مراد سورج، راست خواہی یعنی اگر سخن راست خواہی پرسیدن آں این ست کہ ہزار چشم چناں ہزار آنکھ ایسی، کور اندھا، اندھی کہ بمعنی از یعنی کور بہتر از آفتاب، بہار باراں میں اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے بل کہ ہر بڑے آدمی کو چاہئے کہ محض کسی کے کسی پر کسی طرح کی خیانت کا الزام یا تہمت لگانے سے غصہ میں آکر یقین نہ کرے جب تک تحقیق نہ ہوجائے کیوں کہ اکثر وبیشتر حاسد لوگ بادشاہ اور بڑے لوگوں کے مقربین پر تہمت لگاتے ہیں ان کے کمالات پر جلنے کی وجہ سے۔

حکایت

یکے را از ملوکِ عجم حکایت کنند کہ دستِ تطاول بر مالِ رعیت دراز کردہ بود

عجم کے بادشاہوں میں سے ایک کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ اس نے ظلم کا ہاتھ رعایا کے مال پر دراز کیا تھا

وَجورُ واَذِیَّت آغاز تا بجائے کہ خلق از مکایدِ ظلمش بجہاں بر فتند

اور ظلم اور تکلیف پہنچانا شروع کر رکھا تھا یہاں تک کہ مخلوق اس کے ظلم کی تدبیروں سے (مکروں سے) دنیا میں دوسری جگہ چلی گئی

واز کربت جورش راہِ غربت گرفتند چوں رعیت کم شد ارتفاعِ ولایت
اور اس کے ظلم کی تکلیف سے غربت کا راستہ اختیار کیا انھوں نے جب پبلک کم ہوئی سلطنت کی آمدنی نے
نقصان پذیرفت وخزینہ تہی ماند ودشمناں طمع کردند وزور آوردند
نقصان قبول کیا (گھٹ گئی) اور خزانہ شاہی خالی ہوگیا اور دشمنوں نے لالچ کیا (اس کا ملک فتح کرنے میں) اور زور لائے (زور پکڑ گئے)

مطلب: ایک عجمی ظالم بادشاہ کی حکایت ہے جو رعایا کا مال ہڑپ کرتا تھا اور اس قدر ظلم وزیادتی کر رکھی تھی کہ آخر لوگ اس کے ظلم کی تاب نہ لاکر اس کے پاس سے ادھر ادھر چلے گئے پبلک نہ رہی آمدنی گئی اور خزانہ خالی ہوگیا دشمن زور پکڑ گئے اور اس کی سلطنت فتح کرنے کا لالچ کرنے لگے۔

تشریح الفاظ: حکایت یکے را الخ را علامت اضافت یعنی حکایت یکے از ملوک عجم، کنند بیان کنند، دستِ تطاول ظلم کا ہاتھ، تطاول، دست دراز کرنا، یہاں تطاول سے مراد ظلم ہے، جور واذیت جور ظلم، زیادتی، اذیّت، عربی لفظ ہے، تکلیف دینا، آغاز کے بعد لفظ کردہ بود محذوف ہے اے آغاز کردہ بود یہ معطوف ہے دراز کردہ بود پر، تا بجائے، یہاں تک کہ یہ غایت ہے، مکائد جمع مکیدۃ کی بمعنی برا سوچ، بری تدبیر، مکر وفریب، از کربتِ جورش کربت، دکھ، رنج، تکلیف، مصیبت، جور، زیادتی، ظلم، اس کے ظلم کی تکلیف سے، راہ غربت گرفتند سفر کا راستہ اختیار کیا انھوں نے، ارتفاع آمدنی، لغوی معنی بلند ہونا، نقصان پذیرفت کم ہوگئی، خزینہ خزانہ، زور آوردن زور پکڑنا، طاقتور ہونا۔

قطعہ

ہر کہ فریاد رس روزِ مصیبت خواہد	گو در ایامِ سلامت بجوانمردی کوش
جو مصیبت میں ہے چاہے مددگار	تو غِنی میں کر سخاوت بار بار
جو (اپنا) مددگار مصیبت کے دن چاہے	کہ (اسکو) سلامتی کے دنوں میں سخاوت میں کوشش کر
بندۂ حلقہ بگوش ار ننوازی برود	لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش
اپنا بندہ ننوازے جائے بھاگ	مہربانی سے پرایا تابعدار

تابع دار غلام کو اگر نہ نوازے گا تو چلا جائے گا مہربانی کر مہربانی تاکہ بیگانہ (بھی) ہوجائے فرمانبردار

مطلب یہ کہ جب تو خوش حال ہے خوب داد ودہش کرتا کہ لوگ وقت مصیبت تیرے کام آئیں ورنہ اپنا تابعدار غلام، نوکر بھی تنگی سے تنگ ہوکر بھاگ جائے گا اور مہربانی اور سخاوت سے پرایا بھی اپنا ہوجائے گا۔

تشریح الفاظ: فریادرس اسم فاعل سماعی، مضاف روزِ مصیبت مرکب اضافی ہوکر مضاف الیہ یہاں اضافت مظروف کی ظرف کی طرف، مضاف با مضاف الیہ مفعول بہ خواہد فعل کا، ہر کہ فاعل جو چاہے مصیبت کے وقت کا فریادرس، یعنی فریادرس مصیبت کے دن میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط اگلا مصرعہ جزا ہے، ایام سلامت خوشحال کے دن، جوانمردی سخاوت، کوش امراز کوشیدن، بندہ حلقہ بگوش پہلے زمانہ میں رسم تھی ایران میں جب غلام خریدتے اس کے کان میں کوئی چاندی وغیرہ کا حلقہ ڈال دیتے یہ اس کی غلامی کا نشان ہوتا اور غلام عام طور سے فرمانبردار ہوتا تھا اس لئے بندہ موصوف حلقہ بگوش صفت بمعنی فرمانبردار، یعنی فرمانبردار غلام، لطف مہربانی، اگلا لطف تاکیداً ہے۔

بارے در مجلس او کتابِ شاہنامہ می خواندند در زوالِ مملکت ضحاک وعہدِ فریدوں

ایک باراس کی مجلس میں کتاب شاہنامہ پر پڑھ رہے تھے ضحاک بادشاہ کی سلطنت کے زوال وفریدوں کے دور کے بیان میں

وزیر ملک را پرسید کہ ہیچ تواں دانستن کہ فریدوں کہ گنج وملک وحشم نداشت

وزیر نے بادشاہ سے پوچھا کچھ ممکن ہے جاننا، آپ کو کچھ معلوم ہے کہ فریدوں باوجودیکہ خزانہ اور ملک اور لشکر نہ رکھتا تھا یعنی زیادہ

چگونہ مملکت برو مقرر شد گفتا چنانکہ شنیدی خلقے برو بتعصُّب گرد آمدند

کس طرح سلطنت اس پر مقرر ہوئی اس کو مل گئی، اس نے کہا جیسا کہ تو نے بھی سنا ایک مخلوق اس فریدون پر حمایت کے لئے جمع ہوگئی

وتقویت کردند پادشاہی یافت گفت اے ملک چوں گرد آمدنِ خلقے موجبِ پادشاہی است

اور اس کو تقویت دی بادشاہ ہی پائی کہا وزیر نے کہ اے بادشاہ جب ایک مخلوق کا جمع ہونا بادشاہی کا سبب ہے

تو خلق را برائے چہ پریشاں می کنی مگر سر پادشاہی کردن نداری

پھر تو مخلوق کو کس واسطے پریشان کرتا ہے شاید بادشاہی کرنے کا خیال نہیں رکھتا ہے تو

فرد

ہماں بہ کہ لشکر بجا پروری — کہ سلطاں بہ لشکر کند سروری

یہ بہتر ہے لشکر کو محنت سے پال — کہ سلطان کو لشکر کرے بانہال

یہی بہتر ہے کہ لشکر کو دل وجان سے پالے تو اس لئے کہ بادشاہ لشکر کے سبب کرتا ہے سرداری (بادشاہت)

مطلب یہ ایک باراس ظالم بادشاہ کی مجلس میں لوگ شاہنامہ فردوسی پڑھ رہے تھے جس میں یہ بیان تھا کہ ضحاک بادشاہ کی سلطنت کا زوال ہوا اور فریدوں بادشاہ کا مبارک دور آگیا وزیر نے بادشاہ سے دریافت کیا ہے کچھ پتہ ہے جب کہ فریدوں بمقابلہ ضحاک اتنا خزانہ اور بڑا ملک اور زیادہ فوج والا نہ تھا کس طرح اسے ضحاک کی بادشاہت مل گئی

بادشاہ بولا تو نے سنا تو ایک مخلوق ضحاک والی اس کے پاس مدد کے لئے آ گئی اور اسے طاقتور بنا دیا اور ضحاک کو کمزور لہٰذا بادشاہت پائی وزیر بولا جب مخلوق کا مدد بہم پہونچانا سلطنت کا باعث ہے پھر آپ کیوں مخلوق کو پریشان کر رہے ہیں شاید بادشاہت کرنے کا خیال نہیں ہے، اس (بادشاہ کو چاہئے) اپنی فوج کو دل وجان سے پالے کیوں کہ بادشاہ فوج کے ذریعہ ہی بادشاہت کرتا ہے اور بس۔

تشریح الفاظ: بارے ایک بار، درمجلس او اس کی مجلس میں، شاہنامہ فردوسی طوسی کی مشہور کتاب ساٹھ ہزار اشعار پر مشتمل جس میں عجمی ایرانی بادشاہوں کے احوال مذکور ہیں جسے محمود غزنوی کے حکم سے تیس سال میں لکھا، کہتے ہیں کہ فردوسی کو ہر شعر کے بدلے دو اشرفی انعام دی گئی واللہ اعلم، مگر اس میں نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو چار اشعار ہیں بس اس کے بعد اچھے پیرایہ میں سب سے پہلے نعت نبی علامہ نظامی گنجوی نے سکندر نامہ میں بالتفصیل اشعار کہے اور پھر بعد کے لوگوں نے ان کی اتباع کی مثلاً شیخ سعدی وغیرہ نے اشعار میں نعت نبی بیان کی، ضحاک زیادہ ہنسنے والا، ایک بادشاہ کا نام کہتے ہیں کہ ولادت کے وقت اس کے اگے دانت تھے چوں کہ اس کے والدین عربی النسل تھے تیمناً اس کا نام ضحاک رکھ دیا نہ یہ کہ وہ ہنستا ہوا پیدا ہوا اور بعض نے کہا یہ معرب ہے، دہ آک سے معنی دس اور آک بمعنی عیب کہ اس میں دس عیب تھے۔ ا-سخت مزاج۔ - پستہ قد۔ ۳- زیادہ گھمنڈ۔ ۴- بے شرمی۔ ۵- زیادہ کھانا۔ ۶- بدزبانی۔ ۷- ظلماً دوسرے کا مال ہڑپنا۔ ۸- جلد بازی۔ ۹- جھوٹ بولنا۔ ۱۰- بے دینی۔ اور اس نے فریدون کے باپ آبتین کو مارا تھا ناحق، اس وقت فریدوں چھوٹا سا بچہ تھا اسکی ماں نے ضحاک کے ڈر سے جنگل اور پہاڑوں میں اس کی پرورش کی پھر وہ بالغ ہوا اور ضحاک نے اپنے باپ کو بھی مارا تھا اس کے وبال نے اس کو پکڑا شیطان نے اس کی کمر کو چوما اور اس کے دونوں کندھوں پر زخم ہوا، اس میں دو سانپ پیدا ہوئے ان کی خوراک آدمی کے سر کا مغز تھا وہ نہ ملتا اسے کاٹتے اس لئے اس نے بہت سے آدمیوں کو مارا ایک دن ایک لوہار کے بیٹے کا نمبر آیا لوہار نے لکڑی پر وہ چمڑا جسے باندھ کر کام کرتا تھا لکڑی پر لپیٹ کر لوگوں کو آواز دے کر ضحاک کے مقابلہ کے لئے جمع کیا اور پھر بادشاہ فریدوں کی تلاش میں نکلا اس نے فریاد کی وہ آ گئے، ایک رات ضحاک کمند لے کر فریدوں کے قتل کے لئے آیا فریدوں نے اس کے سر پر گرز مارا سر پر خود پہنے تھا سخت ضرب لگی مگر بچ گیا فریدوں نے پھر اسے قید کیا بعد میں ختم کر دیا، بہار باراں اور شرح گلستاں فارسی میں لکھا کہ جس چمڑے کو لوہار نے لکڑی پر لپیٹ کر لوگوں کو ضحاک کے خلاف لڑائی کیلئے جمع کیا تھا فریدوں نے اسے قیمتی جواہر سے مرصع کیا اور اپنے ہمراہ ہر جنگ میں رکھتا تھا یہ ہے قدردان، اور آج کوئی کسی کا احسان پہچانتا ہے اور فریدوں کی مدت حکومت ۵۰۰ برس لکھی ہے، ممکن ہے کاتبوں نے ۵۰ کا ۵۰۰ لکھ دیا ہو۔

پیچ تواں داشتن محاورہ ہے کچھ آپ کو معلوم ہے، حشم دبدبہ، فوج، بر و مقرر شد محاورہ ہے اس کو مل گئی، گفتا

الف زائد بمعنی گفت، خلقے یہ لفظ عظمت اور کثرت کے ہے زیادہ مخلوق، بر واس پر یعنی اس کے پاس، بعصب گرد آمدند مدد کے واسطے جمع ہوگئی، تقویت کردند بمعنی دادند یعنی تقویت دی انھوں نے، سر پادشاہی بادشاہت کا خیال، لشکر بجاں پروری یعنی فوج کو محبت کے ساتھ دل وجان سے پالے تو۔

ملک گفت موجبِ گرد آمدنِ سپاہ ورعیت ولشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کرم باید

بادشاہ نے کہا فوج اور رعیت اور لشکر کے جمع ہونے کا سبب کیا ہے وزیر نے کہا بادشاہ کو کرم چاہئے کرنا

تابدو گرد آیند ورحمت تا در پناہِ دولتش ایمن نشینند وترا ایں ہر دو نیست

تاکہ اس کے پاس جمع ہو جائیں اور رحم چاہیے تاکہ اس کی سلطنت کی پناہ میں مطمئن ہو کر بیٹھیں اور تجھ میں یہ دونوں نہیں

مثنوی

نکند جور پیشہ سلطانی — کہ نیاید زگرگ چوپانی

کرے گا نہ ظالم وہ سلطانی مان — نہیں بھیڑیئے سے ہے چوپانی جان

نہیں کرے گا ظالم بادشاہت اس لئے کہ بھیڑیئے سے نہیں آتا چرواہاپن، بھیڑ بکری چرانے کا کام

پادشاہے کہ طرحِ ظلم فگند — پائے دیوارِ ملکِ خویش بکند

بادشاہ جو کہ ظلم اپنائے گا — دیوار اپنے ملک کی وہ ڈھائے گا

جو بادشاہ ظلم کی روش ڈالے گا، اختیار کرے گا — اپنے ملک کی دیوار کی جڑ اکھاڑے گا

بادشاہ نے وزیر سے معلوم کیا کہ میرے پاس پبلک کیسے جمع ہو اس نے بتایا بادشاہ کو کرم اور رحم کرنا چاہئے اور آپ میں یہ دونوں بات نہیں پھر کیسے بات بنے اور آگے بطور نصیحت مثنوی ہے کہ ظالم آدمی اچھی طرح بادشاہت نہ کر پائے گا دلیل یہ کہ بھیڑیئے سے بکری چرانے کا کام نہیں ہو سکتا، الٹا انہیں کھا جائے گا ایسے ہی ظالم کا ظلم لوگوں کو کھا جائے گا اور جو ظلم کرے گا اپنا ملک برباد کرے گا یا کسی کو دے بیٹھے گا جیسا آگے آرہا ہے۔

تشریح الفاظ: موجب گرد آمدن جمع ہونے کا سبب، سپاہ لشکر، فوج، رعیت پبلک، کرم بخشش، بدو اے بہ او ہمزہ کو دال سے بدل کر بدو ہوا، ب کے معنی پاس، یعنی اس کے پاس، گرد آیند یعنی جمع ہو جائیں، اور رحمت اور رحم اس کا عطف کرم باید پر ہے یعنی کرم باید معطوف علیہ رحمت باید معطوف ترجمہ کرم چاہئے اور رحم چاہئے کرنا، ایمن اسم تفضیل زیادہ امن والا، زیادہ مطمئن، جور پیشہ ظالم، سلطانی بادشاہت، چوپائی، چرواہاپن، پادشاہے کہ اسم موصول طرح ظلم ظلم کا طریقہ، روش، فگند دراصل افگند تھا شعر کی وجہ سے الف حذف کیا اور یہ مضارع ہے افگندن

...نا سے، پائے دیوار دیوار کی بنیاد، بکند مضارع از کندن کھودنا۔

ملک را پندِ وزیر ناصح موافقِ طبعِ مخالف نیامد وروئے از سخنش درہم کشید

بادشاہ کو نصیحت کرنے والے وزیر کی نصیحت بادشاہ کی مخالف طبیعت کے موافق نہ آئی اور چہرہ اس کی بات سے غصہ میں پھیر لیا

وبزنداں فرستاد وبسے . بر نیامد کہ بنی عمانِ سلطاں بمنازعت برخاستند

اور قید خانہ میں بھیج دیا اور بہت زمانہ نہ گزرا کہ بادشاہ کے چچا کے لڑکے جنگ کے لئے اٹھ گئے

وبمقاومت لشکر آراستند وملکِ پدر خواستند قومیکہ از دستِ تطاول ایں

اور مقابلہ کے لئے لشکر سنوارا اور (اپنے) باپ کا ملک چاہا، طلب کیا جو قوم اس کے ظلم کے ہاتھ سے

بجاں رسیدہ بودند وپرشاں شدہ بر ایشاں گرد آمدند وتقویت کردند

جاں سے تنگ آچکی تھی (عاجز ہوگئی تھی) اور پریشان ہوگئی تھی وہ ان کے پاس جمع ہوگئی اور انھوں نے مدد دی

تا ملک از تصرُّفِ ایں بدر رفت وبر آناں مقرر شد

چناں چہ ملک اس کے قبضہ سے نکل گیا اور ان پر مقرر ہوا (ان کو مل گیا)

مثنوی

پادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست
دوستدارش روزِ سختی دشمنِ زور آور ست

ماتحت پر شاہ روا رکھے ستم اے اخی
دوست اس کا روزِ سختی جاں لے دشمن قوی

جو بادشاہ جائز سمجھے ظلم ماتحت پر
اس کے دوست بھی سختی کے دن اس کے طاقتور دشمن ہیں

با رعیت صلح کن وز جنگِ خصم ایمن نشیں
زانکہ شاہنشاہِ عادل را رعیت لشکر ست

صلح کر پبلک سے اور دشمن سے ہو بے خوف تو
شاہِ عادل کے لئے لشکرِ رعیت بن گئی

پبلک کے ساتھ صلح کر اور دشمن کی لڑائی سے مطمئن بیٹھ
اس لئے کہ عادل بادشاہ کے لئے پبلک لشکر ہے

فرد

غمِ زیر دستاں بخور زینہار
بترس از زبردستےِ روزگار

غمِ ماتحت کا تو کھا سر بسر
زمانہ زبردست ہے اس سے ڈر

ماتحت کا غم کھا ضرور . ڈر زمانے کی زبردستی سے

بادشاہ کو وزیر کی نصیحت راس نہ آئی ناراض ہوا اور اسے جیل بھیج دیا زیادہ وقت نہ گزرا کہ اس کے چچیرے بھائی

کہ ان کے باپ سے اسے یہ ملک ملا تھا لڑائی اور مقابلہ کے لئے آمادہ ہو گئے لوگ اس ظالم سے پریشان تھے سب نے ان بھائیوں کے پاس جمع ہو کر مدد بہم پہنچائی گھمسان کی لڑائی ہوئی اور اس سے ملک چھین کر مالک بن گئے۔

تشریحِ الفاظ: ملک را را علامت اضافت، عبارت یوں ہے پند وزیر ناصح، موافقِ طبع مخالفِ ملک نیامد، موافق مضاف طبع مخالف مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ، پھر یہ مضاف، مِلک مضاف الیہ فافہم، روئے درہم کشیدن چہرہ غصہ میں پھیرنا، ناراض ہونا، بسے یعنی بسے زمانہ، نیامد اے نگذشت، بنی عمان، دراصل بنین عماں تھا اضافت کے سبب ن گر گیا بنی ہوا بنی عم سے بنی عمان الف نون جمع کے لئے لگا دیا چچا کے بیٹے، مُنازعت جھگڑا، لڑائی، جنگ، مقاومت مقابلہ، بجاں رسیدن جان سے تنگ آنا، برایشاں اے نزدِ ایشاں ان کے پاس، گرد آمدند جمع شدند، برآناں متقرر شد ان پر مقرر رہوا، ان کو مل گیا، زینہار ضرور، ہرگز، تقویت کردن، مدد کرنا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ اور ہر مالک کو چاہئے اپنے ماتحتوں پر رحم و کرم کا معاملہ کرے ظلم وستم نہ کرے کہ ظلم وستم کے ساتھ بادشاہت اور امارت باقی نہیں رہ سکتی ہے گو کفر کے ساتھ رہ سکتی ہے، فافہم انہ عجیب وغریب۔

حکایت

پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشست وغلام دیگر دریا را ندیدہ بود ومحنت کشتی نیازمودہ

ایک بادشاہ ایک عجمی غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا اور غلام نے اس سے پہلے دریا نہ دیکھا تھا اور کشتی کی مشقت نہ آزمائی تھی

گریہ وزاری آغاز نہاد ولرزہ بر اندامش افتاد ملک را عیش ازو مُنَغَّص بود

رونا چلانا شروع کیا اور کپکپی اس کے بدن پر واقع ہوئی (گری) بادشاہ کا عیش اس کی وجہ سے مُکدّر تھا

کہ طبعِ نازک تحمل امثالِ ایں صورت نہ بندد

اس لئے کہ نازک طبیعت کے لئے ایسی چیزوں کے تحمل کی صورت نہیں بنتی یعنی ایسی چیزوں کو برداشت نہیں کرپاتی

چارہ ندانستند حکیمے دراں کشتی بود ملک را گفت اگر فرماں دہی او را بطریقے خاموش گردانم

(اسے خاموش کرنے کی) کوئی تدبیر نہ جانی ایک عقلمند اس کشتی میں تھا بادشاہ سے بولا اگر آپ حکم دیں اسے ایک طریقے سے چپ کردوں گا میں

گفت غایت لطف وکرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند

اس نے کہا انتہائی لطف وکرم ہوگا (حکیم نے اسے دریا میں ڈالنے کا حکم دیدیا) چناں چہ لوگوں نے غلام کو دریا میں ڈال دیا

چند نوبت غوطہ خورد از اں پس مویش گرفتند وپیش کشتی آوردند وبدو دست درسکانِ کشتی آویخت

چند بار غوطے کھائے اس کے بعد اس کے بال پکڑے اور کشتی کے سامنے لائے غلام دونوں ہاتھوں سے کشتی کے پچھلے حصہ میں لٹک گیا

چوں بر آمد بگوشہ بنشست وقرار یافت ملک را عجب آمد پرسید کہ حکمت چہ بود گفت از اول
جب باہر نکلا ایک کونہ میں بیٹھ گیا اور قرار پایا (چین پڑ گئی) بادشاہ کو تعجب ہوا پوچھا اس میں حکمت کیا تھی اس نے کہا کہ پہلے سے
محنتِ غرق شدن ندیدہ بود وقدر سلامت کشتی ندانستہ ہمچنیں قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید
غرق ہونے کی مشقت نہ دیکھی تھی اور کشتی کی سلامتی کی قدر نہ جانی تھی اسی طرح عافیت کی قدر ایسا آدمی جانے گا جو مصیبت
میں گرفتار ہو جائے۔

قطعہ

اے سیر ترانانِ جویں خوش ننماید — معشوقِ من ست آنکہ بنزدیک توزشت ست
اے سیر تجھے نان جویں اچھی نہ لگے ہے — معشوق میرا وہ جو تجھے اچھا نہ لگے ہے
او چھکے ہوئے تجھے جو کی روٹی اچھی نہیں لگتی — میرا معشوق ہے وہ جو تیرے نزدیک برا ہے
حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف — از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست
حوران بہشتی کو دوزخ لگے اعراف — اور دوزخیوں کو وہ بھی جنت ہی لگے ہے
جنتی حوروں کے لئے دوزخ ہے اعراف — دوزخیوں سے پوچھ اعراف جنت ہے

شعر

فرق ست میانِ آنکہ یارش در بر — با آنکہ دو چشم انتظارش بر در
فرق ہے اس میں جس کا یار ہے در بر (بغل میں) — اور اس میں جس کی نظر یار کے در پر
فرق ہے اس آدمی میں جس کا یار بغل میں — اور اس میں جس کی انتظار کی آنکھ یار کے در پر

تشریحِ الفاظ: عجمی عجم کا باشندہ، ماسوائے عرب خصوصاً ایران توران وغیرہ کو عجم کہتے ہیں، دریا سے مراد دریائے شور اور رود سے مراد آب شیریں ہوتا ہے جیسے رودِ نیل، رودِ گنگ بہار باراں، کشتی سے مراد جہاز، دیگر سے مراد اس سے پہلے، لفظی معنی دوسری بار، محنتِ کشتی اس سے مراد کشتی کا حرکت کرنا، اوپر نیچے ہونا، اور گاہے پانی میں غرق ہونا ہے، آغاز نہادن شروع کرنا، شروع کیا، اندامش اس کے بدن پر، افتاد واقع ہوئی، ملک را عیش را علامت اضافت اے عیش ملک، منغص ناخوش، دھٹیالہ، طبع نازک تحمل امثال ایں نازک طبیعت کے لیے اس جیسی باتوں کے برداشت کی صورت نہیں بنتی، حکیمے دانا آدمی جو حتی المقدور چیزوں کی حقائق سے واقف ہو، خاموش گردانم خاموش کردوں گا میں، غایت لطف وکرم باشد جزا ہے، اس سے پہلے شرط محذوف یعنی اے حکیم اگر ایں را خاموش گردانی،

غایتِ لطف وکرم باشد، اگر اس کو چھپ کردے تو انتہائی لطف وکرم ہوگا، بفرمود اے انداختن غلام دردریا، تا بمعنی چناں چہ، غوطہ ڈبکی کھانا پانی میں، بدودست دونوں ہاتھوں سے، درسکانِ کشتی آویخت سکان جمع ساکن، رہنے والا یعنی کشتی میں بیٹھنے والے، آویخت فعل لازم یعنی دونوں ہاتھوں سے ساکنان کشتی سے لپٹ گیا، اور سکان کے معنی کشتی کا پچھلا حصہ لینا غلط ہے بہار باراں وغیرہ شروحات میں لکھا ہے، قدر سلامت کشتی ندانستہ بود محذوف ہے کہ اس کا عطف پہلے جملہ ندیدہ بود پر ہے، اے سیر اے شکم سیر، نانِ جویں ین نسبت کے لئے جو والی روٹی جو کی روٹی، خوش اچھا، زشت بھونڈا، بدشکل، برا، حور دراصل حورا کی جمع ہے عربی میں فارسی والے مفرد مان کر اس کی جمع حوران لاتے ہیں حور جنت کی عورت جسکی رنگت گوری بڑی آنکھ اس میں سیاہی اور سفیدی خوب ہو، اعراف جنت اور دوزخ کے بیچ، بین بین کی جگہ وہاں کے رہنے والوں کی برائی اور نیکی برابر ہوں گی وہ کبھی جنت کی بہار اور راحت دیکھیں گے اور کبھی دوزخ کی حرارت اور یہ وہاں رہ کر دوزخی اور جنتیوں کو پہچانیں گے اور ان سے بات کریں گے پھر آخر کار جنت میں داخل کردیئے جائیں گے۔ میانِ آنکہ یارش در بر درمیان اس کے جس کا یار بغل میں، با آنکہ اس میں ب عطف کے لئے ہے، یعنی درمیان آنکہ اور درمیان اس کے، اس کے انتظار کی آنکھ معشوق کے در پر لگی ہو، یعنی ایک تو وہ جسے معشوق کا وصال حاصل اور ایک وہ جو دور سے معشوق کے دروازے پر نگاہ جمائے ہوئے ہے، دونوں میں بڑا فرق ہے حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں اور بڑے لوگوں کو اپنے مشکل کاموں میں عقلمندوں اور تجربہ کاروں سے مدد لینی چاہئے نیز خوشحالی اور عافیت کے زمانے میں اس کی قدر کرنی چاہئے اس کے زوال سے پہلے پہلے۔

حکایت

یکے از ملوکِ عجم رنجور بود در حالتِ پیری وامیدِ زندگانی

ایک عرب کے بادشاہوں میں سے بیمار تھا بوڑھاپے کی حالت میں اور زندگی کی امید

قطع کردہ کہ سوارے از در در آمد وبشارت داد کہ فلاں قلعہ را بدولت خداوند بکشادیم

منقطع کئے ہوئے تھا کہ ایک سوار دروازے سے داخل ہوا اور خوشخبری دی بادشاہ کے اقبال دولت سے فلاں قلعہ کو فتح کیا ہم نے

ودشمناں اسیر آمدند وسپاہ ورعیتِ آں طرف بجملگی مطیع فرماں گشتند ملک نفسے سرد برآورد

اور دشمن قید ہو کر آگئے اور اُس طرف کی فوج اور رعایا سب کی سب آپ کے حکم کے تابع دار ہوگئے بادشاہ نے ایک ٹھنڈا سانس لیا

وگفت ایں مژدہ مرا نیست دشمنانم را ست یعنی وارثانِ مملکت

اور کہا یہ خوش خبری میرے لئے نہیں میرے دشمنوں کے لئے ہے یعنی سلطنت کے وارثوں کے لئے

قطعہ

دریں امید بسر شد دریغ عمر عزیز
کہ آنچہ در دلم ست از درم فراز آید

اس آرزو میں گئی ہائے عمر یوں
کہ کبھی تو آرزو بر آئے گی

اس امید میں بسر ہوگئی ہائے افسوس پیاری عمر کہ جو کچھ میرے دل میں ہے سامنے آجائے یعنی دلی آرزو پوری ہوجائے

امید بستہ بر آمد ولے چہ فائدہ زانکہ
امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید

امید پوری ہوئی پر بے فائدہ
کیا رجا ہے عمر واپس آئے گی

بندھی ہوئی امید امید وابستہ پوری ہوئی اور لیکن کیا فائدہ اس لئے کہ (آگے) امید نہیں ہے کہ گزری ہوئی عمر واپس آئے گی

قطعہ

کوسِ رحلت بکوفت دستِ اجل
اے دو چشم وداع سر بکنید

کوچ کا نقارہ بجایا موت نے
میری دو آنکھیں وداع تم سر کرو

کوچ کا نقارہ بجادیا موت کے ہاتھ نے
اے میری دو آنکھ سر کو رخصت کرو

اے کفِ دست وساعد وبازو
ہمہ تودیعِ یک دگر بکنید

اے ہتھیلی پہونچا اور بازو میرے
یک دیگر کو سارے تم رخصت کرو

اے ہاتھ کی ہتھیلی اور پہونچا اور بازو
سب ایک دوسرے کو رخصت کرو

برمن او فتادہ دشمن کام
آخر اے دوستاں گذر بکنید

حسب منشا دشمن مجھ کمزور پر
آخر تم اے دوستو گزرے چلو

دشمن کے مقصد کے مطابق مجھ عاجز پر
آخر اے دوستو گزر کرو

روز گارم بشد بنادانی
من نکردم شما حذر بکنید

عمر میری گئی نادانی میں یوں
نہ بچا میں تم برائی سے بچو

میرا زمانہ (عمر) گزر گیا نادانی میں
میں نے نہیں کی احتیاط برائیوں سے تم تو احتیاط کرو

تشریح الفاظ مع بعض حلِ مطلب وقدرے ترکیب دربعض جا: ملوک جمع ملک، بادشاہ، رنجور دراصل رنجور تھا، جیسے دستور، مزدور اور یہ سب واؤ کے ماقبل کو ضمہ دیا واو کو ساکن کیا رنجور ہوا، بمعنی رنج والا یعنی بیمار رنجور بود مظروف ہے درحالت پیری اس کا ظرف ہے، امید زندگی قطع کردہ بود اسی پر معطوف ہے، اور زندگی کی امید قطع کئے

ہوئے تھے، کہ سوارے یہاں سوارے میں یا وحدکی ایک سوار مراد فوج کا سوار ہے نہ کہ عام سوار، دلیل اس کا یہ کہنا کہ فلاں قلعہ کو آپ کے اقبال کی بدولت ہم نے فتح کرلیا معلوم ہوا یہ بھی شریک تھا، از در درآمد داخل ہونا، بشارت خوش خبری، قلعہ پتھر وغیرہ سے بنا ہوا کشادہ مکان، چاروں طرف سے گھرا ہوا اندر سے کافی کشادہ صحن کا اونچی دیواریں جس میں پہلے بادشاہ راجہ مہاراجہ رہتے تھے، کشادن کھولنا، فتح کرنا مراد ہے، بدولت خداوند شاہی اقبال اور نصیب سے، بجملگی جملہ کا گ سے بدل کری مصدری لگادی یہاں جملگی بمعنی تمام ہونا جیسے بے پردگی میں ہے، مطیع فرمان، اسم فاعل از اطاعت، فرمانبردار، نفسے سرد برآورد ایک ٹھنڈا سانس لیا، نکالا، بھرا، مژدہ خوش خبری، مرانیست برائے من نیست رابمعنی برائے ہے، دشمنانم راست برائے دشمنانم میرے دشمنوں کے واسطے یہ میری سلطنت کے وارثوں کے لئے ہے، یعنی آل اولاد کے لئے کہ بسا اوقات آخرت سے غفلت کا سبب ہوتی ہے اس لئے قرآن کریم میں انہیں دشمن بتایا، دریں امید الخ عمر عزیز پیاری عمر، نایاب عمر، کہ مصرعہ ثانی کا بیانیہ ہے اس مصرعہ میں اس امید کا بیان ہے یعنی جو آرزو میرے دل میں پوشیدہ ہے وہ کسی طرح پوری ہو کر ظاہراً سامنے آجائے، یعنی قلعہ فتح ہونے کی تمنا لیکن وہ جب پوری ہوئی جب بچنے کی آس نہ رہی اور موت قریب آگئی اس وقت خوشخبری بے فائدہ، یدمیرے دروازے سے سامنے آئے، (میرے سامنے آئے) فائدہ جمع فوائد اس مال اور علم کو کہتے ہیں جس کو حاصل کیا جائے، نیز لغوی معنی، نتیجہ، حاصل، خوبی، افاقہ، آرام وغیرہ شرح بہارِ گلستاں اردو، وارثان جمع وارث کی مردے کے مال کا حقدار، کوسِ رحلت کوچ کا نقارہ، مرکب اضافی، مفعول بہ، کوفت فعل کا، دستِ اجل موت کے ہاتھ نے، فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اے حرف ندا، دو چشم مرکب اضافی، منادیٰ حرف ندا با منادی، فاعل دواع بکنید فعل مرکب امر سر یعنی سر را مفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا اے میری دو آنکھ تم وداع کرو سر کو، اور سر تمہیں الوداع اسی طرح اگلے شعر میں اوراعضاء کے لئے کہہ رہے ہیں جیسے ہمہ تودیع یک دیگر کہا، یعنی سب ایک دوسرے کو رخصت کرو، بر من اوفتادہ دشمن کام من موصوف افتادہ بمعنی عاجز، صفت اول دشمن کام صفت ثانی، یعنی جس کا حال دشمن کے مقصد کے مطابق خراب ہو اور اس کے بالمقابل لفظ ہے دوست کام جس کا حال دوست کے مقصد کے موافق اچھا ہو، یعنی میرا حال بمطابق دشمن خراب مرنے کو بیٹھا ہوں تم مجھ پر سے گزر وآ کر دیکھو اور میری بات سنو عبرت حاصل کرو اگلے شعر میں اس کو بتار ہے ہیں روز گارم بشد بنادانی، بشد بمعنی رفت مطلب یہ ہے کہ میری عمر یونہی نادانی اور غفلت میں بیکار گئی میں نے تو برائیوں سے پرہیز نہیں کیا تم تو کرو۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ بڑھاپے اور ضعیفی کے زمانے میں شہروں اور قلعوں کے فتح اور مسخر کرنے کی طرف دل نہ لگائے بل کہ سلطنت سے دل برداشتہ ہو کر آخرت کی طرف مائل ہوں۔

حکایت

ہُرمُز را گفتند از وزیرانِ پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہے معلوم نہ کردم
ہرمز سے کہا لوگوں نے باپ کے وزیروں سے کیا خطا دیکھی تو نے (آپ نے) کہ ان کو بند کیا تو نے کہا اس نے کوئی خطا نہ جانی میں نے
ولیکن بیقین دانستم کہ مُہابتِ من در دلِ ایشاں بیکرانست و بر عہدِ من اعتمادِ کلی ندارند
اور لیکن بالیقین میں نے جان لیا کہ میرا ڈر ان کے دل میں بے حد ہے اور میرے عہد و پیمان پر پورا بھروسہ نہیں رکھتے
ترسم کہ از گزندِ خویش آہنگِ ہلاکِ من کنند پس قولِ حکما را کار بستم کہ گفتہ اند
میں ڈرتا ہوں کہ اپنی تکلیف کے ڈر سے میری ہلاکت کا ارادہ کریں پس عقلمندوں کے قول پر عمل کیا میں نے جو کہا انھوں نے

(قطعہ)

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم	وگر باچنو صد برائی بجنگ
اس سے جو تجھ سے ڈرے ہے ڈر حکیم	اگر ایسے سو پر بھی جیتے تو جنگ
اس سے جو تجھ سے ڈرے ڈر تو اے عقلمند	اور اگرچہ ایسے سینکڑوں غالب آئی تو جنگ میں
ازاں مار بر پائے راعی زند	کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ
چرواہے کو سانپ ڈستا ہے یوں	کہ ڈرتا ہے وہ اس کو مارے گا سنگ
اس وجہ سے سانپ چرواہے کے پاؤں پر ڈنک مارتا ہے	کہ وہ ڈرتا ہے اس کے سر کو کوٹ دیگا (کچل دیگا) پتھر سے
نہ بینی کہ چوں گر بہ عاجز شود	بر آرد بہ چنگال چشمِ پلنگ
نہیں دیکھتا ہے بلی عاجز ہو جب	نکالے گی پنجہ سے چشمِ پلنگ
(کیا) نہیں دیکھتا ہے تو کہ جب بلی عاجز ہو جاتی ہے	نکال لیتی ہے پنجہ سے بگھیرے کی آنکھ

تشریح الفاظ: ہرمز بعض شروحات فارسی میں شہزادہ ہرمز ہے اور عربی کی شرح میں لفظِ شہزادہ نہیں اور حق بھی یہی ہے کہ نہ ہو کہ شہزادہ جب تک ہے کہ بادشاہ نہ بنے اور جو بن جائے پھر محاورہ میں شہزادہ نہیں کہتے شرح فارسی گلستان ہرمز نوشیرواں کا بیٹا تھا بارہ سال حکومت کی، ہرمز ایک ستارہ سعد اور نصیبہ ور تیمُّنًا یہ نام رکھا گیا اس کے نام پر۔ بند فرمودن بند کرنا، معلوم کردن جاننا، مہابتِ من میرا ڈر مرکب اضافی، و بر عہدِ من اعتمادِ کلی ندارند عہد کے معنی زمانہ،

دور، قول وقرار پیمان، یہاں قول اور عہد پیمان مراد ہے کہ میرے عہد اور وعدے پر انہیں یقین اور بھروسہ نہیں، میں کتنا بھی عہد کروں کہ تمہیں گزند اور تکلیف نہ دوں گا انہیں یقین نہ آئے گا گ، بظاہر اطمینان ظاہر کریں لیکن اندر خانہ خائف رہیں گے، اور مجھے گزند پہونچانے کی فکر میں ہوں گے اس لئے عقلمندوں کی بات پر عمل کرتے ہوئے کہ جو تجھ سے ڈرے تو اس سے ڈر میں نے انہیں جیل بھیج دیا ہر مز کا یہ عمل بطور احتیاط تھا۔

قولِ حکما را کار بستم یعنی بر قول حکمیاں کار بستن، عمل کرنا، عمل کردم، عقلمندوں کی پر بات عمل کیا میں نے اور عقلمندوں کی بات آگے اشعار میں ہے۔

ازاں کز تو الخ اس سے جو تجھ سے ڈرے، وگر با چنو یعنی اگر با چوں صد مرد اگر اس جیسے سو آدمیوں کے اوپر غالب آئے تو بجنگ یعنی در جنگ، لڑائی میں یعنی بھلے سے تو اتنا قوی ہے کہ ایسے ایسے سو پر بھی جنگ میں غالب رہے گا پھر بھی گروہ تیرے سے ڈرے تو بھی ڈرا گلے دو شعر تمثیلی ہیں سانپ اور بلی کی مثال دے کر بتا رہے ہیں۔ ازاں مار اس وجہ سے سانپ، بر پائے راعی زند اس لئے سانپ چرواہے کے پاؤں پر ڈنک مارتا ہے کہ وہ بھی چرواہے سے ڈرے کہیں اسے پتھر سے نہ مار دے جنگل میں اکثر چرواہے کو سانپ سے واسطہ پڑتا ہے اس لئے چرواہا کہا اور اسے پتھر سے سانپ مارنے کی مہارت ہوتی ہے اس لئے پتھر کہا، بہار باراں۔ نہ بینی الخ بہ چنگال، پنجہ سے، چشم پلنگ تیندوے کی آنکھ، یعنی بلی جب عاجز ہو جاتی ہے بھاگنے سے اور گھر جاتی ہے تو مرنے مارنے پر آجاتی ہے اور ایسی حملہ آور ہو جاتی ہے اگر سامنے پلنگ ہو اس کی بھی آنکھ نکال لینے کی کوشش کرتی ہے۔ ترکیب پہلے شعر کی ملاحظہ ہو

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم   وگر با چنوں صد برائی بہ جنگ

اے حرف ندا با منادی قائم مقام جملہ فعلیہ ہوا آگے چلئے از حرف جر آں مبیّن مجرور اس کے بعد کس محذوف ہے، کز کہ بیانیہ، از حرف جار تو مجرور متعلق ترسد فعل کے ترسد فعل اپنے فاعل ضمیر اور متعلق سے مل کر بیان ہوا مبین کا پھر وہ اپنے بیان سے مل کر مجرور ہوا از حرف جار کا پھر وہ متعلق ہوا بترس فعل با فاعل کے وہ مل کر سب سے جزائے مقدم اور مصرعہ ثانی شرط ہوئی، اس طرح سے وگر اگر چہ حرف شرط برائی فعل با فاعل با حرف جار چنوں او مرکب اضافی معدود صد عدد عدد معدود مل کر مجرور پھر متعلق ہوئے فعل برائی کے ایسے ہی بجنگ جار مجرور سے مل کر ہوا متعلق یہ سب سے مل ملا کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرطِ مؤخر شرط و جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہو کر جواب ندا ندا اپنے جواب سے مل کر جملہ ندائیہ ہوا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو خصوصاً اور عام لوگوں کو عموماً چاہئے کہ ایسے لوگوں سے جن سے ضرر کا اندیشہ ہو اور وہ خود سے خائف ہو کر پوری احتیاط برتیں اور کمزور دشمن کو بھی حقیر نہ سمجھیں۔

حکایت

بر بالین تربتِ یحیٰی پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق یکے از ملوکِ عرب

حکایت: حضرت یحیٰی پیغمبر علیہ السلام کی قبر پر (یا سرہانے) معتکف تھا میں دمشق کی جامع مسجد میں ایک عرب کا بادشاہ

کہ بہ بے انصافی منسوب بود در آمد نماز ودعا کرد وحاجت خواست

جو بے انصافی کے ساتھ متصف تھا اتفاقاً (قبر) کی زیارت کے واسطے آیا اور نماز (ادا) کی اور دعائے خیر کی اور اپنی حاجت مانگی اللہ سے

تشریح الفاظ: بالین تکیہ یا سرہانہ، تربت مٹی، مجازی معنی قبر، حضرت یحیٰی علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے بے شادی شدہ اللہ کے نبی تھے جنہیں کافروں نے شہید کیا ایک کافر بادشاہ کے حکم سے کہ وہ بھتیجی سے نکاح کرنا چاہتا تھا آپ نے حرام قرار دیا تھا، اس لئے شہید ہوئے۔ دمشق دال اور میم کا کسرہ نیز میم کا فتح بھی جائز ہے ایک مشہور شہر ہے ملک شام میں، نماز کرد ودعا، لفظِ دعا بذریعہ واوعاطفہ معطوف ہے نماز کرد پر اور پھر یہ بھی معطوف علیہ ہے اور وحاجتِ خواست اس پر معطوف ہے یعنی نماز پڑھی اور اپنے لئے دعائے خیر کی اور اپنی حاجت چاہی مانگی یعنی اللہ سے نہ کہ قبر والے سے کیوں کہ سب اللہ کے محتاج ہیں آگے اسی کو بیان کرتے ہیں۔

بیت

درویش وغنی بندۂ ایں خاکِ درند وانانکہ غنی ترند محتاج ترند

درویش وغنی اس در کے بھکاری جو زیادہ غنی ہیں زیادہ بھکاری

فقیر اور مالدار اس در کی خاک کے بندے غلام ہیں کیوں کہ جو زیادہ مال دار ہیں زیادہ محتاج ہیں

کہ فقیر کو صرف دو روٹی کی فکر ہے یا مختصر سے کپڑے کی بخلاف امیر کبیر کے اسے بہت سی حاجات اور آرزوؤں اور حشم اور خادموں کی چاہت ہے اس لئے وہ زیادہ حاجت مند ہوا اور یہاں درویش سے مراد دنیا سے بے تعلق ہے۔

آنگاہ مرا گفت از انجا کہ ہمتِ درویشاں است وصدقِ معاملۂ ایشاں خاطرے

اس وقت میرے سے کہا اس وجہ سے کہ درویشوں کی (باطنی) توجہ ہے (بڑی چیز) اور ان کا سچا معاملہ (خدا کیساتھ) کوئی توجہ

ہمراہِ من کنید کہ از دشمنے صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمنے قوی زحمت نہ بینی

میرے ہمراہ کرو یعنی مجھ پر کوئی توجہ ڈالو کہ سخت دشمن سے فکر مند ہوں میں نے کہا کمزور رعایا پر رحم کرتا کہ قوی دشمن سے زحمت نہ دیکھے تو

تشریح الفاظ: درویش فقیر، غنی مالدار، ایں خاکِ درند اس در کی خاک کے غلام ہیں، مرکب اضافی،

یعنی اللہ کے غلام اور محتاج ہیں، وآنانکہ واو حرف عطف تفسیر کے لئے، آنانکہ اسم مفعول موصول ہے، غنی تر زیادہ غنی ہیں، یہ صلہ، موصول باصلہ مبتدا، محتاج تر ند خبر ہے مل ملا کر پورا جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر علت تفسیر یہ ہوا پہلے مصرعہ کے لئے، آنگاہ اس وقت، یہ ظرف زمان ہے، مرا مجھ کو، مجھے، مفعول ہے، گفت فعل کا، ازانجا اس وجہ سے، ہمت درویشان درویشوں کی باطنی توجہ، از دشمنے صعب ایک سخت دشمن سے، یے وحدت کی صعب صفت ہے دشمن کی، اندیشناکم، ناک نسبت کے لئے آتا ہے، اندیشہ والا، خطرناک، خطرہ والا، اندہ ناک غم والا، بر رعیت ضعیف الخ کمزور رعایا پر رحم کر جیسا کہ حدیث میں ہے تم اہل زمین پر رحم کرو جو آسمان میں ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔

قطعہ

بازوانِ توانا وقوّتِ سرِ دست | خطا ست پنجۂ مسکینِ ناتوان شکست
بازوئے توانا وپنجۂ قوی سے | موڑنا مسکین کا پنجہ خطا
طاقتور بازو اور پنجہ کی قوت سے | غلط ہے کمزور مسکین کا پنجہ توڑنا

نترسد آنکہ بر افتاد گاں نبخشاید | کہ گر ز پائے درآید کسش نگیرد دست
نہیں ڈرتا ہے کمزوروں کا ظالم | جو عاجز ہو کوئی حامی نہ اس کا
نہیں ڈرتا ہے وہ جو عاجزوں پر نہیں رحم کرتا | کہ اگر وہ عاجز ہوجائے کوئی نہیں پکڑے گا اس کا ہاتھ

ہر آنکہ تخمِ بدی کشت وچشمِ نیکی داشت | دماغ بیہدہ پخت وخیالِ باطل بست
برائی پر کرے امیدِ نیکی | فکر بیہدہ ہے اور خیال بے جا
جس نے برائی کا بیج بویا اور نیکی کی امید رکھی | بے فائدہ دماغ پکایا اور غلط خیال باندھا

زگوش پنبہ بروں آرو دادِ خلق بدہ | وگر تو می ندہی داد روزِ دادے ہست
غافل نہ ہو انصاف کردے | وگر نہ دن ضرور انصاف کا
کان سے (غفلت کی) روئی نکال اور مخلوق کا انصاف کر | اور اگر تو نہیں کرتا ہے انصاف ایک انصاف کا دن ہے

مثنوی

بنی آدم اعضائے یک دیگرند | کہ در آفرنیش ز یک جوہرند
سب انسان اعضائے یک دیگر ہیں | ہوئے پیدا سب ایک جوہر سے ہیں
آدم کی اولاد (بمنزل، بالمقابل) ایک دوسرے کے اعضاء ہیں اس لئے کہ (اپنی) پیدائش میں ایک جوہر سے ہیں

چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار
کسی عضو کو درد دے روزگار — دیگر اعضاء کو ملے نہ قرار
جب کسی عضو کو دردمند بنائے زمانہ — دوسرے اعضاء کو نہیں رہتا قرار
تو کز محنتِ دیگراں بے غمی — نشاید کہ نامت نہند آدمی
تو اوروں کے غم سے اگر بے غمی — تو لائق نہیں کہ کہیں آدمی
تو جب کہ دوسروں کی تکلیف سے بے غم ہے — نہیں لائق ہے کہ تیرا نام رکھیں آدمی

یعنی کسی کا اپنے طاقتور بازو اور پنجہ سے کسی کمزور مسکین کا پنجہ مروڑنا انتہائی غلط کیوں کہ یہ ظالم اگر کسی وقت کمزور اور عاجز ہو جائے گا کوئی اس کی مدد نہ کرے گا اور حدیث میں ہے جو اوروں پر رحم نہیں کھاتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا اور آگے فرماتے ہیں جس نے برائی کی اور نیکی کی امید کی یعنی لوگ اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے یا اسے اچھا بدلہ ملے گا اس نے بے فائدہ دماغ پکایا اور اس کا یہ خیال غلط ہے اور اے انسان جو آخرت سے غافل ہے غفلت دور کر اور لوگوں کا انصاف کر اگر تجھے اس کا موقعہ دیا گیا ہے دنیا میں ورنہ روز قیامت تیرے سے ان کا انصاف لیا جائے گا اور تمام انسان ایک جسم کے یا باوا آدم کے اعضاء ہونے میں ایک دوسرے کے شریک ہیں کیوں کہ خلقت میں سب بنو آدم سے ہیں جیسے ہاتھ، پاؤں وغیرہ ایک جسم کے اعضاء ہونے میں ایک دوسرے کے شریکی بھائی ہیں یہی مطلب ہے ایک دوسرے کے اعضا ہونے کا یعنی ایک دوسرے کے اعضا ہیں شریکی ایسے ہی انسان کے جب ایک عضو کو تکلیف پہنچے مثلاً ہاتھ تو پیر وغیرہ دردمند ہوتے ہیں یا ناک کو درد پہونچے تو دوسرے دردمند ہوتے ہیں ایسے ہی جب ایک آدمی کو درد پہونچے تو دوسرا غمگین ہونا چاہئے اور اگر تجھے کسی کا غم نہیں تجھے آدمی کہنا زیبا نہیں، میرا ایک شعر ہے

ہمدردی کا درس دیتا رہا اسلام — حیوان وہ انسان جو غمخوار نہیں ہے

تشریح الفاظ: بباز وانِ توانا مرکب توصیفی بازو کی جمع بازواں بمعنی امر، توانا طاقت ور، قوتِ سرِ دست قوت طاقت، سردست باضافت انگلیاں، پنجہ یا بالا دست، مرادی معنی پنجہ، مسکین، انتہائی غریب اور فقیر آدمی یا بمعنی بے حرکت، بہار باراں۔ از پادر آمدن، گرنا، عاجز ہونا، افتادگاں گرے پڑے، کمزور لوگ، دستِ کسے گرفتن کسی کی مدد کرنا، بیہدہ بے فائدہ، بے نفع، ز گوش پنبہ بروں آوردن کان سے روئی نکالنا، غفلت دور کرنا، اور آخرت کی فکر کرنا، روزے دادے ہست روزے میں یے وحدت کی ہے، بنی آدم تمام انسان، درآفرینش خلقت اور پیدائش میں، زیک جوہر سے مراد باوا آدم علیہ السلام، عضو بدن کا حصہ، جمع اعضاء، بدرد آورد دردمند کرے، فعل مضارع، روزگار فاعل ہے۔

ترکیب: پہلے شعر کی الٹی ہے مصرعہ ثانیہ سے ہوگی، بباز وان توانا وقوت سر دست، خطاست پنجۂ مسکین ناتواں بشکست، بشکست ماضی بمعنی مصدر، پنجہ مضاف، مسکینِ ناتواں مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ مفعول ہوا فاعل مصدر کا، بباز وان توانا ب حرف جار باز وان توانا مرکب توصیفی ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف، قوتِ سردست مرکب اضافی ہو کر معطوف معطوف علیہ با معطوف مجرور جار کا جار با مجرور متعلق با مصدر مصدر اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر مبتدا خطاست خبر، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، دوسرے شعر کی ترکیب ملاحظہ ہو۔

نترسد آنکہ برافتادگاں نبخشاید — کہ گرز پائے درآید کسش نگیرد دست

نترسد فعل، آنکہ اسم موصول، برافتادگاں جار با مجرور متعلق ہوا نبخشاید کے ضمیر اس میں فاعل جو لوٹ رہی موصول آنکہ کی طرف فعل با فاعل و متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول با صلہ فاعل نترسد کا آگے ازیں محذوف ہے یعنی نہیں ڈرتا ہے اس سے، از حرف جرایں مجرور مُبَیَّن کہ بیانیہ گر حرف شرط ز جار پائے مجرور متعلق ہوا درآید فعل کے اور یہ فعل ضمیر اس میں اس کا فاعل جو راجع آنکہ کی طرف فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط گر حرف شرط کی کسش الخ نگیرد فعل کس فاعل، دست مضاف ش جو کس کے آخر ہے وہ مضاف الیہ فعل با فاعل و مرکب اضافی ہو کر مفعول فعل با فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہو کر جزا شرط و جزا سے مل کر بیان مبین کا اور پھر یہ دونوں مل کر مجرور ہوئے از کے جار با مجرور متعلق ہوئے نترسد فعل کے فعل با فاعل و متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنی رعایا پر رحم کرے اور ان کی تکلیف کو اپنی تکلیف کی طرح جانے اور اپنے ظلم و زیادتی اور برائیوں سے تائب ہو کر جیسا کسی بزرگ اور اللہ والے سے بذریعہ دعا اپنی مدد کا طالب ہو۔

حکایت

درویشے مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حَجّاجِ یوسف را خبر کردند بخواندش

ایک مقبول الدعا فقیر بغداد میں آئے حجاج ابن یوسف کو خبر کی لوگوں نے (ان کے آنیکی) اس نے ان کو بلایا کسی کے ذریعہ

وگفت دعائے خیرے برمن کن گفت خدایا جانش بستاں گفت از بہر خدا ایں چہ دعاست گفت

اور بولا کوئی دعائے خیر میرے لئے کریجئے فقیر نے کہا اے خدا اس کی جان لے لے (حجاج) نے کہا خدا کے واسطے یہ کیا دعا ہے

گفت ایں دعائے خیرست ترا وجملہ مسلماناں را

(فقیر نے) کہا یہ اچھی دعا ہے تیرے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے کیوں کہ نہ تو رہے گا نہ ظلم کا گناہ لکھا جائے گا اور لوگوں کو ظلم سے راحت ملے گی اس لئے اچھا ہے۔

﴿مثنوی﴾

اے زبردست زیر دست آزار	گرم تا کے بماند ایں بازار
او ظالم جو کمزور کو دے ازار	گرم تیرا کب تک رہے یہ بازار
اے (ظالم) زیردست عاجز کو ستانے والے	گرم کب تک رہے گا یہ بازار (ظلم کا تیرے)
بچہ کار آیدت جہانداری	مُردنت بہ کہ مردم آزاری
تجھے بادشاہت کیا دے گی بار	ظلم سے تو مرنا بھلا بے غبار
کس کام آئے گی تیری بادشاہت	تیرا مرنا بہتر ہے لوگوں کے ستانے سے

حلِ لغات: درویشے مستجاب الدعوات مرکب توصیفی، مستجاب الدعوات جس کی اکثر دعا قبول ہو، بغداد عراق کی راجدھانی اس کی تفصیل گذر گئی، پدید آمدن ظاہر ہونا، یا مطلق آنا، حجاجِ یوسف فارسی میں کسرہ ابن کی جگہ آتا ہے یعنی حجاج بن یوسف یہ عبدالملک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان بل کہ حجاز پر بھی حاکم رہا بہت سے اصحاب اور تابعین کو قتل کیا، جیسے عبداللہ بن زبیر و سعید بن جبیر، سعید کو ۹۵ھ ماہ شعبان میں قتل کیا خود بھی رمضان یا شوال میں مرا اس کے پیٹ میں بیشار کیڑے پیدا ہو گئے، بعض حکیموں نے گوشت کی بوٹی حلق میں ڈالی پھر باہر کھینچی بے شمار کیڑے لپٹے آئے اور خون بھی آیا بولے یہ مرض لا علاج ہے آگ جلاتے سکون ملتا ورنہ نہیں اس حال میں پندرہ دن کے بعد مرا، اس نے ستر ہزار بے گناہ لوگوں کو قتل کیا بہت بڑا ظالم گزرا جب پیدا ہوا تھا ماں کا دودھ نہ پیا، پستان خون سے رنگا جب پیا فطرت سے خونی تھا خونی بنا، نفحۃ العرب۔ دعائے خیرے یے نکرہ کی کوئی بھلی اچھی دعا، برمن اے برائے من، لفظ را بھی واسطے کے لئے آتا ہے جیسے خدارا خدا کے واسطے، ترا تیرے واسطے، جملہ مسلماناں را تمام مسلمانوں کے واسطے، زبردست قوی، زوردار، ظالم، زیردست ماتحت، کمزور، زیردست آزار اسم فاعل سماعی ہے، کمزور کو ستانے والا، جہاں داری ی مصدری ہے در آخرِ اسم فاعل، دنیا کو رکھنا، یعنی بادشاہت، کہ مردم آزاری یہ بھی ایسا ہی ہے یعنی لوگوں کو ستانا کہ بمعنی از ہے یعنی لوگوں کے ستانے سے۔

ظالم بادشاہ کے لئے اولیاء اللہ بھی دعائے خیر نہیں کرتے اور ایسوں کے حق میں مستجاب کی بھی دعا قبول نہیں ہوتی جبھی تو اس کے لئے دعا مانگنے سے گریز کیا۔

ترکیب دونوں اشعار کی، اے زبردست زیردست آزار، گرم تا کے بماند ایں بازار

اے حرف نداز بردست موصوف زیردست آزار اسم فاعل سماعی ہوکر صفت موصوف باصفت منادی اے ندا با منادی قائم مقام جملہ فعلیہ ہوکر جملہ ندا، بماند فعل ناقص ایں اسم اشارہ با مشاز الیہ فاعل؟ گرم خبر تا کے جار مجرور متعلق از بماند فعل ناقص اسم اور خبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ استفہامیہ ہوکر جواب ندا ندا با جواب ندا جملہ ندائیہ ہوا۔

بچہ کار آیدت جہاں داری الخ آید فعل جہاں داری فاعل بہ جار چہ استفہامیہ کار مستفہم دونوں مل کر مضاف ت مضاف الیہ پھر یہ مجرور ب جار کے جار با مجرور متعلق از آید فعل با فاعل و متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ استفہامیہ، مردنت بہ کہ مردم آزاری مردنت مرکب اضافی مبتدا بہ بمعنی بہتر صیغہ صفت کہ تفضیلیہ بمعنی از جار مردم آزاری اسم فاعل سماعی ہیں ی مصدری بمعنی مردوں کو ستانا، مردم آزاری مجرور جار با مجرور متعلق از بہتر اور بہتر متعلق سے مل کر خبر است رابطہ محذوف مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

حکایت

یکے از ملوکِ بے انصاف پارسائے را پرسید کہ کدام عبادت فاضل ترست گفت ترا خواب نیمروز

ایک ظالم بادشاہ نے ایک متقی بزرگ سے پوچھا کہ کون سی عبادت افضل ہے اس نے کہا تیرے لئے دوپہر کا سونا

تا دراں یک نفس خلق را نیازاری

تا کہ اس ایک گھڑی میں مخلوق کو نہ ستاوے تو

قطعہ

ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز — **گفتم ایں فتنہ ست خوابش بُردہ بہ**

ایک ظالم سویا دیکھا دوپہر — بولا میں یہ فتنہ سونا بہتر ہے

ایک ظالم کو سویا ہوا دیکھا میں نے دوپہر میں — کہا میں نے یہ فتنہ ہے اس کا سونا بہتر ہے

وانکہ خوابش بہتر از بیداریست — **آں چناں بد زندگانی مردہ بہ**

اور جس کا سونا جاگنے سے بہتر ہو — ایسے جینے سے تو مرنا بہتر ہے

اور وہ شخص جس کا سونا بیدار رہنے سے بہتر ہے — وہ ایسی بری زندگی کا مرا ہوا بہتر ہے

تشریح الفاظ: ظالمے را یے وحدت کی یہ مفعول ہے دیدم کا اور ضمیر فاعل اور خفتہ حال واقع ظالمے مفعول سے نیم روز ظرف زماں یا مفعول فیہ ہے، دیکھا میں نے ایک ظالم کو سویا ہوا دوپہر کے وقت، نیم روز دوپہر، نصف

النہار، اور ولایت سستان کو بھی کہتے ہیں جب حضرت سلیمان علیہ السلام وہاں پہنچے زمین کو پانی سے بھرا دیکھا جنات کو حکم دیا اس پر مٹی ڈالیں انھوں نے آدھے دن میں اسے خاک سے بھر دیا یوں نیم روز کہلایا بعض کہتے ہیں کہ شاہ چین نے وہاں آدھے دن تک دو پہر کے کھانے کے بعد اپنے لشکر کو ٹھہرایا تھا اور وجوہات بھی ہیں مگر یہاں بمعنی دو پہر ہے اور مراد خواب نیمروز سے قیلولہ کرنا، اس وقت سو جانا، اور قیلولہ سنت ہے عادت، فتنہ ذریعۂ فتنہ بطور مبالغہ اسے فتنہ سے کہا، خوابش بردہ بہ یعنی نینداس کو آئی ہوئی بہتر ہے اس کا سونا بہتر ہے گویا بُردہ بمعنی آمدہ ہے۔

یعنی نہ جاگے گا نہ کسی کو ستائے گا اس کا جاگنا ایک فتنہ کا سبب ہے لہٰذا سونا ہی بہتر ہے، وآنکہ خوابش واورش کا تعلق آنکہ سے ہوا بمعنی جس کا خواب بمعنی سونا یعنی جس کا سونا، آں چناں بدزندگانی وہ ایسی بری زندگی والا۔

یکے از ملوک بے انصاف بے انصاف صفت ہے یکے کی بادشاہوں میں سے ایک بے انصاف بادشاہ یعنی ظالم بادشاہ، پارسائے یے وحدت کی پارسا، متقی، پرہیز گار آدمی، فاضل ترست فاضل عربی ہے تر فارسی بمعنی افضل ہوا، تادراں یک نفس تا کہ اس ایک سانس، یا ایک گھڑی میں۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کے لئے عدل اور سخاوت سے بہتر کوئی عبادت نہیں اور ظالم کے لئے جاگنے سے سونا بہتر ہے کہ مخلوق کم از کم اتنی دیر تو اس سے بچی رہے گی۔

ترکیب: مصرعہ اول کی آچکی، مصرعہ ثانی گفتم ایں فتنہ است خوابش بردہ بہ

گفتم فعل بافاعل مل کر قول ہوا، ایں فتنہ اسم اشارہ ظالم مشار الیہ مبتدا، فتنہ خبر است رابطہ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر علت مقدم خوابش بردہ بہ خواب فاعل ش ضمیر مفعول کی بردہ شبہ فعل یہ اپنے فاعل اور ضمیر مفعول سے مل کر مبتدا بہ خبر است رابطہ محذوف جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معلول مؤخر علت اپنے معلول سے مل کر مقولہ قول کا قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وانکہ خوابش بہتر از بیداریست وحرف عطف آنکہ اسم موصول خوابش مرکب اضافی مبتدا بہتر شبہ فعل از حرف جر بیداری مجرور جار با مجرور متعلق از شبہ فعل یہ اپنے متعلق سے مل کر خبر است رابطہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر اسمیہ خبریہ ہوا، آں چناں بدزندگانی مردہ بہ آں اسم اشارہ چناں بدزندگانی مشار الیہ اسم اشارہ با مشار الیہ ذوالحال مردہ شبہ فعل اس کا حال ذوالحال حال سے مل کر مبتدا بہ خبر است رابطہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

یکے از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود در پایانِ مستی می گفت

بادشاہوں میں سے ایک کو سنا میں نے ایک رات کو عیش و عشرت میں دن کئے ہوئے تھا اور انتہائی مستی میں کہتا تھا

یعنی خوب روشنی کا سامان کر رکھا تھا گویا دن بنائے ہوئے تھا، یا رات بھر عیش و عشرت میں گزاری کہ دن نکل آیا اور انتہائی مستی کے عالم میں کہتا تھا۔

﴿بیت﴾

مارا بجہاں خوشتر ازیں یک دم نیست | کز نیک و بد اندیشہ واز کس غم نیست

کوئی دم خوشتر اس دم سے نہیں ہے | نہ فکر نیک و بد غم بھی نہیں ہے

ہمارے لئے دنیا میں زیادہ اچھی اس ایک گھڑی سے نہیں | اس لئے کہ اچھے اور بُرے کی فکر اور کسی کا غم نہیں ہے۔

درویشے برہنہ بسرما خفتہ بود گفت

ایک فقیر ننگا جاڑے میں سویا ہوا تھا (محل کے نیچے)

اس نے کہا، یعنی بظاہر سویا ہوا تھا نہ کہ فی الواقع سردی میں اور ننگے بدن کہاں نیند آئے گی۔

﴿بیت﴾

اے آنکہ باقبالِ تو در عالم نیست | گیرم کہ غمت نیست غم ما ہم نیست

نصیبہ میں تیرا سا عالم میں نہیں ہے | تجھے اپنا اور کسی کا غم نہیں ہے

اے وہ کہ تیرے نصیبہ جیسا دنیا میں نہیں | مانتا ہوں میں کہ اپنا غم نہیں تجھے (کیا) ہمارا بھی غم نہیں

تشریح الفاظ: یکے از ملوک بادشاہوں میں سے ایک یا ایک کے متعلق، در پایان مستی انتہائی مستی میں، مارا بجہاں ہمارے لئے دنیا میں، کز نیک و بد اندیشہ یہاں اندیشہ سے مراد خیال ہے نا کہ بیم یعنی نہ کسی اچھے اور برے کا خیال اور نہ کسی کا غم، درویشے برہنہ بہار باراں میں عبارت اس طرح ہے درویشے برہنہ زیر قصر او خفتہ بود بشنید وگفت ایک درویش ننگا اس کے محل کے نیچے سویا ہوا تھا اس نے سنا اور کہا، یہ عبارت صحیح معلوم ہوتی ہے اس میں لفظ سرما بمعنی سردی نہیں اس لئے ننگے کا سونا ممکن ہے ورنہ سردی میں ننگا کہاں سوجائے گا باہر پڑ کر۔ اے باقبال تو ب بمعنی مقابلہ، برابر، جیسا تیرے نصیبہ کے برابر، یا تیرے نصیبہ جیسا، گیرم مانتا ہوں میں، فرض کرتا ہوں میں، غمت نیست اے ترا یعنی اپنا غم نہیں تجھے۔

ملک را خوش آمد صُرّہٴ ہزار دینار از روزن بیروں کرد وگفت دامن بدار اے درویش

بادشاہ کو (یہ بات) اچھی آئی (اچھی لگی) ہزار دینار کی تھیلی کھڑکی سے باہر کی (نکالی) اور کہا دامن پھیلا اے فقیر

درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم مَلِک را بر ضُعفِ حالِ او رحمت زیادت شد

فقیر نے کہا دامن کہاں سے لاؤں کہ کپڑا ہی نہیں رکھتا (بدن پر) بادشاہ کو اس کے کمزور حال پر اور زیادہ رحم آیا

وخلعتے بر آں مزید کرد وپیش درویش فرستاد درویش آں نقد وجنس را باندک مدت بخورد

اور ایک جوڑا اس پر اضافہ کیا اور فقیر کے پاس بھیج دیا فقیر نے اس نقدی اور جنس کو تھوڑی مدت میں کھا لیا

وپریشاں کرد وباز آمد

اور (بیجا) خرچ کیا اور پھر آ گیا

بیت

قرار در کفِ آزدگاں نگیرد مال — نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

نہ آزاد کے پاس ٹھہرے گا مال — نہ صبر پانی بیچ دل عاشق وغربال

آزاد لوگوں کے ہاتھ نہیں ٹھہرتا ہے مال — (جیسے) نہ صبر عاشق کے دل میں نہ پانی چھلنی میں ٹھہرتا ہے

مثال دے کر سمجھا رہے ہے جیسے عاشق کے دل میں صبر نہیں رکتا بغیر معشوق کے اور جیسے پانی چھلنی میں نہیں ٹھہرتا ہے ایسے ہی آزاد منش لوگوں کے پاس مال نہیں رکتا خرچ ہو جاتا ہے۔

تشریحِ الفاظ: ملک را خوش آمد بادشاہ کو اچھی لگی، از روزن روزن سوراخ، مراد چھوٹی کھڑکی، دامن بدار دامن پھیلا، دامن پسار، بر ضعفِ حال او اس کے کمزور حال پر ضعف حال مرکب توصیفی مقلوبی مضاف، او مضاف الیہ، خلعت بدن کا پہنا ہوا جوڑا، یہاں مراد مطلق سلا ہوا کپڑا، بہار باراں، نقد روپیہ پیسہ، جنس سامان وغیرہ، پریشاں کرد برباد کر دیا، یا بیجا خرچ کر دیا، تیڑی میڑی کر دیا، در کف آزادگاں مرکب اضافی آزاد منش بے فکر لوگوں کے ہاتھ میں۔

در حالتے کہ ملک را پروائے او نبود حال بگفتند بہم بر آمد وروی از ودرہم کشید

جس حالت میں کہ بادشاہ کو اس کی پروا نہ تھی اس کا حال کہا، بتایا لوگوں نے بادشاہ غصہ میں ہوا اور اس سے غصہ میں چہرہ پھیر لیا

واز ینجا گفتہ اند اصحاب فطنت وخبرت کہ از حدّت وصولتِ پادشاہاں بر حذر باید بودن

اور اسی وجہ سے کہا ہے سمجھدار اور خبر دار لوگوں نے کہ بادشاہوں کی تیز مزاجی اور دبدبہ سے احتیاط چاہئے ہونا

کہ غالبِ ہمتِ ایشاں بمعظمات امورِ مملکت متعلق باشد وتحمل ازدحامِ عوام نکنند

کہ اکثر ان کی توجہ سلطنت کے بڑے بڑے کاموں سے متعلق ہوتی ہے اور (اس لئے) کہ عوام کی بھیڑ کی برداشت نہیں کرتے ویسے سائل کو بے موقع سوال زیبا نہیں نہ اس سے کوئی فائدہ بل کہ عزت گھٹاتا ہے۔

﴿مثنوی﴾

حرامش بود نعمتِ پادشاہ | کہ ہنگامِ فرصت ندارد نگاہ

حرام اس کو ہے نعمتِ بادشاہ | جو فرصت کا موقعہ نہ رکھے نگاہ

حرام اس کو ہووے بادشاہ کی نعمت | جو فرصت کا وقت نہ رکھے محفوظ

مجالِ سخن تا نہ بینی ز پیش | بہ بیہودہ گفتن مبر قدر خویش

مجالِ سخن جب نہیں ہے فنا | یوں بکنے سے اپنی قدر نہ گھٹا

بات کی گنجائش جب تک نہ دیکھے تو پہلے سے | بیہودہ کہنے سے مت گھٹا اپنی قدر

تشریحِ الفاظ: درحالتیکہ ملک راپروائے اونبود جس حالت میں کہ بادشاہ کو اس کی پروا یعنی فکر نہ تھی، بہم بر آمد غصہ میں ہوگیا، درواز ودرہم کشید اس سے چہرہ غصہ میں کھینچا، (اعراض کیا، منہ پھیرلیا) ازینجا گفتہ اند اسی وجہ سے کہا ہے اصحاب فطنت وخبرت، فطنت، سمجھداری، سمجھ، خبرت خبر یعنی سمجھ دار اور خبردار لوگوں نے کہا ہے۔ حِدّت تیزی، صولت دبدبہ، برحذر باید بودن احتیاط پرہیز چاہئے ہونا، کہ غالبِ ہمت ایشاں کہ اکثر، ہمت ایشاں ان کی توجہ مرکب اضافی، بمعظماتِ امورِ مملکت معظمات بڑے بڑے یہ صفت ہے مضاف ہے امورِ مملکت مرکب اضافی کی طرف یعنی سلطنت کے بڑے ۲ کاموں سے وابستہ ہوتی ہے ان کی توجہ۔ وتحمل از دحام عوام نکنند اور عوام کی بھیڑ کا تحمل نہیں کرپاتے، تحمل برداشت، از دحام بھیڑ، یعنی اکثر بادشاہ اور بڑے لوگ اہم کاموں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ایسے میں نہ لوگوں سے ملاقات کو پسند کرتے اور نہ بات کو، ہنگام فرصت فرصت کا وقت مراد فرصت سے بادشاہ سے بات کا موقع یعنی جو بادشاہ سے بات کا مناسب موقع نہ دیکھے اور بات کہے ایسے کے لئے اس کے لئے بادشاہ کا وظیفہ اور نعمت ناروا اور ناجائز ہے اور فقیر کے نزدیک یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جو فرصت یعنی خوش حالی کے وقت مال اور بادشاہ کی دی ہوئی نعمت کی حفاظت نہ کرے بل کہ فضول خرچی کرے اس کے لئے شاہی نعمت حرام ہے۔

مجالِ سخن مجال گھوڑے دوڑنے کا میدان، یا بمعنی طاقت وقدرت، گنجائش، بات کی گنجائش، بہ بیہودہ گفتن بیہودہ کہنے سے، مبر قدرِ خویش مت گرا اپنی قدر، مت گھٹا اپنی قدر، بیہودہ بے موقعہ بولنے سے قدر گھٹتی ہے،

گفت ایں گدائے شوخ چشم مُبذِّر را کہ چنیں نعمت بچندیں مدت بر انداخت برانید

بادشاہ نے کہا اس بے شرم فضول خرچ فقیر کو نکالو جس نے اتنی نعمت (تھوڑی) مدت میں لٹا دی، نکالو (یہاں سے)

کہ خزینۂ بیت المال لقمۂ مساکین ست نہ طعمۂ اِخوانُ الشّیاطین

اس لئے کہ بیت المال کا خزانہ مسکین کا لقمہ ہے نہ کہ شیطانوں کے بھائیوں کی روزی، خوراک، یعنی فضول خرچ کرنے والوں کی خوراک

بیت

ابلہے کو روزِ روشن شمعِ کافوری نہد — زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

شمع کافوری جلائے دن میں جو — رات میں بے روغن ہو اس کا چراغ

جو بیوقوف روز روشن میں کافوری شمع روشن کریگا — تو جلدی دیکھیگا رات میں تیل نہ رہیگا اسکے چراغ میں

یکے از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آن می بینم کہ چنیں کساں را وجہِ کفاف

ایک نصیحت کرنے والے وزیر نے کہا اے بادشاہ مصلحت یہ دیکھتا ہوں میں کہ ایسے لوگوں کے لئے گزارے کے قابل روزی،

بتفاریق مجرا دارند تا در نفقہ اسراف نکنند امّا آنچہ فرمودی

متفرق طور پر جاری رکھیں (ایک دم نہ دیں) تاکہ خرچ کرنے میں فضول خرچی نہ کریں لیکن جو کچھ کہ

از زجر ومنع مناسبِ اربابِ ہمت نیست کہ یکے را بہ لطف امید وار گردانیدن

آپ نے ڈانٹ ڈپٹ اور انکار (دینے سے) ہمت والوں کے واسطے مناسب نہیں کہ ایک آدمی کو مہربانی کے سبب امید وار بنانا

وباز بنومیدی خستہ کردن

اور پھر ناامیدی کے ذریعہ زخمی دل کرنا

نظم

بروئے خود در طمّاع باز نتوان کرد — چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

لالچی کا در وا نہ کرنا ہے — کھل گیا جب سخت بند نہ کرنا ہے

اپنے اوپر لالچیوں کا دروازہ کشادہ نہ چاہئے کرنا — (اور) جب کھل گیا سختی سے بند نہ چاہئے کرنا

قطعہ

کس نہ بیند کہ تشنگانِ حجاز — بر لبِ آبِ شور گرد آیند

عرب کے پیاسے نہ دیکھے گا کوئی — کہ وہ کھاری پانی کے ہوویں قریب

کوئی نہ دیکھے گا یعنی یہ کہ حجاز کے پیاسے — کھاری پانی کے کنارے جمع ہوجائیں

ہر کجا چشمۂ بود شیریں — مردم ومرغ ومور گرد آیند

جہاں ہوگا میٹھا چشمہ پھر تو سب — پرندہ، چیونٹی آدمی ہوویں قریب

جہاں کہیں میٹھا چشمہ ہوتا ہے آدمی اور پرند اور چیونٹی جمع ہوجاتے ہیں

تشریح الفاظ: گدائے شوخ چشم مبذر رامرکب توصیفی، گدا فقیر، موصوف، شوخ چشم بے شرم، صفت اول، مبذر فضول خرچی کرنے والا، صفت ثانی، مرکب توصیفی ہوکر مفعول بہ را علامت مفعول بہ برانید فعل امر، فعل با فاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر مُعلل کہ چندیں نعمت الی آخرہ اس کی علت ہے اور کہ تعلیلیہ ہے چندیں نعمت مفعول بہ بچندیں مدت ظرف برانداخت فعل بافاعل کا، ترجمہ ہوا اتنی ساری نعمت اتنی تھوڑی مدت میں خرچ کردی، فعل بافاعل ومفعول بہ ومفعول فیہ باظرف سے مل کر علت ہوا معلل اپنی علت سے مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا، خزینۂ خزانہ، بیت المال، جہاں مال غنیمت اور لاوارث لوگوں کا بہت مال یا سرکاری ایسا مال رکھا جائے جس کو محتاجوں اور غریبوں پر صرف کیا جائے، لقمۂ کھانا، خوراک، مساکین جمع مسکین کی جس کے پاس بالکل کچھ نہ ہو یا ایک دودن کی روزی ہو اور مسکین بمعنی بے حرکت کے بسبب ناداری اس میں طاقت اور حرکت نہ ہو۔

طعمۂ اخوان الشیاطین طعمہ بمعنی خوراک روزی اخوان الشیاطین، شیطان کے بھائی یعنی فضول خرچی کرنے والے، کہ قرآن شریف میں انہیں شیطان کے بھائی کہا۔ ابلہے کوروزِ روشن دراصل ابلہے کہ اوتھا جو بیوقوف کہ وہ روز روشن درروز روش، روشن دن میں، شمع کافوری کافوری موم بتی جلائے یعنی ایسی موم بتی جو کافور کی طرح سفید ہو، یا ایسی موم بتی جس میں خوشبو کے لئے کافور ملایا گیا ہو یعنی جو دن میں بھی ایسی قیمتی موم بتی جلائے، زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ جلدی دیکھے گا تو کش ش مضاف الیہ چراغ مضاف کا یعنی کا در چراغش روغن نباشد جلدی دیکھے گا توکہ اس کے چراغ میں تیل نہ رہے گا، رات میں، چہ جائیکہ دن میں، پہلے مصرعہ میں موم بتی کا ذکر ہے دوسرے میں چراغ کا اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ جو اتنا فضول خرچ ہے کہ قیمتی موم بتی دن میں بیجا صرف کرے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ رات کو چراغ میں جلانے کے لئے تیل تک نہ رہے گا، یکے از روزرائے ناصح وزرائے جمع وزیر کی، موصوف ہے ناصح خیر خواہ، نصیحت کرنے والا، یہ صفت ہے خداوند، مالک، مراد بادشاہ، چنیں کساں را کس کی جمع، ایسے لوگوں کے واسطے، وجہ کفاف بقدر ضرورت روزی، بتفاریق، الگ الگ، مجرا، جاری، دارند، رکھیں، زجر ڈانٹ ڈپٹ، منع، انکار کرنا، روکنا، ارباب ہمت، ہمت والے، بہ لطف امیدوار گردانیدن مہربانی سے، مہربانی کرکے، امیدوار کرنا، گردانیدن متعدی ہے، گردیدن لازم ہے، ہونا، گردانیدن، کرنا۔ باز بنومیدی پھرنا امیدی سے، خستہ یعنی خستہ دل کرنا، زخمی دل کرنا یعنی پہلے کسی کے ساتھ مہربانی اور کرم کا معاملہ کرنا پھر اسے روکھا جواب دیکر ناامید اور زخمی دل کرنا بڑے لوگ اور ارباب ہمت کی شایان شان نہیں ہے۔

بروئے خود در طماع باز نتوان کرد☆ چوں باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

بروئے خود اپنے اوپر، در طماع دروازہ، طماع جمع طامع کی بمعنی بہت سے لالچی، باز کشادہ، نتواں کرد نباید کرد، کشادہ نہ چاہئے کرنا، بدرشتی سختی سے، فراز بند نتواں کرد نہ چاہئے کرنا، فراز کے معنی کبھی سامنے کے بھی آتے ہیں، تشنگانِ حجاز حجاز کے پیاسے یعنی حجاج، یا عام لوگ، حجاز ایک صوبہ ہے جس میں مکہ، مدینہ، طائف، جدہ وغیرہ ہیں اور حجاز مشتق از حجز بمعنی حائل درمیان دو چیز کہ یہ بھی نجد جو بجانب شمال بلند علاقہ ہے اس کے اور تہامہ کے بیچ واقع ہے، اور تہامہ کا علاقہ نشیبی ہے بجانب جنوب اور حجاز میں شیریں پانی کمیاب ہے باوجود اس کے اس کے رہنے والے کھاری پانی کے کنارے جمع نہ ہوں گے، چشمۂ بود شیریں شیریں صفت ہے چشمہ موصوف کی عبارت یوں ہے بود چشمۂ شیریں یعنی جہاں میٹھا چشمہ ہوتا ہے وہاں انسان پرند اور چیونٹی وغیرہ سب جمع ہوجاتے ہیں پس بادشاہ لوگ مثل چشمۂ شیریں کے ہیں وہاں ان کے پاس سبھی ہر کس وناکس حاجت کے لئے آئیں کسی کو مایوس نہ کریں اور کسی کو تلخ جواب دے کر آب شور کی طرح نہ بنیں کہیں حکومت نہ چلی جائے جیسا آگے آرہا ہے نیز بادشاہوں کو انعام واکرام کے بعد کسی امیدوار اور لالچ کرنے والے کو سختی سے منع کرنا اور نکال دینا روا نہیں اور بے جا کسی پر صرف کرنا مسکینوں کا حق تلف کرنا ہے۔

حکایت

یکے از پادشاہانِ پیشیں در رعایتِ مملکت سستی کردے ولشکر را بسختی داشتے

پشین یا پشن کے بادشاہوں میں سے ایک سلطنت کی حفاظت یا اچھا برتاؤ کرنے میں سستی کرتا اور فوج کو سختی میں رکھتا تھا

لاجرم دشمنے صعب روئے نمود ہمہ پشت دادند

یقیناً ایک سخت دشمن نے چہرہ دکھایا (مقابلہ) کے لئے آیا، سب نے پیٹھ دکھائی بھاگ گئے اور شکست پائی

مثنوی

چوں دارند گنج از سپاہی دریغ | دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ

جب رکھیں بادشاہ لوگ خزانہ سپاہی سے پوشیدہ (بچا کر) | افسوس آئے گا (ہوگا) اس کو ہاتھ لیجانے (بڑھانے میں) تلوار پر

جو خزانہ سپاہی سے رکھیں دریغ | کیسے لڑے ہاتھ میں لیکے وہ تیغ

چہ مردی کند در صفِ کار زار | کہ دستش تہی باشد وکار زار

کیا بہادری کرے گا وہ لڑائی کی صف میں | جب اس کا ہاتھ خالی ہووے زمانے کی دولت (مال) سے

وہ جنگ میں دکھائے شجاعت کیا خاک | کہ ہے مال سے ہاتھ خالی وپاک

تشریح الفاظ: پشیین ایران کے بعضے بادشاہوں کے جدامجد کا نام یا یہ لفظ پشن ہے ایران کا کوئی شہر ہے عام طور پر مروجہ نسخوں میں پیشین بمعنی پہلے لکھا ہے یہ غلط ہے کیوں کہ اس فوج میں جو لوگ بھاگے یا غداری کی ان میں سے ایک کی شیخ سعدی سے دوستی تھی تو یہ بادشاہ حضرت سعدیؒ کے زمانے میں تھا نہ کہ پہلے بادشاہوں میں سے، پیشین وہ زمانہ ہے جو ہمارے زمانے سے پہلا ہو، بہار باراں شرح گلستاں۔
رعایت نگہداشت کرنا، حفاظت کرنا، چرانا بکری وغیرہ کا طرفداری کرنا، لحاظ کرنا، اور یہاں مراد اچھا سلوک اور عنایت کا معاملہ کرنا شرح فارسی گلستاں، بسختی داشتے لشکر کو سختی میں رکھتا یعنی مالی اخراجات سے تنگ رکھنا، لاجزم یقیناً، دشمنے صعب مرکب توصیفی یے وحدت کی، رونمودن کنایہ ہے بالمقابل ہونے سے یعنی مقابلہ پر آیا، پشت دادند پیٹھ پھرائی یعنی بھاگ کھڑے ہوئے، (ہار گئے) چوں دارند گنج از سپاہی دریغ الخ دریغ کے معنی افسوس، حسرت، غم، لغاتِ کشوری، لیکن یہاں اس کے معنی وہی مناسب ہیں جو ناچیز نے رحیما شرح کریما میں لکھے، تواضع مدار از خلائق دریغ تواضع مت رکھ مخلوق سے پوشیدہ، یعنی جب بادشاہ خزانہ فوجی سپاہی سے بچا کر اور اپنے پاس بند رکھے گا اسے لڑائی میں اپنی جان دینے کا غم ہوگا اور افسوس، چہ مردی کند کیا بہادری کرے گا، درصفِ کارزار لڑائی کی صف میں، کہ دستش تہی بود جب کہ اس کا ہاتھ، تہی خالی، بود تھا، از دولتِ روزگار لفظ دولت یا نعمت مضاف محذوف ہے روزگار مضاف الیہ سے پہلے یعنی اس کا ہاتھ خالی تھا زمانے کی نعمت اور مال سے، پھر وہ جنگ میں کیا خاک بہادری دکھائے گا آج کل گلستاں کے نسخوں میں کارزار ہے اور کام خراب اور ہاتھ خالی یہ غلط ہے، بہار باراں و دیگر شرح فارسی گلستاں۔
یعنی یہ بادشاہ مذکور اپنی رعایا اور پبلک کے ساتھ اچھا برتاؤ اور مہربانی کا معاملہ نہیں رکھتا تھا لوگ اس سے تنگ تھے اس حالت میں ایک طاقتور دشمن نے حملہ کر دیا اس کی فوج پیٹھ پھرا کر بھاگ گئی اور شکست پائی، اگر بادشاہ چاہتا ہے کہ پبلک آڑے وقت میں میرے کام آئے تو وہ ان کے ساتھ مہربانی اور اچھا سلوک کرے اور ان پر بقدر ضرورت خرچ کرنے سے دریغ نہ کرے اور یہی آگے تک پوری حکایت کا مقصد ہے۔

یکے را از آناں کہ غدر کردند بامن دوستی بود ملامت کردم و گفتم

ایک کی ان میں سے جنھوں نے غداری کی میرے ساتھ دوستی تھی (اسے) ملامت کی میں نے اور کہا میں نے

دون است و بے سپاس وسفلہ وناحق شناس کہ باندک تغیر حال از مخدومِ قدیم برگردد

وہ کمینہ اور ناشکرہ اور حق ناپہچاننے والا، حق فراموش ہے جو (اپنے) حال کی تھوڑی تبدیلی سے پرانے مخدوم سے پھر جائے

وحقِ نعمتِ سالہا در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید

اور برسوں کی نعمت کا حق لپیٹ دیوے اس نے کہا (میرے سے) اگر برائے کرم معذور رکھیں آپ (مجھے) تو لائق ہے

که اسپم لی جو بود ونمدِ زینم بگر وسلطان که بزر
اس لئے کہ میرا گھوڑا بے جو (بے دانہ کے تھا) اور میری زین کا نمدہ گروی جو بادشاہ مال وخرچ کرنے میں
با سپاہی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتواں کرد
سپاہی کے ساتھ بخیلی کرے گا وہ سپاہی اس کے ساتھ بذریعہ سر (سر کٹانے میں) بہادری نہیں کرسکتا



زر بدہ مردِ سپاہی را تا سر بدہد | وگرش زرندہی سر بنہد در عالم
مال دے فوجی کو تا وہ سر کٹائے | ورنہ پھر وہ دوسری جا بھاگ جائے

مال دے سپاہی آدمی کو تا کہ وہ سر دیوے یعنی سر قربان کردے تیرے لئے، اور اگر اس کو تو مال نہ دے گا
تو وہ سر رکھے گا دنیا میں یعنی دوسری جگہ بھاگ جاوے گا



اِذَا شَبِعَ الْکَمِیُّ یَصُوْلُ بَطْشًا | وَخَاوِی الْبَطْشِ یَبْطِشُ بِالْفِرَارِ
چھکا فوجی حملہ کرے بار بار | اور لڑنے سے کرے بہو کا فرار

جب شکم سیر ہوتا ہے بہادر (فوجی) حملہ کرتا ہے پکڑ پکڑ کر اور خالی پیٹ پکڑتا ہے (اختیار کرتا ہے) بھاگنے کو

تشریح الفاظ مع ترکیب بعض اشعار: یکے را از آناں کہ غدر کردند یکے را میں را علامت اضافت یکے مضاف الیہ، بامن دوستی میں دوستی مضاف عبارت اس طرح ہوئی دوستی یکے از آناں کہ غدر کردند ایک کی دوستی ان میں سے جنھوں نے غداری کی، بامن بود میرے ساتھ تھی، دون کمینہ، وبے سپاس اور بے لحاظ، ناشکرا، وناحق شناس اورحق ناپہچاننے والا، (حق فراموش) اسم فاعل سماعی، منفی یہ سارے ایک دوسرے پر معطوف ہوکر خبر مقدم است رابطہ کہ بمعنی ہر کہ اسم موصول، باندک تغیر حال، جار با مجرور مرکب اضافی حال کے تھوڑے تغیر سے، یہ جار مجرور متعلق برگردد فعل بمعنی پھر جاوے از مخدوم قدیم پرانے مخدوم سے، از جار مخدوم قدیم مرکب توصیفی مجرور جار با مجرور یہ بھی اسی برگردد کے متعلق یہ فعل دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر مبتدا موٴخر مبتدا اخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر معطوف علیہ اور اگلا جملہ وحق نعمت سالہا درنوردد یہ معطوف ہے معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا، حق مضاف نعمت سالہا مرکب اضافی مضاف الیہ پھر مفعول بہ درنوردد فعل، فعل فاعل مفعول سے مل کر جملہ ہوکر معطوف یہ ترکیب گزر چکی، اگر بکرم

معذور داری اگر برائے کرم معذور رکھے آپ شرط شاید جزا ترجمہ ہوا تو لائق ہے کہ اسم بی جو کہ تعلیلیہ یہاں سے معذور داری کی علت ہے جو مشہور غلہ گھوڑے کا کھانا ودانہ، نمدہ اونی موٹا کپڑا گھوڑے کی زین کے نیچے ہوتا ہے، بزر اے بصرفِ زر مال خرچ کرنے میں، بسپاہی سپاہی کے ساتھ، باو برائے او بسر یعنی سر کٹانے میں، جواں مردی بہادری، نتواں کرد نہ کر سکے گا یہ محاوری ترجمہ ہے، سر بدہد سر دان سر کٹانا، سر قربان کرنا، سر بنہد در عالم سر نہادن در عالم دنیا میں بھاگ جانا کہیں دوسری جگہ۔ اِذَا شَبِعَ الكَمِيُّ يَصُوْلُ بَطْشًا. اذا حرف شرط، شبع فعل از سمع بمعنی شکم سیر ہونا یہ الکمی دلاور سپاہی شبع کا فاعل اذ حرف شرط فعل با فاعل شرط ہوا یصول فعل مضارع از نصر ضمیر فاعل بطشا منصوب ہے مشتق از بطش بمعنی پکڑنا سخت یہ حال ضمیر فاعل سے جو ذوالحال ہے، ذوالحال حال سے مل کر فاعل فعل با فاعل جزا شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ اور اگلے مصرعہ میں نخاوِی البطنِ مرکب اضافی یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے، یہ مبتدا بمعنی خالی پیٹ، اور یَبْطِشُ بِالفرارِ فعل اپنے فاعل ضمیر اور متعلق جار مجرور سے مل کر جملہ ہو کر خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا بمعنی اور خالی پیٹ اختیار کرتا ہے بھاگنے کو، اس حکایت کا مقصد تشریح الفاظ کی ضمن میں آچکا۔

حکایت

یکے از وزرا معزول شدہ بحلقۂ درویشاں در آمد وبرکتِ صحبت ایشاں

ایک معزول شدہ وزیر درویشوں کی جماعت میں داخل ہوا اور ان کی صحبت کی برکت نے

دروے سرایت کرد وجمعیتِ خاطرش دست داد وملک بارِ دیگر با او دل خوش کرد

اس میں اثر کیا اور دلجمعی اس کو حاصل ہوئی اور بادشاہ نے دوبارہ اس سے دل خوش کیا (اس پر مہربان ہوا)

وعمل فرمود قبولش نیامد وگفت معزولی بہ کہ مشغولی

اورعملِ وزارت کا حکم دیا (کہ دوبارہ وزیر بن جاؤ) قبول اسے نہ آیا (یہ عہدہ) اور بولا معزولی بہتر ہے مشغولی سے یعنی وزارت میں مشغول رہنا کہ اس میں کسی نہ کسی کی دل آزاری ہے اور اللہ کی عبادت کے لئے یکسوئی نہیں ملتی اور اس عہدہ سے الگ رہنے میں عبادت کے لئے یکسوئی اور طمانیت قلب ہے لہٰذا معزولی بہتر ہے اس میں مشغول رہنے سے اور معزول ہو کر بھی تو اہل اللہ کی صحبت میں جو انوارات اور اپنے اچھے حالات دیکھے وزارت قبول کرنے سے انکار کر دیا آگے اشعار میں یکسوئی کی تعریف اور توصیف ہے۔

﴿رباعی﴾

آنانکہ بکنجِ عافیت بنشستند | دندانِ سگ ودہانِ مردم بستند

عافیت کے کونے میں بیٹھے جو لوگ | ہو گئے چپ جو مخالف ان کے لوگ

جو عافیت کے کونے میں بیٹھ گئے | کتے کے دانت اور لوگوں کے منہ بند کردیئے

کاغذ بدریدند وقلم بشکستند | وزدست وزبانِ حرف گیراں رستند

پھاڑے کاغذ اور قلم توڑے وہ لوگ | اور چھٹے سب نکتہ چینوں سے وہ لوگ

کاغذ پھاڑ دیئے اور قلم توڑ دیئے اورنکتہ چینی کرنے والوں کے ہاتھ اور زبان سے چھٹ گئے

یعنی جن لوگوں نے تنہائی اختیار کی اور لکھائی پڑھائی اور تحریر معاملات اور مقدمات سے الگ ہو گئے یہی مطلب ہے کاغذ پھاڑنے اور قلم توڑنے کا تو وہ مخالفوں کے ہاتھ زبان وغیرہ سے محفوظ ہو گئے۔

تشریحِ الفاظ: یکےاز وزراء جمع وزیر کی، معزول جسے کسی کام یا عہدہ سے الگ کردیا ہو، یا جورو عورت اور باندی سے دور ہو نامراد ہو، بحلقۂ درویشاں درویشوں کی جماعت میں، سرایت کرد اثر کیا، جمیعۃ خاطر اطمینان قلب، دلجمعی، دست داد حاصل ہوئی، عمل فرمود حکمِ عمل وزارت فرمود وزارت کے کام کا حکم فرمایا، حکم دیا، قبولش ش ضمیر مفعولی ہے، قبول اس کو نہ آئی یہ بات، معزلی یہ کہ مشغولی ان میں ی مصدری ہے اور کہ تفضیلیہ ہے اس سے معزول رہنا بہتر ہے مشغول رہنے سے، آنانکہ بکنج عافیت بنشستند الخ عافیت کے کونے میں بیٹھے یعنی لوگوں سے اور عہدوں سے یکسوئی اختیار کی، دندانِ سگ اس سے مراد مخالف نہ کہ حقیقتاً سگ، دہانِ مردم بستن کنایہ ہے ان کی بولتی بند کرنا، اعتراض کرنے سے، کاغذ بدریدند الخ یہ مصرعہ ثالثہ ہے اس کا عطف پہلے مصرعہ پر ہے یعنی جو ایک کونے میں بیٹھ گئے اور انھوں نے ملازمت اور لکھائی معاملات کی ترک کی وہ سب سے چھٹ گئے جس کا ذکر ہوا۔

ملک گفت ہر آینہ مارا خرد مندے کافی باید کہ تدبیر مملکت را بشاید گفت

بادشاہ نے کہا بہر حال (بالضرور) ہمیں ایک کافی عقلمند چاہئے جو سلطنت کے انتظام کے لئے لائق ہو وزیر نے کہا

نشانِ خردمند کافی آنست کہ بہ چنیں کارہا تن درندہد

کافی عقلمند کی نشانی یہ ہے کہ وہ ایسے کاموں میں مشغول نہ ہو

﴿فرد﴾

ہماں بر سر مرغاں ازاں شرف دارد | کہ استخواں خورد وطائرے نیازارد

ہماں پرندوں پہ رکھے شرف | ستاتا نہیں کھائے ہڈی صرف

ہما تمام پرندوں پر اس وجہ سے بزرگی رکھتا ہے | کہ ہڈی کھاتا ہے اور کسی جانور کو نہیں ستاتا ہے

تشریح الفاظ: ہر آینہ بہر صورت، بالضرور، خردمندے کافی یے وحدت کی خردمند عقل مند موصوف کافی صفت، کافی بمعنی کافی ہونے والا اور واقف کار تمام مقدمات سے اور کسی کی ضرورت نہ پڑے تنہا کافی ہو، یا کفایت شعاری، یا کفایت اندیشی کی صفت رکھنے والا، یعنی ہر کام میں کفایت شعاری اپنائے نہ کہ فضول خرچی، شاید لائق ہوئے مضارع از شائستن، بچنیں کارہا تن درندہد تن دادن درکارے بمعنی کسی کام کو اختیار کرنا، درزائد ہے یا اس میں مشغول ہونا، ہما مبارک جانور ہے مشہور ہے کہ وہ جس کے سر پر گزر جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے، شرف بزرگی، فضیلت، یہ جانور بھوک میں کوئی بوسیدہ ہڈی اٹھا کر اوپر اڑتا ہے اور اسے نیچے پتھر وغیرہ پر چھوڑتا ہے وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اسے کھالیتا ہے مگر کسی پرند کو نہیں ستاتا بہار باراں شرح گلستاں۔

ترکیب آخری شعر کی: ہمای برسر مرغاں ازاں شرف دارد کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد دارد فعل ہما فاعل شرف مفعول بہ، بر حرف جار برسر مرغاں مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق از فعل فعل اپنے فاعل ومفعول ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معلول ازاں از جار آں مبیّن کہ بیانیہ، استخواں مفعول خورد فعل ضمیر فاعل فعل با فاعل ومفعول جملہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف جانورے مفعول بہ مقدم نیازارد فعل با فاعل ضمیر فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر بیان ہوا مبین کا، مبین بیان سے مل کر مجرور از جار کا اور وہ پھر متعلق ہوا فعل دارد کے وہ اپنے دونوں متعلقوں اور لواحقات سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس شعر سے غرض یہ ہے کہ انسان کی شرافت اور بزرگی خواہش نفس اور لوگوں کے ستانے کے ترک کرنے میں ہے اور یہ چیز بغیر ملازمت اور شاہی عہدوں کے چھوڑے ہوئے حاصل نہیں ہوسکتی اس لئے کہ جب آدمی برسر عہدہ ہو کر مقدمات کا فیصلہ کرے گا ضرور ایک نہ ایک کا دل شکستہ ہوگا پس سلامت گوشۂ عافیت میں ہے اور حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے ایسے ہوشیار اور قابل کو وزیر بنائے جو اس سے اجتناب کرے خواہ ہزار جدوجہد اس کے لئے کرنی پڑی اور عقلمند ہوشیاروں کو بھی لازم ہے کہ عہدہ وزارت سے پرہیز کریں بلکہ اہل مدارس بھی قابل اور لائق لوگوں کو رکھیں، بہار باراں شرح فارسی گلستاں۔

حکایت

سیاہ گوش را گفتند ترا ملازمتِ شیر بچہ وجہ اختیار افتاد گفت تا فُضلۂ صیدش می خورم

سیاہ گوش سے کہا لوگوں نے تجھے شیر کی ملازمت کس وجہ سے پسند آئی وہ بولا یوں کہ اس کا بچا کچا شکار کھاتا ہوں

واز شرّ دشمناں در پناہِ صولتش زندگانی می کنم گفتندش اکنوں کہ بہ ظلِ حمایتش در آمدی

اور دشمنوں کے شر سے اس کی دبدبہ کی پناہ میں زندگی (بسر) کرتا ہوں لوگوں نے کہا اس سے اب جب اس کی حمایت کے سایہ میں آیا تو

وبشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیک تر نیائی تا بحلقۂ خاصانت

اوراس کی نعمت کے شکریہ کا اعتراف کیا تو نے (پھر) کیوں زیادہ نزدیک نہیں آتا ہے تا کہ خاص لوگوں کی جماعت میں تجھے

در آرد واز بندگانِ مخلصت شمارد گفت از بطش وے ہمچناں ایمن نیستم

داخل کرے اور مخلص غلاموں میں سے تجھے گنے (سیاہ گوش) بولا، اس کی پکڑ سے اس کے باوجود مطمئن نہیں ہوں میں

فرد

اگر صد سال گبر آتش فروزد چو یکدم اندراں افتد بسوزد

مجوسی اک صدی آتش جلائے جب ایک دم اس میں کودے تو جلاوے

اگر سو سال تک مجوسی آگ روشن کرے (پوجنے کیلئے) جب ایک دم (کیلئے) اس میں کودیگا یعنی آگ اُسے نہ بخشے گی، جلا دیگی گو پہلے سے وہ اس کا پجاری سہی ایسے ہی میں کتنا بھی شیر کا ملازم صحبت سہی جب زیادہ قرب لگوں گا میری بھی خیر نہیں کب پنجہ مار دے اس لئے بادشاہ کی ملازمت میں اگر نفع ہے تو خطرہ جان بھی ہے۔

تشریح الفاظ: سیاہ گوش ایک جانور کا نام ہے جو بلی سے بڑا کتے سے چھوٹا ہوتا ہے کان کالے کھڑے نوکدار ہوتے ہیں اور اس کا رنگ لال ہوتا ہے، یہ شیر کے کچھ قریب قریب رہتا ہے اور اس کا بچا کچا شکار کھاتا ہے، ملازمت نوکری، کسی کو لازم پکڑنا، بچہ وجہ کس وجہ سے، فضلہ بچا کچا، صید شکار، شر برائی، فتنہ، فساد، ظِلّ سایہ، جمع ضِلَال، نزدیک تر زیادہ نزدیک، بحلقۂ خاصانت ب بمعنی در میں حلقہ، جماعت، خاصاں جمع خاص کی، یعنی خاص لوگوں کی جماعت میں ت ضمیر مفعول کی، تجھ کو یعنی سیاہ گوش کو، شمارد مضارع از شمرون بمعنی گِنّا، جاننا، شمار کرنا، شمار کرے، گنے وہ، بطش پکڑ، حملہ، صد سال سو سال، گبر گ کا کسرہ بمعنی آگ کا پجاری، آتش فروزد دراصل افروزد تھا وزن شعری کی بنا پر الف گرا دیا آتش فروزد ہوا آگ روشن کرے، یک دم ایک گھڑی، سانس، بہار گلستاں شرح اردو گلستاں۔

افتد کہ ندیم حضرت سلطاں را زر بیاید وباشد کہ سر برود وحکما گفتہ اند

(ایسا) اتفاق ہوتا ہے کہ بادشاہ کے دربار کے ہم نشیں کو مال (ہاتھ) آجاتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر چلا جاتا ہے اور اور عقلمندوں نے کہا ہے

از تلوّنِ طبعِ پادشاہاں بُر حذر باید بود کے وقتے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے خلعت

بادشاہوں رنگ برنگی طبیعت سے پرہیز چاہئے ہونا کہ ایک وقت سلام سے (بھی) رنجیدہ ہو جاتے ہیں اور کبھی کسی گالی پر جوڑا

دہند وگفتہ اند ظرافتِ بسیار ہنر ندیمان ست وعیب حکیماں

دیدیتے ہیں اور عقلمندوں نے کہا ہے زیادہ خوش طبعی ندیموں کے لئے ہنر کی بات ہے اور عقلمندوں کے لئے عیب ہے

ندیم لوگ شاہوں کے ہم نشیں ہر وقت ان کے قریب رہتے ہیں اور بادشاہ لوگ ہر وقت اہم امور کی فکر سے متفکر اور بجھے بجھے سے رہتے ہیں اس لئے ندیموں کے لئے یہ ہنر اور کمال ہے کہ وہ خوش طبعی کی باتوں سے ان کو ہنساتے ہیں کہ ندیم لوگ اسی کام کے لئے ہیں اور حکیم اور عقلمند لوگ خوش طبعی اور ظرافت سے بچیں یہ ان کے وقار کے خلاف ہے اور یہ ہر بڑے آدمی کی ہیبت اور وقار کے لئے مضر ہے۔



تو بر سر قدرِ خویشتن باش ووقار	بازی وظرافت بہ ندیماں بگذار
وقار اور عزت سے رکھ اپنا جوڑ	کھیل اور ظرافت ندیموں کو چھوڑ
تو اپنے مرتبہ اور وقار پر رہ	کھیل اور خوش طبعی ندیموں کے لئے چھوڑ

تشریح الفاظ: افتد مضارع از افتادن، اتفاق ہوتا ہے، ندیم ہم نشیں، جمع ندیماں بادشاہ کے پاس رہنے والا، زر سونا، مال، روپیہ پیسہ، گہ مخفف گاہ کا کبھی، سر برود سر جلاتا ہے، تلون از تفعل، رنگ برنگ ہونا، عربی لفظ ہے، طبع پادشاہاں بادشاہوں کی طبیعت، مزاج، حذر پرہیز، پر حذر زیادہ احتیاط، یا پرہیز، باید بود چاہئے ہونا، یا کرنا، کہ تعلیلیہ یعنی اس لئے کہ، وقتے یے وحدت کی ہے، ایک وقت، بسلامے از سلامے ایک سلام سے، گاہے بدشنامے اور کبھی ایک گالی یا کوئی گالی پر، خلعت دہند جوڑا دیدیں، ظرافت ہنسی خوشی کی بات کرنا، یا دل لگی کی نیز بمعنی مسخراپن، وقار عزت، بازی کھیل کود، یا دل لگی کی بات۔

مطلب اس حکایت کا یہ ہے کہ وزیروں کو بادشاہوں سے ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہئے ان کی ملازمت دو پہلو رکھتی ہے امید نان وخطرۂ جان وہاں نفع کی امید کے ساتھ جان کا بھی خطرہ ہے اور بادشاہوں کا مزاج رنگ برنگ کا ہوتا ہے کبھی انعام دیتے ہیں اور کبھی گرفت کر بیٹھتے ہیں۔

ترکیب آخری شعر: تو بر سرِ قدر خویشتن باش ووقار الخ باش فعل ناقص تو ضمیر اسم قائم خبر محذوف بر جار سر مضاف قدر معطوف علیہ واو عاطفہ وقار معطوف، معطوف علیہ با معطوف مضاف الیہ سر مضاف کا مضاف با مضاف الیہ مجرور بر جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق فعل ناقص کے جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، بازی وظرافت بہ ندیماں بگذار بازی وظرافت معطوف علیہ اور معطوف سے مل کر مفعول بہ بگذار فعل امر ضمیر فاعل بہ جار ندیماں مجرور جار با مجرور متعلق فعل امر بگذار کے فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا یا جملہ معطوفہ ہوا پہلے شعر کے جملہ معطوف علیہ پر پھر یہ دونوں مل کر جملہ معطوفہ ہو جائیں گے۔

حکایت

یکے از رفیقاں شکایتِ روزگارِ نامُسَاعِدْ بنزد من آورد کہ کَفَاف اندک دارم
ایک دوست نا موافق زمانے کی شکایت میرے پاس لایا کہ معاش یا روزی تھوڑی رکھتا ہوں
وعِیَال بسیار وطاقتِ بار فاقہ نمی آرم وبارہا در دلم آمد کہ
اور بال بچے زیادہ اور فاقہ کے بوجھ کے برداشت کی طاقت نہیں رکھتا ہوں اور بارہا میرے دل میں آئی یہ بات کہ
باقلیمے دیگر نقل کنم تا در ہر صورتے کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک وبدمن اطلاع نباشد
کسی دوسرے ملک میں نقل کروں (منتقل ہوجاؤں) تا جس صورت میں بھی زندگی بسر کروں گا کسی کو میرے اچھے
اور برے (حال پر) اطلاع نہ ہوگی

بیت

بس بگرسنہ خفت وکس ندانست کہ کیست　　بس جاں بلب آمد کہ بروکس نگریست
بہت بھوکوں کو نہ جانا کوئی بھی　　مر گئے کتنے نہ رویا کوئی بھی
بہت سے بھوکے سوگئے اور کسی نے نہ جانا کہ کون ہے سویا ہوا، اور بہت سوں کی جان ہونٹوں پہ آئی مر گئے کہ ان پر کوئی بھی نہ رویا

باز از شماتتِ اَعْدَاء می اندیشم کہ بِطَعْنہ در قفائے من بخندند وسعی مرا
پھر دشمنوں کی خوشی بھی سوچتا ہوں کہ طعنہ کے ساتھ (طعنہ دیکر) میرے پیچھے ہنسیں گے اور میری کوشش کو
در حقِ عیالِ من بر عدم مُرُوّت تحمل کنند وگویند
میرے بال بچوں کے حق میں بے مروتی پر محمول کریں گے (جائیں گے) اور (یوں) کہیں گے

قطعہ

بہ بیں آں بے حَمِیَّت را کہ ہرگز　　نخواہد دید روئے نیک بختی
دیکھ بے غیرت کو ہرگز وہ کبھی　　نیک بختی کا نہ چہرہ دیکھ پائے
دیکھ اس بے غیرت کو جو ہرگز　　نہ دیکھے گا نیک بختی کا چہرہ
کہ آسانی گزیند خویشتن را　　زن وفرزند بگذارد بسختی
ڈھونڈتا راحت کو ہے اپنے لئے　　بال بچے سختی میں ہے چھوڑ جائے
تن آسانی اختیار کرتا ہے اپنے لئے (راحت)　　بیوی اور بچوں کو چھوڑتا ہے سختی میں

تشریح الفاظ: یکے از رفیقاں دوستوں میں سے ایک ترجمہ محاوری ہوا ایک دوست، رفیقاں جمع رفیق کی دوست، شکایتِ روزگارِ نامساعد ہ نامساعد، ناموافق، شکایت مضاف، روزگار نامساعد مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ، ناموافق زمانے کی شکایت، بنز دمن آورد ب زائد میرے پاس لایا کہ کفاف الخ کہ بیانیہ ہے شکایت کا، کفاف، وہ روزی جو ایک دن کے لئے کافی ہو، یا معاش بقدر ضرورت، اندازہ، روزمرہ کا خرچ، لغات کشوری، عیال بال بچے، طاقت بار فاقہ یعنی طاقتِ تحمل بار فاقہ، فاقہ کے بوجھ کے تحمل کی طاقت، نمی آرم نمی دارم نہیں رکھتا ہوں، بارہا بہت بار دردلم آمد میرے دل میں آیا کیا؟ آگے کے باقلیمے الخ سے اس کا بیان، اقلیم سلطنت، ملک ولایت ساتواں حصہ، نقل کنم منتقل ہو جاؤں میں کسی ملک میں، یعنی دور دراز کا سفر کرلوں میں، زندگانی کنم زندگی بسر کروں میں زمین کا، اطلاع واقفیت، خبر، آگاہی، در ہر صورت ظرف یا مفعول فیہ ہے بسر کنم کا، بس گرسنہ اے بسا کس گرسنہ بھوکا بھوکے، بس جاں بلب آمد بہت سوں کی جان ہونٹوں پر آئی (مرگئے، بر واس پر (ان پر) کس نگریست کوئی نہ رد یا، شماتت کسی کی خرابی حال پر خوش ہونا جیسا کہ دشمن اور مخالف خوش ہوتا ہے، اعداء جمع عدو کی بمعنی دشمن، بہ طعنہ طعنہ کے ساتھ، طعنہ دے کر درقفائے من میرے پیچھے، بر عدم مروت حمل کنند مروت کے نہ ہونے پہ، (بے مروتی پر) حمل کریں گے یعنی گمان کریں گے جانیں گے، یعنی دشمن میرے کہیں چلے جانے سے راضی ہوں گے اور طعنہ دے کر کہیں گے بڑا بے مروت اور بے غیرت ہے بال بچوں کو مصیبت میں ڈال گیا اور اپنے آپ دنیا میں پھرے مزے اڑاتا، یہ کبھی بھلائی نہ دیکھے گا، بہ بیں فعل امر دیکھ تو، بے حمیت بے غیرت، تن آسانی راحت، آرام، بہار باراں شرح فارسی گلستاں، گزیند خویشتن را اختیار کرتا ہے اپنے لئے را بمعنی لئے، واسطے ہے، بسختی، درختی سختی میں۔

ودریں علم محاسبت چنانکہ معلوم ست چیزے دانم اگر بجاہِ شما شغلے معین شود کہ

اور اس علم حساب میں جیسا کہ (آپ کو) معلوم ہے میں کچھ جانتا ہوں اگر تمہارے مرتبہ کی وجہ سے کوئی کام متعین ہو جائے

کہ موجبِ جمعیتِ خاطر باشد بقیتِ عمر از عہدۂ شکرِ آں بیروں آمدن نتوانم گفتم

جو دلجمعی کا سبب ہو تو باقی عمر اس احسان کے شکریہ کی ذمہ داری سے باہر نہیں ہو سکتا یعنی اس کا شکر ادا نہ کرسکوں گا میں نے کہا

عملِ پادشاہ اے برادر دو طرف دارد امید نان وبیم جان

بادشاہ کا عمل، اس کی ملازمت اے بھائی دو طرف رکھتی ہے یا تو روٹی امید (مال کی) اور یا جان کا ڈر

وخلاف رائے خردمنداں باشد بدیں امید دراں بیم افتادن

اور عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے اس امید پر اس خطرہ میں پڑنا

قطعہ

کس نیاید بخانۂ درویش	کہ خراجِ زمین وباغ بدہ
درویش کے گھر میں نہ آوے کوئی بھی	اس سے لینے کو خراج ارض وباغ
کوئی نہ آوے فقیر کے گھر میں (اس لئے)	کہ زمین اور باغ کا ٹیکس دے
یا بہ تشویش وغصہ راضی شو	یا جگر بند پیشِ زاغ بنہ
یا تو خوش ہو رنج اور تکلیف سے	یا کلیجی رکھ دے پیش زغن وزاغ
یا رنج اور غصہ کے ساتھ راضی ہو	یا (پھر اپنی) کلیجی رکھ دے کوے کے سامنے

مطلب یہ ہے کہ اے ساتھی گو بادشاہ کی ملازمت میں مال کی توقع ہے لیکن جان جانے کا بھی خوف دامن گیر ہے کہاوت ہے بھاڑ میں گرے وہ سونا جس سے پھوٹیں کان، اور موجودہ غربت بہتر ہے مثلاً کوئی آدمی فقیر کے پاس زمین کا لگان اور ٹیکس لینے نہیں آتا کیوں کہ وہ زمین والا نہیں آپ بھی کسی کی ملازمت میں نہیں بہر طرح لوگوں کی مخالفت کی زبان سے بری یا تو مفلسی کے غصہ اور رنج کو برداشت کرلو ورنہ ملازمت چاہو تو ایک دن امکان ہے بادشاہ ناراض ہوکر سولی دیدے اور پرندے تمہارے بدن کو نوچ کھائیں۔

تشریح الفاظ: ودریں علم محاسبت اور اس علم حساب میں، چیزے دانم چیزے بمعنی کچھ اور یہ مفعول بہ ہے دانم کا، بمعنی جانتا ہوں میں، بجاہ شما تمہارے مرتبہ کی وجہ سے (تمہارے اثر سے) شغل کوئی کام، کوئی ملازمت، یے تنکیر کی ہے، مُعیّن شود متعین ہوجائے، موجب جمعیۃ خاطر باشد موجب، سبب، جمعیت خاطر، دل جمعی، یعنی دل جمعی کا سبب ہو، از عہدۂ شکر آں یہاں مرادی معنی ذمہ داری، بیروں آمدن نتوانم یعنی باہر نہیں ہوسکتا، یعنی ساری عمر آپ کی شکر گزاری سے سبکدوش نہیں ہوسکتا آپ کا اتنا احسان مند رہوں گا اگر میری نوکری لگوادی اس حساب کے کام میں یہی میرے سے آوے ہے، عمل پادشاہ بادشاہ کی ملازمت، دوطرف دارد دو پہلو رکھتی ہے، امید نان وبیم جان یا تو روٹی کی امید یا پھر اپنی جان جانے کا ڈر، خراج ٹیکس، لگان، یا بہ تشویش وغصہ راضی شو تشویش بمعنی رنج پریشانی اور غصہ یعنی غربت کے سبب غصہ اور پریشانی جو پیدا ہوتی ہے اس کو برداشت کرلے، جگر بند کلیجی، زاغ کوا، اپنی کلیجی چیل کوے کے سامنے رکھنے سے مراد اپنے کو ہلاکت کے لئے تیار رکھنا۔

گفت ایں موافقِ حالِ من نگفتی وجوابِ سوالِ من نیاوردی نشنیدۂ کہ

بولا ساتھی یہ بات (مراد سعدی کا جواب) میرے حال کے موافق نہ کہی تو نے اور میرے سوال کا جواب نہ دیا تو نے کیا نہیں سنا تو نے کہ

هر کہ خیانت ورزد دستش از خیانت بلرزد

جو خیانت کرے گا اس کا ہاتھ بزدلی سے کانپے گا



راستی موجب رضائے خدا ست　　کس ندیدیم کہ گم شد از راہِ راست

خدا کی رضا کا سبب راستی　　گمراہ نہیں صاحب راستی

سچائی خدا کی رضا کا سبب ہے　　کسی کو نہیں دیکھا میں نے کہ وہ بھٹکا ہو سیدھی راہ سے

جب شیخ سعدی نے ساتھی کو بادشاہ کی ملازمت کے اندیشہ اور ضرر سے متنبہ کیا تو وہ بولا آپ نے یہ بات میرے حال کے مطابق نہ کہی میں ویسے ہی غربت کا مارا اور بھوکے کو چاہیئے دو نان اور اندھے کو دو آنکھ دیکھو جو خائن ہوتا ہے اور چور وہ پیشی کے وقت کانپے گا اور جب میرا ہاتھ اور حال پاک صاف ہوگا مجھے کیا ڈر، سانچ کو آنچ نہیں اور اللہ سچائی کو پسند کرتا ہے اور سیدھی سچی راہ سے کوئی بھٹکتا نہیں، شعر ملاحظہ ہو:

راستی سیدھی سڑک ہے اس میں کچھ خطرہ نہیں

کوئی راہ رَو آج تک اس راہ میں بھٹکا نہیں

حُکما گویند کہ چہار کس از چہار کس بجاں برنجند حرامی از سلطاں ودزد از پاسباں

عقلمند کہتے ہیں چار شخص چار شخصوں سے دل و جان سے رنجیدہ ہوئے ہیں (ڈرتے ہیں) ڈاکو کو بادشاہ سے اور چور چوکیدار یا پہرہ دار سے

وفاسق از غمّاز روسپی از محتسِب آں را کہ حساب پاک ست از مُحاسبہ چہ باک

اور فاسق (بدکار) چغلخور سے اور رنڈی کوتوال سے (یا سزا دینے والے افسر سے) جس کا حساب صاف ہے حساب دینے سے کیا ڈر



مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی　　کہ روزِ رفعِ تو باشد مجالِ دشمن تنگ

حد سے آگے نہ تو بڑھنا کام میں　　تیرے آگے تیرا دشمن ہوگا تنگ

مت کر حد سے تجاوز کام میں اگر چاہے تو کہ تیری پیشی یا معزولی کے دن ہووے دشمن کا میدان یا موقعہ تنگ

تو پاک باش برادر مدار از کس باک　　زنند جامۂ ناپاک گاز راں برسنگ

پاک رہ بھیا نہ رکھنا دل میں باک　　دھوبی پٹیں ویسا کپڑا رکھے سنگ

تو پاک رہ بھائی مت رکھ کسی سے ڈر　　مارتے ہیں ناپاک کپڑے کو دھوبی پتھر پر

تشریح الفاظ: ایں موافق حال من ایں اسم اشارہ مشار الیہ سے مراد سعدی کی بات یا جواب جو اسے دیا تھا یہ بات اے سعدی تمہاری میرے حال کے موافق، وجوابِ سوال من اور میرے سوال کا جواب، باب نصر سے بمعنی کاٹنا کہ جواب بمعنی رک رک کر اور بات کاٹ کر دیا جاتا ہے اور اس سے سائل کا سوال کاٹ دیا جاتا ہے اس لئے اسے جواب کہتے ہیں بہارستاں شرح اردو گلستاں صفحہ ۹۴، اور اسی سے جیب ہے کہ کپڑا کاٹ کر بنتی ہے، نشنیدہ اس سے پہلے چہ محذوف ہے کیا نہیں سنا ہے تو نے یعنی ضرور سنا ہے استفہام انکاری ہے اور استفہامِ انکاری ثبوت کا فائدہ دیتا ہے اور استفہامِ ثبوتی انکار کا۔ خیانت امانت میں کتر بیونت کرنا، جبانت بزدلی، راستی کی نسبتی بمعنی سچائی، موجب سبب، رضائے خداست سچائی خدا کی، رضاء خوشنودی کا سبب ہے، کس ندیدم کسی کو نہیں دیکھا میں نے لفظ کس مفعول ہے ندیدم فعل با فاعل کا، حکما جمع حکیم، عقلمند، بجاں برنجند اے از دل وجان برنجند دل وجان سے رنجیدہ ہیں، یعنی زیادہ ہی گھبراتے ہیں، حرامی ڈاکو، ی نسبتی، دزد چور، پاسباں چوکیدار، پہرہ دار، فاسق بدکار، غماز چغلخور صیغۂ مبالغہ ہے لفظی معنی اشارہ کرنے والا، روسپی بدکار اور فاحشہ عورت، یارنڈی، محتسب حساب کرنے والا، برائی سے روکنے والا حاکم اور برائی پر سزا دینے والا، یا کوتوال، اوپر جو ذکر ہوئے چار چار سے ڈرتے ہیں اس لئے کہ انہیں ان چاروں سے جانی نقصان کا خطرہ ہے اس لئے ان کی ان سے ہوا خراب ہوتی ہے، فراخ روی حد سے تجاوز کرنا، کہ روزِ رفعِ تو کہ تیری پیشی کے دن یا معزولی کے دن، مجال دشمن دشمن کا میدان، یا موقع یعنی دشمن کے لئے بات کا موقع یا میدان تنگ ہو، تو پاک باش برادر پاک رہ اے بھائی (برائیوں سے) یہاں حرف ندا اے برادر سے قبل محذوف ہے، باک ڈر، گازراں دھوبی لوگ، برسنگ پتھر پر جیسے وہ ناپاک کپڑا پتھر پر مار کر پاک صاف کرتے ہیں ایسے ہی برے اور ناپاک آدمی کی حاکم لوگ پٹائی کر کے مہذب بناتے ہیں کیا ضرورت ہے کپڑے کی طرح مار کھانے کی پہلے ہی برائیوں سے پاک صاف ہو جاؤ نہ کر نہ ڈر تو میں بھی پاک صاف رہوں گا اس لئے مجھے شاہی ملازمت سے کوئی اندیشہ نہیں ہے۔

گفتم حکایتِ روباہے مناسبِ حالِ تست کہ دیدندش گریزاں وبیخویشتن افتاں وخیزاں

میں نے کہا ایک لومڑی کی حکایت تیرے حال کے مناسب ہے جسے لوگوں نے دیکھا بھاگتے ہوئے اور بے تحاشہ گرتی پڑتی ہوئی

کسے گفتش چہ آفت ست کہ موجب مخافت است گفتا شنیدم کہ شیر را بسُخرہ میگیرند

کسی نے اس سے کہا کیا آفت ہے جو تیرے ڈرنے کا سبب ہے (لومڑی) بولی میں نے سنا کہ شیر کو بیگاری میں پکڑ رہے ہیں

گفت اے سُفیہ ترا با شیر چہ مناسبت است واو را باتو چہ مشابہت

اس نے کہا او بیوقوف تجھے شیر سے کیا مناسبت ہے یعنی تو ذرا سی اور وہ بڑا اور زور آور اور اسے تیرے سے کیا مشابہت ہے (اور تو چھوٹی)

گفت خاموش کہ اگر حسودان بغرض گویند کہ اینہم بچۂ شیر است وگرفتار آیم

(لومڑی نے) کہا چپ رہ کہ اگر حسد کرنے والے دشمنی کے مارے کہہ دیں کہ یہ بھی شیر کا بچہ ہے (پکڑو) اور میں گرفتار ہو جاؤں

کرا غمِ تخلیصِ من دارد کہ تفتیشِ حالِ من کند وتا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود

کسے میرے چھڑانے کا غم ہوگا جو میرے حال کی تحقیق کرے گا اور جب تک تریاق عراق سے لایا جاویگا سانپ کاٹا ہوا مر جائے گا (یعنی جب تک میرے حال کی تحقیق ہوگی میرا کام ہوجائے گا۔

ترا ہمچناں فضل ست ودیانت وتقوی وامانت ولیکن متعنتاں درکمین اند ومدعیاں گوشہ نشیں

اور تجھ میں بھی اسی طرح اگرچہ، بزرگی ہے اور دینداری اور پرہیزگاری اور امانت داری لیکن عیب لگانے والے، نکتہ چینی کرنے والے گھات میں ہیں اور مخالفین گوشہ نشیں (ایک کونہ میں بیٹھے ہوئے)

اگر آنچہ سیرتِ تست بخلافِ آں تقریر کنند ودر معرضِ خطابِ پادشاہ آئی دراں حالت کرا مجالِ مقالت باشد

اگر جو تیری عادت ہے اس کے خلاف (دشمن) ثابت کریں اور تو بادشاہ کے عتاب کے سامنے (زد میں) آئے اس حالت میں کسے بولنے کی گنجائش ہوگی

پس مصلحت آں می بینم کہ ملکِ قناعت را حراست کنی وترکِ ریاست گوئی

پس مصلحت یہ دیکھتا ہوں میں کہ قناعت کے ملک کی حفاظت کرے تو اور سرداری کا ترک کہے (کرے) سرداری اور مالداری کا خیال چھوڑ دے

تشریح الفاظ: روباہے یے وحدت کی ہے ایک لومڑی، مناسبِ حال تست تیرے حال کے مناسب ہے کہ بیانیہ، سے اس لومڑی کے حال کا بیان ہے، گریزاں اسم حال ہے اور اسی طرح افتاں وخیزاں اور ترکیب میں دیدش کی ضمیر ش سے حال واقع ہیں بمعنی بھاگتی گرتی پڑتی ہوئی، بیخویشتن بے تحاشہ، بے خود ہونا، اپنے آپ کی خبر نہ رہنا، آفت مصیبت، مخافت ڈر، یا ڈرنا، سخرہ بیگاری، بے اجر مزدوری کسی سے کام لینا، بہار باراں، سفیہ بیوقوف، کمینی، بعض نسخوں میں بجائے شیر شتر واقع ہے، وہ غلط ہے، بہار باراں، خاموش امراز خاموشیدن چپ رہنا، غرض نشانہ، یا دشمنی، بچۂ شیر مرکب اضافی شیر کا بچہ، غم فکر، تخلیص من میرے چھڑانے کا غم، فکر، تفتیش از تفعیل تحقیق وجانچ پڑتا کرنا کسی چیز کی، تریاق ایک نباتات سے مرکب دوائی اور بہترین تریاق اکبر ہے جو ساٹھ دوائیوں سے بنتا ہے، اور شہد سے ملا کر بنایا جاتا ہے اور ایران میں کوئی جگہ یا علاقہ عراق ہے بل کہ ایران کی راجدھانی رہا، وہاں چونکہ امراء اور بادشاہ رہے ہیں اس لئے وہاں دستیاب ہوتا تھا اور اب کا معلوم نہیں، بہار باراں شرح فارسی گلستاں، مار گزیدہ سانپ کاٹا ہوا، مردہ شود مضارع مجہول از مردن مرجاوے گا یا مردہ اسم مفعول وشود مضارع ترجمہ مردہ ہوجائیگا یعنی مر جائے گا، یعنی جیسے عراق سے تریاق لانے میں دیر ہوجائے گی اتنے سانپ کا کاٹا ہوا مر الیگا اسی طرح اے دوست

اتنے تیرے حال کی صحیح تحقیق ہوگی تیرا کام ہولے گا۔ فضل بزرگی، دیانت دینداری، تقوی پرہیزگاری، امانت وہ چیز جو کوئی تیرے پاس رکھے وہ امانت ہے، اس میں کتر بیونت اور کمی نہ کرنا ضروری ایسے ہی کوئی بات راز کی کہے اور نیز کوئی مشورے لے وہ بھی امانت ہے اور چیز میں خیانت نہ کرنا ایسے ہی کسی کی بات نہ بتانا، اور صحیح مشورہ دینا یہ سب امانت داری ہے، منکتاں جمع متعنت کی بمعنی خطا پکڑنے والے اور عیب لگانے والے، کمیں پوشیدہ جگہ، گھات، جس جگہ دشمن اور شکار کے لئے بیٹھتے ہیں، مدعیاں جمع مدعی کی، مخالف لوگ یا دعوی کرنے والے، گوشہ نشیں کونے میں بیٹھنے والے یہ اسم فاعل سماعی ہے مراد وہی گھات میں بیٹھنے والے، یعنی تاک میں رہنے والے کب کوئی کمزوری ملے اور کپڑا اچھالیں آنچہ سیرت تست جو کچھ تیری عادت ہے، معرض اسم ظرف ہے پیش ہونے کی جگہ، مراد سامنے روبرو، یا زد میں، خطاب بات چیت کرنا، یا بڑوں کی طرف سے جو اچھا لقب ملے، جیسے شیخ الاسلام، شیخ الہند وغیرہ یا خطاب بمعنی عتاب ہے، مجال گنجائش، حراست حفاظت، ریاست سرداری، مطلب یہ ہے کہ شیخ نے اسے لومڑی کا قصہ سنا کر یہ سمجھایا کہ آپ اپنی اسی غربت کی حالت کو بہتر سمجھو اور صبر وقناعت سے کام لو مالداری اور عہدہ داری کے چکر میں نہ پڑو وہ مناسب نہیں ہے۔

قطعہ

بدریا در منافع بیشمار ست	اگر خواہی سلامت بر کنار ست
ہیں دریا میں منافع بے شمار	اگر چاہے سلامت رہنا بر کنار
دریا میں منافع بے شمار ہیں	اگر تو چاہتا ہے سلامتی تو وہ کنارے پر ہے

یعنی گو دریا میں بے شمار فوائد انسان کے لئے ہیں مگر مگرمچھوں وغیرہ کا ڈر اور ڈوبنے کا خوف بھی تو ہے اس لئے اگر خود ان خطرات سے صحیح سلامت رکھنا چاہتے ہو اس میں نہ گھسو ایک کنارے پر رہو گویا شاہی ملازمت ایک دریا کی طرح ہے اس سے بچو۔

تشریح الفاظ: بدریا در منافع لفظ ب بمعنی در ہے کہ آگے لفظ در ہے اسی طرح اگر با کا صلہ یعنی اس کے بعد لفظ بر آئے تو ب بمعنی بر ہوتا ہے کہتا ہے ناچیز کہ منافع مبتدا بے شمار خبر است رابطہ بدریا یعنی در دریا جار با مجرور ظرف مکان یا مفعول فیہ مبتدا اپنی خبر فعل فاعل اور مفعول سے مل کر شرط اگر؟؟ کی لفظ آں اشارہ محذوف جس کا مشارہ الیہ سلامت ہے مبتدا بر جار کنار مجرور جار با مجرور متعلق ست رابطہ پھر یہ خبر ہوئی مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جزا شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

رفیق چوں ایں سخن بشنید بہم برآمد و روئے از حکایت من درہم کشید و سخنہائے رنجش آمیز گفتن گرفت

دوست نے جب یہ بات سنی غصہ میں ہو گیا اور چہرہ میری (بیان کی ہوئی) حکایت سے بگاڑ لیا اور رنج آمیز باتیں کہنی شروع کی

کہ ایں چہ عقل و کفایت ست و فہم و درایت قولِ حکما درست آمد

کہ یہ کیا عقلمندی اور کافی ہونے کی بات ہے اور سمجھ بوجھ اور دانشمندی کی بات ہے اور عقلمندوں کی بات ٹھیک ہے

کہ گفتہ اند دوستاں در زنداں بکار آیند کہ بر سُفرہ ہمہ دشمناں دوست نمایند

جو کہی ہے انہوں نے دوست جیل میں کام آویں کہ دستر خوان پر سبھی دشمن دوست دکھائی دیتے ہیں

﴿قطعہ﴾

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند | لافِ یاری و برادر خواندگی

یار وہ نہ ہے جو نعمت میں کہے | میں ہوں تیرا بھائی پکا یار مان

دوست مت سمجھ ایسے کو جو خوشحالی میں مارے | دوستی اور بھائی چارہ کی ڈینگ

دوست آں دانم کہ گیرد دست دوست | در پریشاں حالی و در ماندگی

دوست وہ جو کام آئے دوست کے | جب پریشان ہووے عاجز بیگماں

دوست اسے جانو جو پکڑے دوست کا ہاتھ (اس کے کام آوے) پریشاں حالی اور عاجزی کے زمانے میں

شیخ سعدی فرما رہے ہیں دوست نے جب میری بات سنی بجائے ماننے کے ناراض ہوکر رنجیدگی کی باتیں شروع کردی کہ اے سعدی کہ یہ کیا عقلمندی دانشمندی اور کام بنانے والی باتیں ہیں جو آپ نے سنائی نوکری دلوانے سے تو گئے لومڑی وغیرہ کی مثال مجھ پر فٹ کردی عقلمندوں کی بات صحیح ہے دوست وہ ہے جو آڑے وقت میں کام آئے ورنہ خالی دوستی کا دعویٰ ہے۔

تشریح الفاظ: رفیق چوں ایں سخن بشنید جب سنی دوست نے یہ بات، چوں حرف شرط، بشنید فعل، رفیق فاعل، ایں اسم اشارہ، سخن مشارالیہ دونوں مل کر مفعول فعل فاعل مفعول سے مل کر شرط حرف شرط کی، بہم برآمد غصہ میں ہوگیا، فعل فاعل سے مل کر جزا شرط کی شرط اپنی شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ بہم برآمد معطوف علیہ اور اگلا جملہ وروئے از حکایت الیٰ آخرہ اور دوسرا جملہ سخنہاء رنجش آمیز گفتن گرفت یہ دونوں جملہ معطوف علیہ اور معطوف سے مل کر پھر معطوف ہوا بہم برآمد کا اور یہ اپنے معطوف سے مل کر اب جزا ہوئی پھر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

ترجمہ: دوست نے جب یہ بات سنی ناراض ہوا اور چہرہ میری حکایت سے بگاڑ لیا، اور تکلیف دہ باتیں کہنی شروع کی۔ بہم برآمدن ناراض اور غصہ ہونا، روئے درہم کشیدن چہرہ بگاڑ لینا، سخنہائے رنجش آمیز مرکب توصیفی بسخنہا موصوف، رنجش آمیز اسم مفعول سماعی، رنج سے ملی ہوئی یعنی تکلیف دہ باتیں، یہ صفت ہے، گفتن گرفت یہ یا تو مصدر

مرکب ہے یا فعل مرکب، بمعنی کہنا شروع کیا لفظ گرفت ماضی مصدر کے بعد شروع کے معنی میں ہوتا ہے جیسے زدن گرفت اس نے مارنا شروع کیا، عقل بمعنی باندھنا، عقال اونٹ کی وہ رسی جس سے اسے باندھیں، نیز بمعنی خرد، دانائی وہ جوہر جو انسان کو اللہ کی فرمانبرداری اور احکام سے باندھے کہ وہ آزاد نہ ہو ورنہ وہ صاحبِ عقل نہ ہوگا، جمع معقول، کفایت کافی ہونا کسی کام کے لئے، فہم سمجھ داری، درایت دانشمندی، زنداں قید خانہ، سفرہ بفتح سین دستر خوان، دوست مشمار آنکہ درنعمت زند زند فعل بافاعل کا مفعول ہے دوسرا مصرعہ لافِ یاری وبرادر خواندگی ہے یعنی اسے دوست نہ سمجھو جو مارے پکی یاری اور بھائی بتانیکی ڈینگ، سفرہ بضم سین، مقعد رفع حاجت کی راہ، کشوری، یاری کے بعد واو عاطفہ تفسیر کے لئے کہ یاری کی تفسیر اور وضاحت برادر خواندگی سے ہورہی ہے کہ میں تیرا یار اور گویا بھائی ہوں، بہار باراں، دست گرفتن محاورہ ہے کسی کی مدد کرنا، کام آنا، در پریشاں حالی مراد پریشانی ہے، درماندگی عاجزی، بے کسی، غریبی یا غربت یعنی ایسی حالت میں دوست کے کام آئے وہ ہے دوست ورنہ خالی پوست بے مغز، ترکیب پہلے شعر کی اس طرح ہے، دوست مفعول ثانی مشمار فعل با ضمیر فاعل آنکہ اسم موصول درنعمت جار مجرور سے مل کر متعلق زند کے اور وہ فعل ضمیر فاعل، لافِ مضاف یاری معطوف علیہ واو عاطفہ برادر خواندگی معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ لاف کا وہ اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول زند کا وہ اپنے فاعل اور دونوں مفعول اور متعلق ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

دیدم کہ مُتغَیَّر می شود ونصیحت من بغرض می شنود نزدیکِ صاحبِ دیواں رفتم

میں نے دیکھا کہ بدل رہا ہے بگڑ رہا ہے اور میری نصیحت غرض کے ساتھ سُن رہا ہے صاحبِ عدالت کے پاس گیا

بسابقۂ معرفتے کہ درمیان مابود صورت حالش بگفتم واہلیّت واستحقاقش

میں اس پہلی جان پہچان کے سبب جو ہمارے بیچ تھی اور اس کی صورت حال میں نے کہی اور اس کا اہل اور مستحق ہونا

بیاں کردم تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے بریں بر آمد

(حساب کتاب کے لئے) بیان کیا میں چناں چہ ایک مختصر کام میں اس کو مقرر کر دیا (لگا دیا) تھوڑا عرصہ اس (کام) پر گزرا

لُطفِ طبیعتش رابدیدند وحُسنِ تدبیرش راپسند یدند کارش ازاں درگذشت وبمرتبۂ بالاترازاں

اس کی مہربان طبیعت کو دیکھا اور اس کی حُسن تدبیر کو پسند کیا اس کا کام اس (مختصر پنے) سے گزر گیا (بڑھ گیا) اور اونچے مرتبہ پر

مُتمکّن شد ہمچناں نجمِ سعادتش در ترقّی بود تا باوج اِرادت در رسید

اس سے متمکن ہوا پہونچ گیا پھر اُسی طرح اس کی نیک بختی کا تارہ ترقی پر تھا یہاں تک کہ ارادہ کے بلندی پر پہونچا

ومُقرَّبِ حضرتِ سُلطان ومعتمدعلیہ گشت برسلامتِ حالش شادمانی کردم وگفتم

اور بادشاہ کی دربار کا مقرب اور معتمد علیہ ہو گیا اس کے حال کی سلامتی پر میں خوش ہوا اور بولا

﴿فرد﴾

زکارِ بستہ میندیش ودل شکستہ مدار — کہ آب چشمۂ حیواں درونِ تاریکست

کام مشکل سے نہ گھبرا دل شکستہ بھی نہ رکھ — ہے چھپا تاریکیوں میں چشمۂ آبِ حیات

مشکل کام سے مت سوچ (مت فکر کر) اور دل شکستہ مت رکھ اس لئے کہ آب حیات کا چشمہ تاریکی میں ہے

اَلَا لَا یجارَنَّ اَخُو البَلِیّۃِ — فَلِلرّحمٰن اَلطافٌ خفِیَّۃ

مصیبت سے کبھی نہ ہو کبیدہ — کہ ہیں رحمٰن کے الطاف پوشیدہ

خبر دار نہ بلبلائے مصیبت زدہ — اس لئے کہ رحمٰن کی پوشیدہ مہربانی ہیں

﴿فرد﴾

منشیں ترش از گردشِ ایّام کہ صبر — تلخ ست ولیکن بَرِ شیریں دارد

نہ گردش سے چہرہ بدل کہ صبر — وہ کڑوا ہے لیکن میٹھا ہے پھل

مت بیٹھ ترش رو ہوکر چہرہ بگاڑ کر زمانے کی گردش سے کہ صبر (ابتداء) کڑوا ہے لیکن آخر کار میٹھا پھل رکھتا ہے

تشریح الفاظ: دیدم کہ متغیرمی شود میں نے دیکھا کہ یہ بیانیہ دیدم کا متغیر ہورہا ہے اس کا چہرہ یعنی بگڑرہا ہے غصہ میں شیخ سعدی پر، نصیحت من بغرض می شنود غرض کے ساتھ یعنی اپنی ملازمت کی غرض کے ساتھ اسی غرض کو دل میں بٹھا کر میری نصیحت او پری جی سے سن رہا ہے کہ آدمی کو کسی چیز کی محبت اور غرض دوسری چیز سے اندھا بہرہ بنا دیتی ہے پھر وہ نصیحت کا ہی کو سنتا، یا وہ یہ سمجھ کر کہ میری اس نصیحت سے اپنی کوئی غرض ہے جب سن رہا ہے، بہار باراں، ترجمہ قاضی سجاد حسین، غرض نشانہ مارنے کی جگہ، حاجت، مقصد، لغات کشوری، دیوان کچہری، عدالت، سلاطین اور بڑے لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ، مکان کہا جاتا تھا، دیوان عام، دیوان خاص جیسے قلعۂ دہلی وغیرہ میں ہے، صاحب دیوان مراد کچہری کا افسر، مالک، بسابقہ معرفت پہلی جان پہچان سے ب برائے استعانت و مدد، نوشتم بقلم لکھا میں نے قلم سے، اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے جیسے جامع مسجد، اہلیت قابلیت اور اہل ہونا کسی کام کا، استحقاق از استفعال مستحق ہونا کسی چیز کا، یا حق دار ہونا، اہلیت اور استحقاق دونوں معطوف علیہ اور معطوف ہونے کے بعد مضاف اور ش مضاف الیہ ہوکر مفعول بیان کردم فعل بافاعل پھر جملہ فعلیہ خبریہ، نصب مقرر، چندے چند عرصہ، تھوڑا زمانہ، بر ایں اس حالت پر، برآمد نکلا، گزرا، لطف طبیعتش لطف مہربانی، اس کی طبیعت کی نرمی، مہربانی لوگوں کے ساتھ نہ کہ سختی اور ظلم، حسن تدبیر اچھا انتظام، کارش ازاں درگذشت الخ اس کا کام اس سے گزرا یعنی اسے ترقی ملی اور اونچا مرتبہ

ملا، بمرتبۂ بالاتر ازاں متمکن شد اونچے مرتبہ پر جگہ پکڑنے والا ہوا، یعنی پہونچ گیا، ہمچناں اسی طرح یعنی برابر، نجم سعادتش اس کی نیک بختی کا تارہ مرکب اضافی، در ترقی اے بر ترقی بود، تا باوجِ ارادت یہاں تک ارادہ کی بلندی پر، اور بہار باراں میں ہے تا باوجِ وزارت یہاں تک کہ عہدۂ وزارت کی بلندی، در رسید در زائد پہونچا، وزیر بن گیا، مقرب حضرت سلطان مرکب اضافی بادشاہ کی دربار کا مقرب، معتمد علیہ جس پر بھروسہ کیا جائے، یعنی بادشاہ کو اس کی عقل اور دیانت اور امانت داری پر پورا بھروسہ ہو گیا لہٰذا زیادہ قرب ہو گیا، بر سلامت حالش شادمانی کردم خوش ہوا میں ترجمہ یہ محاورہ ہے لفظی معنی خوش کی میں نے (ظاہر) اس کے حال کی سلامتی پر۔ زکار بستہ بستہ بندھا ہوا مشکل، یعنی مشکل کام، میندیش اندیشہ مت کر، نہی از اندیشیدن سوچنا، دل شکستہ ٹوٹا ہوا دل، چشمۂ حیواں آب حیات کا چشمہ جس کے بارے میں مشہور ہے جو اسے پی لیوے نہ مرے گا، مگر آخر کب تک؟ ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے، تاریکی اندھیری، الا حرف تنبیہ خبردار، لا یجارن فعل نہی نہ بلبلائے نہ گڑگڑائے، اُخوالبلیہ یہ عربی لفظ ہے، لفظ اخ بمعنی صاحب یعنی مصیبت زدہ، ف للرحمٰن رحمٰن صفاتی نام باری تعالیٰ کا بہت بڑا مہربان الطاف خفیہ جمع لطف کی مہربانیاں، خفیہ پوشیدہ۔ منشیں نہی از نشستن مت بیٹھ، ترش یعنی ترش رو ہو کر، چہرہ بگاڑ کر ترش بمعنی کھٹا جب کوئی کھٹی چیز کھالیتا ہے ضرور چہرہ بگڑ جاتا ہے لازمی معنی چہرہ کا بگڑنا، ترش رو کے معنی ہوئے، از گردش ایام گردش چکر آفت، مصیبت، انقلاب، پریشانی، کہ صبر تلخ است یعنی صبر کرنا پریشانی میں اولاً ایسا شاق گزرتا ہے جیسا کڑوا پھل مگر اس کا انجام اچھا اور میٹھا ہے جیسا کہ میٹھا پھل، یہی مطلب ہے ولیکن بر شیریں دارد کا یعنی اور لیکن میٹھا پھل رکھتا ہے۔

یعنی پریشانیوں اور مصیبتوں میں بجائے پریشان اور بے حال ہونے کے صبر و ثبات اور شکر گزاری سے کام لینا چاہئے کہ اس کا انجام بہت اچھا ہے۔

دراں قُربت مرا باطائفہ یاراں اتفاقِ سفر افتاد چوں از زیارتِ مکہ باز آمدم

اسی قریب زمانہ میں مجھے یاروں کی جماعت کے ساتھ سفر کا اتفاق ہوا جب مکہ مکرمہ کی زیارت سے واپس آیا میں

یک دو منزلم استقبال کر ظاہر حالش را دیدیم پریشاں ودرہیاتِ درویشاں

ایک دو منزل سے میرا استقبال کیا اس نے اس کے ظاہر حال کو دیکھا میں نے پریشان اور فقیروں کی ہیئت میں (بھیس میں)

گفتم چہ حالت ست گفت آں چناں کہ تو گفتی طائفہ حسد بردند

کہا میں نے یہ کیا حال ہے اس نے کہا (وہ خطرہ سامنے آیا) جیسا کہ تو نے کہا تھا ایک جماعت نے حسد کیا

وبخیانتم منسوب کردند ومَلِک دامَ مُلکہ در کشفِ حقیقتِ آں استقصاً

اور ایک خیانت میں مجھے منسوب (متہم) کیا اور بادشاہ دام ملکہ نے اس (معاملہ کی) حقیقت وسچائی کے کھولنے میں پوری

نفرمودہ دیارانِ قدیم ودوستاں حمیم از کلمۂ حق خاموش شدند وصحبتِ دیرینہ فراموش کردند
تحقیق نفرمائی اور پرانے یاراور پکے دوست سچ بات کہنے سے خاموش ہوگئے اور پرانی صحبت (یاری) کو فراموش کردیا (بھلادیا)

﴿قطعہ﴾

نہ بینی کہ پیش خداوندِ جاہ
ستائش کناں دست بر بر نہند

مرتبہ والے کے آگے دیکھے تو
تعریف میں سینہ پہ رکھیں ہاتھ لوگ

کیا نہیں دیکھتا ہے کہ مرتبہ والے کے آگے
(لوگ) تعریف کرتے ہوئے ہاتھ سینے پر رکھتے ہیں

اگر روزگارش در آرد زپائے
ہمہ عالمش پای بر سر نہند

گر زمانہ جاہ سے اس کو ہے گرائے
پاؤں سر پر اس کے رکھیں سارے لوگ

اگر زمانہ اس کو گراوے (مرتبہ سے)
ساری دنیا (لوگ) اس کے سر پر پاؤں رکھتی ہے

تشریح الفاظ: دراں قربت (اس قریب زمانہ میں) طائفہ یاراں مرکب اضافی، یاروں کی جماعت، اتفاقِ سفرافتاد سفر کا اتفاق ہوا، از زیارت مکہ مکہ کی زیارت (حج سے) باز آمدم واپس آیا میں، زیارت کسی بڑے آدمی یا متبرک جگہ کو دیکھنا، منزل ایک دن کی سفر کی مسافت (۱۶ میل کی) مسافر خانہ، مکان، مکان کا ایک درجہ، قرآن کریم کا ساتواں حصہ، جمع منازل، استقبال کسی کی پیشوائی کے لئے آنا ہیأت جمع ہیئت کی، یہ عربی لفظ ہے، حالت، صورت، بھیس، کشف کھولنا، استقصاء مکمل تحقیق کرنا کسی چیز کی، دوستانِ حمیم پکے جگری دوست، صحبتِ دیرینہ، پرانی صحبت، پرانی یاری دوستی، خداوندِ جاہ مرتبہ والا، خداوند والا، جاہ مرتبہ، ستائش کناں تعریف کرتے ہوئے، یہ نہند سے حال واقع ہے، درآرد زپائے درزائد آید زپائے، گرائے سر سے یعنی عاجز کردے، ہمہ عالمش ش مضاف الیہ ہے سر کا وزن شعری کی خاطر مقدم ہے دراصل عبارت یوں ہے ہمہ عالم پائے سرش نہند ساری دنیا اس کے سر پہ پاؤں رکھتی ہے، بہارگلستاں شرح اردو گلستاں بتغیر یسیر۔

فی الجملہ بانواعِ عقوبت گرفتار شدم تا دریں ہفتہ کہ مژدۂ سلامت
آخر کار طرح طرح کی سزاؤں میں گرفتار ہوا میں یہاں تک کہ اسی ہفتہ میں حاجیوں کی سلامتی کی خوشخبری پہونچی کہ

حُجّاج برسید از بندِ گرانم خلاص کرد ومُلکِ موروثم خاص
حاجی لوگ صحیح سلامت حج سے لوٹ آئے بھاری بیڑی سے مجھے آزاد کردیا اور موروثی ملک (غربت) میرے لئے خاص ہوگیا

گفتم دراں نوبت اشارتِ من قبولت نیامد کہ گفتم عملِ پادشاہاں چوں سفرِ دریا ست
میں نے کہا اس وقت میرا مشورہ تجھے قبول نہ آیا (نہ ہوا) جو میں نے کہا تھا بادشاہوں کی نوکری دریا کے سفر جیسی ہے
خطرناک وسود مند یا گنج بر گیری یا در طِلسم بمیری
خطرناک اور مفید بھی یا خزانہ پکڑے گا (حاصل کرے گا) یا بھنور میں مر جائے گا تو

﴿فرد﴾

یا زر بہر دو دست کند خواجہ کنار یا موج روزے افگندش مردہ بر کنار
یا دونوں ہاتھ سے لے خواجہ مال یا کسی دن موج کردے مردہ حال
یا تو مال دونوں ہاتھوں سے خواجہ کرے گا (بھریگا بغل میں) یا موج ایک دن مار کر پھینک دیگی اسے کنارے پر
مصلحت ندیدم ازیں بیش ریش درویش را بملامت خراشیدن ونمک بر جراحت پاشیدن
مصلحت نہ دیکھی میں نے اس سے زیادہ (بولکر) درویش کے زخم کو ملامت سے چھیلنے اور نمک زخم پر چھڑکنے میں
برایں کلمہ اختصار کردم
اس کلمہ پر اکتفا کیا میں نے

﴿قطعہ﴾

ندانستی کہ بینی بند بر پای چو در گوشت نیاید پندِ مردم
یاد رکھنا پیر میں بیڑی پڑے جب نصیحت نہ سنے گا دھیان سے
نہ جانی تو نے (یہ بات) کہ دیکھے گا تو بیڑی پاؤں میں جب تیرے کان میں نہ آئیگی لوگوں کی نصیحت
دگر رہ گر نداری طاقت نیش مکن انگشت در سوراخِ کژدم
گر دوبارہ نہ سہے بچھو کا ڈنک نہ کر اُنگلی ورنہ جائے جان سے
دوبارہ اگر نہ رکھے ڈنک (سہنے کی) طاقت مت کر انگلی بچھو کے سوراخ میں

تشریح الفاظ: فی الجملہ آخرکار، حاصل کلام، بانواعِ عقوبت انواع نوع کی جمع قسم یعنی قسم قسم کی سزائیں، مژدہ خوش خبری، سلامتِ حجاج اے مُژدہ رسیدنِ باسلامتِ حُجّاج، حاجیوں کے صحیح سلامت پہونچنے کی خوش خبری، از بندِ گرانم بھاری بیڑی سے، م مفعول کا مجھ کو، خلاص کرد آزاد کردیا، ملک موروثم مراد غربت جو باپ دادا سے ورثہ میں ملی

تھی معلوم ہوا وہ بھی غریب تھے، م میرے لئے خاص ہو گیا یعنی جیسا تھا ویسا ہی غریب ہو گیا، دراں نوبت اس وقت میں، اشارتِ من میرا مشورہ، اشارت مصدر از افعال مشورہ کرنا مرادی معنی مشورہ، خطرناک خطرہ والا، سودمند مفید، گنج، خزانہ مراد ہیرے جواہرات، در طلسم بمیری طلسم میری یا بھنور میں مرجائے گا تو مگر مچھ وغیرہ کھا جائے گا، بہر دو دست درکنار دونوں ہاتھ سے بغل میں پہلے زمانے میں جیب بغل کے نیچے ہوتی تھی اس لئے درکنار در بغل کہا، یا موج الخ مصرعہ ثانی میں مردہ حال ہے افگندش کی ضمیرش سے برکنار کنارے یعنی موج ڈال دے گی اسے مار کر کنارے پر، بیش زیادہ، ریش زخم، ندانستی الخ نہ جانا تو، بند بیڑی، قید، در گوشت تیرے کان میں، دیگر رہ دوبارہ، دوسری بار، طاقتِ نیش طاقتِ تحمل نیش کژدم بچھو کے ڈنک برداشت کرنے کی طاقت، شیخ فرماتے ہیں مجھے اچھا نہ لگا کہ اس رفیق کو اس خستہ حالت میں بذریعہ ملامت اس کے دل کو رنجیدہ کروں اور گویا نمک زخم پر چھڑکوں بس اتنی بات ضرور کہہ دی کہ اے یار اس وقت تو یہ نہ جان سکا کہ اپنے پیر میں بیڑی دیکھے گا جب کسی کی نصیحت پر عمل نہ کرے گا اب آئندہ اتنا ضرور مان کر چلو اگر بچھو کے ڈنک سہنے کی طاقت نہیں تو اس کے سوراخ میں دوبارہ انگلی مت دو گویا شاہی ملازمت بمنزل بچھو کے سوراخ کے ہے آئندہ اس سے بچو کہ اس میں نفع سے زیادہ نقصان ہے، اور یہی اسی حکایت کا مقصد ہے۔

حکایت

تنے چند از روندگاں در صحبتِ من بودند ظاہرِ ایشاں بصلاح آراستہ

چند سالکین میرے صحبت میں تھے ان کا ظاہر نیکی سے سنوارا ہوا تھا

ویکے را از بزرگاں در حق ایں طائفہ حُسنِ ظن بلیغ بود وادرارے معین کرد

اور ایک امیر کو اس جماعت کے حق میں بہت ہی حسن ظن تھا اور وظیفہ مقرر کیا تھا

تا یکے از ایشاں حرکتے کرد نامناسب حال درویشاں ظنِ آں شخص فاسد

یہاں تک کہ ان میں سے ایک نے ایسی حرکت کی جو درویشوں کے حال کے نامناسب اس شخص کا گمان فاسد (برا) ہو گیا

وبازار ایناں کاسد خواستم تا بطریقے کفافِ یاراں مستخلص گردانم آہنگ خدمتش کردم

اور ان کا بازار کھوٹا میں نے چاہا کہ کسی طرح یاروں کا روزینہ جاری کراؤں اس کی خدمت میں جانے کا، ارادہ کیا میں نے

دربانم رہا نکرد وجفا کرد معذورش داشتم کہ لطیفاں گفتہ اند

دربان نے مجھے نہ چھوڑا (روک لیا) اور سختی کی اسے معذور رکھا میں نے اس لئے کہ خوش طبع لوگوں نے کہا ہے

﴿قطعہ﴾

درِ میر ووزیر وسلطاں را　بے وسیلت مگرد پیرامن
در امیر ووزیر سلطان کے　بے وسیلہ نہ جا پیرامن
امیر اور وزیر اور بادشاہ کے دروازے کے گرد　بے وسیلے کے مت پھر (مت جا)

سگ ودرباں چو یافتند غریب　ایں گریبانش گیرد آں دامن
کتا اور دربار جب پاویں غریب　یہ گریباں اور وہ پکڑے گا دامن

کتا اور دربار جب پاویں گے (اجنبی کو) یہ (دربان) اس کا گریباں پکڑے گا اور وہ کتا دامن پھاڑے گا گریبان کا تعلق کہ وہ اوپر ہوتا ہے دربان سے اور دامن کا کہ وہ نیچا ہوتا ہے کتے سے فافہم۔

تشریح الفاظ: تن، تنے آدمیوں کے لئے استعمال ہوتا ہے، روندگاں جمع رونده کی مراد راہِ سلوک طے کرنے والے، بصلاح نیکی سے، آراستہ سنوارا ہوا، اسم مفعول، یکے از بزرگاں جمع بزرگ کی، مراد بزرگ سے، امیر بادشاہ ہے، حسن ظن موصوف بلیغ صفت ہے، ادرار روزینہ، وظیفہ، حرکتے موصوف نامناسب درویشاں صفت مرکب ہے، ایسی حرکت جو درویشوں کے حال کے نامناسب، فاسد خراب، برا، کاسد کھوٹا، بے رونق، کفاف گزارے کے قابل روزی، وظیفہ، بے وسیلت بے ذریعہ، پیرامن پیرامن مضاف ہے، پہلے مصرعہ کے لفظ درِ میرالخ کا، اردگرد، غریب اجنبی، مسافر، دربان دروازہ کا محافظ، گریبان مشتق از گری بمعنی گردن، وبان حفاظت کرنے والا، گردن کا محافظ۔

چندانکہ مُقَرَّبانِ حضرتِ آں بزرگ بر حالِ من وقوف یافتند وباکرام در آوردند
یہاں تک کہ اس امیر کی دربار کے مقرب لوگوں نے میرے حال پر اطلاع پائی عزت کے ساتھ مجھے لے گئے اندر
وبر تر مقامے معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم وگفتم
اور ایک اونچا مقام متعین کیا (میرے لئے) لیکن تواضع سے نیچے بیٹھ گیا میں اور کہا میں نے

﴿فرد﴾

بگذار کہ بندۂ کمینم　تا در صفِ بندگاں نشینم
چھوڑ مجھ کو ہوں غلامِ خاکسار　اور ان کی صف میں بیٹھوں باقرار
چھوڑ مجھے کہ کمین غلام ہوں　تاکہ غلاموں کی صف میں بیٹھوں

گفت الله الله چہ جائے سخن ست

اس نے کہا الله الله یہ کیا بات کی جگہ، (آپ کیا بات کہہ رہے ہیں) ہم ایسا ہرگز نہ ہونے دیں گے کہ آپ نیچے بیٹھیں اور جواب میں یہ کہا جو آگے شعر ہے۔

﴿فرد﴾

گر بر سر وچشمِ من نشینی ۔۔۔ نازت بکشم کہ نازنینی

گر تو بیٹھے آنکھ اور سر پر میرے ۔۔۔ میں سہوں اے نازنیں نخرے تیرے

اگر تو میرے سر اور آنکھوں پر بیٹھے ۔۔۔ تیرا ناز کھینچوں، سہوں گا کہ ناز کے قابل ہے تو

فی جملہ نشستم واز ہر درے سخن پیوستم تا حدیثِ زلّت یاران درمیان آمد و گفتم

آخر بیٹھ گیا میں اور ہر طرف سے بات ملائی میں نے یہاں تک کہ یاروں کی لغزش کی بات درمیان میں آگئی اور بولا میں

﴿قطعہ﴾

چہ جرم دید خداوندِ سابقُ الانعام ۔۔۔ کہ بندہ در نظرِ خویش خوار میدارد

پہلے منعم نے جرم کیا دیکھا ہے ۔۔۔ کہ مجھے اپنی نظر میں سمجھے خوار

خدائے راست مُسَلّم بزرگواری وحلم ۔۔۔ کہ جُرم بیند وناں بر قرار میدارد

ہے خدا کی بزرگی اور حلم یوں ۔۔۔ جرم دیکھے نان رکھے بر قرار

خدا کے لئے ہے مسلم بزرگی اور بردباری کہ (بندوں) کا جرم دیکھتا ہے اور (پھر بھی) روٹی برقرار رکھتا ہے

تشریحِ الفاظ: چندانکہ یہاں تک کہ، جتنا کہ، مقرباں جمع مقرب، نزدیکی آدمی یہ مضاف ہے، حضرت آں بزرگ مضاف الیہ اس امیر کی دربار کے نزدیکی لوگ، وُقوف یافتند اطلاع پائی انھوں نے، باکرام درآوردند یعنی با عزت، در زائد، آوردند لائے (مجھے) یا لے گئے (اندر) برتر مقامے اور زیادہ اونچا ایک مقام، مُعَیَّن کردند متعین کیا یعنی میرے واسطے، بگذار چھوڑ امر ہے، بندۂ کمینم مرکب توصیفی، م ضمیر متکلم، کمین غلام ہوں میں، الله الله چہ جائے سخن ست یہ جملہ تعجب کے لئے چہ جائے سخن ست محاوری ترجمہ آپ یہ کیا بات کہہ رہے ہیں، گر حرف شرط، بر جار سر وچشم معطوف علیہ ومعطوف ہوکر مضاف من مضاف الیہ پھر یہ مجرور بر کا پھر وہ متعلق ہوا نشینی کا وہ فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر شرط حرف شرط کی اور اگلا مصرعہ نازت بکشم جزا ہے، نازت، ناز مضاف، ت مبین کہ بیانیہ، نازنینی میں ناز

اسم نین خبری نینی میں بمعنی ہستی فعل ناقص فعل با اسم وخبر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بیان ہوا ت مبین کا پھر وہ مضاف الیہ ناز کا پھر وہ مفعول بہ بکشم کا اور وہ فعل بافاعل ومفعول جملہ ہوکر جزا شرط کی شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔
فی الجملہ آخرکار، حاصل کلام، واز ہر درے سخن پیوستم اور ہر طرف سے ہر در سے بات ملائی میں نے بات کہی میں نے، سمیٹیں میں نے، حدیث بات، زُلّت، لغزش، یاران جمع یار کی معنی ہوئے یاروں کی لغزش کی بات درمیان میں آ گئی۔ خداوندِ سابق الانعام خداوندوالا، مالک، آقا، سابق الانعام پہلا انعام والا، یا پہلا آقا، منعم اور بہار باراں میں کہا کہ سابق الانعام سے مراد جس کا انعام واکرام دوسروں سے زیادہ ہو یا جو خدمت سے پہلے ہی انعام اور نعمت دے۔ بندہ درنظر خویش خواری دار بندے کو اپنی نظر میں خوار سمجھتا ہے حالاں کہ شیخ سعدیؒ کو تو عزت سے بٹھایا اور اکرام کیا تھا مگر ان کے ساتھیوں کو جو نظر سے گرا کر روزینہ بند کر دیا تھا اس لئے ان کی بے عزتی کو اپنی ذلت کہا معلوم ہوا اپنے ماتحتوں کی ذلت اپنی ذلت ان کی عزت اپنی عزت ہوتی ہے۔
مُسَلَّم تسلیم شدہ، مانی ہوئی، بزرگواری وحلم بزرگی اور بردباری، کہ جرم بیند الخ کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی خطا اور جرم کے باوجود ان کی روزی نہیں بند کرتا۔

حاکم را ایں سخن پسندیدہ آمد واسبابِ معاش یاراں فرمود تا باز بر قاعدۂ ماضی مُہَیَّا دارند

حاکم کو یہ بات پسند آئی اور اس نے یاروں کے گزارے کے اسباب کا جاری کرنے کا حکم دیا تا کہ پھر گزرے ہوئے قاعدہ پر مہیا کریں

ومؤنتِ ایّامِ تعطیل وفا کنند شکرِ نعمت بگفتم وزمینِ خدمت ببوسیدم وعذرِ جسارت بخواستم وگفتم

اور چھٹے ہوئے دنوں کا خرچہ پورا کریں (اس لئے) انعام کا شکر ادا کیا میں نے اور خدمت کی زمین چومی (شاہانہ سلام کیا) اور دلیری کی معذرت چاہی اور بولا میں

قطعہ

چوں کعبہ قبلۂ حاجت شد از دیارِ بعید — روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ

کعبہ جب قبلہ ہوا تو دور سے — آئی پبلک دیکھتے چل کرکے سنگ

جب کعبہ حاجت کا قبلہ بن گیا تو دور کے ملکوں سے جاتی مخلوق اس کے دیدار کیلئے بہت سے فرسنگ سے ایک دوسرے کے سنگ (ساتھ ہوکر)

ترا تحمّلِ امثالِ ما بباید کرد — کہ ہیچکس نزند بر درختِ بے بر سنگ

تجھ کو ہم جیسوں کی سننی چاہئے — کوئی بے بر درخت پر نہ مارے سنگ

تجھے ہم جیسوں کی برداشت چاہئے کرنی — کہ کوئی نہیں مارتا بے پھل والے درخت پر پتھر

تشریح الفاظ: اسباب معاش سے مراد وہی روزینہ اور وظیفہ جو دیا جارہا تھا، نیز معاش بمعنی زندگی گزارنا، مہیا تیار، مؤنت محنت، مشقت، مراد یہاں خرچہ ہے، ایام تعطیل سے مراد وہی دن جن میں وظیفہ بند ہوگیا تھا، (معطلی کے ایام) وفا کنند پورا کریں، یعنی چھٹا ہوا پھر سے دیدیں، زمین خدمت بوسیدم زمین خدمت کی زمین چومنے سے مراد شاہانہ یا امیرانہ طور سے آداب کے مطابق دعا سلام کرنا، عذرِ جسارت بے باکی کے ساتھ کہنے کی معذرت چاہی، شیخ سعدی نے گو بظاہر بے باکی سے کوئی بات نہ کہی تھی، اپنے اس قول سے کہ خدا کے لئے ہے بزرگی اور بردباری مسلم گناہ دیکھتا ہے اور روٹی برقرار رکھتا ہے اس امیر کو یہ بات اشارے میں کہہ گئے کہ تو کیسا امیر ہے اور کیسا مُنعم کہ ایک ساتھی کی لغزش پر بلا تحقیق بجائے اس کے پوری جماعت کی روٹی اور خوراک بند کردی یہ تھی وہ جرأت جس پر معذرت چاہی اور اس میں شیخ سعدی انہیں رغبت دلا رہے ہیں اس حدیث پر عمل کرنے کی تخلقوا باخلاق اللّٰہ کہ اللہ تعالیٰ کی اخلاق اپناؤ یعنی خطا معاف کرنا اور برابر بخشش کا معاملہ رکھنا یہ اپناؤ، بہار باراں شرح گلستاں، کعبہ بیت اللہ، مشتق از کعب ٹخنہ، لغوی معنی ابھرا ہوا کہ وہ جگہ اور زمین جہاں کعبہ ہے سب سے پہلے پانی پر ابھری، قبلہ جدھر عبادت میں رخ ہو، دیارِ بعید دار کی جمع، بعید دور دراز کے ملک، فرسنگ تین میل کا ہوتا ہے یعنی کعبہ کا طواف کرنے سے اور دیکھنے سے اور وہاں نماز پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں اس لئے لوگ دور دراز سے وہاں آتے ہیں کہ ان کی حاجت اس سے وابستہ ہے، تحمل اَمثالِ ما باید کرد برداشت کرنا، امثالِ ما ہم جیسوں کی، بر درخت بے بر سنگ درخت بے بر مرکب توصیفی یعنی آپ بھی اے امیر صاحب ہم لوگوں کی ضرورت کے اعتبار سے قبلۂ کعبہ ہیں ہم جیسوں کی ضرورت پوری کرنا چاہئے اور کوئی کوتاہی قولی یا فعلی سرزد ہوجائے اسے برداشت کرکے معاف کردیا کریں، اور یہی اس حکایت کا مقصد ہے کہ بڑے لوگوں کو چھوٹوں کے حق میں تحمل اور درگذر اور کرم باری کا معاملہ کرنا چاہئے بمصداق از خرداں خطا واز بزرگاں جود وعطا اور اپنی داد و دہش کو نہ روکنا چاہئے۔

حکایت

مَلِک زادہ را گنجِ فراواں از پدر میراث یافت ودستِ کرم بکشاد وداد سخاوت بداد

ایک شہزادے کو بہت سا خزانہ باپ کی میراث سے ملا اور بخشش کا ہاتھ کھول دیا اور خوب سخاوت کی اور سخاوت کی داد دی کہ

ونعمتِ بے دریغ بر سپاہ ورعیت بریخت

اور بہت سی نعمت فوج اور پبلک پر لٹائی

قطعہ

نیا ساید مشام از طبلۂ عود — بر آتش نہ کہ چوں عنبر بوید
عود سے خالی نہ راحت میں دماغ — آگ پر رکھ مثلِ عنبر خوشبو دے
نہیں آرام پائے گا دماغ عود کے ڈبہ سے آگ پر رکھ کہ عنبر کی طرح خوشبو دے گا
بزرگی بایدت بخشندگی کن — کہ دانہ تانیفشانی نروید
بزرگی چاہئے کر کر سخاوت — جب تلک دانہ نہ ڈالے نہ جمے
اگر بڑائی چاہئے تجھے تو بخشش کرو کہ دانہ جب تک نہ ڈالے گا تو (زمین میں) نہ اُگے گا

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوکِ پیشین مر ایں نعمت را بہ سعی
ایک بے تدبیر ہمنشین نے اس کو نصیحت کرنا شروع کردی کہ پہلے بادشاہوں نے یہ دولت کوشش سے
اندوختہ اند وبرائے مصلحتے نہادہ دست ازیں حرکات کو تاہ کن کہ واقعہا
جمع کی ہے اور کسی ضرورت کے لئے رکھی ہے اس طرح کی حرکتوں سے ہاتھ روک لے اس لئے کہ
در پیش است ودشمناں از پس نباید کہ بوقت حاجت در مانی
بہت سے واقعات پیش آنے والے ہیں اور دشمن پیچھے لگے ہیں ایسا نہ ہو کہ ضرورت کے وقت آپ عاجز ہوں

قطعہ

اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش — رسد ہر کد خدائے را برنجے
گر خزانہ بہت لوگوں کو تو دے — تو ملے گا ہر کسی کو ایک برنج
اگر بہت سا خزانہ بخشش کرے گا تو عام لوگوں پر پہونچے گا ہر گھر والے کو چاول کے برابر
چرانستانی از ہر یکے جوے سیم — کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے
کیوں نہ لیوے تو ہر ایک سے جو بھر چاندی — کہ جمع ہوجائے گا تجھے ہر روز بہت خزانہ
کیوں نہ لے ہر ایک سے جو بھر تو سیم — جمع ہوگا پاس تیرے بہت گنج

تشریح الفاظ: مِلک زادہ شاہزادہ، گنج فراواں مرکب توصیفی زیادہ خزانہ، دست کرم بکشاد کرم کا ہاتھ کھولا، کرم اور بخشش کی، داد سخاوت داد یہ محاورہ ہے یعنی خوب سخاوت کی، نعمت بیدریغ مرکب توصیفی بے حساب یا زیادہ

یا بے افسوس نعمت کہ بعد خرچ کے افسوس نہ ہو، بر بخت گرائی، لٹائی، مشام دماغ، یا وہ جگہ جس میں سونگھنے کی طاقت ہے، طبلہ ڈبیا، عود خوشبودار قیمتی لکڑی، طبلہ عود یا تو وہ ڈبیہ جو عود کی بنی ہو جس کو جلا کر خوشبو حاصل کریں یا اس میں کوئی چیز رکھ کر جلائیں خوشبو کے لئے۔ عنبر یا ایک خاص مچھلی کا گو، یا سمندر کے بعض خشک جھاگ جس میں خوشبو ہوتی ہے، بزرگی باید بخشندگی کن یعنی اگر بزرگی چاہے (شرط) تو بخشش کر، (جزا) کہ دانہ الخ یہ مصرعہ علت ہے ماقبل کی، یعنی جب تک دانہ زمین میں نہ ڈالو گے، نہ جمیگا ایسے ہی جب تک سخاوت نہ کرو گے بزرگی اور ثواب اور شہرت نہ حاصل ہوگی، اگر گنجے کنی الخ گنجے کی یے کثرت کے لئے ہے زیادہ خزانہ، بخشش کا تعلق کنی سے ہے اور اس کا مفعول ہے یعنی گنجے بر عامیاں کنی بخشش، اور یہاں بخشش یا تو بمعنی مصدر ہے بخشیدن یا بمعنی حصہ جو مفعول کے معنی میں ہے (بخشا ہوا) اور وہ حصہ ہی تو ہوا اور بہارستاں میں ہے کہ بخشش کے کئی معنی ہیں اور یہی زیادہ آسان ہے۔ ہر کد خدائے ہر مالک مکاں، ہر گھر والے کو، برنجے ایک چاول کے برابر یعنی ذرا سا ملے گا، جوے سیم ایک جو بھر چاندی یعنی تھوڑا مال، کہ گرد آید کہ جمع ہوجائے گا، ترا اے نزد ترا، تیرے پاس، ہر روز گنجے ہر دن بہت سا خزانہ، مال، یے کثرت و تعظیم کی ہے۔

مَلِک زادہ روئے ازیں سخن درہم آورد وموافق طبعش نیامد مر اورا زجر فرمود

شہزادے نے چہرہ اس بات سے پھیر لیا اور اس کی طبیعت کے موافق نہ آئی (یہ بات) اور اس کو جھڑک دیا

وگفت خداوند تعالیٰ مرا مالکِ ایں مملکت گردانیدہ است تا بخورم وبخشم نہ پاسباں کہ نگہدارم

اور بولا خداوند تعالیٰ نے مجھے اس سلطنت کا مالک بنایا ہے تا کہ کھاؤں اور بخشوں نہ کہ پہرہ دار کہ حفاظت کروں۔

بیت

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت	**نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت**
قارون مرگیا خزانہ نہ آیا کام	نوشیرواں نہیں کہ چھوڑا تھا اچھا نام
قارون ہلاک ہوا جو چالیس گھر خزانہ رکھتا تھا	نوشیرواں نہیں مرا اس لئے کہ اچھا نام چھوڑا اس نے

تشریح الفاظ: روئے ازیں سخن درہم آورد بمعنی اس بات سے پھیر لیا، کسی بات سے (غصہ میں) چہرہ پھیر لینا، زجر فرمودن ڈانٹ ڈپٹ کرنا، یا جھڑکنا، مالک ایں مملکت اس سلطنت کا مالک، گردانیدہ است یہ مصدر گردانیدن سے جو مصنوعی ہے، یعنی بنایا ہے، کیا ہے ماضی قریب ہے، قارون حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چچیرہ بھائی تھا شروع میں غریب تھا پھر موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اتنا مالدار ہوا کہ اس کے خزانوں کی چابی ایک جماعت اٹھا پاتی نہ یہ کہ چالیس اونٹوں پر لادی جاتی یہ غلط ہے، قرآن کی آیت لتنوء بالعصبة الخ کے خلاف ہے۔ اور پھر مال کی

زکوۃ دینے سے انکار کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ کیا آخر جب زیادہ حد سے گزرا اللہ تعالیٰ نے مع ساز وسامان زمین میں دھنسا دیا۔

شہزادہ جواب میں مثال دے کر یہ بتا رہا ہے کہ قارون ہلاک ہوا اور مال سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور وہ اس کے کام نہ آیا برخلاف نوشیرواں کے مال سے خود بھی فائدہ اٹھایا اوروں کو بھی نفع پہونچایا اور عدل وانصاف سے کام لیا آج اس کا نام روشن اور زندہ ہے اور قارون مردہ لہٰذا مال چھوڑنے سے کوئی فائدہ نہیں راہِ خدا میں خرچ کر کے ثواب دارین حاصل کرنا چاہئے، ایک روایت میں ہے مال شام کو آتا ہے صبح کو چلا جاتا ہے ایک روایت میں ہے کہ آدمی کا مال وہ ہے جو کھایا پہنا پرانا کیا اور دوسروں پر لٹایا۔

حکایت

آوردہ اند کہ نوشیروانِ عادل را در شکار گاہے صیدے کباب می کردند
بیان کیا ہے لوگوں نے کہ عادل نوشیرواں کے لئے ایک شکار گاہ میں ایک شکار کے کباب تیار کرتے تھے
ونمک نبود غلامے بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیرواں گفت
اور نمک نہ تھا ایک غلام کو گاؤں میں دوڑایا انھوں نے تاکہ نمک لاوے نوشیرواں بولا
بہ قیمت بستان تا رسمے نگردد ودِہ خراب نشود گفت ازیں قدر
قیمت سے لے کہیں (بری) رسم نہ ہوجائے اور گاؤں خراب (ویران) نہ ہوجائے لوگوں نے کہا اس قدر (نمک) سے
چہ خلل زاید گفت بنیادِ ظلم اندر جہاں اول اندک بودہ است وہر کس کہ آمد براں مزید کرد تا بدیں غایت رسید
کیا نقصان پیدا ہوگا اس نے کہا ظلم کی بنیاد دنیا میں پہلے تھوڑی تھی اور جو آیا اس نے اس پر اضافہ کیا یہاں تک اس حد تک پہونچا

قطعہ

اگر زِباغ رعیت مَلِک خورد سیبے
گر کسی کے باغ سے شاہ کھائے سیب
اگر پبلک کے باغ سے بادشاہ کھالیوے ایک سیب

بر آورند غلامانِ او درخت از بیخ
تو غُلام اس کے درخت ہی کھود لیں
تو اکھاڑ لیں گے اس کے غلام درخت (کو ہی) جڑ سے

بہ پنج بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد
پانچ انڈے جبر سے جب شاہ لے
پانچ انڈوں کے واسطے اگر بادشاہ ظلم جائز رکھے

زنند لشکر یانش ہزار مرغ بہ سیخ
تو سپاہی مرغ ہزاروں بُھون لیں
تو بھونیں گے اس کے سپاہی ہزار مرغ سیخ پر

مطلب یہ ہے اگر تھوڑی اور معمولی چیز بادشاہ یا کوئی بڑا جبراً اور ظلماً لے گا یا بلا قیمت تو اس کے ماتحت لوگ اس سے بہت زیادہ زیادتی اور ظلم کرے گی اس لئے اور مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو ایسی کوئی بری رسم خواہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو نہ جاری کرنی چاہئے جس سے رعایا کو تکلیف پہونچے کہ ہر برائی کی ابتدا اول کم تھی پھر اس پر ترقی ہوتے ہوئے زیادہ ہوگئی، بہار گلستاں۔

تشریح الفاظ: نوشیروانِ عادل را مرکب توصیفی را بمعنی واسطے عادل نوشیرواں کے واسطے، در شکار گاہے ایک شکار گاہ میں، صیدے کباب یعنی کباب صیدے اضافت مقلوبی ایک شکار کے کباب، می کردند بروستا در دیہات دوانید ند فعل متعدی دوڑایا انھوں نے، تار سے نکرد د تا کہ رسم بد نگرد د بری رسم نہ پھیلے، نہ پڑے، وہ خراب نشود گاؤں خراب وویران نہ ہوے، کہ ظلم ویرانی اور بربادی لاتا ہے، چہ خلل زاید کیا خلل، نقصان پیدا ہوگا، زادن سے مضارع بمعنی جننا پیدا ہونا، مزید کرد مصدر میمی زیادہ کی، غایت انتہاء، حد، جمع غایات، سیبے یے وحدت کی ایک سیب، بیخ جڑ، بیضہ انڈا، پنج پانچ یہ عدد یہاں قلت کے لئے ہے نہ کہ تعداد بتانے کو، ترکیب پہلے شعر کی قارون ہلاک شد الخ قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت شد فعل ناقص، قارون مبیّن کہ بیانیہ چہل عدد خانہ معدود عدد معدود سے مل کر مُمیّز، گنج تمیز د، اب یہ مل ملا کر مفعول مقدم داشت فعل ضمیر فاعل فعل فاعل مفعول سے مل کر بیان ہوا مبین کا وہ بیان سے مل کر اسم شد کا ہلاک خبر فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف محذوف دوسرے مصرعہ سے پہلے۔ نوشیرواں نمرد کہ نام نکو گذاشت نمرد فعل نوشیرواں مبین کہ بیانیہ نام نکو مرکب توصیفی، مفعول گذاشت کا اور وہ فعل با فاعل ضمیر فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ ہو کر بیان مبین کا اور وہ اپنے بیان سے مل کر فاعل نمرد کا فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

حکایت

عاملے را شنیدم کہ خانۂ رعیت خراب کردے تا خزینۂ سلطاں آباداں کند

ایک حاکم کو سنا میں نے کہ پبلک کے گھر خراب کرتا (اجاڑتا تھا) تاکہ بادشاہ کا خزانہ آباد کرے

بے خبر از قولِ حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدائے عزوجل را بیازارد تا دلِ خلقے بدست آرد

بے خبر (تھا) عقلمندوں کے قول سے کہ کہا ہے انھوں نے جو خدائے عزوجل کو ناراض کرے تاکہ ایک مخلوق کا دل ہاتھ میں لائے (انہیں راضی کرے)

خداوند تعالیٰ ہماں خلق برو بر گمارد تا دمار از روزگارش بر آرد

خداوند تعالیٰ اسی مخلوق کو اس پر مسلط کردیتا ہے کہ وہ اس کو تباہ کردیتی ہے

﴿بیت﴾

آتشِ سوزاں نکند باسپند — آنچہ کند دودِ دل مستمند

آگ کا اسپند میں نہ وہ اثر — جو کرے مظلوم کی آہ سر بسر

جلانے والی آگ نہ کرے گی وہ اثر — جو اثر کرے دردمند مظلوم کے دل کا دھواں (اس کی آہ)

سرِ جملہ حیوانات گویند کہ شیرست واذلِ جانوراں خر وباتفاق خر بار بر بہ کہ شیرِ مردم در

تمام حیوانات کا سردار کہتے ہیں کہ شیر ہے اور جانوروں میں سب سے زیادہ ذلیل گدھا اور بالاتفاق بوجھ ڈھونے والا گدھا بہتر ہے آدمیوں کے پھاڑنے والے شیر سے

﴿مثنوی﴾

مسکیں خر اگرچہ بے تمیز ست — چوں بار ہمی برد عزیز ست

ہے گدھا مسکین گرچہ بے تمیز — بوجھ جب ڈھووے لگے سب کو عزیز

بیچارہ گدھا اگرچہ بے تمیز ہے — بوجھ ڈھوتا ہے پیارا ہے

گاوان وخرانِ باربردار — بہ زِ آدمیانِ مردم آزار

یہ گدھے اور بیل اٹھاتے ہیں جو بار — بہتر ہوں ان لوگوں سے جو دیں آزار

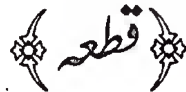
بوجھ ڈھونے والے بیل اور گدھے — بہتر ہیں لوگوں کے ستانے والے آدمیوں سے

تشریح الفاظ: عاملے ایک حاکم، یا وزیر، خراب کردے ماضی استمراری خراب کرتا، یعنی اجاڑتا اور برباد کرتا تھا یعنی اس کے ظلم سے لوگ پریشان اور کاروبار کو نقصان پہونچتا تھا، خزینہ خزانہ، آباداں آباد، ہر کہ خدائے عزوجل را بیازارد جو خدائے عزوجل کو ناراض کرے، تا دلِ خلقے بدست آرد، دل بدست آوردن، کسی کو راضی کرنا یعنی کسی مخلوق اور اپنے آقا اور حاکم کو راضی کر کے اللہ کو ناراض کرے تو اللہ تعالیٰ اسی مخلوق کو اس پر مسلط کر دیتا ہے اور وہی اس کو ہلاک کر دیتا ہے کہ سب کے دل اللہ کے ہاتھ میں جیسا کہ حدیث میں ہے۔ دمار ہلاکت، دمار از روزگارش بر آوردن بمعنی کسی کو ہلاک کرنا یہ فارسی محاورہ ہے، آتش سوزاں مرکب توصیفی نکند کا فاعل ہے، اسپند کالا دانہ جسے خوشبو کے لئے اور کبھی نظرِ بد کو دفع کرنے کے لئے جلاتے ہیں، مُستمند غمگین، دردمند، ضرورت مند یعنی کالے دانے میں آگ بھی ایسا اثر نہیں دکھاتی جیسا مظلوم کی آہ اور بددعا ظالم کو برباد کرتی ہے۔ سرِ جملہ حیوانات، سر، سردار یعنی تمام

حیوانات کا سردار، اذل جانوراں اسم تفضیل سب سے زیادہ ذلیل جانوروں میں کا، خر بار بر خر، گدھا، بار بر بار بردار تھا تخفیفاً یہ کہہ دیا بمعنی گدھا بوجھ اٹھانے والا، مردم در اسم فاعل سماعی مردوں کو پھاڑنے والا جیسے جاں بر جاں بچا کر لے جانے والا، مسکین خر دراصل خرِ مسکین تھا مرکب توصیفی، مسکین جس کے پاس ایک دن کی روز ہو یا وہ بھی نہ ہو، یا بے حرکت، یا کمزور، بیچارہ، گاوان جمع گاؤ کی بیل، خران جمع خر کی، گدھا۔

باز آمدیم بحکایت وزیرِ غافل گویند ملک را طرفے از ذمائمِ اخلاقِ او بقرائن معلوم گشت
واپس ہوئے ہم غافل وزیر کی حکایت کی طرف کہتے ہیں کہ بادشاہ کچھ اس کی بری عادتیں قرائن سے معلوم ہوگئی

در شکنجہ کشید و بانواعِ عقوبت بکشت
شکنجہ میں کس دیا اور قسم قسم کی سزاؤں سے مار ڈالا

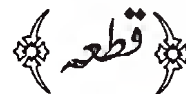


قطعہ

حاصل نشود رضائے سلطاں　　تا خاطرِ بندگاں نجوئی
حاصل نہ ہو تجھ کو رضا سلطاں کی　　جب تلک راضی نہ ہوں اس کے غلام
حاصل نہ ہووے بادشاہ کی رضا.　　جب تک غلاموں کی دلجوئی نہ کرے گا تو

خواہی کہ خدا بر تو رحمت کند　　تو باخلقِ خدا کن نکوئی
گر تو چاہتا ہے خدا ہو مہرباں　　کر تو ہمراہ خلق کے پھر نیک کام
اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تجھ پر رحم کرے　　تو خدا کی مخلوق کے ساتھ کر بھلائی

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سرِ او بگذشت و برحالِ تباہ وے تأمّل کرد و گفت
بیان کیا ہے لوگوں نے کہ ایک مظلوم اس کے پاس سے گزرا اور اس کی تباہ حالت میں غور کیا اور بولا



قطعہ

نہ ہر کہ قوتِ بازوئے منصبے دارد　　بسلطنت بخورد مالِ مردماں بگزاف
ہے نہیں زیبا قوی ہو عہدہ دار　　ظلم سے کھا جائے وہ لوگوں کا مال
یہ درست نہیں ہے جو کسی عہدے کے بازو کی طاقت رکھے　　غلبہ اور بکواس سے کھا جائے لوگوں کا مال

تواں بحلق فرو بردن استخوانِ درشت　　ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف
ممکن ہے ہڈی سٹکنا حلق میں　　پیٹ پھاڑیگی کریگی بدحوال
ممکن ہے حلق میں سٹکنا سخت ہڈی کا یعنی اس کے باریک ریزے اور لیکن پیٹ پھاڑ دے گی جب پہونچے گی ناف میں اس کے سامنے

بیت

نماند ستمگار بد روزگار بماند برو لعنتِ پائیدار

رہتا نہیں ظالم بدکار مگر اس پہ لعنت رہے پائیدار

نہیں رہتا ہے زمانہ کا برا ظالم (لیکن) رہ جاتی ہے اس پر پائیدار لعنت

تشریح الفاظ: طرفے از ذمائم اخلاق او طرف کنارہ چیز کا، یا اسی کا کچھ حصہ یا بمعنی کچھ، تھوڑا، ذمائم، جمع ذمیمۃ کی برائی، اخلاق جمع خُلق کی عادت یعنی کچھ برے اخلاق یا عادتیں، بقرائن جمع قرینہ، علامت، نشانی، نیز سلیقہ، درشکنجہ شکنجہ سزا دینے کا ایک آلہ جو پہلے ہوتا تھا، بانواعِ عقوبت جمع نوع، قسم یعنی قسم قسم کی سزاؤں سے مار ڈالا، رضائے سلطاں بادشاہ کی رضا، تا خاطر بندگاں نجوئی یعنی جب تک اس کے غلاموں کی دلجوئی پر اور اُنہیں راضی نہ کرے گا تو بادشاہ بھی راضی نہ ہوگا ایسے ہی خدا تجھ پر جب مہربانی کرے گا جب تو اس کی مخلوق کے ساتھ مہربانی کا معاملہ کرے گا، ایک روایت میں ہے تم ان پر رحم کرو جو زمین میں ہیں تم پر وہ رحم کرے گا جو آسمان میں ہے، یعنی اللہ اس کے معنی یہ نہیں کہ وہ صرف آسمان میں ہی ہے اور بس بل کہ زمین کے مقابلہ کے لئے آسمان کہہ دیا ورنہ وہ سب جگہ ہے، ستمدیدگاں جمع ستمدیدہ کی ستم دیکھا ہوا یعنی مظلوم، و برتباہ حال او وائے در تباہ حال او یعنی اس کے تباہ حال میں، تامل کردن سوچ بچار اور غور کرنا، نہ یہ کہ خوف رنج، میرے نزدیک یہ معنی مناسب ہیں، یعنی درست اور جائز نہیں جو کسی عہدے کے سبب طاقت اور دبدبہ رکھتا ہو وہ لوگوں کا مال ظلم اور جھوٹی باتوں کے ذریعہ کھاوے اور ہڑپ کر جاوے کیوں کہ اس کا نتیجہ بہت برا ہے یعنی آخرت کی سزا، جیسے حلق میں سخت ہڈی کے باریک حصے سٹکنا ممکن لیکن جب اندر چلی جائے گی تو پیٹ پھاڑ دے گی یعنی اس کے چاک کرنے کا ذریعہ بنے گی اگر نہ نکلے گی اسی میں رہے گی، حکایت کا مقصد یہ ہے کہ وزیروں اور عاملوں کو بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مخلوق پر ظلم وستم نہ کرنا چاہئے ورنہ انجام برا ہوتا ہے جیسا کہ وزیر کا ہوا۔

حکایت

مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سر صالحے زد درویش را مجالِ انتقام نبود

ایک لوگوں کے ستانے والے کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک پتھر ایک نیک کے سر پر مار دیا فقیر کو بدلہ لینے کی طاقت نہ تھی

سنگ را نگاہ می داشت تا زمانے کہ مَلِک را براں لشکری خشم آمد و در چاہ کرد درویش اندر آمد

(اُس) پتھر کو بحفاظت رکھتا تھا اس وقت تک کہ بادشاہ کو اس سپاہی پر غصہ آگیا اور (اسے) کنویں میں (قید) کردیا درویش اندر (وہاں) آیا

وسنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی وایں سنگ چرازدی گفت من فلانم وایں
اور پتھر اس کے سر پر مارا (کوٹا) (سپاہی نے) کہا تو کون ہے؟ اور یہ پتھر کیوں مارا تو نے درویش نے کہا میں فلاں ہوں اور یہ
ہماں سنگ ست کہ در فلاں تاریخ برسرِ من زدی گفت چندیں روزگار کجا بودی گفت
وہی پتھر ہے جو فلاں تاریخ میں میرے سر پر مارا تھا تو نے اس نے کہا اتنے زمانے تک کہاں تھا تو فقیر نے کہا
از جاہت اندیشہ می کردم اکنوں کہ در چاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم
تیرے مرتبہ سے (عہدہ) سے ڈرتا تھا اب جب کہ کنویں میں تجھے (مقید) دیکھا وقت فرصت غنیمت جانا میں نے

تشریح الفاظ: مردم آزارے اسم فاعل سماعی لوگوں کو ستانے والا، را علامت اضافت عبارت یوں ہے حکایتِ مردم آزارے، ایک ظالم کی حکایت، سنگے ایک پتھر یے وحدت کی، مجال طاقت، انتقام بدلہ لینا یہ مرکب اضافی ہے، نگاہ می داشت یہ فعل ماضی استمراری ہے، نگاہ حفاظت یا محفوظ یعنی اسے محفوظ رکھتا تھا، خشم غصہ، تاریخ مہینہ کہ ہر دن ایک تاریخ ہے جمع تواریخ اسی طرح ہر ماہ سال کا اور یہ سال ایک صدی کا ایک تاریخ ہے، جاہت مرکب اضافی مرتبہ، عہدہ، فرصت موقع، چھٹی۔

مثنوی

نا سزائے راکہ بینی بختیار — عاقلاں تسلیم کردند اختیار
دیکھے تو نا اہل کو جب بختیار — عقل والوں نے رضا کی اختیار
کسی نا لائق کو جب دیکھے تو نصیبہ ور (اس وقت عقلمندوں نے اختیار کیا تسلیم ورضا کو یعنی ظاہراً مان لینا اور تابعداری کرنا

چوں نداری ناخنِ درندہ تیز — بابداں آں بہ کہ کم گیری ستیز
جب نہیں ناخن تیرے تیز تیز — تو بروں سے پھر نہ کرنا تو ستیز
جب نہیں رکھتا ہے تو تیز پھاڑنے والے ناخن (تو) بدوں کیساتھ یہ بہتر ہے کہ نہ اختیار کرے تو لڑائی یعنی نہ لڑے

ہر کہ بافولاد بازو پنجہ کرد — ساعدِ سیمینِ خود را رنجہ کرد
سخت بازو سے جو پنجہ سے لڑا — اپنے نازک پہونچے کو زخمی کیا
جس نے فولاد بازو سے سخت بازو والے سے پنجہ لڑایا — اپنی چاندی جیسے پہونچے کو زخمی کیا

باش تادستش ببندد روزگار — پس بکام دوستاں مغزش بر آر
رُک زمانہ اس کو کردے تا نڈھال — حسبِ منشا یاراں مغز اس کا نکال
ٹھہر جا تاکہ اس کا ہاتھ باندھے زمانہ — پھر دوستوں کی مراد (مقصد) کے مطابق اس کا مغز نکال

تشریح الفاظ: ناسزائے یے وحدت کی ایک، کوئی نا لائق، بختیار یار بمعنی والا، یعنی نصیبہ ور، درندہ پھاڑنے والا، اسم فاعل سماعی، کم گیری کم بمعنی نفی یعنی نہ پکڑے، نہ اختیار کرے تو، ستیز لڑائی، فولاد سخت لوہا جس سے تلوار وغیرہ بنتی ہے، اس لئے لازمی معنی سخت ہوئے، ہر کہ بافولاد بازو یعنی یا جس نے فولاد بازو کے ساتھ یا سخت بازو والے کے ساتھ، پنجہ کرد پنجہ کیا، پنجہ لڑایا، پنجہ بھڑایا، ساعد پہونچا، کلائی، سیمین چاندی جیسی، سیم، چاندی لفظ ین نسبت کے لیے ہے، یا تشبیہ کے لیے یعنی چاندی کی طرح خوبصورت اور نازک پہونچا، کلائی، رنجہ کرد زخمی کیا اس نے، رنجیدہ کیا اس نے، باش بمعنی ٹھہر جا، تا دستش ببند دروزگار تا اس کا ہاتھ باندھے یعنی اس کو عاجز اور بے رتبہ اور بے قدر بنادے، زمانہ یعنی زمانہ کا مالک مراد باری تعالیٰ، زمانے کی طرف نسبت مجازی ہے، پس بکام دوستاں پس دوستوں کے مقصد اور مراد کے مطابق کہ ان کا مقصد اور مراد یہی ہوتی ہے کہ تیرا دشمن ہلاک ہو، مغزش برآر اس کا مغز نکال، بمعنی اسے ہلاک کردے، حاصل یہ ہوا کہ جب کوئی نا اہل اور ظالم نصیبہ ور اور کسی رتبہ پر قابض ہے اور تم اس کے مقابلہ میں کمزور ہو تو بظاہر اس کی اطاعت کرو نہ کہ مقابلہ آرائی کہ اس سے تمہارا ہر طرح نقصان ہے صبر سے کام لو ممکن ہے باری تعالیٰ اس کو اس عہدے سے گرادے پھر اپنے اور دوستوں کی مراد کے موافق اسے ہلاک کردو یا انتقام لے لو۔

ترکیب آخری شعر کی: باش تا دستش ببند دروزگار۔ پس بکام دوستاں مغزش برآر۔ باش فعل با فاعل مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مُنتج، تا حرفِ نتیجہ، بہ بند فعل روزگار فاعل، دستش مرکب اضافی مفعول بہ فعل با فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر نتیجہ، منتج نتیجہ سے مل کر جملہ نتیجہ ہو کر معطوف علیہ اگلا مصرعہ میں پس حرف علت یا حرف تعقیب عطف کے لئے بھی ہے، برآر فعل با فاعل، مغزش مرکب اضافی مفعول بہ، بہ جار کام مضاف، دوستاں مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مجرور جار با مجرور متعلق فعل کے وہ اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

حکایت

یکے را از ملوک مرضے ہائل بود کہ اعادتِ ذکر آن نا کردن اولیٰ طائفہ از حکمائے یونان

ایک بادشاہ کو ایک ایسی خطرناک بیماری تھی کہ اس کا ذکر نا دھرانا زیادہ بہتر ہے یونان کے حکیموں کی ایک جماعت

متفق شدند کہ مرایں درد را دوائے نیست مگر زہرۂ آدمی کہ بچندیں صفت موصوف باشد

متفق ہوئی اس بات پر کہ اس بیماری کی کوئی دوا نہیں مگر ایسے آدمی کا پتہ جو اتنی صفت کے ساتھ موصوف ہو

بفرمود طلب کردن دہقاں پسرے را یافتند براں صورت کہ حکیماں گفتہ بودند

حکم دیا (اس کے) ڈھونڈنے کا ایک دیہاتی کے لڑکے کو پایا اس صورت پر (یعنی اسی طرح کا) جیسا حکیموں نے کہا تھا

پدر و مادرش را بخواندند و بہ نعمتِ بیکراں خوشنود گردانیدند قاضی فتویٰ داد کہ خونِ یکے از رعیت
اس کے ماں باپ کو بلایا انھوں نے اور بے انتہا دولت کے بدلہ راضی کرلیا اور قاضی نے فتوی دیا کہ پبلک میں سے ایک کا خون بہانا
ریختن سلامتِ نفس پادشہ را روا باشد جلّاد قصد کرد پسر سر سوئے آسماں بر آورد
بادشاہ کی جان کی سلامتی کے واسطے درست ہے جلاد نے ارادہ کیا اس کے قتل کا لڑکے نے سر آسمان کی طرف اٹھایا
و تبسم کرد ملک پرسید کہ دریں حالت چہ جائے خندیدن ست گفت نازِ فرزند بر پدر و مادر باشد
اور مسکرایا بادشاہ نے پوچھا اس حالت میں (تیرے لئے) کیا ہنسنے کا موقع ہے اس نے کہا بیٹے کا ناز ماں باپ پر ہوتا ہے
و دعوی پیشِ قاضی برندداد از پادشاہ خواہند اکنوں پدر و مادر بعلّتِ حُطامِ دنیا
اور دعویٰ قاضی کے سامنے لیجاتے ہیں (کرتے ہیں) اور انصاف بادشاہ سے چاہتے ہیں اب ماں باپ نے دنیا کے مال کے سبب
مرا بخوں در سپردند و قاضی بکشتنم فتویٰ داد وسلطاں مصالحِ خویش اندر ہلاکِ من
مجھے قتل کے لئے سونپ دیا اور قاضی نے میرے مارنے کا فتویٰ دے دیا اور بادشاہ اپنی مصلحت و بھلائی میرے ہلاک ہونے میں
می بیند اکنوں بجز خدائے عز و جل پناہے نمی بینم
دیکھتا ہے اب سوائے خدائے غالب اور بزرگ کے کوئی پناہ نہیں دیکھتا ہوں میں

بیت

پیشِ کہ بر آورم زدستت فریاد	ہم پیشِ تو از دستِ تو میخواہم داد
بس تیرے ہی سے کروں فریاد میں	اور تجھ سے ہی چاہوں داد میں

کسی کے سامنے لیجاؤں تیرے ہاتھ سے (تیرے متعلق) فریاد تیرے سامنے ہی تیرے متعلق چاہتا ہوں انصاف

تشریح الفاظ: مرضے ہائل مرکب توصیفی، یے وحدت کی، ایک خطرناک مرض، اعادت مصدر ہے بمعنی دہرانا، دوبارہ کہنا، اولیٰ زیادہ بہتر، طائفہ از حکماء یونان مرکب اضافی یونان کے حکیموں کی ایک جماعت، یونان ایک ملک ہے وہاں کے اطباء اور حکیم مشہور ہیں اسے یونان بن یافث بن نوح نے آباد کیا تھا کہ بچندیں صفت اتنی صفت کے ساتھ مثلاً دراز قد، خوب صورت موٹی اور سیاہ پتلی کی آنکھ والا ہو، دہقان پسرے اضافت مقلوبی ہے یعنی پسرے دہقان، دہقان گاؤں کا رئیس، چودھری، نیز بمعنی گاؤں، کسان، نعمت بے کراں بے انتہاء یا بے شمار نعمت، خوشنود گردانیدن راضی کرنا اور یہ جمع غائب ہے از ماضی مطلق، نفس پادشاہ را را بمعنی واسطے، یعنی بادشاہ کی ذات کے واسطے، چہ جائے خندیدن ست کیا ہنسنے کی جگہ یعنی کیا ہنسنے کا موقع ہے، فرزند بیٹا یا بیٹی یا بمعنی اولاد، لغات کشوری۔

بعلّتِ خطام دنیا دنیا کے مال کے سبب کہ خطام بمعنی تھوڑا مال، بخون برائے خون یا برائے قتل، در سپردند در زائد ہے خون یا قتل کے لئے سونپ دیا انھوں نے، مصالح خویش اپنی مصلحتیں، اپنی بھلائی، اکنوں بجز خدائے عزوجل اب سوائے خدائے عزوجل کے، پیش کہ کس کے سامنے، ز دستت تیرے ہاتھ سے، تیرے بارے میں، ہم پیش تو اَخ نیز تیرے آگے، تیرے متعلق چاہتا ہوں انصاف، یعنی تو بادشاہ ہے دھینگ ہے تیرے متعلق کس کے سامنے فریاد کروں؟ لہذا تیرے ہی سامنے اپنا انصاف چاہتا ہوں یہ سن کر بادشاہ کا دل نرم ہوا اور اسے رونا آ گیا اور اس لڑکے کو چھوڑ دیا آگے اسی کا بیان ہے۔

سلطاں را دل ازیں سخن بہم برآمد وآب در دیدہ بگردانید وگفت ہلاکِ من اولیٰ تر

بادشاہ کا دل اس بات سے بھر آیا اور آنسو آنکھوں میں پھرائے (لے آیا) اور بولا میرا ہلاک ہونا زیادہ بہتر ہے کہ

کہ خون چنیں طفلے ریختن بے گناہ سر و چشمش ببوسید ودر کنار گرفت وآزاد کرد

ایسے بے گناہ لڑکے کا خون بہانے سے اس کا سر اور آنکھ چومی اور بغل میں پکڑا (گلے لگایا) اور آزاد کر دیا (چھوڑ دیا)

ونعمت بے اندازہ بخشید گویند ہمدراں ہفتہ صحت یافت

اور بے اندازہ دولت دے دی کہتے ہیں کہ اسی ہفتہ میں صحت پائی بادشاہ نے اور بیماری جاتی رہی



قطعہ

ہمچناں در فکرِ آں بیتم کہ گفت — پیلبانے بر لبِ دریائے نیل
یوں ہی میں اس شعر سے ہوں فکر مند — پیلباں نے کہا تھا جو لبِ نیل
اس طرح اس شعر کی فکر میں ہوں میں جو کہا — ایک ہاتھی والے نے دریائے نیل کے کنارے پر
زیرِ پایت گر بدانی حالِ مور — ہمچو حالِ تست زیرِ پائے پیل
پاؤں نیچے گر تو جانے حالِ مور — یوں ہی تیرا حال نیچے پاؤں پیل
اپنے پاؤں کے نیچے گر تو جان لے چیونٹی کا حال — اسی طرح تیرا حال ہے ہاتھی کے پیر کے نیچے

تشریح الفاظ: سلطاں را دل اے دلِ سلطاں، ازیں سخن اس بات سے، بہم برآمد بھر آیا، نرم ہو گیا، آب در دیدہ بگردانیدن، بمعنی آنکھوں میں آنسو لے آنا، ہلاک من اولیٰ تر کہ میرا ہلاک ہونا زیادہ بہتر، تر لفظ فارسی میں اسم تفضیل پر بڑھا دیتے ہیں اس کو تفضیلی والے معنی سے خالی کر کے لہذا اولی کو بہتر مطلق بہتر کے معنی لیا پھر تر بڑھایا بمعنی زیادہ فافہم، کہ از کے معنی میں ہے اگلی عبارت دراصل یوں ہے کہ ریختن خون چنیں طفلے بیگناہ ایسے بے گناہ لڑکے

کے خون گرانے سے، در کنار گرفت در کنار گرفتن محاورہ ہے یعنی گلے لگانا، سینہ سے چمٹانا محبت میں، نعمت بے اندازہ بخشید بغیر گنے اور اندازہ کے نعمت بخشی دی، ہمچناں در فکر آں الخ یعنی جس طرح بادشاہ اور اس لڑکے کا قصہ اور حال آپ نے سنا، اسی طرح یہ شعر اس پر چسپاں ہے اور میں اس شعر کی سوچ اور فکر میں ہوں یعنی اس کے معانی پر غور کر رہا ہوں کہ واقعی موقعہ مناسب بات کہی یعنی جیسے تیرے آگے ایک چیونٹی کی کوئی حیثیت نہیں ہے ایسے ہی ہاتھی کے مقابلہ تیری کوئی اوقات نہیں یہ مثال یوں دی کہ جیسے بادشاہ کے مقابلہ میں اس لڑکے کی کوئی اوقات نہ تھی مگر اس لڑکے نے ایسی بے کسی کی حالت میں اللہ پر نظر رکھی تو اللہ نے بادشاہ کے دل کو موم کر دیا اور اس نے اس پر رحم کھایا اللہ نے اس پر رحم کیا ہمیں اس حکایت سے یہ سبق ملا کہ بادشاہ کو اپنی خاطر کسی پر ظلم نہ کرنا چاہئے بل کہ ہر کسی پر رحم کرنا چاہئے اسی میں فلاح اور نجات ہے نیز ہر آڑے وقت میں اللہ سے دعا کرنا چاہئے اور اسی پر نظر رکھنا جیسا اس نے سر آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ سے التجا کی۔

در فکر آں یتیم اس شعر کی فکر میں ہوں میں، م ضمیر متکلم کی جو اسم سے ملی ہوئی ہے، پیلبانے یے وحدت کی ایک ہاتھی والا کہ پیل ہاتھی، بان والا، برلب دریائے نیل بر اوپر، لب کنارہ، دریائے نیل مصر کا مشہور دریا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے خدا کے حکم سے تابوت میں رکھ کر اسی میں چھوڑا تھا، زیر پایت بمعنی اپنے، اپنے پاؤں کے نیچے، حال مور مرکب اضافی چیونٹی کا حال، ہمچوں اسی طرح، حال تست تیرا حال ہے، زیر پائے پیل ہاتھی کے پیر کے نیچے۔

ترکیب، پیش کہ بر آورم ز دستت فریاد الخ: بر آورم فعل با فاعل فریاد مفعول پیش کہ مرکب اضافی ہو کر ظرف مکان، از جار، دستت مرکب اضافی مجرور جار مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل ظرف اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ انشائیہ استفہامیہ ہو کر استفہام اگلا مصرعہ، می خواہم فعل با فاعل، داد مفعول، ہم برائے تخصیص، پیش تو مرکب اضافی مفعول فیہ یا ظرف مکان، از جار دستِ تو مرکب اضافی ہو کر مجرور جار با مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل اور ظرف اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جوابِ استفہام ہوا۔

حکایت

یکے از بندگان عمر ولیث گریختہ بود کساں در عقبش برفتند و باز آوردند

نمر ولیث کا ایک غلام بھاگ گیا تھا لوگ اس کے پیچھے گئے اور واپس لے آئے

وزیر را باوے غرضے بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگاں چنیں فعل نیارند

وزیر کو اس سے دشمنی تھی مار ڈالنے کا اشارہ کیا (مشورہ دیا) تاکہ دوسرے غلام ایسا کام نہ کریں

بندہ سر پیشِ عمرو لیث برزمیں نہاد و گفت۔

غلام نے سر عمرو لیث کے آگے زمین پر رکھا اور بولا۔

﴿فرد﴾

ہر چہ رود بر سرم چوں تو پسندی رواست	بندہ چہ دعویٰ کند حکم خداوند راست
جو بھی گزرے مجھ پر تو راضی روا	منظور ہے جو بھی حکم مجھ پر ہوا
جو کچھ گزرے مجھ پر جب تو پسند کرے درست ہے	بندہ کیا دعویٰ کرے، جب یہ آقا کا حکم ہے

لیکن بموجبِ آنکہ پروردۂ نعمت ایں خاندانم نخواہم کہ در قیامت بخون من گرفتار آئی

لیکن اس سبب سے کہ اس خاندان کی نعمت کا پلا ہوا ہوں میں نہیں چاہتا ہوں کہ قیامت میں میرے خون کے سبب گرفتار ہوں آپ

اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس انگہ بقصاصِ او بفرمائی خون من ریختن

اجازت دیجئے تاکہ وزیر کو مار ڈالوں میں (نمٹادوں) پھر اس وقت اس کے بدلہ میں حکم دیں آپ میرے خون بہانے کا

تا بحق کشتہ باشی ملک راخندہ گرفت وزیر را گفت چگونہ مصلحت می بینی وزیر گفت اے خداوندِ جہاں

تاحق کے مطابق مقتول ہو جاؤں میں بادشاہ کو ہنسی آگئی وزیر سے بولا کیا مصلحت دیکھتا ہے تو وزیر نے کہا اے دنیا کے بادشاہ

مصلحت آں می بیم کہ از بہر خدا وصدقۂ گورِ پدر ادرا آزاد کنی تا مرا نیز در بلائے نیفگند

مصلحت یہ دیکھتا ہوں کہ خدا کے واسطے اور اپنے باپ کی قبر کے صدقہ اس کو آزاد کر دیجئے تاکہ مجھے بھی مصیبت میں نہ ڈالے

گناہ از من ست وقول حکیماں معتبر کہ گفتہ اند

غلطی مجھ سے ہے اور عقلمندوں کی بات معتبر جو کہی انھوں

﴿قطعہ﴾

چو کردی باکلوخ انداز پیکار	سر خود را بنا دانی شکستی
کی تو نے ڈھیلا پھینکوں سے جو جنگ	پھوڑا اپنا سر ہے تجھ نادان نے
جب کی تو نے ڈھیلا پھینکنے والے سے جنگ	اپنے سر کو نادانی سے توڑا، پھوڑا تو نے
چو تیر انداختی بر روئے دشمن	چناں داں کاندر آماجش نشستی
تیر پھینکا رو برو دشمن کے جب	یوں سمجھ لے تو بھی اس کے سامنے
جب تیر پھینکا تو نے دشمن کے اوپر	یوں سمجھ لے اس کے نشانہ میں بیٹھا تو (بھی)

تشریح الفاظ: یکے از بندگان الخ ایک غلام عمرولیث کا، بندہ کی جمع بندگان ہ کو گ سے بدل کر الف نون بڑھادیا بندگان ہوا، اور یہ قاعدہ ہے، عمرولیث ایران کا بادشاہ گرزا ہے جس نے شیراز کو بسایا تھا عمرو بفتح مع واو اور بضم بغیر واوٗ ہے لیث یا تو اس کا لقب ہے کہ لیث بمعنی شیر کے مثل شیر بہادر تھا یا اس کے باپ کا نام تھا واللہ اعلم بہار باراں، دبہار گلستان میں ہے کہ چنیں دراصل چوں ایں تھا تخفیف کے لئے ہمزہ کو حذف کردیا، کساں کس کی جمع شخص، آدمی، چنیں فعل نیارند ایسے کام نہ کریں، ہر چہ رود برسرم جو کچھ آپ کی طرف سے مجھ پر گزرے، یعنی مجھے گوارا میں تو غلام ہوں آپ آقا ہیں میں کیا عذر کروں مجھے سب منظور ہے، لیکن بموجب اینکہ لیکن اس وجہ سے کہ، پروردۂ ایں خاندانم اس خاندان کا پلا ہوا ہوں میں، پس انگہ پس اس وقت، بقصاص اواس کے بدلے، قصاص بدلہ لینا یا کسی نے کسی کو مارا یا ستایا یا اس کے بدلے اس کو مارنا یا قتل کرنا، یا اس کا بدلہ لینا، قصاص ہے آنکھ آنکھ کے بدلے کان کان کے بدلے وغیرہ بھی قصاص ہے، قرآن کریم، تابحق کشتہ باسم تاکہ حق بات پر مقتول ہوں میں مارا جاؤں میں بعض نسخوں میں باشی ہے وہ تکلف سے خالی نہیں، کلوخ ڈھیلا، کلوخ انداز اسم فاعل سماعی ڈھیلا پھینکنے والا، اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو قلعوں پر محفوظ جگہ سے اینٹ پتھر دشمنوں پر پھینکتے تھے ظاہر ہے جو نیچے سے ان پر اینٹ پتھر مارے گا اپنا سر پھوڑ وائے گا، اور ترکیب میں کردی سے متعلق ہے، اپنے جارہ سے مل کر، پیکار جنگ، لڑائی، اماجش نشانہ یا نشانہ مارنے کی جگہ، یعنی جب تو کسی پر تیر برسائے گا وہ بھی تجھ پر تیر برسائیگا، لُبِّ لُباب یہ ہوا وہ غلام بولا ایسے ناحق تو میرا مارنا صحیح نہیں کبھی آپ سے اے بادشاہ آخرت میں مواخذہ ہونے لگے اور آپ پھنسیں البتہ مجھے اجازت دو میں وزیر کو ماردوں پھر اس کے قصاص میں آپ مجھے ماردیں تاکہ میرا مارا جانا ناحق نہ ہو بحق ہو یہ سن کر بادشاہ نے وزیر سے مشورہ کیا چوکڑی بھول گیا اور ساری عداوت جاتی رہی، اور بولا خدا کے لئے اسے چھوڑ دیں، یہ تو مجھے مروادے گا دراصل میری غلطی ہے جو جس کے حق میں جیسا کرے گا اس کے ساتھ ویسا ہوگا، کما تدین تدان، جیسا کرے گا ویسا تیرے ساتھ کیا جائے گا، حکایت کا مقصد یہ ہے کہ وزیر اور بادشاہ کے لوگوں کو چاہے کسی سے خواہ مخواہ بغض وعداوت نہ رکھیں اور بڑے لوگوں اور بادشاہوں کو چاہے کسی کی شکایت پر بلا تحقیق کسی کے خلاف کاروائی نہ کریں ورنہ بھاری نقصان ہوگا۔

ترکیب: ہر چہ رود برسرم چوں تو پسندی رواست ☆ بندہ چہ دعوی کند حکم خداوند راست

ہر چہ اسم موصول، رود فعل بافاعل بر جار سرم مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق از رود اور وہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ موصول صلہ سے مل کر جملہ ہو کر مبتدا، چوں حرف شرط، تو ضمیر حاضر کی برائے تاکید ہے، پسندی فعل بافاعل فعل اور فاعل سے مل کر شرط حرف شرط کی او مبتدا محذوف، روا خبر است رابطہ مبتدا خبر اور رابطہ سے مل کر جملہ ہو کر جزا، شرط جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر خبر ہر چہ مبتدا کی پھر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، دوسرا مصرعہ، بندہ فاعل، چہ

حرف استفہام ہے دعویٰ مفعول، کند فعل با فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا، حکم مبتدا، خداوند مجرور را جارہ بمعنی برائے جار با مجرور متعلق ثابت کے اور وہ خبر است رابطہ مبتدا اپنی خبر اور رابطہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیک محضر کہ ہمگناں را در مواجہ حرمت داشتے

زوزن کے بادشاہ کا ایک وزیر شریف اور نیک عادت تھا جو تمام کی سامنے عزت رکھتا (کرتا)

در غیبت نکو گفتے اتفاقاً از وحرکتے در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود

اور پیٹھ پیچھے اچھا کہتا اتفاقاً اس سے کوئی حرکت بادشاہ کی نظر میں ناپسند آئی (بادشاہ نے) ڈنڈ رکھ دیا (اس پر)

وعقوبت کرد وسرہنگانِ پادشاہ بسوابقِ نعمت او معترف بودند وبشکر آں مرتہن

اور سزا کردی اور بادشاہ کے سپاہی اس کے پہلے احسانوں کے اقراری تھے اور اس کے شکریہ میں گروی

در مدتِ توکیل او رفق وملاطفت کردندے وزجر ومعاقبت رواند اشتندے

اور اس کی سپردگی کے زمانے میں نرمی اور مہربانی کرتے اور جھڑکنا اور سزا دینا جائز (مناسب) نہ سمجھتے تھے

قطعہ

صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا
صلح دشمن سے گر ڈھونڈے تو جب وہ
صلح دشمن سے اگر تو چاہتا ہے تو جس وقت کہ وہ

در قفاعیت کند در نظرش تحسیں کن
برائی کرے وہ تو اچھا بتا دے
تیرے پیچھے عیب بیان کرے تو اس کے سامنے اچھائی بیان کر

سخن آخر بدہاں می گذرد موذی را
زبان سے گزرتی ہے موذی کے بات
بات آخر منہ سے گزرتی ہے موذی کے

سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن
اگر میٹھی چاہے تو منہ میٹھا کردے
اگر تو اس کی بات کڑوی نہیں چاہتا ہے تو اس کا منہ میٹھا کر

تشریح الفاظ: مِلکِ زوزن زوزن کا بادشاہ مرکب اضافی زوزن بروزن سوزن ایران کا شہر درمیاں نیشاپور وہرات یا خود بانیٔ شہر کا نام بھی ہوسکتا ہے، خواجہ مالک یا وزیر، کریم النفس پہلی اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے شریف ذات، مواجہ سامنے، حرمت داشتے عزت کرتا تھا، استمراری ہے، درغیبت پیٹھ پیچھے، بعد میں،

اتفاقاً اچانک، از وحرکت درنظر الخ اس میں حرکتے موصوف ہے ناپسند صفت یعنی از وحرکتِ ناپسند آمد درنظرِ بادشاہ، مُصادرت یہ عربی ہے، ڈنڈ، جرمانہ، مصادرت فرمود مصادرت کا حکم دیا، یعنی ڈنڈ، (جرمانہ) لاگو کیا، وعقوبت کرد سزا دی، سرہنگان بادشاہ سرہنگ کی جمع، بادشاہ کے سپاہی، بسوابق نعمت او معترف یہاں بھی صفت کی اضافت موصوف کی طرف، معترف اقراری اس کی پہلی نعمتوں کے اقراری تھے، وبشکر آں مر تہن یہ عربی لفظ ہے، اسم مفعول از ارتہان، گروی رکھنا یعنی گروی، اوراس کے شکریہ میں گروی تھے، درمدت توکیل اوراس کی سپردگی کی مدت میں، رفق نرمی، ملاطفت مہربانی، زجر جھڑکنا، مُعاقبت سزا، رواند اشتند ے جائز اور مناسب نہ رکھتے نہ سمجھتے۔ صلح بادشمن صلح دشمن کے ساتھ، ہرگہ مخفف ہرگاہ کا، جس وقت، درنظرش اس کے سامنے، تحسین کن اس کی اچھائی بیان کر، اگر تو چاہتا ہے کہ دشمن کو اپنائے جب وہ تیرے بعد تیری برائی کرے تو اس سے جب ملے اس کی تعریف کر وہ نادم وشرمندہ ہو کر مخالفت چھوڑ دے گا، سخن آخر الخ آخر کے معنی آخر اور اکثر کے بھی آتے ہیں، بدہاں می گزرد ب بمعنی از یعنی منہ سے گزرتی ہے موذی کے، تلخ کڑوا، شیریں میٹھا، یعنی لڑائی کی نوبت کم آتی ہے اکثر موذی اور مخالف زبان سے کڑوی اور سخت بات نکالتا ہے تو اگر چاہتا ہے اس کی بولتی بند ہو اس کا منہ میٹھا کر واسے کچھ لے دے لے۔

آنچہ عتابِ مَلِک بود از عہدۂ بعضے بیروں آمد وبہ بَقِیّتے در زنداں بماند آوردہ اند کہ یکے

جو کچھ بادشاہ کے عتاب (الزامات) تھے بعض کی ذمہ داری سے نکل گیا اور باقی کے سبب قید میں رہا بیان کیا ہے لوگوں نے کہ ایک نے

از ملوکِ نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوکِ آں طرف قدر چناں بزرگوار ندانستند

اطراف کے بادشاہوں میں سے پوشیدہ صورت (میں) پیغام بھیجا اس کے پاس کہ اس طرف کے بادشاہوں نے ایسے بزرگوار کی قدر نہ جانی

وبے عزتی کردند اگر رائے عزیز فلاں احسن اللہ خلاصہ بجانب ما التفاتے کند

اور بے عزتی کی اگر فلاں عزیز آپ کی رائے اچھا کرے اللہ اس کے چھٹکارے کو، ہماری جانب التفات کرے (متوجہ ہو)

در رعایتِ خاطرش ہر چہ تمام ترسعی کردہ آید واعیانِ ایں مملکت بدیدارِ او مفتقرند

اس کی دل جوئی میں جتنی پوری سے پوری کوشش کی جائے گی اور اس سلطنت کے بڑے لوگ اس کے (آپ کے) دیدار کے محتاج ہیں

وجوابِ ایں حروف را منتظر خواجہ چوں بریں وقوف یافت از خطر اندیشید درحال جوابے مختصر

اور ان حروف کے جواب کے منتظر وزیر نے جب اس پر اطلاع پائی خطرہ کا اندیشہ کیا تو فوراً ایسا مختصر جواب

کہ اگر برملا افتد فتنہ نباشد بر قفائے ورق نوشت وروان کرد

کہ اگر ظاہر ہوجائے تو فتنہ نہ ہو ورق کی پشت پر لکھ دیا اور روانہ کردیا

تشریح الفاظ: آنچہ عتاب ملک جو کچھ بادشاہ کا عتاب اور سببِ عتاب یعنی الزامات، از عہدۂ بعضے بعض

کی ذمہ داری سے، بیروں آمد باہر آیا، نکل گیا، بری ہوا، وبہ بقیتِ ب سبب کے لئے اور باقی کے سبب سے، از ملوک نُواحی عربی لفظ ناحیہ کی جمع بمعنی طرف، اطراف کے بادشاہوں میں سے ایک، درخفیہ پوشیدگی میں، پیغامش فرستاد ش ضمیر ظرف واقع ہے پیغام فرستاد (نزدش) پیغام بھیجا اس کے پاس، بزرگ وار بزرگ یعنی رتبۂ بزرگ، وار بمعنی والا، یعنی بڑے مرتبہ والا، رائے عزیز فلاں فلاں مراد وہ وزیر نام نہ لکھیں تفصیلات لکھ دیتے ہیں، احسن اللہ الخ جملہ دعائیہ ہے، اللہ اچھے طریقہ پر آپ کو رہائی دے، رعایت خاطرش اس کی دل جوئی میں (آپ کی)، ہر چہ تمام ترسعی یعنی جتنی بھی پوری سے پوری رعایت ہو سکے گی کریں گے، اَعیان جمع عین، بڑے بڑے لوگ، بدیدار او مفتقر ند آپ کے دیدار کے محتاج، شدت اشتیاق کی بناء پر محتاج کہا، وقوف یافت اطلاع پائی اس نے، از خطر اندیشید یہ فارسی محاورہ ہے یعنی اِس خطرہ کا احساس ہوا کہیں اور میرے حق میں وبال جان نہ بن جائے، یہ خط وکتاب، جوابے مختصر مرکب توصیفی، یے وحدت کی، ایک ایسا مختصر جواب کہ بیانیہ مختصر جواب کا یعنی وہ ایسا ہو اگر کسی کو پتہ چل جائے اس وزیر پر آنچ نہ آوے اور آگے ایسا ہی ہوا، اگلی عبارت ملاحظہ ہو۔

یکے از مُتعلّقان کہ بریں وَاقف بود مَلِکْ را اِعلام کرد کہ فلاں را کہ حَبس کردۂ

متلقین میں سے ایک نے جو اس (راز) سے واقف تھا بادشاہ کو اطلاع کی کہ فلانے کو جسے قید کیا ہے آپ نے

باملوکِ نُواحی مرُ اسلت دارد مَلِک بہم برآمد وکشفِ ایں خبر فرمود قاصد را بگرفتند ورسالت برخواندند

اطراف کے بادشاہوں سے خط وکتابت رکھتا ہے بادشاہ غصہ میں ہوا اور اس خبر کی تحقیق کا حکم دیا قاصد کو پکڑا انھوں نے اور خط کو پڑھا

بنشتہ بود کہ حسنِ ظن بزرگاں بیش از فضیلتِ ماست وتشریف قبولے کہ فرمودند بندہ را

لکھا تھا بزرگوں کا حسن ظن زیادہ ہماری فضیلت (قابلیت سے) ہے اور قبولیت کی نوازش جو فرمائی بندہ کے لئے

امکانِ اجابت آں نیست بحکم آں کہ پروردۂ نعمتِ ایں خاندان ست باندک مایۂ تغیر خاطرے

اس کی قبولیت کا امکان نہیں اس وجہ سے کہ اس خاندان کی نعمت کا پلا ہوا ہے تھوڑی سی دلی رنجش کی وجہ سے

باولی نعمت قدیم بیوفائی نتواں کرد

پرانے منعم کے ساتھ بیوفائی نہیں کرسکتا

تشریح الفاظ: متعلقان جمع متعلق کی، تعلق دار، اِعلام از افعال خبر دار کرنا، حبس عربی لفظ ہے، قید، جیل، مراسلت خط وکتابت کرنا، کشف کھولنا، تحقیق کرنا، نبشتہ بود اسم مفعول از نبشتن لکھنا، لغات کشوری، معنی ہوئے لکھا ہوا تھا، حسن ظن اچھا گمان، تشریف قبول قبولیت کا جوڑا یا نوازش، یا جو مجھے قبولیت سے نوازا اور اپنے یہاں جانے کے لئے بولا، بندہ را امکان الخ یہ میرے لئے ممکن نہیں کیوں کہ میں اس خاندان کا پروردہ ہوں اور تھوڑی سی رنجش کی

بناء پر بیوفائی کر کے احسان فراموش نہیں بنتا، دیکھئے اس وزیر کو ایسے پیچیدہ حالات میں ایک بادشاہ نے پھسلانا چاہا مگر وہ ثابت قدم باوفا احسان پہچاننے والا رہا اور اب تو ذرا سی ناگوار خاطر بات پر بدل جاتے ہیں۔

فرد

آں را کہ بجائے تست ہر دم کرمے | عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے
جس کا تیرے حق میں ہے ہر دم کرم | سہلے گر تجھ پر کرے کوئی ستم
جس کا تیرے حق میں ہے ہر دم کرم زیادہ | اس کو معذور سمجھ اگر کرے اپنی عمر میں کوئی ستم

تشریح الفاظ: عبارت یوں مناسب ہے، آنکہ اورا کرم بجائے تست، جس شخص کا کرم بخشش، تیری جگہ تیرے حق میں ہے ہر دم، عذرش بنہ ش ضمیر مفعول بہ، عذر بمعنی معذور، بنہ رکھ سمجھ، معذور نہادن، دانستن یعنی معذور سمجھنا یہ فارسی محاورہ ہے، بعمرے اے درعمرِ خود، ستمے کوئی ستم، اس شعر کی ترکیب اخیر میں ملاحظہ ہو۔

ملک راسیرتِ حق شناسی اُوخوش آمد وخلعت ونعمت بخشید وعذرخواست کہ خطا کردم کہ ترا بے جرم
بادشاہ کو اس کی حق شناسی کی عادت اچھی لگی اور اسے جوڑا اور انعام دیا اور معذورت چاہی کہ خطا غلطی کی میں نے جو تجھے بے جرم
وخطا بیازردم گفت اے خداوند بندہ دریں حالت مر خداوند را خطائے نمی بیند
وخطا ستایا میں نے اس نے کہا اے آقا بندہ اس حالت میں بھی آقا کی کوئی غلطی نہیں دیکھتا (سمجھتا)
بلے تقدیرِ خداوند تعالیٰ چنیں بود کہ مر ایں بندہ را مکروہے رسد پس بدست تو اولیٰ تر
ہاں تقدیر خداوندی یونہی تھی کہ اس بندے کو کوئی تکلیف پہونچے گی پھر تو آپ کے ہاتھ سے زیادہ بہتر
کہ حقوقِ سوابقِ نعمت بریں بندہ داری واَیادِی مَنَّت وحُکما گفتہ اند
کہ پہلی نعمتوں کے حقوق اس بندے پر رکھتے ہیں آپ اور احسانات اور عقلمندوں نے کہا ہے

مثنوی

گر گزندت رسد زِ خلق مرنج | کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
گر ستائے خلق تجھ کو کر نہ رنج | نہ ہی راحت اُس سے پہونچے نہ ہی رنج
اگر تکلیف تجھے پہونچے مخلوق سے مت رنج کر | اس لئے کہ نہ راحت پہونچے مخلوق سے نہ رنج

از خدا داں خلافِ دشمن ودوست
که دلِ ہر دو در تصرف اوست

دوست دشمن کی یہ جنگ بس وہاں سے مان
اس کے قبضے میں ہے دل دونوں کا جان

منجانب اللہ جان دشمن اور دوست کا اختلاف
اس لئے کہ دونوں کا دل اس کے قبضہ میں ہے

گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد
از کماں دار بیند اہل خرد

گو کماں سے تیر جاتا ہے نکل
پر کمانداروں سے دیکھے با عقل

اگرچہ تیر کمان سے گزرتا ہے
کمان رکھنے والے سے دیکھتا ہے عقل والے

تشریح الفاظ: سیرت حق شناسی او سیرت عادت، حق شناسی، حق پہچاننا، اسم فاعل سماعی کے اخیر میں ی مصدری ہے، خوش آمد اچھی آئی (لگی) ناپسند آئی، خلعت جوڑا جو بادشاہوں یا بڑوں کی طرف سے بطور انعام دیا جائے، نعمت مال دولت، مر خداوند را مر زائد را علامت اضافت، خطائے کوئی غلطی یعنی خطائے خداوند، آقا کی کوئی غلطی، نمی بیند نہیں دیکھتا ہے وہ (میں) جمع خطایا، جیسے رحی کی جمع رحایا، چکّی، تقدیر روز ازل میں لکھی ہوئی چیز، جمع تقادیر، مکروہے کوئی ناپسند چیز، تکلیف، ایادی جمع ید کی مراد نعمت ورنہ لفظی معنی ہاتھ، گزند تکلیف، خلق مخلوق، خلاف اختلاف، تصرف قدرت، قبضہ، کماں دھنک جس میں رکھ کر اور اسے کھینچ کر تیر چلاتے تھے، آسمان کی نویں برج کا نام، بہار بوستاں۔

بادشاہ کو وزیر کی حق شناسی کی عادت بڑی اچھی لگی نادم ہو کر وزیر سے اپنی غلطی کی معذرت کرنے لگا، وزیر نے اب بھی بادشاہ کی غلطی نہ مان کر یہ کہا کہ اے بادشاہ ایسا تو میری تقدیر میں ہونا تھا تو وہ آپ کے ہاتھ سے زیادہ بہتر ہوا بجائے دوسروں کے ذریعہ کہ آپ میرے محسن ہیں۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے اپنے بزرگوں کی معمولی باتوں پر پکڑ نہ کریں بل کہ درگذر کر دیں اور لوگوں کو بھی چاہئے کہ ذرا سی بات پر کسی کے احسان کو نہ بھول جائیں بلکہ یاد رکھیں اور بے وفائی نہ کریں جیسا وزیر نے کیا۔

ترکیب حکایت کے پہلے شعر کی، حکیماں گفتہ اند حکیماں فاعل گفتہ اند فعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ ہو کر قول اور آگے شعر اس کا مقولہ ہے۔

آں را کہ بجائے تست ہر دم کرمے
عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے

دراصل آنکہ او را، آنکہ اسم موصول کرمے مبتدا یے زائد یا تنکیر کے لئے بھی ہو سکتی ہے، ثابت خبر محذوف است رابطہ جو تست میں ہے، ہر دم ظرف زماں متعلق ثابت کے بجائے الخ ب جار جائے مضاف تو مضاف الیہ یہ مرکب

اضافی مجرور ہوا ب کا جار با مجرور متعلق ثابت کے وہ اپنے متعلق اور ظرف سے مل کر خبر است رابطہ مبتدا خبر اور رابطہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ آنکہ اسم موصول کا موصول صلہ سے مل کر پھر مبتدا ہوا، آگے دوسرا مصرعہ خبر ہے، اس طرح سے، بنہ فعل بافاعل، عذرش مرکب اضافی مفعول بہ فعل بافاعل ومفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا مقدم ار حرف شرط کند فعل ضمیر فاعل بعمرے ب جار عمرے مجرور جار با مجرور متعلق کند کے ستے مفعول بہ فعل بافاعل ومفعول و متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط مؤخر ہوئی، جزا مقدم کی حرف شرط اپنی شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر خبر پہلے مصرعہ کے مبتدا کی مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ گفتہ اند قول کا قول مقولہ سے مل کر جملہ قولیہ ہوا۔

حکایت

یکے را از مُلوکِ عرب شنیدم کہ با متعلقاں دیواں می گفت کہ مَرسُومِ فُلاں را چنداں

عرب کے ایک بادشاہ کے بارے میں سنا میں نے کہ کچہری والوں سے کہہ رہا تھا کہ فلانے کے تنخواہ جتنی ہے

کہ ہست مُضاعَف کنید کہ ملازمِ درگاہ است ومُترصّدِ فرماں ودیگر خدمت گاراں بہ لہو ولعب

دوگنی کردو کیونکہ دربار کا ملازم حاضر باش ہے اور (ہمارے) حکم کا منتظر اور دوسرے خدمت گار کھیل کود میں

مشغول ودر ادائے خدمت مُتہاوِن صاحبدلے بشنید فریاد وخروش از نہادش بر آمد

مشغول اور خدمت کے ادا کرنے میں سست ایک صاحبِ دل نے (یہ بات) سنی فریاد اور شور اس کے دل سے نکلا (رونا شروع کیا)

پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتبِ بندگان بدرگاہِ خدا تعالیٰ ہمیں مثال دارد

پوچھا لوگوں نے اس سے کہ کیا دیکھا تو نے کہا بندوں کے مرتبے خدا کے دربار میں یہی مثال رکھتے ہیں (اسی طرح ہیں)

نظم

دو بامداد گر آید کسے بخدمتِ شاہ
سُوم ہر آئینہ دروے کند بلطف نگاہ

آئے گر دو روز کوئی شاہ کے پاس
اس پہ ڈالے مہربانی کی نگاہ

دو دن صبح کو اگر آئے کوئی بادشاہ کی خدمت میں
تیسرے دن ضرور اس کو دیکھے گا مہربانی سے

امید ہست پرستندگانِ مخلص را
کہ نا امید نگردند ز آستانِ آلہ

ہے رجا مخلص عبادت گاروں کو
نہ کرے مایوس اُن کو بس اللہ

امید ہے مخلص عبادت گزاروں کو یہ
کہ نا امید نہ ہوں گے خدا کی چوکھٹ سے

﴿مثنوی﴾

مہتری در قبولِ فرمان ست　　ترکِ فرمان دلیلِ حرمان ست

سروری اندر قبول فرمان ہے　　جو نہ مانے صاحبِ حرمان ہے

سرداری فرمان کے قبول کرنے میں ہے　　حکم نہ ماننا محرومی کی دلیل ہے

تشریح الفاظ: یکے ازملوک عرب یعنی بمتعلقِ یکے ازملوک عرب، (مرکب اضافی) ایک کے متعلق عرب کے بادشاہوں میں سے، دیوان کچہری، متعلقانِ دیوان کچہری سے تعلق رکھنے والے یعنی کچہری کے ملازمین، مرسوم فلاں فلاں کی تنخواہ، مرسوم لکھا ہوا، تنخواہ بھی مہر شدہ اور دستخط شدہ تحریر پر دی جاتی ہے، ملازم درگاہ دربار کا ملازم، لازم پکڑنے والا، حاضر باش، مُترصّدِ فرماں حکم کا منتظر کہ کب حکم شاہی ملے اور میں بجالاؤں، دیگر خدمتگاراں اور دوسرے خدمت گاراں خدمت گار کی جمع ہے یہ اسم فاعل سماعی ہے کبھی ایک اسم اور گار سے بھی بنتا ہے یہ بھی ایک قاعدہ ہے۔ بہ لہو ولعب کھیل کود میں، مُتہاون سُست، صاحبدلے ایک دل والا، اللہ والا، اللہ کی محبت دل میں رکھنے والا، از نہادش اس کے دل سے، نہاد حاصل مصدر از نہادن بمعنی رکھا ہوا، انسان کی ذات اور اس کا دل اللہ کا بنایا ہوا رکھا ہوا ہے انسان نے کچھ نہیں کیا سب اسی کا بنایا ہوا ہے، لہٰذا نہاد بمعنی ذات اور دل ہوا، بہار بہاراں، مراتبِ بندگاں بندوں کے مرتبے، بندہ کی جمع بندگاں ہ کو گاف سے بدل کر الف نون بڑھا دیا بندگاں ہو گیا اور یہی قاعدہ ہے، مراتب مرتبہ کی عربی جمع ہے، بدرگاہ خدا خدا کی دربار میں، ہمیں مثال دار ند یہی مثال رکھتے ہیں (اسی طرح ہیں، یعنی بادشاہ کے حاضر باش فرمانبردار غلام کی طرح جو اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار اور اس کا عبادت گزار اور ہر وقت اس کے فرمان بجالانے کا منتظر اور اس کے لئے تیار رہے گا آخرت میں اس کے بڑے درجات ہوں گے اور اگلے اشعار کا خلاصہ اور لب لباب اور اس حکایت کا ماحصل بھی یہی ہے۔

دو بامداد دو دن، وقتِ صبح، سُوم تیسرے دن، ہر آئینہ یقیناً، ضرور بالضرور، درورے کند بلطف نگاہ، دراصل عبارت یوں ہے، نگاہ کند، درو ے اے بروے نگاہ کرے گا اس پر، بلطف مہربانی کے ساتھ، پرستندگان مخلص را پرستندہ کی جمع مخلص اس کی صفت ہے، یعنی امید ہے مخلص عبادت کرنے والوں کو، از آستانِ الٰہ نا امید نہ ہوں گے اللہ کی چوکھٹ سے، بل کہ انہیں عبادت کا اجر وثواب اضعافاً مضاعفہ سینکڑوں ہزاروں گنا ملے گا اسے تو دوگنی ہی ملی تھی تنخواہ اور اسے نا معلوم کتنا اجر ملے گا خاطر خواہ، مہتری سرداری، قبول فرماں قبول، ماننا، قبول کرنا، فرمان حکم، مراد اللہ کا حکم بجالانا، ترکِ فرماں حکم نہ بجالانا، نہ ماننا، دلیلِ حرماں محرومی کی دلیل ہے۔

حکایت

ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشاں بر خریدے بحیف وتوانگراں را دادے بہ طرح

ایک ظالم کی حکایت بیان کرتے ہوئے کہ غریبوں کی لکڑیاں خریدتا ظلم سے اور مالداروں کو دیتا (بیچتا) نفع سے

صاحبدلے برو گذر کرد و گفت

ایک صاحب دل (اللہ والا) اس سے (اس کے پاس سے) گزرا اور بولا

بیت

ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزنی | یا بُوم کہ ہر کجا نشینی بکنی
سانپ ہے تو جس کو دیکھے ڈسے ہاں | یا کہ اُلو بیٹھے جس جا کھودے وہاں
سانپ ہے تو جس کو دیکھتا ہے ڈستا ہے | یا اُلو جہاں بیٹھے تو اجاڑے ہے

قطعہ

زورت ار پیش میرود باما | با خداوندِ غیب داں نرود
زور تیرا اگرچہ ہم پر چلتا ہے | پر خدا کے رو برو نہ چلے گا
تیرا ظلم اگر چلتا ہے ہمارے سامنے (ہمارے اوپر) | غیب جاننے والے خدا پر نہیں چلے گا
زور مندی مکن بر اہلِ زمیں | تا دعائے بر آسماں نرود
زبردستی نہ زمین والوں پہ کر | تا سما پہ کوئی آہ نہ چلی جا
زبردستی مت کر زمین والوں پر | تا کہ کوئی دعائے آسماں پر نہ جاوے

حاکم از گفتن او برنجید وروی از نصیحتش درہم کشید وبدو التفات نکرد

حاکم اس کے کہنے سے رنجیدہ ہوا اور اس کی نصیحت سے منہ پھیر لیا اور اس کی طرف توجہ نہ کی

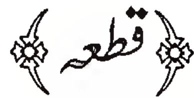
اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ تاشبے آتشِ مطبخ در انبار ہیزم افتاد وسائرِ املاکش

پکڑا اس کو مرتبے نے گناہ کیساتھ (مرتبے نے گناہ میں مبتلا کر دیا) یہاں تک کہ ایک رات مطبخ کی آگ لکڑیوں کے ڈھیر میں گر گئی (لگ گئی) اور اس کی تمام ملکیت

بسوخت واز بسترِ نرمش بر خاکستر نشاند اتفاقاً ہماں شخص بروے بگذشت
جل گئی اور نرم بستر سے اس کو راکھ پر بٹھا دیا اتفاق سے وہی آدمی اس پر سے (اس کے پاس سے) گذرا
دیدش کہ با یاران ہمی گفت ندانم کہ ایں آتشِ از کجا در سرائے من افتاد
اسے دیکھا کہ دوستوں سے کہہ رہا تھا میں نہیں جانتا کہ یہ آگ کہاں سے میرے گھر میں لگی

گفت از دُودِ دل درویشاں

اس نے کہا درویشوں کے دل کے دھوئیں سے



حذر کن زدودِ درونہائے ریش	کہ ریشِ دروں عاقبت سر کند
زخمی دل کے دھویں سے بچنا ضرور	زخم دل کا رنگ لادے کسی دم
بچ زخمی دلوں کے دھویں سے	کیوں کہ اندر کا زخم آخر کار ظاہر ہوتا ہے
بہم بر مکن تا توانی دلے	کہ آہے جہانے بہم بر کند
ہوسکے تو نہ ستانا کوئی دل	ایک آہ دنیا کو کردیوے بھسم
پریشان مت کر جب تک ہوسکے کوئی دل	اس لئے کہ ایک آہ ایک جہاں کو پریشاں کردیتی ہے

لطیفہ: بر طاقِ کیخسر ونوشتہ بود

کیخسرو کی طاق پر لکھا ہوا تھا یعنی اس کے محل کی طاق پر جو دروازے پر ہوتی ہے۔



چہ سالہائے فراواں وعمرہائے دراز	کہ خلق بر سر ما بر زمین بخواہد رفت
کیا سال زیادہ ہوں عمریں دراز	عبث جب کہ دنیا سروں پر چلے گی
کیا سالہا سال اور لمبی عمریں	جب کہ مخلوق ہمارے سر پر زمین پر چلے گی
چنانکہ دست بدست آمدست مُلک بما	بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت
اوروں سے ہم کو حکومت ملی جیسے	یہ یونہی کسی کو اک دن ملے گی
جیسا کہ ہاتھ در ہاتھ آیا ہے ملک ہمارے پاس	دوسروں کے ہاتھ اسی طرح چلا جائے گا

تشریح الفاظ: ظالمے را حکایت کنند را علامتِ اضافت یعنی حکایتِ ظالمے، بیان کنند، ہیزم قابل سوخت لکڑی، یعنی سوختہ، درویشاں یہاں مراد فقیر لوگ، فقیروں کی لکڑی، خریدے خریدتا تھا، ماضی استمراری کے معنی میں ہے، بحیف ظلم کے ساتھ یعنی زبردستی اصل قیمت سے کم خریدتا، وتوانگراں را دادے بہ طرح توانگر کی جمع مراد آسودہ حال، باحیثیت لوگ نہ کہ زیادہ اعلیٰ درجہ کے مالدار، بہ طرح مہنگائی کے ساتھ یعنی اصل قیمت سے زیادہ ادھار دیتا، کچھ عرصہ بعد، بہار باراں، صاحبد لے ایک اللہ والا، بروگذر اس پر گزرا، اس کے پاس سے گزرا، اور بولا، ماری، یٔ ضمیر حاضر کی متصل بااسم، سانپ ہے، تو آگے لفظ تو زائد ہے اور تاکید کے لئے، بزنی ڈسے تو، بگزی کے معنی میں ہے جس کے معنی ڈسنا اور زنی زدن سے بمعنی مارنا کہ سانپ کاٹنے کے وقت اپنا پھن کاٹنے کی جگہ زور سے مارتا ہے، اس لئے گزی کو زنی سے تعبیر کیا، بکنی ویران کردے، مشہور ہے اُلو جہاں زیادہ بیٹھتا ہے وہ جگھ ویران ہو جاتی ہے یا جو جگہ پہلے سے ویران ہوتی ہے یہ اکثر وہاں بیٹھتا ہے، زورت تیر از ور وظلم، پیش رود با ما پیش رفتن، سبقت لے جانا، غالب آنا، یعنی تیرا ظلم ہمارے اوپر چل سکتا ہے، غالب آسکتا ہے، باما ہمارے ساتھ متعلق ہے رود کے، با خداوند غیب داں نرود غیب جاننے خدا کے ساتھ اس کے سامنے، نہ چلے گا کہ اس کے سامنے کسی کی کیا مجال، زورمندی ظلم، زیادتی، تا دعائے برآسماں نرود تا کہ دعائے بد مظلوم کی آسمان پر نہ جائے، یعنی اللہ کے یہاں قبول نہ ہو جائے اور تجھے برباد کردے یا ختم، التفات نکرد توجہ نہ کی یعنی حاکم نے اس کی طرف کنکھیوں سے بھی نہ دیکھا، رُو درہم کشیدن منہ پھیرنا، اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ یعنی پکڑا اس کو مرتبہ کے گھمنڈ نے گناہ کے ساتھ، اُس عہدہ کے سبب بجائے بات ماننے اور ظلم چھوڑنے کے گناہ میں پھنسا رہا، یہ آیت اخنس منافق کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

اب اسے یہاں اس پر چسپاں کیا گیا، تاشبے لفظ تا برائے حصول نتیجہ وفائدہ ہے چناں چہ، یا بس ایک رات یعنی ظلم کا نتیجہ اور نصیحت نہ ماننے کا یہ فائدہ ہوا جو مذکور ہے کہ بجائے نرم بستر کے جلے ہوئے سامان کی راکھ پر بیٹھا رہ گیا، اور فائدہ کا لفظ بطور طنز ہے، انبار جمع نبر بمعنی تودہ، ڈھیر، اور ممکن ہے انبار امر از انباردن پاٹنا، ذخیرہ کرنا، جمع کرنا اور یہاں امر بمعنی اسم مفعول ہے ذخیرہ کی ہوئی چیز امر کا بمعنی اسم مفعول ہونا بکثرت ہے، اَملاک جمع مِلک بالکسرہ، بمعنی اپنی مملوکہ چیز، نیز بمعنی جنس وسامان، متاع، گھریلو سامان، برخاکستر نشاند خاکستر بھوبل، اُسے بھوبل پر بٹھا دیا، بایاراں یار کی جمع یاروں کے ساتھ۔

حذر کن بچ، احتیاط رکھ، زدود درونہائے ریش دود دھواں، درون کی جمع درونہا، بہت سے دل، ریش زخمی، یہ صفت ہے درونہا کی یعنی بچ زخمی دلوں کے دھویں سے، (ان کی آہ سے) بددعا سے، کہ ریش دروں الخ اس لئے زخمی دل کی آہ اثر رکھتی ہے کرتی ہے کہ مظلوم کو برباد کر دیتی ہے، عاقبت آخرکار اور اگلے شعر کا مطلب یہی ہے، بہم برمکن

برزائد بہم کردن دل، پریشان کرنا یا ستانا دل کا، آہے کوئی آہ، جہانے ایک دنیا کو، بہم برکند پریشان اور برباد کردیتی ہے، برطاق کیخسرو کیخسرو بن سیاوس بن کیکاؤس اپنے دادا کا ولی عہد بنا کہ اس کے باپ کو افسراسیاب بادشاہ نے مار ڈالا تھا، اس کے انتقام میں اس نے اسے مارا اور اس کی سلطنت کو تاراج کیا تھا اور ساٹھ سال سلطنت کی، چہ برائے تحقیر یعنی کیا فائدہ، سالہائے فراواں زیادہ سال مرکب توصیفی، وعمرہائے دراز لمبی عمریں، یعنی تجھے کیا نتیجہ زیادہ سالوں اور لمبی عمروں سے کہ ایک دن مرنا ہے، آگے اسی کا بیان ہے کہ خلق برسرِ ما برزمین بخواہد رفت کہ مخلوق ہمارے سر پر زمین پر چلے گی لفظ برزمین بیان ہے برسرِ ما کا یعنی ہمارے سروں پر یعنی قبر کی زمین پر چلے گی اور بعض نسخوں میں درزمین ہے یہ خالی از تکلف نہیں ہے، چنانکہ جس طرح، دست بدست ہاتھ در ہاتھ، آمدست ملک بما آیا ہے ملک ہمارے پاس، ہمچناں اسی طرح، بدست دیگراں دوسروں کے پاس چلا جائے گا، دنیا آج میرے پاس ہے کل تیرے پاس یہ آنی جانی ہے اور بے وفا، آگے مطلب یہ ہے کہ ظالم حاکم نے اللہ والے کی نصیحت سے ناراض ہوکر منہ پھیر لیا اور نہ مانی آخرکار ایک رات مطبخ کی آگ نے اس کی لکڑیوں میں لگ کر تمام دوسرا سامان بھی جلا کر راکھ کردیا اور آگ نے اسے نرم بستر سے اس گرم راکھ پر بٹھا دیا سعدی کی اس جملہ کی اہل ذوق نے بڑی تعریف کی کہ فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہے اکبر کے وزیر فیضی کے بڑے بھائی ابوالفضل باوجود فصیح و بلیغ ہونے کے اس کے قائل تھے کہ وہ ایک ایسا جملہ بھی نہیں لکھ سکتا اتفاقاً اسی ناصح بزرگ کا دوبارہ وہاں سے گزر ہوا دیکھا کہ وہ اپنے یاروں سے کہہ رہا تھا مجھے معلوم نہیں یہ آگ میرے محل میں کہاں سے آئی بزرگ نے کہا فقیروں کی بددعا سے اس لئے زخمی اور مظلوم دل کی آہ اور بددعا سے ڈرنا چاہئے کیوں کہ دل کا زخم یعنی اس کا اثر ایک نہ ایک دن ظاہر ہوکر رہتا ہے جہاں تک ہوسکے کسی کو نہ ستاؤ کہ اس کی آہ ایک دنیا کو برباد کردیتی ہے اور آگے لطیفہ ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ بہت سے سال اور لمبی عمروں سے کیا فائدہ جب کہ ہم مرکر دفن ہوں گے اور لوگ ہمارے سروں پر چلیں گے اور ہم بے بس بے کس ہوں گے جیسے یہ ملک اور دولت وغیرہ ہاتھ در ہاتھ اوروں سے ہمارے پاس آیا ہے پس ایسے ہی ہمارے بعد دوسروں کے پاس چلا جائے گا سو جب یہ بات ہے تو چاہئے کہ ہم ظلم و زیادتی نہ کریں اور کسی کو تکلیف نہ دیں خصوصاً بادشاہوں اور حاکموں کو ظلم سے بچنا چاہئے ورنہ وہ حشر ہوگا جو اس ظالم کا ہوا از بہارستان بتغییر یسیر، اللہ ہمیں ظلم سے بچا کر عدل و انصاف کی توفیق دے، آمین آگے ترکیب قطعہ صاحب زورمندی مکن الخ کی تحریر ہے۔

قطعہ

زورت ار پیش میرود باما با خداوند غیب داں نرود
زورمندی مکن بر اہل زمیں تا دعائے بر آسماں نرود

ار حرفِ شرط پیش میرود فعل مرکب زورت مرکب اضافی اس کا فاعل باما جار با مجرور متعلق فعل کے فعل با فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، نرود فعل ضمیر فاعل جس کا مرجع زورت با حرف جارہ، خداوند موصوف غیب داں صفت مرکب توصیفی ہو کر مجرور جار با مجرور متعلق فعل فعل با فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا اور حرف شرط اپنی شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ، مکن فعل با فاعل، زورمندی مفعول بر حرف جر اہل مضاف زمین مضاف الیہ پھر مجرور ہوا جار کا پھر متعلق با فعل مل ملا کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معلول تا تعلیلیہ نرود فعل دعائے فاعل، برآسماں جار مجرور متعلق فعل، فعل با فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر علت ہوا معلول اپنی علت سے مل کر جملہ معللہ ہوا یا پہلا مصرعہ منتج دوسرا نتیجہ تا حرف نتیجہ جملہ نتیجہ ہوا۔

حکایت

یکے در صنعت کشتی گرفتن سر آمدہ بود سہ صد وشصت بندِ فاخر دانستے

حکایت ایک کشتی لڑنے کے فن میں کامل تھا، تین سو ساٹھ قابلِ فخر داؤ جانتا تھا

وہر روز ازاں بنوعے کشتی گرفتے مگر گوشۂ خاطرش باجمالِ یکے از شاگرداں

اور ہر روز ان میں سے ایک قسم کے داؤ سے کشتی لڑتا تھا مگر اس کے دل کا کونہ ایک شاگرد کے جمال کیساتھ میلان رکھتا تھا

میلے داشت سہ صد وپنجاہ ونہ بندش در آموخت مگر یک بند کہ در تعلیم آں

تین سو انسٹھ داؤں اسے سکھا دیئے مگر ایک داؤں کہ اس کے سکھانے میں

دفع انداختے وتاخیر کردے فی الجملہ پسر در قوت وصنعت سر آمد وکسے را در زمانِ او

ٹال مٹول کرتا اور تاخیر کرتا خلاصہ یہ کہ لڑکا طاقت اور فن میں کامل ہوا اور کسی کو اس کے زمانے میں

با او امکان مقاومت نبودے تا بحدیکہ پیشِ ملک آں روز گار گفتہ بود کہ اُستاد را

اس کے ساتھ مقابلہ کی طاقت نہ تھی یہاں تک کہ اس زمانے کے بادشاہ کے آگے اس نے کہہ دیا کہ استاد کو

فضیلتے کہ برمن ست از روئے بزرگی ست وحقِ تربیت وگر نہ بقوّت از وکمتر نیستم

جو فضیلت مجھ پر ہے (وہ) بزرگی اور پرورش کے حق کی وجہ سے ہے ورنہ طاقت میں اس سے کم نہیں ہوں

وبصنعت با او برابرم ملک را ایں سخن دشوار آمد فرمود تا مُصارِعت کنند

اور فنِ کشتی میں اس کے برابر ہوں بادشاہ کو یہ بات سخت لگی حکم دیا تاکہ (دونوں) کشتی کریں

مقامے مُتّسع ترتیب کردند وارکان دولت واعیانِ حضرت وزور آوران روئے زمیں حاضر شدند

ایک کشادہ جگہ تیار کی اور ارکینِ سلطنت اور دربار کے سردار اور روئے زمین کے پہلوان حاضر ہوگئے

پسر چوں پیلِ مست در آمد بصدمتے کہ اگر کوہِ روئیں بودے از جائے بر کندے
وہ لڑکا مست ہاتھی کی طرح (اکھاڑے) میں آیا ایسے حملہ کے ساتھ کہ اگر کانسی کا پہاڑ ہوتا جڑ سے اکھاڑ دیتا
استاد دانست کہ جواں بقوّت از وبر ترست بداں بندِ غریب کہ ازوے پنہاں
استاد نے جان لیا کہ جوان طاقت میں اس سے زیادہ ہے اسی عجیب وغریب داؤ سے جو اس سے چھپائے
داشتہ بودہ باوے در آویخت پسر دفعِ آں ندانست بھم بر آمد استاد
رکھتا تھا، اس سے لپٹ گیا یا لٹکا لیا لڑکا اس کی کاٹ نہ جانتا تھا پریشان ہوگیا استاد نے
از زمینش بدودست بالائے سر بُرد وبر زمین زد غریو از خلق برخاست
استاد نے زمین سے اس کو دونوں ہاتھوں سے سر پر اٹھا لیا اور زمین پر دے مارا شور مخلوق سے اٹھا، برپا ہوا
ملک فرمود استاد را خلعت ونعمت دادن وپسر را زجر فرمود وملامت کرد کہ با پرورندۂ خویش
بادشاہ نے استاد کو حکم دیا استاد کو جوڑا اور انعام دینے کا اور لڑکے کو جھڑکا اور ملامت کی کہ اپنے پالنے والے کے ساتھ
دعویٰ مقاومت کردی وبسر نبردی گفت اے پادشاہ روئے زمیں بزور آوری بر من
مقابلہ کا دعویٰ کیا تو نے اور پورا نہ کیا تو نے اس نے کہا اے روئے زمین کے بادشاہ زور آوری میں مجھ پر
دست نیافت بلکہ مرا از علم کشتی دقیقہ ماندہ بود وہمہ عمر از من دریغ می داشت
قابو نہ پایا بلکہ میرے سے کشتی کے فن کا ایک باریک (داؤ) باقی رہ گیا تھا ساری عمر مجھ سے پوشیدہ رکھتا تھا
امروز بداں دقیقہ بر من غالب آمد گفت از بہر چنیں روزے نگہ می داشتم
آج اس باریک داؤ سے مجھ پر غالب آیا اس نے کہا ایسے ہی دن کے واسطے محفوظ رکھتا تھا میں
کہ زیرکاں گفتہ اند دوست را چنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند
کہ عقلمندوں نے کہا ہے دوست کو اتنی قوت مت دے کہ اگر وہ دشمنی کرے (کرنا چاہے) کرسکے

نشنیدۂ کہ چہ گفت آنکہ از پروردۂ خویش جفا دید
نہیں سنا ہے تو نے کہ کیا کہا اس نے جس نے اپنے پروردہ سے جفا (بیوفائی) دیکھی



قطعہ

یا وفا خود نبود در عالم　　یا مگر کس دریں زمانہ نکرد
یا تو دنیا میں وفا خود تھی نہیں　　یا کسی نے نہ کسی سے کی وفا
یا وفا خود نہ تھی دنیا میں یا شاید کسی نے اس زمانے میں نہ کی (کسی کے ساتھ)

کس نیا موخت علمِ تیر از من | کہ مراعاقبت نشانہ نکرد
تیر کا علم مجھ سے نہ سیکھا کوئی | کہ سیکھ کر مجھ کو نشانہ نہ کیا
ایسے شخص نے نہ سیکھا تیر کا علم مجھے | کہ مجھے آخر کار نشانہ نہ بنایا ہو

تشریح الفاظ: صنعت کشتی صنعت، پیشہ، فن، کشتی، پہلوانوں کو باہم لڑنا بھڑنا ایک دوسرے کو پچھاڑنے کے لئے، صنعت کی جمع صنائع، سرآمدن انتہا کو پہونچنا، کامل ہونا، بند فاخر قابل فخر داؤ، نوع قسم جمع انواع، گوشۂ خاطر دل کا گوشہ، میلے از میل مائل ہونا، راغب ہونا، بہار باراں میں ہے میل سے مراد محبت اور عشق ہے، باجمال با معنی طرف یعنی ایک خوبصورت شاگرد کی طرف دل مائل تھا یعنی سچی محبت رکھتا تھا نہ کہ غلط عشق ومحبت ورنہ پھر وہ پوشیدہ داؤ بھی سکھا دیتا کہ عشق آدمی کو اندھا اور بہرہ بنا دیتا ہے، فی الجملہ حاصل کلام، سرآمد کمال کو پہونچ گیا، زمان زمانہ، وقت، دور، امکان ممکن، طاقت، مقاومت مقابلہ، تا بحدیکہ یہاں تک کہ، روزگار زمانہ، گفتہ بود ماضی بعید بمعنی ماضی مطلق ہے، کہہ دیا، استاد کسی علم وفن کا سکھانے والا، مشّاق، کسی فن کا ماہر، جمع استاداں، مشکل آمد مشکل آئی یعنی مشکل معلوم ہوئی، ناگوار معلوم ہوئی، مصارعت از مفاعلت ایک دوسرے کو پچھاڑنا، مرادی معنی کشتی لڑنا، مقامے متسع ترتیب کردند ایک کشادہ جگہ تیار کی لوگوں کے بیٹھنے کے لئے، پسر چوں پیل مست لفظ پسر جیسے اپنے بیٹے کو کہتے ہیں ایسے ہی کسی لڑکے اور نوجوان کو بھی یعنی وہ شاگرد لڑکا مست ہاتھی کی طرح، درآمد آیا میدان میں، صدمت دھکا، حملہ، بصدمتے کہ ایسے حملہ کے ساتھ، کوہ روئیں کانسی کا پہاڑ، روئیں کانسی یہ مرکب اور مضبوط دھات ہے جو رانگ اور تانبے سے تیار ہوتی ہے، برکندے اکھاڑ دیتا، بند غریب عجیب وغریب داؤ جو نہیں سکھایا تھا، غریو غ اور را کے کسرہ اور یائے مجہول کے ساتھ بمعنی شور کرنا، یا شوروغل، سرنبردی پورا نہ کیا تو نے، برمن دست نیافت مجھ پر قابو نہ پایا اس نے، مرا یعنی مجھ سے، دقیقہ ماندہ بود باریک داؤ کہ دقیقہ بمعنی باریک، نکتہ، دریغ گریز کرنا، چھپانا، نگہ محفوظ، زیرکاں جمع زیرک کی بہت سے عقلمند اگر دشمنی کند یعنی اگر خواہد کہ باتو دشمنی کند اگر چاہے تیرے ساتھ دشمنی کرنا، یہ ترکیب میں شرط ہے، تواند جزا ہے تو کر سکے، اس حکایت کا مطلب ظاہر ہے۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں اور بڑے لوگوں کو چاہئے کہ شاگردوں اور چھوٹوں کی ڈینگیں مارنے اور ان کے غلط دعووں کے بہکائے میں نہ آویں اور ان کے استادوں کے ساتھ اس رویے پر ان کو دھمکائیں نہ یہ کہ ان کا آپس میں مقابلہ کرائیں کہ اس میں بڑوں کی بے عزتی ہے بھلے سے وہ غالب آجائیں جیسا کہ حکایت مذکور میں ہوا اور استاد شاگرد کو ایسا نہ کرے کہ مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جائے نیز شاگرد کو چاہئے کیسا بھی صاحب فضل وکمال ہو جائے اپنے استاذ کا مقابلہ نہ کرے ورنہ خسارے اور نقصان اٹھائیگا اور ذلیل وخوار ہوگا۔

حکایت

درویشے مُجرّد، بگوشۂ صحرا نشستہ بود پادشاہے بروئے بگذشت

ایک درویش تنہا جنگل کے کونہ میں بیٹھا ہوا تھا ایک بادشاہ اس پر اس کے پاس سے گزرا

درویش از انجا کہ فراغ مُلکِ قناعت ست بد والتفات نکرد سلطاں از انجا کہ

فقیر اس وجہ سے فارغ البالی قناعت کا ملک ہے یعنی قناعت میں حاصل ہے اس کی طرف توجہ نہ کی بادشاہ اس وجہ سے کہ

سَطوَّتِ سلطنت ست برنجید وگفت ایں طائفہ خرقہ پوشاں اَمثالِ بہائم اند اَہلیّت وآدمیّت ندارند

سلطنت کا دبدبہ ہے (رکھتا) ہے رنجیدہ ہوا اور بولا یہ گدڑی پہننے والوں کی جماعت چوپایوں کی طرح ہیں لیاقت اور انسانیت نہیں رکھتی

وزیر نزدیکش آمد وگفت اے جوانمرد سلطان روئے زمین بر تو گذر کرد

وزیر اس کے پاس آیا اور بولا اے جوانمرد روئے زمین کا بادشاہ تیرے پاس سے گزرا

خدمتے نکردی وشرائطِ ادب بجانیا وردی گفت سلطاں را بگوی تا توقعِ خدمت از کسے دارد

کوئی خدمت نہ کی تونے اور شرائط ادب نہ بجالایا تو بولا وہ بادشاہ سے کہہ دے تاکہ خدمت کی توقع ایسے سے رکھے

کہ توقع بہ نعمتِ او دارد ودیگر بدانکہ ملوک از بہر پاسِ رعیت اند نہ رعیت از بہر طاعت ملوک

جو اس کی نعمت کی امید رکھے اور دوسرے یہ جان لے کہ بادشاہ لوگ رعایا کی نگہبانی کے لئے ہیں نہ کہ رعایا بادشاہوں کی تابعداری کے لئے

قطعہ

پادشہ پاسبانِ درویش ست
بادشاہ ہے پاسباں درویش کا
بادشاہ فقیر کا چوکیدار ہے

گرچہ رامش بفرِّ دولت اوست
گرچہ تابع اس کے. دولت کے سبب
اگرچہ اس کا تابعدار اس کی دولت کے دبدبہ کی وجہ سے ہے

گوسپند از برائے چوپان نیست
نہ بکریاں چرواہے کے ہیں واسطے
بکری چرواہے کے لئے نہیں

بلکہ چوپاں برائے خدمت اوست
بلکہ چرواہا بنا ان کے سبب
بلکہ چرواہا اُس کی خدمت کے واسطے ہے

قطعہ

گر یکے را تو کامراں بینی — دیگرے را دل از مجاہدہ ریش
گر تو دیکھے ہے کسی کو بامراد — دوسرے کا دل مشقت سے ہے ریش
گر تو ایک کو بامراد دیکھتا ہے — دوسرے کا دل مجاہدہ (محنت ومشقت سے) زخمی
روز کے چند باش تا بخورد — خاک مغز سر خیال اندیش
رک جا کچھ دن تا کہ مٹی کھائیگی — مغز اس کا جو کہ ظالم بنا بیش
تھوڑے دن ٹھہر تا کہ کھاوے — مٹی ظالم کے سر کا مغز
فرق شاہی وبندگی برخاست — چوں قضائے نبشتہ آمد پیش
فرق شاہی اور غلامی نہ رہا — جب لکھی تقدیر آئی ان کے پیش
بادشاہی اور غلامی کا فرق اٹھ گیا — جب لکھی ہوئی تقدیر آگئی آگے
گر کسے خاکِ مردہ باز کند — نشناشد توانگر از درویش
کھول دے گر کوئی مردے کی قبر — فرق نہ ہوگا کسی میں کم وبیش

اگر کوئی مردے کی قبر کھولے نہیں پہچانے گا مالدار کو فقیر سے (الگ) بل کہ دونوں کو ایک سے دیکھے گا

مَلِک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من چیزے بخواہ گفت آں
بادشاہ کو درویش کا کہنا اچھا لگا بادشاہ بولا مجھ سے کچھ مانگ اس نے کہا یہی
ہمی خواہم کہ دگر بارہ زحمت بمن ندہی گفت مرا پندے دہ گفت
چاہتا ہوں میں کہ دُوبارہ (میرے پاس آکر) زحمت وتکلیف مجھے نہ دے تو بادشاہ بولا مجھے کوئی نصیحت کردے، بولا وہ

بیت

دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست — کیں دولت ومُلک میرود دست بدست
کرلے نیکی جب کہ نعمت تیرے پاس — چونکہ دولت نہ رہے کل تیرے پاس
حاصل کر (نیکی بذریعہ مال) اب کہ نعمت ہے تیرے ہاتھ میں (یعنی آج تیرے ہاتھ ہے) اس لئے کہ یہ دولت اور مال چلا جاتا ہے ہاتھ در ہاتھ (کل کسی کے پاس ہے)

تشریحِ الفاظ: مجرد تنہا، اکیلا، خلائق سے الگ تھلگ، صحرا جنگل، فراغ فارغ ہونا فکرات سے، (بے فکری) التفات توجہ، توجہ کرنا، سطوت س کے فتح سکون طاء بفتح واوٗ بمعنی دبدبہ، شان وشکوت، رعب، خرقہ پوشاں اسم فاعل سماعی مشتق ازخرقہ اسم بمعنی گدڑی و پوش امراز پوشیدن خرقہ پوش گدڑی پہننے والا جمع خرقہ پوشاں، گدڑي پہننے والے، توقع امید، شرائط جمع شرط کی، شرط جس پر دوسری کسی چیز کا وجود موقوف ہو جیسے وضواور پاکی پر نماز موقوف ہے، بہر واسطے، پاس حفاظت ونگہبانی، طاعت فرمانبرداری، پادشہ مخفف پادشاہ کا، بمعنی بادشاہ، پاسباں نگہبان، محفوظ، چوکیدار، رامش رام مضاف فرمانبردار، ش مضاف الیہ، اس کا تابعدار، اور بہار باراں میں کہا کہ یہ مخفف ہے آرامش کا، یعنی آرام بمعنی آرام، راحت، ش ضمیر، اس کا آرام، گوسپند بکری، بُز بکرا، چوپاں چرواہا، کامراں کامیاب، بامراد، مجاہدہ مشتق از جہد محنت مشقت برداشت کرنا کسی کام میں، ریش زخم، زخمی، روز کے در اصل روزک تھا ک تصغیر کا اور یے وحدت کے لئے، تھوڑے دن، باش ٹھہر جا یہ امر ہے از باشیدن، بخورد کھالیوے فعل، خاک مٹی، فاعل، مغز بھیجا، یہ مفعول ہے، خیال اندیش اسم فاعل سماعی، فاسد خیال سوچنے والا یعنی ظالم اور بہار باراں میں کہا کی اصل خیال اندیش خیال، بربادی، اور ہلاکت کے معنی میں اور اندیش امر کسی کی بربادی اور ہلاکت سوچنے والا، یعنی ظالم یہ ایسی تحقیق ہے جب سے گلستاں کی شروحات وجود میں آئی کسی نے اسے نہیں لکھا، از بہار باراں شرح فارسی گلستاں، شاہی بادشاہت، قضا لکھی ہوئی تقدیر، نبشتہ لکھا ہوا، لکھی ہوئی اسم مفعول از نبشتن لکھنا، باز کند کھولے، مضارع از باز کردن، کھولنا، مصدر مرکب ہے، استوار مضبوط، درست، اچھا، زحمت تکلیف، رنج، دریاب امراز دریافتن پانا، تو پالے، کنوں مخفف اکنوں کا بمعنی اب، میرود دست بدست چلا جاتا ہے ہاتھ در ہاتھ یعنی کسی کے ہاتھ میں سے تیرے ہاتھ آیا تیرے سے کسی دوسرے کے ہاتھ (پاس) پہونچے گا، (دولت وملک) اس لئے یہ دنیا اور اس کا ملک بھروسہ کے قابل نہیں لہٰذا راہ خدا اور بھلے کاموں میں خرچ کر کے آخرت بناؤ۔

اور حکایت کا مقصد خود حکایت میں ہے کہ بادشاہوں کو فقیروں سے تعظیم وتکریم کی توقع نہ رکھنی چاہئے اس لئے کہ بادشاہ لوگ ان کے خادم اور نگہبان ہے بمطابق حدیث شریف سید القوم خادمھم (قوم کا سردار خود ان کا خادم ہوتا ہے، لیکن رعایا کو بھی تو اپنے طور سے ان کا حق اور ادب وتعظیم کرنی چاہئے، حدیث میں ہے جب تمہارے پاس قوم کا سردار آئے اس کا اکرام کرو اور عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے زمین پر جسنے اس کا اکرام کیا گویا اللہ کا اکرام کیا اور جس نے اس کی توہین کی اس نے اللہ کی شان میں بیجا حرکت کی، اور اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

ترکیب شعر

گفت در باب کنوں کہ نعمت ہست بدست کیں دولت وملک میرود دست بدست

گفت فعل بافاعل قول ہوا، آگے شعر کی ترکیب یوں ہے، در یاب فعل بافاعل، عاقبت مفعول محذوف کنوں مبین کہ بیانیہ، ہست فعل ناقص، نعمت اس کا اسم، لفظ موجود خبر محذوف، بدست ب جار دست مضاف، ت نعمت کے اخیر میں جو ہے وہ مضاف الیہ پھر مل کر مجرور ہوا جار با مجرور متعلق ہست کے فعل ناقص اسم اور خبر اور متعلق سے مل کر جملہ نعلیہ ہوکر بیان مبین کنوں کا پھر یہ بدست مفعول فیہ ظرف زمان ہوا در باب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ محذوف اور ظرف زماں مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معلول ہوا، مصرعہ ثانیہ میں لفظ کیں کو دراصل کہ ایں تھا کہ حرف تعلیلیہ، میرود فعل ایں اسم اشارہ دولت وملک معطوف علیہ اور معطوف سے مل کر مشار الیہ پھر مل ملا کر فاعل میرود کا اور از دست بدست دونوں جار مجرور ہیں اور متعلق ہیں میرود کے فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلق سے مل کر علت ہوا مصرعہ اولیٰ معلول کی اب دونوں مصرعہ جملہ معلولہ ہوکر مقولہ گفت کا، لفظ گفت فعل اپنے فاعل اور مقولہ اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

یکے از وزرا پیشِ ذوالنون مصری رفت وہمت خواست کہ روز وشب بخدمتِ سلطاں

وزیروں میں سے ایک (ایک وزیر) ذوالنون مصریؒ کے پاس گیا اور دعا چاہی کہ رات اور دن بادشاہ کی خدمت میں

مشغول می باشم وبخیرش امید دار واز عقوبتش برساں ذوالنون بگریست وگفت

مشغول رہتا ہوں میں اور اس کی بھلائی کا امید وار اور اس کی سزا سے ڈرنے والا حضرت ذوالنون رو پڑے اور بولے

اگر من خدائے عزوجل را چناں ترسدمے کہ تو سلطاں را از جملہ صدیقاں بودمے

اگر میں خدائے غالب اور بزرگ سے ایسا ڈرتا جیسا تو بادشاہ سے تو میں تمام صدیقوں میں سے ہوتا

قطعہ

گر نبودے امیدِ راحت ورنج | پائے درویش بر فلک بودے

گر نہ ہوتا خیال راحت ورنج | پاؤں درویش بر فلک ہوتا

اگر نہ ہوتی راحت کی امید اور رنج کی | درویش کا پاؤں آسماں پر ہوتا

گر وزیر از خدا بترسیدے | ہمچناں کز ملِک ملَک بودے

گر خدا سے اتنا ڈر جاتا وزیر | جتنا شاہ سے وہ سر بسر ملک ہوتا

اگر وزیر خدا سے (ایسا) ڈرتا | جیسا بادشاہ سے تو فرشتہ ہوتا

تشریح الفاظ: ذوالنون ذو بمعنی والا، نون مچھلی، مچھلی والا، ایک ولی کامل کا لقب ہے جو مصر کے رہنے والے نام ثوبان ابوالفیض کنیت تھی اور لقب ذوالنون وجہ لقب یہ بنی کہ ایک بار کشتی میں سوار تھے اس میں کسی کا ایک قیمتی موتی گم ہو گیا تھا لوگوں نے آپ پر شبہ کیا کہ سادے لباس میں تھے آپ نے مچھلیوں کو حکم دیا کتنی ہی مچھلیاں ایسے موتی لے کر نمودار ہوئیں لوگوں کے تعجب کی حد نہ رہی جب سے آپ کا لقب ذوالنون ہوا، ہمت خواست توجہ یا دعا چاہی، وبخیرش امیدوار محاوری ترجمہ ہوا اس کی بھلائی کا امیدوار، واز عقوبتش اور اس کی سزا سے، ترساں اسم فاعل سماعی ڈرنے والا، ذوالنون بگریست ذوالنون روئے، ذوالنون فاعل بگریست کا ہے، وگفت اور بولے گفت معطوف ہے گریست پر، اگر من خدائے عزوجل را را بمعنی از ہے اگر میں خدائے عزوجل سے، چناں ترسیدے ماضی تمنائی ہے ایسا ڈرتا، کہ تو سلطاں را، کہ بمعنی جیسا کہ تو بادشاہ سے، صدیقاں جمع صدیق کی بمعنی زیادہ سچ بولنے والا، زیادہ سچا اور ایک سب سے اونچا مقام ہے تصوف میں نیز لقب حضرت ابوبکر صدیق کا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے لئے ایک جگہ ایہا الصدیق استعمال ہوا، گرنبودے امید راحت ورنج یعنی امید مضاف راحت کا ہے اور رنج کا مضاف بیم محذوف یعنی گرنہ ہوتی راحت کی امید اور رنج کا ڈر، یا لفظ خیال ہے بجائے امید کے یعنی گرنہ ہوتا راحت اور رنج کا خیال اور صاحب بہار باراں نے کہا کہ راحت مضاف الیہ مضاف اور رنج مضاف الیہ اور راحت مسبب اور رنج سبب ہے گرنہ ہوتی امید رنج کی راحت کی راحت سے مراد جنت کی راحت اور رنج سے مراد رنج ومشقت عبادت اور مجاہدہ کا، یعنی اگر عابد عبادت کے رنج ومشقت کے ذریعہ جنت کی راحت کا امیدوار نہ ہوتا اور عبادت سے یہ بھی غرض نہ ہوتی اس کا مقام فرشتوں سے گزر جاتا بہت اونچا ہوتا، از خدا بترسیدے اگر وزیر خدا سے ایسا ڈرتا۔ ہمچناں کز ملک کہ از ملک جس طرح کہ بادشاہ سے ڈرتا ہے اور اس کا فرماں بردار رہتا ہے پھر تو فرشتہ ہو جاتا، یعنی مرتبہ بشری سے گزر کر مرتبۂ ملک فرشتوں کا مرتبہ پاتا، مصرعہ اول شرط ہے مصرعہ ثانیہ جزا ہے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں کو خواہ وزیر ہو یا کوئی چھوٹا یا بڑا بمقابلہ غیر اللہ کے اللہ کا خوف سب سے زیادہ رکھنا چاہئے اور اگر یہ صفت پیدا ہو جائے گی بہت اونچا مرتبہ حاصل ہوگا۔

ترکیب قطعہ متعلق حکایت

گرنبودے امید راحت ورنج، گر حرف شرط نبودے فعل تمنائی فعل ناقص، امید راحت ورنج امید مضاف راحت ورنج معطوف علیہ ومعطوف ہو کر مضاف الیہ مضاف با مضاف علیہ ہو کر اسم بودے کا بودے فعل ناقص اپنے اسم اور ثابت خبر محذوف سے مل کر شرط گر حرف شرط کی، پائے درویش مرکب اضافی اسم مقدم بر فلک جار با مجرور متعلق رسیدہ خبر محذوف کے، بودے فعل ناقص بودے فعل ناقص اسم وخبر متعلق جزا حرف شرط با شرط وجزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا، گر وزیر از خدا بترسیدے گر حرف شرط وزیر فاعل بترسیدے فعل از خدا جار با مجرور متعلق از فعل ترسیدے فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ ہو کر ممثل ہمچناں کہ لفظ تمثیلیہ ترسد فعل محذوف ضمیر فاعل راجع بسوئے وزیر از ملک از

جار ملک مجرور جار با مجرور متعلق ترسد محذوف کے فعل با فاعل و متعلق جملہ ہوکر تمثیل مثل تمثیل سے مل کر شرط ہوئی اگر حرف شرط کی ملک بودے ملک خبر مقدم بودے فعل ناقص ضمیر راجع بسوئے وزیر اسم فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا پہلے مصرعہ کی شرط و جزا مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

پادشاہے بکشتن اسیرے اشارت کرد گفت اے مَلک موجب خشمے کہ ترا برمن ست

ایک بادشاہ نے ایک قیدی کے مار ڈالنے کا اشارہ کیا اس نے کہا اے بادشاہ اس غصہ کے سبب جو تجھے مجھ پر ہے (آخرت میں)

آزارِ خود مجوی کہ ایں عقوبت برمن بیک نفس سر آید وبزہ آں بر تو جاوید بماند

اپنی تکلیف مت ڈھونڈ کہ یہ سزا مجھ پر ایک سانس میں پوری ہوجائے گی (گذر جائیگی) اور اس کا گناہ تجھ پر ہمیشہ رہے گا

قطعہ

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت — تلخی و خوشی وزشت وزیبا بگذشت

ہاں بقا کا دور جلدی جالیا — رنج خوشی اچھا برا سب جالیا

بقا کا زمانہ جنگل کی ہوا کی طرح گذر گیا — رنج اور خوشی برا اور اچھا گذر گیا

پنداشت ستم گر کہ جفا برمن کرد — بر گردن او بماند وبر ما بگذشت

سمجھا ظالم ظلم بس مجھ پر ہوا — رہ گیا اس پر ہم سے جالیا

(صرف یہ) سمجھا ظالم کہ ظلم مجھ پر کیا — (حالانکہ) اس کی گردن پر رہا اور ہم پر سے گذر گیا

یعنی ظالم نے سمجھا کہ وہ مجھ پر ظلم کر رہا ہے حالاں کہ انجام کار وہ خود پر ظلم کر رہا ہے کہ مظلوم پر سے تو وہ ظلم ایک گھڑی میں ختم ہوجائے گا کہ اسے موت آتے ہی ختم البتہ ظالم پر آخرت میں اس کی سزا باقی رہ جائے گی اور اصل عذاب آخرت کا ہے۔

مَلک را نصیحتِ او سودمند آمد واز سرِ خونِ او در گذشت

بادشاہ کو اس کی نصیحت فائدہ مند لگی اور اس کے قتل کا خیال چھوڑ دیا۔

حکایت کا مقصد بادشاہوں اور بڑوں کو چاہئے کہ بحالت غضب اُسے حق بات جو بھی کہے اس کی سنیں اور معاف کردیں نیز کسی پر ظلم نہ کریں کہ انجام بد ہے۔

تشریحِ الفاظ: بکشت اسیر الخ یعنی اشارت کرد بکشتن اسیرے اشارت کرد فعل مرکب بکشتن اسیرے جار

با مجرور مرکب اضافی اشارہ کیا ایک قیدی کے مارنے کے متعلق فافہم، موجب سبب، آزار خود اپنی تکلیف رنج، مجو فعل نہی از جستن مت ڈھونڈ، بیک نفس ایک نفس، دم سانس، ایک دم یا ایک سانس میں، سر آمدن آخر ہونا، پورا ہونا ختم ہونا، بہار باراں، زہ گناہ، بزۂ آں اس کا گناہ، جاوید بماند ہمیشہ رہے گا، دوران بقا بقا کا زمانہ، بادِ صحرا جنگل کی ہوا، بہ نسبت گاؤں کے جنگل کی ہوا تیز ہوتی ہے کھل کر لگتی ہے اس لئے باد صحرا کہا، تلخ و خوشی یعنی رنج اور خوشی کی حالت، زشت و زیبا اچھا بُرا، یعنی تکلیف اور راحت، اچھا برا سب گذر گیا اور جو ہے وہ گذر جائے گا، پنداشت گمان کیا اس نے، پنداشتن خلاف واقع سمجھنا مثلاً جھوٹ کو سچ جاننا، یعنی ظالم نے گمان کیا کہ خالی صرف مجھ پر ظلم کیا حالاں کہ اس کا وبال آخرت میں اس کی گردن پر رہے گا اور ہم سے وہ ظلم ایک دم میں گذر گیا ختم ہوا، نفس سانس، دم جمع اَنفاس۔

ترکیب قطعہ: دوران بقا چوں بادِ صحرا بگذشت　بگذشت فعل دوران بقا مرکب اضافی فاعل چوں حرف تشبیہ جار با صحرا مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق از گذشت فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ اور حرف عطف مصرعہ ثانیہ سے پہلے محذوف ہے، و تلخی و خوشی وزشت و زیبا بگذاشت، بگذشت فعل تلخی خوشی وزشت و زیبا چاروں کلمے بذریعہ واو ایک دوسرے پر معطوف ہو کر فاعل بگذشت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

پنداشت ستم گر کہ جفا بر من کرد ☆ بر گردنِ او بماند و بر ما بگذشت، پنداشت فعل ستم گر فاعل ایں مُبین کہ بیانیہ جفا مفعول بر من جار با مجرور متعلق کرد فعل کے کرد فعل ضمیر اسم اپنے متعلق سے اور مفعول سے مل کر بیان ہوا مبین کا پھر یہ مل کر مستدرک منہ لیکن حرف استدراک دوسرے مصرعہ سے پہلے محذوف ہے، بر حرف جار گردن او مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق بماند کے مانند فعل ناقص ضمیر اسم فاعل جو راجع ہے بسوئے جفا فعل با اسم و خبر قائم محذوف جملہ ہو کر معطوف علیہ ہوا او حرف عطف بر ما جار با مجرور متعلق بگذشت کے بگذشت فعل ضمیر فاعل اور اپنے متعلق سے مل کر معطوف جملہ معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ استدراکیہ ہوا۔

حکایت

وزرائے نوشیرواں در مہمے از مصالح مملکت اندیشہ ہمی کردند وہر یک از ایشاں

نوشیرواں کے وزیر سلطنت کی کسی اہم مصلحت کے بارے میں اندیشہ کر رہے تھے، سوچ بچار کر رہے تھے اور ہر ایک ان میں سے

دگر گونہ رائے ہمی زدند وملک ہمچناں تدبیرے اندیشہ کرد بزرجمہر را روئے ملک

اور طرح (الگ) رائے دے رہے تھے اور بادشاہ نے بھی اسی طرح ایک تدبیر سوچی بزرجمہر کو تو بادشاہ کی رائے

اختیار آمد وزیراں در نہانش گفتند رائے ملک را چہ مزیت دیدی بر فکر چندیں
پسند آئی وزیروں نے پوشیدگی (تنہائی میں) اس سے کہا بادشاہ کی رائے کو کیا فوقیت دیکھی تو نے اتنے عقلمندوں کی رائے (سوچ) پر
حکیم گفت و بموجب آنکہ انجامِ کار معلوم نیست ورائے ہمگناں در مشیت ست کہ صواب آید
اس نے کہا اس وجہ سے کہ انجام کار (نتیجہ) معلوم نہیں اور سب کی رائے مشیتِ خداوندی میں ہے کہ ٹھیک آئے (بیٹھے)
یا خطا پس موافقتِ رائے ملک اولیٰ تر ست تا اگر خلاف واب آید بعلت متابعت
یا غلط پس بادشاہ کی رائے کی موافقت کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ اگر غلط آئے موافقت کی وجہ سے ناراضگی سے
از معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند
مطمئن رہوں گا کہ عقلمندوں نے کہا ہے

مثنوی

خلافِ رائے سلطاں رائے جستن	بخون خویش باشد دست شستن
خلاف رائے شاہ کے رائے کہنا	ہے اپنے خون سے ہاتھوں کا دھونا
بادشاہ کی رائے کے خلاف رائے ڈھونڈنا	اپنے خون سے ہے ہاتھ دھونا
اگر شہ روز را گوید شب ست ایں	بباید گفت اینک ماہ وپرویں
اگر شاہ دن کو کہہ دے رات ہے یہ	روا ہے چاند تارے اور کہنا
اگر بادشاہ دن کو کہے رات ہے یہ	تو چاہیے کہنا یہ ہے چاند اور تارے

حکایت کا مقصد حتی الامکان شریعت کی حد میں رہتے ہوئے بادشاہ یا اپنے کسی بڑے کی رائے کے خلاف رائے نہ دینا چاہئے کہ اس میں بھلائی ہے ورنہ زیادہ نقصان ہے۔

تشریح الفاظ: وزرائے نوشیرواں مرکب اضافی، نوشیرواں کے وزیر، وزیر کی جمع وزرا ہے جیسے بخیل کی جمع بخلاء ہے، در مہمے مہم اہم کام، یے تنکیر کی، از مصالح مملکت مصلحت کی جمع مملکت سلطنت، سلطنت کی مصلحت اور بھلائی کے کسی اہم کام میں، اندیشہ کردن سوچنا، سوچتے تھے، بزرجمہر نوشیرواں کا وزیر اعظم وزیروں میں سب سے زیادہ مدبر دور اندیش دانا، قابل فاضل تھا اور یہی ہندوستان سے بزمانہ راجہ دابشلیم کتاب کلیلہ دمنہ کو سنسکرت سے بزبانِ فارسی نقل کر کے لے گیا تھا خازن کتب سے مل کر پھر ایران میں نوشیرواں نے اس کا بہت اعزاز واکرام کیا تھا، تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کلیلہ دمنہ عربی، اختیار آمدن پسند آنا، در نہانش نہاں پوشیدہ، باطن، پوشیدگی، تنہائی، مزیت

فوقیت، فکر، سوچ، رائے، رائے ہمگناں در مشیت ست سب کی رائے خدا کی چاہت میں ہے اس کے چاہنے پر موقوف ہے جس کی رائے کو چاہے درست بنادے جس کو چاہے غلط اور غیب اور آئندہ کی خبر خدا ہی کو ہے۔ اولیٰ تر ست زیادہ بہتر، بعلت متابعت بادشاہ کی رائے کی تابعداری اور موافق کی وجہ سے، از معاتبت عتاب، ناراضگی سے، ایمن باشم مطمئن رہوں گا۔

حل ترکیب قطعہ: خلاف رائے سلطاں رائے جستن ☆ بخون خویش باشد دست شستن۔ مصرعہ ثانیہ میں لفظ باشد فعل ناقص، جستن مصدر رائے مفعول بہ بر محذوف جار، خلاف مضاف، رائے مضاف الیہ مضاف سلطاں مضاف الیہ مضاف دونوں مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر مجرور جار کا جار با مجرور متعلق جستن ہوکر اسم، باشد فعل ناقص کا، شستن مصدر دست مفعول بہ بخون خویش ب جار خون خویش مجرور جار با مجرور متعلق از شستن پھر یہ مل ملا کر خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا، اگر شہ روز را گوید شب ست ایں الخ اگر حرف شرط شہ فاعل روز مفعول بہ را علامت مفعول گوید فعل مل ملا کر قول ایں اسم اشارہ روز محذوف مشار الیہ اسم اشارہ با مشار الیہ مبتدا شب خبر ست رابطہ مبتدا با خبر جملہ ہوکر مقولہ قول با مقولہ جملہ ہوکر شرط حرف شرط کی مصرعہ ثانیہ، بباید فعل، گفت بمعنی گفتن مصدر، اینک اسم مشارہ مبتدا، ماہ و پرویں معطوف علیہ با معطوف خبر پھر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ مصدر گفتن وہ اپنے مقولہ سے مل کر فاعل بباید فعل فاعل سے مل کر جزا حرف شرط اپنی شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

شیادے گیسو بافت یعنی علویست وباقافلۂ حجاز بشہر در آمد

ایک مکار نے زلفیں بٹی، گوندھی یعنی کہ وہ علوی ہے اور حاجیوں کے قافلہ کیساتھ شہر میں آیا

وچناں نمود کہ از حج می آید وقصیدۂ نیکو پیشِ مَلِک بُرد ودعوی کرد

اور اپنے کو ایسا ظاہر کیا (دکھایا) جیسا کہ حج سے آرہا ہے اوراچھا قصیدہ بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دعویٰ کیا

کہ وے گفتہ است ملک نعمتش داد واکرام کرد ونوازش بیکراں فرمود

کہ اس نے کہا ہے بادشاہ نے اس کو انعام دیا اور اکرام کیا اور بے حد نوازش کی (بے حد نوازا انعام وغیرہ سے)

تا یکے از ندمائے حضرتِ پادشاہ کہ دراں سال از سفرِ دریا آمدہ بود گفت

یہاں تک کہ بادشاہ کی دربار کے ایک ندیم (مصاحب) نے جو اسی سال دریا کے سفر سے آیا تھا (یوں) کہا

من اورا عیدِ اضحی در بصرہ دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگر گفت من اورا شناسم

میں نے اسے بقرعید کے دن بصرہ میں دیکھا معلوم ہوا کہ حاجی نہیں ورنہ مکہ اور منیٰ میں ہوتا دوسرا (ندیم) بولا میں اسے پہچانتا ہوں

وپدرش نصرانی بود در ملاطیه بدانستند که شریف نیست وشعرش را

اوراس کا باپ تو عیسائی تھا (روم کے) ملاطیہ شہر میں (پھر تو) لوگوں نے جان لیا کہ شریف النسب نہیں اوراس کے شعروں کو

در دیوانِ انوری یافتند مَلِک فرمود تا بزنندش ونفی کنند

دیوانِ انوری میں پایا لوگوں نے بادشاہ نے حکم دیا کہ ماریں اسے اور جلاوطن کریں

تا چندیں دروغ درہم چرا گفت گفت اے خداوندِ روئے زمیں سخنے ماندہ است

آخر اتنے لگاتار جھوٹ کیوں بولے اس نے کہا اے روئے زمین کے بادشاہ ایک بات رہ گئی ہے (کہنے سے)

در خدمت بگویم اگر راست نباشد بہر عقوبت کہ خواہی سزا وار آنم گفت آں چیست گفت

(آپ کی) خدمت میں کہدوں اگر سچی نہ ہو جو سزا آپ چاہیں اس کا مستحق ہوں میں بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے کہا اس نے

(قطعہ)

غریبے گرت ماست پیش آورد | دو پیمانہ آب ست ویک چمچہ دوغ

دہی گر تیرے پاس لائے مسافر | دو پیمانے پانی ہو ایک چمچہ دوغ

اگر کوئی اجنبی (مسافر) تیرے سامنے دہی لائے دو پیمانہ (دوحصے) پانی ہےاورایک چمچہ (حصہ) چھاچھ ہے

اگر راست خواہی از من شنو | جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

گر تو سچی بات سننا چاہے سُن | دنیا دیکھا بہت بولے ہے دروغ

گر تو سچ چاہتا ہے (سننا) مجھ سے سُن | دنیا دیکھا ہوا آدمی بہت بولتا ہے جھوٹ

ملک راخندہ گرفت گفت ازیں راست ترسخن تا عمر او باشد نہ گفتہ است فرمود تا آنچہ مامولِ اوست

بادشاہ کو ہنسی آگئی بولا کہ اس سے زیادہ سچی بات اب تک جتنی اس کی عمر ہے نہیں کہی ہے حکم دیا کہ جو اس کی آرزو ہے (مال)

مہیا دارند وبدل خوشی اورا گسیل کنند

مُہیا رکھیں اور خوش دلی کے ساتھ رخصت کریں

یعنی جو اسے انعام وغیرہ ملا تھا وہ سب دے کر ہنسی خوشی روانہ کردیں معلوم ہوا لوگوں نے اس سے چھین لیا ہوگا۔

تشریح الفاظ: شیادے ایک مکار، گیسو زلف، بافت ماضی بٹے اس نے، گوندھے، علوی سادات حضرات ایسے بال رکھتے تھے اس لئے اس نے ایسا کیا، علوی ی نسبتی ہے یعنی جو حضرت علیؓ کی طرف منسوب ہوا ایک تو اولاد حضرت فاطمہ تھی سید وہ افضل ہیں دوسری اولاد جو حضرت علیؓ کی دوسری بیویوں سے ہے وہ کم درجہ رکھتی ہیں، اور

علوی کہلاتی ہے گویا علوی اولا د حضرت علی سوائے بطن حضرت فاطمہ دوسری بیویوں سے جو ہے، قافلۂ حجاز علاقۂ حجاز کے قافلہ کے ساتھ یعنی حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ کہ وہ بھی تو حجاز سے ہی آئے تھے، حجاز نام صوبہ سعودیہ کا جس میں مکہ، مدینہ، جدہ، طائف وغیرہ ہیں، بشہر درآمد ب کا صلہ آگے در ہے لہٰذا ب بمعنی در ہے یعنی شہر میں آیا، قصیدہ جس کے شروع کے دوشعروں کا قافیہ ایک ہو باقی اشعار کے مصرعہ ثانیہ باوزن ایک سے ہو، اور قصیدہ میں کم از کم پندرہ شعر ہوتے اس میں سلاطین اور امراء کی تعریف ہوتی ہے قاضی سجاد حسینؒ مترجم گلستاں، نوازش بیکراں فرمود بے حد نوازش کی، خوب نوازا، ندماء جمع ندیم کی مصاحبِ بادشاہ سفر دریا سے مراد مما لک عرب کے سفرے کہ وہ سب دریا اور سمندر کے پار تھے، اور بذریعہ کشتی وغیرہ آمد ورفت ہوتی تھی، عید اضحی بقرعید، بصرہ عراق عرب کا شہر کے اس کے اور مکہ کے بیچ تقریبا دو ہزار کلومیٹر کی دوری ہے، نصرانی عیسائی، عیسیٰ علیہ السلام بیت المقدس کے قریب ناصرہ قصبہ میں پیدا ہوئے اس لئے عیسائیوں کو نصرانی کہتے ہیں، ناصرہ کا الف گرایا آخر میں الف نون بڑھا کری لگا دی نصرانی ہوگیا، ملاطیہ روم اور فرنگ کے بیچ ایک شہر ہے وہاں عیسائی رہتے تھے اور اب بھی اور وہاں ایک مستحکم قلعہ بھی تھا، درد یوان انوری دیوان انوری میں، انوری محمود غزنوی کے زمانے کا مشہور شاعر ہے ملک خراسان کے قصبہ مہنہ کا رہنے والا اور اس کے قصائد (قصیدے) بہت ہیں، شریف نیست یعنی جب عیسائی ٹھہرا تو شریف النسب نہیں یعنی مسلمان کی اولاد نہیں کہ بڑی شرافت دینی شرافت ہے، نفی کنند جلاوطن کریں، ملک بدر کریں، نفی بمعنی دور کرنا، بہار باراں فارسی شرح گلستاں۔ تا چندیں دروغ درہم چرا گفت آخر اتنے لگا تار جھوٹ کیوں بولے، چندیں اتنے، درہم لگا تار، غریبے غریب، اجنبی مسافر، نیز محاورہ میں جس کے پاس مال نہ ہو، ماست دہی، دو پیمانہ، دو پیالہ، حصہ، دروغ چھاچھ، خندہ گرفت ہنسی نے پکڑا، ہنسی آگئی، ماموں مقصد، آرزو مراد مال، مہیا تیار، بدل خوشی ہنسی خوشی، کسیل کنند رخصت کریں، ایک کتاب جس میں گلستاں کے دو باب اور بوستاں کے بعض ابواب کی ترکیب اور ترجمہ ہے اس میں اس حکایت کے بعد ایک قطعہ اور ہے ملاحظہ ہو، اور اس کا ترجمہ بھی۔

قطعہ

تا دلِ دوستاں بدست آری — بوستان پدر فروختہ بہ

تا کہ دوستاں کا دل حاصل کرے تو خوش کرے تو — باپ کا باغ فروخت کیا ہوا بہتر ہے

پختن دیگ نیک خواہاں را — ہر چہ رخت سراست سوختہ بہ

خیر خواہی کی ہنڈیا پکانے کے لئے — جو کچھ گھر کا فالتو سامان ہے سوختہ اس کا جلانا بہتر ہے

بابد اندیش هم نکوئی کن دهنِ سگ لقمه دوخته به

دشمن کے ساتھ بھی بھلائی کر کتے کا منہ ایک لقمہ کے ساتھ بند کرنا بہتر ہے

بوقتِ ضرورت دوستوں کے لئے باغ کا ایک دو پیڑ فروخت کیا جاسکتا ہے اور خیر خواہوں کی دعوت میں کھانا پکانے کے گھر کی اتری ہوئی بیکار کڑی جلائی جاسکتی ہے اور بروں کے ساتھ اچھائی کرو اس کی برائی سے بچنے کے لئے جیسے کے کاٹنے والے کتے کا منہ روئی کے ٹکڑے سے بند کیا جاتا ہے کہ نہ بھونکے نہ کاٹے سبحان اللہ کیا عجیب بات کہی۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں اور دوسروں کو اجنبی اور مسافروں کے بات پر ایک لخت یقین نہ کرنا چاہئے اور اگر ان سے غلطی اور جھوٹ سرزد ہو جائے در گذر کرنا چاہئے ورنہ بھانڈا پھوڑ دیں گے (خواہ مخواہ بدنام کریں گے)۔

ترکیب پہلے قطعہ کی

غریبے گرت ماست پیش آورد ☆ دو پیمانہ آب ست و یک چمچہ دروغ

گر حرف شرط آورد فعل غریبے مع یائے وحدت فاعل، ماست مفعول بہ، پیش مضاف، ت مضاف الیہ پھر یہ ظرف ہوا، متعلق از فعل، فعل فاعل اور مفعول بہ اور ظرف مکان یعنی مفعول فیہ سے مل کر شرط حرف شرط کی، دو پیمانہ عدد، معدود دونوں سے مل کر مبہم آب تمیز مبہم تمیز سے مل کر معطوف علیہ، یک چمچہ یک عدد چمچہ معدود، عدد معدود سے مل کر مبہم، دروغ تمیز، مبہم تمیز سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مبتدا، ثابتٌ خبر محذوف ست رابطہ یہ سب مل ملا کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا شرط با جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

اگر راست می خواہی از من شنو ☆ جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

اگر حرف شرط، راست سخنِ راست مرکب توصیفی ہو کر مفعول، خواہی فعل با فاعل فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ ہو کر شرط، جہاندیدہ فاعل، گوید فعل دروغ بسیار مرکب توصیفی ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جزا شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

یکے از پسرانِ ہارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فلاں سرہنگ زادہ

حکایت: ہارون رشید کا ایک لڑکا باپ کے سامنے آیا غصہ میں بھرا ہوا (اور بولا) کہ مجھے فلاں سپاہی کے لڑکے نے

دشنامِ مادر داد ہارون الرشید ارکانِ دولت را گفت جزائے چنیں کسے چہ باشد

ماں کی گالی دی ہارون رشید نے ارکان دولت سے کہا (اچھا) ایسے شخص کی سزا کیا ہووے (ہونی چاہئے)

یکے اشارت بکشتن کرد ویکے بزباں بریدن بمُصادَرت ونفی ہارون گفت اے پسر
ایک نے قتل کا مشورہ دیا اور ایک نے زبان کاٹنے کا اور دوسرے نے کڑکی اور جلاوطنی کا ہارون بولا اے بیٹے
کرم آنست کہ عفو کنی واگر نتوانی تو نیزش دُشنام مادر دہ چندانکہ از حد نگذرد
بزرگی (شرافت) یہ ہے کہ تو معاف کرے (اُسے) اور اگر نہیں کرسکتا ہے تو بھی اسے ماں کی گالی دہ اتنی جو حد سے نہ گزرے

پس آنگہ ظلم از طرفِ تو باشد و دعویٰ از قِبَلِ خصم
پھر ظلم تیری طرف سے ہوگا اور دعویٰ مخالف کی طرف سے۔

قطعہ

نہ مرد ست آں بنزدیکِ خردمند	کہ با پیل دماں پیکار جوید
بہادر وہ نہیں پیشِ عقلمند	لڑائی مست ہاتھی سے جو ڈھونڈے
بہادر مرد نہیں ہے وہ عقلمند کے نزدیک	جو مست ہاتھی سے لڑائی ڈھونڈے (لڑے)
بلے مرد آں کس ست از روئے تحقیق	کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید
حقیقت میں جوانمرد اس کو مانو	کہ جب غصہ میں ہو باطل نہ بولے
ہاں بہادر مرد وہ ہے تحقیق کی رو سے	کہ جب غصہ آوے اسے غلط سلط نہ بکے

کہ مست ہاتھی سے لڑنا ایک بڑے جانور کا مقابلہ ہے اور غصہ کو دبانا اور فحش نہ بکنا نفس امارہ کو دبانا ہے، جو سب سے بڑا دشمن ہے جیسا کہ حدیث میں ہے تیرا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو تیرے دو پہلو کے بیچ ہے۔

تشریحِ الفاظ: ہارون الرشید خلفائے بنو عباس میں سے ایک خلیفہ کا نام جو نہایت عادل ذی ہمت اور سخی تھا اس کے دور میں امام ابو یوسف بغداد کے قاضی ہوئے اور امام محمد بن حسن شیبانی بھی اور اس وقت مذہب حنفی کو بہت عروج ملا اور خلیفہ نے امام مالکؒ کے یہاں اپنے بیٹے علم حدیث لینے برابر بھیجے سبحان اللہ کیا قدر تھی علم دین کی، پیش پدر آمد خشم آلود پیش پدر ظرف آمد فعل یکے از پسران فاعل اور ذوالحال خشم آلودہ حال پھر فاعل ہوا آمد کا فعل فاعل اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا آیا بیٹا غصہ میں بھرا ہوا باپ کے سامنے، سرہنگ زادہ سپاہی کا لڑکا، ارکان دولت را را بمعنی از یعنی از ارکانِ دولت گفت، یعنی پرسید ترجمہ ہوا ہارون نے ارکانِ دولت سے پوچھا یعنی وزیر وزراء وغیرہ سے۔ یکے اشارت بکشتن یہاں اشارت مصدر سے مراد مشورہ ہے کشتن مار ڈالنا، اور یہ مضاف الیہ اشارت کا ہے، ایک نے مار ڈالنے کا مشورہ کرد بمعنی داد، دیا، مصادَرت کڑکی گھر بار کی یعنی اس کے سامان جائیداد وغیرہ کو ضبط کرنا اور گھروں

کے یعنی کڑی کاٹ تک اتار لینا، نفی جلاوطن کرنا، ملک بدر کرنا، کرم بزرگی، سخاوت بخشش، شرافت، چندانکہ اس قدر، اتنی کہ، از حد در نگذرد حد سے نہ بڑھے یعنی اس کی گالی سے فالتو، زائد نہ ہو، پس آنگہ پس اس وقت یا پھر، دعوی از قبل خصم دعویٰ دشمن یا مخالف کی جانب سے، نہ مردست مراد بہادر مرد، پیل دماں مرکب توصیفی مست ہاتھی، پیکار جوید فعل مرکب ہے اور لڑائی ڈھونڈے یعنی لڑے، از روئے تحقیق حقیقت کی رو سے، درحقیقت، چوں خشم آیدش جب غصہ آوے اس کو ش ضمیر مفعول کی، باطل مراد خرافات، فحش غلط سلط بات۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ شاہوں اور بڑے لوگوں کو چاہئے کہ اگر اپنے ماتحتوں سے غلطی سرزد ہو جائے معاف کر دینا چاہئے اسی کا نام شرافت اور سخاوت اور شجاعت اور بزرگی ہے اور نفسِ امارہ کو دبانا، اور کچلنا، جیسا کہ حکایتِ مذکور میں خلیفہ ہارون رشید نے کیا۔

ترکیب قطعہ متعلق از حکایت: نہ مردست آں بنزدیکِ خردمند ☆ کہ با پیلِ دماں پیکار جوید نہ اور ست سے مل کر نیست ہوا اور یہ فعل ناقص، مرد خبر مقدم، آں مُبَیَّن مصرعہ ثانیہ میں کہ بیانیہ، با پیل دماں جار با مجرور مرکب توصیفی متعلق از فعل جوید، پیکار مفعول بہ یہ پورا جملہ فعلیہ ہوکر بیان آں کا مبین بیان سے مل کر پھر یہ اسم مؤخر فعل ناقص کا، بہ حرف جار نزدیک خردمند مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق خبر مقدم مرد کے ست رابطہ فعل ناقص با خبر مقدم واسم مؤخر ومتعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بلے مرد آں کس ست از روئے تحقیق ☆ کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید

بلے حرف ایجاب، مرد خبر مقدم، آنکس اسم اشارہ با مشارہ الیہ ہے، پھر یہ مُبَیَّن ہوا، کہ بیانیہ محذوف، چوں حرف شرط، آید فعل ش بمعنی اباد، جار مجرور مل کر متعلق آید کے خشم فاعل آید فعل، فعل فاعل و متعلق سے مل کر شرط، نگوید فعل ضمیر فاعل باطل مقولہ، اور مفعول بہ جملے ہوکر جزا شرط و جزا سے مل کر بیان مبین کا مبین بیان سے مل کر مبتدا مؤخر، از روئے تحقیق از حرف جار، روئے تحقیق مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق خبر مبتدا خبر اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

با طائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بودم زورقے درپئے ما غرق شدد

حکایت: بزرگوں کی ایک جماعت کیساتھ کشتی میں بیٹھا تھا (سوار تھا) ایک چھوٹی کشتی ہمارے پیچھے ڈوب گئی

دو برادر بگردابے در افتادند یکے از بزرگاں گفت ملاح را کہ بگیر ایں ہر دو ان را کہ بہر یکے

دو بھائی ایک بھنور میں پھنس گئے بزرگوں میں سے ایک نے کہا ملاح سے کہ پکڑ ان دونوں کہ ہر ایک کے بدلے

پنجاہ دینارت بدہم ملاح در آب رفت تا یکے را برہانید وآں دیگر ہلاک شد گفتم

تجھے پچاس دینار دوں گا ملاح پانی میں گیا (کودا) چناں چہ ایک نکال لیا اور وہ دوسرا ہلاک ہوگیا میں نے کہا

بقیت عمرش نماندہ بود ازیں سبب در گرفتن او تاخیر کردی و دراں دیگر تعجیل ملاح بخندید وگفت

اس کی عمر باقی نہ رہی تھی اسی وجہ سے اس کے پکڑنے میں تاخیر کی تو نے اور اس دوسرے میں جلدی کی ملاح ہنسا اور کہا

آنچہ تو گفتی یقین ست وسببے دیگر ست گفتم آں چیست گفت کہ وقتے در بیابان ماندہ بودم

جو کچھ آپ نے کہا یقینی ہے اور ایک دوسرا سبب بھی ہے میں نے کہا وہ کیا کہا کہ ایک وقت بیابان (جنگل میں) تھک گیا تھا میں

مرا بر شترے نشاند واز دستِ آں دگر تازیانہ خوردہ بودم در طفلی گفتم صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالیٰ

مجھے (اپنے) اونٹ پر بٹھلایا تھا اور اُس دوسرے کے ہاتھ سے کوڑہ کھایا تھا میں نے بچپن میں میں نے کہا سچ کہا اللہ تعالیٰ نے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا

جس نے عمل کیا نیک سو اپنے لئے اور جس نے برا کیا سو اس پر ہے (اس کا گناہ)



قطعہ

تا توانی درونِ کس مخراش	کاندریں راہ خارہا باشد
ہوسکے نہ دل کسی کا زخمی کر	کیوں کہ اس راہ میں بہت ہی خار ہیں
جب تک ہوسکے کسی کا دل مت چھیل	کہ اس راہ میں بہت سے کانٹے ہیں
کارِ درویش مستمند بر آر	کہ ترا نیز کارہا باشد
کام حاجت مند کا پورا کردے تو	کہ تیرے بھی بہت سارے کار ہیں

حاجت مند فقیر کا کام نکال کہ تیرے بھی (آگے) بہت سے کام ہوں گے یعنی ہونے باقی ہیں

یعنی تو اس کے کام آوہ تیرے کام آوے گا بذریعہ دعا، اور اس کی دعا کی بہ دولت اللہ تعالیٰ تیرے کاموں کو انجام دے گا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو خصوصاً اور دیگر بڑے لوگوں اور مالداروں کو عموماً چاہئے کہ کمزوروں اور غریبوں پر ظلم وزیادتی نہ کریں کہ اس کا انجام برا ہے اور بسا اوقات اس کی سزا دنیا میں رُونما ہوجاتی ہے۔

تشریح الفاظ: طائفہ جماعت، بزرگان جمع بزرگ کی، مراد اغنیاء، مالدار اور امیر لوگ ہیں، بہار باراں، زورقے زورق چھوٹی کشتی، درپئے ما مرکب اضافی، ہمارے پیچھے، غرق شد ڈوب گئی، غرق مصدر بمعنی مُستغرق ڈوبا

ہوا، گرداب بھنور، جہاں بہت سا پانی ایک جگہ چکر کاٹتا ہے اور وہ گہری ہوتی ہے، درافتادند درزائد ہے، ملاح راملاح سے، را بمعنی از ملاح کشتی چلانے والا، بہر یکے ب بمعنی عوض، ہر ایک کے بدلے، دینارت ت ضمیر مفعول بہ، درآب رفت پانی میں کودا، درآب رفتن پانی میں کودنا، گھسنا، تاچناں چہ، بقیت عمرش نماند بود بقیت کا تعلق نماندہ بود سے ہے یعنی اس کی عمر باقی نہ رہی تھی، تاخیر ٹال مٹول کرنا یا کسی کام میں دیر لگانا، تعجیل کسی کام میں جلدی کرنا، یقین است یقینی ہے، سببے دیگر مرکب توصیفی، میل خاطرِ من اضافت دراضافت ہے میرے دل کا میلان، دربیابان ماندہ بودم بیابان صاف چٹیل جنگل جس میں درخت وغیرہ نہ ہو، ماندہ بودم عاجزہ رہ گیا تھا میں، (چلنے سے) تھک گیا تھا، تازیانہ کوڑا، قچی، انٹر، درطفلی بچپن میں، صدق اللہ تعالیٰ سچ کہا اللہ تعالیٰ نے، درون کس کسی کا دل، مخراش فعل نہی از خراشیدن چھیلنا، کاندریں راہ یعنی کہ اندر ایں راہ دل آزاری، یعنی کسی کی دل آزاری کی راہ میں کارہا باشد بہت سے کانٹے ہیں یعنی انجام کے اعتبار سے بہت سی پریشانی اور مصیبتیں ہیں، کار درویش مستمند کار مضاف، درلیش مستمند مضاف الیہ ضرورت مند فقیر کا کام، برآر نکال کر، تراپیشی ترا، تیرے سامنے، کارہا بہت سے کام، باشد ہوویں، یعنی ہیں، ترکیب، جزء آیت قرآن من عمل الخ من موصولہ متضمن بمعنی شرط عمل فعل ضمیر فاعل صالحاً صفت عملاً موصوف محذوف ہے مرکب توصیفی ہو کر مفعول، فعل فاعل مفعول سے مل کر شرط ف جزائیہ ل جار نفسہ مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق ثابت مقدر کے ہو کر جزا حرف شرط با شرط و جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف علیہ، واو حرف عطف، من موصولہ متضمن بمعنی شرط، اساء فعل ضمیر فاعل یہ شرط ہوئی، ف جزائیہ علیہا جار با مجرور متعلق ثابت ہو کر جزا شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

حکایت

دو برادر بودند یکے خدمتِ سلطاں کردے ودیگرے بسعی بازو خوردے

حکایت دو بھائی تھے ایک بادشاہ کی خدمت (نوکری) کرتا تھا اور دوسرا بازو کی سعی سے بازو کی کمائی سے کھاتا تھا

بارے ایں توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نہ کنی تا از مشقتِ کار کردن برہی

ایک بار یہ مالدار بولا فقیر سے کہ کیوں (بادشاہ کی) نوکری نہیں کرتا تو تاکہ کام کرنے (مزدوری کی) مشقت سے چھوٹ جائے تو

گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلّتِ خدمت رستگاری یابی کہ خرد مندان گفتہ اند

فقیر بولا تو کیوں کام (مزدوری) نہیں کرتا تاکہ خدمت کی ذلت سے چھٹکارہ پالیوے تو اس لئے کہ عقلمندوں نے کہا ہے

کہ نانِ جو خوردن و نشستن بہ کہ کمر زرّیں بستن وبخدمت استادن
کہ جو کی روٹی کھانا اور بیٹھ جانا بہتر ہے سونے کی پیٹی باندھنے اور خدمت کے لئے کھڑا رہنے سے

بیت

بدست آہکِ تفتہ کردن خمیر — بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر
چاہے چونا گرم گوندھے تیرے ہاتھ — اس سے بہتر ہے کہ جوڑے دونوں ہاتھ

ہاتھ سے گرم چونا گوندھنا بہتر ہے ہاتھ رکھنے سے سینہ پر اس کے سامنے کھڑے ہوکر
یعنی چونے میں پانی ڈالنے سے ایک دم گرم ہوجاتا ہے اسے گوندھنا کنایہ ہے مشقت کا کام کرنے سے یعنی محنت مزدوری کی مشقت جھیلنا اور اپنی عزت بچانا کسی کی غلام گیری کرکے اپنی عزت گھٹانے سے بہتر ہے جس طرح ہاتھوں سے گرم چونا گوندھنا بہتر ہے کسی امیر کے آگے مؤدبانہ ہاتھ جوڑنے سے۔

قطعہ

عمر گرانمایہ دریں صرف شد — تاچہ خورم صیف وچہ پوشم شتا
قیمتی عمر صرف اس میں ہوگئی — کھاؤں کیا صیف میں پہنوں کیا موسم شتا

قیمتی عمر اس میں صرف ہوئی کہ کیا کھاؤں گرمیوں میں اور کیا پہنوں سردیوں میں

اے شکم خیرہ بنانے بساز — تانکی پشت بخدمت دوتا
کہ بسر ایک نان پر اے بے حیا — تا کمر خدمت میں نہ کرنا دو تا

اے بے شرم پیٹ (والے) ایک روٹی پر موافقت قناعت کرتا کہ نہ کرے تو کمر خدمت کے لئے دوہری
جتنی غربت اور ناداری ہوتی ہے اسی فکر و سوچ میں زندگی گذر جاتی ہے کہ گرمیوں میں کیا کھاؤں گا میں اور بال بچے اور سردی میں کیا پہنوں گا گرمی میں کھانے کی زیادہ اور سردی میں پہننے کی اوڑھنے کی زیادہ ضرورت ہے اس لئے وہاں کھانے اور یہاں پہننے کا ذکر کیا۔

حکایت کا مقصد پہلے شعر کے ضمن میں آچکا، نیز جو بے رنج و محنت حاصل ہوتا ہے اس پر قناعت کرے، نہ کہ حب جاہ اور زیادہ مال کے لئے کسی کی غلام گیری کرے اور اپنے کو مشقت میں ڈالے۔

تشریح الفاظ: دو برادر پہلی حکایت میں بھی دو برادر کا ذکر تھا اسی طرح یہاں دو برادر کی حکایت لائے۔

خدمت سلطاں مراد بادشاہ کی نوکری، کردے ماضی تمنائی بمعنی ماضی استمراری ہے یعنی کرتا تھا، بسعی بازو بازو کی کوشش سے مراد بازو کی کمائی ہاتھ کی کمائی، درویش را فقیر سے، تو چرا کار نہ کنی مراد کار سے محنت مزدوری ہے، تا از مذلت خدمت تا کہ مذلت ذلت، خدمت نوکری، رستگاری چھٹکارہ، یابی پاوے تو، نانِ جو جو کی روٹی، خوردن کھانا، بہ بہتر، کہ کمر زریں الخ کہ بمعنی از ہے یعنی سونے کی پیٹی باندھنے سے اور خدمت میں کھڑا رہنے سے، بدست ہاتھ سے، آہک تفتہ گرم چونا، کردن خمیر کرنا خمیر، یعنی خوب گوندھنا کہ خمیر اٹھ جائے، بہ بہتر، از دست از داشتن دست داشتن محذوف ہے، ہاتھ رکھنے سے سینہ پر، پیشِ امیر امیر کے سامنے کھڑا ہونے سے، عمر گرانمایہ قیمتی عمر، صرف خرچ، صیف موسم گرما، شتا سردی، شکم خیرہ بے شرم پیٹ، مراد بے شرم آدمی، بساز موافقت کر، قناعت کر، پشت بخدمت دوتا کردن خدمت کے لئے کمر دوہری کرنا، جھکنا اور مستعد رہنا اور عاجزی ظاہر کرنا۔

یعنی محنت مزدوری کی کمائی عزت بچا کر بہتر ہے ذلت کی نوکری سے آدمی کا وقار اور عزت انمول چیز ہے وہ گیا کیا بچا بھاڑ میں جائے وہ سونا جس سے پھوٹیں کان۔

ترکیب پہلے شعر کی: بدست آہک تفتہ کردن خمیر ☆ بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر

کردن مصدر آہک تفتہ مرکب توصیفی ہو کر مفعول اول، خمیر مفعول ثانی، بدست جار با مجرور ہو کر متعلق از کردن یہ سب مل ملا کر مبتدا، بہ بمعنی بہتر شبہ فعل، از دست یعنی از نہادن دست بر سینہ، از جار نہادن مصدر، دست مفعول بر سینہ جار با مجرور متعلق از نہادن مصدر اپنے مفعول اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف ہے، ایستادن مصدر محذوف، پیشِ امیر ظرف مکان مفعول فیہ، مصدر اپنے مفعول فیہ سے مل کر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مجرور از جار کا جار با مجرور متعلق شبہ فعل بہ کے اور یہ خبر ہوئی مبتدا است رابطہ محذوف پہلے مصرعہ کی مبتدا اپنی خبر اور رابطہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

کسے مژدہ پیش نوشیروانِ عادل برد وگفت شنیدم کہ فلاں دشمنِ ترا

کوئی نوشیروان عادل کے پاس خوشخبری لے گیا اور کہا میں نے سنا کہ تیرے فلاں دشمن کو

خدا تعالیٰ برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت

خدا تعالیٰ نے اٹھا لیا نوشیرواں نے کہا کچھ (یہ بھی) سنا تونے کہ مجھے چھوڑ دیا

فرد

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست — کہ زندگانئے مانیز جاودانی نیست

مر گیا دشمن نہیں شادی کی جا — نہ رہیں ہم بھی ہمیشہ اے فتا

اگر مرگیا دشمن خوشی کی جگہ (موقع) نہیں ہے — اس لئے کہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ رہنے والی نہیں

تشریح الفاظ: مژدہ خوشخبری، پیش نوشیروان عادل پیش مضاف ہے اگلا مرکب توصیفی ہوکر مضاف الیہ ہے عادل نوشیرواں کے سامنے، وگفت اور بولا واوحرف عطف تفسیری ہے کہ مژدہ کی تفسیر وگفت سے کردی، یعنی آپ کے فلاں دشمن کو خدا نے ماردیا، اٹھالیا، موت دے دی، ہیچ یعنی کچھ یہ بھی سنا، کہ مرا بگذاشت کہ مجھے چھوڑ دیا کہ مجھے کبھی موت نہ آویگی؟ ایسا نہیں بلکہ میں بھی مروں گا وہ آج مرا میں کل پھر خوشی کا مقام نہیں بلکہ عبرت کا مقام اس لئے اگلے شعر میں یہی بتایا کہ اگر دشمن مرجائے خوش نہ ہونا چاہئے کہ ہم بھی ہمیشہ رہنے والے نہیں۔ جائے شادمانی خوشی کی جگہ، جاودانی ہمیشہ رہنے والی۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دشمنوں کی موت سے بھی خوش نہ ہونا چاہئے بلکہ عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ ایک دن ہمیں بھی مرنا ہے اور آخرت سے غافل نہ ہونا چاہئے۔

ترکیب: اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست ☆ کہ زندگانئے مانیز جاودانی نیست

اگر حرف شرط، مرد فعل عدو فاعل یہ سب مل کر شرط، جائے شادمانی مرکب اضافی ہوکر اسم، ثابت خبر محذوف نیست فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جزا شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معلول مصرعہ ثانیہ کے شروع میں کہ تعلیلیہ، زندگانئے مانیز مرکب اضافی ہوکر اسم جاودانی خبر نیست فعل ناقص نیز تاکید کا فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر علت ہوئی معلول کی پھر یہ سب جملہ مُعلّلہ ہوا۔

حکایت

گروہے حکما در بارگاہِ کسریٰ بہ مصلحتے درسخن ہمی گفتند وبزرجمہر کہ مہتر ایشاں بود

عقلمندوں کی ایک جماعت کسریٰ کے دربار میں (ملک کی) کسی مصلحت میں بات کہتی تھی (کررہی تھی) اور وزیر بزرجمہر

خاموش بود سوال کردندش کہ باما دریں بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیراں

جوان کا بڑا تھا چپ تھا انھوں نے پوچھا اس سے کہ ہمارے ساتھ اس بحث میں کیوں بات نہیں کہتا ہے (کررہا ہے) تو بولا وزیر لوگ

برمثالِ اطبا اند وطبیب دارد ندہد مگر بہ سقیم پس چوں بینم کہ رائے شما برصواب ست
طبیبوں کی مثال ہیں (ان کی طرح ہیں) اور طبیب دوائی نہیں دیتے مگر مریض کو پس جب میں دیکھوں کہ تمہاری رائے درست ہے

مرا برسرِ آں سخن گفتن حکمت نباشد
تو مجھے اس پر بات کہنا عقلمندی نہیں ہے

﴿مثنوی﴾

چوں کارے بے فضول من برآید مرا در وے سخن گفتن نشاید
جو بن میرے ہے نکلے کار کوئی مجھے لائق نہیں وہاں سخن گوئی
جب کوئی کام بغیر میرے دخل دئے (بتائے) نکل آئے (پھر) مجھے اس میں بات کہنا لائق نہیں

وگر بینم کہ نابینا وچاہ است اگر خاموش بنشینم گناہ است
اگر دیکھوں کہ اندھا اور چاہ ہے اگر خاموش بیٹھوں تو گناہ ہے
اور اگر میں دیکھوں کہ اندھا ہے (اور اس کے آگے) کنواں ہے (پھر بھی) اگر خاموش بیٹھوں میں (تو یہ) گناہ ہے

یعنی جس طرح بلاضرورت بولنا زیبا نہیں ایسے ہی بوقت ضرورت نہ بولنا بھی غلط ہے بلکہ ضرور بولنا چاہئے میرے شیخ مسیح الامتؒ نے ایک مرید سے فرمایا تھا جہاں بولنے کی ضرورت ہو نہ بولنا بھی بے ادبی ہے پیر کے آگے۔

تشریح الفاظ: گروہے ایک جماعت، گروہ جماعت، کسریٰ لقب نوشیرواں عادل کا نیز ایران کے ہر بادشاہ کا لقب تھا جمع کاسرہ آتی ہے، بزرجمہر نوشیرواں کا سب سے اہم دانا وزیر تھا جو ہند سے کلیلہ دمنہ کو سنسکرت سے بزبان فارسی نقل کرکے لایا تھا بحکمِ نوشیرواں، در مصلحتے ایک مصلحت میں مراد ایسا کام جس میں ملک کی فلاح بہبودی ہو، مہتر ایشاں بود ان کا بڑا یعنی ان میں عقل دانش کی رو سے افضل تھا، سوال کردندش سوال کیا اس سے یعنی پوچھا، وزیراں برمثال الخ وزیر حکیموں کی مثال میں ان کی طرح ہیں جیسے وہ صرف بیمار ہی کو دوائی دیتے ہیں ایسے ہی وزیر لوگ بوقت ضرورت بولتے اور رائے دیتے ہیں، رائے شمار برصواب است تمہاری رائے صواب پر ہے، درست ہے، برسرآن اس کے اوپر، حکمت نباشد دانائی، عقلمندی نہیں ہے، بے فضول من میرے اضافہ کے بغیر میرے دخل دئے بغیر، فضول بمعنی زیادتی، بڑھوتری، در وے سخن گفتن الخ اس میں یعنی اس صورت میں کہ بغیر میرے کام ہو رہا ہے، سخن گفتن بات کہنا، رائے دینا، نشاید نہیں لائق ہے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ وزیروں کو چاہئے کہ بدوں حاجت دوسروں کے کام میں دخل نہ دیں تاکہ دوسروں کے

مبغوض نہ ہوں اور حتی المقدور خاموش رہیں۔

ترکیب: چوں کارے بے فضول من برآید ☆ مرا در وے سخن گفتن نشاید

چوں حرف شرط، برآید فعل کارے یائے نکرہ کے ساتھ فاعل، بے جار، فضولِ من مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق برآید کے فعل فاعل اور متعلق سے مل کر شرط، نشاید فعل گفتن مصدر قول سخن مقولہ، مرا جار با مجرور ہوسکتا ہے کہ مرا ضمیر منصوب مفعول کی مفعول ہوا شاید کا، در جار، وے مجرور یہ دونوں جار مجرور متعلق مصدر کے مصدر اپنے دونوں متعلق اور مقولہ سے مل کر فاعل نشاید کا فعل اپنے فاعل سے مل کر جزا شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

ہارون الرشید را چوں ملک مصر مسلم شرد گفتا بخلاف آں طاغی

ہارون الرشید کو جب ملک مصر سونپ دیا گیا (منجانب اللہ) کہا اس نے اس سرکش (فرعون) کی مخالفت میں

کہ بغرورِ مُلکِ مصر دعویٰ خدائی کرد نہ بخشم ایں مُلک را اِلا بخسیس ترین بندگاں

جس نے ملک مصر کے گھمنڈ میں خدائی کا دعویٰ کیا نہ دوں گا اس ملک کو مگر غلاموں میں سب سے زیادہ ذلیل کو

سیاہے داشت خضیب نام ملک مصر بوے ارزانی داشت آوردہ اند کہ

ایک حبشی غلام رکھتا تھا خضیب نام کا ملک مصر اُسے بخشد دیا بیان کیا ہے لوگوں نے کہ

عقل ودرایت او تا بجائے بود کہ طائفہ حُرّاثِ مصر شکایت آوردندش

اس کی عقل اور سمجھ اس درجہ تھی کہ مصر کے کاشتکاروں کی ایک جماعت شکایت لائی (لے کر آئی) اس کے پاس

کہ پنبہ کاشتہ بودیم بر کنار نیل باراں بے وقت آمد وتلف شد گفت

باڑی بوئی تھی ہم نے دریائے نیل کے کنارے بارش بے وقت آئی اور ہلاک ہوگئی اس نے کہا

پشم بایستے کاشت تا تلف نشدے صاحبدلے ایں کلام بشنید وگفت

اون چاہئے تھی بونی تاکہ تلف نہ ہوتی ایک اللہ والے نے یہ بات سنی اور کہا

مثنوی

اگر روزی بدانش در فزودے	ز ناداں تنگ روزی تر نبودے
اگر روزی سمجھ سے زیادہ ہوتی	تو ناداں سب سے ہوتا تنگ روزی
اگر روزی سمجھ کی وجہ سے بڑھتی	تو ناداں سے زیادہ تنگ روزی نہ ہوتا (کوئی)

بناداں آں چنا روزی رساند	کہ دانا اندراں حیراں بماند
وہ ناداں کو ہے یوں روزی رساں	کہ عاقل دیکھ کر ہے اس کو حیراں
وہ نادان کو اس طرح روزی پہونچاتا ہے	کہ عقلمند اس میں حیران رہتا ہے

﴿مثنوی﴾

بخت ودولت بکار دانی نیست	جز بتائیدِ آسمانی نیست
بخت ودولت کار دانی سے نہیں	غیر فضل آسمانی سے نہیں
نصیبہ اور دولت (کوئی) کام جاننے کی وجہ سے نہیں	سوائے آسمانی تائید (فضل خداوند) کے نہیں ہے
کیمیا گر بغصہ مردہ بہ رنج	ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج
کیمیا گر مرگیا در غصہ رنج	ویراں میں ناداں نے پایا ہے گنج
کیمیا گر غصہ سے مرگیا رنج میں	بیوقوف نے ویرانے میں پالیا خزانہ
اوفتادہ است در جہاں بسیار	بے تمیز ارجمند وعاقل خوار
ہوا ہے دنیا میں یہ کتنی ہی بار	ہے نصیبہ ور ناداں دانا خوار
بہت اتفاق ہوا ہے دنیا میں	بے تمیز (بیوقوف) آدمی نصیبہ ور اور عقلمند ذلیل

یہ دنیوی مال ودولت اور اقبال جب تک فضل خداوندی شامل حال نہ ہو ہنر مندی اور کام سیکھنے سے بھی نہ ملے گا بسا اوقات کیمیا گر مایوس ہوکر غصہ اور رنجیدہ ہوکر مرجاتا ہے اور خدا کی دین بیوقوف ویران جگہ میں خزانہ پالیتا ہے اور اس جہاں میں ایسا بہت واقع ہوتا ہے کہ بیوقوف نصیبہ ور اور مالدار ہوتا ہے اور عقلمند اور باہنر آدمی ناداری کے سبب ذلیل وخوار یہ سب فضل خداوندی کے ہونے نہ ہونے کا سبب ہے تاہم روزی وروزگار اپنے اختیار سے اور اسباب سے ڈھونڈنا شرط ہے جیسا کہ تیسرے باب میں آویگا۔

تشریح الفاظ: ہارون الرشید نام خلیفہ گذرگئی تفصیل، ملک مصر نام ملک کا جس کی سرحد سعودیہ وغیرہ سے ملی ہے، اس میں بہت سے بڑے شہر ہیں جیسے قاہرہ جس میں جامع ازہر ہے بہت بڑی یونیورسٹی ہے اور مہرجان ہیں الشمس، دمیاط، اسکندریہ، فراط، میفرم، بلبیس نیز ایک شہر مصر بھی ہے جس میں زلیخا رہتی تھیں فرعون ملک مصر کا بادشاہ تھا اس کے گھمنڈ میں خدائی کا دعویٰ کیا تھا طاغی، سرکش، نافرمان حد سے تجاوز کرنے والا، نہ بخشم ایں ملک را الخ نہ دوں گا یہ ملک مگر سب سے زیادہ ذلیل غلام کو یہ فرعون کی ذلت اور تنگ ظرفی اور اپنی اعلیٰ ظرفی کو ظاہر کرنے کے لئے کہا کہ وہ

اتنا ذلیل اور تنگ ظرف تھا کہ ایسے ملک پر خدائی کا دعویدار ہوا اور میں ایسا باحوصلہ عالی ظرف ہوں کہ ایسا ملک ایک ادنی اور کمترین ذلیل غلام کو دے رہا ہوں بہار باراں، سیاہے داشت خصیب نام سیاہ، کالا مراد حبشی، ملک حبش کا کہ وہ کالے ہوتے ہیں، خصیب نام تھا بہار باراں میں کہا کہ خصیب ضاد سے کہ مشتق از خصب بمعنی فراخی عیش، اور آسودگی یعنی زیادہ عیش و آرام اور خصیب تصغیر ہے یعنی ذراسی، تھوڑی سی خوشحالی، یا آسودگی، بوے ارزانی داشت ارزاں بمعنی سزاوار، لائق اور مجازی معنی ارزائی داشتن کے دادن ہیں، دینا ہوئے، بوے ارزانی داشت، اس کو دیا، مصر کا بادشاہ بنا دیا، درایت دانش، سمجھ، حُرَّاث جمع حارِث کی جو حرث بمعنی کھیتی کرتا ہے، حارث کاشتکار، حراث جمع ہے، یعنی بہت سے کسان یا کاشتکار، پنبہ روئی، روئی باڑی کی پیداوار اور غرض ہے اس لئے بونے کی نسبت روئی کی طرف کی ورنہ روئی بوئی نہیں جاتی باڑی کا بیج بویا جاتا ہے بہار باراں فافھم اِنَّهٗ عجیبٌ۔

فائدہ: جس وقت باڑی پر پھل لگ جائے اور کپاس آنے کو ہو تو بارش مضر ہے بہار باراں۔

پشم بایستے کاشت تا تلف نشدے صاحبدلے پشم اون، بایستے میں یے مجہول برائے استمرار اور کاشت بمعنی مصدر ہے اون چاہئے تھی بونی، غلام حبشی کمال درجہ بے عقل تھا یہ نہ جان سکا کہ اون جانوروں کے بالوں سے حاصل ہوتی ہے یا بوئی جاتی ہے۔ صاحبدلے ایک دل والا مراد اللہ والا، بدانش درفزودے ب سبب کے لئے ہے یعنی سمجھ اور عقل کے سبب، درزائد فزودے اصل میں افزود ہے وزن شعری کی بناء پر فزودے کہا یہ ماضی تمنائی ہے بمعنی بڑھتی، زناداں تنگ روزی تر نبودے بعض نسخوں میں لفظ تر تنگ کے بعد ہے تنگ تر روزی نہ بودے بہار باراں میں کہا یہ غلط ہے صحیح زناداں تنگ روزی تر نہ بودے، کیوں کہ اور وزن بھی اسی طرح درست ہے پہلے مصرعہ میں درفزودے تو اس میں تر نبودے ہوا۔ بخت نصیبہ، حصہ، دولت مال وغیرہ، بکاردانی کام یا ہنر جاننا، بتائید آسمانی آسمانی تائید سے مراد خدا کی مدد اور فضل ہے، کیمیا گر کیمیا بنانے والا اور جب وہ بن جائے تو اس کو تابنے پر پھرا کر سونا بنانے والا گویا ناقص کو کامل بنانے والا، اس لئے مشائخ بھی من وجہٍ کیمیا گر ہوئے کہ ناقص لوگوں کو کامل بناتے ہیں، بغصہ ب سبب کے لئے، بررنج ب ظرفیت کے لئے غصہ کے سبب مر گیا رنج میں، بے تمیز بے وقوف، اوفتادہ اتفاق پڑنا، گرنا پڑنا یہاں مرادی معنی اتفاق ہوا ہے بہت بار دنیا میں الخ۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں اور امراء کو چاہئے کہ روزی رساں اللہ کو جانیں اگر کسی بیوقوف کو مالدار دیکھیں تو قدرت کے عجائبات سے جانیں اور اسے بھی خالی از حکمت نہ سمجھیں اور اس بیچارے کی تخریب میں کوشش نہ کریں، بہار باراں شرح فارسی گلستان۔

حل ترکیب: بخت و دولت بکاردانی نیست ☆ جز بتائید آسمانی نیست

نیست فعل ناقص بخت و دولت معطوف علیہ و معطوف مل کر اسم فعل ناقص کا، حاصل خبر محذوف بکاردانی جار با مجرور متعلق فعل ناقص کے پھر وہ اپنے اسم وخبر اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا، اگلا مصرعہ ملاحظہ ہو، نیست فعل ناقص ضمیر اس میں اس کا اسم جو راجع ہے بخت و دولت کی طرف بچیزے محذوف یعنی نہیں ہے وہ نصیبہ وغیرہ کسی چیز سے حاصل اور حاصل خبر محذوف ہے اور یہ جار مجرور متعلق نیست کے، جز حرف استثناء بتائید الخ ب جار تائید آسمانی مرکب توصیفی مجرور یہ جار مجرور بھی متعلق نیست کے فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ۔

اوفتادہ است در جہاں بسیار ☆ بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

اوفتادہ است فعل ایں بمعنی اتفاق پڑا ہے، ایں اس بات کا، ایں محذوف مبین کہ بیانیہ محذوف بے تمیز مبتدا ارجمند خبر یہ دونوں مل کر معطوف علیہ واو عاطفہ عاقل مبتدا خوار خبر دونوں کا است رابطہ محذوف مبتدا با خبر معطوف معطوف علیہ با معطوف بیان ایں مبین اپنے بیان سے مل کر فاعل اوفتاد است کا در جہاں جار با مجرور ظرف مکان متعلق از اوفتاد اسی طرح بسیار یعنی بسیار بار تاکید اور ظرف زماں فعل اپنے فاعل اور ظرف زمان ومکان سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

حکایت

یکے را از ملوک کنزیک چینی آوردند خواست در حالت مستی باوے جمع آید

حکایت: بادشاہوں میں سے ایک کے پاس چین کی باندی لائے چاہا بادشاہ نے مستی کی حالت میں اس سے ہمبستری کرے

کنیزک ممانعت کرد مَلِک در خشم شد ومر اُورا بسیاہے بخشید کہ لب زبر نیش

باندی نے روک دیا بادشاہ غصہ میں ہوگیا اور اسے ایک حبشی کو دیدیا کہ اس کے اوپر کا ہونٹ

از پرۂ بینی در گذشتہ بود وزیر نیش بگریباں فروہشتہ ہیکلے

ناک کے نتھنے سے (بھی) اوپر گزرا تھا (نکلا تھا) اور اس کا نیچے کا ہونٹ گریبان تک لٹکا تھا ایسا بد صورت

کہ صخر جنی از طلعتِ او بر میدے وعین القطر از بغلش بچکیدے

کہ صخر (نامی) جن اس کی صورت سے (دیکھ کر) بھاگتا اور تارکول کا چشمہ اس کی بغل سے ٹپکتا تھا

فرد

تو گوئی تا قیامت زشت روئی ☆ بر و ختم ست وبر یوسف نکوئی

کہے تو تا قیامت بد روئی ختم اس پر ہے یوسف پر نکوئی

تو کہے گا قیامت تک (کیلئے) بد صورتی اس پر ختم ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام پر خوبصورتی

﴿قطعہ﴾

شخصے نہ چناں کریہ منظر کززشتی او خبر تواں داد
نہیں کوئی بھی ایسا بد شکل کا جسے کہہ دیں کہ وہ اتنا بُرا ہے
کوئی شخص نہیں ہے ایسا بدشکل کہ اس (حبشی) کی بدصورتی کی خبر دی جاسکے (اس حبشی کے ساتھ) تشبیہ دے کر
وانگہ بغلش نعوذ باللہ مُردار بآفتاب مرداد
اور پھر اس کی بغل سے نعوذ باللہ جیسا کہ مردار بھادوں میں سڑا ہے
اور اس کی بغل کی بدبو خدا کی پناہ ایسی جیسا کہ مردار بھادوں کی دھوپ میں مرا سڑا ہے
یعنی ایک تو بہت ہی زیادہ بدصورت دوسرے مزید برآں اس کی بغل سے ایسا بدبودار پسینہ جیسا بھادوں میں سڑے ہوئے مردار کی بدبو اور تعفن۔

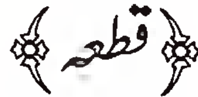
آوردہ اند کہ دراں مدت سیاہ را نفس طالب بود وشہوت غالب مہرش بجنبید
بیان کیا ہے لوگوں نے کہ اس مدت میں حبشی کا نفس طالب (جماع تھا) اور اس پر شہوت غالب اس کی محبت ہلی (بھڑکی)
مہرش برداشت بامداد ان کہ مَلِک کنیزک را بجست ونیافت
اس کی مہر (پردۂ بکارت) اٹھادیا (پھاڑ دیا) وقت صبح جب بادشاہ نے (شراب کی مدہوشی کے بعد) باندی کو ڈھونڈا اور نہ پایا
کہ وہ تو غصہ کے جوش اور شراب سے مدہوش ہونے میں حبشی کو دے کر بھول گیا تھا پھر یاد آئی لگا ڈھونڈنے
حکایت بگفتند خشم بگرفت وفرمود تا سیاہ را بکنیزک استوار بہ بندند واز
(بات کی) حکایت بیان کی لوگوں نے اس سے (کہ رات ایسا ایسا ہوا تھا) غصہ میں ہوا اور حکم دیا کہ حبشی کو باندی کے ساتھ مضبوط باندھیں
بامِ جوسق بقعرِ خندق در اندازند یکے از وزرائے نیک محضر شفاعت
اور محل کی چھت سے خندق کی گہرائی میں پھینک دیں ایک نیک طبیعت وزیر نے شفاعت کا چہرا (شفاعت کے لئے چہرہ)
برزمین نہادو گفت سیاہ بیچارہ رادریں خطائے نیست کہ سائرِ بندگان بنوازشِ خداوندی متعوّ دانند
زمین پر رکھا اور بولا حبشی بیچارہ کی اس میں کوئی غلطی نہیں اس لئے کہ تمام غلام شاہی نوازشوں کے عادی ہیں
گفت اگر در مُفاوَضتِ او شبے تاخیر کردے چہ شدے کہ من او را
بولا اگر اس سے ہمبستری میں ایک رات (کی) تاخیر کرتا کیا ہی (بہتر) ہوتا کہ میں اُسے

افزون ترا زبہائے کنیزک بدادمے گفت اے خداوند انچہ فرمودی معلوم ست لیکن
باندی کی قیمت سے زیادہ (انعام) دیتا وزیر بولا اے بادشاہ جو کچھ آپ نے فرمایا معلوم ہے لیکن
نشنیدی کہ حکما گفتہ اند دریں معنی
نہیں سنا آپ نے کہ عقل مندوں نے کہا ہے اس بارے میں



تشنۂ سوختہ بر چشمۂ حیواں چو رسید | تو مپندار کہ از پیلِ دماں اندیشد
زیادہ پیاسا پائے جو آب حیات | مست ہاتھی کا اسے پھر ڈر نہیں
جلا بھنا پیاسا جب آب حیات کے چشمہ پر پہنچے تو یہ تو یہ مت سمجھ کہ وہ مست ہاتھی سے ڈرے گا
مُلحِدِ گرسنہ در خانۂ خالی بر خواں | عقل باور نکند کرکز رمضاں اندیشد
بھوکا ملحد (بے دین) خواں پر خالی ہو گھر | سوچے گا رمضان کی نہ کر یقین
بھوکا بے دین خالی گھر میں دستر خواں پر | عقل یقین نہ کرے گی کہ وہ رمضان سے ڈرے گا

مَلِک را ایں لطیفہ پسند آمد وگفت اکنوں سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم
بادشاہ کو یہ لطیفہ پسند آیا اور بولا اب حبشی کو تو تیری وجہ سے معاف کردیا میں نے باندی کا کیا کروں
گفت کنیزک را ہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردۂ سگ ہم اورا شاید
وزیر بولا باندی کو بھی حبشی کو بخش دیجئے کہ کتے کا جھوٹا بھی اسی کو لائق ہے



ہرگز او را بدوستی مپسند | کہ رود جائے ناپسندیدہ
یاری میں اس کو نہ کرنا تو پسند | جو کہ جاتا ہی رہے ہے غلط جا
ہرگز اس کو دوستی کے لئے مت پسند کر | جو جائے ناپسند جگہ
تشنہ را دل نخواہد آبِ زُلال | نیم خوردہ دہانِ گندیدہ
دل پیاسے کا نہ لے وہ صاف جل | جو کہ گندہ دہن کا جھوٹا ہوا
پیاسے کا دل نہ چاہے گا اس نتھرے پانی کو | (جو ہووے) گندہ دہن کا جھوٹا

تشریح الفاظ: دراں مدت سیاہ رانفس طالب بود حبشی کا نفس طالب (یعنی) طالب جماع بعض نے

نفس سے مراد عوض تناسل بھی لیا، مطلب ایک ہی ہے، مِہرش بالکسر محبت، مُہر ش بضم میم مراد پردۂ بکارت اور بعض الفاظ کی وضاحت ترجمہ سے ہوگئی، حشم بگرفت غصہ میں ہوگیا، استوار مضبوط، واز بام جوسق بقعر خندق درانداز ند بام چھت، جوسق معرب ہے کوسک کا بمعنی محل، قعر خندق خندق کی گہرائی، لغاتِ کشوری، یکے از وزرائے نیک محضر ایک نیک عادت، طبیعت وزیر، روئے شفاعت شفاعت کا چہرہ، سفارش کے لئے چہرہ، سیاہ بیچارہ رامرکب توصیفی را علامت اضافت یہ مضاف الیہ ہے خطائے مضاف یعنی دریں خطائے سیاہ بے چارہ نیست، اس میں بیچارہ حبشی کی کوئی غلطی نہیں، سائر بندگاں تمام غلام، بنوازش خداوندی شاہی نوازش اور عطا کے، متعوّد اند خوگر (عادی) ہیں، در مفاوضت او از مفاعلت ہر ایک کا دوسرے کو اپنے تئیں سونپ دینا، (مراد) جماع وہمبستری ہے، چہ شدے چہ برائے تعظیم وتفخیم ہے، اور لفظ بہ محذوف ہے کیا ہی بہتر ہوتا، از بہائے کنیزک کنیزک کی قیمت سے، افزوں تر زیادہ، انعام دادمے انعام دیتا، یہاں انعام محذوف ہے، دریں معنی اسی بارے میں، تشنۂ سوختہ مرکب توصیفی جلا بھنا پیاسا، چشمۂ حیوان آب حیات کا چشمہ جس کے بارے میں مشہور کہ اسے پی کر مرتا نہیں مگر کبھی تو مرے گا بہار باراں میں کہا کہ حیوان کے معنی جاندار کے جو منطقی لیتے ہیں درست نہیں گو ساری معقول کی کتاب اس سے پر ہیں یہاں حیوان سے مراد زندگی ہے۔ پیلِ دماں مست ہاتھی، اندیشد از اندیشیدن سوچنا، فکر کرنا، یعنی جلا بھنا دھوپ کا پھر زیادہ پیاسہ کو مل جائے پانی اور وہ بھی آب حیات بغیر پئے نہ مانے گا چاہے سامنے مست بگڑا ہوا ہاتھی ہو، ملحد گرسنہ ملحد بے دین، گرسنہ بھوکا، برخواں دسترخوان پر، باور نکند یقین نہ کرے، مطلب بے دین بھوکا آدمی تنہا مکان میں دسترخوان پر بیٹھا ہو بغیر کھائے نہ مانے گا چاہے رمضان کا مہینہ ہو اسے اس کی کیا فکر یہی حال اس حبشی غلام کا تھا کیا عجیب مثال بیان کی، اکنوں سیاہ را بتو بخشیدم بتو تیری وجہ سے ب سبب کے لئے، بخشیدم معاف کردیا میں نے، نیم خوردہ سگ کتے کا جھوٹا، ہم بھی، اورا شاید اسی کو لائق ہے، ہرگز اورا بدوستی مپسند بدوستی، برائے دوستی مت پسند کر، کہ رود جو کہ جائے، جائے ناپسندیدہ مرکب توصیفی، ناپسند جگہ، تشنہ را الخ، زلال صاف، شیریں پانی، دہان گندیدہ جس کے منہ سے بدبو آتی ہو۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو اپنے چھوٹوں پر زیادہ ناراض ہو کر انہیں ایک دم سزا نہ دینی چاہئے بلکہ عفو ودرگذر اور تحمل کا معاملہ کرنا چاہئے ورنہ اس طرح ندامت اٹھانی پڑے گی جیسے اس بادشاہ کو نیز یہ بھی معلوم ہو ایسے موقع پر کوئی اچھی مناسب بات کہے اسے مان لینا چاہئے۔

ترکیب:　ہرگز اورا بدوستی مپسند ☆ کہ رود جائے ناپسندیدہ

مپسند فعل نہی ضمیر فاعل ہرگز برائے تاکید وتنبیہ، بدوستی ب جار بمعنی واسطے، دوستی مجرور ہو کر متعلق از فعل نہی اورا ضمیر مفعول کی اور یہ معطوف ہے، ہر کہ اسم موصول رود فعل ضمیر فاعل کا جائے ناپسندیدہ مرکب توصیفی ہو کر ظرف مکان مفعول فیہ فعل اپنے فاعل ضمیر اور ظرف مکان سے مل کر صلہ ہو کر اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت اورا موصوف کی موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول بہ مپسند فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تاکید یہ ہوا۔

تشنہ را دل نخواہد آبِ زلال ☆ نیم خوردہ دہانِ گندیدہ

نخواہد فعل مضارع منفی، دل مضاف، تشنہ مضاف الیہ، را علامت اضافت مرکب اضافی ہو کر فاعل نخواہ کا، آبِ زلال مرکب توصیفی ہو کر پھر موصوف، ہر کہ بود اسم موصول محذوف بُود فعل ناقص ضمیر اسم ہے جو راجع ہے آب زلال کی طرف، نیم خوردہ مضاف دہان گندیدہ مضاف الیہ دہان گندیدہ کا جھوٹا، مرکب اضافی ہو کر خبر بود فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر صلہ ہر کہ اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر صفت آب زلال کی موصوف اپنی صفت سے مل کر مفعول نخواہد کا وہ اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

اسکندرِ رومی را پرسیدند کہ دیارِ مشرق ومغرب را بچہ گرفتی

حکایت: اسکندر رومی سے پوچھا لوگوں نے کہ مشرق اور مغرب کے ممالک کیسے پکڑے (فتح کئے تو نے)

کہ مُلوکِ پیشیں را خزائن وعمر ومُلک ولشکر بیش ازیں بود وچنیں فتحے میسر نشد

کہ پہلے بادشاہوں کے خزانے اور عمر اور ملک اور لشکر اس سے زیادہ تھے اور (انہیں پھر بھی) ایسی فتح میسر نہ ہوئی

گفت بعونِ اللہ عزّ وجل ہر مُملکتے را کہ بگرفتم رعیتش را نیازردم

کہا اس نے اللہ عزوجل کی مدد سے جس سلطنت کو فتح کیا میں نے اس کی رعایا کو نہ ستایا میں نے

ورسومِ خیراتِ گذشتگاں باطل نہ کردم ونامِ پادشاہاں جز بہ نکوئی نبردم

اور گزرے ہوئے لوگوں کی اچھی رسوم (طریقہ) باطل (ختم) نہ کئے میں نے اور بادشاہوں کا نام سوائے اچھائی کے نہ لیا میں نے

بیت

بزرگش نخوانند اہلِ خرد ☆ کہ نام بزرگاں بزشتی برد

جو عاقل ہے اس کو بڑا نہ کہے ☆ بڑوں کا برائی سے جو نام لے

اس کو بڑا نہیں مانتے عقل والے ☆ جو بڑوں کا نام برائی سے لے

کہ یہ غیبت اور کم ظرفی کی بات ہے کہ اس کو بھی لوگ اس کے بعد برا کہیں گے۔

قطعہ

ایں ہمہ ہیچ ست چوں می بگذرد ☆ بخت وتخت وامر ونہی وگیر دار

کچھ نہیں سب ایک دن جب جائے گی ☆ یہ نصیبہ تخت حکومت بے قرار

یہ سب کچھ بھی نہیں جب کہ گذرتا رہتا ہے نصیبہ اور تخت شاہی اور حکم چلانا اور روکنا اور پکڑ دھکڑ اور (حکومت)

نام نیک رفتگاں ضائع مکن　　تا بماند نامِ نیکت بر قرار

نام اچھا پہلوں کا ضائع نہ کر　　تا کہ رہوے نام تیرا برقرار

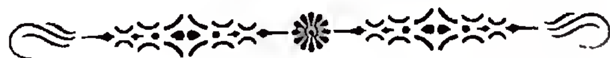
گئے ہوئے لوگوں کا اچھا نام ضائع مت کر　　تا کہ رہے تیرا اچھا نام برقرار (باقی)

تشریحِ الفاظ: اسکندر رومی یونان کے ایک مشہور بادشاہ کا نام جس کو سکندر ذوالقرنین بھی کہتے ہیں جس کا ذکر قرآن شریف کے سولہویں پارے کے دوسری رکوع میں ہے دوقرن والا یعنی مشرق ومغرب والا، یا دو خوبصورت سیاہ گیسو والا یا اس کی پیشانی پر دو ابھرے نشانی تھے یہ اسکندر بن فیلقوس بن بطرس الخ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے تھا، اسی کے نام پر علامہ نظامیؒ کا سکندر نامہ ہے رزم میں جس میں اس کے سارے حالات ہیں، دیار مشرق ومغرب پورب اور پچھم کے ممالک، بچہ گرفتی کس وجہ سے لئے (فتح کئے تو نے) کہ ملوکِ پیشیں را کہ بمعنی باوجودیکہ پہلے بادشاہوں کے را علامت اضافت اور یہ مضاف الیہ ہوسکتا ہے، خزائن جمع خزانہ یا خزینہ، وعمرو ملک ولشکر بذریعہ عطف سب مل کر مضاف ہوا، لشکر فوج، ہر مملکت ہر سلطنت، رسوم خیرات گذشتگاں رسم کی جمع یہاں مراد طریقہ، خیرات خیر کی جمع اچھے طریقے، گذشتہ کی جمع ہ گاف سے بدل کر گذشتگاں ہوئی گزرے ہوئے لوگ، باطل نکردم غلط، بیکار، ختم، ختم نہیں کئے میں نے، جز بہ نکوئی نبردم پہلے بادشاہوں کا نام اچھائی سے لیا۔

حکایت کا مقصد　بادشاہوں کو چاہئے جب وہ کسی ملک کو فتح کریں سکندر کی طرح اس کی پبلک کو نہ ستائیں اور پہلے بادشاہوں کے اچھے طریقے رائج رکھیں اور ان کا نام اچھائی کے ساتھ لیں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ سب لوگ اس سے مانوس ہو کر اس کے مطیع ہوں گے اور ملک مضبوط ہوگا آج یہ بات کہاں چلی گئی؟

ترکیب: بزرگش نخوانند اہل خرد ☆ کہ نام بزرگاں بزشتی برد　نخوانند فعل، اہل خرد مرکب اضافی ہو کر فاعل، بزرگ ش ش مفعولِ اول، بزرگ مفعول ثانی، یہ پورا جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم مصرعہ ثانیہ مبتدا مؤخر اس طرح سے کہ بمعنی ہر کہ اسم موصول، بُرد فعل ضمیر فاعل جو راجع ہر کہ کی طرف، نامِ بزرگاں مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، بزشتی جار مجرور سے مل کر متعلق فعل برد کے فعل با فاعل ومتعلق ومفعول جملہ ہو کر صلہ موصول صلہ سے مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

پورا ہوا پہلا باب گلستاں بحمد اللہ تعالیٰ مع ترجمہ ونثر ونظم ومع شرح وترکیب بتاریخ ۱۸/ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ بروز یکشنبہ بعد ظہر در دفتر مدرسہ ہذا ضیاء العلوم آصف آباد بلند شہر۔



باب دوم در اخلاق درویشاں

دوسرا باب درویشوں (اہل اللہ) کے اخلاق کے بیان میں

باب دوم مرکب توصیفی، مبتدا، در جار، اخلاق درویشاں مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق ثابت کے ہو کر خبر مبتدا ازابطہ محذوف مبتدا اپنی خبر اور رابطہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

حکایت

یکے از بزرگاں گفت پارسائی را چہ گوئی در حقِ فلاں عابد

حکایت: ایک بزرگ نے (بڑے آدمی نے) پوچھا ایک پارسا سے آپ کیا کہتے ہیں فلاں عابد کے حق میں

کہ دیگراں در حقِ وے بطعنہ سخن ہائے گفتہ اند گفت برظاہرش عیب نمی بینم

کیوں کہ دوسروں نے اس کے حق میں طعنہ زنی سے بات کہی ہے (کہتے ہیں) پارسا بولا بظاہر اس میں کوئی عیب نہیں دیکھتا ہوں میں

در باطنش غیب نمی دانم

اور اس کے باطن میں غیب (بن دیکھی چیز) (عیب) کو نہیں جانتا ہوں میں

قطعہ

ہر کہ را جامہ پارسا بینی
جس کا کرتا بزرگوں کا ہوا دیکھ
جس کا پرساؤں کا لباس دیکھے تو

پارسا دان و نیک مرد انگار
تو بظاہر جان اس کو پارسا
تو پارسا جان اور نیک مرد سمجھ

ورندانی کہ در نہانش چیست
گر نہ جانے اس کے باطن میں ہے کیا؟
اور اگر تو نہیں جانتا اس کے باطن میں کیا ہے؟

محتسب را درونِ خانہ چہ کار
محتسب کو گھر کے اندر کام کیا
کوتوال کو گھر کے اندر کیا کام

حکایت کا مقصد: کسی بزرگ کو کسی کے کسی کی برائی کرنے سے بدظن نہ ہونا چاہئے جب کہ بظاہر اس میں کوئی خامی نظر نہ آ رہی ہو خواہ بباطن اندر خانہ برا ہو ہم ظاہر کے مکلّف ہیں جیسے کوتوال نہ کہ باطن کے۔

تشریح الفاظ: یکے از بزرگاں یعنی ایک بزرگ، بڑا آدمی، مراد دولت مند، پارسائے یے وحدت کی، پارسا متقی پرہیز گار، گناہ سے خود کو بچانے والا، لغات کشوری، اخلاق جمع خلق کی عادت اور وہ ایسا ملکہ ہے جس سے اچھے اخلاق وافعال وجود میں آتے ہیں، اور درویش سے مراد اہل اللہ جمع درویشاں، شرح فارسی گلستاں، پارسا مشتق از پارس، پارس بمعنی محافظ وحفاظت معنی ہوئے حفاظت کرنے والا (پرہیز گار) کہ وہ بھی اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہے برائیوں سے، دیگراں درحق وے دوسرے اس کے حق میں، بطعنہ طعنہ زنی یا برائی سے، ب بمعنی از ہے، برظاہرش اس کے ظاہر پر اس کے ظاہر میں، درباطنش اور اس کے باطن میں، باطن سے مراد کسی کی پوشیدہ حالت جو دوسرے کے لئے بمنزل غیب ہے، بن دیکھی چیز، آنکھوں سے اوجھل، ظاہر ہے اس کا کسی اور کو کیا علم اور نہ کوئی اس کا مکلّف؟ ہر کہ را جامہ پارسا بنی بہار باراں میں کہا کہ راہر کہ را میں برائے واسطے ہے، ہر کہ را جس کے واسطے، جامہ پارسا بفک اضافت ورنہ جامہ کے اوپر ہمزہ ہوتا جامۂ پارسا، پرہیز گاروں کا کپڑا دیکھے تو اور ایک مطلب یہ ہے کہ پارسا جامہ وہ شخص ہے جس کا لباس پارساؤں جیسا ہو مراد ظاہری حال بزرگوں جیسا ہو، جامہ لباس، پوشاک، پہننے کے کپڑے، پارسادان پرہیز گار متقی جان، انگار امر از انگاشتن، جاننا بوجھنا، گمان کرنا، در دراصل وار تھا تخفیفاً ور کہہ دیا شعر میں اور اگر چہ، درنہانش اس کے باطن میں، نہاں پوشیدہ، مراد باطن، محتسب جسے قاضی نے مقرر کیا ہو کہ بروں کو بذریعہ تادیب برائی سے روکے، جیسے کوتوال وغیرہ وہ اس کے پابند نہیں کہ لوگوں کے گھروں میں گھس کر چھان بین کریں ہاں بظاہر کوئی شاہ راہ پر بدی کر رہا ہے اسے روکیں جیسے آئی ٹی یو سڑک سے آؤٹ کھڑے ہوئے ٹرک یا گاڑی کو نہیں چھیڑتا اور سڑک پر خلافِ قانون نہیں چھوڑتا یہی مطلب ہے محتسب را اندرون خانہ چہ کار کہ اسے گھر کے اندر کیا سروکار۔

ترکیب: ہر کہ را جامہ پارسا بینی ☆ پارسادان ونیک مرد انگار

ہر کہ اسم موصول را بمعنی اورا جامۂ اورا جامہ مضاف او مضاف الیہ را علامت مفعول پس یہ مفعول ہوا بینی فعل بافاعل فعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ سے مل کر مبتدا دوسرے مصرعہ میں داں امر ضمیر فاعل اورا مفعول اول محذوف، پارسا مفعول ثانی جملہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ وا وحرف عطف، انگار فعل امر ضمیر فاعل اورا محذوف مفعول اول، نیک مرد مرکب توصیفی مقلوبی ہے یہ مفعول ثانی، یہ سب جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر خبر مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، ورندانی (ایں) کہ درنہانش چیست ☆ محتسب را درونِ

خانہ چہ کار واو حرف عطف از بمعنی اگر حرف شرط ندانی فعل منفی با فاعل ضمیر، لفظ ایں محذوف مبین، کہ بیانیہ، چیست میں لفظ چہ مبتدا، است رابطہ، در جار نہالش مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق از است ہو کر خبر مبتدا اپنی خبر اور رابطہ سے مل کر بیان، مبین بیان سے مل کر مفعول ندانی کا، فعل فاعل اور مفعول سے مل کر شرط از حرف شرط کی، ہیچ مگو محذوف ہے مگو فعل ضمیر فاعل ہیچ مقولہ اور مفعول فعل اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معلول، محتسب را الخ کار محتسب مرکب اضافی مبتدا چہ خبر، درونِ خانہ اے اندر خانہ جار با مجرور متعلق از خبر چہ است رابطہ محذوف مبتدا خبر اور رابطہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ استفہامیہ ہو کر علت معلول علت سے مل کر جزا شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

درویشے را دیدم کہ سر بر آستانِ کعبہ می مالید ومی نالید

ایک درویش کو دیکھا میں نے کہ (وہ) سر کعبہ کی چوکھٹ پر (اس کے نیچے دیوار پر) ملتا تھا (رگڑ رہا تھا) اور رو رہا تھا

ومی گفت کہ یا غفور ویا رحیم تو دانی کہ از ظلوم وجہول چہ آید

اور کہہ رہا تھا کہ اے غفور اے رحیم تو جانتا ہے کہ (مجھ پر غلط ہے) زیادہ ظالم اور زیادہ جاہل سے کیا آوے یعنی کیا نیکی ہو سکے

قطعہ

عذرِ تقصیر خدمت آوردم کہ ندارم بطاعت استظہار

لے کے آیا اپنی طاعت میں کمی نہیں طاعت پہ بھروسہ استظہار

خدمت (عبادت) کی کمی کا عذر لایا ہوں اس لئے کہ نہیں رکھتا ہوں عبادت پھر بھروسہ

عاصیاں از گناہ توبہ کنند عارفاں از عبادت استغفار

گناہ سے توبہ کریں ہیں گنہگار اور عارف طاعت پر بھی استغفار

گناہ گار گناہ سے توبہ کرتے ہیں اور عارف لوگ اپنی عبادت سے استغفار کرتے ہیں کہ شاید کوئی کمی رہ گئی ہو

عابداں جزائے طاعت خواہد وبازرگاناں بہائے بضاعت من بندہ امید آوردہ ام

عابد لوگ عبادت کا بدلا چاہتے ہیں اور سوداگر سامان کی قیمت میں بندہ امید لے کر آیا ہوں

نہ طاعت بدر یوزہ آمدہ ام نہ بتجارت، فقرہ إصنع بنا ما أنت أهله

نہ بندگی بھیک کے واسطے آیا ہوں نہ کہ تجارت کے واسطے، فقرہ کر ہمارے ساتھ وہ جس کا تو اہل ہے

ولا تفعل بنا ما نحن بأهله

اور نہ کر ہمارے ساتھ وہ کہ ہم اس کے اہل ہیں

یعنی آپ تو عفو وکرم کے اہل ہیں اس لئے اپنے فضل سے معاف فرمادیں اور ہم بسبب جرم کے سزا کے مستحق ہیں اے اللہ معافی دے دے آمین۔

﴿بیت﴾

گر کشی ور جرم بخشی روی وسر بر آستانم — بندہ را فرماں نباشد ہر چہ فرمائی برانم

چاہے مارے چاہے بخشے چہرہ سر بر آستاں — بندے کا فرماں نہیں ہے آپ کے وہ زیر فرماں

اگر تو مار ڈالے اور اگر جرم بخشے میرا چہرہ اور سر چوکھٹ پر — ہے غلام کا کوئی حکم نہیں جو تو حکم دے اس پر ہوں میں

﴿قطعہ﴾

بر درِ کعبہ سائلے دیدم — کہ ہمی گفت ومیگرستے خوش

در پہ کعبہ کے ملا سائل مجھے — کہہ رہا تھا رو رہا تھا بار بار

کعبہ کے دروازے پر ایک سائل کو دیکھا میں نے — جو کہہ رہا تھا اور رو رہا تھا بہت

می نگویم کہ طاعتم بپذیر — قلم عفو بر گناہم کش

میں نہیں کہتا عبادت کر قبول — معاف کرے میرے گناہ پروردگار

میں نہیں کہتا کہ میری عبادت قبول کر — (ہاں) معافی کا قلم میرے گناہ پر پھیر دے

تشریح الفاظ: درویشے را دیدم الخ ایک درویش کو دیکھا میں نے، درویش مفعول بہ را علامت مفعول، دیدم فعل با فاعل کہ بیانیہ ہے اس سے قبل لفظ ایں مبین محذوف ہے کہ کے بعد کا جملہ بیان واقع ہورہا ہے غفور صیغہ مبالغہ بہت معاف کرنے والا، رحیم صیغہ صفت نہایت رحم کرنے والا، ظلوم صیغہ مبالغہ جیسے جہول دونوں کے معنی زیادہ ظلم کرنے والا، اور زیادہ جاہل، انجان یہ اپنے آپ کو درویش نے اس مناسبت سے کہا جو قرآن میں ہے: انه كان ظلوما جهولا بیشک انسان ہے بڑا ظلم کرنے والا اپنے پر اور بڑا نادان، ممکن ہے لفظ نادان بطور پیار کے ہو آستانِ کعبہ سے مراد بعض نے روبروئے کعبہ لیا کہ چوکھٹ زیادہ اونچے پر ہے ناچیز کے نزدیک مراد چوکھٹ کے نیچے وہ دیوار کعبہ کا حصہ جس پر پیشانی رکھی جاسکے اور بعض حاجی ایسا کرتے ہیں، کعبہ مشتق از کعب، ابھارا ہوا جہاں کعبہ ہے سب سے پہلے وہ حصہ اور وہ زمین

پانی پر سے ابھری اس لئے کعبہ نام ہوا، جلالین شریف، عذر معذرت، تقصیر کوتاہی، کمی، خدمت عبادت، طاعت، استظہار از استفعال، مدد چاہنا، قوی پشت ہونا، لازمی معنی بھروسہ، اعتماد چاہنا، عارفاں جمع عارف کی، اللہ کی معرفت رکھنے والا، از عبادت استغفار عبادت سے استغفار، اللہ کی معرفت رکھنے والا یا ظاہری و باطنی شریعت کا جاننے والا، استغفار بایں معنی کہ عبادت میں کوئی کوتاہی ہوگئی ہو اس پر اللہ سے معافی چاہنا، عابداں الخ جمع عابد کی، جزائے طاعت عبادت کا بدل، بازرگاناں جمع بازارگان اور یہ بازارگان تھا بمعنی بازار میں گھوم پھرنے والا برائے تجارت یعنی سوداگر بازارگان جمع ہوئی، بہائے بضاعت پونجی، سامان کا مول قیمت، امید آوردہ ام امید لایا ہوں یعنی امیدوار ہوکر آیا ہوں، بدریوزہ ب واسطے کے لئے، بھیک مانگنے کے واسطے، نہ بتجارت نہ کہ تجارت کے واسطے، ب واسطے، گر کشی گر تو مار ڈالے، یعنی سزادے، ور اور اگر جرم بخشی جرم بخشے تو، روی وسر برآستانم میم مضاف الیہ روی وسر معطوف علیہ معطوف کا جو مضاف ہیں یعنی میں بہرحال تیرے آگے سربسجود ہیں سر جھکائے ہوئے ہوں، بندہ را فرماں فرمان وہ حکم، ہرچہ فرمائی برانم جو آپ کہیں اس پر کاربند ہوں اور میں کہہ بھی کیا سکتا ہوں، بردر کعبہ کعبہ کے دروازے پر، ہمی گفت ماضی استمراری یہاں اس کے معنی کہہ رہا تھا، دمی گرستے خوش یے زائدہ اور رورہا تھا لفظ خوش بمعنی اچھا، اور کبھی کثرت کے لئے آتا ہے یعنی بہت زیادہ، طاعتم بپذیر میری عبادت قبول کر، قلم عف برگناہم کش معافی کا قلم میری گناہ پر کھینچ یعنی معاف کردے۔

حکایت کا مقصد عبادت اللہ کی رضا کے لئے کریں اور یہ سمجھیں نہ معلوم کتنی کوتاہی اپنی عبادت میں ہورہی ہے اور ہر وقت اللہ سے ڈریں اور اپنے گناہ کی معافی مانگیں عبادت سے کسی دنیوی غرض کی طلب نہ ہو وہ تو خود ہی اللہ کی رضا کے بعد حاصل ہوجائے گی، ان شاء اللہ اگر تیرے لئے مقدر ہوگی۔

ترکیب قطعہ: عذر تقصیر خدمت آوردم ☆ کہ ندارم بطاعت استظہار

عذر مضاف، تقصیر مضاف الیہ مضاف، خدمت مضاف الیہ یہ سب مرکب اضافی ہوکر مفعول، آوردم فعل با فاعل یہ سب مل ملاکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معلل، کہ تعلیلیہ ندارم فعل و فاعل ضمیر بطاعت جار با مجرور متعلق از فعل، استظہار مفعول فعل بافاعل و متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر علت ہوا معلول کی پھر سب مل کر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

عاصیاں از گناہ توبہ کنند ☆ عارفاں از عبادت استغفار

توبہ کنند فعل مرکب، عاصیاں فاعل، از گناہ جار با مجرور متعلق از فعل بافاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ واو حرف عطف، مصرعہ ثانیہ سے پہلے محذوف، عارفاں فاعل، از عبادت جار مجرور متعلق از کنند استغفار کنند محذوف ہے وہ فعل ہے مرکب مع استغفار یا استغفار مفعول مانا جائے فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول سے مل کر جملہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

حکایت

عبد القادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روی بر حصا نہادہ بود

حکایت: حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا لوگوں نے کہ کعبہ کے حرم میں چہرہ و پیشانی کنکریوں پر رکھے ہوئے تھے

وی گفت اے خداوند بخشای واگر مستوجبِ عقوبتم مرا روزِ قیامت نا بینا بر انگیز

اور کہہ رہے تھے اے خدا بخش دے اور اگر سزا کا مستحق ہوں تو مجھے قیامت کے دن اندھا اٹھا

تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم

تا کہ نیکوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں میں

فرد

روئے بر خاکِ عجز می گویم — ہر سحر گہ کہ باد می آید

چہرہ عاجز مٹی پہ رکھ کر کہوں — ہر صبح کو جب کہ چلتی ہے یہ باد

چہرہ (پیشانی) عاجزی کی مٹی پر (رکھ کر) کہتا ہوں — ہر صبح کے وقت جب کہ ہوا چلتی ہے

اے کہ ہرگز فرامشت نکنم — ہیچت از بندہ یاد می آید

نہ کروں تجھ کو فراموش اے خدا — کیا تجھے بندے کی کچھ آتی ہے یاد

اے وہ ذات کہ ہرگز تجھے فراموش نہیں کرتا ہوں میں — کچھ تجھے بندے کی یاد آتی ہے

گویا ہوا کو مخاطب کر رہے ہیں کہ اے بادِ صبا تو ہی جنابِ باری میں میرا یہ پیغام پہونچا دے لیکن جو شہ رگ کے بھی قریب ہے وہاں ضرورت ہی کیا ہے۔

تشریح الفاظ: عبدالقادر الخ شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک بہت ہی مشہور و معروف بزرگ ہیں جنھیں پیرانِ پیر بھی کہتے ہیں، مضافات بغداد میں ایک جگہ جیلان ہے جسے فارسی میں گیلان کہتے ہیں، وہاں کے رہنے والے تھے، ۴۷۱ھ میں پیدا ہوئے اور بغداد وغیرہ جا کر علم حاصل کیا مسلکاً حنبلی تھے، ۵۶۱ھ میں وفات ہوئی اور آج بھی بغداد میں ان کا مزار لوگوں کے لئے زیارت گاہ بنا ہوا ہے، رحمۃ اللہ علیہ اللہ کی رحمت ہو ان پر، رحمۃ اللہ مرکب اضافی مبتدا ہے اور علیہ جار با مجرور متعلق از ثابت ہو کر خبر پھر جملہ اسمیہ خبریہ دعائیہ ہوا، کعبہ کے اردگرد کی کھلی جگہ اور وہ چاروں طرف کی عمارت کعبہ سے متعلق حرم کہلاتی ہے، حصا جمع حصاۃ کنکری، پتھری، یعنی بہت سے کنکری،

پھری، برحصا نہادہ بود یہ جملہ حال واقع ہے عبد القادر را مفعول ہے مرز بخشائیدن معاف کر، بخش دے، بخش دیجئے، مستوجب لائق، عقوبت سزا، م ضمیر متکلم اگر سزا کے لائق ہوں میں، نابینا برانگیز اندھا اٹھا، کہ جب اپنے دیکھیں اور یہ نہیں تو شرمندگی زیادہ ہوتی ہے ورنہ اتنی نہیں۔ روئے بر خاک عجز چہرہ عاجز مٹی پر یہاں اضافت موصوف کی صفت کی طرف، ہر سحر گہ ہر صبح کے وقت، کہ بادی آید جب کہ ہوا چلتی ہے جسے نسیم صبح کہتے ہیں یا ہوا سے مراد اللہ کے فضل وکرم کی ہوا کہ آخری شب اس کی طرف سے مغفرت اور فضل کی ہوا چلتی ہے کہ وہ وقت خاص طور سے مغفرت اور رحم وکرم کا ہے، ایکہ الخ یعنی اے وہ ذات کہ، ہر گز فرامشت دراصل فراموش تھا اور ت ضمیر مفعول ہے ہر گز فراموش تجھ کو نہیں کرتا ہوں میں، ہیچت از بندہ یاد می آید کچھ تجھ کو از بندہ یاد یعنی بندہ کی یاد آتی ہے یہاں، ت ضمیر مفعول ہے، حکایت کا مقصد یہ ہے بندہ کو چاہئے اپنی عبادت وریاضت پر مغرور نہ ہو بل کہ یہ خیال کرے کہ میری عبادت وغیرہ میں نامعلوم کیا کیا خامی رہ گئی ہیں اور ہمیشہ اللہ کے رحم وکرم اور اس کے فضل کا امیدوار رہے دیکھئے پیران پیر کو باوجود اتنے بڑے ولی کامل کہ جن کا پیر اپنے زمانے کے اولیاء کے کندھوں پر بلکہ ان کے سروں پر باعتبار رتبہ کے تھا تاہم کتنے جناب باری میں رورہے تھے اور بتارہے تھے اور ایک ہم ہیں پڑی نہ پڑی کا شور با پھولے نہیں سماتے اللہ ہماری حفاظت فرمائے، آمین۔

ترکیب: روئے بر خاک عجز می گویم ☆ ہر سحر گہ کہ بادی آید

می گویم فعل بافاعل ذو الحال، نہادہ محذوف شبہ فعل، بر جار خاکِ عجز مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق از نہادہ شبہ فعل یہ سب مل ملا کر حال ذو الحال حال سے مل کر فاعل ہر سحر گہ مبین کہ بیانیہ باد فاعل می آید فعل، فعل بافاعل جملہ ہو کر بیان، مبین با بیان ظرف زماں، می گویم فعل بافاعل وظرف زماں جملہ فعلیہ ہو کر قول شعر ثانی مقولہ اس کی ترکیب یوں۔

اے کہ ہر گز فرامشت نکنم ☆ ہیچت از بندہ یاد می آید

اے حرف ندا کہ بمعنی آنکہ اسم موصول ہر گز تاکید کے لئے، فرامش دراصل فراموش نکنم فعل مرکب منفی ضمیر فاعل ت ضمیر مفعول کی مل ملا کر صلہ موصول باصلہ منادی حرف ندا با ندا قائم مقام جملہ فعلیہ خبریہ ندائیہ، مصرعہ ثانیہ جواب ندا اس طرح یہ کہ ہیچ خبر، یاد اسم آید فعل ت ضمیر مفعول، از بندہ جار مجرور یہ دونوں جار مجرور متعلق از فعل ناقص اور وہ اپنے اسم وخبر اور متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ استفہامیہ ہو کر جواب ندا ندا جواب ندا سے مل کر مقولہ پہلے شعر قول کا پھر وہ اس سے مل کر جملہ قولیہ ہوا۔

حکایت

دُزدِے بخانۂ پارسائے در آمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت
حکایت: ایک فقیر ایک پارسا کے گھر میں آیا (گھس گیا) جتنا بھی ڈھونڈا کچھ نہ پایا
دل تنگ شد پارسا را خبر شد گلیمے کہ برآں خفتہ بود در راہِ دُزد انداخت تا محروم نشود
تنگ دل ہوا پارسا کو خبر ہوگئی وہ کملی جس پر سویا ہوا تھا چور کے راستہ میں ڈال دی تاکہ محروم نہ ہووے
یعنی خالی ہاتھ نہ جائے کمال ہے اس اعلیٰ ظرفی کا چور کے ساتھ یہ معاملہ؟

قطعہ

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا — دلِ دشمناں را نکردند تنگ
سنا ہے خدا کے ولی ایسے ہیں — دل دشمنوں کا کیا نہ ہے تنگ
سنا میں نے خدا کے راستہ کے مردوں نے (اللہ والوں نے نے) دشمنوں کا دل بھی نہ کیا تنگ
ترا کے میسر شود ایں مقام — کہ با دوستانت خلافست وجنگ
میسر تجھے کب ہو یہ مقام — تیری دوستوں سے ہے تکرار جنگ
تجھے کب میسر ہوویگا یہ مقام (مرتبہ) جب کہ دوستوں سے تیرا اختلاف ہے اور لڑائی
مُودّتِ اہل صفا چہ در روی وچہ در قفا نہ چناں کہ از پست عیب گیرند ودر پیشت میرند
صاف دل لوگوں کی محبت برابر ہے آگے اور برابر ہے پیچھے نہ ایسے کہ تیرے پیچھے عیب پکڑیں اور تیرے آگے مرے جاویں
یعنی مارے محبت کے ظاہری طور سے اور دل خالی۔

فرد

در برابر چو گوسپند سلیم — در قفا ہمچو گرگِ مردم در
سامنے بیچاری بکری کی طرح — پیٹھ پیچھے بھیڑیئے جیسے بنے
سامنے (ایسے) جیسے سلیم الطبع بکری کہ کسی کو کچھ نہیں کہتی نہ مارتی اور پیٹھ پیچھے آدمیوں کو پھاڑنے والے بھیڑیئے کی طرح

فرد

ہر کہ عیب دیگراں پیشِ تو آورد وشمرد ☆ بیگماں عیب تو پیشِ دیگراں خواہد بُرد

لائے اوروں کی کمی جو تیرے رو ☆ لائے گا ان کی بھی تیرے رو برو

جو دوسروں کا عیب تیرے سامنے لایا اور گنا بے شک تیرا عیب دوسروں کے سامنے لے جائے گا

تشریح الفاظ: دزدے ایک چور فاعل ہے، در زائد، آمد آیا یہ فعل ہوا، بخانہ درویش درویش کے گھر میں یہ ظرف مکان ہے، چندانکہ جتنا کہ، جس قدر کہ، طلب کرد ڈھونڈا، طلب کیا، فعل مرکب ہے، چیزے نیافت کچھ نہ پایا، دل تنگ شد یعنی تنگ دل ہوا، گلیمے عبارت یوں آں گلیمے کہ براں خفتہ بود وہ کملی کہ جس پر سویا ہوا تھا، مردانِ خدا سے مراد خدا کے راستے کے مرد مراد راہِ سلوک طے کرنے والے، (اللہ والے لوگ) ایں مقام یہ رتبہ کیسے ملے گا، جوان کملی والے بزرگ کا تھا دشمن (چور) کے ساتھ ہمدردی خیر خواہی کا معاملہ کرنے کے سبب کہ با دوستانت الخ جب کہ یاروں سے بھی ہر وقت تیری جنگ ہے، چہ جائیکہ غیروں کے ساتھ ان سے بدرجۂ اولی، مؤدت محبت، دوستی، اہلِ صفا صاف باطن، روشن دل لوگ، چہ دو مرتبہ آیا بمعنی برابر ہے، درروی سامنے، درقفا پیچھے، عیب گیرند غیبت بیان کریں، در پشت اور تیرے آگے سامنے مرے جاویں یعنی مارے محبت کے اور بظاہر قربان ہوویں۔ در برابر سامنے، گوسپند سلیم مرکب توصیفی بیچاری مسکین بکری، درقفا پیچھے، گرگ مردم در مرکب توصیفی لوگوں کو پھاڑنے والا بھیڑیا، ہر کہ الخ عیب دیگراں مرکب اضافی دوسروں کا عیب، پیشِ تو آ تیرے آگے، وشمرد اور گنوایا، بتایا، عیب تو تیرا عیب، دوسروں کے سامنے لے جائے گا، ان سے بتائیے گا، اس لئے اسے کسی کا عیب بیان کرنے سے روک دے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش، فقیر اور اہل اللہ کو چاہئے کہ مخالف اور دشمن کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کریں اور کسی کی غیبت نہ سُنیں اور نہ کریں۔

ترکیب آخری شعر کی

ہر کہ عیب دیگراں پیشِ تو آورد وشمرد ☆ بیگماں عیب تو پیشِ دیگراں خواہد بُرد

ہر کہ اسم موصول، آورد وشمرد معطوف علیہ معطوف سے مل کر دونوں فعل با فاعل ضمیر عیب دیگراں مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، پیشِ تو مرکب اضافی ہو کر ظرفِ مکان فعل با فاعل ومفعول وظرف مکان جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا، بیگماں برائے تاکیدِ فعل، عیب تو مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، پیشِ دیگراں مرکب اضافی ظرف مکان، خواہد برد فعل ضمیر فاعل جو

راجع ہے ہر کہ کی طرف فعل فاعل ومفعول وظرف مکان جملہ ہو کر خبر مبتدا او خبر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

حکایت: تنے چند از روندگاں متفق سیاحت بودند وشریک رنج وراحت خواستم کہ مرافقت کنم

چند سیاح ہمسفر تھے (اور ایک دوسرے کے) رنج وراحت میں شریک میں نے چاہا تا کہ موافقت کروں ساتھ لگوں

موافقت نکردند گفتم ایں از کرم اخلاق بزرگاں بدیع ست روی از مصاحبت درویشاں بگردانیدن

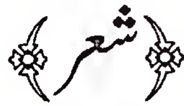
موافقت نہ کی انھوں نے وہ راضی نہ ہوئے کہا میں نے کہ یہ بات بزرگوں کے اخلاق کے کرم سے دور ہے فقیروں کی صحبت سے چہرہ پھیرنا

وفائدہ دریغ داشتن کہ من در نفس خویش ایں قدر قوت وسرعت ہمی شناسم

اور فائدہ پہونچانے میں دریغ رکھنا یا فائدہ پوشیدہ رکھنا کہ میں اپنی ذات میں اس قدر قوت وپھرتی پہچانتا ہوں

کہ در خدمتِ مرد ماں یارِ شاطر باشم نہ بارِ خاطر

کہ لوگوں کی خدمت میں چست یار رہوں گا نہ دل کا بوجھ



اِنْ لَمْ اَکُنْ رَاکِبَ الْمَوَاشِی اَسْعیٰ لَکُم حَامِلَ الْغَوَاشِی

اگر چہ نہیں ہوں میں کسی چوپائے کا سوار (تاہم) تمہارے لئے کوشش کروں گا زین پوش اٹھانے والا (بن کر)

یکے ازاں میاں گفت ازیں سخن کہ شنیدی دل تنگ مدار کہ دریں روزہا دُزدے

ایک ان میں سے بولا اس بات سے جو تو نے سنی دل تنگ مت رکھ (تنگ دل مت ہو) کہ انہیں دنوں میں ایک چور

بصورت درویشاں بر آمدہ بود خود را در سلک صحبتِ ما منتظم کرد

درویشوں کی صورت میں (لباس میں) آ گیا تھا اپنے کو ہماری صحبت کی لڑی میں منسلک کر دیا پرو دیا



چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

کون ہے کپڑے میں جانے لوگ کیا؟ لکھنے والا جانے ہے نامہ میں کیا

کیا جانیں لوگ کہ لباس میں کون ہے (کیسا آدمی ہے) لکھنے والا جانتا ہے خط میں کیا (لکھا ہوا) ہے

از انجا کہ سلامت حال درویشاں ست گمانِ فضولش نبردند وبیاری قبولش کردند

اس وجہ سے کہ درویشوں کا حال سلامت ہے (برائی وبدگمانی سے) فضول گمان اسے نہ کیا اور (اپنی) یاری میں اسے قبول کرلیا

مثنوی

صورتِ حالِ عارفاں دلق ست　　این قدر بس چو رُوی در خلق ست

سن ظاہر حال عارف دلق ہے　　اتنا بس ہے گر برائے خلق ہے

عارفوں کے حال کی صورت گدڑی ہے (ظاہری یہ مقدار (یہ بات) کافی ہے اگر چہرہ مخلوق میں ہے حال) (مخلوق کے دکھاوے کے لئے ہے)

در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش　　تاج بر سر نہ وعَلم بر دوش

کر عمل اچھا پھر تو جو بھی چاہ　　تاج سر پر جھنڈا کندھے پر ہو خواہ

عمل میں کوشش کر اور جو چاہے تو پہن　　تاج سر پر رکھ اور جنڈا کندھے پر

ترک دنیا وشہوت ست وہوس　　پارسائی نہ ترکِ جامہ وبس

دنیا شہوت اور ہوس کا چھوڑنا　　پارسائی نہ کہ کپڑا چھوڑنا

دنیا اور شہوت اور خواہش کا چھوڑنا ہے پارسائی نہ لباس (غیر مشروع) کا چھوڑنا اور بس یعنی فقط لباس کا چھوڑنا نہیں ہے

در قزا گند مرد باید بود　　بر مخنث سلاح جنگ چہ سود

ہو قزا گند میں بہادر کہنا کیا　　اور مخنث پر سلاحِ جنگ سے کیا؟

قزا گند میں بہادر مرد چاہئے ہونا　　ہیجڑے پر جنگ کے ہتھیار سے کیا فائدہ

یعنی خالی بظاہر بزرگوں کا لباس رکھنے سے کیا فائدہ اس سے تو یہ اچھا ہے کہ اعمال اچھے ہوں خواہ لباس کیسا ہی ہو، سر پر تاج رکھے یا کندھے پر جھنڈا۔ یہ مطلب نہیں کہ کیسا ہی لباس پہنو اور آگے بزرگی کی حقیقت سمجھا رہے ہیں کہ دنیاداری اور خواہش نفس اور بیجا دنیا کی ہوس چھوڑنے کا نام ہے پارسائی اور بزرگی نا کہ خالی غیر مشروع اور نامناسب لباس کا چھوڑنا ہی بزرگی گو یہ پسندیدہ تو ہے مگر صرف اور صرف اسی کا نام بزرگی نہیں، اگر ضرورت پڑے تو بادشاہ تاج بھی پہنے گا اور سپاہی ہوگا تو جھنڈا کندھے پر رکھے گا، جس طرح ریشمی لباس جنگ میں بہادر مردوں کو زیب دیوے نہ کہ بزدلوں کو جیسے ہتھیار ہیجڑے کو دینے سے کیا فائدہ ایسے ہی بزرگوں کا لباس بھلے آدمیوں کو سجے نہ کہ بروں کو۔

تشریح الفاظ: تنے چند چند آدمی، تن آدمیوں کے لئے بولتے ہیں جیسے راس جانورں کے لئے جیسے ایک راس بیل، بھینس وغیرہ، از روندگاں رونده کی جمع، چلنے والا، سفر کرنے والا، یعنی بہت گھومنے پھرنے والا، سفر کرنے والا، متفق سیاحت گھومنے سفر کرنے میں متفق، بمعنی ہم سفر، شریک رنج وراحت مرکب اضافی ایک دوسرے کے رنج وراحت میں شریک، مرافقت کنم مراد مرافقت سے ایک کا دوسرے کے ساتھ ہونا، رفیق ہونا یا ساتھ

لگنا، موافقت نکردند میری بات کی موافقت نہ کی، میری بات قبول نہ کی، از کرم اخلاقِ بزرگاں بزرگوں کے اخلاق، بڑے اخلاق یا بزرگوں کے اخلاق کی شرافت سے کرم صفت ہے، بمعنی بزرگی سخاوت اور مضاف اخلاق مضاف الیہ کی طرف اضافت صفت کی موصوف کی طرف، بدیع ست دور ہے بدیع کے معنی عجیب کے بھی ہیں، فائدہ دریغ داشتن مرادی معنی فائدہ پوشیدہ یا بند رکھنا، مصاحبت ایک کا دوسرے کے ساتھ ہونا صاحب ہونا یا بمعنی صحبت اختیار کرنا، یار شاطر چست یار، نہ بارِ خاطر نہ دل کا بوجھ، قوت طاقت، سرعت پھرتی، چستی، راکب سوار ہونے والا، مواشی جمع ماشیہ کی چوپایہ، اسعی کوشش کروں گا میں، فعل مضارع متکلم، حامل اٹھانے والا، غواشی غاشیہ کی جمع، زین پوش یعنی اگرچہ میرے پاس سواری نہیں کم از کم تمہاری خدمت کرتا رہوں گا، دریں روزہا ان گزرے دنوں میں، یا اسی مدتِ گزشتہ میں، اسی دوران میں، بصورت درویشاں درویشوں کی صورت میں، (لباس میں) برآمدہ بود برزائد ہے یعنی آمدہ بود آیا تھا، درسلک صحبت ما ہماری صحبت کی لڑی میں، منتظم کرد منسلک کیا، پرویا، جامہ کپڑا، لباس، نامہ خط، اور لوگوں کو معلوم نہیں کہ لباس میں کیسا آدمی جیسے خط میں کیا لکھا ہے کسی کو کیا خبر بغیر دیکھے ہاں لکھنے والے کو ہے، ازانجا چوں کہ، اس وجہ سے، سلامت حال درویشاں حال درویشاں مبتدا سلامت ست خبر یعنی درویشوں کا حال صحیح سلامت ہے بدگمانی سے، صورت حال عارفاں دلق ست درویشوں کا حال کا ظاہر لباس گدڑی ہے یعنی ظاہری حال اور علامت گدڑی کا لباس ہے، اور جو دکھاوے کے لئے یہ پہنے کہ لوگ اسے بزرگ جانیں بس اتنا ہی کافی ہے، تاج جو بادشاہ امراء سر پر زیب تن کرتے ہیں، علم جھنڈا جو جنگ میں کندھے پر اٹھاتے ہیں، قزاگند ایک ریشمی لباس جو جنگ میں پہنا جاتا ہے کہ اس پر تلوار وغیرہ اثر نہیں کرتی کیوں کہ وہ بہت نرم ہوتا ہے۔

روزے تا بشب رفتہ بودیم وشبانگہ در پائے حصارے خفتہ کہ دُزدِ بے توفیق

ایک دن رات تک چلے تھے ہم اور رات کے وقت (قلعہ کی) ایک دیوار کے نیچے سوئے تھے کہ بے توفیق چور نے

ابریق رفیق برداشت کہ بطہارت میروم وبغاوت بُرد

ساتھی کا لوٹا اٹھایا (اور بولا) کہ طہارت کے لئے (استنجے کے لئے) جاتا ہوں میں اور لوٹ کر لے گیا



فرد

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد	جامۂ کعبہ را جُلِ خر کرد
پارسا کو دیکھ خرقہ پہن کر	جامۂ کعبہ بنایا مجلِ خر
(اُس) پارسا کو دیکھ جس نے گدڑی پہنی	کعبہ کے کپڑا (غلاف کو) گدھے کی جھول کیا (بنایا)

پارسا سے مراد وہ چور جس نے بزرگوں جیسا لباس گدڑی پہنی یعنی جو بظاہر بزرگ بنا تھا گویا اس کے بدن پر وہ لباس ایسا ہوا جیسا کعبہ کے غلاف کو گدھے کی جھول بنایا جائے۔

چندانکہ از درویشاں غائب شد ببرجے برفت وڈُرجے بدزدید تا روز روشن شد

جتنا کہ یا جیسے ہی وہ درویشوں سے غائب ہوا ایک گنبد میں گیا اور ایک ڈبیہ چرائی جب تک دن خوب روشن ہوا (خوب دن چڑھ گیا)

آں تاریک رو مبلغے راہ رفتہ بود ورفیقانِ بیگناہ خفتہ بامداداں ہمہ را بہ قلعہ در آوردند و بزدند

وہ سیاہ رُو کافی راستہ چلا گیا تھا اور بیگناہ ساتھی سوئے ہوئے تھے صبح کو وہ لوگ سب کو قلعہ میں لائے اور مارا (پٹائی کی)

درزنداں کردند ازاں تاریخ ترکِ صحبت گفتیم وطریقِ عزلت گرفتیم السلامۃُ فی الوَحدۃِ.

اور جیل کر دیا (بھیجدیا) اس روز سے صحبت غیر کا ترک کہا ہم نے (یعنی اجنبی کو ساتھ لگانا چھوڑ دیا) اور تنہائی کا راستہ اختیار کیا ہم نے کہ سلامتی تنہائی میں ہے

قطعہ

چو از قومے یکے بیدانشی کرد	نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
قوم سے جب ایک نے نادانی کی	نہ رہی عزت بڑے اور چھوٹے کی
جب کسی قوم میں سے ایک نے ناسمجھی (کا کام) کیا	نہ چھوٹے کی عزت رہتی ہے نہ بڑے کی
نمی بینی کہ گاوے در علف زار	بیالا ید ہمہ گاوانِ دہ را
کھیت میں گر گائے جائے تو کہیں	چر گئی ہیں ساری گائیں گاؤں کی
کیا نہیں دیکھتا ہے تو ایک گائے کھیت میں	ملوث کردیتی ہے گاؤں کی تمام گایوں کو (بدنام) کردیتی ہے

جیسے قوم میں ایک نے بدنامی کا کام کیا پوری قوم بدنام ہوتی ہے جس طرح کسی کے کھیت میں ایک گائے یا بیل غلط گھس کر چرنے لگے تو کہا جاتا ہے پورا لینڈھا گھسار کھا یعنی ساری گائے گھسا کر کھیت اجاڑ دیا۔

گفتم سپاس ومنت خدائے عزوجل را کہ از فوائدِ درویشاں محروم نماند اگرچہ بصورت

میں نے کہا کہ خدائے عزوجل کا شکر واحسان کہ درویشوں کے فائدے سے محروم نہ رہا میں نے اگرچہ بظاہر

از صحبت جدا افتادم بدیں حکایت کہ گفتی مستفید گشتم وامثال مراہمہ ایں نصیحت بکار آید

ان کی صحبت سے جدا ہو گیا میں اور اس حکایت سے جو تو نے کہی (سنائی) مستفید ہوا میں اور مجھ جیسوں کو ساری عمر یہ نصیحت کام آئے گی

مثنوی

بیک نا تراشیدہ در مجلسے ‏ ‏ بر نجد دل ہوشمنداں بسے

ناموافق کوئی مجلس میں ہو گر ‏ ‏ ہووے دل رنجیدہ تر اس کی وجہ سے

ایک غیر مہذب کسی مجلس میں ‏ ‏ رنجیدہ ہوگا بہت سے عقلمندوں کا دل

اگر بہ کہٗ پُر کنند از گلاب ‏ ‏ سگے در وے اتد کند منجلاب

اگر حوض میں بھر دیں عرق گلاب ‏ ‏ گرے کتا اس میں کرے گا خراب، دیگر کرے منجلاب

اگر حوض بھر دیں عرق گلاب سے ایک کتا اس میں گرے تو کردے گا (بنادے گا) چوبچہ، گندہ گڈھا

مثال دے کر بتا رہے ہیں جس طرح ایک حوض خواہ عرق گلاب سے بھرا ہو ایک کتّا اس میں گر جائے اُسے ناپاک کردے گا ایسے ہی کسی مجلس میں کوئی غیر مہذب اور جاہل جا گھسے سب کو پریشان کردے گا۔

تشریح الفاظ: روزے تابشب ایک دن، تابشب غایت ہے، رفتہ بودیم ایک دن چلے تھے ہم رات تک یعنی پورے دن بھر چلے، وشبانگہ اور رات کے وقت، حصارے ایک دیوار میں یعنی دیوار کے نیچے مراد دیوار سے کسی قلعہ کی دیوار ہے، خفتہ اے خفتہ بودیم معطوف ہے رفتہ بودیم پر چلے تھے پھر دیوار کے نیچے تھک کر سو گئے تھے، دزدے بے توفیق مرکب توصیفی بے توفیق چور جسے کار خیر کی توفیق نہ ہو، ابریق رفیق مرکب اضافی ساتھی کا لوٹا، کہ بطہارت الخ اس سے قبل گفت محذوف ہے اور بولا، بطہارت می روم طہارت لینے یعنی استنجے کرنے پھر اس کے بعد آب دست لینے کے لئے جارہا ہوں، لوٹا لے کر، وبغارت بُرد غارت لوٹ مار کرنا، اور لوٹ کر لے گیا جھوٹ بول کر، پارسا بیں الخ مراد پارسا سے تحقیراً وہی چور ہے، خرقہ گدڑی، دربر کردن سینہ میں کرنا یعنی پہننا، جامۂ کعبہ کعبہ کا کپڑا، غلاف کعبہ، جُل خر گدھے کی جھول، چندانکہ مرادی معنی جیسے ہی، ببرجے ایک قلعہ میں، درج ڈبہ جس میں قیمتی چیز موتی وغیرہ رکھیں، آں تاریک رووہ سیاہ رُو کا یعنی گناہ گار چور، مبلغے راہ مبلغ سے مراد ایک خاص مقدار راستہ کی، بامداداں صبح کے وقت، بہ قلعہ درآ اور دند ب بمعنی میں آگے، صلہ درآ رہا ہے، ترک صحبت گفتن کسی کو ساتھ نہ رکھنے کا عہد کرنا، وطریق عزلت گرفتیم مرکب اضافی اور تنہائی کا راستہ اختیار کیا ہم نے، السلامۃ صحیح سلامت رہنا آفات بلیات سے، فی الوحدۃ تنہائی میں، السلامۃ مبتدا، فی الوحدۃ جار مجرور متعلق کائن کے ہوکر خبر یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہے، سپاس ومنّت معطوف علیہ ومعطوف مضاف، شکر اور احسان، خدائے عزوجل مضاف الیہ خدائے غالب اور بزرگ کا عزوجل دونوں صفت خدا کی ہیں، فوائد جمع فائدہ کی اگرچہ بصورت، اگرچہ بظاہر، ازصحبت یعنی ازصحبت درویشاں، درویشوں کی صحبت سے جدا، الگ رہا

میں نے جیسا کہ یہاں سعدی کو الگ کر دیا گیا تھا، بدیں حکایت ایں تھا الف کو دال سے بدل دیا اسم اشارہ کے الف پر ب آنے سے تیسر المبتدی، مستفید گشتم فائدہ مند ہوا میں، امثال مراجھ جیسوں کو اس حکایت سے، ہمہ عمر ساری عمر، بکار آید کام آدیگی گویا ب زائد از روئے ترجمہ محاوری، بیک ناتراشیدہ ب سبب کے لئے ناتراشیدہ، غیر تربیت یافتہ بے تمیز، غیر مہذب، مرد ترجمہ ایک بے تمیز کی وجہ سے، در مجلسے کسی مجلس میں، یے تنکیر، نکرہ کے لئے، برنجد مضارع واحد غائب، رنجیدہ ہوجاتا ہے، دل ہوشمنداں مرکب اضافی، بہت سے عقلمندوں کا دل، یہ فاعل ہے برنجد کا، بیک ارنج جار با مجرور متعلق ہے اور در مجلسے ظرف مکاں اور یہ جملہ خبریہ ہے، برکہ حوض، پرکند بھریں، ازگلاب یا تو گلاب کا پھول یا عرقِ گلاب اور یہی معنی زیادہ مناسب ہیں، مثنوی میں ایک جگہ گلاب سے عرقِ گلاب مراد ہے چوں کہ گل رفت و گلشن شد خراب، بوئے گل از کے جویم از گلاب، جب پھول کیا گلشن خراب ہوا پھول کی خوشبو کس سے ڈھونڈیں؟ گلاب سے؟ یعنی عرق گلاب سے، سگے یے وحدت کی ایک کتا، منجلاب چوبچہ جہاں گندہ پانی جمع ہو۔

حکایت کا مقصد اہل اللہ اور دیگر لوگوں کو چاہئے کسی اجنبی کا ظاہری لباس کا اچھا دیکھ کر حسن ظن تو نہ کھونا چاہئے تاہم اس سے احتیاط بھی برتنی چاہئے اور اپنی مَعِیَّت میں نہ رکھنا چاہئے ورنہ احتمالِ ضرر تو ہے ہی۔

حکایت

زاہدے مہمانِ پادشاہے بود چون بطعام بنشستند کمتر ازاں خورد کہ

حکایت: ایک زاہد ایک بادشاہ کا مہمان تھا (ہوا) جب کھانے کے لئے بیٹھے زیادہ کم اس سے کھایا جو

ارادتِ او بود وچون بنماز بر خاستند بیشتر ازاں گذارد کہ عادتِ او بود

اس کا ارادہ تھا کھانے کا یا خواہش تھی اور جب نماز کے لئے اٹھے اس سے زیادہ گذاری (ادا کی) جو اس کی عادت تھی

فرد

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی　کیں رہ کہ تو میروی بترکستان ست

تو نہ کعبہ جائے اعرابی کبھی　چوں کہ یہ راہ گئی ترکستان کو

میں ڈرتا ہوں نہیں پہونچے گا تو کعبہ تک اے دیہاتی اس لئے کہ یہ راستہ کہ تو جا رہا ہے (جس پر) ترکستان کے لئے (ب برائے واسطے)

چوں بمقام خود آمد سفرہ خواست تا تناول کند پسرے داشت صاحبِ فراست گفت

جب اپنے مقام (گھر) آیا دسترخوان مانگا تاکہ کھاوے (کہ بھوکا تھا) اس کا ایک لڑکا تھا سمجھدار وہ بولا

اے پدر چرا در مجلسِ سلطاں طعام نخوردی گفت در نظر ایشاں چیزے نخوردم
اے ابا کیوں بادشاہ کی مجلس میں کھانا نہ کھایا آپ نے کہا اس نے ان کی نظر میں کچھ (کام چلاؤ بھی) نہ کھایا میں نے
کہ بکار آید گفت نماز را ہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید
تاکہ کام آئے بولا وہ نماز کی بھی قضا کیجئے کہ کچھ (مفید) ادا نہ کی آپ نے (جو آخرت میں) کام آئے کہ سراسر دکھاوے کی تھی)

قطعہ

اے ہنر ہانہادہ بر کفِ دست ۔۔۔ عیب ہا بر گرفتہ زیرِ بغل
او ہنر کو رکھ کر اپنے ہاتھ پر ۔۔۔ اور دبائے عیب ہے زیر بغل
اے وہ جو ہنروں کو رکھے ہوئے ہتھیلی پر ۔۔۔ اور عیبوں کو چھپائے ہوئے بغل کے نیچے

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور ۔۔۔ روزِ درماندگی بسیم دغل
کیا خریدے گا تو اے مغرور بول ۔۔۔ عاجزی کے دن عوض سیم دغل
آخر کیا خریدے گا تو (کیا چاہتا ہے خریدنا) اے مغرور ۔۔۔ عاجزی (ضرورت) کے دن کھوٹی چاندی سے

مراد اس سے وہ زاہد ہے جیسے اعرابی سے جو اس سے پہلے شعر میں گذرا اور مراد ترکستان سے راہِ دوزخ ہے بہار باراں۔

تشریحِ الفاظ: زاہدے ایک زاہد، دنیا کی لذات سے بے رغبت آدمی، مشتق از زہد، دنیا کی لذات کو چھوڑنا، پرہیز کرنا، بطعام بنشستند ب واسطے، جب کھانے کے واسطے بیٹھے، کمتر زیادہ کم، ارادت ارادہ مرادی معنی خواہش، چوں بنماز جب نماز کے واسطے، برخواستند سب اٹھے، ماضی مطلق جمع غائب، بیشتر زیادہ، بگذارد ادا کی، عادت او بود جو اس کی عادت تھی، کھانا اپنی خوراک سے بھی کم کھایا اور نماز فرض وغیرہ روز مرہ کے معمول سے بھی زیادہ پڑھی کہ کھانا کم ہے اور عبادت زیادہ کمال درجہ کے عابد و زاہد ہیں استغفر اللہ کیا خراب نیت تھی سراسر دکھاوا تھا سب اکارت گئی، ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی الخ مراد کعبہ سے راہِ جنت اعرابی ایک فرد قوم، مراد اس سے وہی ریا کار عابد، اعراب جو پہلے بادیہ نشیں تھے اس لئے چور لٹیرے بھی تھے ی واحد کے لئے، بترکستان ملک تُوران کے شمال میں ہے مراد اس سے راہ دوزخ ہے یعنی اے عابد ریاکار، ریاکاری راہ دوزخ ہے نہ کہ جنت، اے ہنر ہا الخ ہنر کی جمع یہاں مراد ہنر سے اپنی خوبیاں، عیب کی جمع عیبہا مراد اپنے عیب اور برائیاں، برگرفتہ زیر بغل پکڑے ہوئے بغل کے نیچے یعنی چھپائے ہوئے، گرفتن زیر بغل بغل میں چھپانا، یہ فارسی کا محاورہ ہے، یعنی چھپانا، نیکیوں کو دکھا رہا اور برائیوں کو چھپا رہا ہے یہ تیرا عمل ایسا ہے جیسے کھوٹی چاندی آخرت میں تجھے اس پر کیا اجر ملے گا، یہی بات اگلے شعر میں۔ تا چہ خواہی خریدن اے مغرور تا آخر خواہی خریدن چاہتا

بے تو خریدنا، اے مغرور دھوکا باز، یا دھوکے میں رہا ہوا، یا جس میں گھمنڈ ہو، روز درماندگی عاجز رہنے کا دن، آخرت کا دن،
بسیم دغل مرکب توصیفی ب از کے معنی میں یا عوض کھوٹی چاندی کے بدلے میں یا کھوٹی چاندی سے۔
حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش اور عام لوگوں کو بھی چاہئے کہ ریاکاری اور دکھاوے سے بچیں کیوں کہ جس کام اور عبادت میں دکھاوا ہوگا وہ ذرا بھی کام نہ دے گا بجائے ثواب کے الٹا عذاب ہوگا اور دونوں جہان میں ذلیل وخوار ہوگا۔

حکایت

یاد دارم کہ در ایامِ طفولیت مُتعبّد بودم وشب خیز مُولع زہد وپرہیز
یاد رکھتا ہوں میں کہ بچپن کے زمانے میں (بڑا) عبادت گذار تھا میں اور رات میں اٹھنے والا اور زہد وپرہیز کا دلدادہ، فریفتہ
تا شبے در خدمتِ پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم وہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ
چناں چہ ایک رات پدر (والد) رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا تھا (برائے ذکر وعبادت) اور تمام رات آنکھ نہ بند کی تھی (نہ سویا تھا میں)
ومصحفِ عزیز در کنار گرفتہ وطائفہ گردِ ما خفتہ پدر را گفتم ازیں جماعت یکے سر بر نمی دارد
اور قرآن شریف بغل میں لئے ہوئے تھا اور ایک جماعت ہمارے ارد گرد سوئی ہوئی تھی باپ سے بولا میں اس جماعت میں سے ایک بھی سر نہیں اٹھاتا ہے (نہیں اٹھتا ہے نماز کو اور تلاوت وذکر واذکار کو)
کہ دوگانہ بگذارد چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند گفت اے جانِ پدر
تا کہ اٹھ کر دو رکعت پڑھ لے ایسے سوئے ہیں کہ تو کہے گا (دیکھ کر) مردہ ہیں (مرے پڑے ہیں) کہا انھوں نے اے باپ کی جان

اگر تو نیز بخفتی ازاں بہ کہ در پوستینِ خلق افتی

اگر تو بھی سو جاتا اس سے بہتر تھا جو لوگوں کی عیب جوئی میں پڑ گیا تو۔
یعنی تو بھی چپ چاپ سو جاتا کسی کی برائی تو نہ کرتا یہ تیرے لئے زیادہ اچھا تھا اب اتنا ثواب نہ ہوا جتنا عذاب گو وہ اس وقت وہ بچے تھے لیکن غیبت تو ہوئی اس لئے باپ نے تنبیہ کی۔

قطعہ

نہ بیند مدعی جز خویشتن را — کہ دارد پردۂ پندار در پیش
نہیں دیکھتا (سمجھتا) مدعی اپنے ماسوا — چوں کہ پردہ گھمنڈ کا رکھتا ہے پیش
ڈینگ مارنے والا اپنے ماسوا کو — کیوں کہ رکھتا ہے گھمنڈ کا پردہ اپنے سامنے

گرت چشم خدا بینی بہ بخشند — نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش

گر خدا بنی کی تیری آنکھ ہوں — پھر نہ کوئی تجھ سا عاجز تیرے پیش

اگر تجھے خدا بینی کی آنکھ بخش دیں — نہ دیکھے گا تو زیادہ عاجز کسی کو اپنے سے

جب آدمی میں خود بینی (خودی) اور تکبر کا مرض ہوگا وہ اپنے کو بہتر اور رروں کمتر جانے گا اور یہ بہت بُرا مرض ہے اور جب بے خودی فنائیت عاجزی انکساری کی صفت بذریعہ تربیت مشائخ پیدا ہو جائے گی تو پھر معاملہ برعکس ہوگا چاہے وہ بھی دردمند اور بیمار ہوں، لہٰذا عابد زاہد کو اپنی عبادت پر غرہ نہ کرنا چاہئے اور کسی کو بھی حقیر اور کمتر نہ جاننا چاہئے چہ جائیکہ کسی کی نفلی طاعت وغیرہ کے ترک پر برائی کہ وہ غیبت اور بہت ہی بری ہے اور ایک قسم کا شرک ہے، از بہار باراں۔

تشریح الفاظ: یاددارم میں یاد رکھتا ہوں محاوری ترجمہ مجھے یاد ہے، درایام طفولیت در میں ایام بہت سے دن مراد زمانہ، طفولیت بچپن، بچپن کے زمانہ میں طفولیت مصدر فعلی ہے خلاف قیاس بیچ میں واو بڑھانے سے جیسے رجولیت، مردانگی، بہار باراں، مُتعبد ب کے کسرہ مع تشدید کے اسم فاعل از تفعل بتکلف عبادت کرنے والا، ظاہر ہے شیخ بچپن میں حقیقت نماز سے آگاہ نہ تھے جبھی تو اپنے کو مُتعبِّد کہا ورنہ عابد کہتے اور ایسے ہی نماز کا ذوق شوق بتکلف تھا دیکھا دیکھی، شب خیز اسم فاعل ساعی شب بیدار، اخیر رات میں تہجد کے لئے بیدار ہونے والا، مُولع زہد و پرہیز مرکب اضافی، زہد و پرہیز کا حریص، مولَع اسم مفعول لام کے زیر کے ساتھ حرص میں گھرا ہوا یعنی حریص، شبے در خدمت پدر الخ ایک رات باپ کی خدمت میں، پدر سے مراد ان کے باپ شیخ عبداللہ ہیں، مصحف قرآن مجید، دوگانہ بگذارد دو رکعت ادا کرے دوگانہ سے مراد دو رکعت لفظ گانہ عدد کے بعد آتا ہے برائے تعداد، گرد ما خفتہ گرد چاروں طرف ہمارے، خفتہ سوئی ہوئی، در بر گرفتہ را برائے اسم مفعول، دیدہ بہم بستن آنکھ دونوں بند کرنا (سونا) پدر را گفتم را بمعنی از باپ سے کہا میں نے، کہ یکے ازیں جماعت کہ یکے محذوف ہے ازایں جماعت سے پہلے کہ ایک نے بھی اس جماعت میں سے اور کہ بیانیہ ہے بعد کا جملہ گفتم کا مقولہ اور بیان ہے، سر برنمی دارد سر نہیں اٹھاتا بیدار نہیں ہوتا نوافل تہجد کے لئے کہ کم از کم دو رکعت ہی پڑھ لے ایسے سوئے پڑے جیسے مردہ یہ جملہ سعدی کا لڑکپن بچپن کا تھا جس کی عمر دس بارہ سال تک رہتی ہے معذور تھے گویہ قول از قبیل تنقید وعیب جوئی وغیبت تھا اس لئے باپ نے اصلاح کی جیسا کہ گفت اے جان پدر الخ سے واضح ہے یعنی اگر تو خفتی بہ زاں کہ در پوستن خلق افتی اگر تو بھی ان کی طرح سوتا اور کسی کی برائی نہ کرتا ایسی شب بیداری اور تہجد گزاری سے اچھا ہوتا جس میں دوسری کی عیب گیری برائی ہو رہی ہے، نکتہ کی بات نوافل سے سونا جو سبب غفلت ہے وہ اتنا برا نہیں جتنا کسی کی ایسی غفلت پر برائی کرنا کہ وہ اور زیادہ برا ہے اور

نرکِ خفی، بہار باراں۔ در پوستین خلق افتادن مخلوق کی عیب گیری یا برائی کرنا، مصدر مرکب ہے اور یہ محاورۂ فارسی ہے۔ نہ بیند مدعی جز خویشتن را مدعی دعوی کرنے والا، ڈینگ مارنے والا، جز خویشتن را اپنے ماسوا کو یعنی بس خود کو اچھا سمجھے نہ کہ اوروں کو، اگلا مصرعہ اس کی علت ہے، کہ دارد پردۂ پندار در پیش کہ رکھتا ہے پردہ، پندار بکسر پ تکبر اور گمان نیک اپنے لئے رکھتا ہے جب اس کا پردہ آنکھوں پر پڑا ہے کب دوسرے کو اچھا دیکھے گا، گرت چشم خدا بینی بہ بخشند گر کے بعد خدا محذوف ہے جو بخشند کا فاعل ہے یعنی اگر تجھ کو خدا، خدا دیکھنے والی آنکھ دے دے کہ وہ خدا کی ذات وصفات کو دیکھے پھر اسے اپنا وجود ہیچ نظر آئے گا جیسے جگنو کو اپنا وجود سورج کے آگے پھر تو اے انسان اپنے سے عاجز کسی کو نہ دیکھے گا۔

ترکیب اس حکایت کے پہلے جملہ کی جو نثر میں ہے۔

یاد دارم کہ در ایام طفولیت متعبد بودم وشب خیز ومولع زہد و پرہیز دارم فعل بافاعل، ایں محذوف مبین کہ بیانیہ، بودم فعل ناقص ضمیر اسم، متعبد معطوف علیہ واو حرف عطف، شب خیز معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر پھر معطوف علیہ ہوا، واؤ حرف عطف، مولع مضاف، زہد و پرہیز معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ مُولع کا پھر وہ مرکب اضافی ہو کر معطوف ہوا متعبد وشب خیز کا پھر وہ سب مکمل کر خبر ہوئی، بودم فعل ناقص، در جار، ایام طفولیت مجرور جار بامجرور ظرف زمان اور متعلق ہوا بودم فعل ناقص کا پھر سب مع اپنے اسم وخبر ومتعلق جملہ فعلیہ ہو کر بیان مبین کا اور وہ اپنے بیان سے مل کر مفعول ثانی دارم کا اور یاد مفعول اول فعل بافاعل وہر دو مفعول مل ملا کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

یکے را از بزرگاں بمحفلے اندر ہمی ستودند ودر اوصافِ جمیلش مبالغت ہمی کردند

حکایت: ایک بزرگ کی ایک مجلس میں تعریف کرتے تھے لوگ اور اس کے اچھے اوصاف بیان کرنے میں مبالغہ کرتے تھے

سر بر آورد وگفت من آنم کہ من دانم

(اس بزرگ) نے سر اٹھایا اور بولا کہ میں وہ ہوں جو میں ہی جانوں، کیسا ہوں بس زیادہ تعریف کرنے کو رہنے دو

شعر

كُفِيتُ اذىً يا مَنْ يَعُدُّ مَحَاسِنِى　عَلَا نِيَّتِى هٰذا وَلَمْ تَدرِ بَاطِنِى

بس ستانے کو گنائے خوبی جو　یہ تو ظاہر ہے نہ باطن جانے وہ

کافی ہو گیا تو میرے ستانے کو ہے وہ جو گنواتا ہے میری خوبی میرا ظاہر یہ ہے اور تو نہیں جانتا میرا باطن

قطعہ

شخصم بچشم عالمیاں خوب منظر ست ☆ وز خبثِ باطنم سرِ خجلت فگندہ پیش

دنیا کو دیکھے ہیں اچھا نگاہوں میں ☆ باطن سے اپنا سر ندامت جو ہے پیش

میرا وجود دنیا والوں کی نظر میں خوب منظر ہے خوب صورت ہے اور میری باطن کی خباثت کی وجہ سے سر ندامت کا جھکا ہوا ہے آگے

طاؤس را بہ نقش نگارے کہ ہست خلق ☆ تحسین کنند او خجل از زشت پائے خویش

نقش ونگار طاؤس سے کرتی ہے اس کی دنیا ☆ تعریف پر وہ نادم دیکھے جو اپنے پاؤں کتنے ہیں زشت بیش

مور کی اس نقش ونگار کی وجہ سے جو کہ ہے (اس میں) مخلوق اچھائی بیان کرتی ہے اور وہ شرمندہ ہے اپنے بھونڈے پاؤں کی وجہ سے

مور کی مثال دے کر سمجھایا جو حال اس کا وہ میرا وہ شرمندہ پاؤں سے حالاں کہ اس کے ظاہر کو دیکھ کر دنیا تعریف کرتی ہے ایسے ہی میں اپنے باطن کے برے اعمال سے شرمندہ دنیا میرا ظاہری دیکھ کر بہت اچھا کہہ رہی ہے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو چاہئے کہ اپنی تعریف سے خوش نہ ہوں اس وقت اپنے پوشیدہ عیبوں کو یاد کر کے نادم ہوں اور زیادہ تعریف کرنے والوں کو نرمی اور آہستگی تعریف سے آئندہ کے لئے بھی منع کر دیں، بہار باراں۔

تشریح الفاظ: یکے را از بزرگاں ایک بزرگ کی، در محفلے ایک مجلس، محفل مجلس، مجمع، آدمی جمع ہونے کی جگہ، مجمع، ہمی ستودند ماضی استمراری جمع غائب کا صیغہ تعریف کرتے تھے لوگ، در اوصاف جمیلش اوصاف جمع وصف کی یعنی صفات اور اخلاق، جمیل بہتر اور نیک، مبالغہ کردن حد سے زیادہ بتانا، کہنا، بیان کرنا، سر بر آورد اس نے سر اٹھایا، اور بولا، من آنم کہ من دانم میں وہ ہوں کہ میں جانوں کہ میرے میں کتنی پوشیدہ برائیاں ہیں انہیں اور کیا جانیں؟ آگے عربی شعر کی تشریح مع ترکیب ملاحظہ ہو۔

كُفِيتَ اذىً يا مَنْ يَعُدُّ محاسِنى ☆ عَلا نِيَتى هٰذا وَلَمْ تَدر بَاطِنِى

کفیت مشتق از کَفٰى يَكْفِى كِفَايَةً کافی ہونا، کُفِیتَ ماضی مجہول دو مفعول چاہتا ہے ضمیر اس میں پہلا مفعول لہ مالم یسم فاعلہ وہ نائب فاعل ہے دوسرا اذی ہے بمعنی تکلیف دینا، اذیً دراصل اذی تھا تعلیل ہو کر اذًی ہوا، دو ساکن جمع ہوئے درمیان الف مقصورا و تنوین الف گر گیا اذًی ہوا۔ یا حرف ندا، مَن موصولہ منادیٰ، یَعُدُّ از واحد مذکر از نصر شمار کرنا ضمیر مستتر اس میں اس کا فاعل، محاسن بفتح میم وکسر سین جمع حُسن کی خلاف قیاس یہ مضاف ہے، ی مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول یعد کا فعل فاعل مع مفعول جملہ ہو کر صلہ موصول باصلہ مل کر مبتدا موخر کفیت فعل مجہول مع نائب فاعل ومفعول جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مقدم مبتدا موخر اپنی خبر مقدم کے ساتھ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، اب دوسرا مصرعہ ملاحظہ

ہو، علا نیتی مرکب اضافی مبتدا میرا ظاہر، ہذا یہ ہے، اور یہ خبر ہے مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا، واو حرف عطف اور لم تدر باطنی لم تدر اصل میں تدری تھا لم نے ی گرادی لم تدر رہوا، تو نہیں جانتا یہ فعل بافاعل ضمیر مستتر، باطنی میرا باطن، مرکب اضافی ہو کر مفعول فعل بافاعل ومفعول جملہ فعلیہ خبر یہ معطوفہ ہوا، شخصم بچشم عالمیاں خوب منظرست ☆ وزخبث باطنم سرخجلت فگندہ پیش شخص بدن، وجود، بچشم عالمیاں اے درنظر اہل جہاں، خوب منظر خوب صورت، خوب اچھا، منظر صورت، کہ زیادہ دیکھنے کی جگہ وہی ہے، وزخبث برائی، بدی، باطن پوشیدہ، مراد اپنی چھپی برائی اوروں کی نظر سے، سرخجلت بفتح خاء، شرمندگی، شرمندگی کا سر یعنی شرمندگی کی وجہ سے سر اضافت مسبب کی سبب کی طرف، فگندہ مخفف ہے افگندہ کا شعر میں تخفیف کرلیتے ہیں، یعنی شرمندگی کی وجہ سے سر جھکائے ہوئے ہوں، پیش آگے، طاؤس را مور، را علامت مفعول یا اضافت، نقش ونگار سے مراد جو مور کے پروں پر نقش ونگار اور پھول سے بنے دکھائی دیتے ہیں خوبصورت، خلق مخلوق، تحسین کنند اچھائی بیان کرتے ہیں تعریف کرتے ہیں، تخجل شرمندہ، زشت پائے خویش مرکب اضافی اصل عبارت یوں ہے از پائے زشت خویش از جار پائے زشت موصوف صفت ہو کر مضاف خویش مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مجرور از جار کا اپنے برے پاؤں سے وہ شرمندہ ہے۔

حکایت

یکے از صُلحائے کوہِ لُبنان کہ مقاماتِ او در دیارِ عرب مذکور بود

ایک نیک بزرگ کوہِ لبنان کے کہ ان کے مراتب (مرتبے) ممالک عرب میں مذکور تھے ذکر ہوئے تھے

وکراماتِ اومشہور بجامع دمشق در آمد بر کنار برکہ کلاسہ طہارت ہمی ساخت پایش بلغزید

اور ان کی کرامات وہاں مشہور تھیں دمشق کی جامع مسجد میں آگئے چونے کے حوض کے کنارے پر بیٹھ کر وضو کر رہے تھے (اچانک) ان کا پاؤں پھسلا

وبحوض در افتاد بمشقت بسیار ازاں جایگہ خلاص یافت چوں از نماز بپرداختند یکے از جملہ اصحاب گفت

اور حوض میں گر گئے اور بڑی مشقت سے اس جگہ سے چھٹکارہ پایا جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے ایک تمام ساتھیوں میں سے بولا

مرا مشکلے ہست گفت آں چیست گفت یاد دارم کہ شیخ بر روئے دریائے مغرب برفت

مجھے ایک مشکل ہے (درپیش) کہا بزرگ نے وہ کیا ہے بولا وہ آدمی مجھے یاد ہے کہ (ایک بار) شیخ دریائے مغرب کی سطح پر چلے

وقدمش تر نشد امروز چہ حالت بود کہ دریں قامتے آب از ہلاک چیزے نماند

اور ان کا قدم تر نہ ہوا (اور) آج کیا حالت ہوئی کہ اس اس قدِ آدم پانی کے اندر بھی ہلاک ہونے میں کچھ (کسر) نہ رہی

شیخ سر بجیبِ تفکّر فرو بردہ پس از تامّل بسیار سر برآورد و گفت نشنیدہ کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت

شیخ نے فکر کے گریبان میں سر جھکایا اور بہت سوچ بچار کے بعد سر اٹھایا اور فرمایا کہ نہیں سنا ہے تونے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا

لِی مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرّبٌ ولا نبیٌّ مُرسلٌ

میرے لئے اللہ کے ساتھ ایک ایسا وقت ہوتا ہے نہیں گنجائش ہوتی اس میں کسی مقرب فرشتے کے لئے اور نہ نبی مرسل کے لئے

ونگفت عَلَی الدوام وقتے چنیں بودے کہ بجبرئیل ومیکائیل نپرداختے ودیگر وقت با حفصہ

اور نہ فرمایا ہمیشہ کے لئے ایک وقت ایسا ہوتا کہ جبرئیل ومیکائیل کیساتھ نہ مشغول ہوتے اور دوسرے وقت حضرت حفصہ

وزینب درساختے مُشَاھِدَۃُ الابرارِ بینَ التَجلّی والإسْتِتَار می نمایند ومی رُبایند

اور زینب کے ساتھ موافقت کرتے (رہتے سہتے) نیکوں کے لئے مشاہدہ اور رویت باری درمیان تجلّی (روشنی) اور تاریکی کے ہے

یعنی چھپانا روشنی کا تجلی دکھاتے ہیں اور (دل) اچک لے جاتے ہیں۔



دیدار می نمائی وپرہیز می کنی ۔۔۔ بازارِ خویش وآتشِ ما تیز می کنی

پہلے دیدار بعد میں کر کر پرہیز ۔۔۔ اپنا بازار اور ہماری آگ تیز

آپ دیدار کراتے ہیں اور پرہیز بھی کرتے ہیں اپنا بازار اور ہماری آگ (شوق کی) تیز کرتے ہیں بطور ادب باتباع قاضی سجادؒ ترجمہ میں جمع کا صیغہ لایا ورنہ لفظی معنی دیدار کراتا ہے تو اسی طرح اخیر تک۔

تشریح: جب سالک کے لئے من جانب اللہ تجلی کا ظہور ہوتا ہے تو سرور اور جب نہیں رہتی وہ کیفیت تو انقباض اور اس کے تجلیات کے دیدار کے شوق کی آگ تیز ہوجاتی ہے اور اس کے دیدار کی رونق بھی دوبالا۔

تشریح الفاظ: یکے از صلحائے صلحاء جمع صالح کی نیک، کوہِ لبنان بضم لام ایک پہاڑ کا نام جو ملک شام میں بزمانۂ سعدیؒ فقرا اور صلحاء کا مسکن تھا، دیارِ عرب مرکب اضافی، عرب کے ممالک، مقامات او اس بزرگ کے مقامات، رتبے، مذکور بود ان ملکوں میں روزمرہ ذکر کئے جاتے تھے، کرامات جمع کرامت کی وہ خرق عادت وخلاف عادت چیز جو ولی سے صادر ہو کرامت ہے اور جوگی یوگی سے ہو استدراج ہے، اور جادوگروں سے ہو سحر ہے، البتہ جو کسی نبی سے صادر ہو وہ معجزہ ہے جو سب چیزوں پر فائق ہوتا ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کا معجزۂ عصا جادوگروں کے سحر پر، جامع دمشق ملک شام میں دمشق کی جامع مسجد مشہور ہے اور اسی پر عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، جامع مسجد جس میں جمعہ ہوتا ہو، درآمد درزائد یعنی آئے، برِ کہ گلاسہ چونا گچ سے بنا ہوا حوض، طہارت ہمی ساخت طہارت وضو،

وضو بناتے تھے، وضو کر رہے تھے، پالش بلغزید ان کا پیر پھسل گیا۔ بحوض در افتاد حوض میں گر گئے، حوض کی جمع حیاض، بمشقت بسیار بمعنی از بڑی مشقت سے، ازاں جائیگہ اس جگہ سے، خلاص یافت چھٹکارہ پایا، خلاص نجات، چھٹکارہ، پر داختند فارغ ہوئے وہ سب نماز سے، یکے گفت از جملہ اصحاب ایک بولا تمام اصحاب ساتھیوں میں سے، جملہ تمام، اصحاب جمع صاحب کی ساتھی، مرا مشکلے ہست مجھے ایک مشکل درپیش ہے، وہ بات یا چیز جس کا سمجھنا مشکل، بر روئے دریائے مغرب رو سے مراد اوپری سطح پانی کی یعنی دریا کے پانی کے اوپر چلے تھے، وقدم تر نشد اور قدم تر نہ ہوا، دریں قامتے آب کہ اس قدآدم پانی میں، از ہلاک ہلاک ہونے میں، چیزے یعنی کچھ کسر، نماند نہ رہی، سر بجیب تفکر فرو بردہ سر فکر کی جیب میں لے گئے، سوچنے کے لئے، سر جھکایا، سر بجیب تفکر فرو بردن سوچنے کے لئے سر جھکانا، پس بعد، از تأمل بسیار بہت سوچ کے بعد، سر بر آورد سر اٹھایا، آگے حدیث ہے ترجمہ لی مع اللہ الخ میرے لئے اللہ رب العزت کے ساتھ کبھی ایسا وقت آتا ہے کہ اس وقت میں نہ کسی مقرب فرشتے کی گنجائش رہتی ہے میرے ساتھ اور نہ کسی نبی رسول صاحب کتاب کی عبدالغنی شارح گلستاں کتاب نشاط العشق سے نقل کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت مراقبے میں مستغرق بیٹھے تھے اچانک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حاضر ہوئیں، آپ نے فرمایا: من انتِ تو کون ہے وہ بولی میں عائشہ ہوں آپ نے فرمایا کون عائشہ یہ بولی کہ ابوبکر کی بیٹی ہوں آپ نے فرمایا کون ابوبکر، بولی محمد رسول اللہ کے دوست آپ نے فرمایا کون محمد رسول اللہ پھر حضرت عائشہ خاموش ہوگئیں، نگفت علی الدوام نہ کہی یہ بات ہمیشہ کے لئے، مشاہدۃ الابرار الخ اللہ تعالٰی کے ولیوں کے لئے اس کا دیدار تجلی ہونے اور چھپنے کے درمیان واقع ہوتا ہے اور اللہ کے بھید اللہ ہی جانے میں نابلد کیا لکھوں، اسی طرح اللہ کے ولیوں کی ہر وقت حالت یکساں نہیں رہتی کبھی تجلی ہوئی، یا ادھر سے انکشافات ہوئے تو کرامت ظاہر ہوئی تو قدم تر نہ ہوا دریا میں بھی، اور کبھی ادھر سے پردہ ہوا اور کچھ ظاہر نہ ہوا تو پھر کرامت بھی ظاہر نہ ہوئی کہ ذرا سے پانی میں ڈوبنے سے بچے۔



قطعہ

اُشاھدُ مَن اَھویٰ بغیرِ وَسیلَۃٍ	فیلحَقُنِی شَانَ اَضلُ طَریقًا
بے وسیلہ دیکھوں ہوں معشوق کو	اس گھڑی پھر بھول جاتا ہوں میں راہ

میں دیکھتا ہوں اس کو جس سے عشق کرتا ہوں بغیر ذریعہ کے پس لاحق ہوتی ہے مجھے ایسی حالت کہ گم کردیتا ہوں راہ کو

یُؤَجِّجُ نارًا ثُمَّ یُطفئُ بِرَشَّۃٍ	لِذَاکَ تَرانی مُحرقًا وغَرِیقًا
وہ آگ بھڑکائے بجھائے پھر اُسے	یوں مجھے دیکھے جلا ڈوبا ہوا

بھڑکاتا ہے وہ آگ پھر بجھاتا ہے پانی کے چھینٹے مار کر اس لئے تو مجھے دیکھتا ہے جلا ہوا اور ڈوبا ہوا

﴿مثنوی﴾

یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند — کہ اے روشن گہر پیرِ خرد مند

کہا ان سے جو تھے گم کردہ فرزند — کہ اے روشن دل اور پیر خرد مند

ایک نے پوچھا اس بیٹا گم کئے ہوئے باپ سے (مراد یعقوب علیہ السلام ہیں) کہ اے روشن دل عقلمند بوڑھے

ز مصرش بوئے پیراہن شنیدی — چرا در چاہِ کنعانش ندیدی

مصر سے بوئے پیراہن کو سونگھا — کیوں پھر کنعان کی چاہ میں نہ دیکھا

مصر سے تو اس کے کرتے کی بو سونگھلی تو نے — کیوں کنعان کے کنویں میں اس کو نہ دیکھا تو نے

بگفت احوالِ ما برقِ جہان ست — دمے پیدا ودیگرم نہان ست

کہا یہ حال برق جہاں جیسا — کبھی ظاہر کبھی پوشیدہ پایا

کہا ہمارا حال دنیا کی بجلی کی طرح ہے — ایک دم اور دوسرے وقت پوشیدہ ہے

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم — گہے بر پُشتِ پائے خود نہ بینم

کبھی تو بر ترو عالی مکاں ہے — کبھی جانوں نہ یہ پاؤں کہاں ہے

کبھی بلند مقام پر بیٹھتا ہوں میں — اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت پر بھی نہیں دیکھتا ہوں

اگر درویشے بر حالے بماندے — سر دستِ از دو عالم بر فشاندے

اگر درویش ایک حالت پہ ہوتا — تو پھر کونین سے بے حاجت ہوتا

اگر درویش ایک حالت پر رہتا اپنے ہاتھ دونوں جہاں سے جھاڑ دیتا (بے نیاز ہوجاتا)

تشریحِ الفاظ: اشاھد از مفاعلت صیغہ متکلم میں دیکھتا ہوں، نظارہ کرتا ہوں، من اھویٰ جس سے عشق کرتا ہوں یا خواہش، بغیر وسیلۃ بغیر واسطہ اور ذریعہ کے، فَیَلْحِقُنِیْ شأن نیز لاحق ہوتی ہے مجھے ایسی حالت، اَضَلُّ طریقا میں بھٹک جاتا ہوں، یُؤَجِّجُ بھڑکاتا ہے وہ واحد غائب از مضارع، ناراً آگ کو، نار کی جمع نیران، یطفیٔ بجھاتا ہے، بُرَشَّۃ رشۃ پانی کے چھینٹے مارنا کسی چیز پر، ترانی تو دیکھتا ہے مجھے، مُحرَقاً اسم مفعول از افعال جلا ہوا، غریقاً بروزن فعیل اور یہ صیغہ کبھی بمعنی مفعول ہوتا ہے اور یہاں ایسا ہی ہے یعنی ڈوبا ہوا شیخ نے مرید کو جواب دیتے ہوئے یہ کہا جب میں محبوب کا بغیر واسطہ نظارہ کرتا ہوں تو ایسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے کہ راستہ سے بھٹک جاتا ہوں اور وہ محبوب

کبھی عشق کی آگ بھڑکاتا ہے اور کبھی اسے وصال کا چھینٹا مار کر ٹھنڈا کر دیتا ہے اس لئے تو مجھے عشق کی آگ میں جلا ہوا اور وصال کے چھینٹے کے پانی میں ڈوبا ہوا دیکھتا ہے، بہار گلستاں شرح اردو گلستاں، یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند الخ مراد گم کردہ فرزند سے یعقوب علیہ السلام ہیں اور وہ گم شدہ بیٹے یوسف علیہ السلام ہیں جن کے باپ سے جدا ہونے اور گم ہونے کا قصہ مشہور و معروف اور قرآن شریف میں بالتفصیل مذکور ہے، روشن گہر روشن، ذات، اصل، دل، مرکب توصیفی مقلوبی ہے کہ صفت پہلے ہے موصوف سے، پیر خردمند مرکب توصیفی عقلمند بوڑھے، مصر مشہور ملک ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے پاس گئے اور یوسف علیہ السلام وہاں کے بادشاہ بنے، بوئے پیراہن شنیدی کرتے کی بو سونگھی تو نے از شنیدن، سنا، سونگھا واحد حاضر تیسیر المبتدی، چاہِ کنعانش کنعان کا کنواں، کنعان سے جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام تھے صرف نو میل دوری پر تھا اسی میں حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے ڈالا تھا، احوال ما ہمارے احوال، برقِ جہاں کسرِ جیم از جستن کودنا، چمکنا، اسم فاعل سماعی ہے، چمکنے والی بجلی اس سے پہلے مثل محذوف یعنی حال ما مثل برق درخشندہ، ہمارا حال چمکنے والی بجلی جیسا ہے ایک دم ظاہر ایک دم پوشیدہ ہے، دمے ایک دم، نہاں پوشیدہ، گہے کبھی، طارم اعلیٰ مراد مقام عروج ہے جس پر فائض ہو کر سالک کو کشف ہوتا ہے اور انکشافات ہو کر حجابات اٹھا لئے جاتے ہیں اس لئے دور دراز کا محسوس اور سنائی دینے لگتا ہے اور کبھی اس کے برعکس مقام نزول ہوتا ہے پھر سالک کو اپنی قریب کا بھی پتہ نہیں رہتا، گہے بر پُشت پائے خود الخ کبھی اپنے پاؤں کی پشت پر بھی نہیں دیکھتا یعنی کبھی تو عروج میں یہ حالت اونچی پرواز اور دور دراز کی خبر اور کبھی نزول میں یہ کیفیت کہ اپنے قریب سے قریب تر سے بے خبر، اگر درویش بر حالے بماندے اگر درویش ایک حالت یعنی حالت عروج میں، ماندے رہتا ماضی تمنائی کا صیغہ ہے، سر دست از دو عالم بر فشاندے ہاتھ دونوں جہاں سے جھاڑ دیتا یعنی باری تعالیٰ کے تصور میں ڈوب کر دونوں جہاں سے بے تعلق ہو جاتا اور انہیں ترک کر دیتا۔

مقصد حکایت یہ ہے کہ درویشوں کی ایک حالت نہیں رہتی ہمیشہ عروج کی اور اس کے نہ ہونے سے انہیں غمگین نہ رہنا چاہئے اور مریدین کو بھی ان کی حالت نزول دیکھ کر بدظن نہ ہونا چاہئے آخر وہ ہیں تو انسان ہی، بہار باراں شرح اردو گلستاں۔

ترکیب: مشاہدۃ الابرار بین التجلی والاستتار، مشاہدۃ الابرار مرکب اضافی مبتدا، بین مضاف، التجلی معطوف علیہ واؤ عاطفہ، الاستتار معطوف دونوں مل کر مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ متعلق ثابت پھر وہ خبر مبتدا کی وہ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

در جامعِ بَعْلَبَکّ وقتے کلمۂ چند ہمی گفتم بطریقِ وعظ باجماعتے افسردہ دل مردہ

حکایت: بعلبک کی جامع میں ایک وقت چند کلمے کہہ رہا تھا میں بطور وعظ کے ایک مرجھائی مردہ دل جماعت کے ساتھ سامنے

راہ از عالم صورت بعالم معنی نبردہ دیدم کہ نفسم در نمی گیرد

جس نے راستہ عالم ظاہر سے عالم معنی (باطن) کی طرف نہ بھکی، نہ طے کیا، میں نے دیکھا کہ میرا سانس (بات) اثر نہیں

کررہا ہے اکیوں کہ الفاظ سن رہے تھے معنی سے بے خبر تھے

وآتشم در ہیزمِ تر اثر نمی کند دریغ آمدم تربیت ستوراں

اور میری آگ (نصیحت) کی تر لکڑیوں میں (مردہ دلوں میں) اثر نہیں کر رہی ہے مجھے افسوس ہوا جانوروں کی تربیت کرنے

وآئینہ داری در مَحَلّتِ کوراں ولیکن درِ معنی باز بود وسلسلۂ سخن دراز در معنی ایں آیت

اور اندھوں کے محلّہ میں آئینہ رکھنے پر اور لیکن معنی (حقائق) کا دروازہ کا کھلا ہوا تھا اور بات کا سلسلہ لمبا اس آیت کے معنی تفسیر میں

کہ ونحنُ اقربُ إليه مِنْ حَبْلِ الوَرِيْدِ سخن بجائے رسانیدہ بودم کہ می گفتم

کہ ہم زیادہ قریب ہیں اس کے گردن کی رگ سے بات یہاں تک پہونچادی تھی میں نے کہ کہا میں نے

قطعہ

دوست نزدیک تر از من بمن ست
ویں عجب تر کہ من از وے دورم

دوست میرے سے ہے مجھ سے بھی قریب
ہے عجب میں دور اس سے ہورہا

دوست میرے سے زیادہ قریب مجھ سے بھی ہے
اور زیادہ عجیب کہ میں اس سے دور ہوں

چہ کنم باکہ تواں گفت کہ او
در کنارِ من ومن مہجورم

کیا کروں کس سے کہوں افسوس یہ
وہ تو ہے میری بغل میں جدا

کیا کروں کس سے کہہ سکوں کہ وہ
میری بغل میں اور میں جدا ہوں

من از شرابِ ایں سخن مست بودم وفُضالۂ قدح در دست کہ روندۂ بر کنارِ مجلس گذر کرد

میں اس بات کی شراب سے مست تھا اور پیالہ کا بچا کچا وعظ کا اخیر ہاتھ میں کہ ایک گذرنے والا مجلس کے کنارہ پر سے گذرا

ودویٔ آخر دروے اثر نعرہ بزد کہ دیگراں بموافقتِ وے در خروش آمدند

اور آخری دور نے اس میں ایسا اثر کیا اس نے نعرہ مارا کہ دوسرے اس کی موافقت میں (ساتھ میں) شور میں آگئے (انھوں نے بھی نعرہ مارا) مشاءٔ اللہ اکبر کہا ہوگا

وحاضران مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دروانِ باخبر در حضور ونزدیکانِ بے بصر دور

اور حاضرین مجلس جوش میں کہا میں نے سبحان اللہ دور والے معانی سے باخبر تو قریب ہیں اور نزدیک والے اندھے (گویا) دور ہیں

قطعہ

فہمِ سخن گر نکند مستمع	قوتِ طبع از متکلم مجوی
گر نہ سمجھے بات سننے والا پھر	نہ رہے واعظ میں طاقت بات کی
بات کی سمجھ گر نہ کرے سننے والا	طبیعت کی طاقت متکلم سے مت ڈھونڈ
فُسحتِ میدانِ ارادت بیار	تا بزند مردِ سخن گوئے گوئی
با ارادت ہوکے سن واعظ کا وعظ	تاکہ مارے گیند اپنی بات کی
عقیدت کے میدان کی کشادگی لا	تاکہ مارے بات کہنے والا مرد گیند

تشریح الفاظ: درجامع بعلبک بعلبک کی جامع مسجد میں بعلبک ملک شام کا شہر ہے وہاں کے لوگ بعل بت کے پجاری تھے اور ایک آدمی کا نام ہے جس نے وہ شہر بسایا اس لئے اس شہر کا نام بعلبک ہوا، وقتے یہ ظرف زمان واقع ہے ایک وقت، ہمی گفتم فعل ماضی استمراری ہے واحد متکلم، کہتا تھا، کہہ رہا تھا میں، بطریقِ وعظ وعظ ونصیحت کے طور پر وعظ کی جمع مواعظ اور وعظ از ضرب مصدر ہے نصیحت کرنا، باجماعتے ایک ایسی جماعت کے ساتھ یہ موصوفہ ہے، کہ محذوف ہے، افسردہ سے، پہلے کہ افسردہ، ودل مردہ بود یعنی جو کہ بجھی ہوئی (سُست) اور مردہ دل تھی، اس طرح بیٹھی تھی، کہ بمعنی ہر کہ اسم موصول افسردہ ودل مردہ معطوف علیہ با معطوف اس کا صلہ ہوکر صفت ہوئی جماعتے موصوف کی اور وہ موصوف صفت سے مل کر مجرور با جار کا پھر وہ جار با مجرور متعلق ہمی گفتم فعل کے۔ راہ از عالم صورت بعالم بمعنی نبردہ عالم صورت، عالم ظاہر (دنیا) عالم معنی عالمِ باطن، آخرت، راستہ دنیائے آخرت کی طرف نہ طے کئے ہوئے تھے، آخرت سے بالکل غافل ہوکر بیٹھے سن رہے تھے، یا میرے ظاہری الفاظ سن رہے تھے اس کے مطلب اور مقتضا سے بے خبر تھے، نفسم مرکب اضافی، میری بات، نصیحت، درنمی گیرد محاوری ترجمہ ہے اثر نہیں کرتی ہے یعنی ان میں جو مردہ دل بیٹھے تھے، آتشم

مرکب اضافی میری آگ مراد وعظ ہے، در ہیزم تر ترلکڑی مرادان کا مردہ دل، ستوراں جمع ستور کی چوپایہ، آئینہ داری کی مصدری ہے اسم فاعل سماعی کے آخر میں آئینہ رکھنا، درمحلت کوراں اندھوں کے محلہ میں، محلت محلہ، کوراں کور کی جمع اندھے، درمعنی باز بود معنی کا دروازہ کھلا تھا ابھی وعظ جاری تھا، وسلسلۂ سخن دراز اور سلسلہ بات کا لمبا یعنی اگلی آیت کی تفسیر میں دراز تھا آیت، نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ، رسانیدہ بودم فعل مصدر لازم رسیدن سے متعدی رسانیدن بنا کر اس سے رسانیدہ بودم ماضی بعید بنایا بات یہاں تک پہونچادی تھی میں نے، دوست نزدیک تر دوست زیادہ نزدیک، ویں عجب وایں عجب ست اور یہ عجیب ہے کہ من از وے کہ من اس سے دورم دور ہوں ضمیرم ہے جو اسم اور فعل دونوں سے ملتی ہے تیسیر المبتدی، چہ کنم کیا کروں، بکہ تواں گفت لفظی ترجمہ کس سے ممکن ہے کہنا، محاوری کس سے کہہ سکوں، درکنار من وہ میری بغل میں، مہجور چھٹا ہوا اسم مفعول یا بمعنی جدا، یعنی اللہ میاں تو ہم سے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب اور ہم اس سے غافل اور دور ہو رہے ہیں بسبب نافرمانی کی ہائے افسوس، من از شراب ایں سخن مست میں اس بات کی شراب سے، مست بودم مست تھا، نشہ میں تھا، فضالہ بچا ہوا، قدح پیالہ، دردست ہاتھ میں تھا، (ابھی کچھ وعظ باقی رہا تھا) روندہ اسم فاعل قیاسی چلنے والا، راہ گیر، برکنار مجلس مجلس کے کنارے یعنی مجلس کے قریب مجمع سے باہر نہ کہ اندر، دور آخر آخری دور، نعرہ بزد نعرہ مارا، نعرہ زور کی آواز کرنا، یا چیخنا، یا ممکن ہے اللہ اکبر کہا یا اس کے مثل کوئی لفظ، خروش شور، سبحان اللہ کلمہ تعجب، تعجب کے موقع پر بولتے ہیں، ترجمہ اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے، دوران باخبر مرکب توصیفی دور کی جمع دوران باخبر دور والے، نزدیک ہیں، نزدیکاں جمع نزدیک کی، بے بصر اندھے، ناسمجھے، اندھے ناسمجھ بات سے یعنی ایسے نزدیک والے دور ہیں یہ میری آخری تقریر ہو رہی تھی، اس سے باہر سے آنے والے پر اثر ہوا اس نے جو نعرہ اور چیخ ماری اس کے ساتھ اور لوگ بھی جوش میں آکر نعرہ مارنے لگے۔ سبحان اللہ میں نے کہا تعجب کی بات ہے، دور رہنے والے باخبر درحقیقت قریب اور مجلس میں قریب رہنے والے مگر بات سے بے خبر وہ گویا دور ہیں، مطلب یہ ہے کہ اگر سننے والا دھیان سے نہ سنے بولنے والے کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے اس لئے سامعین کو عقیدت اور دھیان سے سننا چاہئے تاکہ کہنے والا کھل کر بیان کرے، فہم سخن بات کی سمجھ، گرنکند مستمع گر نہ کرے سننے والا، پورا مصرعہ شرط ہے اور مصرعہ ثانیہ جزا ہے۔ قوتِ طبع از متکلم مجوی قوت طبع مرکب اضافی، طبیعت کی قوت، مفعول از متکلم متکلم سے، جار با مجرور متعلق از مجومت ڈھونڈ اور یہ فعل نہی ضمیر فاعل ہے فعل با فاعل و مفعول و متعلق جملہ انشائیہ ہو کر جزا شرط با جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کبھی کہیں وعظ کا اثر نہ ہو تو واعظ کو بددل نہ ہونا چاہئے ثواب تو ملا اور ممکن ہے اور کوئی اثر لینے والا بھی پیدا ہو جائے اور عوام کو چاہئے کہ وہ علماء اور صلحاء کی باتوں کو عقیدت و محبت اور عمل کی نیت سے سنیں تاکہ فائدہ ہو۔

حکایت

شبے در بیابانِ مکہ از بے خوابی پائے رفتم بماند سر بنہادم

حکایت: ایک رات مکہ کے بیابان میں نہ سونے کی وجہ سے میرے چلنے کے پاؤں عاجز ہو گئے سر رکھ دیا میں نے (لیٹ گیا میں)

وشتربان را گفتم دست از من بدار

اور اونٹ والے سے بولا میں ہاتھ مجھ سے رکھ (مجھے چھوڑ دے سونے دے)

قطعہ

پائے مسکین پیادہ چند رود — کز تحمل ستوہ شد بختی

کب تک پیدل چلے بیچارہ کوئی — بوجھ ڈھوکر عاجز آیا بختی بھی

بیچارے پیدل چلنے والے کا پیر کتنا چلے گا — کیوں کہ بوجھ اٹھانے سے عاجز ہو گیا بختی اونٹ

تا شود جسم فربہے لاغر — لاغرے مردہ باشد از سختی

جب تلک موٹے کا تن لاغر بنے — مرے لاغر دیکھ حالتِ سختی کی

جب تک ہووےگا کسی موٹے کا بدن لاغر — (اتنے) ایک لاغر تو مردہ ہو جائے گا سختی سے

گفت اے برادر حرم در پیش ست وحرامی از پس اگر رفتی بُردی واگر خفتی

اس نے کہا اے بھائی حرم سامنے ہے اور ڈاکو پیچھے اگر چلے گا (اپنے کو سلامت) لے جائے گا اور اگر سوئے گا مر جائے گا

مردی نشیدۂ کہ گفتہ اند

کہ ڈاکو نمٹا دیں گے کیا نہیں سنا تو نے کہ کہا ہے (تجربہ کار) لوگوں نے۔

بیت

خوش ست زیرِ مُغیلاں براہِ خفت بادیہ — شبِ رحیل ولے ترکِ جاں بباید گفت

اچھا ہے سونا تیرا زیرِ ببول — سفر میں پر جان کو جائے گا بھول

اچھا ہے جنگل (بیاباں) کی راہ میں کیکر کے نیچے سونا کوچ کی راہ میں اور لیکن جان کا ترک (جان کو خیر آباد چاہیے کہنا) یعنی پھر جان سے ناامید ہو جانا چاہیے ڈاکو مار ڈالیں گے

تشریح الفاظ: شبے ایک رات، ے وحدت کی، در بیابان مکہ مکہ کے بیابان میں، بیاباں ایسا میدان جس میں آب و گیاہ و پھل دار درخت نہ ہو، گویا ریگستان، از بے خوابی بے خوابی سے، نا سونے کی وجہ سے، پائے رفتم بماند مرکب اضافی، میرے چلنے کے پاؤں عاجز آ گئے (چلنے سے) یعنی سعدی پیدل تھے اتنے چلے تھے کہ تھک گئے، سر بنہادم سر رکھا میں نے (زمین پر سونے کے لئے) شتر باں را گفتم شتر باں اونٹ والا، را سے، (اونٹ والے سے کہا میں نے) دست از من بدار ہاتھ مجھ سے رکھ (اٹھا) یعنی مجھے سونے دے مت اٹھا، معلوم ہوا یہ اونٹ والا ان کا جانے والا تھا لیکن زیادہ گہرا تعلق نہ تھا ورنہ اپنے ساتھ سوار کر کے لاتا، پائے مسکین پیادہ پائے مضاف، مسکیں پیادہ مرکب توصیفی مقلوبی ہو کر مضاف الیہ اس میں صفت مسکین مقدم ہے پیادہ موصوف پر، مسکین غریب، محتاج، بیچارہ جمع مساکین، بیچارے پیدل چلنے والا کا پیر، چندرود کب تک چلے گا، کز تحمل کہ تحمل سے، تحمل، برداشت کرنا، بوجھ اٹھانا، ستودہ عاجز، بختی اونٹ کی وہ نسل جو بخت نصر بادشاہ کی طرف منسوب ہے اسے بخت نصر بادشاہ نے عجمی اونٹنی اور عربی اونٹ کے ملاپ سے تیار کرایا یہ نسل طاقتور اور زیادہ بوجھ ڈھونے میں مشہور تھی، تا شود جب تک ہووے، جسم فربہے لاغر کسی موٹے کا بدن، لاغر کمزور، دبلا، ے نکرہ کی، لاغرے کوئی لاغر، ایک لاغر، مردہ باشد مردہ ہو جائے گا، مر جائے گا، از سختی سختی کی وجہ سے، سختی پریشانی، تکلیف، شدت، گفت اے برادر حرم در پیش ست حرم سے مراد بیت اللہ اور اس کا ارد گرد کا حصہ جو قابلِ احترام ہے، مطلب یہ ہے کہ یہ سونے کا وقت نہیں ہے آگے تھوڑے فاصلہ پر حرم شریف اور مکہ مکرمہ آ رہا ہے وہاں سونا کیوں کہ، حرامی از پس ڈاکو چور پیچھے آ رہے ہیں، اگر رفتی اگر چلے گا اگر حرف شرط ماضی کو مستقبل کے معنی میں کرتا ہے اگر چلے گا تو ڈاکوؤں سے، بردی لے جائے گا جان بچا کر، وگر خفتی مُردی اور اگر سو رہے گا، مردی مر جائے گا کہ ڈاکو آ کر لوٹیں گے مار ڈالے گا، نشنیدہ کہ گفتہ اند نہیں سنا ہے تو نے کہ کہا ہے سفر کے تجربہ کار لوگوں نے، خوش ست زیر مغیلاں اچھا ہے درخت ببول کے نیچے، مغیلاں ببول کا درخت، کیوں کہ بیاباں میں اکثر یہی درخت پایا جاتا ہے، براہِ بادیہ بیاباں جنگل کے راستہ میں سونا، ماضی بمعنی مصدر ہے، شب رحیل کوچ کی رات، ولے اور لیکن، ترک جاں جان کا ترک، جان کو خیر آباد کہنا، بباید گفت چاہئے کہنا باید ماضی پر داخل ہو کر اُسے مصدر کے معنی میں کر دیتا ہے، مطلب یہ ہے کہ بیابان میں لوگ عام طور سے رات کو چلتے تھے اور دن میں آرام کرتے تھے سایۂ ببول کے نیچے اور اس کے نیچے تھکے ہوئے کو آرام اچھا لگے ہیں لیکن اتنا سونا کہ طول پکڑ جائے شام اور رات تک پھر تو وہ سونے والا جان سے ہاتھ دھولے، کہ خطرہ دامن گیر ہے۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کوچ کے وقت آرام صحیح نہیں الا یہ کہ بقدر ضرورت ورنہ ہلاکت اور نقصان کا اندیشہ ہے اور سفر میں ساتھیوں کے ساتھ رہنا اور ان سے الگ نہ ہونا ضروری ہے کہ ریوڑ سے الگ بھیڑ کو بھیڑیا لے جاتا ہے

اس سے یہ ثابت ہوا کہ ہم دنیا میں آخرت کے لئے سفر کر رہے اس لئے کوئی رہبر اور ساتھی اور شیخ طریقت کو اپنانا اور اس کا دامن تھامنا پکڑ لینا ضروری ہے تاکہ بھیڑیا یعنی شیطان نہ اچک لے جائے۔

ترکیب آخری شعر کی: گفتہ اند فعل فاعل سے مل کر قول، اور اگلا شعر مقولہ ہے، خوش ست زیرِ مغیلاں براہِ خفت بادیہ ☆ شبِ رحیل و لے ترکِ جاں بباید گفت

خوش ست خبر مقدم مع رابطہ ست، خفت بمعنی خفتن مصدر، زیرِ مغیلاں مرکب اضافی ایسے ہی شبِ رحیل یہ دونوں ظرف مکان اور زمان ہوئے خفتن کے اور براہ بادیہ ب جار راہِ بادیہ مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق مصدر خفتن کے مصدر اپنے دونوں ظرفِ مکان و زمان اور متعلق سے مل کر مبتدا پھر وہ خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ واو حرف عطف لے حرفِ استدراک، بباید فعل، گفت بمعنی گفتن مصدر، ترکِ جاں مرکب اضافی ہو کر مقولہ گفتن کا پھر وہ اپنے مقولہ سے مل کر فاعل باید کا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک ہوا پہلا مصرعہ مستدرک منہ کا مستدرک سے مل کر مقولہ گفتہ اند قول کا قول مقولہ سے مل کر جملہ قولیہ ہوا۔

حکایت

پارسائے را دیدم برکنارِ دریا کہ زخمِ پلنگ داشت وبہ ہیچ دار وبہ نمی شد

حکایت: ایک پرہیز گار کو دیکھا میں نے دریا کے کنارے جو بگھیرے کا زخم رکھتا تھا اور وہ کسی دوائی سے اچھا نہ ہوتا تھا

مدت ہا دراں رنجور بود وشکر خدائے عزوجل علی الدوام گفتے پرسیدندش

مدتوں اس میں بیمار تھا اور خدائے عزوجل کا شکر ہمیشہ کہتا (ادا کرتا) پوچھا لوگوں نے اس سے

کہ شکر چہ می گوئی گفت شکرِ آنکہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے

کہ شکر کس چیز کا ادا کرتا ہے تو کہا اس بات کا شکر کہ ایک مصیبت میں گرفتار ہوں میں نہ کہ کسی گناہ میں

قطعہ

اگرم زار بکشتن دہد آں یارِ عزیز ☆ تا نگویم کہ دراں دم غمِ جانم باشد

گر مجھے لاغر کو مارے وہ عزیز ☆ نہ کہوں ہرگز غمِ جاں ہے مجھے

اگر مجھ لاغر کو قتل کے لئے دیدے وہ یارِ عزیز ہرگز نہ کہوں گا میں یہ کہ اس گھڑی میں اپنی جان کا غم مجھے ہوگا

گویم از بندۂ مسکین چہ گنہ صادر شد کہ دل آزردہ شد از من غمِ آنم باشد

بندۂ عاجز سے کیا غلطی ہوئی آپ ہیں ناراض بس یہ غم مجھے

کہوں گا میں عاجز بندے سے کیا گناہ صادر ہوئی کہ دل (تیرا) رنجیدہ ہوا میرے سے اس کا غم مجھ کو ہوگا

بلے مردانِ خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسف صدیق دراں حالتے

ہاں خدا کے مرد مصیبت کو معصیت پر اختیار کرتے ہیں کیا نہیں دیکھتا ہے تو حضرت یوسف صدیق علیہ السلام نے اس حالت میں

چہ گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ۔

کیا کہا (جب قید میں تھے) کہا اے میرے رب جیل پسند ہے مجھے اس بات سے جس کی طرف وہ عورتیں بلاتی ہیں مجھے (بدکاری)

تشریح الفاظ: پارسائے را دیدم برکنارِ دریا الخ پارسا، بزرگ، متقی پرہیزگار، برکنار دریا کے کنارہ، کہ اس جگہ کی آب وہوا صاف اور مفید ہوتی ہے، بہار باراں میں کہا کہ زخم پلنگ ودیگر جانوروں کے زہریلی اثر کو دفع کرتی ہے اس لئے وہ بزرگ وہاں بسر کرتے تھے، پلنگ بروزن خدنگ، ایک درندہ ہے چیتے کے علاوہ جو دشمنِ شیر ہے، لغات کشوری جسے ہندی میں بگھیرا وباگھ بھی کہتے ہیں، ہندی کہاوت ہے، سینہ کا بھائی بگھیرا، یہ کودے نو وہ کودے تیرہ، یعنی تیرہ ہاتھ اوپر کو اچھلے اور بعض لوگوں نے اسے چیتا کہا غلط ہے غیاث اللغات۔ داشت یعنی می داشت، رکھتا تھا اسے بگھیرے نے زخم پہونچار کھا تھا، بہ ہیچ دارو بہ بمعنی از، دارو بمعنی دوائی یعنی کسی دوائی، بہ اچھا، نمی شد استمراری ہے، نہیں ہوتا تھا، مدتہا دراں رنجور بود مدت کی جمع کتنی ہی مدتیں اس میں، رنجور بود بیمار تھا، علی الدوام گفتے ہمیشہ کہتا (ادا کرتا اللہ تعالیٰ کا شکر) شکر چہ می گوئی چہ کے بعد چیز محذوف ہے، یعنی شکر چہ چیز ادا می کنی، کس چیز کا شکر ادا کرتا ہے تو می گوئی بمعنی ادا می کنی ہے، شکر آنکہ شکر اس کا کہ بمصیبتے گرفتارم ب در کے معنی میں یے وحدت کی ایک مصیبت میں گرفتار ہوں میں، نہ بمعصیتے نہ کسی گناہ میں، اگر زار بکشتن دہد آں یار عزیز اگر م مجھ ضمیر متکلم کے لئے، زار لاغر، ذلیل، بدحال، میرے نزدیک م موصوف، زار صفت ہے اگر مجھ لاغر کو، بکشتن قتل کے واسطے، دہد دیوے، سونپ دیوے، آں یار عزیز وہ عزیز یار مرکب توصیفی، تانگویم تا بمعنی ہرگز نہ کہوں کہ، دراں دم کہ اس گھڑی میں، غمِ جانم مرکب اضافی، م ضمیر مفعول، جان کا غم مجھ کو، از بندۂ مسکین مرکب توصیفی لاغر بندہ سے، چہ گنہ صادر شد گنہ گنا کا مخفف ہے، دل آزردہ شد رنجیدہ ہوا، غمِ آنم باشد اس کا غم مجھ کو ہوگا، اختیار کنند فعل مرکب جمع غائب مضارع کا اختیار کرتے ہیں ترجیح دیتے ہیں، یوسف صدیق مراد حضرت یوسف علیہ السلام ہیں، دراں حالت اس حالت میں مراد قید ہونے کی حالت میں، یعنی زلیخا قید سے پہلے اور بعد قید کے بھی نیز اس کی ہمنوا عورتیں حضرت یوسف علیہ السلام کو برائی کی دعوت دے رہی تھیں ورنہ زلیخا قید دائمی کی دھمکی دے رہی تھی اس پر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اس بدکاری سے تو میرے لئے قید بہت ہی

زیادہ پسندیدہ ہے اور آیت کا ترجمہ مذکور ہو چکا ہے، رب السجن الخ اے میرے رب جیل زیادہ پسند ہے مجھے اس برائی سے جس کی طرف وہ بلاتی ہیں مجھے رَبّ اصل میں ربی تھا ی حذف ہوگئی ربِّ ہو گیا۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ رضا برقضا یعنی راضی برقضائے الٰہی رہنا چاہئے اور مصیبت پر بھی صبر اور شکر کرنا چاہئے مصیبت بمقابلہ معصیت ایک طرح کی نعمت ہے اس لئے اس پر صبر اور شکر دونوں کرنا چاہئے۔

ترکیب: اگرم زار بکشتن دہد آں یارِ عزیز ☆ تانگویم کہ دراں دم غمِ جانم باشد

گر حرف شرط م زار مرکب توصیفی ہوکر مفعول، بکشتن جار با مجرور متعلق، دہد فعل کے، آں اسم اشارہ، یار عزیز مرکب توصیفی ہوکر مشار الیہ اشارہ با مشارہ الیہ فاعل دہد کا، فعل فاعل ومفعول ومتعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط تا بمعنی ہرگز برائے تاکید یعنی نگویم فعل با فاعل، ایں مبین محذوف کہ بیانیہ، باشد فعل ناقص، غمِ جان مرکب اضافی، اس کا اسم ثابت خبر محذوف م اے بمن جار با مجرور متعلق از باشد اسی طرح در جار آں دم اسم اشارہ با مشارہ الیہ مجرور جار با مجرور متعلق از باشد فعل ناقص اپنے اسم وخبر وہر دو متعلق سے مل کر جملہ ہوکر بیان مبین کا اور پھر وہ مقولہ نگویم کا پھر وہ اپنے مقولہ سے مل کر جزا شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

درویشے را ضرورتے روئے نمود گلیمے از خانۂ یارے بدزدید ونفقہ کرد

ایک فقیر کو ایک ضرورت نے چہرہ دکھایا (ضرورت پیش آئی) اس نے ایک کملی ایک یار کے گھر سے چرائی اور خرچ کردی

حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحبِ گلیم شفاعت کرد کہ من اورا بحل کردم گفتا

حاکم نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹو کملی والے نے سفارش کی کہ میں نے اس کو (کملی) معاف کردی اس نے کہا

بشفاعتِ توحدِّ شرع فرو نگذارم گفت انچہ فرمودی راست ست ولیکن ہر کہ از مالِ وقف

تیری سفارش سے شریعت کی حد کو نہ چھوڑوں گا اس نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا درست ہے اور لیکن جو مالِ وقف سے

چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ الفقیرُ لا یَملِکُ ہر چہ درویشاں راست وقفِ محتاجاں ست

کچھ چرائے گا تو اس کا ہاتھ کاٹنا لازم نہ آوے (نہیں ہے) کہ فقیر نہیں مالک ہوتا جو کچھ فقیروں کے لئے ہے محتاجوں پر وقف ہے

حاکم از وے دست بداشت وملامت کردن گرفت کہ جہاں بر تو تنگ آمدہ بود

حاکم نے اس سے ہاتھ اٹھا لیا (چھوڑ دیا) اور ملامت کرنی شروع کی کہ دنیا تجھ پر تنگ آئی تھی (ہوگئی تھی)

کہ دزدی نکردی الا از خانۂ چنیں یارے گفت اے خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند
کہ چوری نہیں کی مگر ایسے یار کے گھر سے اُس نے کہا اے جناب کیا نہیں سنا ہے آپ نے کہ کہا ہے لوگوں نے

خانۂ دوستاں بِرُوب ودَرِ دشمناں مکوب

دوستوں کے گھر میں جھاڑو دے اور دشمنوں کا دروازہ مت کھٹکھٹا

شعر

چوں فرومانی بہ سختی تن بعجز اندر مدہ   دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستیں

گر پریشاں سختی سے عاجز نہ بن   دشمنوں کی کھال اتار اور دوستوں کا پوستیں

اگر تو عاجز و پریشان ہے سختی کی وجہ سے عاجز نہ بن دشمنوں کی کھال اتار لے اور دوستوں کا پوستیں (چمڑے کا لباس)
یعنی گو سامانِ عجز و فرماندگی موجود تاہم اپنے ہمت سے کام لے اور خوب روزی تلاش کر اور مذکورہ عبارت میں مبالغہ ہے یہ مطلب نہیں کہ ناجائز روزی تلاش کر۔

تشریح الفاظ: درویشے را ایک فقیر کو، ضرورتے ایک ضرورت، روئے نمود چہرہ دکھایا، پیش آئی، گلیمے ایک کملی، نفقہ کرد خرچ کردی، کہ دستش ببرید کہ اس کا ہاتھ کاٹو، دستش مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، ببرید فعل امر بافاعل کا، شفاعت کرد سفارش کی، شفاعت کسی کی سفارش کرنا، اور ابحل کردم اس کو معاف کیا میں نے، یا تو کملی کو یا چور کو) بشفاعت تو تیری سفارش کی وجہ سے ب سبب کے لئے، حدّ شرع شریعت کی حد، فرونگذارم نہ چھوڑوں گا میں، قطعش اے قطعِ دستش اس کے ہاتھ کا کاٹنا، لازم نیاید یعنی ضروری نہیں ہے، الفقیر لایملک الخ یعنی فقیر مالک نہیں کسی چیز کا جو اس کے پاس ہوتا ہے وہ اسے خدا کی ملکیت جانتا ہے اور محتاجوں کے لئے اپنے مال کو وقف کئے ہوتا ہے، خانۂ دوستاں بروب دوستوں کے گھر میں جھاڑو دے، روب امر از روبیدن جھاڑو دینا، مکوب فعل نہی، از کوبیدن، کھٹکھٹانا، یہاں لفظِ خداوند بمعنی جناب، یا مالک، الا از خانۂ چنیں یارے یے توصیفی ہے مگر ایسے یار کے گھر سے۔ چوں فرومانی جب عاجز یا پریشان ہووے تو، بہ سختی سختی کی وجہ سے ب سبب کے لئے، تن بعجز دادن اپنے بدن کو عاجزی کے لئے دینا محاوری ترجمہ اپنے کو عاجز بنانا، تن بعجز مدہ اپنے کو عاجز مت بنا، پوست برکن پوست کھال، برکن، اتار، اکھیڑ، امر از برکندن، پوستن چمڑے کا لباس جو گرم ہوتا ہے موسم سرما کے لئے یہاں مراد مطلق لباس ہے۔

ترکیب: چوں فرومانی بہ سختی تن بعجز اندر مدہ ☆ دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستیں

چوں حرف شرط فرومانی فعل ضمیر فاعل، بہ جار، سختی مجرور جار با مجرور متعلق از فرومانی فعل فاعل متعلق سے مل کر شرط، مدہ

نفی نہی، ضمیر فاعل، تن مفعول بہ، بہ جار، عجز مجرور اندر زائد، جار با مجرور متعلق از مدہ فعل با فاعل ومفعول ومتعلق جزا
شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوکر معطوف علیہ واوحرف عطف محذوف، دشمناں راپوست راعلامت اضافت
یعنی پوست مضاف، دشمناں مضاف الیہ مرکب اضافی ہوکر معطوف علیہ واوحرف عطف محذوف، پوستیں دوستاں
مرکب اضافی معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بر کن فعل با فاعل ضمیر فعل فاعل مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ
انشائیہ ہوکر معطوف پہلے مصرعہ معطوف علیہ کا پھر دونوں مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

مقصد حکایت: درویش جو درحقیقت درویش ہوتا ہے وہ اپنی ہر شیٔ کا مالک اللہ تعالیٰ کو خیال کرتا ہے اور
اپنے مال کو مال وقف سمجھتا ہے محتاج، غریب، غرباء کے لئے اور معاملات میں درگذر اور چشم پوشی سے کام لیتا ہے اس
لئے اوروں کو ایک درجہ ان کی حرص کرنی چاہئے۔

حکایت

یکے از پادشاہاں پارسائے را دید گفت ہیچت از مایاد می آید گفت بلے
ایک بادشاہ نے ایک پرہیزگار کو دیکھا اور کہا کچھ (کبھی) تجھے ہماری یاد آتی ہے اس نے کہا ہاں

وقتے کہ خدائے را فراموش می کنم
جس وقت خدا کو بھول جاتا ہوں، چوں کہ امراء وشاہوں کی یاد اور نزدیکی دنیوی غرض کے لئے ہو
وہ قرب الٰہی کے بجائے دوری کا سبب ہوگی۔

فرد

ہر سو دود آنکس زورِ خویش براند　واں را کہ بخواند بدرِ کس ندواند
ہر طرف دوڑے نکالے جس کو وہ　اور بلایا جو کہیں جائے نہ وہ
ہرطرف دوڑتا ہے وہ شخص (جسے) اپنے دروازے سے نکال دیے (اللہ) اور جس کو بلاتا ہے اپنے در پر پھر کسی کے دروازے پر نہیں دوڑاتا

تشریح الفاظ: یکے از پادشاہاں ایک بادشاہ نے، پارسائے را دید ایک پارسا کو دیکھا، پارسائے مفعول
را علامت مفعول، دید فعل با فاعل ضمیر جو لوٹ رہی ہے پادشاہ کی طرف یا یکے کو فاعل بنایا جائے اور یکے سے مراد
بادشاہ یعنی ایک بادشاہ نے دیکھا ایک بزرگ پارسا کو، ہیچت ہیچ کچھ، ت تجھ کو، وقتے کہ جس وقت کہ اسم مفعول ظرف
زماں، ہر سو دود ہر طرف دوڑے گا، آنکس دراصل آنکہ س تھا وہ کہ اس کو، یعنی جس کو، ز درِ خویش براند اپنے در سے
نکالے، واں را کہ یعنی آنکہ اور وا اور جس کو، بخواند بلاوے اپنے در پر، بدرِ کس کسی کے در پر، ندواند نہ دوڑائے گا یہ

سب فعل مضارع ہیں۔

مقصد حکایت: فقیر کو چاہئے کہ غیر اللہ کے خیال سے اپنے آپ کو پاک رکھے اور جو تعلق اللہ کے لئے نہ ہو یعنی اس کی رضا کے لئے اسے خدا سے دوری کی علامت خیال کرے، بہارستاں شرح اردو گلستاں۔

ترکیب: ہر سوَدودآنکش زدرِخویش براند ہر سو ظرف مکان مفعول فیہ، دود فعل، آنکہ اسم موصول، ش ضمیر مفعول بہ ز جار درِخویش مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق از از فعل براند ضمیر فاعل راجع بسوئے باری تعالیٰ فعل بافاعل و متعلق و ضمیر مفعول جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول باصلہ فاعل دود کا دود فعل بافاعل و ظرف مکان مفعول فیہ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عط اگلے مصرعہ کے شروع، آں را بمعنی آنکہ اورا آنکہ اسم موصول، اورا ضمیر مفعول بہ، بخواند فعل ضمیر فاعل فعل بافاعل و مفعول جملہ ہو کر صلہ موصول باصلہ مفعولِ مقدم، ندواند فعل مؤخر ضمیر فاعل کہ راجع بسوئے باری تعالیٰ، بدر کس ب جار، درکس مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق از ندواند فعل بافاعل و متعلق و مفعول مقدم جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف پہلے مصرعہ معطوف علیہ کا پھر دونوں مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

حکایت

از صالحاں بخواب دید پادشاہے را در بہشت وپارسائے را در دوزخ

نیک لوگوں میں سے ایک نے خواب میں دیکھا ایک بادشاہ کو جنت میں اور ایک بزرگ کو دوزخ میں

پرسید کہ موجبِ درجات ایں چیست وسببِ درکاتِ آں چہ کہ مردم بخلافِ آں

پوچھا کہ اس کے درجات بلند کا سبب کیا ہے اور اس کے برے درجوں کا سبب کیا اس لئے لوگ اس کے خلاف

می پنداشتند ندا آمد کہ ایں پادشاہ بارادتِ درویشاں در بہشت ست

سمجھتے تھے ندا آئی (غیبی آواز) کہ بادشاہ درویشوں کی عقیدت کے سبب جنت میں ہے

وایں پارسا بتقرب پادشاہاں در دوزخ

اور یہ پارسا بادشاہوں کی نزدیکی کی وجہ سے دوزخ میں

قطعہ

دلقت بچہ کار آید وتسبیح ومرقع	خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار
گدڑی تسبیح کملی ہے کس کام کی؟	پس برائیوں سے خود کو دور رکھ
تیری گدڑی کس کام آئے گی اور تسبیح اور کملی	اپنے آپ کو برے کاموں سے بری رکھ

حاجت بکلاہِ بر کی داشتنت نیست　　درویش صفت باش وکلاہِ تتری دار

بر کی ٹوپی رکھنے کی حاجت نہیں　　نیک ہوجا چاہے ٹوپی کیسی رکھ

حات بر کی ٹوپی رکھنے کی تجھ کو نہیں　　درویش صفت رہ اور چاہے تاتاری ٹوپی رکھ

تشریح الفاظ: موجبِ درجات درجات عالیہ کا سبب، درجات درجہ کی جمع مراد بلند درجے، مرتبے، اور جنت کے مراتب بھی درجات کہلاتے ہیں اس کے بالمقابل دوزخ کے درجے درکات کہلاتے ہیں، وہ درکۃ کی جمع ہے پست درجے اور مرتبے اور وہ دوزخ میں ہیں، بارادت درویشاں ارادت عقیدت یعنی درویش کی عقیدت کے سبب، بتقرب پادشاہاں تقرب، نزدیکی، یا نزدیکی ڈھونڈنا، از تفعل، بادشاہوں کی نزدیکی اختیار کرنے کی وجہ سے دنیوی غرض کے لئے۔ دلقت بچہ کار آید دلق گدڑی، ت تیری، کس کام آویگی، تسبیح سبحان اللہ کہنا، مرادی معنی یہی تسبیح جس میں سودانے ہوتے ہیں، مرقع پرانا، بوسیدہ، پیوند لگا ہوا لباس، از عملہائے نکوہیدہ مرکب توصیفی برے کاموں سے، بری دار جدا رکھ، دور رکھ، حاجت بکلاہ بر کی الخ بر کی ٹوپی رکھنے کی حاجت، برق اونٹ کی اون کا بنا ہوا کپڑا جو اس زمانے میں درویشوں کی علامت سمجھا جاتا تھا، درویش صفت باش یعنی درویشوں کی صفت اختیار کر، کلاہ تتری دار چاہے تاتاری ٹوپی رکھ، تتری مخفف تاتاری کا، تاتار ترکستان کا ایک علاقہ ہے شیخ سعدی کے زمانے میں وہاں کفار تھے اور بڑے مالدار تھے جو قیمتی لباس اور ٹوپی پہنتے تھے دونوں شعروں کا مطلب یہ ہے ریاکاری کے لئے تو درویشوں والی چیز یعنی گدڑی تسبیح اور تر کی ٹوپی وغیرہ سے کوئی فائدہ نہیں اصل چیز اہل اللہ کی باطنی صفات اختیار کرنا اور برے اعمال سے بچنا ہے چاہے کسی وجہ سے بر کی ٹوپی کے بجائے تتری ٹوپی اوڑھنی پڑے، اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ فقراء اور اہل اللہ کو چاہئے کہ ریاکاری اور دنیادار مالدوروں کی نزدیکی سے بچیں کہ اس میں ضرر ہے بل کہ مالداروں کو چاہئے وہ بزرگان دین وعلمائے دین کی نزدیکی اختیار کریں، برا ہے فقیر امیر کے در پر اور اچھا ہے امیر فقیر کے در پر۔

ترکیب: حاجت بکلاہ بر کی داشتنت نیست ☆ درویش صفت باش وکلاہ تتری دار

نیست فعل ناقص، حاجت اسم، داشتن مصدر ب جار بکلاہِ بر کی مرکب توصیفی مجرور جار با مجرور متعلق از مصدر ت بمعنی ترا یہ بھی جار با مجرور متعلق از مصدر مصدر اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر خبر فعل ناقص با اسم وخبر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واو عاطفہ محذوف مصرعہ ثانیہ کے شروع میں، باش فعل ناقص ضمیر اسم، درویش صفت اضافت مقلوبی خبر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ واو عاطفہ، کلاہِ تتری مرکب توصیفی مفعول بہ دار فعل با ضمیر فاعل فعل با فاعل ومفعول جملہ انشائیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ با معطوف جملہ معطوفہ ہو کر پھر معطوف پہلے مصرعہ معطوف علیہ کا پھر دونوں مصرعے جملہ معطوفہ ہوئے۔

حکایت

پیادہ سر وپا برہنہ با کاروانِ حجاز از کوفہ بدر آمد وہمراہِ ما شد
ایک پیدل چلنے والا ننگے سر اور ننگے پاؤں حجاز کے قافلہ کے ساتھ کوفہ سے نکلا اور ہمارے ساتھ ہوگیا
نظر کردم کہ معلومے نداشت خراماں ہمی رفت ومی گفت
میں نے دیکھا کہ کچھ نقدی نہ رکھتا تھا ٹہلتا ہوا چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا یا چلتا تھا اور کہتا تھا

قطعہ

نہ باشتر برسوارم نہ چو اشتر زیرِ بادم — نہ خداوندِ رعیّت نہ غلامِ شہر یارم
نہ تو ہوں میں اونٹ پر نہ اس طرح سے زیر بار — نہ تو ہوں میں بادشاہ اور نہ غلام شہر یار
نہ اونٹ پر سوار ہوں نہ اونٹ کی طرح بوجھ کے نیچے ہوں نہ رعیت کا بادشاہ اور نہ بادشاہ کا غلام ہوں
غمِ موجود وپریشانئے معدوم ندارم — نفسے میزنم آسودہ وعمرے می گزارم
موجود اور معدوم کا غم پریشانی نہیں — سانس لے کر چین کا عمر دیتا ہوں گذار
موجود کا غم اور معدوم کی پریشانی نہیں رکھتا ہوں — سانس لیتا ہوں آرام سے اور یہ اپنی عمر گذارتا ہوں

اُشتر سوارے گفتش اے درویش کجا می روی بر گرد کہ بہ سختی بمیری نشنید وسر در بیاباں
ایک اونٹ سوار نے کہا اس سے اے فقیر کہاں جارہا ہے تو لوٹ جا کہ سختی سے مرجائے گا اس نے نہ سنا اور سر بیاباں میں
نہاد وبرفت چوں بہ نخلۂ محمود برسیدیم توانگر را اجل فرارسید
رکھا اور چلا یعنی بیابان کی طرف چل دیا جب نخلۂ محمود کے پاس پہونچے ہم مالدار کی موت سامنے پہونچی یعنی آگئی
درویش ببالینش فرود آمد وگفت مصرعہ: مابہ سختی نہ بمردیم وتو بر بخت بمردی
درویش اس کے سرہانے آیا اور بولا ہم تو سختی سے نہ مرے اور تو بختی پر بھی مرگیا

بیت

شخصے ہمہ شب بر سرِ بیمار گریست — چوں روز آمد برہید وبیمار بزیست
ساری رات رویا ایک بیمار پر — دن نکلا مرا وہ بچ گیا بیمار پر (لیکن)
ایک آدمی ساری رات بیمار کے سرہانے رویا جب دن ہوا وہ تو مرگیا اور بیمار جی گیا (ٹھیک ہوگیا)

قطعہ

اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند	کہ خرِ لنگ جاں بمنزل بُرد
کتنے گھوڑے تیز رو عاجز ہوئے	اور گدھا لنگڑاتا منزل پر گیا
بہت سے تیز رو گھوڑے جو عاجز رہ گئے (چلنے سے)	کہ لنگڑاتا گدھا اپنی جاں منزل تک لے گیا
بسکہ در خاک تندرستاں را	دفن کردیم وزخم خوردہ نمرد
بہت سے تندرست ہوئے ہیں زیر خاک	اور جو زخمی ہوا تھا نہ مرا
بہت سے تندرستوں کو مٹی میں	دفن کیا ہم نے اور زخم کھایا ہوا (زخمی) نہیں مرا

تشریح الفاظ مع حل مطلب بعض عبارت: پیادہ پیدل، سروپا برہنہ ننگے سر اور ننگے پاؤں، با کاروانِ حجاز حجاز کے قافلہ کے ساتھ، حجاز سعودی عرب کا صوبہ جس میں مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، طائف، جدہ وغیرہ داخل ہے، کوفہ عراق کا مشہور شہر امام ابوحنیفہؒ کا وطن حضرت عمرؓ نے اسے بسایا تھا، معلوے یے نکرہ کی کوئی روپیہ، پیسہ، نقدی، خراماں یہ یا تو اسم حال ہے از خرامیدن ٹہلنا، اکڑ کر چلنا، مٹک کر چلنا، مرادی معنی اکڑتا ہوا، ہمی رفت جاتا تھا ماضی استمراری، نہ باشتر برسوارم ب بمعنی او پر یعنی نہ اونٹ پر سوار ہوں میں م ضمیر جو اسم سے متصل ہے، خداوند رعیت رعیت کا مالک، یعنی بادشاہ، نہ غلام شہر یارم نہ بادشاہ کا غلام ہوں میں شہر یارم بمعنی بادشاہ، غم موجود مرکب اضافی موجود کا غم یعنی جو روپیہ یا مال اپنے پاس موجود ہو اس کا غم کوئی چرا نہ لے مجھے نہیں ہے نہ غم ہے اور جو چیز نہیں ہوتی اس کے حصول کے لئے پریشانی ہوتی ہے مجھ کو نہ حاصل کرنے کی فکر نہ پریشانی۔ نفسے میزنم آسودہ یے وحدت کے لئے بھی ممکن ہے میزنم مارتا ہوں لیتا ہوں، آسودہ آرام سے حال ہے، میزنم کے فاعل ضمیر سے ایک سانس لیتا ہوں آرام سے، وعمرے یعنی عمر خود فارسی میں بعض دفعہ مضاف الیہ کو حذف کر دیتے ہیں اور مضاف کے اخیر یے بڑھا دیتے ہیں یہاں ایسا ہی ہے، می گزارم گذارتا ہوں بسر کرتا ہوں۔ اشتر سوارے ایک اونٹ سوار، یے وحدت کی، برگرد لوٹ جا، فعل امر ہے بر زائد ہے، از مصدر گردیدن، پھرنا، ہونا، قدم پیر جمع اقدام، در بیاباں نہاد و برفت بیابان میں رکھا اور چلا یعنی بیابان میں چل دیا، نخلۂ محمود ایک جگہ ہے مکہ اور طائف کے بیچ، اجل موت، جمع آجال، فرا رسید سامنے پہونچی، آگے آگئی وہ مالدار اونٹ سوار پہلے چل بسا، بہار باراں میں کہا کہ شیخ سعدی قافلہ میں ملک شام سے راہ عراق حج کے لئے جارہے تھے جیسا کہ لفظ حجاز توجہ کی طرف اشارہ کر رہا ہے اور کوفہ بدر آمد و ہمراہ ماشد کوفہ سے نکلا اور ہمارے ساتھ ہولیا

اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ پیچھے سے یعنی ملک شام سے آ رہے تھے اور یہ اس وقت وہیں تھا درویش بہ بالینش فرود بالین سرہانہ آیا، فرود زائد ہے اور بولا، ما بہ سختی نمردیم ہم سختی کی وجہ سے نہ مرے، وتو بر بخت بمردی بخت مخفف بختی کا یعنی تو بختی قوی اونٹ پر بھی مر گیا، شخصے ہمہ شب الخ یعنی بعض دفعہ دنیا میں ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک آدمی رات بھر بیمار کے سر پر رویا اور عجیب بات جب دن ہوا وہ رونے والا تو مر گیا اور بیمار جی گیا (تندرست) ہو گیا اور یہ چیستاں بھی ہے کہ مراد رونے والے شخص سے شمع ہے اور مراد بیمار سے سونے والا آدمی ہے جب دن نکلا شمع تو ختم ہوئی اور سونے والا بیدار ہو گیا، اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند الخ اے کے بعد لفظ فلاں محذوف تیز رو اسپ موصوف کی صفت ہے بماند عاجز رہ گیا، چلنے سے، کہ خر لنگ کہ بمعنی اور لنگڑا گدھا مرکب توصیفی، جاں بمنزل برد اپنی جاں (اپنے کو) منزل پر لے گیا، آہستہ آہستہ چل کر، بس کہ دراصل بسا الف زائد کے ساتھ یعنی بسا تندرستاں را در خاک دفن کردیم بہت سے تندرستوں کو زمین میں دفن کیا ہم نے، یا بسا بار ایسا ہوا ہے کہ، زخم خوردہ زخمی، زخم کھایا ہوا، نمرد نہ مرا یعنی دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے جیسا یہ مذکور ہوا یعنی جس کی آ دیگی مریگا چاہے تندرست ہو نہ آ دیگی نہ مرے گا چاہے بیمار رہیو۔

حکایت کا مقصد: درویشوں اور اہل اللہ کو چاہئے کہ حق تعالیٰ کی طلب راہ میں زیادہ دنیوی اسباب سے دل نہ جوڑیں اس لئے کہ بسا اوقات باحیثیت لوگ اس راہ میں کسی آفت کے سبب عاجز رہ جاتے ہیں اور محتاج بے دستگاہ لوگ بے خطر منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔

ترکیب ایک شعر کی: شخصے ہمہ شب برسرِ بیمار گریست گریست فعل شخصے فاعل، ہمہ شب ظرفِ زمان، بر جار، سرِ بیمار مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق از گریست پھر یہ سب جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، چوں روز آمد او بمرد و بیمار بزیست چوں حرف شرط، روز فاعل، آمد فعل فعل با فاعل شرط ہوا اُو فاعل مُرد فعل فعل با فاعل معطوف علیہ واو عاطفہ، بیمار فاعل، زیست فعل فعل با فاعل معطوف معطوف علیہ با معطوف جزا شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ داروئے بخورم تا ضعیف شوم

حکایت: ایک عابد کو ایک بادشاہ نے طلب کیا اس نے سوچا کہ ایسی دوائی کھاؤں تا کہ کمزور ہو جاؤں

تا مگر اعتقادے کہ درحقِ من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ داروئے قاتل بود بخورد و بمرد

شاید جو اعتقاد (عقیدت) کہ میرے حق میں رکھتا ہے زیادہ ہو جائے بیان کیا ہے لوگوں نے وہ دوائی قاتل تھی کھائی اور مر گیا

قطعہ

آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز | پوست بر پوست بود ہمچو پیاز

مثل پستہ سمجھا جس کو پر مغز | چھلکے اوپر چھلکا تھا مثل پیاز

جسے پستہ کی طرح سمجھا میں سب کا سب مغز ہے | چھلکا چھلکے پر تھا پیاز کی طرح

پارسایانِ روئے در مخلوق | پشت بر قبلہ می کنند نماز

جو بنے ہیں پارسا دکھلانے کو | پیٹھ پیچھے کعبہ پڑھتے ہیں نماز

وہ پارسا لوگ توجہ (ان کی) مخلوق میں (مخلوق کی طرف ہے) (گویا) پشت قبلہ کی طرف (کر کے) ادا کرتے ہیں نماز

فرد

چوں بندہ خدائے خویش خواند | باید کہ بجز خدا نداند

بندہ جب اپنے خدا کو مانے وہ | غیر کو اس کے نہ ہرگز جانے وہ

جب بندہ اپنے خدا کو پکارے | (اسے) چاہئے کہ سوائے خدا کے نہ جانے (کسی کو)

تشریح الفاظ: عابدے را مفعول طلب کرد کا اور پادشاہے فاعل ہے، داروئے یے توصیفی ایسی دوائی، تا ضعیف شوم تا کہ کمزور ہو جاؤں یہ علت ہے ماقبل جملہ کی، تا مگر لفظ تا یا تو زائد ہے یا بمعنی اس لئے، مگر شاید، اعتقادے کہ اسم موصول، جو عقیدت کہ، زیادت مصدر بمعنی زیادہ، کند بمعنی شود زیادت کند، زیادہ ہووے، داروئے قاتل بود مرکب توصیفی، مار ڈالنے والی دوائی تھی، بخورد و بمرد بے زائد برائے تحسین کلام، کھائی اور مر گیا، آنکہ اسم موصول وہ شخص، پستہ ایک میوہ سبز رنگ کا چھلکا کم اور گری زیادہ ہوتی ہے، ہمہ مغز سب، سارا مغز، پوست بر پوست بود ہمچو پیاز چھلکے پر چھلکا تھا پیاز کی طرح یعنی اس ریاکار عابد کے متعلق ہے کہ جسے بظاہر دیکھا کہ پر مغز پستہ کی طرح یعنی بامعنی ہے لیکن جب پول کھلی وہ پیاز کی طرح چھلکا ہی چھلکا تھا یعنی بے معنی بے مغز تھا پستہ کے لئے ہمہ مغز اس لئے کہا کہ اس وقت وہاں بے چھلکے اس کے مغز بیچنے کا رواج تھا، بہار باراں اور ایسے بھی تو اس میں چھلکا برائے نام ہوتا ہے، پارسایان روئے در مخلوق پارسا کی جمع روئے سے مراد توجہ، در مخلوق سوئے مخلوق، بظاہر تو بزرگ ہیں لیکن ریاکار، پشت بر قبلہ الخ پشت کو کعبہ کی طرف کر کے نماز پڑھ رہے ہیں کہ جان کر یہ عمل حرام ہے اور اگر کعبہ کی طرف منہ کرنے کو فرض نہ جانے کفر ہے، چوں بندہ جب بندہ، خدائے خویش اپنے خدا کو را محذوف ہے لفظ خویش

تعلق اپنے سے اور اخلاص کو ظاہر کرنے کے لئے ہے، باید چاہئے، بجز خدا خدا کے سوا، نداند نہ جانے کسی کو، اور عبادت میں خدا کی طرف توجہ رکھے نہ کہ غیر اللہ کی پھر وہ عبادت اور نماز کیا ہوئی ایک ظاہری صورت ہے بس۔

مقصد حکایت: درویشوں کو چاہئے کہ عبادت میں ریاکاری سے بہت بچیں کہ تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور دونوں جہاں میں خرابی اور گھاٹے کا سبب ہے۔

ترکیب: چوں بندہ خدائے خویش خواند چوں حرف شرط بندہ فاعل خدائے خویش مرکب اضافی مفعول، خواند فعل فعل بافاعل ومفعول مع حرف شرط شرط ہوئی، باید فعل، ایں مبین محذوف کہ بیانیہ محذوف، بجز خدا مرکب اضافی، مفعول بہ، نداند فعل باضمیر فاعل، فعل بافاعل ومفعول یہ سب مل کر بیان ہوا مبین کا پھر یہ فاعل باید کا باید اپنے فاعل سے مل کر جزا شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

کاروانے را در زمین یونان بزدند ونعمتِ بے قِیاس بُردند بازارگاں

حکایت: ایک قافلہ کو یونان کی زمین میں چوروں نے مارا (لوٹا) اور بے اندازہ دولت لے گئے سوداگروں نے

گریۂ وزاری بسیار کردند وخدا پیمبر را بشفاعت آوردند فائدہ نبود

بہت رونا دھونا کیا اور خدا اور پیغمبر کو سفارش میں لائے (ان کا واسطہ دیا) کوئی فائدہ نہ ہوا

شعر

چوں پیروز شد دزدِ تیرہ رواں — چہ غم دارد از گریۂ کارواں

جب دزد سیاہ دل ہو کامراں — اسے غم نہیں روئے خواہ کارواں

جب کامیاب ہوا سیاہ دل چور — (وہ) کیا غم رکھے گا قافلہ کے رونے سے

لُقمان حکیم اندراں کارواں بود یکے گفتش از کاروانیاں ایناں را مگر نصیحتے کنی وموعظت گوئی

لقمان حکیم اس قافلے میں تھے ایک نے کہا ان سے قافلہ والوں میں سے انہیں شاید کوئی نصیحت کریں آپ اور وعظ کہیں

باشد کہ برخے از مال ما دست بدارند کہ دریغ باشد چندیں نعمت کہ ضائع شود

ممکن ہے کچھ ہمارے مال سے چھوڑ دیں کہ افسوس ہے اتنی ساری دولت جو کہ ضائع ہوجائے

گفت دریغ باشد کلمۂ حکمت بایشاں گفتن

انھوں نے کہا افسوس ہوگا حکمت کی بات ایسوں سے

قطعہ

آہنے را کہ موریانہ بخورد نتواں بردازوبہ صیقل زنگ

جو لوہا کہ ہے زنگ نے کھا لیا نہیں دور ہو اس کا صیقل سے زنگ

جس لوہے کو زنگ نے کھا لیا نہیں ممکن ہے لے جانا ختم کرنا اس سے ریت کے ذریعہ زنگ

باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ نرود میخ آہنی در سنگ

سیاہ دل کو سمجھانا بے سود ہے گھستی نہیں میخ ہے پیچ سنگ

سیاہ دل کو کیا فائدہ وعظ کہنے سے نہیں جاتی گھستی لوہے کی میخ پتھر میں

قطعہ

بروزگارِ سلامت شکستگاں دریاب کہ جبرِ خاطرِ مسکیں بلا بگرداند

خوشحالی میں پالے شکستہ دلوں کو کہ مسکیں کی دل جوئی ٹالے بلا

سلامتی کے زمانے میں شکستہ دلوں کو پالے کہ مسکین کے دل کو جوڑنا بلا کو ٹالتا ہے

چوں سائل ازتو بزاری طلب کند چیزے بدہ وگر نہ ستم گر بزور بستاند

تیرے سے جو سائل رو کر کے مانگے دے ورنہ ظالم زبردستی لے گا

جب سائل تجھ سے رو کر مانگے کوئی چیز دے ورنہ ظالم زبردستی لے گا

تشریحِ الفاظ مع حلِ مطلب: کاروانے ایک قافلہ، درزمین یونان ظرف مکان، یونان، ایک ملک ہے روم اور فرنگ کے مابین، بزدند مارا انھوں نے، ب زائد مرادی معنی لوٹا انھوں نے، نعمت بے قیاس بہت زیادہ نعمت، مال دولت، بزارگاناں جمع بازارگاں کی بمعنی تاجر، کہ بازارگاں، بازاروالا، بازار میں چلنے پھرنے والا، گریہ رونا، زاری رونا، دونوں حاصل مصدر اور مرادف ہوئے اس لئے ترجمہ کیا رونا دھونا، خدا پیمبر را خدا اور رسول کو، بشناعت سفارش میں، آوردند لائے، سفارشی بنایا ان کو واسطہ بنا کر روئے اور مال واپس مانگا۔ لقمان حکیم مشہور حکیم اور اللہ کے ولی حضرت داؤد علیہ السلام کے دور میں تھے، ان سے پہلے فتوی دیتے تھے جب حضرت داؤد نبی بنے انھوں

نے کہا اب میرے فتویٰ دینے کی ضرورت نہ رہی ان سے پوچھو، پیروز کامیاب، دزدِ تیرہ رواں مرکب توصیفی سیاہ دل، یا بے رحم چور اس میں صفت مرکب ہے، از گریہ کارواں قافلہ کے رونے سے، موعظت وعظ ونصیحت، برخے بعض یا تھوڑا حصہ، از مال ما ہمارے مال سے، دست بدارند ہاتھ اٹھائیں، چھوڑ دیں، دریغ باشد افسوس ہووے، کلمۂ حکمت حکمت، سمجھداری کی بات، آہنے را کہ موریانہ بخورد دراصل عبارت یوں ہے آہنیکہ اورا جو اسم موصول ہے جو لوہا کہ اس کو یعنی جس لوہے کو، موریانہ زنگ، صیقل ریتی، ریت، جس سے رگڑ کر لوہے پر میل وغیرہ صاف کرتے ہیں یا بعض دھاردار چیزوں کو تیز کرتے ہیں، بروزگار سلامت خوش حالی کے زمانے میں، شکستگاں دل ٹوٹے ہوئے لوگ، دریاب یا تو مدد کر لے یعنی ان کی دل جوئی کر، سائل مانگنے والا، بزاری روکر، ستمگر ظالم۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں اور اہل علم کو چاہئے کہ نااہل بدباطن لوگوں کو نصیحت نہ کریں بل کہ ایسے کو جس سے توقع ہو یا احتمال کہ نفع دے گی اور مالدار کو چاہئے کہ روتے ہوئے سائل کو منع نہ کرے کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور نعمت کے قیام کا باعث ہے، بہار باراں۔

ترکیب ایک شعر کی: چوں پیروز شد دزدِ تیرہ رواں ☆ چہ غم دارد از گریہ کارواں

چوں حرف شرط، پیروز خبر، شد فعل ناقص، دزد موصوف، تیرہ رواں صفت، مرکب موصوف با صفت اسم فعل ناقص کا وہ اپنے اسم وخبر سے مل کر شرط مصرعہ ثانیہ جزا، دارد فعل ضمیر فاعل کہ راجع ہے دزد کی طرف، چہ حرفِ استفہام، غم مستفہم دونوں مل کر مفعول، از جار، گریۂ کارواں مرکب اضافی مجرور جار با مجرور متعلق از دارد، دارد فعل با فاعل ومفعول ومتعلق جملہ استفہامیہ انشائیہ ہو کر جزا شرط با جزا جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

چندانکہ مُرا شیخِ اَجلّ اَبُو الفرج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بترکِ سماع فرمودے

جس قدر مجھ کو شیخ ابو الفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ (قوالی) سننے کے چھوڑنے کے لئے حکم فرماتے

وبخلوت وعزلت اشارت کردے عُنفوانِ شبابم غالب آمدے وہوا وہوس طالب

اور خلوت اور تنہائی کے لئے اشارہ کرتے (مشورہ دیتے) میری جوانی کا آغاز (نوجوانی) غالب آتی اور خواہش نفسانی اور ہوس طالب

ناچار بخلافِ رای مُربّی قدَمے چند برفتمے واز سماع ومُخالطت حظّے برگرفتمے

مجبوراً مربی کی رائے کے خلاف چند قدم چلتا میں اور (قوالی) سننے اور میل جول سے حصہ (خوش ہوتا) حاصل کرلیتا

وچوں نصیحتِ شیخم یاد آمدے گفتمے

اور جب شیخ کی نصیحت مجھے یاد آتی کہتا

فرد

قاضی اربا ما نشیند بر فشاند دست را　　مُحتَسِب گر مے خورد معذور دارد مست را

قاضی گر بیٹھے یہاں تو وہ بجائے دست کو　　محتسب گر مے پیئے معذور سمجھے مست کو

قاضی اگر ہمارے ساتھ بیٹھے تو جھاڑے ہاتھ کو (تالیاں بجائیں) محتسب گر شراب پیوے تو معذور سمجھے مست کو مارے خوشی کے یعنی قاضی بغیر دیکھے اس کام سے روکتا ہے اگر ہمارے ساتھ رہ کر دیکھے نہ روکے۔

تا شبے بمجمعے برسیدم ودوراں میاں مُطربے دیدم

یہاں تک کہ ایک رات ایک مجمعے میں پہونچا میں اوران میں ایک گویّے کو دیکھا میں نے

قطعہ

گوئی رگِ جاں می گسلد زخمۂ ناسازش　　ناخوشتر از آوازۂ مرگِ پدر آوازش

توکہے شہ رگ کو پھاڑے زخمہ ناساز سے　　تھی بری مردہ پدر والے کی بس آواز سے

تو کہے گا شہ رگ کو پھاڑتا ہے اس کا ناموافق (مضراب) زیادہ بری باپ مرے ہوئے کی آواز سے اس کی آواز

شعر

گاہے انگشتِ حریفاں ازو در گوش　　وگہے بر لب کہ خاموش

کبھی ساتھیوں کی انگلی اس کی وجہ سے کان میں　　اور کبھی ہونٹ پر (ہوتی) کہ خاموش رہ

نهاجُ إلى صوتِ الأغاني طيبةً　　وأنتَ مُغنٍّ إن سكتَّ نطيبُ

مائل ہم گانوں کی جانب خوش دلی سے ہیں مگر　　تو گویّا ایسا گر خاموش ہو تو راضی ہم

بھڑکائے جاتے ہیں گانوں کی آواز کی طرف مارے خوشی کے اور تو ایسا گویّا اگر تو چپ رہے تو ہم خوش ہیں

بیت

نہ بیند کسے در سماعت خوشی　　مگر وقت رفتن کہ دم درکشی

نہ دیکھے گا سننے میں کوئی خوشی　　مگر جب چلے چپ رہے تو اخی

نہیں دیکھتا کوئی تیرا (گانا) سننے میں خوشی ہاں تیرے جانے کے وقت جب تو خاموش ہوجائے۔

تشریحِ الفاظ: چندانکہ جس قدر، جتنا کہ، شیخ بوڑھا، پیر، ہر بڑے آدمی کو جو کسی فن میں ماہر ہو جمع شیوخ، مشائخ، ابوالفرج ابن جوزی یعنی عبدالرحمٰن بن جوزی جو مشہور محدث گزرے ہیں، لیکن یہ شیخ سعدیؒ کے زمانے سے سو برس پہلے گزرے ہیں بظاہر یہ درست نہیں بل کہ درست یہ ہے کہ ابوالفرج شمس الدین خوزی ہے خ سے بجائے خوزی کے ابن جوزی مشہور آدمی ہیں اس لئے ناسخان نے ابن جوزی لکھ دیا، بہار باراں شرح گلستاں۔ بترک سماع، سننا، یعنی قوالی یا گانا سننا، ترک چھوڑنا، اشارت کردے اشارہ کرتے، مشورہ دیتے یعنی قوالی یا گانا سننے کے ترک کرنے کا مشورہ دیتے تھے، خلوت تنہائی، عزلت دنیوی مشغلہ سے خالی ہونا، بیکار رہونا، عنفوان شباہم اول وآغاز ہر شئ، شباب جوانی، (میری شروع جوانی) ہواو ہوس خواہش نفس، ہوس بے جا حرص و آرزو، مُربّی تربیت کرنے والا، پرورش کرنے والا مُحسن، مُخالطت میل جول ساتھیوں کے ساتھ، بَخطے بڑا، حصہ، مزہ، سرور، خوشی یہ سب معنی ہیں، بر گرفتمے برزائندا ٹھاتا، پکڑتا، حاصل کرتا میں، قاضی ار بامانشیند الخ دست افشاندن ہاتھ گھمانا، رقص کرنا، ناچنا، کیوں کہ بوقت رقص ہاتھ ہلائے جاتے ہیں، بعض نے تالی بجانے کے معنی لئے یعنی قاضی اگر ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہمارے خوشی کے تالی بجائے یا ناچے، چہ جائیکہ منع کرنا سننے سے ابھی تو روک رہا ہے پھر نہ روکے گا، محتسب کوتوال، گرمے خورد گر شراب پی لیوے، تو ایسی لذت محسوس ہوگی کہ پینے والے مست کو معذور جانے گا، یہ بطور مبالغہ ہے، تا بجمعے یہاں تک کہ ایک رات ایک مجمع میں پہونچا میں، مطربے ایک گویا، حریفاں جمع حریف کی، حریف ہم پیشہ، ہمکار اور ہم شغل، مراد یہاں مجلس کے ساتھی جو قوالی وغیرہ سننے میں ساتھ تھے، رگ جاں شہ رگ، زخمہٗ ناسازش ناموافق مضراب، مضراب ساز بجانے کی چیز، جیسے چھلہ نقارہ کی لکڑی، چوب لکڑی، ڈنکا، یا چھلہ جس سے ستار یا ایسی قسم کے باجے بجائے جاتے ہیں، لغاتِ کشوری، ناخوشتر بھونڈی، بری، از آوازۂ مرگ پدر باپ کی موت کی آواز سے یعنی باپ مرنے پر جو آواز بیٹے کی ہوتی ہے ڈراؤنی اس سے بھی زیادہ ڈراؤنی آواز تھی اس باکمال گویے کی اور اتنا زور سے ساز بجاتا اور گاتا گویا اپنی ہی رگ پھاڑ دے گا۔ گاہے انگشتِ حریفاں کبھی اہل مجلس کی انگلی، از واس کی وجہ سے کان میں کہ سن نہ سکیں اور کبھی ہونٹوں پر اشارہ کرنے کے لئے کہ چپ رہ، وقت رفتن چلنے کے وقت، دم در کشیدن خاموش ہونا، چپ ہونا، مصدر مرکب ہے۔

﴿مثنوی﴾

چوں بآواز آمد آں بربط سرای　کد خدا را گفتم از بہر خدای

گایا بربط پر وہ جب اتنا بُرا　بولا گھر والے سے میں بہر خدا

جب آواز میں آیا (چلایا) وہ بربط پر گانے والا　گھر والے سے کہا میں نے خدا کے واسطے

پنبہ ام در گوش کن تا نشنوم　یاورم بکشای تابیروں روم
دے دے روئی کان میں تا نہ سُنوں　کھول دے یا در کو تا باہر چلوں
روئی میرے کان میں کر تا کہ نہ سنوں　یا دروازہ میرے لئے کھول تا کہ باہر جاؤں

فی الجملہ پاسِ خاطر یاراں را موافقت کردم وشبے بچندیں محنت بروز آوردم
آخرکار یاروں کے دل لحاظ کے لئے (دلجوئی کے لئے) موافقت کی میں نے اور ایک رات اتنی محنت کے ساتھ دن تک لایا پوری کیں میں نے

قطعہ

مؤذِن بانگ بے ہنگام برداشت　نمیداند کہ چنداز شب گذشت ست
دی اذان بے وقت اس نے اے فتی　رات کتنی گذری اس کو کیا پتا
مؤذن نے اذان بے وقت کہی　وہ نہیں جانتا کتنی رات گذری ہے
درازی شب از مژگانِ من پرس　کہ یکدم خواب در چشمم نہ گشت ست
رات کی لمبائی مجھ سے پوچھ لے　ایک گھڑی سویا نہیں ہوں دل رُبا
رات کی لمبائی میری پلکوں سے پوچھ کہ ایک گھڑی بھی نیند میری آنکھوں میں نہیں پھری (آئی ہے)

بامدادان بحکمِ تبرّک دستارے از سر و دینارے از کمر بکشادم وپیشِ مُغنّی بنہادم در کنار گرفتم
بوقت صبح بطور تبرک پگڑی سر سے اور دینار کمر سے کھولا میں نے اور گویے کے سامنے رکھ دیا اور بغل میں پکڑا (اس سے بغل گیر ہوا)
دبسے شکر گفتم یاراں ارادتِ من در حقِ وے خلافِ عادت دیدند و بر خفّتِ عقلم نہفتہ بخند یدند
اور اس کا بہت شکریہ ادا کیا یاروں نے میری ارادت مندی (عقیدت) اس کے حق میں خلافِ عادت دیکھی اور میری کم عقلی پر چھپ کر ہنسے
یکے از آں میاں زبانِ تعرّض دراز کرد وملامت کردن آغاز کہ ایں حرکت مناسب رائے خردمنداں نکردی
ایک نے ان میں سے اعتراض کی زبان درازکی اور ملامت کرنا شروع (کی) کہ یہ حرکت عقلمندوں کی رائے کے مناسب نہ کی تو نے
خرقۂ مشائخ بچنیں مُطرب دادن کہ ہمہ عمرش درمے در کف نبودہ است
مشائخ کا خرقہ ایسے گویے کو دینا کہ تمام عمر (اب تک) ایک درم اس کے ہاتھ میں نہیں آیا ہے
وقُر اضہٗ در دُف
اور سونے کا ریزہ بھی دف میں (نہ پڑا ہے) نہ آیا ہے۔

مثنوی

مُطربے دور ازیں خجستہ سرای   کس دو بارش ندید در یکجای

ایسا گویا دور ہو یہاں سے خدا   کوئی اس کو پھر نہ دیکھے ایک جا

ایسا گویا دور (رہے) اس مبارک مکان سے   کسی نے دوبار اسے نہیں دیکھا ایک جگہ

راست چوں بانگش از دہن برخاست   خلق را موی بر بدن برخاست

ٹھیک جب آواز منہ سے نکلی ہے   رونگٹے مخلوق کے تن پہ کھڑے

سچ مچ یا جب اس کی آواز منہ سے اٹھی (نکلی)   مخلوق کے بال (رونگٹے) بدن پر کھڑے ہوگئے

مرغ ایواں زہولِ او برمید   مغز ماخورد وحلق خود بدرید

اس کے ڈر سے مرغ ہر ایک بھاگا تھا   مغز کھایا گلا اپنا پھاڑا تھا

محل کے پرندے اس کے ہول (خوف) سے بھاگ گئے ہمارا مغز کھایا اور اپنا حلق پھاڑا

تشریح الفاظ: باآواز آمدن محاورہ ہے یعنی آواز کرنا، چلانا، بربط ایک باجہ جو سارنگی کی طرح کا بط کے پیٹ کے مشابہ ہوتا ہے، بر سینہ، بط بط، گویا بط کے سینہ اور پیٹ کے مشابہ، بربط سرای اسم فاعل سماعی، بربط پر گانے والا، کہ سرای امر از سرائیدن گانا، کدخدا مالک مکاں، پنبہ ام روئی، م مضاف الیہ گوش مضاف کا، یا درم بکشای دروازہ م میرے لئے کھول، تا بیروں تا کہ باہر جاؤں، فی الجملہ خلاصۂ آخرکار، پاس لحاظ، خیال، خاطر دل، طبیعت، پاس خاطر یاراں یاروں کے دل یا طبیعت کے لحاظ سے یعنی یاروں کی دل جوئی کے لئے، بچندیں محنت اتنی محنت سے، بروز آوردم دن تک لایا، یعنی رات پوری کردی، صبح کردی، بانگ اذان، بے ہنگام بے وقت، برداشت اٹھائی یعنی اذان دے دی، چند از شب کس قدر رات ہے، کتنی رات، گذشتہ است دراصل گشتہ است ہے ماضی قریب یعنی گذری ہے کہ یک دم خواب کہ ایک گھڑی خواب نیند، نہ گشت ست دراصل نگشتہ است ہے نہیں پھری ہے نہیں آئی ہے، بامدادان بوقت صبح، بحکم تَبَرُّک تبرک کے طور پر، بعض نسخوں میں بترک ہے اور یہی زیادہ مناسب ہے یعنی گانا ترک کرنے اور چھوڑنے کی وجہ سے، دینارے از کمر دینار کمر سے یعنی کمر پر جو پیٹی بندھی تھی اس میں سے دینار کھولا، وپیش مغنی گویے کے سامنے، بر خفّتِ عقلم میری کم عقلی پر، نہفتہ پوشیدہ خوف سے، تعرض اعتراض کرنا، طعنہ زنی کرنا، خرقۂ مشائخ کا خرقہ مراد وہی دینار جو گویے کو دے دی تھی وہ بزرگوں کی دی ہوئی تھی، قراضہ سونے یا چاندی کی کترن اور درہم چاندی کا سکہ جس کا وزن ساڑھے تین ماشہ ہوتا تھا، دررف دف میں گانے والوں کی عادت ہوتی

ہے وہ انعام اپنی سارنگی یا دف میں رکھ دیتے ہیں، دف چھوٹی سی ڈھولک یا ڈھیڑی، ازیں خجستہ سرائے اس مبارک مکان سے یا محل سے، راست صفت بانگ کی بمعنی سیدھی، سیدھا، اور کھڑی ہوئی یعنی بلند آواز جب اس کی بلند آواز منہ سے نکلتی لوگوں کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے۔

گفتم زبانِ تعرُّض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی بحُکمِ آں کہ مرا کرامت ایں شخص ظاہر شد

میں بولا اعتراض کی زبان مصلحت یہ ہے کوتاہ کرے تو اس وجہ سے کہ مجھے اس آدمی کی کرامت ظاہر ہوئی

گفت مرا بر کیفیتِ آں واقف گردان تا ہمچنیں تقرب نمایم و بر مطایبت کہ کردم

اس نے کہا مجھے اس کی کیفیت پر واقف کر تاکہ اسی طرح نزدیکی حاصل کروں اور مزاق پر جو میں نے کیا

استغفار کنم گفتم بعِلّتِ آں کہ شیخِ اجلم بارہا بترکِ سماع فرمودہ است ومواعظِ بلیغ

استغفار کروں کہا میں نے اس وجہ سے کہ بڑے شیخ نے مجھے بارہا سماع کے چھوڑنے کا حکم دیا اور بلیغ وعظ کہے

گفتہ ودر سمعِ قبولِ من نیامدہ تا امشب کہ مرا طالع میمون وبختِ ہُمایوں بدیں بقعہ

اور میرے قبولیت کے کان میں نہ آئے یہاں تک کہ آج رات میری متبرک ستارے اور بابرکت نصیبہ نے اس سرزمین تک

رہبری کرد وبدست ایں توبہ کردم کہ بقیّتِ زندگانی گردِ سماع ومخالطت نگردم

رہبری کی اور اس آدمی کے ہاتھ پر توبہ کی میں نے کہ باقی زندگی سماع گانا سننے اور میل جول کے ارد گرد نہ پھروں گا

قطعہ

آواز خوش از کام ودِہان ولبِ شیریں — گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد

اچھی آواز اچھے منہ اور ہونٹ سے — لہجہ بے لہجہ ہووے دلفریب

اچھی آواز میٹھے حلق اور منہ اور ہونٹوں سے گرچہ نغمہ پیدا کرے اور اگرچہ نہ کرے دل فریفتہ کرتی ہے

ور پردۂ عشاق ونہاند وحجاز ست — از حنجرۂ مُطربِ مکروہ نزیبد

گو پردۂ عشاق نہاوند اور حجاز — اچھی نہ آواز ہو نہ دیویں زیب

اور اگرچہ عشاق اور نہاوند اور حجاز کا پردہ (سُر ہے) ناپسندیدہ گویے کے حلق سے نہیں زیب دیتی ہے

تشریح الفاظ: زبانِ تعرُّض اعتراض کرنے کی زبان، بر کیفیت آں اس کی کیفیت پر یعنی کس طرح کرامت ظاہر ہوئی، واقف گردان واقف کر، بتا، تقرُّب نزدیکی ڈھونڈنا، حاصل کرنا، از تفعل، مطایبت دل لگی، مذاق، بعلت آں اس وجہ سے، شیخ اجلم بڑے شیخ نے مجھ کو، مواعظِ بلیغ بلیغ وعظ، بڑی گہری نصیحتیں، طالع میمون

متبرک ستارہ، بخت ہمایوں، بابرکت نصیبہ، بدیں بقعہ دراصل بہ ایں بقعہ تھا، بہ بمعنی تک بُقعہ سرزمین، اس سرزمین تک، بقیت زندگانی باقی زندگی، گردِ سماع ومخالطت سماع گانا سننے اور میل جول کے اردگرد، نگردم نہ پھروں گا، آواز خوش اچھی آواز، کام مراد حلق، دہان منہ، لب ہونٹ، شیریں میٹھا، شیریں تینوں کی صفت ہوسکتا ہے نغمہ، لہجہ، دل فریبد دل لبھائے فریفتہ کرے، مضارع ہے پردۂ ونہاوند وحجاز موسیقی کے بارہ پردوں میں سے یہ تینوں نام ہیں پردہ سے مراد گانے کی آواز کی سُر، لہجہ، انداز، حنجرۂ گلا، مُطرب مکروہ مراد بھونڈی آواز والا، گویا مطلب یہ ہے اچھی آواز والا، کیسے بھی گاوے اچھا لگے اور بھونڈی آواز کا کتنے بھی سُر بدل کر گاوے اچھا نہیں لگتا جیسے خوبصورت کیسا بھی لباس پہنے اچھا لگے اور بدشکل کیسا بھی اچھا لباس پہنے بھونڈا لگے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے اپنے بڑے اور مربی جب برے کام سے روکنے کے لئے نصیحت کریں مان کر رک جانا چاہئے، ورنہ ندامت اور شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

ترکیب: نہ بیند کسے در سماعت خوشی ☆ مگر وقت رفتن کہ دم در کشی نہ بیند فعل منفی کسے فاعل خوشی مفعول در سماعت جار با مجرور متعلق از فعل ہرگز مستثنیٰ منہ محذوف، مگر حرف استثناء، وقت رفتن مرکب اضافی ہوکر مبین، کہ بیانیہ، دم درکشی فعل مرکب در زائد ضمیر فاعل فعل بافاعل جملہ خبریہ ہوکر بیان ہوا مبین با بیان مستثنیٰ ہوا مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ متعلق فعل نہ بیند کے فعل بافاعل ومفعول وہردو متعلق جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بے ادباں ہر چہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد

لقمان حکیم سے کہا لوگوں نے کہ ادب کس سے سیکھا آپ نے کہا بے ادبوں سے جو کچھ ان سے میری نظر میں ناپسند آیا

از فعلِ آں پرہیز کردم۔

اس کے کرنے سے پرہیز کیا میں نے۔

قطعہ

نگویند از سر بازیچہ حرفے	کزاں پندے نگیرد صاحبِ ہوش
نہیں ایسا کہ ویسے بھی کہیں کچھ	کہ اس سے پند نہ لے صاحبِ ہوش
نہیں کہتے لوگ بطور مذاق ایسی بات	کہ اس سے کوئی نصیحت نہ لے لے ہوشمند

وگر صد بابِ حکمت پیشِ ناداں — بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

اگر سو حکمتیں نادان کے رو — کہیں اس کے نہ جائیں بیچ گوش

اور اگر حکمت کی سو بات نادان کے سامنے — سنائیں آئیں (سنائی دیں) مذاق اس کے کان میں

تشریح الفاظ: لقمان را گفتند حکیم لقمان سے کہا پوچھا لوگوں نے، از کہ آموختی لفظ کہ کدامیہ ہے کونسے آدمی سے، ہر چہ از ایشاں جو کچھ اُن سے، در نظرم میری نظر میں ناپسند آیا، از فعل، آں یعنی از کردن آں کار اس کام کے کرنے سے لفظ فعل بمعنی کردن ہے آں کا مشار الیہ محذوف ہے اور وہ کارِ بے ادباں ہے یعنی لقمان حکیم سے جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ادب اور دانائی کی بات کس سے سیکھی انھوں نے جواب دیا بے ادبوں سے ان کی جو حرکتیں اور باتیں مجھے بری لگی میں ان سے بچا۔ نگویند از سر بازیچہ حرفے سر بمعنی سر یا خیال، بازیچہ چہ نسبت کے لئے کھیل مذاق والی بات یا کلام، پندے نگیرد اثر کوئی نصیحت نہ لیوے، صاحبِ ہوش عقلمند، وگر صد باب حکمت اور اگر سو حکمت کے باب یعنی بات، پیش ناداں نادان کے سامنے، بخوانند پڑھیں یا سنائیں، آیدش بازیچہ در گوش آئیں گے سنائی دیں گے اس کے کان میں مذاق، مطلب یہ ہے کہ عقلمند تو ہر ایک ادنی سی بات سے نصیحت حاصل کرے گا اور ناداں کو سودانائی کی بات سنا وٴ مذاق سمجھے گا کہ اندھے کے آگے روئے اپنے بھی نین کھوئے، حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش اور ہر نیک آدمی کو چاہئے کہ نادان آدمیوں کے انجام سے عبرت اور نصیحت حاصل کرے اور جو دنیا سے غافل ہیں وہ ان کے خلاف کام کریں یعنی آخرت سے بیدار رہیں۔

حکایت

عابدے را حکایت کنند کہ بشب دہ من بخوردے وتا سحر ختمے بکردے صاحبدلے بشنید وگفت

ایک عابد کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ رات میں دس سیر کھاتا اور صبح تک ایک قرآن ختم کرتا ایک اللہ والے نے سنا اور کہا

اگر نیمہٴ نان بخوردے وبخفتے بسیار ازیں فاضل تر بودے

اگر آدھی روٹی کھاتا اور سو جاتا اس سے بہت زیادہ بہتر ہوتا

قطعہ

اندروں از طعام خالی دار — تا در ونورِ معرفت بینی

پیٹ کو کھانے سے کچھ تو خالی رکھ — تاکہ اس میں معرفت کا نور ہو

پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ — تاکہ اس میں معرفت کا نور دیکھے تو

تہی از حکمتی بعلتِ آں | کہ پُری از طعام تا بینی
خالی حکمت سے ہوا ہے اس لئے | کھانے سے جب ناک تک یہ پُر ہو
خالی حکمت سے ہے اس وجہ سے | کہ پُر ہے تو کھانے سے ناک تک

تشریح الفاظ: دہ من دس سیر، ختمے یعنی ایک ختم قرآن کریم کا، نیمۂ نان اضافت صفت کی موصوف کی طرف، بسیار ازیں الخ دراصل عبارت کا تعلق اس طرح ہے، ازیں بسیار فاضل تر اس سے بہت زیادہ بہتر، بودے ہوتا کہ اپنے آپ قرآن شریف پڑھنے کا نفع لازم اپنے تک ہے اور کم کھانا اور باقی دس سیر اوروں کو کھلانا یہ نفع دوسروں تک پہونچتا یوں بہتر تھا، اندروں اندر یعنی پیٹ، تادرو تا کہ اس میں، تہی از حکمتی ی حکمتی میں حاضر کی ہے، خالی حکمت سے ہے تو، بعلت آں اس وجہ سے، کہ پُری کہ پُر ہے تو، از طعام کھانے سے، تا بینی ناک تک، یعنی کم کھانے سے معرفت کا نور حاصل ہوتا ہے نہ کہ زیادہ کھانے سے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ پیٹ بھر کر نہ کھانا چاہئے کہ زیادہ کھانا بہر طرح مضر و نقصان دہ ہے، اور حضرت حاجی امداد اللہؒ کا قول ہے پہلے لوگوں کے اعضا قوی تھے اب کمزور ہیں لٰہذا کچھ زیادہ کھانے کی گنجائش ہے مگر حد سے زیادہ نہیں، فافہم ماخوذ از ملفوظات حضرت تھانویؒ۔

حکایت

بخشایشِ الٰہی گم شدہ رادر مناہی چراغ توفیق فراراہ داشت تا بَحَلْقَۂ اہلِ تحقیق
اللہ کی بخشش نے برائیوں میں گم شدہ کے لئے توفیق کا چراغ راستہ کے سامنے رکھا چنانچہ اہل تحقیق کے حلقہ میں
در آمد بیُمنِ درویشاں وصِدقِ نفسِ ایشاں ذَمائمِ اخلاقِ او بحمائد مُبدّل گشت
داخل ہوا اور درویشوں کی برکت اور ان کی ذات کی سچائی کے سبب اس کے برے اخلاق اچھی صفات سے بدل گئے
دست از ہوا وہوس کوتاہ کرد وزبانِ طاعناں در حقِ وِے ہمچناں دراز
(اپنا) ہاتھ نفسانی خواہش اور ہوس سے کوتاہ کیا اور طعنہ دینے والوں کی زبان اس کے حق میں اسی طرح لمبی
کہ برقاعدۂ اول ست وزُہد وصلاحش بے مُعَوَّل
جس طرح پہلی حالت پر تھی اور اس کا زہد (پرہیز گاری) اور نیکی بے بھروسہ۔
یعنی اس کی موجودہ سدھار کی حالت کو لوگ نہیں مان رہے تھے کہ یہ دکھلاوہ ہے اور ڈھونگ

فرد

بعذر و توبہ تواں رستن از عذاب خدای ولیک مے نتواں از زبانِ مردم رست

ہے خدا کے قہر سے ممکن توبہ سے بچیں اور زبان خلق سے ممکن نہیں کہ بچ سکیں

عذر اور توبہ کے ذریعہ ممکن ہے چھٹنا خدا کے عذاب سے اور لیکن نہیں ممکن ہے لوگوں کی زبان سے چھٹنا

مثل مشہور ہے مارنے والے کا ہاتھ پکڑ سکیں پر بولنے والے کی زبان نہیں پکڑی جاتی۔

طاقتِ جورِ زبانہا نیاورد و شکایت پیشِ پیر طریقت برد وگفت از زبانِ مردم بر نجم

زبانوں کے ظلم کے (برداشت) کی طاقت نہ لا سکا شکایت پیر طریقت کے سامنے لے گیا اور بولا لوگوں کی زبان سے رنجیدہ ہوں میں

جوابش داد کہ شکریں ایں نعمت چگونہ گذاری کہ بہتر ازانی کہ می پندار ندت

اسے جواب دیا کہ اس نعمت کا شکر کس طرح ادا کرے گا کہ بہتر اس سے ہے جیسا کہ وہ سمجھتے ہیں تجھے

قطعہ

چند گوئی کہ بداندیش وحسود عیب گویانِ من مسکین اند

کہے کب تک میرا بد خواہ اور حسود عیب مجھ مسکین کے کہتے رہیں

تو کب تک کہے گا کہ بداندیش اور حاسد مجھ مسکین کے عیب بتانے والے ہیں کہنے والے ہیں

گہ بخوں ریختنم بر خیزند گہ بہ بد خواستنم بنشینند

کبھی میرے مارنے کو ہوں کھڑے اور کبھی بدخواہی وہ میری کریں

کبھی میرا خون بہانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں اور کبھی میری بدخواہی کے لئے جمع ہو کر بیٹھتے ہیں

نیک باشی وبدت گوید خلق بہ کہ بد باشی ونیکت بینند

نیک ہو تو خلق چاہے بد کہے اس سے بہتر ہے تو بد اچھا کہیں

نیک ہو تو اور برا تجھے کہے مخلوق (یہ) بہتر ہے اس سے کہ برا ہے تو اور تجھے اچھا دیکھیں (سمجھیں)

لیک مرا کہ حسن ظنِ خلائق درحقِ من بکمال ست ومن در عین نقصان روا باشد اندیشہ کردن وتیمار خوردن

لیکن مجھے جب کہ مخلوق کا حسن ظن میرے حق میں کامل ہے اور میں عین نقصان میں درست ہے فکر کرنا اور غم کھانا

﴿شعر﴾

إنی لمُستترٌ من عَیْنِ جِیرانی وَاللّٰهُ یَعلمُ إسْرَارِی وإعلانِی

پڑوسی سے پوشیدہ ہوں میں بظاہر خدا جانے پوشیدہ اور میرا ظاہر

بیشک میں چھپا ہوا ہوں اپنے پڑوسیوں کی آنکھ سے (کہ وہ میرا اندرونی عیب نہیں جانتا) اور اللہ جانتا ہے میرا باطن اور میرا ظاہر (کہ اس اللہ کے سامنے ظاہر باطن کے عیب برابر ہیں)

﴿قطعہ﴾

در بستہ بروئے خود زمردم تا عیب نگسترند مارا

در بند ہوکر میں لوگوں سے ہوں تا نقص کوئی کہے نہ ہمارا

دروازہ بند کیا ہوا اپنے اوپر لوگوں کی (آمدورفت سے) تاکہ ہمارے عیب نہ پھیلائیں وہ

در بستہ چہ سود عالم الغیب دانائے نہان وآشکارا

در بند بے سود ہے پیش خدا وہ دانائے باطن اور آشکارا

بند دروازہ سے کیا فائدہ (اس لئے کہ) عالم الغیب (یعنی اللہ تعالی) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا ہے

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں اور اہل اللہ کو چاہئے کہ مخالفوں کے برا کہنے سے رنجیدہ اور آمادۂ جنگ نہ ہوں بل کہ صبر وتحمل جو طریقۂ انبیاء وصلحاء ہے وہ اختیار کریں یہ صفت انسان کے کمال میں اضافہ کا سبب ہے اور برا کہنے والے کے لئے زوال کا۔

تشریح الفاظ مکمل حکایت: بخشایش الٰہی بخشش کی جمع یعنی اللہ کی بخشش، گم شدہ را در مناہی اے در مناہی گم شدہ را، برائیوں میں گم شدہ گم ہووے اور پھنسے ہوئے کے لئے، چراغِ توفیق توفیق کا چراغ، فرا راہ راستے کے سامنے (اُس گمراہ کے) یعنی اللہ کی بخشش اور رحمت نے ایک گناہوں میں گم راہ اور پھنسے ہوئے کو گناہوں سے توبہ کی توفیق دی، تا بحلقۂ اہل تحقیق نیز حلقہ گول دائرہ مریدین کا ارد گرد شیخ کے، مراد اہل حقیقت سے اہل معرفت ہیں، حلقہ جماعت، تا تاکہ، یا چناں چہ، چناں چہ اہل حقیقت کی جماعت میں، در آمد داخل ہوا، در زائد ہے، بیمن درویشاں ب سبب کے لئے درویشوں کی برکت کے سبب، وصدق نفس ایشاں صدق، سچائی نفس، ن ف مفتوح ہے بمعنی گفتاران کی سچی گفتار، ذمائم اخلاق جمع ذمیمہ، برائیاں، یا برے اخلاق اضافت صفت کی موصوف کی طرف،

بحمائد حمیدہ کی جمع اچھی صفات، مبدل گشت تبدیل ہو گئے یعنی برے اخلاق اچھے ہو گئے، ہوا خواہش نفس، ہوس حرص دنیا، طاعنان طاعن کی جمع طعنہ دینے والا، ہمچناں اسی طرح، پہلے کی طرح، کہ برقاعدۂ اول است جیسا کہ پہلے طریقہ (حالت) پر ہے یعنی تھی، زہد پرہیز گاری، صلاح نیکی، نامعول اسم مفعول از تعویل، اعتماد کرنا، اعتماد نہ کیا ہوا، بے بھروسہ، نامعتبر، بعذر وتوبہ عذر وتوبہ کے ذریعہ، ب سبب کے لئے، لیک مخفف لیکن کا، نتواں از زبانِ مردم رست نہیں ممکن ہے لوگوں کی زبان سے چھٹنا، رست ماضی بمعنی مصدر کے تواں اور باید کے تحت مصدر کے معنی میں ہوتی ہے جیسے باید دانست چاہئے جاننا، طاقت جور زبانہا طاقت، قوت، براشت، جور ظلم وستم، زبان کی جمع زبانہا، شکایت پیش پیر طریقت شکایت پیر طریقت کے آگے، طریقت امراض باطن کے ازالہ کا طریقہ جیسا کہ، شریعت ظاہر کا تصفیہ کرنا اور احکام ظاہری نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ کے احکام، برنجم مضارع از رنجیدن، رنجیدہ ہوں میں، چگونہ گذاری کس طرح ادا کرے گا تو، کہ بہتر از انی کہ می پندارند کہ بہتر اس سے ہے تو جیسا تجھے لوگ سمجھتے ہیں، چند گوئی کب تک کہے گا تو، بداندیش برا سوچنے والا، اسم فاعل سماعی، حسود صیغہ مبالغہ زیادہ حسد کرنے والا، عیب گویان عیب گو کی جمع اسم فاعل سماعی، عیب کہنے والے، من مسکین من کی صفت مسکین ہے، گہ بخوں رختنم گہ مخفف گا کا ہے کبھی میرا خون گرانے کے واسطے، برخیزند اٹھ کھڑے ہوتے ہیں، تیار رہتے ہیں، گہ بہ بدخواستنم الخ اور کبھی میرا برا چاہنے کے واسطے بیٹھتے ہیں (جمع ہو کر) بدت و نیکت میں ت مفعول کی ہے اور یہاں بیند کے معنی جاننے اور سمجھنے کے ہیں، مطلب یہ ہے کہ تو بذات خود اچھا ہو اور پھر تجھے لوگ برا کہیں یہ بہتر ہے اس سے کہ تو ہو برا اور لوگ تجھے اچھا جانیں، حسن ظن خلائق مخلوق کا حسنِ ظن اچھا گمان، درحقِ من میرے حق میں، بکمال است کامل ہے، یا میرے کمال سے متعلق ہے کہ میں کامل ہوں، ومن در عین نقصان اور میں عین نقصان میں، اور میں ہوں ناقص، روا باشد درست ہووے، اندیشہ فکر، سوچ، تیمار غم، انی لَمُستَتِرٌ الخ مستتر صیغہ اسم فاعل از استفعال چھپنا معنی ہوئے چھپنے والا یعنی پوشیدہ ہوں، عین آنکھ جمع اعین، جار پڑوسی جمع جیران، واللہ ذاتی نام باری تعالیٰ کا، یَعلَمُ جانتا ہے وہ، اِسرا ری و اعلانی یعنی اللہ میرے پوشیدہ عیب اور ظاہر عیب کو جانتا ہے اس کے لئے سب برابر ہے پبلک سے چھپالوں گا عیب اس سے نہیں۔ دربستہ دروازہ بند کیا ہوا اپنے اوپر، زمردم لوگوں کی طرف سے، تاعیب تاعلت کے لئے تا کہ عیب، نگسترند نہ پھیلائیں یعنی بکثرت نہ بیان کریں میرے عیب، دربستہ چہ سود الخ یعنی بند دروازہ کرنے سے کیا فائدہ، عالم الغیب غیب کا جاننے والا مراد باری تعالیٰ ہے، دانائے نہاں وآشکارا مرکب اضافی، نہاں پوشیدہ، آشکارا ظاہر یعنی وہ پوشیدہ اور ظاہر عیب کا جاننے والا ہے، اس سے چھپانے سے کیا فائدہ اور نہ کوئی چیز اس سے چھپ سکے۔

ترکیب: بعذر وتوبہ تواں رستن از عذاب خدای ☆ ولیک مے نتواں از زبانِ مردم رست تواں بمعنی

توانند فعل ضمیر فاعل بجانب مردم، رستن مصدر بعذر ب جار عذر معطوف علیہ واو عاطفہ توبہ معطوف، معطوف علیہ ومعطوف سے مل کر مجرور پھر جار با مجرور متعلق از مصدر اسی طرح از جار عذاب خدای مرکب اضافی مجرور، جار با مجرور متعلق از مصدر پھر یہ مفعول توانند کا فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ فعلیہ ہو کر مستدرک منہ واو عاطفہ، لیک حرف استدراک می نتواں بمعنی نمی توانند ضمیر فاعل رست بمعنی رستن مصدر از جار زبانِ مردم مرکب اضافی مجرور، جار بامجرور متعلق از مصدر ہو کر یہ مفعول نمی نتوانند کا فعل بافاعل ومفعول بہ جملہ ہو کر مستدرک دونوں مستدرک منہ ومستدرک مل کر جملہ استدرا کیہ ہوا۔

حکایت

پیش یکے از مشائخ کبار گلہ کردم کہ فلاں در حقِ من بفساد گواہی دادہ است

بڑے مشائخ میں سے ایک کے سامنے شکایت کی میں نے کہ فلاں نے میرے حق میں فساد پر میری برائی پر گواہی دی ہے

گفت بصلاحش تخجل کن

کہا اس نے بذریعہ نیکی اس کو شرمندہ کر یعنی تو اس کے ساتھ نیکی اور احسان کر یا خود نیک کام اور زیادہ کر

﴿رباعی﴾

تو نیکو روش باش تابد سگال	بنقص تو گفتن نیابد مجال
چلن گر تیرا ٹھیک ہو بد سگال	بتا نیکی خامی نہ پاوے مجال
تو نیک چین رہ تاکہ برا سوچنے والا	نپاوے تیرے نقص کہنے (بیان کرنے کی) مجال
چوں آہنگ بربط بود مستقیم	کے از دست مطرب خورد گوشمال
آواز بربط کی ہو جب درست	کب گویا دے گا اس کو گوشمال

جب سارنگی کی آواز ہووے سیدھی (درست) کب گویے کے ہاتھ سے کھاویگی (سزا) کان اینٹھوانیکی

تشریح الفاظ: پیش سامنے، یکے از مشائخ کبار شیخ کی جمع کبار کبیر کی جمع بڑے ایک بڑے شیخ کے سامنے، گلہ شکوہ، شکایت، بفساد گواہی دادہ است برائی پر گواہی دی مجھے برا کہا ہے، بصلاحش تخجل کن نیکی سے اچھے کام کر کے اسکو تخجل شمرندہ، یعنی تو اب زیادہ نیکی کر وہ خود شرمندہ ہو جائے اور آگے مثال دے کر سمجھا رہے ہیں، نیکو روش اچھے چلن کا، بدسگال اسم فاعل سماعی، برا سوچنے والا، یہ فاعل ہے نیابد مضارع منفی کا، مجال معنی مجازی طاقت

اور یہ مفعول ہے، بنقص تو گفتن دراصل بگفتن نقص تو نقص ن اور ق کا زبر ہے، کمی، خامی، برائی، ب جار گفتن مصدر مضاف، نقص تو مرکب اضافی ہوکر مضاف الیہ مصدر مضاف کا وہ مل کر مجرور ب جار پھر یہ متعلق نیابد پھر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، آہنگ آواز، بربط سارنگی، مستقیم درست، سیدھا، مطرب گویا، گوشمال کان اینٹھنا، کبھی اسم اور امر سے مل کر بھی معنی مصدری حاصل ہوتے ہیں کان اینٹھنے سے مراد سارنگی کی میخ وغیرہ کو اینٹھنا جس سے سارے تار بندھے رہتے ہیں جب اس کی آواز درست ہوگی گویا اس کے کان نہ اینٹھیے گا اسے سزا نہ دے گا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کسی کے اعتراض کرنے سے نہ جھگڑے بل کہ اپنے عیب دور کرنے اور اپنی اصلاح کرنے میں پہلے سے زیادہ کوشش کرے۔

ترکیب آخری شعر کی: چو آہنگ بربط بود مستقیم ☆ کے از دست مطرب خورد گوشمال

چوں حرف شرط، آہنگ بربط مرکب اضافی ہوکر فاعل یا اسم، بود فعل ناقص مستقیم خبر فعل با اسم وخبر شرط ہوئی، کے استفہامِ انکاری، از دست مطرب جار با مجرور مرکب اضافی متعلق از خورد اور وہ فعل ضمیر فاعل گوشمال مفعول، فعل بافاعل ومفعول ومتعلق جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جزا شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

یکے را از مشائخ پرسیدند کہ حقیقتِ تصوف چیست گفت ازیں پیش طائفہ بودند

مشائخ میں سے ایک سے لوگوں نے پوچھا کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے کہا اس سے پہلے ایک جماعت تھی

در جہاں بصورت پراگندہ وبمعنی جمع واکنوں خلقے اند بظاہر جمع وبدل پراگندہ

دنیا میں بظاہر پراگندہ وحقیقت میں دل مطمئن اور اب ایک مخلوق ہے بظاہر مطمئن اور دل پراگندہ

قطعہ

چوں ہر ساعت از تو بجائے رود دل
جب ہر گھڑی دل بھٹکتا پھرے
جب ہر گھڑی تیرا دل ہر جگہ بھٹکے

بہ تنہائی اندر صفائے نہ بینی
تو تنہائی میں بھی صفائی نہیں ہے
تنہائی میں بھی صفائی نہ دیکھے گا تو

ورت مال وجاہ است وزرع وتجارت
گر مال دنیا ہے کھیتی تجارت
اور اگر تیرے (پاس) مال اور مرتبہ کھیتی اور تجارت ہے

چو دل با خدا یست خلوت نشینی
ملا دل خدا سے تو خلوت نشیں ہے
جب دل خدا کے ساتھ ہے خلوت نشین ہے تو

تشریح الفاظ: یکے را را علامت مفعول، حقیقت تصوف تصوف کی حقیقت مرکب اضافی تصوف از تفعل مشتق از صوف بمعنی یکسو ہونا اور غیر اللہ سے چہرہ پھرانا، چوں کہ اہل اللہ و عارف باللہ ماسوا اللہ سے روگردان اور چہرہ پھرانے والے اور اللہ کی طرف متوجہ اور یکسو ہوتے ہیں، اس لئے انہیں صوفی کہتے ہیں، یعنی یک سو ہو کر اس کی طرف متوجہ رہنے کو تصوف کہتے ہیں، طائفہ جماعت جمع طائفات، بصورت بظاہر، پراگندہ پریشان حال، بسبب غربت کے، و بمعنی جمع اور معنی یعنی باطن کے اعتبار سے، جمع مطمئن، یعنی گو تھے فقیر و بے نوا مگر دل تعلق مع اللہ کے سبب مطمئن تھا، خلقے ایک مخلوق، بظاہر جمع بظاہر مطمئن بسبب مالداری و دنیاوی زیب و زینت کے یعنی بظاہر ایسے لگتے ہیں کہ بڑے مطمئن اور پرسکون مگر دل یا خدا سے غافل اور دنیا میں پھنسے ہونے کی وجہ سے غیر مطمئن اور بے چین اور قلبی سکون سے خالی ہیں، یعنی اگر اللہ سے تعلق اور لگاؤ ہے تو ظاہری غربت اور ناداری میں بھی دلی سکون ہے اور اگر بظاہر کتنی بھی خوش حالی ہو مگر اللہ سے غفلت ہو تو دلی سکون نہ ملے گا یہی مطلب اشعار آئندہ کا ہے۔ ہر ساعت ہر گھڑی، از تو تجھ سے، بجائے رود ل یے نکرہ کے لئے کسی نئی جگہ جاوے یعنی بھٹکتا پھرے، صفائی مراد دل کی صفائی اور قلبی راحت اور سکون، ورت اور اگر یہ وار تھا، زرع کھیتی، دل با خدا ایست دل خدا کے ساتھ ہے (لگاؤ رکھنے والا) خلوت نشینی ی حاضر کے لئے ترجمہ خلوت نشین ہے تو۔

حکایت کا مقصد یہ ہوا کہ عارف باللہ و اہل اللہ کی صفات اپنا کر باطن کی صفائی قلبی سکون حاصل کرنے کا نام تصوف ہے نہ کہ ظاہری فقر و درویشی اور بس۔

حکایت

یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم وسحر بر کنارِ بیشہ خفتہ

حکایت: یاد رکھتا ہوں میں کہ ایک رات ایک قافلے میں ساری رات چلا تھا میں اور وقتِ سحر ایک جنگل کے کنارے سو گیا تھا

شوریدۂ کہ دراں سفر ہمراہ ما بود سحر گاہاں نعرہ بزد و راہِ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت

ایک دیوانہ جو اس سفر میں ہمارے ساتھ تھا سحری کے وقت ایک نعرہ مارا اور بیاباں کا راستہ لیا اور ایک گھڑی بھی آرام نہ پایا

چوں روز شد گفتمش آں چہ حالت بود گفت بلبلاں را دیدم کہ بنالش در آمدہ بودند از درخت

جب دن ہوا کہا میں نے اس سے وہ (تیری) کیا حالت تھی بولا وہ بلبلوں کو دیکھا میں نے رو رہی تھیں درختوں کے اوپر سے

وکبکاں از کوہ وغوکاں از آب وبہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد

اور چکور پہاڑوں سے اور مینڈک پانی سے اور چوپایے جنگل سے سوچا میں نے کہ انسانیت نہیں ہے

ہمہ در تسبیح و من در غفلت خفتہ کجا روا باشد

سب تو تسبیح میں اور میں غفلت میں سویا ہوا کہاں درست ہے (یہ بات)



دوش مرغے بصبح مینالید — عقل وصبرم ببرد وطاقت وہوش
رات میں وقت سحر رویا پرند — لے گیا عقل وصبر طاقت وہوش
گزشتہ رات ایک پرندہ رو رہا تھا — میری عقل اور صبر لے گیا اور طاقت اور ہوش

یکے از دوستانِ مخلص را — مگر آواز من رسید بگوش
ایک مخلص یار کے پہونچی مگر — میری وہ آواز اس کے بیچ گوش
مخلص یاروں میں سے ایک کے — شاید میری آواز پہونچ گئی کان میں

گفت باور نداشتم کہ ترا — بانگ مرغے چنیں کند مدہوش
بولا وہ باور نہیں مجھ کو تجھے — مرغ کی آواز کردے یوں مدہوش
کہا اس نے مجھے یقین نہیں تجھے — ایک پرند کی آواز یوں کرے مدہوش

گفتم ایں شرط آدمیت نیست — مرغ تسبیح خوان ومن خاموش
کہا میں نے آدمیت یہ نہیں — مرغ تسبیح خواں رہے اور میں خاموش
میں نے کہا یہ انسانیت کی شرط نہیں — پرند تو تسبیح خواں اور میں خاموش رہوں

تشریح الفاظ: یاددارم فارسی محاورہ ہے یعنی مجھے یاد ہے، درکاروانے یے وحدت کی، ایک قافلہ میں، بیشۂ زیادہ درختوں کا جنگل، بن، شوریدہ دیوانہ روش اور پریشان وضع قطع والا آدمی، سحرگاہ وقتِ صبح، نالش رونا یا گریہ وزاری، کبک چکور، غوک مینڈک، بہائم بہیمہ کی جمع بہت سے چوپائے، مروت انسانیت، آدمیت، تسبیح سبحان اللہ کہنا، اور اللہ کی پاکی بیان کرنا، یا اللہ کا ذکر کرنا، خفتہ سویا ہوا، دوش گذشتہ رات، لیکن یہاں مراد گذشتہ رات کا اخیر حصہ ہے، می نالید روتا تھا دردبھری آواز سے، عقل وصبرم ببرد الخ میری عقل صبر اور طاقت وہوش لے گیا اور میں بھی یعنی سعدی بے بے اختیار ہوکر ان کی طرح رو پڑا اور ذکر کرنے لگا اس وقت ایک دوست نے میری آواز سنی اور بولا کہ مجھے یہ یقین نہ تھا کہ ایک پرندہ کی آواز تجھے ایسے مدہوش کرے گی میں بولا یہ انسانیت نہیں کہ مرغ تو اللہ کی تسبیح اور پاکی بیان کریں اور میں غفلت میں خاموش پڑا رہوں، بانگ آواز، مدہوش بے ہوش، مرغے ایک مرغ، ایک پرندہ۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ آدمی جو اشرف المخلوقات ہے اسے چاہئے کہ اخیر رات میں سب سے زیادہ اللہ کی یاد کرے اور ذکر وفکر اور عبادت کرے تاکہ دل نرم ہو اور اللہ تعالیٰ سے لقا اور ملاقات کی لذت حاصل ہو کہ وہ ساری

لذتوں سے بڑھ کر ہے، ترکیب آخری شعر کی۔

گفتم ایں شرط آدمیت نیست ☆ مرغ تسبیح خواں ومن خاموش، گفتم فعل بافاعل قولہ اور امحذوف مفعول سب مل کر قول ایں اسم اشارہ مبین کہ بیانیہ محذوف باشد فعل ناقص محذوف، مرغ اسم، تسبیح خواں خبر پورا جملہ ہوکر معطوف علیہ واو عاطفہ، باشم فعل ناقص مع ضمیر محذوف من ضمیر برائے تاکید خاموش خبر فعل بااسم وخبر جملہ ہوکر معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر بیان مبین بیان سے مل کر اسم پہلے مصرعہ میں نیست فعل ناقص کا، شرط آدمیت مرکب اضافی خبر فعل ناقص بااسم وخبر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مقولہ قول کا قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ قولیہ ہوا۔

حکایت

وقتے در سفر حجاز طائفہ جوانان صاحب دل ہمراہ ما بودند ہمدم وہمقدم

ایک وقت حجاز کے سفر میں صاحب دل جوانوں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ تھی ایک دوسرے کے ساتھی اور رفیق

وقتہا زمزمہ بکردندے وبیتے محققانہ برگفتندے وعارفے درسبیل منکر حال درویشاں بود

بہت اوقات زمزمہ کرتے (گانا گاتے) اور محققانہ شعر پڑھتے اور ایک عابد راستہ میں درویشوں کے حال کا منکر تھا

وبے خبر از درویشاں تا برسیدیم بنخیل بنی ہلال کو دکِ سیاہ از حی عرب بدر آمد

اور بے خبر ان کے درد سے یہاں تک کہ پہونچے ہم نخیل بنی ہلال تک ایک حبشی لڑکا عرب کے قبیلہ کا نکلا

وآوازے برآورد کہ مرغ از ہوادر آورد شتر عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد وعابد را بینداخت

اور ایسی آواز نکالی کہ پرندوں کو ہوا (فضا سے) اتار لیا اور (اُس) عابد کے اونٹ کو دیکھا میں نے ناچنے لگا اور عابد کو گرا دیا

وراہ بیابان گرفت وبرفت گفتم اے شیخ درحیوانے اثر کرد وترا ہمچناں تفاوت نمی کند

اور بیابان کا راستہ پکڑا اور چلا گیا میں نے کہا اے شیخ (اس کی آواز نے) ایک جانور میں اثر کیا اور تجھ میں اسی طرح کوئی فرق (ظاہر) نہیں کرتی ہے

نظم

دانی چہ گفت مرا آں بلبل سحری	تو خود چہ آدمئی کز عشق بے خبری
بولی بلبل میرے سے وقتِ سحر	وہ آدمی کیا عشق سے جو بے خبر
جانتا ہے تو کیا کہا مجھے اس وقت سحر کی بلبل نے	تو خود کیا آدمی ہے جو عشق سے بے خبر ہے

اُشتر بشعرِ عرب درحالتست وطرب | گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری
اونٹ تو عربی شعر سے مست ہو | گر نہیں باذوق تو کژ جانور

اونٹ (تو) عربی شعر سے وجد اور مستی میں ہے گر تجھے ذوقِ (سماع) نہیں تو تو ٹیڑھی طبیعت کا جانور ہے

﴿شعر﴾

وَعِند هُبُوبِ النَّاشِرَاتِ علی الحِمیٰ | تَمیلُ غُصُونُ البانِ لا الحجرُ الصّلدُ
سبزہ زاروں پر چلیں جب آندھیاں | جھومتی ہیں شاخیں نہ کہ سنگ سخت

اور تیز ہواؤں کے چلنے کے وقت پر (جنگل میں) | جھومتی ہیں بان کی شاخیں نہ کہ سخت پتھر

﴿مثنوی﴾

بذکرش ہرچہ بینی در خروش ست | ولے داند دریں معنی کہ گوش ست
جس کو دیکھے ذکر میں با شور ہے | لیک جانے اس کو جو باگوش ہے

اس کے ذکر میں جسے تو دیکھے شور میں ہے لیکن جانے وہی یہ حقیقت جو باگوش ہے (اس کے سننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور سمجھتا ہے)

نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست | کہ ہر خارے بے تسبیحش زبانیست
نہ صرف بلبل ہے اس کی تسبیح خواں | بل کہ ہر کانٹا ہے اس کا تسبیح خواں

نہ صرف بلبل پھول پر اس کی تسبیح خواں ہے | بل کہ ہر کانٹا اس کی تسبیح میں ایک زبان بنا ہوا ہے

تشریح الفاظ: وقتے ایک وقت، یے وحدت کی، درسفرِ حجاز مراد سفرِ حج ہے کہ حج صوبۂ حجاز میں یعنی مکہ میں ہوتا ہے کہ وہ حجاز میں ہے، طائفہ جماعت جمع طائفات، جوانانِ صاحب دل جوان کی جمع صاحب دل، یعنی زندہ دل، کیفیت رکھنے والا دل، جو سماع سے متاثر ہوا ایسے دل والا، ہمدم ساتھی، ہمقدم رفیقِ سفر، زمزمہ راگ، گیت، گنگناتا، آہستہ گانا، لغات کشوری، وبیتے محققانہ گفتے اور محققانہ اشعار یعنی اشعار بامعنی ومفید، عابدے ایک عابد، یے وحدت کی، سبیل راستہ جمع سُبل، منکرحال درویشاں بود درویشوں کی حالت کا منکر تھا کہ انہیں سماع سے وجد نہیں ہوتا، بیخبر از دردِ ایشاں بے خبر ان کے درد سے تھا، نخیل بنی ہلال نخیل کھجور کا باغ، ہلال ایک شخص کا نام تھا یہ باغ اس کی اولاد کی طرف منسوب ہوا اس لئے بنی ہلال ہوا، اور بعض نسخوں میں نخلہ بنی ہلال ہے اور وہ ایک جگہ ہے جو ایران سے آتے ہوئے مکہ کے راستے میں پڑتی ہے حاشیہ گلستاں مترجم قاضی سجاد حسینؒ، کودک بچہ، سیاہ کالا، یعنی

حبشی لڑکا، ایک بچہ کی آواز پھر کالے بچہ کی اور اچھی ہوتی ہے بہار باراں میں ہے کہ اکثر کالے آدمی کی آواز اچھی ہوتی ہے بہ نسبت گورے آدمی کے نیز اندھے کی بھی اکثر اچھی آواز ہوتی ہے، حی قبیلہ جمع احیاء، رقص ناچ، برقص اندر آمد کا محاوری ترجمہ ناچنے لگا، تفاوت فرق، راہ بیاباں مرکب اضافی بیابان کا راستہ، تراہمچناں اور تجھ میں، اسی طرح، تفاوت نمی کند کوئی فرق ظاہر نہیں کرتی، اس حبشی بچہ کی آواز، دانی تو جانتا ہے، چہ آدمی چہ برائے تحقیر یعنی تو کیا اور کیسا کم درجہ کا آدمی ہے کہ عشقِ الٰہی سے بے خبر ہے، بشر عرب عربی شعر سے، حالت مراد ایک کیفیت جو اچھی آواز سننے سے پیدا ہوتی ہے، طرب مستی، ذوق شوق، اچھی آواز سننے کا، کژ طبع ٹیڑھی طبیعت والا، (نادان) عند ہُبوبِ النّاشرات تیز اور پریشان کن آندھیوں کے چلنے کے وقت، علی الحمی چراگاہ پر۔ تمیل مائل ہوتی یا جھومتی ہیں، غُصُونُ البان غصن کی جمع بمعنی شاخ، بان نام درخت کا یعنی بان درخت کی شاخیں، لا الحجر الصلد نا کہ سخت پتھر، حجر پتھر، صلد سخت، بذکرش اس کے ذکر میں ب ظرفیت کے لئے ہر چہ مراد تمام مخلوق، درخروش شور میں ہے اس کی یاد کے، و لے داند اور لیکن جانے وہ، دریں اس معنی، حقیقت کو، کہ جو کہ، گوش است صاحب گوش ہے، یعنی مخلوقات کے ذکر کی آواز کو سننے والے کان رکھتا ہے، نہ بلبل نہ صرف بلبل، بر گلش پھول پرش مضاف الیہ تسبیح خواں اسم فاعل سماعی مضاف یعنی اس کی تسبیح پڑھنے والی، کہ ہر خارے بل کہ ہر کانٹا اس کی تسبیح میں زبان بنا ہے، یعنی خالی بلبل ہی اس کی پاکی بیان کرنے والی نہیں بل کہ ہر کانٹا اور موجودات اس کی پاکی بیان کرتی ہے، گویا ایک زبان رکھتی ہے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عبادت بھی ہو ریاضت بھی ہو اور عشق الٰہی کا ذوق بھی اور وجد اور حالت کی کیفیت بھی خشک زاہد اور عابد نہ ہونا چاہئے اور جب تمام مخلوقات اللہ کی یاد میں لگی ہے انسان کو تو بدرجۂ اولیٰ اس کی یاد اور تسبیح میں لگنا ضروری ہے کہ اشرف المخلوقات ہے ورنہ بڑے شرم کی بات ہے۔

ترکیب: گفتم (اورا) ایں (کہ) باشد، شرطِ آدمیت نیست، مرغ تسبیح خواں و (باشم) من خاموش گفتم فعل بافاعل اور امفعول بہ سب کے ساتھ مل کر قول ایں مبین کہ بیانیہ باشد فعل ناقص مرغ اسم، تسبیح خواں خبر، ناقص بااسم وخبر جملہ ہو کر معطوف علیہ واو عاطفہ باشم فعل ناقص ضمیر اسم من ضمیر برائے تاکید خاموش خبر فعل ناقص بااسم وخبر معطوف معطوف علیہ بامعطوف بیان ہوا مبین کا مبین بیان سے مل کر اسم ہوا، نیست فعل ناقص کا، شرط آدمیت مرکب اضافی ہو کر خبر فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ گفتم قول کا قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

یکے را از ملوک مدت عمر سپری شد وقائم مقامے نداشت وصیت کرد کہ بامداداں نخستیں

ایک بادشاہ کی عمر کی مدت ختم ہوئی اور (اپنا) کوئی قائم مقام نہ رکھتا تھا وصیت کہ کہ (میرے بعد) جو وقتِ صبح سب سے پہلے

کسے کہ از شہر در آید تاج شاہی بر سرِ وے نہید وتفویض مملکت بوے کنید اتفاقاً اول کسے کہ در آمد
جو شخص کہ شہر کے دروازے سے آئے تاجِ شاہی اس کے سر پر رکھدیو اور سلطنت اس کو سپرد کر دیو اتفاق کی بات پہلے جو آیا
گدائے بود ہمہ عمر او لقمہ اندوختہ ورقعہ بر رقعہ دوختہ ارکانِ دولت واعیان حضرت
ایک فقیر تھا ساری عمر اس نے ٹکڑے جمع کئے اور پیوند پر پیوند لگائے تھے اراکین سلطنت اور دربار کے سرداروں نے
وصیت ملک بجا آوردند وتسلیم مفاتیح قلاع وخزائن بدو کردند ومدّتے ملک راند
بادشاہ کی وصیت پوری کی اور قلعوں اور خزانوں کی چابی اسے سونپ دی اور ایک مدت تک ملک چلایا (حکومت کی)
تا بعضے امرائے دولت گردن از اطاعت او بہ پیچانیدند وملوک از ہر طرف بمُنازعت برخاستند
یہاں تک کہ بعض امرائے سلطنت نے گردن اس کی اطاعت سے پھرالی اور چاروں طرف کے بادشاہ جھگڑے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے
وبمُقاوِمت لشکر آراستند فی الجملہ سپاہ ورعیت بہم برآمدند وبرخے طرف بلادِ از قبضۂ تصرفِ او بدر رفت
اور مقابلہ کے لئے فوج ترتیب دی آخر کار فوج اور پبلک جمع ہوگئی اور ملک کے ایک طرف کا کچھ حصہ اس کے قبضہ سے نکل گیا
درویش ازیں واقعہ خستہ خاطر می بود تا یکے از دوستانِ قدیمش کہ در حالت درویشی قرینِ او بود
درویش اس واقعہ سے شکستہ دل رہتا تھا یہاں تک کہ اس کا پرانا ایک دوست جو فقیری حالت میں اس کا ساتھی تھا
از سفر باز آمد ودر چناں مرتبہ دیدش گفت منت خدائے را عزوجل کہ بختِ بلندت یاوری کرد
سفر سے واپس آیا اور ایسے رتبہ میں دیکھا اسے اور بولا خدائے عزوجل کا احسان ہے کہ تیرے بلند نصیبے نے مدد کی
واقبال ودولت رہبری تا گُلت از خار وخارت از پا بر آمد اِنّ مَعَ العُسْرِ یسراً۔
اور اقبال اور دولت نے رہبری چناں چہ تیرا پھول کانٹے سے اور تیرا کانٹا پاؤں سے نکل گیا بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔



شگوفہ گاہ شگفت ست وگاہ خوشیدہ | درخت وقت برہنہ ست ووقت پوشیدہ
کلی کبھی کھلی کبھی پژمردہ | درخت ننگا کبھی جامہ پوشیدہ

کلی کبھی کھلی ہے اور کبھی خشک درخت ایک وقت ننگا ہے اور ایک وقت (کپڑے) پہنے ہوئے
گفت اے عزیز تعزیتم گوی کہ جائے تہنیت نیست انگہ کہ تو دیدی
بولا وہ اے عزیز میری تعزیت کہہ (کر) اس لئے کہ مبارک بادی کا موقع نہیں ہے اس وقت جب تو نے دیکھا
غم نانے داشتم وامروز غم جہانے
ایک روٹی کی فکر رکھتا تھا اور آج دنیا کی فکر ہے۔

مثنوی

اگر دنیا نباشد درد مندیم　　وگر باشد بمہرش پائے بندیم

اگر دنیا نہ ہو تو درد مند ہم　　اگر ہو تو اس میں پائے بند ہم

اگر دنیا نہ ہو (نہ ملے) تو ہم درد مند ہیں　　اور اگر حاصل ہووے تو اس کی محبت میں گرفتار ہیں ہم

بلائے زیںجہاں آشوب تر نیست　　کہ رنج خاطرست ارہست ورنیست

بلا اس سے زیادہ بد نہیں ہے　　کہ رنج خاطر ہے یا گر نہیں ہے

کوئی مصیبت اس دنیا سے زیادہ بری نہیں　　کہ دل کا رنج ہے اگر ہے اور اگر نہیں ہے (ہر حال میں)

دوسرا شعر پہلے شعر کی وضاحت اور خلاصہ ہے اگر مال دنیا نہ ہو تو اس کے حاصل کرنے کا غم اور فکر اور اگر مل جائے تو پھر اس کی محبت اور حفاظت میں گرفتار یہ دنیا ہو یا نہ ہو بہ ہر حال دل کے لئے رنج اور تکلیف کا سبب ہے جیسا اس فقیر بادشاہ کے ساتھ ہوا۔

تشریح الفاظ: مدت عمر عمر کی مدت، مرکب اضافی، مدت درازی، یہاں مراد وقت، زمانہ، عمر کا زمانہ، وقت، سپری شد تمام، ختم ہوا، قائم مقامے جو کسی کے بعد اس کی جگہ آئے، ےنکرہ یا وحدت کے لئے مراد یہاں لڑکا اور کوئی قریب آدمی ہے، وصیت بوقت موت اور آخری وقت میں کسی کو کوئی بات بطور نصیحت کہنا کہ میرے بعد ایسا کرنا، بامداداں وقتِ صبح، نخستیں سب سے پہلا، از شہر در آمد در زائد ہے یعنی شہر کے دروازے سے آیا (داخل ہوا) بر سروے نہید وے ضمیر غائب اس کے سر پر رکھ دیو، وتفویضِ مُملکتِ بوے کنید تفویض، سونپ دینا از تفعیل اس کا تعلق کنید سے ہے، یعنی تفویض کنید، سلطنت اور اسپرد کنید ملک کی سلطنت اسے سونپ دیو، اتفاقاً اتفاق سے، درآمد آیا، داخل ہوا، گدائے بود ایک فقیر تھا، لقمہ اندوختہ ایک ایک لقمہ مانگ کر جمع کیا تھا، ہر روز کے کھانے کے لئے، رقعہ بر رقعہ دوختہ رقعہ، پیوند، یعنی پیوند پر پیوند سیے تھے، لگائے تھے ایک پیوند پہلے سے تھا پھر اسی پر پھٹنے کے بعد دوسرا لگایا یہ مبالغہ ہے، یہ اس کے کپڑوں کی حالت تھی، ارکان دولت اراکین سلطنت، مراد وزیر اور امیر لوگ سلطنت اور ملک کے، واعیان حضرت دربار کے بڑے بڑے اور سردار لوگ، وصیت ملک بجا آوردند پورا کرنا یعنی انھوں نے بادشاہ کی وصیت پوری کی، یہ عجیب بات ہے کتنے بھلے بے لوث تھے کہ سب نے بادشاہ کی وصیت کا کتنا پاس ولحاظ رکھا اور اب تو سارا جھگڑا کرسی کا ہے، وتسلیم بمعنی سونپ دینا، مفاتیح مفتاح کی جمع چابی، قلاع قلعہ کی جمع خزائن، خزانہ یا خزینہ کی جمع، بدو دراصل باو تھا الف ب کے بعد دال سے بدل گیا، اور یہ قاعدہ بھی ہے بدو ہوا تسلیم کا تعلق کردند سے ہے اب

ترجمہ ہوا انھوں نے سب قلعوں اور خزانوں کی چابیاں اسے سونپ دی، مدتے مراد ایک عرصۂ دراز ہے، گردن از اطاعت پیچانیدن نافرمانی اور بغاوت کرنا، وملوک از ہر طرف اور ہر طرف کے بادشاہ، بمنازعت برائے منازعت، جھگڑا، لڑائی کے واسطے، بمقاومت ب بمعنی برائے، مُقاومت مقابلہ، لشکر آراستند لشکر، فوج سنواری، تیار کی انھوں نے، بہم برآمدند آپس میں مل گئے وہ یعنی فوج اور پبلک، وبرخے کچھ، تھوڑا حصہ، طرف بلاد طرف کنارہ جمع اطراف، بلاد بلد کی جمع شہر لیکن یہاں مراد صوبہ یا ملک ہے یعنی ملک یا اس کے صوبہ کے ایک کنارے کا کچھ حصہ، از قبضہ تصرف اوبدر رفت مرکب اضافی یہ اضافت توضیحی ہے مراد قبضہ سے تصرف ہے، بدر رفت باہر ہوا، نکل گیا یعنی اس کے قبضہ اور اختیار سے نکل گیا، قرین ساتھی، خستہ خاطر رنجیدہ اور زخمی دل والا، قدیم پرانا، یاوری کرد مدد کی اس نے، گلت تیرا پھول، از خار کانٹے سے یعنی تیری پریشانیاں اور مصیبت ختم ہوئی اور بہر طرح راحت نصیب ہوئی، ان حروف مشبہ بالفعل، عسر دشواری، یُسر آسانی، شگوفہ یہاں مراد تناور درخت کی کلی ہے، بہار باراں، خوشیدہ سوکھی ہوئی یہ اسم مفعول ہے، گاہ شگفت ست کبھی کھلی ہے، درخت وقت درخت ایک وقت، برہنہ ننگا، یعنی پت جھڑ ہے اور کسی وقت پوشیدہ، کپڑے پہنے ہوئے یعنی کبھی نئے پتوں سے بھرا ہوا گویا پتوں کا لباس پہنے ہوئے یہی حال انسان کا ہے کبھی غربت اور افلاس کا مارا ہوا اور کبھی خوش حال اور مالا مال جیسا وہ فقیر ہوا، گفت اے عزیز کہا اس نے اے پیارے، تعزیتم گو میری تعزیت کر، یا ماتم پرسی کر، تعزیت کسی کے مرنے کے بعد اس کے وارثین کو صبر وغیرہ کی تلقین کرنا، تہنیت مبارک باد دینا کسی کو کسی خوشی کے موقعہ پر، آنگہ تو دید جس وقت تو نے دیکھا، غم نانے ایک روٹی کا غم، امروز غمِ جہانے اور آج ایک دنیا کا غم یعنی پورے ملک کا فکر سوار ہے، وہ جو کچھ حصہ ملک کا چلا گیا اس کی وجہ سے بھی زیادہ پریشان تھا، اگر دنیا نباشد الخ مراد مالِ دنیا یعنی اگر وہ نہ ہو تو اس کے حصول کے لئے دردمند فکر مند ہیں، وگر باشد اور اگر ہو مال و دولت، بمہرش اس کی محبت میں، پائے بندیم گرفتار ہیں ہم، بلائے بے وحدت کی کوئی مصیبت، زیں جہاں از ایں مالِ جہاں اس دنیا کے مال سے، آشوب تر زیادہ پریشان کن نہیں، آگے اس کی علت بتا رہے ہیں کہ رنج خاطر ست کہ دل کا رنج اور غم ہے، ار ہست اگر مال ہے تو وگر نیست اور اگر نہیں ہے تو بہر حال رنج خاطر ہے۔



مطلب اگر توانگری خواہی	جز قناعت کہ دولت است ہنی
مالداری گر تو چاہے اے اخی	ہاں قناعت کر کہ دولت ہے ہنی

مطلب اگر مت ڈھونڈ اگر مالداری چاہتا ہے تو سوائے قناعت کے (کوئی چیز) اس لئے کہ وہ (قناعت) دولت ہے خوشگوار

گر غنی زر بدامن افشاند تا نظر در ثوابِ او نہ کنی
گر غنی زیادہ لٹائے مال وزر تو جزا میں اس کی نہ کرنا نظر
اگر مالدار سونا دامن سے جھاڑے ہرگز نظر اس کے ثواب میں نہ کرے تو
کز بزرگاں شنیدہ ام بسیار صبر درویش بہ کہ بذلِ غنی
کہ بزرگوں سے سنا ہے بارہا اچھا صبر درویش نہ بذلِ غنی

اس لئے کہ بزرگوں سے سنا ہے میں نے بہت سی بار درویش کا (غربت پر) صبر کرنا بہتر ہے مالدار کے خرچ کرنے اور سخاوت سے

﴿فرد﴾

اگر بریاں کند بہرام گورے نہ چوں پائے ملخ باشد زمورے
اگر بہرام بھونے کوئی گور نہ ہو پائے ملخ جیسا زمور

اگر بہرام بادشاہ بھونے ایک گورخر نہیں وہ مثل ٹڈی کے پیر کے جو ہو کسی چیونٹی کی طرف سے خیرات

بہرام بادشاہ کا گورخر صدقہ کرنا معمولی کام اور چیونٹی کی طرف سے ایک ٹڈی کے پیر کو اولاً کھینچ کر لانا پھر صدقہ کرنا بڑا کام یعنی بڑے مالدار کا مال صدقہ کرنا جب کہ اس کے حصول میں بعض ناجائز کا شبہ ہو اتنا ثواب نہ رکھے جتنا مزدور غریب گاڑھی کمائی سے معمولی مال راہِ خدا میں دے وہ سب کا سب پاک اور حلال ہے۔

تشریح الفاظ: مطلب فعل نہی میم امر پر بڑھا از طلبیدن مصدر طلب فعل امر ہے بمعنی اگر مالداری کی خواہش تو وہ قناعت ہے اور کس چیز میں نہیں اس لئے قناعت کے سوا اور کچھ مت ڈھونڈ و اور قناعت مبارک خوشگوار لا یزال دولت ہے زر، از دامن افشاندن خوب مال خیرات کرنا یہ فارسی محاورہ ہے، تا نظر الخ ہرگز نظر، در ثواب او اس کے ثواب پر نہ کرے ممکن ہے، بعض مالدار کا مال قبول نہ ہو، شنیدہ ام بسیار سنا ہے میں نے بہت بار، صبرِ درویش درویش کا صبر اور قناعت اختیار کرنا، نہ ملنے یا تھوڑا ملنے پر درویش کا صبر بہتر ہے، بذلِ غنی مالدار کے خرچ کرنے سے اس لئے کہ درویش کو ثواب ہی ثواب ملے گا صبر کی وجہ سے نہ کہ حساب اور مالدار نے خرچ کیا ممکن ہے بعض حصہ ظلم وتعدی سے حاصل کیا ہو، نہ اس کا ثواب ہے بل کہ آخرت میں اس کا حساب اور پھر عذاب ہوگا اس لئے صبر درویش بذلِ غنی سے بہتر ہوا، بہرام بفتح ب عراق کا بادشاہ، گورخر کے شکار کا شوقین تھا اس لئے بہرام گور سے مشہور ہوا، اور گور، گورخر کا مخفف ہے، جنگلی گدھا، کہ گھوڑے سے بڑا ہوتا ہے کچھ اونٹ سے کم، بہار باراں، جس کا گوشت حلال ہے اور اس کا مطلب پہلے گذر چکا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے درویش کو چاہئے کہ دنیا کی دولت کے حاصل کرنے میں اپنی جان نہ کھپائے کیوں کہ دنیا سے کبھی سیری حاصل نہیں ہوتی نیز طالبِ دنیا کو قرار اور راحت نصیب نہیں ہوتی اور مشتبہ خیرات کا ثواب بھی کم اور قناعت میں راحت اور دلی سکون اور آخرت کا ثواب میسر ہوتا ہے۔

ترکیب آخری شعر کی: اگر بریاں کند بہرام گورے ☆ نہ چوں پائے ملخ باشد ز مورے دوسرا مصرعہ از روئے تقدیرِ عبارت اس طرح ہے، نباشد خیرات او مثلِ پائے ملخ کہ مور اورا خیرات کند، اگر حرف شرط، بریاں کند فعل مرکب، بہرام فاعل، گورے مفعول بہ، فعل بافاعل ومفعول بہ شرط ہوئی اگر حرف شرط کی، دوسرا مصرعہ جزا ہے اس طرح سے، نباشد فعل ناقص، خیرات او مرکب اضافی ہوکر اسم مثل مضاف، پائے ملخ مرکب اضافی مبین کہ بیانیہ، مور فاعل، اورا مفعول بہ خیرات کند فعل یہ اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر بیان مبین بیان سے مل کر مضاف الیہ مثل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر فعل ناقص اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر جزا شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز بخدمتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آمدے گفت

حکایت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے آپ نے فرمایا

زُرنی غِبًّا تزدد حُبًّا یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحبدلے را گفتند

زیارت کر میری کبھی کبھی زیادہ ہوگا تو محبت کی رُو سے یعنی ہر روز مت آتا کہ محبت زیادہ ہووے ایک صاحب دل سے کہا لوگوں نے

بدیں خوبی کہ آفتاب ست نشیدہ ایم کہ کسے اورا دوست گرفتہ است وعشق آوردہ گفت

اس خوبی کے ساتھ باوجود کہ سورج میں ہے نہیں سنا ہے ہم نے کہ کسی نے اس کو دوست بنایا ہے اور اس کے ساتھ عشق کیا ہے کہا اس نے

از برائے آنکہ ہر روز می توانش دید مگر در زمستاں کہ محجوب ست ومحبوب

اس واسطے کہ ہر روز ممکن ہے اسے دیکھنا مگر جاڑوں میں زیادہ تر محجوب (پوشیدہ) رہتا ہے اور پیارا ہے اسی لئے

شعر

بدیدارِ مردم شدن عیب نیست ☆ ولیکن نہ چندانکہ گویند بس

دیکھنے لوگوں کو جانا نہیں عیب ☆ پر نہ اتنا وہ تجھے کہہ دیں کہ بس

لوگوں کے دیدار کے واسطے جانا عیب نہیں ہے اور لیکن نہ اتنا کہ کہنے لگیں بس جی معاف کرو

اگر خویشتن را ملامت کنی　ملامت نباید شنیدن زکس
ملامت اگر آپ کو تو کرے　ملامت سنے گا کسی سے نہ پس
اگر اپنے کو ملامت کرے تو　ملامت نہ آئیگی سننے (میں) کسی سے

تشریح الفاظ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مقرب صحابی کی کنیت ہے اسلام لانے سے پہلے ان کا نام عبدالشمس تھا اور مسلمان ہونے کے بعد ان کا نام عبدالرحمٰن ہوا ایک بار یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ایک چھوٹی سی بلی ہاتھ میں تھی آپ نے مسکرا کر فرمایا انت ابو ہریرہ تو بلی والا ہے انہیں یہ ادا ایسی پسند آئی کہ بس لفظ ابو ہریرہ کو گویا اپنا نام بنالیا اور اپنے آپ کو اسی سے مشہور کیا یہ ہے عشق اور محبت کی بات، ہریرہ ہرۃ کی تصغیر ہے چھوٹی بلی، ہرۃ بلی، حضرت ابو ہریرہ ۷ھ میں مسلمان ہوئے اور آخر تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور صحابہ میں ان سے زیادہ حدیث مروی نہیں ہیں کسی سے، آمدے ماضی استمراری برائے دوام واستمرار، یعنی ہر روز آتے، زرنی فعل امر ن وقایہ ی متکلم کی مفعول بہ زیارت کر تو میری، غبّا کبھی کبھی، تزدد فعل مضارع مجزوم کہ امر کے جواب میں واقع ہے زیادہ ہوگا تو حبّا تمیز، باعتبار محبت کے یعنی محبت زیادہ ہوگی آگے یعنی سب کی شرح فرماتے ہیں، ہر روز میا ہر دن مت آ، صاحبدلے را، صاحب دل دل والا، مراد زندہ دل آدمی یا اللہ والا، یے وحدت را بمعنی از ایک اللہ والے سے، بدیں خوبی کہ آفتاب الخ اے بایں خوبی اس خوبی کے باوجود مراد نورانیت کہ در آفتاب موجود است جو کہ سورج میں موجود ہے، دوست گرفتہ است دوست بنایا ہے، وعشق آوردہ اور عشق ومحبت کی ہے، یعنی باوجود زیادہ منور اور روشن ہونے کے محبوب نہیں اس لئے کہ ہر روز دکھائی دیتا ہے اور سردیوں میں اس کا برعکس اس لئے پیارا ہے، محبوب پیارا، محجوب چھپا ہوا اور پوشیدہ، بدیدار مردم ب واسطے، شدن رفتن لوگوں کے دیدار کے واسطے جانا، لیکن نہ چندانکہ الخ لیکن نہ اس قدر یعنی زیادہ جانا کہ وہ اکتا جاویں، اگر خویشتن را ملامت کنی اگر اپنے آپ کو ملامت کرے اور نیز اپنی اصلاح کرے، ملامت نباید شنیدن نہ کس ملامت نہ آوے گی سننے میں کسی سے جب اپنی اصلاح کرلے گا پھر کون ملامت کرے گا؟

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ آدمی کو چاہئے کسے باشد لوگوں کے پاس زیادہ آمد ورفت نہ رکھیں اس سے وہ بات اور قدر نہیں ہوتی جو کبھی کبھی ملنے جلنے میں ہوتی ہے۔

ترکیب: اگر خویشتن را ملامت کنی ☆ ملامت نباید شنیدن زکس　اگر حرف شرط خویشتن مفعول را علامت مفعول بہ، ملامت کنی فعل مرکب ضمیر فاعل، فعل بافاعل ومفعول جملہ ہوکر شرط، نباید فعل، شنیدن مصدر ملامت مفعول، زکس جار با مجرور متعلق از شنیدن مصدر، مصدر اپنے مفعول ومتعلق سے مل کر فاعل نباید کا، نباید فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ ہوکر جزا، شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

حکایت: یکے از بزرگاں بادے مخالف در شکم پیچیدن گرفت وطاقتِ ضبط آں نداشت
ایک بزرگ کے ایک مخالف ہوا (ریح نے) پیٹ میں اینچ پیچ کرنا شروع کیا اس کے ضبط کرنے کی طاقت نہ رکھ سکا
پس بے اختیار از وے صادر شد گفت اے درویشاں مرا دریں چہ کردم اختیارے نبود
پس بے اختیار اس سے صادر ہوئی بولا اے درویشوں مجھے اس میں جو کیا (ریح خارج ہونا یعنی بظاہر تم نے سمجھا کہ میں نے یہ قصداً کیا حالاں کہ مجھے اس میں کوئی اختیار نہ تھا) کوئی اختیار نہ تھا
وبزہِ وے بر من ننوشتند وراحتے بدرونِ من رسید شما نیز بکرم معذور دارید
اور (فرشتوں نے) اس کا گناہ مجھ پر نہ لکھا اور زیادہ راحت میرے اندر پہونچی تم بھی برائے کرم معذور رکھو، سمجھو



شکم زندانِ بادست اے خرد مند | ندارد ہیچ عاقل باد در بند
پیٹ ہوا کی جیل ہے اے ہوشمند | کوئی اس کو پیٹ میں نہ رکھے بند
پیٹ ریح کی جیل ہے اے عقلمند | نہیں رکھتا کوئی عقلمند ریح کو قید میں
چو باد اندر شکم پیچد فرو ہِل | کہ باد اندر شکم باریست بردل
جب مروڑے لیوے اندر کررہا | ریح اندر بوجھ دل پر ہے سدا
جب ریح پیٹ میں گھومے چھوڑ | اس لئے ریح پیٹ میں (رہ کر) ایک بوجھ ہے دل پر



حریف گر انجانِ ناسازگار | چو خواہد شدن دست پیشش مدار
جو مخالف زیادہ اور ناساز گار | جانا چاہے روکنا نہ زینہار
سخت جاں ناموافق مخالف (دشمن) جب چاہے جانا ہاتھ اس کے سامنے مت رکھ (اسے نہ روک)

تشریح الفاظ: یکے از بزرگاں جمع بزرگ مراد بڑے بوڑھے، عمر دراز لوگ کہ ان کی ریح زیادہ تر یونہی خارج ہوجاتی ہے وہ روک نہیں پاتے، بادے مخالف سے مراد ریح، باؤ، پاد، پیچیدن گرفت پیٹ میں گھومنا یا نکلنے کے لئے زور لگانا شروع کیا، بزہ گناہ، مرادریں چہ کردم مجھے اس میں جو کیا، اختیارے نبود کوئی اختیار نہ تھا، بزہِ وے اس کا گناہ، برمن ننوشتند مجھ پر نہ لکھا انھوں نے، نوشتند کا فاعل فرشتے ہیں، وراحتے یے تنکیر کی، زیادہ راحت، بدرون من رسید یعنی میرے پیٹ میں پہونچی، زندان باد ریح کی جیل، قید خانہ، باد در بند نہیں رکھتا کوئی عقلمند ہوا، ریح کو بند

میں یعنی پیٹ میں روکتا نہیں کہ پیٹ ہوا کے لئے قید خانہ ہے، فرو ہل فروزائد، ہل امراز ہلیدن چھوڑ، کہ باد اندر شکم
باریست بر دل اس لئے کہ ہوا، ریح پیٹ میں دل پر ایک بوجھ ہے نیز بیماری کا سبب ہے بعض دفعہ اس سے گیس وغیرہ
کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے، جس سے عبادت میں کوتاہی ہوتی ہے جو اللہ سے دوری کا سبب ہے آگے ایک عام بات بتا
رہے ہیں، حریف ہم پیشہ کبھی تو وہ دوست ہوتا ہے اور کبھی بسبب حسد کے دشمن اس لئے یہاں اس کے معنی دشمن ہیں،
گراں جاں سخت جان جو اپنے اوپر بوجھ ہو، ناساز گار ناموافق، مخالف یہ دونوں حریف کی صفت ہیں، چوں
خواہد شدن شدن، رفتن جب چاہے جانا، دست پیشش مدار ہاتھ اس کے سامنے مت رکھ، یعنی اسے جانے دے، یہی
حال ریح کا ہے اسے بھی مت روک جانے دے لیکن قصداً زور سے ریح خارج کرنا بے حیائی ہے نیز اگر کسی کی بلا اختیار
صادر ہو جائے اس پر ہنسنا بھی اچھا نہیں، بعض کتاب میں اس پر ممانعت آئی ہے، سروری نے کہا یہ حکایت ہزلیات میں
سے ہے اس لئے بعض لوگوں نے گلستاں میں لاحق کر دی نہ کہ سعدی نے لکھی، واللہ اعلم، جن صاحب نے گلستاں کے
دو بابوں کی ترکیب لکھی ہے اس میں یہ حکایت نہیں ایک اور دوسری حکایت ہے جو گلستاں کے عام نسخوں میں نہیں۔

حکایت

از صحبت یاران دمشقم ملالتے پدید آمد سر در بیابان قدس نہادم
دمشق کے یاروں کی صحبت سے مجھے ملال ظاہر ہوا میں رنجیدہ ہوا سر قدس کے بیابان میں رکھا میں نے جنگل میں چلا گیا
وبا حیوانات اُنس گرفتم تا وقتے کہ اسیرِ قیدِ فرہنگ شدم ودر خندقِ طرابلس
اور جانوروں کے ساتھ انسیت اختیار کی میں نے یہاں تک کہ فرنگیوں کی قید کا قیدی ہو گیا میں اور طرابلس کی خندق میں (کھدائی میں)
باجہودانم بکارِ گِل داشتند یکے از رؤسائے حلب کہ سابقہ معرفتے کہ درمیانِ ما بود
یہودیوں کے ساتھ مجھے مٹی کے کام میں رکھ لیا حلب کا ایک رئیس کہ (جس سے) پہلی جان پہچان ہمارے بیچ تھی
گذر کرد وبشناخت گفت اینچہ حالتست کہ موجب ملالتست گفتم چہ گویم
وہ گذرا اور اس نے پہچان لیا اور بولا یہ کیا حالت ہے جو کہ رنج کا سبب ہے میں بولا کیا بتاؤں

قطعہ

ہمی گریختم از مرداں بکوہ وبدشت
کہ از خدای نبودم بدیگرے پرداخت

بھاگا جنگل کو میں سارے چھوڑ یار
ما سوا اس کے نہ رکھتا سروکار

میں بھاگتا تھا آدمیوں سے پہاڑ اور جنگل کی طرف
کہ خدا کے سوا نہ تھا مجھے کسی دوسرے سے مشغول ہونا

قیاس کن کہ چہ حالم بوددریں ساعت که در طویلهٔ نامردمم بباید ساخت

سوچ کیا حالت میری تھی اس گھڑی ساتھ حیوان کے بسر کرنی پڑی

قیاس کر(سمجھ تو) کیا حال تھا اس گھڑی میں جب کہ جانوروں کے اصطبل میں مجھے چاہئے موافقت کرنی (پڑگئی نبھانی)

فرد

پائے در زنجیر پیشِ دوستاں بہ کہ بابیگانگاں در بوستاں

پاؤں میں زنجیر آگے یار ہوں بہتر اس سے باغ میں اغیار ہوں

پاؤں میں زنجیر (لیکن) دوستوں کے سامنے بہتر ہے بیگانوں کے ساتھ ہونے سے باغ میں

بر حالتِ من رحمت آورد وبدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید وباخویشتن بحلب بُرد

میری حالت پر رحم کیا اور دس دینار کے بدلے اہل فرنگ کی قید سے خریدا (چھڑا لیا) اور اپنے ساتھ حلب لے گیا

دُخترے داشت بنکاحِ من در آورد بکابینِ صدر دینار چوں مدّتے بر آمد بد خوئی

ایک لڑکی رکھا تھا اس کی ایک لڑکی تھی) میرے نکاح میں (دیدی) سو دینار مہر کے بدلے جب ایک مدت گزری بدمزاجی

وستیزہ روئی آغاز کردوزبان درازی کردن گرفت، وعیش مرا منغض می کرد

اورلڑائی شروع کردی اور زبان درازی کرنا اختیار کیا اور میرا عیش کرکرا کر دیا

شعر

زبان بد در سرائے مردِ نکو ہمدریں عالم ست دوزخ او

بری عورت بھلے مانس کے یہاں اس کی دوزخ بن گئی ہے اس جہاں

بری عورت بھلے آدمی کے گھر میں اس دنیا میں ہے اس کی دوزخ

زینہار از قرینِ بد زنہار وَقِنَا رَبَّنَا عذابَ النَّار

دے پناہ ایسے برے بد یار سے اور بچا اے رب ہمیں تو نار سے

(خدا کی) پناہ برے ساتھی سے پناہ اور بچا ہمیں اے ہمارے رب دوزخ کے عذاب سے

بارے زبانِ تعنت دراز کردہ ہمی گفت تو آں نیستی کہ پدرم ترا از قیدِ فرنگ بدہ دینار

ایک بار طعنہ دے کر زبان درازی کر کے کہہ رہی تھی کیا تو وہ نہیں ہے؟ میرے باپ نے تجھے فرنگیوں کی قید سے دس دینار

باز خرید گفتم بلے من آنم کہ بدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید و بصد دینار بدستِ تو گرفتار کرد
کے بدلے خریدا (چھڑایا تھا) میں نے کہاہاں میں وہی ہوں کہ دس دینار کے بدلے فرنگیوں کی قید سے مجھے چھڑایا اور سو دینار کے بدلے تیرے ہاتھ میں گرفتار کیا

اشعار

شنیدم گوسپندے را بزرگے — رہانید از دہان ودستِ گرگے
ایک بزرگ نے بکری کو کیا — بھیڑیئے کے منہ پنجے سے رہا
سنا میں نے ایک بکری کو ایک بزرگ نے — چھڑایا ایک بھیڑیئے کے منہ اور پنجے سے

شبانگہ کارد بر حلقش بمالید — رَوانِ گوسفند از وے بنالید
رات کو جب چھری گردن پر پڑی — بکری کی جاں اس سے اس دم رو پڑی
(جب) رات کے وقت چھری اس کے حلق پر پھیری — بکری کی جان اس سے روئی

کہ از چنگالِ گرگم دربودی — چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی
بھیڑیئے سے تو بچایا مجھ کو ہاں — اب میں سمجھی بھیڑیا تو خود یہاں
کہ بھیڑیئے کے پنجے سے مجھے چھڑایا تو نے — جب دیکھا میں نے آخر خود بھیڑیا تو ہے

تشریحِ الفاظ: دمشق ملک شام کا ایک مشہور شہر اسی کی جامع مسجد کے بائیں مینارہ پر حضرت عیسیٰ قربِ قیامت حضرت جبرئیل ومیکائیل کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے پھر وہاں سے بذریعہ سیڑھی زمین پر اتریں گے کہ دنیا دار الاسباب ہے، قدس بیت المقدس کے ارد گرد کا حصہ یا بیت المقدس کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے، انس انسیت، الفت، محبت، فرنگ دراصل فرنس تھا جس کو فرانس بھی کہتے ہیں اور یہ بشکل جزیرہ ہے روم اور یونان کے شمال میں بزمانۂ شیخ سعدی یہ عیسائیوں کا مسکن اور دار السلطنت تھا اور شام کے کچھ علاقہ پر بھی عیسائی قابض تھے، طرابلس ملک شام کا ایک شہر ہے اور اسی نام کا ایک شہر افریقہ میں ہے، اسے طرابلس الغرب کہتے ہیں مراد یہاں شام کا شہر ہے، جہود اں جمع جہود کی انکار کرنے والے یعنی یہودی لوگ جو عیسیٰ علیہ السلام کے منکر تھے اور مخالف، کارگل مٹی ڈھونے کا کام، رؤسا جمع رئیس کی، مالدار یا سردار لوگ، حلب شام کا ایک شہر یہاں کے آئینے مشہور تھے، سابقہ معرفتے پہلی جان پہچان، موجب ملالتست رنج وملال کا سبب ہے، خندق گھائی جو قلعے کے ارد گرد ہوتی ہے برائے حفاظت، خندق گھائی قلعے یا مکان کے ارد گرد کھودتے ہیں حفاظت کے لئے کہ دشمن اسے پار نہ کر سکے، آں حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار کے حملہ کو دفع کرنے کے لئے مدینہ کے پورب میں حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے خندق کھودی تھی اور اس جنگ کا نام غزوۂ خندق اور غزوۂ احزاب ہے، دشت جنگل، طویلۂ اصطبل، ببایدساخت چاہئے موافقت کرنا، پڑ گئی موافقت کرنی، زنجیر بیڑی، پیشِ دوستاں دوستوں کے سامنے، بابیگانگاں غیروں کے ساتھ، برحالتِ من میرے حال پر، رحمت آورد رحم کیا اس نے، بہار گلستاں شرح اردو گلستاں، بدہ دینار ب عوض کے لئے دس دینار کے بدلہ باز خرید باز زائد خرید ایعنی چھڑایا اس لئے کہ خرید کا تعلق قید سے ہوا لہٰذا چھڑانے کے معنی ہوئے، دخترے داشت یہ محاورہ ہے یعنی اس کے ایک لڑکی تھی، بنکاح من درآورد میرے نکاح میں دیدی، بکابین ب عوض کے لئے کابین مہر سو دینار کے بدلے، دینار سونے کا ایک سکہ تھا جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہوتا تھا، چوں مدتے برآمد جب ایک مدت گذر گئی، بدخوئی بری عادت ظاہر کرنا، دستیزہ روئی لڑائی، آغاز کرد شروع کی زبان درازی، کردن گرفت یعنی زیادہ زبان چلانا اختیار کیا، عیش زندگی، راحت، خوش حالی، منغض مٹیالہ، کر کرا۔

مطلب یہ ہے کہ جس زمانے میں لوگوں سے متنفر ہو کر جنگلوں میں پھر رہا تھا تو گرفتار ہو کر عیسائیوں کے تحت میں یہودیوں کے ہاتھ مٹی ڈھونے لگا گویا انسانوں کو چھوڑ کر جانوروں سے پالا پڑ گیا اس حلب کے رئیس کو میرے اس حال پر رحم آیا اور دس دینار دے کر مجھے قید فرنگ سے تو چھڑا لیا اور سو دینار کے بدلہ اپنی لڑکی سے میرا نکاح کر دیا، وہ بہت بدزبان تھی اس نے مجھے پریشان اور میرا جینا موت کر دیا گویا ایک قید سے چھڑا کر دوسری قید میں گرفتار کر دیا، کہاوت ہے بارش سے بھاگے پتلانے کے نیچے آئے، گوسپند ایک بکری، بزرگے ایک بزرگ، یے وحدت کی، شبانگہ رات کے وقت، کیوں کہ مال دوسرے کا تھا اس لئے چوری چھپے رات میں ذبح کیا، روان روح، جان، یعنی جب ذبح ہوئی بکری چلاّئی جیسا کہ عادت ہے اور مراد گوسپند سے جنس ہے خواہ نر ہو یا مادہ، کہ از چنگال گرگم بھیڑیئے کے پنجے سے، م مجھ کو، درربودی درزائد ربودی گور بوری کے معنی لے جانا مگر یہاں ربودی کے معنی چھڑایا تو نے کہ پنجے سے چھڑایا جاتا ہے کسی چیز کو، اس لئے ربودی کے معنی چھڑایا تو نے، چوں دیدم جب دیکھا میں نے کہ تو ہی مجھے ذبح کر رہا ہے گویا تو ہی بھیڑیا ہے، خود گرگ بودی خود بھیڑیا تو ہے۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں اور ہر آدمی کو چاہئے کہ مصائب پر اور پریشانیوں پر صبر کرنا چاہئے، نیز اپنے گھر والوں کے ساتھ تحمل و بردباری سے کام لینا چاہئے۔

حکایت

یکے از پادشاہاں عابدے را پرسید کہ عیال داشت اوقات عزیزت چوں می گذرد

ایک بادشاہ نے ایک عابد سے پوچھا جو بال بچے رکھتا تھا (بال بچوں والا تھا) آپ کے اوقات عزیز (پیارے) کس طرح گزرتے ہیں

گفت ہمہ شب در مناجات وسحر در دعائے حاجات وہمہ روز در بندِ اخراجات
عابد بولا کہ ساری رات اللہ سے مناجات کرنے میں اور وقت صبح ضروریات کی دعا میں اور سارے دن اخراجات کی فکر میں
ملک را مضمونِ اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجہِ کفافِ او معیّن دارند تا بارِ عیال از دلِ او برخیزد
بادشاہ کو عابد کے اشارہ کا مضمون معلوم ہو گیا اس نے حکم دیا تا کہ اس کے گذارہ کے قابل روزی متعین رکھیں (کریں)
تا کہ بال بچوں کا بوجھ اس کے دل سے اٹھ جائے

﴿مثنوی﴾

اے گرفتارِ پائے بندِ عیال — دگر آزادگی مبند خیال
ہے جو گرفتار فکر عیال — کرے نہ وہ آزادگی کا خیال
اے بال بچوں کی فکر کی زنجیر میں گرفتار پھر آزادگی کا خیال مت کر

غمِ فرزند ونان وجامہ وقوت — بازت آرد ز سیر در ملکوت
گھریلو فکر اور غم جامہ قوت — روکے تیری سیر در ملکوت
بیٹے اور روٹی اور کپڑے اور روزی کا غم تجھے واپس لائے گا یا روک دے گا سیر کرنے سے عالمِ ملکوت میں

ہمہ روز اتفاق میازم — کہ بشب با خدای پردازم
سارے دن یہ سوچتا ہوں بار بار — کہ رات میں مشغول ہوں با کرد گار
سارے دن اتفاق بناتا ہوں (نیت کرتا ہوں) کہ رات میں خدا کے ساتھ مشغول ہوں گا (عبادت اور دعا میں)

شب چو عقدِ نماز بر بندم — چہ خورد بامداد فرزندم
جب کی عبادت کی نیت پیشِ خدا — بچے کیا کھائیں گے دن میں بے نوا
رات میں جب نماز کی نیت باندھتا ہوں میں (پھر یہ خیال آتا ہے) کیا کھائیں گے صبح کو میرے بچے

تشریح الفاظ: عیال بال بچے جن کی کفالت کی ذمہ داری اپنے اوپر ہوتی ہے، کہ عیال داشت جو بال بچے رکھتا تھا، (بال بچے دار تھا) اوقات عزیزت تیرے عزیز (پیارے) اوقات، چوں می گذرد کس طرح گذرتے ہیں، کس طرح گذر اوقات ہو رہی ہے، مناجات چپکے چپکے یا آہستہ بات چیت کرنا، (اللہ تعالیٰ سے) سحر مراد وقتِ سحری قبل از نماز فجر کا وقت، مضمونِ اشارت عابد عابد کے اشارہ کا مطلب (مفہوم) معلوم گشت معلوم ہو گیا کہ انتہائی ضرورت مند ہے، تا تا کہ برائے علت، وجہِ کفاف گذارے کے قابل خرچہ، روزی، نہ کم نہ زیادہ، معین دارند

متبین رکھیں، کریں، بارِ عیال بال بچوں کا بوجھ، برخیزد اٹھ جائے، ختم ہو جائے، گرفتار گرفتار، پائے بند زنجیر، رسی، اسم فاعل سماعی پاؤں بند کرنے والی، عیال بال بچے یعنی وہ جو گرفتار ہے بال بچوں کی فکر کی زنجیر میں، مبند نہی مت باندھ، مت کر آزادگی کا خیال، جب بال بچے ہوں پھر آزادگی کہاں جسے واسطہ پڑے وہ جانے، قوت روزی، غذا، سیر تفریح کرنا، ملکوت عالمِ بالا مسکن روح اور فرشتوں کا بھی اوپر کا عالم ہے، اور یہ ہماری دنیا عالمِ سُفلی ہے، باز دارد باز رکھے، روکے، اتفاق می سازم یعنی ارادہ کرتا ہوں، کہ بشب کہ رات میں با خدا خدا کے سامنے، پردازم مشغول ہوں گا نماز وغیرہ کے لئے۔ شب چوں عقد نماز رات میں جب نماز کی نیت، بر بندم برزائد، باندھتا ہوں، چہ خورد اس سے پہلے اس خیال می گزرد محذوف ہے، یہ خیال گزرتا ہے، چہ خورد کیا کھائیں گے، بامداد صبح کو، فرزندم میرے بچے۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ دیندار عبادت گذار آدمی کو گھریلو اخراجات اور فکرات گھیر لیتے ہیں اور اس کا سکونِ قلب ختم کر دیتے ہیں تاہم ان کا حق ادا کر کے زیادہ عبادت کے لئے وقت نکالنا بھی بہت بڑی عبادت ہے اور یہ بڑا مجاہدہ ہے، اور بہت بڑا کارِ ثواب ہے۔

حکایت

یکے از متعبّداں در بیشہ زندگانی کردے و برگ درختاں خوردے پادشاہی بحکم زیارت

حکایت: ایک عابد جنگل میں زندگی گذارتا تھا اور درختوں کے پتے کھاتا تھا ایک بادشاہ زیارت کے واسطے

نزدیک وے رفت اگر مصلحت بینی بشہر از برائے تو مقامے بسازم کہ

اس کے پاس گیا اور بولا اگر مصلحت دیکھیں آپ تو شہر میں آپ کے واسطے ایک مکان بناؤں (تیار کروں) تاکہ

فراغِ عبادت ازیں بہ دست دہد ودیگراں ہم ببرکات انفاسِ شما

عبادت کی فراغت اس سے بہتر حاصل ہووے اور دوسرے بھی تمہارے سانسوں کی برکت سے (آپ کی برکت سے)

مستفید گردند وبمصالحِ اعمال شما اقتدا کنند زاہد را ایں سخن قبول نیامد روئے بر تافت

مستفید ہوں گے اور تمہارے اچھے اعمال کی اقتدا کریں گے زاہد کو یہ بات قبول نہ ہوئی چہرہ منہ پھیر لیا

یکے وزیراں گفتش پاس خاطر ملک را روا باشد کہ دوسہ روزے بشہر آئی وکیفیتِ مکان

ایک وزیر نے کہا اس سے بادشاہ کی دلجوئی کیواسطے مناسب ہوگا کہ دو تین دن کے لئے شہر میں آئیں آپ اور مکان کی کیفیت معلوم کی پس اگر صفائی وقت عزیزاں را از صحبتِ اغیار کدورتے باشد اختیار باقیست

دیکھ لیں پس اگر جناب کے صاف وقت کو غیروں کی صحبت سے مٹیالہ پن ہووے تو اختیار باقی ہے (نہ رہیں)

آوردہ اند کہ عابد بشہر در آمد وبستانِ سرائے خاص ملک بدو پرداختند

بیان کیا ہے لوگوں نے عابد شہر میں آیا اور بادشاہ کا خاص باغ محل اس کے واسطے خالی کیا انھوں نے

مقامے دلکشای روان آسای چوں بہشت

وہ ایک جگہ تھی دل کھولنے والی روح کو آرام دینے والی جنت جیسی

﴿مثنوی﴾

گل سُرخش چو عارضِ خوباں | سنبلش ہمچو زُلفِ محبوباں

معشوق کے رخسار جیسا تھا گلاب | اور سنبل زلف جیسا لا جواب

اس کا گلاب معشوقوں کے رخسار جیسا | اس کا سنبل محبوبوں کے زلف کی طرح

ہمچناں از نہیبِ بردِ عجوز | شیر نا خوردہ طفل دایہ ہنوز

نرم زیادہ سردی کے تھا باوجود | جیسے بچہ نرم ونازک نومولود

باوجود ایام عجوز کی ٹھنڈک کی لوٹ مار کے (نرم ونازک تھا) جیسے دودھ نہ پیا ہوا بچہ دایہ کا ابھی تک نرم اور نازک ہوتا ہے، یعنی وہ باغ بھی باوجود ایام عجوز یعنی آخری سردی کے کہ وہ زیادہ ہوتی ہے وہ باغ ہرا بھرا اور نرم نازک بچہ کی طرح تھا۔

﴿شعر﴾

و اَفانِینُ عَلیھَا جُلنارٌ | عُلِّقَتْ بِالشَّجرِ الاخضَر نَارٌ

اور شاخیں جن کے اوپر گل انار | ہے درخت سبز پر گویا کہ نار (آگ)

اور شاخیں کہ ان پر گل انار ہیں | (گویا) لٹکا دی گئی ہرے درخت پر آگ

تشریح الفاظ: یکے از متعبداں ایک عبادت گذار، در بیشہ جنگل میں، زندگانی کردے زندگی گذر بسر کرتا تھا، یہاں تمنائی استمراری کے معنی میں ہے، بحکم زیارت زیارت کے واسطے، ملاقات کے لئے، بڑوں کے دیکھنے کے لئے زیارت کا لفظ استعمال ہوتا ہے، نزدیک وے اس کے پاس، مرکب اضافی، اگر مصلحت بینی اگر مصلحت سمجھیں یا جانیں، یہاں بینی کے معنی دیکھنے کے نہیں کہ مصلحت جانی یا سمجھی جاتی ہے نہ کہ دیکھی جاتی ہے، مقامے بسازم ایک مکان تیار کراؤں یعنی خالی کر کے جیسا کہ آگے عبارت سے ایک مکان کا خالی کرنا معلوم ہوا، یا یہ بات کرنے کے وقت کوئی مکان بنانے کا ارادہ ہوگا پھر بعد میں بدل گیا اور اپنا خاص مکان خالی کر دیا، فراغِ عبادت عبادت کی فراغت،

یعنی عبادت کے لئے یکسو ہونا، فارغ ہوجانا مراد ہے، از یں بہ دست دہد اس سے بہتر حاصل ہووے گی، یہ بات بادشاہ نے اپنے اعتبار سے کہی ورنہ پھر کہاں عبادت میں یکسوئی رہی تھی، ببرکات انفاسِ شما برکت کی جمع برکات نفس کی جمع انفاس بہت سے سانس، تمہارے سانسوں کی برکات سے، یعنی تمہاری ذات کی برکت سے، بمصالح اعمالِ شما مصالح سے مراد نیک صفت کی اضافت موصوف کی طرف، اعمال موصوف ہے اور مضاف الیہ اور تمہارے نیک اعمال کی، اقتدا کریں گے دیکھا دیکھی نیک کام کریں گے، قبول نیامد قبول نہ ہوئی، روی بر تافت چہرہ پھیر لیا اس بات سے، اعراض کیا، ناراضگی ظاہر کی، پاس خاطر ملک را را بمعنی واسطے، لئے یعنی بادشاہ کی دل جوئی کے لئے، روا باشد مناسب ہوگا، درست ہوگا، دوسہ روزے الخ دو تین دن کے لئے، بشہر آئی ب ظرفیت کے لئے ہے، شہر میں آجائیں، آپ وہاں تشریف لے چلیں اور رہ کر دیکھیں، کیفیت مکان معلوم کنی مکان کی کیفیت، (کیسا ہے، کس طرح کا ہے) دیکھ لیں، یہاں معلوم کنی بمعنی دیکھ لیں ہے، صفائی وقت عزیزاں یعنی آنجناب کے صاف اوقات، اضافت صفت کی موصوف وقت کی طرف ہے اور وقت جنس ہے بمعنی اوقات، اغیار جمع غیر کی، کدورت میلا پن، مٹیالہ پن، گدلا پن، اختیار باقی است پھر وہاں رہیں یا نہ رہیں، بستان سرائے خاص مرکب توصیفی مضاف ملک مضاف الیہ، بادشاہ کا خاص باغ محل، وہ محل جو باغ میں ہو اس کی عجیب شان ہوتی ہے، بدو برائے او اس کے واسطے، پرداختند خالی کر دیا انھوں نے، مقامے دلکشای مرکب توصیفی، ایک جگہ دل کھولنے والی خوش کرنے والی، رواں آسای اسم فاعل سماعی، روح کو آرام پہونچانے والی، چوں بہشت جنت کے مانند، گل سرخ مراد گلاب کا پھول، عارضِ خوباں عارض رخسان، خوباں جمع خوب کی معشوق ایک یا کئی، اور لفظ خوب بمعنی اچھا، بہتر، نیک، مضبوط، معشوق کے آتا ہے لغات کشوری، سنبل ایک خوشبودار گھاس جسے کتب طب میں سنبل الطیب کہتے ہیں ہندی میں بالچھڑ کہتے ہیں نیز گیہوں اور جو کی بال، اور کبھی معشوق کی زلف مراد لی جاتی ہے لغات کشوری یعنی اس باغ کا گلاب معشوق کے ہونٹ گال جیسا سرخ اور سنبل معشوق کے زلف جیسا خوشبودار اور مڑا ہوا۔ ہمچناں اسی طرح یعنی پہلی حالت کی طرح، یا باوجود، از نہیب بردِ عجوز نہیب، لوٹ، اور غارت گری، عجوز بوڑھیا مراد ایام عجوز سے سخت سردی کے آخری دن، باوجود سخت سردی کی غارت گری کے وہ باغیچہ نرم و نازک تھا، ایسا جیسا طفل ناخوردہ شیر الخ جیسے بچہ نے ابھی تک دایہ کا دودھ نہ پیا ہو وہ نرم و نازک ہوتا ہے ایسا ہی وہ باغیچہ ہرا ابھرا اور نرم و نازک تھا۔ افانین جمع بمعنی شاخیں، جلنار معرب ہے گل نار کا جو فارسی ہے بمعنی وہ انار جس پر بڑا پھول آتا ہے رنگین گیندے کے پھول جیسا بڑا اور اس پر انار نہیں آتا اور یہ بھی انار کی ایک قسم ہے لغات کشوری۔ مُعلّقت گویا لٹکا دی گئی، بالشجرِ الاخضر نار ہرے درخت کے اوپر آگ، انار کے اوپر لال پھول ایسا ہی لگتا ہے جیسے ہرے درخت پر آگ لٹکا دی ہو۔

ملک در حال کنیزک ماہرو پیشِ او فرستاد کہ وصفش اینست
بادشاہ نے فی الحال ایک باندی چاند جیسے چہرہ والی اس کے پاس بھیج دی کہ اس کی صفت یہ ہے

شعر

ازیں مہ پارۂ عابد فریبے ملایک صورتے طاؤس زیبے
اس چاند کے ٹکڑے سے عابد کو فریب تھی فرشتہ صورت اس کی مور زیب
ایسی (گویا) چاند کا ٹکڑا عابد کو فریب دینے والی فرشتہ صورت مور کی سی زینت والی
کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد وجود پارسایاں را شکیبے
بعد اس کے دیکھنے کے پھر نہ ہو پارسا کو بھی صبر اور نہ شکیب
کہ بعد اس کے دیکھنے صورت نہیں بنتی بزرگوں کے لئے صبر کرنے کی

ہمچناں در عقبش غلامے بدیع الجمال لطیف الاعتدال
اسی طرح اُس باندی کے بعد ایک غلام نادر حسن سڈول بدن والا (بھیجا)

قطعہ

هَلَكَ النَّاسُ حَولَهُ عَطَشًا وَهُوَ سَاقٍ يَّرى وَلا يَسْقِي
پیاسی پبلک ہوئی گرد اس کے ہلاک ہے وہ ساقی بینا پر لا یسقی ہے
ہلاک ہوئے لوگ اس کے اردگرد مارے پیاس کے اور وہ ایسا ساقی ہے دیکھتا ہے اور نہیں پلاتا
دیدہ از دیدنش نگشتے سیر ہمچناں کز فرات مُستسقی
آنکھ اس کے دیکھنے سے نہ ہو سیر جس طرح فرات سے مستقی ہے
آنکھ اس کے دیکھنے سے نہیں ہوتی سیر جس طرح کہ فرات سے استسقاء کا مریض (سیراب نہیں ہوتا)

عابد از طعامہائے لذیذ خوردن گرفت و کسوتہائے لطیف پوشیدن واز فواکہ ومشموم وحلاوت
عابد نے لذیذ کھانے شروع کئے اور عمدہ لباس پہننے اور پھلوں اور خوشبو اور مٹھائیوں سے
تمتع یافتن ودر جمالِ غلام وکنیزک نظر کردن کہ خرد منداں گفتہ اند زلفِ خوباں
نفع پانا شروع کیا اور غلام اور باندی کے حسن کو دیکھنا شروع کیا اس لئے کہ عقلمندوں نے کہا ہے حسینوں کی زلف

زنجیر پائے عقل ست و دامِ مرغِ زیرک

عقل کے پاؤں کی زنجیر ہے اور چالاک پرندہ کا جال (اس کے لئے جال ہے)



بیت

در سرِ کارِ تو کردم دل و دیں با ہمہ دانش — مرغِ زیرک بحقیقت منم امروز تو دامے

عشق میں تیرے سبب کچھ کھودیا — میں پرند چالاک اور تو دام ہے

تیرے خیال و عشق میں برباد کیا میں نے دل اور دین باوجود تمام سمجھ و دانائی کے چالاک پرند درحقیقت میں ہوں آج اور تو جال ہے

تشریحِ الفاظ: ازیں مہ پارہ اس چاند کے ٹکڑے سے، عابد فریبے یعنی بتلا شود، عابد نیز در فریب عظیم یے تعظیم کے لیے بتلا ہو جائے اسے دیکھ کر عابد بھی، بڑے فریب میں آجائے، پارہ ٹکڑا، مہ چاند، ملائک صورتے ملک کی جمع فرشتے، یعنی وہ فرشتوں جیسی صورت والی تھی، طاؤس زیبے مور جیسی زیب و زینت والی کہ زیب و زینت مور میں خوب ہوتی ہے اور دوسرے ملکوں میں نہیں پایا جاتا، صورت نہ بندد صورت نہیں بنتی، اس کے دیکھنے کے بعد، وجود پارسایاں راشکیبے پارساؤں کے وجود کو، پارساؤں کو صبر کرنے کی بغیر وصل کے، پہلے شعر میں تین جگہ یے تعظیم کے لئے اور شکیبے میں وحدت کے لئے ایک حصہ یا ایک قسم کا صبر، وہ باندی ایسی حسین و جمیل تھی کہ شکل و صورت میں گویا فرشتہ اور مور جیسی زیب و زینت کی مالک کہ اسے دیکھنے کے بعد عابد کو کچھ بھی صبر نہ آوے اس کے بغیر، ہمچناں اسی طرح جیسے وہ باندی تھی، عقب دراصل ایڑی، یہاں اس کے معنی بعد کے ہیں، غلامے یے وحدت کے لئے اور توصیفی بھی ہوسکتی، فارسی میں متقدمین موصوف کے اخیر میں کسرہ کے بجائے کبھی یے بھی استعمال کرتے تھے، بدیع الجمال نادر حسن والا، لطیف الاعتدال سڈول بدن والا جس کے تمام اعضائے جسمانی بہت موزوں ہوں، ہلک الناس اخ ہلاک ہوئے لوگ، حولہ اس کے اردگرد، عطشاً مفعول لہ مارے پیاس کے، ساقی اسم فاعل پلانے والا، یری دیکھتا ہے وہ، ولایسقی اور نہیں پلاتا، دونوں مضارع ہیں، فُرات میٹھا اور ٹھنڈا پانی، نیز ایک دریا ہے کوفہ میں، مُستَسقِی جسے استقاء کی بیماری ہو، اسے کتنا ہی پانی پلا دو اس کی پیاس نہیں بجھتی، طعامہائے لذیذ مزیدار کھانے، کسوت کپڑا، لباس، لطیف پاکیزہ، فواکہ فاکہۃ کی جمع میوے، مشموم خوشبو، حلاوت مٹھائی، جمال خوبصورتی، حُسن، کنیز باندی، تمتع یافتن فائدہ اٹھانا، پانا، زلف لمبے مڑے ہوئے بال سر کے، دام جال، خود را در سرِ کارِ چیزے کردن یہ فارسی محاورہ ہے، اپنے کو کسی کے چکر میں خواہش میں برباد کرنا، کھونا، دانش دانائی، سمجھ، ہمہ سب، تمام، مرغِ زیرک چالاک، پرندہ گویا وہ باندی جال بن گئی اور وہ عابد جو اس کے عشق میں گھرا وہ پرندہ ہوا۔

فی الجملہ دولتِ وقتِ مجموعش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند

حاصل کلام یہ کہ اس کے دلجمعی کے وقت کی دولت کو زوال آیا جیسا کہ لوگوں نے کہا ہے



ہر کہ ہست از فقیہ وپیر ومرید — وزباں آورانِ پاک نفس

جو کہ ہے عالم کیا پیرو مرید — اور شاعر پاک طینت پاک نفس

جو کہ ہے فقیہ اور پیر اور مرید — اور پاک طینت شاعروں میں سے

چوں بہ دنیائے دُوں فرود آمد — بعسل در بماند ہمچو مگس

جب کمینی دنیا میں وہ پھنس گیا — جس طرح کہ شہد میں عاجز مگس

جب کمینی دنیا میں پھنس گیا شہد میں پھنس گئی جس طرح مکھی

یعنی کوئی عالم ہو یا پیر ومرید یا کوئی دیندار شاعر ہو جب دنیا میں پھنس گیا تو ایسا دین کے کاموں سے بیزار بیکار اور عاجز ہو کر رہ گیا جیسے مکھی شہد میں گر کر عاجز ہو جاتی ہے نہ اڑ سکتی نہ کچھ کر سکتی بیکار ہو جاتی ہے ایسے ہی گویا وہ عابد بھی دنیا میں پھنس گیا اور بیکار ہو کر رہ گیا۔

بارِ دیگر مَلک بدیدنِ او رغبت کرد عابد را دید از ہیأتِ نخستیں بگردیدہ وسرخ وسفید برآمدہ

دوسری مرتبہ بادشاہ نے اس کے دیکھنے کی رغبت کی عابد کو دیکھا پہلی حالت سے پھرا ہوا سرخ وسفید نکلا ہوا (ظاہر ہوا)

وفربہ شدہ وبر بالشِ دیبا تکیہ زدہ غلام پری پیکر بمروحۂ طاؤسی بر بالائے سرایستادہ بر سلامتِ حالش

اور موٹا ہو گیا ہے اور دیبا کے تکیہ پر سہارا لگائے ہوئے اور غلام پری شکلِ طاؤسی پنکھا لئے ہوئے اس کے سرہانے کھڑا ہوا اس کے حال کی سلامتی پر

شادانی کرد واز ہر درے سخن گفتند تا مَلِک بانجامِ سخن گفت چنانکہ من ایں ہر دو طائفہ را دوست می دارم

خوش ہوا اور چاروں طرف سے بات کہی لوگوں نے یہاں تک کہ بادشاہ نے اخیر میں بات کہی جب میں ان دو جماعتوں کو دوست رکھتا ہوں

کس ندارد یکے علماء ودیگر زُہاد وزیر فیلسوف جہاندیدہ حاذق کہ باو بود گفت

کوئی نہیں رکھتا ایک علماء کو دوسرے زاہدوں کو وزیر عقلمند دنیا دیکھا ہوا ماہر جو اس کے ساتھ تھا بولا

اے خداوندِ روئے زمین شرط دوستی آنست کہ باہر دو طائفہ نکوئی کنی علما را زر بدہ تا دیگر بخوانند

اے روئے زمین کے بادشاہ دوستی کی شرط یہ ہے کہ دونوں جماعتوں کے ساتھ نیکی کریں آپ علماء کو مال دے تا کہ اور پڑھیں (سیکھیں)

وزاہداں را چیزے مدہ تا زاہد بمانند

اور زاہدوں کو کچھ مت دے تا کہ زاہد رہیں

قطعہ

خاتون خوبصورت و پاکیزہ روی را　نقش ونگار وخاتمِ فیروزہ گو مباش
خاتونِ خوبصورت پاکیزہ رو کو خواہ　نقش ونگار خاتمٌ فیروز گو نہ ہو
خوبصورت اور پاکیزہ رُو خاتون کے لئے نقش ونگار اور فیروزہ کی انگوٹھی کہدے مت ہو، یعنی کوئی حرج نہیں اگر یہ سب نہ ہو
درویشِ نیک سیرت وفرخندہ روی را　نانِ رباط ولقمۂ دریُوزہ گو مباش
درویش نیک عادت مبارک رو کو خواہ　لنگر کی روٹی لقمہ در یوزہ گو نہ ہو
درویش نیک عادت اور بابرکت چہرہ کے لئے　لنگر کی روٹی اور بھیک کا لقمہ کہہ دے مت ہو

فرد

تا مرا ہست دیگرم باید　گر نخوانند زاہدم شاید
جب تک مجھے یہ خواہش کہ اور چاہئے　مجھ کو تو پھر زاہد کہنا نہ چاہئے
جب تک میرے لئے ہے یہ کہ اور مجھے چاہئے　گر نہ کہیں زاہد مجھے تو لائق ہے

فرد

نہ زاہد را درم باید نہ دینار　چوں بستد زاہدے دیگر بدست آر
نہ زاہد کو درہم چاہے نہ دینار　اگر لیوے تو کر اس سے کنار
نہ زاہد کو درہم چاہئے نہ دینار　جب وہ لینے لگے دوسرا زاہد حاصل کر (تلاش کر)

قطعہ

آں را کہ سیرتِ خوش وسرّ یست باخدای　بے نانِ وقف ولقمۂ دریوزہ زاہدست
جس کی عادت نیک اور وہ باخدا　بے نان وقف ولقمۂ فقیری زاہد ہے
جس کی عادت اچھی اور راز نیاز ہے خدا کے ساتھ　بے وقف کی روٹی اور بھیک کے لقمہ کے زاہد ہے
انگشتِ خوبروی وبنا گوشِ دلفریب　بے گوشوار وخاتم فیروزہ شاہد ست
خوبصورت انگلی اور لو دلفریب　بے جھومکی انگوٹھی کے بھی وہ شاہد ہے
خوبصورت انگلی اور دل فریب کو　بے جھومکی اور فیروز کی انگوٹھی کے معشوق ہے

تشریح الفاظ: فی الجملہ حاصل کلام، دولتِ وقت مجموعش مجموع، دلجمعی جو بذریعہ عبادت وریاضت حاصل تھی، اس دلجمعی کے وقت کو دولت سے تعبیر کیا کہ وہ جاتا رہا، بزوال آمد کا یہی مطلب ہے، زبان آوراں جمع زبان آور کی بمعنی شاعر، بدنیائے دوں کمینی دنیا میں، فرود آمد پھنس گیا، بعسل شہد میں، درماند عاجز رہ گیا، پھنس گیا، ہمچو مگس مکھی کی طرح یعنی کوئی عالم ہو یا پیر یا مرید یا پاک نفس شاعر جب دنیا میں پھنس گیا تو دینی کاموں سے ایسا عاجز ہو کر رہ جائے گا جیسے مکھی شہد میں پھنس کر عاجز ہو جاتی ہے، بدیدنِ او اس کے دیکھنے کی، از ہیأت نخستین پہلی حالتوں سے، بگردیدہ پھرا ہوا، بدلا ہوا، بالش تکیہ، دیبا ایک قسم قیمتی ریشمی کپڑے کی تکیہ، زدہ سہارا لگائے ہوئے، ٹیک لگائے ہوئے، غلام پری پیکر غلام پری شکل، بہت خوبصورت، بمروحہ میم کا کسرہ راساکن واو اور ح پر زبر پنکھا، طاؤس یعنی مور کے پروں کا بنا ہوا پنکھا، ایستادہ کھڑا ہوا، یہ سب اسم مفعول ہیں، سلامت حال یہاں مراد خوش حالی ہے ورنہ زاہد کی اصل حالت کہاں سلامت رہی تھی، زہاد جمع زاہد کی دنیا سے بے رغبت، پرہیزگار، فیلسوف عقلمند، حاذق ماہر، تا دیگر بخوانند تا کہ اور زیادہ پڑھیں، مطالعہ کریں، پھر دوسروں کو تعلیم دیں یکسوئی کے ساتھ، تا زاہد بمانند تا کہ زاہد باقی رہیں، خاتونِ خوبصورت خوبصورت عورت، شادی شدہ، پاکیزہ رو پاکیزہ چہر، صاف ستھرے چہرہ والی، نقش ونگار مراد نقش ونگار، زیب وزینت کا لباس، خاتم فیروزہ فیروزہ ایک قیمتی پتھر جس کا نگ انگوٹھی میں لگایا جاتا ہے وہی انگوٹھی مراد ہے، جو عورت بذات خود خوبصورت ہے اسے زیب وزینت کی ضرورت نہیں، فرخندہ رو مبارک چہرہ، نانِ رباط لنگر کی روٹی، لقمہ دریوزہ بھیک مانگ کر جمع کیا ہوا لقمہ، جس کی نیک عادت ہے اور مبارک چہرہ وہ بغیر لنگر کی روٹی کے بھی فقیر اور زاہد ہے اور وہ ان سے مستغنی ہے اور اللہ اس کے لئے کافی ہے، دیگرم باید جب تک مجھ میں ہے یہ بات کہ مجھے اور دنیا چاہئے، گرنخوانند زاہدم گرنہ کہیں زاہد مجھے م ضمیر مفعول کی، شاید لائق اور مناسب ہے اور یہ جزا ہے گرنخوانند شرط کی، نہ زاہد را الخ نہ زاہد کو درم چاہئے درم ایک سکہ چاندی کا جس کا وزن تین ماشہ کچھ اوپر ہے، دینار سونے کا ایک سکہ جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ۔ یعنی اگر زاہد درہم اور دینار کا طالب ہے تو وہ زاہد کہاں رہا؟ زاہدے دیگر کوئی دوسرا زاہد، بدست آر حاصل کر، آں را کہ سیرت خوش جس کی عادت اچھی، وسرّ یست با خدای اور راز نیاز ہے یعنی خاص تعلق ہے خدا کے ساتھ، بے نانِ وقف الخ بغیر وقف کی روٹی، لقمہ دریوزہ بھیک کا لقمہ، زاہدست زاہد ہے یعنی ان سب کے بغیر، تقریباً یہ مضمون اوپر بھی آچکا، انگشت خوبروی وبنا گوش دلفریب خوبصورت انگلی اور دلفریب لو کان کی اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے خوبصورت عورت کی انگلی اور کان کی لو دلفریب، بے گوشوار بے جھومکی، دخاتم فیروزہ اور فیروزہ کی انگوٹھی کے، شاہدست پسندیدہ ہے یعنی وہ انگلی اور کان کی لو، دوسرا مطلب میرے نزدیک وہ عورت معشوق ہے جس کی خوبصورت انگلی ہو اور دلفریب لو بغیر انگوٹھی اور جھومکی کے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے درویش اور پارسا اور زاہد کو دنیا سے اختلاط اور دنیا میں پھنسنا انتہائی مضر ہے جس سے طمانیت قلب اور سکون جاتا رہے گا جیسا کہ حکایت مذکور میں زاہد کا حال معلوم ہوا وہاں ظرف نہ تھا جو افراط تفریط ہوئی ایک دم انتہا کی افلاس سے نکال کر چھوٹا سا بادشاہ ہی بنا دیا اس لئے برداشت نہ ہو سکا اور حالت دیگر گوں ہوگئی، اس لئے اگر کسی کو نوازو زمین آسمان کا فرق نہ کرو۔

حکایت

مطابق ایں سخن ہمچنیں پادشاہے را مہمے پیش آمد گفت اگر انجام ایں حالت بمراد من برآید

حکایت: اس بات کے مطابق ایک بادشاہ کو ایک مہم پیش آئی بولا اگر اس حالت کا انجام میری مراد کے مطابق ہو جائے

چندیں درم دہم زاہداں را چوں حاجتش بر آمد وتشویشِ خاطرش برفت

اس قدر درہم دوں گا زاہدوں کو جب اس کی حاجت نکل آئی (پوری ہوگئی) اور اس کے دل کی پریشانی گئی

وفائے نذرش بوجودِ شرط لازم آمد یکے را از بندگانِ خاص کیسۂ درم داد

نذر کا پورا کرنا اُسے شرط کے موجود ہونے کی وجہ سے لازم ہوا اس نے ایک خاص غلام کو درم کی تھیلی دی

تا بزاہداں صرف کند گویند غلامے عاقل وہوشیار بود ہمہ روز بگر دید وشبانگہ باز آمد

تا کہ زاہدوں پر صرف کرے کہتے ہیں لوگ غلام عقلمند اور ہوشیار تھا سارے دن پھرا اور رات کے وقت واپس آگیا

ودرہم را بوسہ داد وپیش ملک نہاد وگفت زاہداں را چندانکہ طلب کردم نیافتم

اور درہموں کو چوما اور بادشاہ کے سامنے رکھ دیا اور بولا زاہدوں کو جتنا ڈھونڈا میں نے نہ پایا

گفت ایں چہ حکایت ست آنچہ من دانم دریں مُلک چہار صد زاہد ست

بادشاہ بولا یہ کیا قصہ ہے جو میں جانوں (وہ یہ کہ) اس ملک میں چار سو زاہد ہیں

گفت اے خداوند جہاں آنکہ زاہد ست نمی ستاند وآنکہ می ستاند زاہد نیست

اس نے کہا اے دنیا کے بادشاہ جو زاہد ہے وہ لیتا نہیں اور جو لیتا ہے وہ زاہد نہیں ہے

ملک بخندید وندیماں را گفت چندانکہ مرا درحق درویشاں وخدا پرستاں ارادت ست واقرار

بادشاہ ہنسا اور ندیموں سے بولا جتنی مجھے درویشوں اور خدا پرستوں کے حق میں عقیدت ہے اور اقرار (اتنی ہی)

ایں شوخ دیدہ را عداوت ست وانکار وحق بجانبِ اوست

اس بے حیا کو دشمنی ہے اور انکار اور حق بات اس کی جانب ہے (اسی کی بات صحیح ہے)

شعر

زاہد کہ درم گرفت و دینار — زاہد ترا زویکے بدست آر

جو زاہد نے درم لی یا دینار — اس سے اچھا کوئی زاہد ڈھونڈ یار

جس زاہد نے درم لیا اور دینار — زیادہ اچھا زاہد اس سے کوئی تلاش کر

تشریح الفاظ: مطابق ایں سخن اس بات کے مطابق، مراد بات سے گذشتہ واقعہ ہے اور موجودہ حکایت سے معلوم ہوا قناعت کے بغیر زہد و پرہیز گاری نصیب نہ ہوگی، مہم اہم کام، تشویش پریشانی، پریشان ہونا، مراد دلی مراد، مقصد، نذر منت ماننا، کیسہ تھیلی، بٹوا، جیب، درمہا را بوسہ داد واپس کرتے ہوئے درموں کو بوسہ دیا کیوں کہ بادشاہ نے دی تھی پہلے یہی دستور تھا جب شاہوں کو امانت واپس کرتے ایسا کرتے تھے، یا اس پر بادشاہ کا نام تھا نقش کیا ہوا تعظیماً ایسا کیا، چنداں جس قدر، جتنا، کتنا، ایں چہ حکایت ست یہ کیا قصہ ہے، شوخ دیدہ بے حیا، زاہد تر زیادہ اچھا زاہد، اصلی زاہد زہد کی ہے، حقیقت دنیا سے بے رغبتی قطع تعلق۔

حکایت

یکے از علمائے راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نانِ وقف گفت اگر نان از بہر جمعیت خاطر می ستاند

ایک کامل عالم سے پوچھا لوگوں نے کیا کہتے ہیں آپ وقف کی روٹی کے بارے میں کہا اس نے اگر روٹی دلجمعی کے لئے لیویں

حلال ست و اگر جمع از بہر نان می نشیند حرام

حلال ہے اور اگر سکونِ قلبی (ظاہری) کر کے بیٹھتا ہے روٹی لینے کے واسطے تو (یہ) حرام ہے۔

بیت

نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند — صاحبدلاں نہ کنج عبادت برائے نان

بندگی کے واسطے لیتے ہیں ناں — اہل دل نہ کہ عبادت بہرِ نان

روٹی (کھانا) گوشۂ عبادت کے لئے اختیار کیا ہے (درویشوں نے) اللہ والوں نے نہ کہ گوشۂ عبادت روٹی کے واسطے

مطلب یہ ہے اگر وقف کی روٹی یا وظیفہ لے سکون کے ساتھ عبادت کرنے کے لئے تو جائز ہے اور اگر ریا کاری کے ساتھ عبادت کرے دنیا کمانے کے لئے تو یہ ناجائز اور حرام ہے آج یہ بیماری پھیلتی جا رہی ہے اللہ حفاظت کرے، آمین

تشریح الفاظ: علمائے راسخ کامل اور پختہ عالم، نان وقف وقف للہ کی روٹی، خیرات کی روٹی، بہر جمعیت خاطر سکونِ قلب کے واسطے، کنج کونا، گوشہ، کنارہ، صاحبدلاں اللہ والے، درویش۔

حکایت منظوم

پیر مردے لطیف در بغداد | دخترک را بہ کفش دوزے داد

بغداد میں بوڑھے نے سُن لے خواہ مخواہ | دی لونڈی اپنی موچی کو بیاہ

ایک خوش مزاج بوڑھے نے بغداد میں | (اپنی) چھوٹی لڑکی کو موچی سے بیاہ دیا

مردکِ سنگدل چناں بگزید | لب دختر کہ خون ازو بچکید

سنگدل اس آدمی نے کاٹا یوں | ہونٹ لڑکی کا کہ ٹپکا اس سے خون

ذلیل سخت دل مرد نے ایسا کاٹا | لڑکی کا ہونٹ کہ خون اس سے ٹپکا

بامداداں پدر چناں دیدش | پیشِ داماد رفت وپرسیدش

باپ نے جب صبح دیکھا اِس طرح | پوچھا جاکے کیا تونے کس طرح

صبح باپ نے اس طرح دیکھا اُسے | داماد کے پاس گیا اور اس سے پوچھا

کائے فرومایہ ایں چہ دندانست | چند خائی لبش نہ انبان ست

اے کمینے کیسے یہ دندان ہیں | کتنا چبائے اُس کو نہ انبان ہیں

کہ اے کمینے یہ کیا (کیسے) دانت ہیں | کتنے چبائے گا اس کے ہونٹ وہ دھوڑی نہیں ہے

بمزاحت نگفتم ایں گفتار | ہزل بگذار وجد ازو بردار

نہ مزاحت سے کہی ہے گفتار | چھوڑ ہزل کو اور ہو جا نفع دار

مذاق میں نہ کہی ہے میں نے یہ گفتار (حکایت) | مذاق چھوڑ اور فائدہ اس سے اُٹھا

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست | نرود جز بوقتِ مرگ از دست

بری عادت جب طبیعت میں جمی | نہ گئی جز وقت مرگ اس سے اخی

بری عادت جب کسی طبیعت میں بیٹھ گئی (سما گئی) نہ جاویگی پھر سوائے موت کے وقت کے ہاتھ سے (یعنی اس کی طبیعت سے)

تشریح الفاظ: دخترک دختر کی تصغیر ہے چھوٹی لڑکی، کفش دوزے جوتا سینے والا یعنی موچی، مردک مرد کی تصغیر تحقیر کے لئے ہے ذلیل آدمی، سنگدل سخت دل، بے رحم، بگزید ب زائد ہے گزیدن سے واحد غائب فعل

ماضی ہے اس نے کاٹا، چکید چکیدن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے ٹپکا، ایں چہ دندان ست یہ کیسے دانت ہیں، خائی خائیدن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے تو چباتا ہے، انبان اس چمڑے کو کہتے ہیں جسے دباغت دی گئی ہو، مطلب یہ ہے کہ اس کے ہونٹ کوئی دباغت شدہ چمڑا نہیں ہے کہ اس پر تیرا کاٹنا اثر نہ کرے (حاشیہ گلستان مترجم)، مزاحت خوش طبعی کی بات، مزاق، دل لگی، ہزل مذاق کی بات، مذاق، جدّ سنجیدہ بات، نصیحت۔

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ اے مخاطب میں نے یہ واقعہ صرف ہنسی اور خوش مزاجی کے لئے بیان نہیں کیا بلکہ تیرے لئے ضروری ہے کہ تو اس سے نصیحت حاصل کر اور وہ یہ ہے کہ بری خصلت جب کسی کے دل اور طبیعت میں سما جاتی ہے تو وہ موت سے پہلے نکلتی نہیں۔

حکایت

آوردہ اند کہ فقیہے دختر داشت بغایت زِشت رو بجائے

بیان کیا ہے لوگوں نے ایک فقیہ (عالم) لڑکی رکھتا تھا (اس کی لڑکی تھی) انتہائی بد صورت

زناں رسیدہ باوجود جہاز ونعمت کسے در مناکحتِ او رغبت نمی کرد

بالغ ہوگئی باوجود جہیز ونعمت کے کوئی اس سے نکاح کرنے میں رغبت (خواہش) نہ کرتا تھا کہ بدشکل جو تھی

فرد

زشت باشد دبیقی ودیبا　　　که بود بر عروسِ نازیبا

برا لگے خواہ دبیقی اور دیبا　　　بدن پر دولہن کے بھونڈی نازیبا

براہووے (لگے) دبیقی اور دیبا (نام قیمتی کپڑوں کے)　　　جو ہوں بد صورت دلہن کے اوپر

فی الجملہ بحکمِ ضرورت با ضریرے عقدِ نکاحش بستند آوردہ اند

حاصل کلام (آخر کار) مجبوراً ایک اندھے سے اس کا عقدِ نکاح باندھا (کردیا) بیان کیا ہے لوگوں نے

کہ حکیمے دراں تاریخ از سر اندیپ آمدہ بود کہ دیدۂ نابینا را روشن ہمی کرد

کہ ایک حکیم اُس تاریخ میں (جب بزمانہ نکاح) جزیرۂ سراندیپ سے آیا تھا جو بذریعۂ علاج (اندھے کی آنکھ) روشن کرتا تھا

فقیہ را گفتند چرا دامادِ خود را علاج نکنی گفت ترسم کہ بینا شود دُخترم را طلاق دہد

فقیہ سے لوگوں نے کہا کیوں اپنے داماد کا علاج نہیں کرتے (کراتے آپ) کہاں اس نے (اس لئے) کہ میں ڈروں کہ کہیں بینا ہو جاوے اور میری بیٹی کو طلاق دے دے

ع: شوئے زنِ زشت روئے نابینا بہ
بد شکل عورت کا شوہر اندھا بہتر ہے

تشریحِ الفاظ: فقیہے ایک فقہ جاننے والا، ایک عالم، دخترے داشت لفظ داشت لفظی معنیٰ رکھا محاوری ترجمہ تھی یعنی ایک فقیہ کی ایک لڑکی تھی آگے اس کی صفت ہے، بغایت زشت رو انتہائی بدشکل، بجائے زناں رسیدہ عورتوں کی جگہ پہونچی ہوئی، محاوری ترجمہ بالغ ہوگئی تھی، باوجود جہاز ونعمت باوجود جہیز اور نعمت کے، کسے کوئی، درمناکحت او اس سے نکاح کرنے میں رغبت نہیں کرتا تھا، یعنی زیادہ بدشکل کی وجہ سے اس سے نکاح کے لئے تیار نہ تھا، زشت بھونڈا، برا، دبقی ودیبا قیمتی باریک ریشمی کپڑے جو مصر میں تیار ہوتے تھے، کہ بود بر عروس نازیبا مرکب توصیفی جو ہووے بدصورت دلہن پر، فی الجملہ میرے نزدیک مرادی معنیٰ آخر کار، بحکمِ ضرورت مجبوراً، باضریرے ایک اندھے کے ساتھ، عقدِ نکاحش اس کا عقدِ نکاح، لفظِ عقد نکاح کے ساتھ بولا جاتا ہے، بستند باندھا، انھوں نے اس کا عقدِ نکاح (اس کا نکاح کردیا)، (انھوں نے مراد عالم کے بارے میں انھوں نے ان سے کہا ہوگا، حکیمے دراں تاریخ ایک حکیم اس تاریخ (اس زمانے میں) سراندیپ ایک جزیرہ جو ہندوستان سے ملحق جانبِ جنوب واقع ہے، علاج نکنی متعدی معنیٰ ہیں علاج نہیں کراتے آپ، شوئے زن زشتہ رو، شو شوہر مضاف، زن موصوف زشت رو صفت بد صورت عورت کا شوہر، مرکب اضافی ہوکر مضاف الیہ پھر یہ مبتدا نابینا بہ اندھا بہتر ہے یہ خبر ہے۔

حکایت

پادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشاں نظر کردے یکے ازاں میاں
ایک بادشاہ حقارت کی نظر سے درویشوں کی جماعت کو دیکھتا تھا ان میں سے ایک نے
بفراست بجائے آورد وگفت اے ملک مادریں دنیا بہ عیش از تو خوشتریم
ذہانت سے سمجھ لیا کہ حقیر جانتا ہے اور بولا اے بادشاہ ہم دنیا میں آرام میں تجھ سے زیادہ اچھے ہیں
و بہ جیش از تو کمتریم وبمرگ برابریم وبقیامت بہتر ان شاء اللہ تعالیٰ
اور لشکر میں تجھ سے زیادہ کم ہیں اور مرنے میں برابر ہیں اور قیامت میں بہتر ہیں ان شاء اللہ اگر یہی حالت رہی (اخیر تک اور اللہ کا فضل شاملِ حال رہا)

مثنوی

اگر کشور کشائے کامران ست
اگر دنیا کا فاتح کامران ہے
اگر دنیا کو فتح کرنے والا کامیاب ہے

وگر درویش حاجتمندِ نان ست
اگر درویش حاجتمند نان ہے
اور اگر درویش روٹی کا محتاج ہے

دراں ساعت کہ خواہند ایں وآں مُرد
جب مریں گے دونوں یہ اور جس زمن
جس گھڑی مریں گے یہ اور وہ

نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
نہ لے جائیں کچھ علاوہ اس کفن
نہ لے جائیں گے دنیا سے کچھ زیادہ کفن سے

چو رخت از مُملکت بر بست خواہی
سلطنت جب چھٹ گئی اور موت آئی
جب سامان سلطنت سے باندھے گا تو

گدائی بہتر ست از پادشاہی
فقیری بہتر ہے نہ بادشاہی
پھر تو فقیری بہتر ہے بادشاہی سے

تشریح الفاظ: بدیدۂ استحقار مراد دیدہ سے نظر ہے، حقارت کی نظر سے، در طائفہ درویشاں در بمعنی طرف، درویشوں کی جماعت کی طرف، یا جماعت کو، نظر کردے ماضی استمراری، دیکھتا تھا، یکے ازاں میاں ایک نے ان میں سے، بفراست ب بمعنی از یعنی ذہانت سے، بجائے آوردن فارسی محاورہ ہے، جاننا کسی چیز کا، سمجھنا، بعیش اے درراحت، آرام میں، خوشتریم زیادہ اچھے ہیں، یم ضمیر متصل جمع متکلم کی جو فعل سے ملی ہے، و بہ جیش بہ بمعنی در یعنی لشکر، فوج میں، کمتریم زیادہ کم ہیں، یم ضمیر جمع متکلم اسم سے ملی ہے، و بمرگ اور مرنے میں برابر ہیں، کشور کشا ملک فتح کرنے والا اسم فاعل سماعی، کامران کامیاب، حاجت مند نان مرکب اضافی روٹی کا محتاج، دراں ساعت اس گھڑی میں، مراد مرنے کے وقت، خواہند ایں وآں مرد مرد کا تعلق خواہند فعل مستقبل کی علامت جمع غائب سے ہے بمعنی مریں گے، ایں وآں یہ اور وہ، بادشاہ اور فقیر ایسے ہی اگلے مصرعہ میں برد کا تعلق نخواہند سے ہے یعنی نخواہند برد از جہاں نہ لے جائیں گے دنیا سے کچھ بھی، بیش از کفن کفن سے زیادہ اور اس کا بھی کیا بھروسہ ملے یا نہ ملے، چوں رخت از مملکت بر بست خواہی برزائد ہے، رخت سامان، بر بست خواہی برزائد ہے، جب سامان سلطنت باندھے گا، یہ محاورہ ہے یعنی اے بادشاہ جب ایک دن سلطنت چھوڑے گا پھر تو، گدائی فقیری، بہتر ست بہتر ہے، از پادشاہی بادشاہی سے کہ سلطنت میں سودشواری اور لوگوں کے حقوق کی پامالی اور حق تلفی بخلاف فقیری کے سب سے سبکدوش بے فکر ہے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ وہ فقیری جس میں اللہ کی عبادت اور طاعت ہو اس بادشاہی سے بہتر ہے جس میں لوگوں کے حقوق کی پامالی ہو۔

ترکیب: چوں رخت از مملکت بر بست خواہی ☆ گدائی بہتر ست از پادشاہی

چوں حرف شرط، رخت مضاف از حرف اضافت، مملکت مضاف الیہ مرکب اضافی ہوکر مفعول مقدم بر زائد خواہی بست فعل مستقبل ضمیر فاعل، فعل بافاعل ومفعول جملہ ہوکر شرط حرف شرط کی، گدائی مبتدا، بہتر ست رابطہ، از جار پادشاہی مجرور جار با مجرور متعلق بہتر کے جوخبر ہے مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر جزا شرط کی حرف شرط اپنی شرط وجزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

طریقت: ظاہر درویشی جامۂ ژِندست وموئے سترده وحقیقتِ آن دل زنده ونفس مرده

طریقت: فقیری کا ظاہر حال پرانا کپڑا ہے اور بال منڈے ہوئے اور اس کی حقیقت زندہ دل اور نفس مردہ



نہ آں کہ بر درِ دعویٰ نشیند از جلفی ☆ وگر خلاف کنندش بجنگ بر خیزد

نہ وہ جو مدعی ہو کر کے بیٹھے ☆ اگر اس کے خلاف ہوں تو کرے جنگ

نہ وہ کہ دعوے کے دروازے پر بیٹھے بیوقوفی سے ☆ اور اگر لوگ اس سے اختلاف کریں تو جنگ کے لئے کھڑا ہو جائے

کہ گر زکوہ فرو غلطد آسیا سنگے ☆ نہ عارفست کہ از راہِ سنگ بر خیزد

پہاڑ سے چکی کا پتھر لڑھکے گر ☆ نہیں عارف اٹھ کھڑا جو دیکھ سنگ

اگر پہاڑ سے لڑھک جائے چکی کے پاٹ (جیسا پتھر) ☆ نہیں عارف ہے وہ شخص جو پتھر کی راہ سے اٹھ کھڑا ہو

مطلب یہ ہے کہ فقیری کی ظاہری حالت تو سیدھا سادا لباس اور بال صاف لیکن درحقیقت فقیری یہ ہے کہ دل اللہ کی یاد میں اور اطاعت میں چست اور زندہ اور مجاہدہ کے سبب اس کا نفسِ امارہ مغلوب اور مردہ ہو آگے بتارہے ہیں جو فقیری درویشی کا مدعی ہو اور حالت یہ ہو نہ لوگوں کے اختلاف کی برداشت نہ حوادثات کا تحمل وہ عارف اور درویش نہیں اس سے بچو اور یہ بھی اس حکایت کا مقصد ہوسکتا ہے۔

طریقت: طریق درویشاں ذکر ست وشکر وخدمت وطاعت وایثار وقناعت و ید

فقراء کا طریق اللہ کا ذکر ہے اور شکر اور خدمتِ خلق اور اطاعتِ خداوندی اور ایثار اور قناعت اور اللہ کو ایک ماننا

وتوکل وتسلیم وتحمل ہر کہ بدیں صفتہا کہ گفتم موصوف ست بحقیقت درویش ست

اور اس پر بھروسہ کرنا اور راضی برضا ہونا اور برداشت کرنا اور جو ان صفتوں سے جو کہی میں نے موصوف ہے درحقیقت فقیر ہے

واگر در قباست اما ہرزہ گرد بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بشب آرد در بندِ شہوت

اور اگرچہ اچکن میں ہے لیکن بیکار پھرنے والا بے نمازی خواہش کا پجاری ہوسناک جو دنوں کو رات کردے شہوت کی فکر میں

وشبہا روز کند در خوابِ غفلت و بخورد ہر چہ درمیاں آید و بگوید ہر چہ بر زباں آید رندست واگر در عباست

اور راتوں کو دن کرے خوابِ غفلت میں اور کھائے جو کچھ سامنے آئے اور کہے جو زبان پر آئے وہ رند (مسٹنڈا) ہے اگر چہ عبا میں ہے



اے درونت برہنہ از تقویٰ　　کز بروں جامۂ ریا داری

اے کہ خالی تقوے سے باطن تیرا　　اور باہر پہنے ہے جامہ ریا

اے وہ شخص کہ تیرا باطن ننگا (خالی) تقوے سے ہے جب کہ باہر سے دکھاوے کا کپڑا رکھتا (پہنتا ہے) تو

پردۂ ہفت رنگ در بگذار　　تو کہ در خانہ بوریا داری

ہفت رنگی پردہ در پر تو نہ ڈال　　جب بچھا ہے گھر میں تیرے بوریا

سات رنگی پردہ دروازہ سے ہٹا　　جب کے (اپنے) گھر میں بوریا رکھتا ہے تو

تشریح الفاظ: طریقِ درویشاں درویشوں کا راستہ، ذکر اللہ کو یاد کرنا، شکر اللہ کی نعمتوں پر اس کی تعریف کرنا، طاعت خدا کی فرمانبرداری، ایثار اپنے نفع اور مصلحت پر دوسروں کی مصلحت اور نفع کو مقدم رکھنا، توکل اللہ پر بھروسہ کرنا، تسلیم تفعیل سے، سونپنا، اللہ کی رضا میں راضی رہنا، قبا اچکن جو قیمتی لباس ہوتا ہے، ہرزہ گرد آوارہ پھرنے والا اسم فاعل سماعی، ہوا پرست خواہشات نفسانی کا پجاری، انکو پورا کرنے والا، ہوس بیجا خواہش، ہوس باز ہوسناک، بیجا خواہش رکھنے والا، روزہا شب آرد دنوں کو رات تک لائے، پورا دن گذار دے، درمیاں آید درمیان سے، مراد سامنے، جو سامنے آئے، رندست مست، راہِ شریعت سے بے پرواہ، بے عمل، عبا کمبلی، فقیروں کی، اے اس کے بعد آنکہ محذوف ہے اے وہ کہ، درونت تیرا باطن، برہنہ ننگا، خالی، تقویٰ پرہیزگاری، کز بروں کہ باہر سے یعنی ظاہری جسم پر، جامۂ ریا دکھاوے کا کپڑا، پردۂ ہفت رنگ سات رنگ کا پردہ، در سے پہلے از محذوف ہے، اے از در بگذارد، دروازے سے ہٹا از کی وجہ سے گذار کے معنی ہٹانے کے ہوئے، درخانہ بوریا داری جب کہ گھر میں بوریا رکھتا ہے تو۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہوا کہ جس میں وہ اوپر کی اچھی صفات ہوں گو وہ اچھے قیمتی لباس رکھتا ہوتا ہم وہ صحیح معنی میں درویش اور فقیر ہے اس کے برعکس جس میں یہ صفات ذکر طاعت توکل وتسلیم وغیرہ نہ ہوں بل کہ بے نمازی، خواہش نفس کا پابند، احکام شریعت سے الگ تھلگ ہو گو فقیرانہ لباس میں ہو وہ مسٹنڈ بے دین بے راہ رو ہے گو بظاہر صوفیانہ لباس رکھتا ہو، حکایت کا مقصد یہ ہوا کہ درویش کو احکام شریعت اور اچھی صفات پیدا کرنا چاہئے بھلے سے قیمتی لباس پہن لے اور عمل نہ ہو لباس خواہ فقیرانہ ہو اس سے کچھ فائدہ نہیں۔

قطعہ

بنا سکو تو دل فقیرانہ بنالو احتشام ورنہ بہت لوگ ہیں لباس فقیرانہ لئے

شرافت کی نقابوں کو جو نوچ کر دیکھا کچھ لٹیرے بھی ملے لباسِ شریفانہ لئے

ترکیب دونوں شعروں کی: اے درونت برہنہ ازتقوی ☆ کز بروں جامۂ ریاداری

اے حرف ندا، مصرعہ ثانیہ سے پہلے آں محذوف یعنی آں کہ از بروں آنکہ، اسم موصول، از جار، بروں مجرور جار بامجرور متعلق فعل داری، ضمیر فاعل ذوالحال جامۂ ریا مرکب اضافی مفعول بہ، درونت مرکب اضافی مبتدا، برہنہ خبر است رابطہ محذوف، ازتقویٰ جار با مجرور متعلق از برہنہ خبر مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر حال، ضمیر داری ذوالحال، داری فعل بافاعل و متعلق و مفعول جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ، موصول با صلہ مل کر منادیٰ، حرفِ اے ندا، ندا منادیٰ سے مل کر ندا، اگلا شعر جواب ندا، پھر جملہ ندائیہ ہوا، اگلے شعر کی ترکیب یوں ہے، پردۂ ہفت رنگ مرکب اضافی مفعول، بگذار فعل بافاعل مؤکّد، تو مبین کہ بیانیہ، درخانہ جار با مجرور متعلق فعل داری ضمیر فاعل بوریا مفعول فعل بافاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ ہوکر بیان تو کا تو مبین اپنے بیان سے مل کر تاکید بگذارد کے فاعل کی بگذارد فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا پھر یہ سب مل کر جملہ ندائیہ ہوا۔

مثنوی

دیدم گلِ تازہ چند دستہ بر گنبدے از گیاہ بستہ

دیکھے تازہ پھول کے چند دستے ایک گنبد پر گھاس سے تھے بندھے

دیکھے میں نے تازے پھولوں کے چند دستے ایک گنبد پر گھاس سے بندھے ہوئے

گفتم چہ بود گیاہِ ناچیز تا در صفِ گل نشیند او نیز

کیا ہوا ہے گھاس یہ ناچیز جو کہ گلوں کی صف میں بیٹھے نیز وہ

میں بولا کیا تھی ناچیز گھاس یا کیا ہوا (اُسے) کہ پھولوں کی صف میں بیٹھنے لگی وہ بھی

بگریست گیاہ وگفت خاموش صحبت نہ کند کرم فراموش

گھاس رو کر بولی تو خاموش ہو نہ کرم کو حق کبھی فراموش ہو

روئی گھاس اور بولی چپ حقِ صحبت کو فراموش نہیں کرتا ہے کرم والا

گرنیست جمال ورنگ وبویم — آخر نہ گیاہِ باغِ اویم

گو نہ رنگ وبو ہے مجھ میں اور جمال — گھاس اس کے باغ کی ہوں بے ملال

اگرچہ نہیں ہے حسن اور رنگ اور بو مجھ میں — آخر اس کے باغ کی گھاس نہیں ہوں میں؟

آگے شیخ سعدی اپنے اوپر اشعار کہہ رہے ہیں۔

من بندۂ حضرتِ کریم — پروردۂ نعمتِ قدیم

ایک سخی کے درکا ہوں میں بھی غلام — اس کی نعمت سے پلا ہوں میں مدام

میں ایک کریم کے دربار کا غلام ہوں — (اس کی) پرانی نعمتوں کا پلا ہوا ہوں

گر بے ہنرم وگر ہنر مند — لطف ست امیدم از خداوند

بے ہنر میں یاکہ میں ہوں ہنر مند — لطف کی تیرے رجا ہے خداوند

اگر بے ہنر ہوں اور اگر ہنر مند (لیکن) مہربانی کی امید ہے مجھے خداوند سے مالک سے

با آنکہ بضاعتے ندارم — سرمایۂ طاعتے ندارم

حالاں کہ پونجی نہ رکھوں اپنے پاس — اور نہ طاعت کا سرمایہ ہے پاس

باوجود اس کے کوئی پونجی نہیں رکھتا میں — فرمانبرداری کا سرمایہ نہیں رکھتا میں

او چارۂ کارِ بندہ داند — چوں ہیچ وسیلتش نماند

وہی میرے کام کا جانے علاج — جب نہیں ہے ذریعہ میرا کوئی آج

وہ بندے کے کام کا علاج جانتا ہے — جب کہ اس کا کوئی وسیلہ نہیں رہتا (باقی)

رسم ست کہ مالکانِ تحریر — آزاد کنند بندۂ پیر

ہے رسم یہ مالک تحریر میں — ان کو چھوڑیں جو غلام پیر ہیں

یہ طریقہ ہے کہ آزاد کرنے کے مالک — آزاد کرتے ہیں (اپنے) بوڑھے غلام کو

اے بارِ خدای عالم آرای — بر سعدئ پیر خود بخشای

سنوارا ہے عالم کو تونے خدا — رحم کر تو سعدی پر اے کبریا

اے خدائے بزرگ عالم کو سنوارنے والے — اپنے بوڑھے سعدی کو بخش دے

سعدی رہ کعبۂ رضا گیر — اے مردِ خدا رہِ خدا گیر

اے سعدی راہِ رضا کو پکڑ — اے مرد خدا اس کی راہ کو پکڑ

اے سعدی رضائے خداوندی کے کعبہ کا راستہ پکڑ — اے خدا کے مرد خدا کا راستہ پکڑ (چل)

بد بخت کسیکہ سر بتابد　　زیں در کہ درِ دگر نیابد

وہ بدبخت اس در سے جو سر پھرائے　　اس در سے کوئی نیا در نپائے

بدبخت ایسا آدمی ہے جو سر پھرائے درِ خدا سے کہ پھر دوسرا دروازہ نہ پائے گا اور گمراہ ہوکر رہ جائے گا

حکایت: حکیمے را پرسیدند از سخاوت وشجاعت کہ کدام بہتر ست گفت آں کس را

حکایت: ایک حکیم سے پوچھا لوگوں نے سخاوت اور شجاعت میں کونسی بہتر ہے اس نے کہا اس شخص کو کہ جس میں

کہ سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست

سخاوت ہے شجاعت (بہادری) کی ضرورت نہیں ہے

فرد

بنشست ست بر گورِ بہرام گور　　کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور

بہرام کی گور پر ہے لکھا　　بازو قوی سے کرم ہے سوا

لکھا ہے بہرام گور کی قبر پر　　کہ سخاوت کا ہاتھ بہتر ہے زور دار بازو سے

قطعہ

نماند حاتم طائی ولیک تابہ ابد　　بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور

رہا گو نہ حاتم مگر تا ابد　　رہے گا بھلائی میں نام اس کا مشہور

نہ رہا حاتم طائی لیکن ہمیشہ تک　　رہے گا اس کا بلند نام اچھائی کے ساتھ مشہور سخاوت میں

زکوٰۃِ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا　　چوں باغباں بزند بیشتر دہد انگور

دیوے زکوۃ کہ فالتو شاخ　　مالی جو کاٹے تو دے زیادہ انگور

مال کی زکوۃ نکال کہ انگور کی پھالتو شاخوں کو جب مالی کاٹ دیوے تو اور زیادہ انگور دیتی ہے۔

حکایت کا مقصد یہ کہ درویشوں کو بھی چاہیئے کہ حتی المقدور سخاوت اختیار کریں اس سے ان کے مراتب میں ترقی ہوگی۔

تشریح الفاظ: گلِ تازہ تازہ پھول، گیاہ گھاس، صفِ گل مراد پھولوں کی صف، بگریست ب زائد، گریست گریستن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے، رویا، خاموش خاموشیدن سے، امر حاضر ہے، چپ رہ، فراموش بھولنا، جمال خوبصورتی، مطلب یہ ہے کہ اگر میں خوبصورت وحسین نہیں اور میرے اندر رنگ وبو نہیں لیکن میں

بھی تو اسی باغ کی گھاس ہوں، حضرتِ کریم مراد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ، پروردہٗ پالا ہوا، سرمایہ پونجی، مالکان تحریر وہ لوگ جو غلام آزاد رکھنے کی استطاعت رکھتے ہیں، کعبہ رضا راضی ہونے کا کعبہ، مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے، رضائے الٰہی کو کعبہ سے تشبیہ دی ہے یہاں اضافت تشبیہی ہے، راہِ خدا خدا کی راہ، مراد راہِ شریعت ہے یعنی دین کا راستہ، بدبخت کسیکہ الخ بدبخت ایسا آدمی جو خدا کے دروازے سے سر پھیرے یعنی خدا کی نافرمانی کرے، درِ دگر نیابد کوئی دوسرا در نہ پاوے گا، یعنی پھر اس کا کہیں کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا، حکیمے را پرسیدند رابمعنی از ایک حکیم سے پوچھا لوگوں نے، از سخاوت وشجاعت الخ سخاوت اور شجاعت میں سے کونسی بہتر ہے انھوں نے جواب دیا کہ سخاوت شجاعت سے بہتر ہے، بنشتِ ست بر گورِ بہرام گور بہرام گور کی قبر پر لکھا ہے، کہ دستِ کرم سخاوت کا ہاتھ، طاقتور بازو اور ہاتھ سے بہتر ہے، جو سخی ہوگا اس کے سوحامی اور مددگار طاقت بہم پہونچانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوجاتے ہیں، اکیلا کوئی بہادر ہو لیکن بخیل ہو وہ اکیلا ہی ہے اس لئے کہا کہ کرم کا ہاتھ یعنی سخی آدمی بہتر ہے طاقتور بازو والے سے فافہم، بہرام گور کی تحقیق گذر گئی۔

حاتم طائی مشہور سخی آدمی گذرا ہے یمن میں قبیلہ طے سے تعلق رکھتا تھا اور اس کا بیٹا عدی ہمارے نبی کے سامنے مسلمان ہوگیا تھا اور وہ صحابی ہوا ہے، ابدلا متناہی زمانہ، بہت لمبا زمانہ، فضلۂ رز رادرخت انگور کے بڑھے ہوئے پتے یا بیل، جب مالی کاٹتا ہے، بیشتر دہد انگور تو وہ اور زیادہ انگور دیتی ہے۔



باب سوم در فضیلتِ قناعت

تیسرا باب قناعت کی فضیلت کے بیان میں

حکایت

خواہندۂ مغربی در صف بزّازانِ حلب می گفت اے خداوندانِ نعمت
افریقہ کا بھکاری حلب کے بزازوں کے بازار میں کہہ رہا تھا اے مالدارو
اگر شمارا انصاف بودیومارا قناعت رسم سوال از جہاں بر خاستے
اگر تم میں انصاف ہوتا اور ہم میں قناعت تو سوال کی رسم دنیا سے اٹھ جاتی

قطعہ

اے قناعت توانگرم گرداں — کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
اے قناعت کردے مجھ کو مالدار — کہ سوا تیرے کوئی نعمت نہیں
اے قناعت مجھے مالدار کردے — کہ تیرے سوا کوئی نعمت نہیں
کنجِ صبر اختیارِ لقماں ست — ہر کرا صبر نیست حکمت نیست
صبر کا کونا پسند لقمان کو — صبر جس میں ہے نہیں حکمت نہیں
صبر کا کونہ حکیم لقمان کا پسند کیا ہوا ہے — جس میں صبر نہیں حکمت نہیں ہے

تشریح الفاظ: باب دروازہ مراد کتاب کا ایک حصہ اس کی جمع ابواب ہے، سوم تیسرا، میم نسبت اور عدد کے لئے ہے، درفضیلت قناعت قناعت کی فضیلت میں، فضیلت بزرگی، جمع فضائل، بڑھوتری، اور قناعت تھوڑے پر صبر کرنا، جمع فضائل، خواہندہ اسم فاعل قیاسی از خواستن، چاہنے والا، مانگنے والا، بھکاری، سائل، مغربی ی نسبتی ملکِ

مغرب کا باشندہ یعنی افریقہ کا کیوں کہ یہ عرب اور شام سے مغرب میں واقع ہے، درصف بزّ ازانِ حلب حلب کے بزازوں کے بازار میں، حلب شام کا ایک شہر ہے، بزّاز کپڑا بیچنے والا، جمع بزازان، اے خداوندانِ نعمت اے نعمت والو، اے مالدارو، اگرشمارا انصاف بودے اگر تم میں را بمعنی در انصاف ہوتا یعنی خود بخود اپنے مال کی زکوۃ دینے کا فکر کرتے، و مارا اور ہم میں قناعت یعنی سوال کرنے سے صبر کرتے، رسم سوال الخ یہ سوال کی بری رسم دنیا سے ختم ہوجاتی، رسم کے معنی رواج، براطریقہ جمع رسوم، سوال سین کا ضمہ واو کا زبر، مانگنا، پوچھنا، درخواست کرنا جمع اسئلہ، سوالات، اے قناعت توانگرم گرداں قناعت کو مخاطب بنا کر کہا جارہا ہے کہ مجھے مالدار کردے، گرداں کردے، کیوں کہ قناعت سے دل مستغنی اور غنی ہوتا ہے اور اصل مالداری دل سے ہے نہ کہ مال سے، گویا قناعت دل کی غنا کا سبب ہے، کہ ورائے تو الخ کہ تیرے سوا، تجھ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں، کنج صبر صبر کا کونہ، گوشہ، اختیار لقمان ست اختیار بمعنی اسم مفعول ہے یعنی حکیم لقمان کا پسندیدہ ہے، کنج صبر صبر کا کونہ، ہر کرا جس میں، صبر نیست صبر نہیں، حکمت نیست حکمت نہیں، بذریعہ صبر وقناعت آدمی میں حکمت اور دانائی پیدا ہوتی ہے۔

اس حکایت سے یہ حاصل ہوا کہ مالداروں کو تو خود اپنے مال کی زکوۃ ادا کرنی چاہئے اور فقیروں کو چاہئے کہ اپنے لئے بلاضرورت سوال کا دروازہ نہ کھولیں، بلاضرورت سوال اور مانگنا ناجائز ہے جیسا کہ حدیث میں اس کی برائی آئی ہے۔

حکایت

دو امیر زادہ در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبۃ الامر یکے علّامۂ گشت

حکایت دو امیر زادے مصر میں تھے ایک نے تو علم سیکھا اور دوسرے نے مال جمع کیا آخر کار ایک بہت بڑا عالم ہوگیا

وآں دگر عزیزِ مصر شد پس ایں توانگر بچشمِ حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بسلطنت رسیدم

اور وہ دوسرا عزیز مصر ہوگیا پس یہ مالدار حقارت کی نظر سے عالم کو دیکھتا اور کہتا میں تو سلطنت کے مرتبہ کو پہونچا

وآں ہمچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکرِ نعمت باری عزّ اسمہ ہمچناں برمن افزوں ترست

اور وہ یونہی مسکنت، غربت میں رہا اس نے کہا اے بھائی باری عز اسمہ کی نعمت کا شکریہ پھر بھی مجھ پر زیادہ ہے

کہ میراث پیغمبراں یافتم یعنی علم وترا میراثِ فرعون وہامان رسید یعنی مُلکِ مصر

کہ پیغمبروں کی میراث پائی میں نے یعنی علم اور تجھے فرعون اور ہامان کی میراث پہونچی یعنی ملک مصر

مثنوی

من آں مورم کہ در پایم بمالند	نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
چیونٹی ہوں کہ مجھے وہ مسل دیں	نہ کہ بھڑ کہ ڈنک سے وہ روئیں ہیں
میں وہ چیونٹی ہوں کہ پاؤں میں مجھے مسل دیں	نہ بھڑ ہوں کہ میرے ڈنک سے لوگ روئیں
کجا خود شکر ایں نعمت گزارم	کہ زورِ مردم آزارے ندارم
کہاں خود شکر اس نعمت کا ہووے	کسی پر ظلم نہ ہی مجھ سے ہووے
کہاں اس نعمت کا شکر ادا کرسکوں میں	کہ لوگوں کے ستانے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں میں

تشریح الفاظ: زادہ جنا ہوا، دوامیر زاد دوامیر کے لڑکے، مصر ایک ملک جس کے بادشاہوں کا لقب فرعون ہوا کرتا تھا، علم جاننا، آموخت واحد غائب فعل ماضی مطلق معنی سیکھنا، دیگر دوسرا، اندوخت جمع کیا، عاقبۃ الامر آخرکار، علّامہ مبالغہ کا صیغہ ہے، بہت زیادہ جاننے والا، بڑا عالم، عزیز مصر مصر کا عزیز، زمانہ سابق میں وزیر مصر کو عزیز کہتے تھے، فقیہ فا کے فتحہ کے ساتھ بمعنی عالم دین، نظر کردی دیکھا کرتا، سلطنت سرداری، مسکنت غربت، فقر، مفلسی، عز اسمہٗ اسمہٗ میم کے ضمہ کے ساتھ ہے عزّ کا فاعل بن رہا ہے باعزت ہے اس کا نام، باری بمعنی آفرینندہ، پیدا کرنے والا، افزوں تر زیادہ تر، میراث کسی کے مرنے کے بعد جو میراث میں سے ترکہ ملتا ہے اس کو میراث کہتے ہیں، پیغمبراں پیغمبر کی جمع ہے بمعنی قاصد، خبر پہونچانے والا، اب یہاں میراثِ پیغمبراں سے مراد انبیاء کرام کی میراث ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے، اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاء. یافتم واحد متکلم کا صیغہ میں نے پایا، فرعون یہ قدیم بادشاہان مصر کا خطاب تھا اس کی جمع فراعنہ آتی ہے مگر یہاں فرعون سے مراد وہ فرعون ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا، اور اس کا نام مصعب بن ولید بن ریان تھا اور ہامان اس کا وزیر تھا، مورم م ضمیر متکلم میں چیونٹی ہوں، بمالند میں ب زائد ہے، مالند، مالیدن سے جمع غائب کا صیغہ ہے پامال کر دیتے ہیں، نہ زنبورم میں میم ضمیر متکلم کے لئے میں تتیاں یعنی میں بھڑ نہیں ہوں، زنبور بمعنی بھڑ جمع زنابیر، نیشم میں م ضمیر متکلم کی، نیش ڈنک، نالند نالیدن سے ہے معنی فریاد کرتے ہیں روتے ہیں، یہاں مضارع استقبال کے معنی میں ہے یعنی روئیں، فریاد کریں، کجا ظرف مکان ہے، کہاں، کس طرح، خود شکر ایں نعمت یہاں لفظ خود تحسین کلام کی وجہ سے زائد ہے، گزارم ادا کروں، زور طاقت، آزاری ستانا، ندارم میں نہیں رکھتا ہوں۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ آدمی کو چاہئے کہ جب کثرتِ مال غرور اور نافرمانی اور آخرت سے غفلت کا سبب ہے

اور غربت اور بے زری تو اضع اور انکساری کا سبب ہے، لہٰذا مال کی حرص چھوڑ کر قناعت اختیار کرے تا کہ دونوں جہاں کی عزت اور رفعت حاصل ہو، بہار باراں۔

حکایت

درویشے را شنیدم کہ در آتشِ فاقہ می سوخت وخرقہ بخرقہ می دوخت
ایک فقیر کے بارے میں سنا میں نے جو فاقہ کی آگ میں جلتا تھا اور پیوند پرانے کپڑے پر سیتا تھا
وتسکینِ خاطر خود را می گفت
اور اپنے دل کی تسلی کے لئے کہتا تھا

شعر

بنانِ خشک قناعت کنیم وجامۂ دلق　　کہ رنجِ محنتِ خود بہ کہ بارِ منت خلق
خشک روٹی اور گدڑی پر صبر ہے　　بارِ مِنّت سے تو محنت بہتر ہے
خشک روٹی پر قناعت کرتے ہیں ہم اور گدڑی پر کیوں کہ اپنی محنت کا رنج بہتر ہے مخلوق کے احسان کے بوجھ سے

کسے گفتش چہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبعے کریم دارد وکرمے عمیم میاں بخدمتِ آزادگاں
کسی نے کہا اس سے (غربت میں) کیا بیٹھا کہ فلاں شہر میں بڑی سخی طبیعت رکھتا ہے اور بہت کرم آزاد لوگوں کی خدمت کے لئے
بستہ وبر درِ دلہا نشستہ اگر برصورت چنانکہ ہست وقوف یابد پاسِ خاطر عزیزان داشتن
کمر کسے اور لوگوں کی دلجوئی کئے ہوئے ہے اگر تیری اس صورت حال پر جیسا کہ ہے واقفیت پائے گا (واقف ہوگا) تو عزیزوں کی خاطر داری کو
مِنّت دارد وغنیمت شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت بیش کسے بردن
احسان سمجھے گا اس نے کہا چپ اس لئے کہ پستی میں مرجانا بہتر ہے کسی کے سامنے حاجت لے جانے سے

قطعہ

ہم رقعہ دوختن بہ والزامِ کنجِ صبر　　کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگان بنشت
سینا پیوند صبر کرنا بہتر ہے　　اس سے کہ درخواست پیشِ خواجگاں
پیوند سینا اور صبر کا کونہ لازم پکڑنا بہتر ہے (اس سے) کہ کپڑے کے واسطے چٹھی بڑے لوگوں کو لکھنا

حقا کہ باعقوبتِ دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردیئے ہمسایہ در بہشت

ہے سزائے نار کے ہمسر کہ جائے
نصرت ہمسایہ سے باغ جناں

یقیناً دوزخ کی سزا کے برابر ہے
جانا پڑوسی کی مدد سے جنت میں

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ آدمی کو چاہئے کہ فقروفاقہ کی مصیبت پر صبر کرے اور حتی المقدور اپنی ضرورت کسی کے سامنے ظاہر نہ کرے کہ خود مصیبت کا جھیلنا دوسرے کے احسان اٹھانے سے بہتر ہے اور یہ جو حکایت میں کہا گیا کہ پڑوسی کی مدد اور سفارش سے جنت میں جانا عذابِ دوزخ کے برابر ہے یہ بطور مبالغہ ہے آخر دوزخ دوزخ ہے اور جنت جنت ہے کیا بہت سے لوگ دوسروں کی سفارش اور شفاعت سے جنت میں نہیں جائیں گے؟ ظاہر ہے جائیں گے اور وہ اپنی خیر منائیں گے۔

حکایت

یکے از ملوکِ عجم طبیبے حاذق را بخدمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرستاد

حکایت: عجم کے ایک بادشاہ نے ماہر حکیم کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا

سالے چند در دیارِ عرب بود کسے بتجربہ پیش او نیاورد ومعالجتے ازوے درنخواست

وہ چند سال ملک عرب میں رہا کوئی تجربہ کے لئے (بھی) اس کے پاس نہ آیا اور کوئی علاج اس سے نہ چاہا (نہ کرایا)

پیشِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد وگلہ کرد کہ مرایں بندہ را برائے معالجتِ اصحاب بخدمت

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور شکایت کی کہ اس بندے کو آپ کے ساتھیوں کے علاج کے واسطے آپ کی خدمت میں

فرستادہ اند دریں مدت کسے التفاتے نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معین است بجا آرد

بھیجا ہے لیکن اس مدت میں کسی نے (میری طرف) کوئی توجہ نہ کی تاکہ جو خدمت بندہ پر متعین ہے (اُسے) بجالائے (لاتا)

رسول علیہ الصلوۃ والسلام گفت ایں طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس جماعت کا ایک طریقہ ہے کہ جب تک بھوک غالب نہ ہووے نہیں کھاتے

وہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند حکیم گفت ہمیں است موجبِ تندرستی

اور ابھی (کچھ) بھوک باقی ہوتی ہے کہ ہاتھ کھانے سے کھینچ لیتے ہیں حکیم نے کہا یہی ہے تندرستی کا سبب

زمینِ خدمت ببوسید ورفت

خدمت کی زمین چومی اور چلا گیا

مثنوی

سخن آنگہ کند حکیم آغاز　　یا سرِ انگشت سوئے لقمہ دراز

بات دانا کرے اس دم بس صرف　　یا بڑھائے ہاتھ لقمے کی طرف

بات اس وقت کرتا ہے عقلمند شروع یا پوروے لقمے کی طرف دراز کرتا ہے، بڑھاتا ہے کھانے کے لئے کب آگے دونوں باتوں کا جواب دے رہے ہیں

کہ زنا گفتنش خلل زاید　　یا زنا خوردنش بجاں آید

جب کے نا کہنے سے ہے نقصان وہاں　　یا کہ نہ کھانے سے جائے اس کی جاں

جب کہ اس بات کے نا کہنے سے نقصان ہو یا اُس لقمہ کے نہ کھانے سے جان پر آئے، مصیبت جان جانے لگے، ایسی صورت میں بات کہنے اور کھانے کا فائدہ بتا رہے ہیں، اگلے شعر میں

لا جرم حکمتش بود گفتار　　خوردنش تندرستی آرد بار

پھر تو حکمت سے بھری گفتار ہے وہ　　کھاتا تندرسی کا دے گا بار وہ

یقیناً سراسر حکمت ہوگی اس کی بات　　اور اس کا کھانا تندرسی کا پھل لائے گا

اس حکایت کا مقصد ظاہر ہے کہ بوقتِ ضرورت کھانا چاہئے سبب تندرسی ہے کہ ابھی کچھ بھوک باقی ہو ہاتھ کھانے سے روک لو اور بے ضرورت نہ بولے ضرورت کے وقت بولے سراسر قیمتی ہے۔

تشریح الفاظ: درویشے راشنیدم یہ مبین ہے کہ درآتشے فاقہ اس کا بیان واقع ہے، را کو یا متعلق کے معنی میں ہے یعنی ایک درویش کے متعلق سنا میں نے جو کہ فاقہ کی آگ جلتا تھا، فقر و فاقہ برداشت کرتا تھا، وخرقہ بخرقہ اور پیوند پر پیوند سیتا تھا، بہار باراں میں کہا کہ دوسرا خرقہ پرانے کپڑے کے معنی میں ہے، یعنی پیوند پرانے کپڑے پر لگاتا اور سیتا تھا، وتسکینِ خاطر خود را یعنی برائے تسلی خاطر خود اپنے دل کی تسلی کے لئے، کے واسطے، بنانِ خشک انخ ب بمعنی بر یعنی خشک روٹی اور پرانے کپڑے پر قناعت کریں گے ہم، رنجِ محنت خود بہ کہ بمعنی از اپنی محنت کی مشقت بہتر ہے، از بار منت خلق مخلوق کے احسان کے بوجھ سے، طبعے کریم وکرمے عمیم بہار باراں میں ہے کہ اِن میں یے تعظیم اور تفخیم کے لئے ہے یعنی بڑی سخی طبیعت اور زیادہ بڑا عام کرم، (سخاوت) رکھتا ہے، میاں بخدمت آزادگاں بستہ مرکب اضافی، آزاد کی جمع آزادگان، آزاد بے فکر لوگ، دنیا کے دھندوں سے مراد فقراء، فقراء کی خدمت کے واسطے میاں بستہ کمر بستہ کمر باندھے ہوئے، بستہ کا تعلق میاں سے ہے، وبر درِ دلہا نشستہ دلوں کے در پر بیٹھے ہوئے، اور لوگوں کی دلجوئی کئے ہوئے، وقوف واقفیت، اطلاع، واقف، اور مطلع ہونا، عزیزان جمع عزیز کی، بمعنی جناب، پیارا، اور چھوٹے

کے لئے بھی کہتے ہیں، فقر محتاجگی، مفلسی، حاجت، ضرورت، خاطرِ عزیزان داشتن آنجناب کی دلجوئی رکھنے (کرنے کو) منت دارد تمہارا احسان بن جانے گا نہ کہ اپنا، درپستی مردن بہ پستی وغربت میں مرجانا بہتر ہے، کہ حاجت پیش کسے بردن کہ بمعنی از ضرورت کسی کے سامنے لے جانے اور ظاہر کرنے سے، رقعہ پیوند، الزام بمعنی دوسرے پر لازم کرنا، مگر یہاں مراد اپنے اوپر لازم کرنا، اور التزام کے معنی اپنے اوپر لازم کرنا، بہار باراں، رقعہ عرضی، چٹھی، درخواست، خواجگاں جمع خواجہ کی بڑے لوگ یعنی انتہائی غربت کی زندگی گذارنا بہتر ہے اور قناعت وصبر سے کام لینا، دوسرے مالداروں کے سامنے اپنی ضرورت کا اظہار کرنے سے، حکایت یکے از ملوک عجم عرب کے علاوہ اور ممالک عجم کہلاتے ہیں، یعنی ایک عجم کے ملک کے بادشاہ نے، طبیبِ حاذق را ماہر حکیم کو، حاذق ماہر، سالے چند مرکب توصیفی ہے یے توصیفی ہے، چند سال یا تنکیری چند کا اطلاق دو سے نو تک کے عدد پر ہوتا ہے، تجربہ ت کا زبر ج کا سکون را کا زبر آزمانا، آزمائش، برائے معالجت اصحاب آپ کے صحابہ کے علاج کے واسطے، اصحاب صاحب کی جمع، از مفاعلت، علاج کرنا، یا بمعنی علاج، گلہ کرد شکایت کی اس نے، کہ مرا ایں بندہ را یا تو مرکے معنی خاص کے ہیں یا زائد ہے، کسے التفاتے نکرد کسی نے کوئی توجہ نہ کی کہ میرے پاس علاج کے لئے آتا، معین متعین، تا اشتہا غالب نشود جب تک اشتہا کھانے کی خواہش، بھوک غالب نہ ہووے نہیں کھائے، ہنوز اور ابھی کچھ خواہش باقی ہوتی ہے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں، دست از طعام داشتن ہاتھ کھانے سے اٹھانا، کھینچنا، یہ محاورہ ہے۔ زمین خدمت بوسید ورفت یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ آداب بجالا کر چلا گیا، سخن آنگہ الخ بات اس وقت، انگشت یا پورے انگلی کے سرے، خلل زاید خلل پیدا ہووے، بجا آید جان پر آئے مصیبت، لاجرم یقیناً، حکمتش بود گفتارش گفتار کا مضاف الیہ ہے یعنی سراسر حکمت ہوگی اس کی بات، خوردنش تندرستی آرد بار بار کے معنی پھل یہ مضاف ہے اور تندرستی مضاف الیہ یعنی خوردنش بارِ تندرستی آرد اس کا کھانا تندرستی کا پھل لائے گا، تندرست بنائے گا، یہاں یہ بتا رہے ہیں کہ عقلمند اس وقت بات کرے گا کہ جب نہ کہنے سے نقصان ہو اور کھانا اس وقت کھائے گا جب مارے بھوک کے مر رہا ہو تو ایسے وقت میں اس کی بات سراسر حکمت والی اور مفید ثابت ہوگی، اور ایسے وقت کھانا تندرستی کا سبب ہوگا، لہٰذا ضروری بات کہو اور ضرورت اور بھوک میں کھانا کھاؤ۔

حکایت

در سیرتِ اردشیر بابکاں آمدہ است کہ حکیم عرب را پرسیدند

حکایت: اردشیر بابکاں کی عادت حیات کے بارے میں آیا ہے لکھا ہے کہ عرب کے حکیم سے پوچھا انھوں نے یعنی اردشیر نے

کہ روزے چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم کفایت کند گفت

کہ ایک دن میں کس قدر کھانا چاہئے کھانا اس نے کہا سو درم وزن (ڈیڑھ پاؤ) کفایت کرے گا (کافی ہوگا) اس نے کہا

یہ قدر چہ قوت دہد گفت هٰذا المقدارُ یحملُكَ ومَازادَ علیٰ ذَالِكَ
یہ مقدار کیا طاقت دے گی اس نے کہا یہ مقدار تجھے اٹھائیگی اور جو اس پر زیادہ ہوگی
فَانْتَ حامِلُهٗ یعنی ایں قدر ترا بر پا میدارد و ہر چہ بریں زیارت کنی حمّال آنی
پس تو اس کا اٹھانے والا ہوگا یعنی یہ مقدار تجھے کھڑا کرے گی اور جو کچھ اس پر زیادہ کرے گا تو اس کا اٹھانے والا تو ہے

شعر

خوردن برائے زیستن وذکر کردن ست تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست
کھانا جینے ذکر کرنے کے لیے جانے تو جینا کھانے کے لیے
کھانا جینے اور ذکر کرنے کے لئے ہے تو معتقد ہے کہ جینا کھانے کے واسطے ہے

تشریح الفاظ: سیرت بمعنی عادت، یہاں سیرت اردشیر بابکاں سے مراد وہ کتاب تاریخ ہے جس میں اردشیر بابکاں کا حال مرقوم ہے، اردشیر بابکاں میں الف کے فتحہ اور را کے سکون اور دال کے موقوف کے ساتھ ہے اور شیر میں یای مجہول ہے، اردشیر ایک بادشاہ کا نام ہے جو ظلم وستم میں مشہور تھا اور یہ ساسان بن ساسان نبیرہ بہمن اور بابک کا نواسہ ہے جس نے اس کی پرورش کی تھی، اسی لئے اس کو بابک کی طرف نسبت کرتے ہوئے بابکان کہا جاتا ہے، چہ مایہ کس قدر، باید چاہئے، صد درم سو درہم جس کے انیس تولے بنتے ہیں سنگ سے مراد وزن ہے، قوت طاقت، زور، وهٰذا المقدارُ یحمِلُكَ الخ یعنی اتنی مقدار تجھے اٹھائے گی یعنی زندہ رکھے گی اور جو اس سے زائد ہوگی اس کو تجھے برداشت کرنا پڑے گا یعنی وہ تجھ پر گراں گذرے گی، برپا قائم ہوگی، زیادت اضافہ، زیادتی، حمّال بوجھ اٹھانے والا، زیستن زندہ رہنا، معتقد اعتقاد کرنے والا، بہر خوردن کھانے کے واسطے۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ کم کھانے میں صحت برقرار رہتی ہے زیادہ کھانے کی وجہ سے صحت خراب ہو جاتی ہے، یہ تو بات تو آج سے بہت پہلے کی ہے جب کہ اس زمانے میں آدمی طاقت ور بھی ہوا کرتے تھے اور آج کے انسان تو بہت ہی کمزور ہیں اس لئے انہیں چاہئے کہ اس سے زیادہ کھائیں تا کہ تندرستی اور صحت باقی رہے۔

حکایت

دو درویشِ خراسانی ملازمِ صحبت یکدیگر سفر کردندے یکے
حکایت: خراسان کے دو فقیر ایک دوسرے کی صحبت کو لازم پکڑ کر (ایک دوسرے کے ساتھ) سفر کرتے تھے (کر رہے تھے) ایک
ضعیف بود کہ بعد دو شب افطار کردے ودیگر قوی کہ روزے سہ بار خوردے
کمزور تھا جو دو رات کے بعد افطار کرتا (کھاتا) اور دوسرا قوی جو ایک دن میں تین بار کھاتا

اتفاقاً بر در شہرے بہ تہمت جاسوسی گرفتار آمدند ہر دو را بخانہ در کردند
اتفاقاً ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت میں گرفتار آئے (ہوگئے) دونوں کو ایک گھر میں (بند) کردیا
وبگل بر آوردند بعد از دو ہفتہ کہ معلوم شد کہ بیگناہانند قوی را دیدند مردہ
اور مٹی سے لیپ دیا دو ہفتہ کے بعد جب کہ معلوم ہوا کہ بیگناہ ہیں دروازہ کھولا قوی کو دیکھا مرا ہوا
وضعیف جاں بسلامت بردہ مردم دریں عجب بماندند حکیمے گفت خلاف
اور کمزور جان سلامت لے گیا (بچ گیا) لوگ اس تعجب میں رہ گئے (جو انہیں اس واقعہ سے ہوا) ایک عقلمند نے کہا اس کے
ایں عجب بودے کہ ایں بسیار خوار بودہ است طاقتِ بینوائی نیاورد وہلاک
برخلاف تعجب ہوتا اس لئے کہ یہ (قوی) بہت کھانے والا تھا بے غذا رہنے کی (فاقہ کی) طاقت نہ لا سکا اور ہلاک
شد وآں وگر خویشتن دار بود لا جرم بر عادت خویش صبر کرد وبسلامت
ہوا اور وہ دوسرا خود کو رکھنے والا تھا (بھوک پر ثابت قدم، صابر) اپنی عادت (کے موافق) پر صبر کیا اور سلامتی کے ساتھ

خلاص یافت

چھٹکارا پایا، بچ گیا۔

﴿قطعہ﴾

چو کم خوردن طبیعت شد کسے را   چو سختی پیشش آید سہل گیرد
جو کم کھانے کی عادت ہو کس کی   تو فاقہ میں بآسانی رہے گا
جب کم کھانے کی عادت ہوگی کسی کی جب سختی اس کے سامنے آئیگی آسان سمجھے گا بآسانی برداشت کریگا
وگر تن پرورست اندر فراخی   چو تنگی بیند از سختی بمیرد
اگر تن پرور ہے خوشحالی میں وہ   جو تنگی دیکھے سختی سے مرے گا
اور اگر وہ تن پرور ہے وسعت کی حالت میں جب تنگی (دیکھے گا) مارے سختی (سختی کی وجہ سے) مرجائے کہ برداشت نہ ہوسکے گی

تشریح الفاظ: خراسان خاء کے ذمہ کے ساتھ ایران کا ایک شہر ہے، اور ایک ملک کا نام بھی ہے، ملازم صحبت الخ ایک دوسرے کے ساتھ رہتا تھا، افطار کھانا کھانا، قوی مضبوط، طاقت ور، روزے ایک دن، ایک روز، خوردے کھاتا، شہرے ایک شہر، بہ تہمت جاسوسی جاسوسی کی تہمت میں، ہر دو را دونوں کو، در کردند قید کردیا، گل مٹی، معلوم شد پتہ چلا، دیدند دیدن سے دیکھنا، کشادند کشادن سے بنا مراد لوگوں نے دروازہ کھولا، عجب تعجب، تعجب

خیز، انوکھا پن، حکیمے ایک عقلمند، حکیم دانا، اور سب علوم کا جاننے والا، خلاف ایں بودے اس کے خلاف ہوتا، بسیار خوار بہت زیادہ کھانے والا، بینوائی فاقہ کشی، ہلاک مرجانا، نیست ہونا، برعادتِ خود اپنی عادت پر، خلاص چھٹکارا، مخلصی، رہائی، چو حرف شرط ہے اصل میں چوں تھا وزن شعری کی وجہ سے ن کو حذف کر دیا گیا اس کے معنی ہیں، جب، طبیعت عادت، مزاج، پیدائش، سختی مصیبت، سہل آسان، تن جسم بوڈی، بدن، پرور پالنے والا، فراخی کشادگی، وسعت، میرد مر جائے گا۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بھوکا رہنے اور روزہ رکھنے کی عادت ڈالنا چاہئے اس لئے کہ یہ عادت دنیا میں بھی کام آتی ہے اور آخرت میں باعث ثواب ہوتی ہے۔

اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کو فقر وفاقہ اور تنگی پر صبر اور جفاکشی کا مزاج بھی بنانا چاہئے کہ اگر ایسی حالت کا سامنا ہو تو اس کو برداشت کر سکے نہ کہ زیادہ کھانے اور عیش پرستی کا مزاج کہ اگر تنگی اور پریشانی سامنے آئیگی برداشت نہ کر سکے گا جیسا کہ اس حکایت میں ایسا ہوا۔

حکایت

یکے از حکما پسر را نہی ہمی کرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم

حکایت: ایک دانا، اپنے بیٹے کو روکتا زیادہ کھانے سے کہ زیادہ کھانا لوگوں کو

را رنجور کند گفت اے پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیدۂ کہ ظریفاں گویند

بیمار کرتا ہے اس نے کہا اے باپ بھوک مخلوق کو مار ڈالتی ہے کیا نہیں سنا ہے آپ نے کہ خوش مزاج لوگ

بہ سیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار کُلُوْا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسرِفُوا

کہتے ہیں شکم سیری کے ساتھ مرنا بہتر ہے بھوکا رہنے سے باپ نے کہا اندازہ محفوظ رکھ کھاؤ اور پیو اور نہ فضول خرچی کرو

شعر

نچنداں بخور کز دہانت بر آید　نہ چندانکہ از ضعف جانت بر آید

نہ اتنا کھا کہ تیرے منہ سے نکلے　نہ اتنا کم کہ تیری جان نکلے

نہ اتنا کھا کہ تیرے منہ سے نکل پڑے　نہ اتنا (کم) کہ کمزوری کی وجہ سے تیری جان نکل جائے



قطعہ

با آنکہ در وجودِ طعامست عیش نفس　　رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود

طعام کے ہونے سے گو آرام ہے　　حد سے زیادہ لیک وہ ہے بدتر

باوجود اس کے کہ کھانے کے موجود رہنے میں ہے نفس کا عیش و آرام (لیکن) رنج لاوے گا (تکلیف دے گا) وہ کھانا جو زیادہ مقدار سے ہوگا یعنی حد سے زیادہ

گر گل شکر خوری بہ تکلف زیاں کند　　ورنانِ خشک دیر خوری گلشکر بود

گل شکر بے بھوک کھائے ہے مُضر　　خشک روٹی بھوک میں ہے گل شکر

اگر گل شکر کھائے گا تو تکلف کے ساتھ (بے بھوک) نقصان کرے گی اور اگر خشک روٹی دیر سے (بھوک میں) کھائے گا مثل گل شکر ہوگی

تشریح الفاظ: نہی منع کرنا، روکنا، سیری چھکنا، پیٹ بھرنا، گرسنگی بھوکا شخص، بھوک، ظریفاں ظریف کی جمع، خوش طبع لوگ، نگہدار خیال رکھ، نچنداں نہ اتنا، کز دہانت کہ تیرے منہ سے، برآید نکل پڑے، جانت تیری جان، کلوا کھاؤ امر کا صیغہ ہے، اِشربوا پیو، لاتُسرفوا فضول خرچی مت کرو نہی کا صیغہ ہے، عیش نفس نفس کی لذت، اندازہ، گل شکر پھول شکر کا مجموعہ، مراد گل قند زیاں نقصان، تکلف زبردستی، نان خشک سوکھی روٹی۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا والوں کو چاہیئے کہ وہ درمیانہ کھانا استعمال کریں اور فقیروں کو اس سے بھی کم کھانا چاہیئے۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کھانے کے بارے میں اعتدال رکھنا چاہیئے نہ حد سے زیادہ بھوک سے، اور نہ بہت ہی زیادہ کم، ترکیب **کلوا و اشربوا و لا تسرفوا۔**

کُلوا فعل امر ضمیر فاعل جملہ ہو کر معطوف علیہ واو حرف عطف، اشربوا فعل با فاعل ہو کر معطوف علیہ معطوف واو حرف عطف، لاتسرفوا فعل نہی ضمیر فاعل فعل با فاعل جملہ ہو کر معطوف اپنے پہلے کا اور وہ معطوف اپنے سے پہلے کا اور وہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔



حکایت

رنجورے را گفتند دلت چہ میخواہد گفت اینکہ دلم چیزے نخواہد

ایک بیمار سے لوگوں نے کہا تیرا دل کیا چاہتا ہے اس نے یہ کہا کہ میرا دل کچھ (کھانے کو) نہیں چاہتا ہے

شعر

معدہ چو پر گشت شکم درد خاست　　سود ندارد ہمہ اسباب راست

معدہ جب پر ہوئے ہو دردِ شدید　　نہ معالج نہ دوا ہو پھر مفید

معدہ جب پر ہوگیا پیٹ کا درد اٹھا پیٹ میں درد ہوا فائدہ نہ رکھیں گے (کریں گے) سارے درست اسباب

تشریحِ الفاظ: چہ میخواہد کیا چاہتا ہے، کس چیز کی خواہش کرتا ہے، گفت اس نے کہا، دلم میرا دل، م ضمیر متکلم کی ہے، چیزے نخواہد میں یے تنکیر کے لئے ہے کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا، معدہ عربی لفظ ہے پیٹ کے اندر کی تھیلی جس میں کھانا رہتا ہے اور ہضم ہوتا ہے، پر پ کے ضمہ کے ساتھ، بھرنا، شکم ش کے کسرہ کے ساتھ بمعنی پیٹ، درد خاست درد اٹھا، سود سین کے ضمہ اور واؤ کے سکون کے ساتھ معنی فائدہ، اسباب سبب کی جمع ہے، ذرائع، وسائل، تدبیریں، راست صحیح، درست، ٹھیک، سچ، یہ لفظ اسباب کی صفت واقع ہے۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ زیادہ کھانا ندامت کا باعث ہوتا ہے اور نقصان دہ ہے اور صحت کے لئے بہت ہی مضر ہے اس لئے انسان کو چاہئے کہ کھانے میں احتیاط کو مدنظر رکھے۔

حکایت

بَقّالے را درمے چند بر صوفیاں گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردے

ایک بنئے کے چند درم صوفیوں پر قرض ہوگئے تھے، شہر واسط میں ہر روز مطالبہ کرتا

وسخنہای با خشونت گفتے واصحاب از تَعَنُّتِ او خستہ خاطر ہمی بودند واز تحمل چارہ نبود

اور سخت باتیں کہتا ساتھی اس کے طعنہ زنی سے زخمی دل ہوگئے تھے برداشت کے سوا چارہ نہ تھا

صاحبدلے دراں میاں گفت نفس را وعدہ دادن بطعام آسان ترست کہ بقال را بدرم

ایک صاحبدل نے ان میں سے کہا نفس سے وعدہ کرنا کھانے کا زیادہ آسان ہے بنئے کو درم دینے سے

قطعہ

ترکِ احسان خواجہ اولیٰ تر　　کاحتمالِ جفائے بوّاباں

ترک احسان خواجہ خوب تر　　کہ تو جھیلے سختی درباں

مالدار کے احسان کا چھوڑ دینا زیادہ بہتر ہے　　دربانوں کی سختی کے برداشت کرنے سے

بہ تمنائے گوشت مردن بہ　که تقاضائے زشت قصّاباں

آرزو میں گوشت کی مر جانا خوب　کہ تقاضہ بد کریں قصاباں

گوشت کی تمنا میں مر جانا بہتر ہے　قصائیوں کے برے تقاضے سے

تشریح الفاظ: بقال اس کے معنی ہیں سبزی فروخت کرنے والالیکن یہاں غلہ فروش کے معنی میں مستعمل ہے، بقالے ایک سبزی فروش، ایک بنیا، درے چند چند درہم، صوفیاں صوفی کی جمع ہے اس سے مراد کمبل پوش فقیر ہیں، اور فقیروں کی اصطلاح میں صوفی وہ شخص ہے جو اپنے دل میں خدا کے سوا کسی کا خیال نہ آنے دے اپنے آپ کو آلائش دنیا سے پاک صاف رکھے، اور صوفی بمعنی مخلص بھی آیا ہے، واسط فارس کے ایک شہر کا نام ہے، اور یہاں کے کلک بہت اچھے ہوتے ہیں جس کے قلم بنتے ہیں، ہرروز روزانہ، مطالبت مطالبہ کرنا، تقاضہ کرنا، سخنہائے باخشونت سخت اور سست باتیں، اصحاب صاحب کی جمع ہے اور صحبت بھی ہے، دوست، یار، ساتھی، اور مالک کے بھی معنی ہیں، تعنت سرکشی، زبان درازی، بدگوئی، خستہ خاطر، رنجیدہ دل، صاحبدلے دل والا، وعدہ دادن وعدہ کرنا، طعام کھانا جمع اطعمہ، آسان ترست بہت زیادہ آسان ہے، کہ ک حرف مقابلہ کے لئے اور بمعنی از ہے، درم چاندی کا ایک سکہ جواب ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے، ترک چھوڑنا، احسان خواجہ بڑے لوگوں کا احسان، احتمال برداشت کرنا، بوجھ اٹھانا، بات کا سہنا، گمان کرنا، جفا ظلم وستم، بوابان بواب کی جمع ہے بمعنی دربارن، چوکیدار، تمنا لفظ تمنا یہ اصل میں تمنی تھا فارسی میں الف کے ساتھ آتا ہے آرزو اور خواہش کرنا، زشت قصاباں قصائیوں کی سختی بدگوئی، بدکلامی۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ تندخو آدمی سے ادھار لے کر کام چلانا غلط ہے کیوں کہ اس کی وجہ سے رسوائی اٹھانی پڑتی ہے، لہٰذا ایسے سے ادھار لے کر کام چلانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حکایت

جوانمردے را در جنگ تا تار جراحتے رسید کسے گفت فلاں بازرگان نوش دارو دارد اگر بخواہی باشد

ایک بہادر کو تاتار کی جنگ میں زخم پہنچا کسی نے اس سے کہا کہ فلاں تاجر نوش دارو (ایک دوائی) رکھتا ہے اگر تو مانگے ہوسکتا ہے

کہ دریغ ندارد گویند بازرگان بجخل معروف بود

کہ منع نہ کرے لوگ کہتے ہیں کہ وہ تاجر بخل میں مشہور تھا

شعر

گر بجائے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب　تا قیامت روز روشن کس ندیدے در جہاں

سورج اس کے خوان پر ہو نہ کہ نان　تا قیامت دن نہ ظاہر اس جہاں

اگر اس کے دسترخوان پر روٹی کے بجائے سورج ہوتا　تو قیامت تک دنیا میں کوئی دن روشن نہ دیکھتا

جواں مرد گفت اگر دارو خواہم از و دہد یا ندہد واگر دہد نفع کند یا نکند

جواں مرد بولا کہ اگر میں دوا مانگوں احتمال ہے کہ دیوے یا نہ دیوے اگر دے بھی دے فائدہ کرے یا نہ کرے

بارے خواستن از وزہر کشندہ است

ایک بار اس سے مانگنا زہر قاتل ہے



ہرچہ از دوناں بمنّت خواستی | در تن افزودی واز جاں کاستی

جو کمینوں سے ہے مانگا اے فتا | بدن تو موٹا ہوا روح دی گھٹا

جو کمینوں سے ذلت کے ساتھ چاہا تونے مانگنا | بدن میں اضافہ کیا اور روح کو گھٹا لیا

حکیما گفتہ اند اگر آبِ حیات فروشند فی المثل بآبروئ دانا نخرد کہ مردن

عقلمندوں نے کہا اگر آبِ حیات بیچیں لوگ مثلاً آبرو کے بدلے تو عقلمند کبھی نہ خریدے گا کہ مرنا

بعزت بہ از زندگانی بمذلت

عزت کے ساتھ بہتر ہے جینے سے ذلت کے ساتھ



اگر حنظل خوری از دست خوشروی | بہ از شیریں ز دست ترشروی

کھائے حنظل خوش رو سے تو اگر | ترش رو کی شیرنی سے خوبتر

اگر حنظل کھائے تو اچھی عادت والے کے ہاتھ سے بہتر ہے مٹھائی کھانے سے بری عادت والے کے ہاتھ سے

تشریح الفاظ: جواں مرد یہ لفظ جواں اور مرد اور یائے مجہول سے مرکب ہے، بمعنی ایک طاقت ور آدمی، ایک جوان آدمی، تاتار ترکستان کا علاقہ، ایک مشہور ولایت کا نام بھی ہے، جنگ تاتار اس سے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں کے حملے مراد لئے گئے ہیں، یہ حملے انھوں نے اسلامی ملکوں پر کئے تھے، جراحتے رسید زخم پہنچا، یعنی زخمی ہوگیا، کسے گفت ایک شخص نے کہا، بازرگان مخفف بازارگان کا ہے بمعنی سوداگر، تاجر، نوش دارو بمعنی تریاق، بزبان جدید فارسی کلورافارم کو کہتے ہیں، اور یہ نوش دارو ایک دوا کا نام ہے جو زخموں وغیرہ کی تمام تکالیف کو دور کرتی ہے، اگر بخواہی اگر آپ چاہیں گے، مانگیں گے، باشد ممکن ہے، کہ ربط کے لئے ہے، اس کے معنی جو، وہ کے بھی آتے ہیں، دریغ

منع کرنا، محروم کرنا، اور بمعنی افسوس، حسرت، بخل کنجوسی، معروف مشہور، نان روٹی، سُفرہ دسترخوان، از واصل میں ازاُو تھا بمعنی اس سے، بارے خواستن ایک مرتبہ مانگنا، زہر کشندہ است زہر قاتل ہے، افزودی افزودن سے، واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے بمعنی تو بڑھائیگا، کاست کاستن سے گھٹنا گھٹانا، حکیماں جمع حکیم، عقلمند لوگ، حکیم بمعنی ماہر، آب حیات زندگی کا پانی، امرت جس کے پینے سے موت نہیں آتی، فروشند بیچنا، فروخت کرنا، فروشند فی المثل بآبروی، مثال کے طور پر اپنی عزت کے بدلے بیچ ڈالیں، آبرو عزت، دانا عقلمند، نخرد نہیں خریدیں گے، کہ کاف علت کے لئے ہے، مذلت ذلت کی جگہ، حنظل اندرائن کا پھل، خوردن سے خوری کھائے، خوش رُو اچھی عادت، ترش رو برے مزاج والا، بری عادت والا، دوسرے کو دیکھ کر چہرہ بگاڑنے والا، چہرہ بگاڑو۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ کسی بخیل اور کنجوس آدمی سے کوئی چیز نہ مانگنی چاہئے غذا تو غذا حتی کہ دوا مانگنے سے بھی احتراز کرنا چاہئے، شعر کا حاصل یہ ہے کہ بخیل اور کمینے آدمی سے مانگنے کی وجہ سے عزت ووقار گھٹ جاتا ہے۔

حکایت

یکے از علما خورندۂ بسیار داشت وکفاف اندک یکے را از بزرگاں

ایک عالم کھانے والے (بال بچے) زیادہ رکھتا تھا اور ذریعۂ معاش (آمدنی) تھوڑی ایک سے بزرگوں (امیروں) میں سے

کہ معتقدِ او بود بگفت روی از توقعِ او درہم کشیدہ تعریض سوال از اہلِ ادب

جو اس کا معتقد تھا (اپنا حال) کہا اس نے چہرہ اس کی امید سے پھیر لیا اور سوال کا ظاہر کرنا اہل ادب سے (اہل علم سے)

درنظرش قبیح آمد

اس کی نظر میں برا لگا

قطعہ

زبخت روی ترش کردہ پیشِ یارعزیز
نصیبے سے رو کر نہ جا پیش یار
نصیبے سے چہرہ بگاڑ کر یارِ عزیز کے سامنے

مرو کہ عیش برد نیز تلخ گردانی
کہ اس کا بھی عیش تلخ تجھ سے ہو
مت جا اس لئے کہ عیش اُس پر بھی تلخ کردے گا تو

بحاجتے کہ روی تازہ روی وخنداں رو
برائے ضرورت جا ہشاش بشاش
کسی حاجت کے لئے اگر جاوے تو تازہ رو اور ہنستا ہوا جا نہیں رکتا کشادہ پیشانی (ہنس مکھ) آدمی کا کام

فرو نہ بندد کارِ کشادہ پیشانی
رکے گا نہ کام اس کا ہنس مکھ جو ہو

آوردہ اند کہ اند کے در وظیفہ او زیادت کرد وبسیاری از ارادت کم دانشمند
بیان کیا لوگوں نے کہ تھوڑا اس کے وظیفہ میں اضافہ کیا اور لیکن) بہت عقیدت کم (کردی) عقلمند (عالم) نے

چوں پس از چندروز مودّتِ معہود برقرار ندید گفت
جب چندروز کے بعد پرانی (پہلے جیسی محبت) برقرار نہ دیکھی بولا

﴿شعر﴾

بِئسَ المطَاعِمِ حِین الذّلِ تَکسِبُها   القِدرُ مُنتَصِبٌ والقَدْرُ مَخْفُوضٌ
برے ہیں وہ کھانے جنہیں ذلت کے وقت حاصل کرے تو ہانڈی چڑھی ہوئی ہے اور قدر گھٹی ہوئی ہے

﴿فرد﴾

نانم افزود وآبرویم کاست   بینوائی بہ از مذلّتِ خواست
میری روٹی تو بڑھی پر آبرو تو ہے گھٹی   مانگنے سے مفلسی اچھی اخی
میری روٹی بڑھ گئی اور میری آبرو گھٹ گئی   مفلسی بہتر ہے سوال کی ذلت سے

تشریح الفاظ: خورندہ خوردن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، کھانے والا، بسیار زیادہ، مطلب یہ ہے کہ اس کے بال بچے زیادہ تھے اور آمدنی کم تھی اس نے اپنی اس مفلسی کا حال اپنے معتقد مالدار سے بیان کیا تو وہ یہ بات سن کر ناراض ہوگیا گویا اس کے نزدیک عالموں کا سوال کرنا برا معلوم ہوا، الغرض اس نے تنخواہ میں اضافہ کردیا لیکن جس طرح دوستانہ تعلق تھا وہ تعلق پھر باقی نہ رہا۔ کفاف اندازہ، اوراس قدر معاش جو کفایت کرلے، روزمرہ کا خرچ، معتقد باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ، اعتقاد کرنے والا، دل سے یقین کرنے والا، تعریض باب تفعیل کا مصدر معنی ہیں پیش کرنا، سوال مانگنا، پوچھنا، اہل ادب عقلمند لوگ، قبیح بد، زبوں، بُرا، زبخت اصل میں از بخت تھا وزن شعری کی بنا پر از کا ہمزہ گر گیا بدنصیبی کی وجہ سے، روئے ترش کردہ منہ بگاڑ کر، منہ بنا کر، پیشِ یارعزیز عزیز دوست کے سامنے، عیش زندگی، خوش زندگانی گزارنا، نازنعمت میں زندگانی بسر کرنا، تلخ کڑوا، ناگوار، بحاجتے میں ی موصولہ ہے جس کا ترجمہ جو، جس، اس سے کیا جاتا ہے یہاں جس ضرورت سے، روی تو جائے، تازہ روی ہشاش بشاش، تازہ چہرہ کے ساتھ، خنداں رو ہنستا ہوا، نہ بند دبند نہیں ہوتا نہیں رکتا، یہاں یہ فعل لازم ہے معنی کی رو سے۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے اہل علم کو چاہئے کہ فقروفاقہ پر صبر وقناعت کرنی چاہئے اور ایسے مالدار سے جو معتقد ہو

ضرورت کا سوال نہ کرنا چاہئے کہ اس سے اپنی عزت اور قدر ومنزلت اس کی نظر میں کم ہو جائے گی اور آیا ہے کہ اَلسؤالُ ذُلٌّ، کہ سوال ذلت ہے۔

ترکیب عربی شعر کی: بئِيسَ المَطَاعِمَ حِينَ الذُّلّ تَكْسِبُهَا ☆ اَلْقِدْرُ مُنْتَصِبٌ وَالْقَدْرُ مَخْفُوضٌ

بئس فعل ذم المطاعم فاعل ومخصوص بالذم طعام محذوف ہے اور وہ موصوف ہے، حین الذل مرکب اضافی ہو کر ظرف زماں تکسبہا فعل بافاعل ضمیر مستتر وھا ضمیر مفعول بہ فعل بافاعل ومفعول وظرف جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت طعام موصوف پھر وہ مخصوص بالذم فعل ذم اپنے فاعل ومخصوص بالذم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، القِدر مبتدا، منتصب خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واو عاطفہ، القَدرُ مبتدا مخفوض خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

حکایت

درویشے را ضرورتے پیش آمد کسے گفت فلاں نعمتے دارد کامل وکرم نفسی شامل

ایک فقیر کو ایک ضرورت پیش آئی کسی نے کہاں فلاں آدمی نعمت (مال ودولت) رکھتا ہے پوری زیادہ اور سخاوت (شامل حال)

اگر بر حاجتِ تو واقف گردد ہمانا کہ در قضائے آں توقف روا ندارد گفت من اورا ندانم

اگر تیری حاجت پر واقف ہوگا یقیناً اس کے پورا کرنے میں توقف درست نہ رکھے گا (دیر نہ کرے گا) اس نے کہا میں اُسے نہیں جانتا

گفت منت رہبری کنم دستش گرفت تا بمنزل آں شخص در آورد یکے را دید لب فروہشتہ

اس نے کہا میں تیری رہبری کروں گا اس کا ہاتھ پکڑا اس شخص کے گھر تک لایا (پہونچایا) ایک کو دیکھا ہونٹ لٹکے ہوئے

وتند نشستہ برگشت وسخن نگفت کسے گفتش چہ کردی گفت عطائے اورا بلقائے او بخشیدم

اور غصے میں بیٹھا ہوا واپس ہوا اور کوئی بات نہ کہی کسی نے اس سے کہا کیا تو نے اس نے کہا اس کی بخشش کو اس کی ملاقات کے بدلے بخش دیا اس کو

قطعہ

مبر حاجت بنزدیک ترشروی	کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی
نہ چل حاجت کو لے نزد ترش رو	کہ عادت سے اس کی رنجیدہ ہوگا

مت لے جا اپنی حاجت چہرہ بگاڑو کے پاس کہ اس کی بری عادت سے ذلیل ہوویگا تو بظاہر نہ کہ عند اللہ

اگر حاجت بری نزدِ کسے بر — کہ از رویش بنقد آسودہ گردی

اگر لے جائے چل ایسے کے پاس — کہ اس کی رو سے ایک آدم آسودہ ہوگا

اگر حاجت لے جائے تو ایسے آدمی کے پاس لے جا کہ اس کے چہرہ سے فوراً آرام پایا ہوا ہووے تو تجھے فوراً راحت حاصل ہو

تشریح الفاظ: ضرورتے ایک ضرورت، نعمتے دارد کامل نعمت کی صفت واقع ہے، ے نعمتے میں تنکیر اور تعظیم کے لئے ہے بہت دولت رکھتا ہے، کرم نفسی سخی، مہربان، واقف گردد مطلع ہو جائے، ہمانا یقیناً، گویا، بے شک، بضم ہا، غلط ہے، بفتح ہا ہے، قضا پورا کرنا، توقف ٹھہرنا، مَنّت میں تیری، میں تجھ کو، روا ندارد جائز نہیں سمجھتا، کنم کروں گا، لب فروہشتہ ہونٹ لٹکائے ہوئے، تند نشستہ تیز مزاج لوگوں کی طرح بیٹھا ہوا ہے، برگشت (مرادلوٹا، واپس ہوا یہ ماجرا دیکھ کر) الٹے پاؤں لوٹ گیا، عطا بخشش دینا، سخاوت، لقاء ملاقات، بخشیدم بخشیدن سے، م ضمیر متکلم کی بخشا میں نے، معاف کیا، مبر مت لے جا، ترش رو تیز مزاج، بری عادت والا، خوئے بدش اس کی بری عادت، فرسودہ گردی تو شکستہ دل ہو جائے گا، بُری تو لے جا، رویش اس کا چہرہ، نقد اسی وقت، فی الفور، ابھی، آسودہ گردی آسودہ ہو جائے گا تو۔

حکایت

خشک سالی در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنانِ طاقتِ درویشاں از دست رفتہ بود

قحط سالی اسکندریہ میں ظاہر ہوئی، ایسی کہ درویشوں کی طاقت کی لگام ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی

ودرہائے آسماں برزمیں بستہ وفریاد اہل زمیں بہ آسماں پیوستہ

اور آسمان کے دروازے زمین پر بند ہو گئے اور زمین والوں کی فریاد آسمان سے ملی ہوئی یعنی پہنچ رہی تھی

قطعہ

نماند جانور از وحش وطیر وماہی ومور — کہ بر فلک نشد از بیمرادی فغانش

نہ رہا وحشی پرندوں وغیرہ سے — آسماں پر نہ گئی ان کی فغاں

نہ رہا کوئی جانور وحشیوں میں اور پرندوں اور مچھلیوں، چیونٹیوں میں سے کہ آسمان پر نہ پہونچی ہو بیمرادی کی وجہ سے اس کی فریاد

عجب کہ دودِ دلِ خلق جمع می نشود — کہ ابر گردد وسیلاب دیدہ بارانش

نہ ہوئی مخلوق کی آہ مجتمع — ورنہ ہوتا ابر اور آنسو باراں

یہ عجیب کہ مخلوق کے دل کا دھواں جمع نہیں ہوتا ہے کہ بادل ہو جائے اور اس کی آنکھ کا سیلاب (آنسو) بارش

تشریح الفاظ: خشک قحط، سالے ایک سال، یا خشک سالی گول ی سے بمعنیٰ قحط سالی، اسکندریہ ملک مصر میں ایک شہر کا نام ہے جو اسکندر نے آباد کیا تھا، (بحوالہ گلستان حاشیہ مولانا عبدالباری) پدید ظاہر، نمودار، عنان عین کے کسرہ کے ساتھ باگ، لگام، طاقت قوت، درہائے در کی جمع ہے بمعنی دروازے، فریاد آہ وبکا کرنا، اپنے دل کا درد کسی سے بیان کرنا، بہ آسماں آسمان سے، پیوستہ اسم مفعول کا صیغہ ہے ملا ہوا ہونا، نماند نہ رہا، وحش جنگلی جانور، وحشی کی جمع ہے، طیر پرندہ، جمع طیور، ماہی مچھلی، مور چیونٹی، فلک آسمان جمع افلاک، بیمرادی نامرادی، مقصد کو نہ پہنچنا، عجب تعجب، دودِ دل خلق مخلوق کے دل کا دھواں، ابر بادل، باراں بارش۔

مطلب یہ ہے کہ اس طرح بھوک مری پھیلی تھی اور زمین کی ساری مخلوقات کی فریادیں آسمان تک پہنچ گئی تھیں، مگر تعجب کی بات یہ تھی لوگوں کی آہ وبکا میں کوئی اثر نہیں تھا، دعائیں قبول نہیں ہورہی تھیں، اس لئے کہ ایک قطرہ پانی بھی نہیں برساتھا اگر دعائیں قبول ہوتیں تو ضرور پانی برستا۔

در چنیں سالے مخنثے دور از دوستاں کہ سخن در وصفِ او ترکِ ادب است

ایسے سال میں ایک ہجڑا (خدا کرے) دور دوستوں سے (رہے) کہ بات اس کے اوصاف میں (کہنا) بے ادبی ہے

خاصۃً در حضرت بزرگاں وبطریق اہمال ازاں در گذشتن ہم نشاید کہ طائفہ بر عجز

خاص طور سے بڑے لوگوں کے دربار میں (یعنی سامنے) اور بطور چھوڑنے کے اس سے گذرنا بھی نہیں لائق ہے کہ ایک جماعت

گویندہ حمل کنند بریں دو بیت اختصار کنیم کہ اندک دلیل بسیارے باشد

کہنے والے کے عاجز ہونے پر محمول کرے گی ان دو شعروں پر اختصار کرتے ہیں ہم کہ تھوڑا بہت سارے کی دلیل ہوتا ہے

ومشتے نمونۂ خروارے

اور ایک مٹھی ایک ڈھیر کا نمونہ۔



قطعہ

تتری گر کشد مخنث را تتری را دگر نباید کشت

تتری گر مارے مخنث کو تو پھر بدلے اس کے قلم نہ کر اس کا سر

تاتاری اگر مار ڈالے اُس ہیجڑے کو اس تاتاری کو پھر (اس کے بدلے) نہ چاہیے مارنا

چند باشد چو جسرِ بغدادش آبِ در زیرو آدمی بر پشت

بغداد کے پل جیسا ہوتا بار بار پانی نیچے آدمی رہتے کمر پر

کتنی بار ہوتا ہے (اس کا حال) بغداد کے پل کی طرح پانی نیچے (بہتا ہے) اور آدمی اس کی پشت پر ہوتے ہیں

تشریح الفاظ: درچنیں سالے ایک ایسے سال میں، مخنث ہیجڑا، دوراز دوستاں خدا کرے کہ دوستوں سے دوری ہی رہے، جملہ دعائیہ ہے، سخن بات، گفتگو، وصف بمعنی صفت، تعریف کرنا، یعنی سخن براوصاف او گفتن، بات اس کے اوصاف میں کہنا، خاصۃً خاص کر، خاص طور پر، درحضرت بزرگاں بزرگوں کے سامنے، بطریق اہمال مہمل طور پر، بیکار جان کر، گذشتن چھوڑنا، گزرنا، نشاید نہیں چاہئے، مناسب نہیں، طائفہ جماعت، حمل اٹھانا، برداشت کرنا، مراد خیال کرنا، اختصار کنیم اختصار، مختصر کرتے ہیں، اکتفا کرتے ہیں، اندک تھوڑا، قلیل، مشتے ایک مٹھی، خروارے یے زائد ہے بڑا تودہ، بھاری بوجھ، بورا، بوری، تتری دونوں تا کے فتحہ کے ساتھ تا تار کا مخفف ہے، تا تاری جو منسوب ہے تا تار کی طرف جو ترکستان کا شہر ہے، شیخ کے زمانے تک اس میں حربی کافر تھے جن کے ذریعہ بہت سے مسلمان اوران کے شہر تباہ ہوئے، جسر عربی لفظ بمعنی پل، کشت کشتن مارنا، آب درزیر وآدمی الخ نیچے پانی اوراس کی پشت پر لوگ، اس لفظ سے اس ہیجڑے کے برے فعل کی جانب اشارہ کیا گیا، (تفصیل ملاحظہ ہو دیگر کتبِ شروحات میں)۔

چنیں شخصے کہ یک طرف از نعتِ او شنیدی دریں سال نعمت بیکراں

ایسا شخص کہ ایک طرف (کچھ) اس کی نعت (برائی) سنی تونے اس سال میں بے انتہائی دولت

داشت تنگدستاں را سیم وزر دادے ومسافراں را سفرہ نہادے گروہے درویشاں

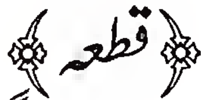
رکھتا تھا تنگدستوں کو سونا اور چاندی دیتا اور مسافروں کے لئے دسترخواں رکھتا (بچھاتا) فقیروں کی ایک جماعت جو

از جور فاقہ بطاقت رسیدہ بودند آہنگِ دعوت او کردند ومشورت بمن آوردند سر از

فاقہ کے ظلم سے طاقت کو پہونچی تھی یعنی جان سے عاجز آگئی تھی اس کی دعوت کا ارادہ کیا انھوں نے اور مشورہ مجھ سے کیا (آن کر)

موافقت باز زدم وگفتم

موافقت سے انکار کیا میں نے اور کہا میں نے



نخورد شیر نیم خوردۂ سگ گر بہ سختی بمیرد اندر غار

جھوٹا کتے کا کبھی نہ کھائے شیر گرچہ سختی سے مرے وہ بیچ غار

نہیں کھاتا شیر کتے کا جھوٹا اگرچہ مارے سختی کے (سختی کی وجہ سے) مر جائے غار میں (بھوکا رہ کر)

تن بہ بیچارگی وگر سنگی بنہ ودست پیشِ سفلہ مدار

بیچارگی اور بھوک سے تو راضی ہو ہاتھ کو سُفلہ کے نہ آگے پسار

بیچارگی اور بھوک کے ساتھ راضی ہو اور ہاتھ کمینے کے سامنے مت رکھ (مت پھیلا)

گر فریدوں شود بہ نعمت و مُلک — بے ہنر را ہیچ کس مشمار

ملک ونعمت سے فریدوں ہو اگر — بے ہنر اس کو نہ کر کچھ بھی شمار

اگرچہ (مثل) فریدوں ہوجائے نعمت اور ملک کے سبب (بے ہنر آدمی) (تاہم) اس بے ہنر کو کسی آدمی کے برابر مت شمار کر

پرنیاں ونسیج بر نا اہل — لاجورد وطلا ست بر دیوار

نا اہل پر پرنیاں اور کیا نسیج — لاجورد وطلا ہے اوپر دیوار

پرنیاں اور نسیج نا اہل پر (ایسے ہیں) جیسا — لا جورد اور سونا ہے دیوار پر (بے موقع)

تشریح الفاظ: چنیں شخصے ایسا شخص، یک طرف ایک طرف، ایک حصہ، نعت تعریف کرنا، شنیدی شنیدن سے، تو نے سنا، نعمت بیکراں بے انتہا وقت، تنگدستاں مفلس لوگ، سُفرہ نہادے کھانا کھلاتا، ضیافت کرتا، گروہے ایک جماعت، جور ظلم وستم، آہنگ قصد، ارادہ، وقت، مشورت مشورہ کرنا، موافقت اتفاق کرنا، باز زدم میں نے انکار کردیا، نخورد نہیں کھاتا، نیم خوردہ سگ کتے کے کھائے ہوئے کا بقیہ، (کتے کا جھوٹا) میرد مر جاتا ہے، گرسنگی بھوک، بنہ نہادن سے، امر تو رکھ، تن نہادن بہ چیزے، یہ محاورہ ہے کسی چیز کو اختیار کرنا یا اس سے راضی ہونا یعنی بیچارگی اور بھوک سے راضی ہوجا، سفلہ کمینہ، نالائق، فریدوں ایک بادشاہ گزرا ہے جس کا ذکر باب اول میں گزر گیا ہے، پرنیاں ونسیج یہ دو ریشمی کپڑوں کے نام ہیں، جورد ایک قیمتی معدنی پتھر ہے، جو نیلگوں ہوتا ہے، سونے کے قریب اور نقش ونگار بھی بنائے جاتے ہیں، طلا سونا۔

حکایت

حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہاں دیدۂ یا شنیدۂ گفت بلے

حکایت: حاتم طائی سے کہا لوگوں نے اپنے سے زیادہ بزرگ ہمت دنیا میں دیکھا ہے تو نے یا سنا ہے اس نے کہا

روزے چہل شُتر قربان کردہ بودم امرائے عرب را پس بگوشۂ صحرائے بحاجتے

ایک دن چالیس اونٹ قربان کئے تھے میں نے عرب کے امیروں کے واسطے پھر ایک جنگل کے کونے کی طرف کسی ضرورت کے لئے

بروں رفتہ بودم خارکشے را دیدم پشتۂ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمانِ حاتم

(گھر سے) باہر گیا تھا میں ایک لکڑہارے کو دیکھا میں لکڑیوں کا گٹھر جمع کئے ہوئے تھا کہا میں نے اس سے حاتم کی مہمانی میں

چرا نروی کہ خلقے بر سماطِ او گرد آمدہ اند گفت

کیوں نہیں جاتا ہے تو کہ ایک مخلوق اس کے دستر خوان پر جمع ہوئی ہے بولا وہ

فرد

ہر کہ نان از عمل خویش خورد — منّتِ حاتمِ طائی نبرد

اپنی محنت سے جو روٹی کھائے گا — منت حاتم نہیں لے جائے گا

جو روٹی اپنے عمل سے (اپنی کمائی سے) کھائے گا — حاتم طائی کا احسان نہ لے جائے گا اٹھائے گا

انصاف دارم کہ من اورا بہمت وجوانمردی بیش از خود دیدم

(خود ہی) انصاف کیا میں نے کہ میں نے اسے ہمت اور جوانمردی میں اپنے سے زیادہ دیکھا (یعنی مان لیا)

تشریح الفاظ: حاتم طائی قبیلہ بنی طیٔ کا مشہور سخی گزرا ہے، بزرگ ہمت بلند ہمت، بلے ہاں، روزے ایک دن، چہل شتر چالیس اونٹ، امرائے عرب عرب کے سردار، اُمر اء امیر کی جمع ہے، بمعنی رئیس و سردار، گوشہ کونہ، کنارہ، صحراء جنگل، بحاجتے کسی ضرورت سے، خارکشے ایک لکڑہارا، پشتہ گٹھر، خار لکڑی، نیز بمعنی کانٹا، خلقے مخلوق، لوگ، سماط دسترخواں، ہر کہ جو کہ، نان روٹی، عمل خویش مراد اپنی محنت مزدوری، نبرد نہیں اٹھاتا، نہیں لے جاتا ہے، اور ااس کو، بیش از خود اپنے سے زیادہ۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اپنے بازو کی کمائی کھانا اصل جوانمردی اور بہادری ہے دوسروں کا احسان اپنے اوپر رکھنے سے افضل ہے اور اپنی ہی کمائی میں شرافت ہے۔

حکایت

موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید از برہنگی بر یگ اندر شدہ (بود)

حکایت: موسیٰ علیہ السلام نے ایک فقیر کو دیکھا جو ننگا ہونے کی وجہ سے ریت میں ہوا تھا گھسا ہوا تھا

گفت اے موسیٰ علیہ السلام دعا کن تا خدائے عزوجل مرا کفافے دہد کہ از بیطاقتی

اس نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام دعا کیجئے تا کہ خدائے عزوجل مجھے گذارے کے قابل روزی دے اس لئے کہ بیطاقتی کی وجہ سے

بجاں آمدم موسیٰ دعا کرد وبرفت پس از چند روزے کہ باز آمد از مناجات

عاجز آگیا ہوں موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی اور چلے گئے چند روز کے بعد جب واپس آئے مناجات سے

مر اورا دید گرفتار وخلقے انبوہ بروے گرد آمدہ گفت ایں چہ حالت ست

اسی کو دیکھا گرفتار اور ایک خلقت کی بھیڑ اس پر جمع ہے آپ نے کہا یہ کیا حالت ہے (اس کی)

گفتند خمر خوردہ وعربدہ کردہ وکسے را کشتہ اکنوں بقصاص فرمودہ اند
(یعنی اس کی) لوگوں نے کہا شراب پیئے ہوئے اور جھگڑا کئے ہوئے ہیں (لوگوں سے) اور ایک کو مار ڈالا ہے اب قصاص لینے کا حکم دیا ہے انھوں نے (قاضی نے)

قطعہ

گربۂ مسکیں اگر پرداشتے تخم گنجشک از جہاں برداشتے
بلی مسکیں پر رکھتی اگر چڑیاں دنیا سے ختم پھر سر بسر
مسکیں بلی اگر پر رکھتی تو چڑیوں کا بیج دنیا سے اٹھا دیتی (ان کی نسل ختم کردیتی)
ہیچ کس را گرد خود نگذاشتے ایں دو شاخِ گاؤ گر خر داشتے
پاس اپنے کسی کو نہ چھوڑتا بیل کے یہ سینگ خر رکھتا اگر
کسی کو اپنے اردگرد نہ چھوڑتا (نہ آنے دیتا) یہ بیل کے دو سینگ اگر گدھا رکھتا

فرد

عاجز باشد کہ دستِ قوت یابد برخیزد ودستِ عاجزاں بر تابد
عاجز ہو وہ جب کہ طاقت پائے ہے عاجزوں پر نہ رحم پھر کھائے ہے
(بعضا) عاجز ہوتا ہے (ایسا) جب کہ قوت کا ہاتھ پاتا ہے (یعنی طاقت پاتا ہے) اٹھ کھڑا ہوتا ہے اور عاجزوں کا ہاتھ مروڑ دیتا ہے

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ
اور اگر کشادہ کردے اللہ روزی اپنے بندوں کے لئے تو سرکشی کرنے لگیں وہ زمین میں

شعر

مَاذَا اَخَاضَكَ یا مغرُورُ فِی الخَطرِ حَتّٰی هَلَكتَ فَلَیْتَ النَّملُ لَمْ تَطر
تجھے غافل کس نے ڈالا در خطر چیونٹی اے کاش نہ رکھتی وہ پر
کس چیز نے ڈالا تجھے اے مغرور خطرے میں یہاں تک کہ ہلاک ہوا تو پس کاش کہ چیونٹی نہ اڑتی یعنی اس کے پر نہ ہوتے

نظم

سفلہ چو جاہ آمد وسیم وزرش — سیلے خواہد بضرورت سرش

مال وزر اور جاہ سفلہ پائے گر — تو طمانچہ مار فوراً اس کے سر

کمینہ آدمی جب مرتبہ آیا اور چاندی اور سونا (اس کے پاس) ایک طمانچہ چاہئے ضرورت کے مطابق اس کے سر پر

آں نشنیدی کہ فلاں طوں چہ گفت — مور ہماں بہ کہ نباشد پرش

نہ سنا افلاطون نے ہے کیا کہا — چیونٹی کو یہی بہتر نہ ہوں پر

وہ نہیں سنتا تو نے کہ افلاطوں نے کیا کہا — چیونٹی وہی بہتر ہے کہ نہ ہوں اس کے پر

پدر را عسل بسیار ست ولیکن پسر گرمی دار ست

باپ کے پاس شہد بہت ہے اور لیکن بیٹا گرمی رکھنے والا (گرم مزاج ہے)

فرد

آں کس کہ تو انگرت نمی گرداند — او مصلحتِ تو از تو بہتر داند

جو نہیں کرتا ہے تجھ کو مالدار — مصلحت تیری وہ بہتر جانے یار

وہ ذات جو تجھ کو مالدار نہیں بناتی ہے — وہ تیری مصلحت تجھ سے بہتر جانتی ہے

تشریح الفاظ: موسیٰ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں اور ان پر مشہور کتاب تورات نازل ہوئی ہے، دید اس نے دیکھا، برہنگی ننگا ہونا، ریگ ریت، بالو، اندر شدہ چھپا ہوا، گھسا ہوا، دعاء کن دعا کر دیجئے، کفاف گذر بسر کے لائق روزی، بیطاقتی کمزوری، پس از چند روزے چند دن کے بعد، خلقے ایک مخلوق، انبوہ کثیر، مجمع، خمر خوردہ شراب پیئے ہوئے، عربدہ لڑائی کرنا، بدخوئی، قصاص بدلہ لینا قتل وغیرہ کی شرعی سزا، گربہ گاف کے ضمہ کے ساتھ بمعنی بلّی، مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو (عاجز) تخم کنجشک چڑیوں کا بیج، دوشاخ گاؤ بیل کے دو سینگ، گر خر داشتے یعنی اگر کسی گدھے کے بیل کی مانند سینگ ہوا کرتے تو وہ سبھی کو مار ڈالتا کسی کو نہ چھوڑتا، دستِ قوت قوت کا ہاتھ یعنی طاقت مل جائے، دستِ عاجزاں عاجزوں کا ہاتھ، ناچار جس سے کچھ نہ ہو سکے، برتابد برتافتن سے ہے، موڑ دیتا ہے، بسط کشادہ کیا، عباد عبد کی جمع ہے بمعنی بندے، کبغوا جمع مذکر غائب کا صیغہ، وہ بغاوت کرتے، ارض زمین، (ملک) جمع اراضی، ارضون، اراض، ماذا حرف استفہام ہے، کس چیز نے، اخاض گھسا دیا، ڈال دیا، مبتلا کر دیا، یا مغرور غرور کرنے والے، الخطر خطرہ، ھَلَکتَ تو ہلاک ہوا، ھلک فعل سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے، النمل چیونٹی، واحد نملۃ،

لم تطر نہ اڑتی، مضارع منفی واحد مؤنث غائب، سفلہ کمینہ، نالائق، جاہ مرتبہ، سیم چاندی، زر سونا، سیلی تھپڑ، ایک طمانچہ، چپت، چانٹا، نشنیدی تو نے نہیں سنا، فلاطوں ایک مشہور حکیم فلاسفر کا نام ہے، مور چیونٹی، عسل بسیار ست شہد بہت ہے، یعنی خداوند کریم ہر شخص کو دولت دے سکتا ہے مگر ہر آدمی اس کو صحیح مصرف میں خرچ نہیں کرتا، پسر گرمی دارد لڑکا گرم مزاج ہے، اس کے لئے شہد مضر ہے، اس کے لئے شہد گرم ہوتا ہے وہ صفراوی مزاجوں کو نقصان دیتا ہے، آں کس وہ ذات، توانگرت تجھے مالدار، مصلحتِ تو تیری بھلائی، داند جانتی ہے۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ مفلس و نادار کو چاہئے کہ وہ اپنے افلاس و غربت پر راضی رہے اور یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے اس نے ہمیں مال و دولت عطا نہیں فرمایا تو اس میں ضرور ہمارے لئے کچھ فائدے ہوں گے اس لئے کہ اللہ کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہیں ہے۔

حکایت

اعرابئے را دیدم در حلقۂ جوہریانِ بصرہ کہ حکایت می کرد کہ وقت

حکایت: ایک دیہاتی کو دیکھا میں نے بصرہ کے جوہریوں کی جماعت میں جو بیان کرتا تھا کہ ایک وقت

در بیاباں راہ گم کردہ بودم واز زادِ معینے چیزے با من نماندہ دل بر ہلاک نہادہ کہ ناگاہ

بیابان میں راستہ گم گیا تھا میں نے (بھٹک گیا تھا میں) اور متعین توشہ سے کچھ بھی میرے پاس نہ رہا دل ہلاکت پر رکھا کہ اچانک (مرنا طے کرلیا میں نے)

کیسۂ یافتم پر از مروارید ہرگز آں ذوق وشادی فراموش نکنم کہ پنداشتم

ایک تھیلی پائی میں نے موتیوں سے بھری ہوئی ہرگز وہ لذت اور خوشی فراموش نہ کروں گا اس لئے کہ میں نے سمجھا

کہ گندم بریان ست باز آں تلخی ونومیدی کہ معلوم کردم کہ مُرْوارید ست

کہ بھنے ہوئے گیہوں ہیں کہ کھا کر جان بچے گی اس لئے خوشی ہوئی پھر وہ تلخی اور ناامیدی (نہ بھولونگا) کیوں کہ معلوم کیا میں نے (مجھے معلوم ہوا کہ یہ تو) موتی ہیں ان سے کیا پیٹ بھرتا اس لئے غم اور ناامیدی ہوئی

قطعہ

در بیابانِ خشک وریگِ رواں تشنہ را در دہاں چہ دُرچہ صدف

خشک بیاباں اور بہتے ریت میں ہے برابر پیاسے کو موتی صدف

خشک بیاباں اور بہتے ریت میں پیاسے کے منہ میں برابر ہے موتی برابر ہے صدف (بیابان میں پیاس سے تسکین کے لئے لوگ منہ میں کنکر یا پتھری رکھ لیتے تھے)

مردِ بے توشہ کاوفتاد ز پائے | بر کمر بندِ او چہ زر چہ خزف
مرد بے توشہ جو عاجز بھوک سے | اس کی ہمیانی میں یکساں زر خزف
بے توشہ مرد جو گر گیا (عاجز ہوکر) | اس کی ہمیانی میں برابر ہے سونا برابر ہے کنکر

تشریح الفاظ: اعرابی یہ لفظ اعراب اور ی وحدت سے مرکب ہے، یعنی ایک دیہاتی اور اعراب عرب کی اس قوم کو کہتے ہیں جو جنگل میں بود باش رکھتے ہیں اور عرب جو آبادی اور شہر میں رہتا ہوا سے کہتے ہیں، دیدم میں نے دیکھا، جوہریان جوہری کی جمع بہت سے جوہری جو جوہر بیچتا ہے، بصرہ ایک شہر کا نام ہے، ملک عراق میں، راہ گم کردہ بودم راستہ بھول گیا تھا میں، زادِ معینے مقررہ توشہ (جو مسافر سفر میں رکھتے ہیں کھانا وغیرہ) چیزے کوئی چیز، نماند نہیں رہی تھی، ناگاہ اچانک، کیسہ تھیلی، یافتم میں نے پائی، مروارید موتی، ذوق شوق، شادی خوشی، فراموش نکنم نہ بھولوں گا میں، پنداشتم میں نے معلوم کرلیا، گندم گیہوں، بریان بھنے ہوئے۔ تلخی ناگواری، نومیدی یاس، ناامیدی، بیابان خشک خشک جنگل، (جہاں کوئی نہ رہتا ہو اور نہ وہاں درخت ہو، بیابان جنگل) ریگ رواں باریک ترین ریت (جو ہوا سے اڑ جاتی ہو بہتی ہو) تشنہ پیاس، چہ یہاں دومرتبہ آیا ہے باب اول میں قاعدہ گزر گیا ہے کہ جب چہ دومرتبہ ایک ہی مصرع میں آئے تو اس کا ترجمہ برابر سے کیا جاتا ہے، دُرّ موتی جمع دُرَرْ، صدف سیپ، کاوفتادن عاجز ہونا، تھک جانا، اوفتاد عاجز ہوا وہ، خزف ٹھیکرا، کنکری۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ روپیہ پیسہ سونا چاندی کو مقصد اصلی سمجھنا سراسر جہالت و نادانی ہے، بلکہ روپیہ تو ضروریات پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے جیسا کہ معلوم ہوا اور سفر میں توشہ (کھانے پینے کی چیز) ہمراہ ہونا ضروری ہے اس لئے کہ توشہ ساتھ نہ ہو تو روپیہ کچھ کام نہیں دیتا، جب کہ وہاں کھانے کی چیز دستیاب نہ ہو۔

حکایت

یکے از عرب در بیابانے از غایت تشنگی می گفت

حکایت: ایک عرب ایک بیابان میں انتہائی پیاس کی وجہ سے کہہ رہا تھا

نظم

یَا لَیتَ قَبلَ مَنِیَّتِی | یَومًا اَفُوزُ بِمُنیَتِی
اے کاش اپنے مرنے سے پہلے یہیں | آرزو پاتا میرا قلبِ حزیں
اے کاش میں اپنے مرنے سے پہلے | ایک دن پہونچتا اپنی آرزو کو

نَهرٍ تَلاطَمُ رُکبَتِی وَاَظُلُّ اَملاُ قِربَتِی
نہر موجیں مارتی میرے تئیں بھرتا مشکیزہ میں اپنا بالیقین
ایسی نہر کہ وہ ٹپاریں مارتی میرے گھٹنوں پر (اس نہر میں گھٹنوں پانی ہوتا) اور میں برابر بھرتا رہتا اپنا مشکیزہ

تشریحِ الفاظ: عرب ملک عرب کے رہنے والے، غایت بے انتہا، کسی چیز کی انتہا، آخر، تشنگی پیاس، یا لیت یا حرف ندا ہے بمعنی اے، لیت حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے بمعنی کاش یہ لفظ آرزو اور تمنا کے لئے آتا ہے، مَنِیَّۃٌ موت، جمع منایا، یومًا ایک دن، جمع ایام، افوز کامیاب ہوجاتا، مُنیۃٌ آرزو، جمع مُنیٰ، نہر یہ لفظ ترکیب میں منیتی سے بدل واقع ہورہا ہے، تلاطمُ جوش مارتی ہوئی، موجیں مارتی ہوئی، رُکبۃ گھٹنا، املا میں بھرلیتا، قربۃ مشک، جمع قراب۔

شعر کا حاصل یہ ہے کہ وہ تمنا کررہا ہے کہ کاش موت سے پہلے میری آرزو کی تکمیل ہوجائے اور آرزو یہ ہے کہ ایک نہر ہو اس میں گھٹنوں تک پانی ہو اور اس سے میں اپنا مشکیزہ اطمینان سے بھرلیتا، اور اپنی پیاس بجھاتا بھلے سے پھر مرجاتا۔

حکایت

ہمچناں درویشے در قاعِ بسیط گم شدہ وقُوّت وقُوتش
حکایت: اسی طرح ایک فقیر لمبے چوڑے جنگل میں گم ہوگیا (راستہ بھٹک گیا) (بدنی) طاقت اور توشہ اس کے
نماندہ درمے چند داشتے بسیار بگردید رہ بجائے نبرد پس بہ سختی ہلاک
پاس نہ رہا چند درم رکھتا تھا (اس کے پاس تھے) بہت گھوما پھرا راستہ نہ پایا پس سختی کے سبب ہلاک
شد طائفہ برسیدند در مہادیدندش پیشِ روئے نہادہ وبر خاک بنشتہ
ہوگیا (وہاں) ایک جماعت پہونچی وہ درم دیکھے اس کے سامنے رکھے ہوئے اور مٹی پر لکھا ہوا تھا

قطعہ

گر ہمہ زرِ جعفری دارد مردِ بے توشہ بر نگیرد کام
گر وہ سارا سونا خالص رکھتا ہے مرد بے توشہ اٹھائے وہ نہ گام
اگرچہ تمام جعفری (خاص) سونا رکھے کوئی (تاہم) مرد بے توشہ نہ اٹھائے قدم (یعنی سفر نہ کرے) (کیوں کہ بیابان میں کھانے کے سامان کی ضرورت ہے آگے اسی کو بتا رہے ہیں)

در بیاباں فقیر سوختہ را شلغم پختہ بہ کہ نقرۂ خام
ہے بیاباں بہت بھوکا فقیر اس کو شلجم اچھا ہے نہ چاندی خام
بیابان میں (بھوک سے) جلے بھنے فقیر کے لئے پکّے ہوئے شلغم بہتر ہیں کچی چاندی (خالص چاندی سے)

تشریحِ الفاظ: ہمچناں اسی طرح، قاع چٹیل میدان، زمین ہموار، بسیط کشادہ، قاع کی صفت ہے، گم شد بھٹک گیا تھا، راستہ بھول گیا تھا، قُوت قاف کے ضمہ اور واؤ کے سکون کے ساتھ بمعنی غذا، خوراک، کھانا، گردیدہ پھرا، قُوّت طاقت، درمے چند درم نہادہ رکھے ہوئے، برخاک بنشتہ زمین پر لکھا ہوا تھا، زرجعفر ایک کیمیا بنانے والے کا نام جس کا بنایا ہوا سونا نہایت کھرا اور خالص ہوتا تھا، بعض کہتے ہیں کہ یہ جعفر برمکی کی طرف منسوب ہے کہ اس کے حکم سے تمام کھوٹی اشرفیوں کو کھرا کیا گیا، گام قدم، پیر، قدموں کے درمیان کا فاصلہ، سوختہ جلا ہوا، نقرہ چاندی کا ڈلا، خام خالص، اصل، کچا۔

اس شعر کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ سفر میں توشہ منزل کا بھروسہ ایک کہاوت ہے یہ بہت ضروری ہے جب کہ ایسے جنگلات اور بیابان کا سفر ہوں جہاں اشیائے خوردنی کسی طرح دستیاب نہیں ہوسکتی۔

حکایت

ہرگز از دورِ زماں نالیدہ ام دروی از گردشِ ایام درہم نکشیدہ مگر
حکایت: ہرگز زمانے کی گردش سے نہیں رویا ہوں میں اور نہ چہرہ زمانے کے حوادث سے بگاڑا میں نے مگر
وقتیکہ پایم برہنہ بود واستطاعت پای پوشے نداشتم بجامع کوفہ در آمدم دلتنگ
مگر ایک وقت جب میرے پاؤں ننگے تھے اور جوتی خریدنے کی طاقت نہ تھی کوفہ کی جامع مسجد میں داخل ہوا میرا دل تنگ تھا
یکے را دیدم کہ پای نداشت سپاسِ نعمتِ حق بجای آوردم وبر بے کفشی صبر کردم
ایک کو دیکھا میں نے کہ وہ پاؤں ہی نہیں رکھتا حق تعالیٰ کی نعمت کا شکر بجالایا میں (کہ میرے پاؤں تو ہیں) اور جوتی نہ ہونے پر صبر کیا میں نے۔

قطعہ

مرغِ بریاں بچشمِ مردمِ سیر کمتر از برگِ ترہ بر خوان ست
بھنا مرغا اس کو جو ہے شکم سیر ساگ سبزی سے بھی کم بر خوان ہے
بھنا ہوا مرغا پیٹ بھرے لوگوں کی نظر میں زیادہ کم درجہ ساگ سبزی کے پتوں سے ہے دسترخوان پر

وانکہ را دستگاہ وقدرت نیست شلغم پختہ مرغِ بریان ست

اور جس کے لئے طاقتِ بدنی اور قدرت (مالی) نہیں (اس کے لئے) پکا ہوا شلغم بھنا ہوا مرغا ہے

تشریح الفاظ: دورزماں زمانے کی گردش، ننالیدہ ام میں نہیں رویا، ردی چہرہ، وقتیکہ اس وقت جب کہ، پایم میرے پاؤں، استطاعت پائی پوشی جوتہ پہننے کی طاقت، مرکب اضافی، نداشتم میں نہیں رکھتا تھا، بجامع کوفہ کوفہ کی جامع مسجد میں، دل تنگ تنگ دل، مرکب توصیفی دل موصوف تنگ صفت ہے، بخیل، کنجوس، یکے را ایک آدمی کو، پائی نداشت پیر نہ تھے، سپاس سین اول کے کسرہ کے ساتھ بمعنی شکریہ ادا کرنا، تعریف کرنا، سپاس نعمت حق یعنی حق تعالیٰ کی نعمت کا شکریہ ادا کیا میں نے، برکفشی صبر کردم بغیر جوتے کے میں نے صبر کیا، مرغ بریاں بھنا ہوا مرغ، چشم مردم لوگوں کی آنکھ، سیر پیٹ بھرا ہوا، چھکا ہوا، پُر، برگ، پتا، ترہ تا کے فتحہ کے ساتھ بمعنی ساگ، سبزی، خوان دسترخوان، پختہ پکّا ہوا۔

حکایت کا خلاصہ: ہر انسان کو اپنے سے کم درجے کے آدمیوں پر نظر کرنی چاہئے کہ اس سے شکر کی توفیق ہوتی ہے جیسا کہ اس کے بارے میں ایک حدیث بھی ہے اور ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

حکایت

یکے از ملوک باتنے چند خاصاں در شکار گاہے بزمستاں از عمارت

حکایت ایک بادشاہ اپنے چند خاص لوگوں کے ساتھ شکار کی جگہ جاڑے (سردی میں) آبادی سے

دور افتادند تا شب در آمد خانۂ دہقانے را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم

دور نکل گئے یہاں تک کہ رات آئی (ہوگئی) ایک دیہاتی کا گھر دیکھا بادشاہ بولا رات میں وہیں چلیں اور (رہیں)

تا زحمت سرما نباشد یکے از وزرا گفت لائق قدرِ بلند پادشاہاں نباشد بخانۂ دہقانے

تاکہ سردی کی تکلیف نہ ہو اور ایک وزیر بولا بادشاہوں کے بلند مرتبہ کے لائق نہیں ہے ایک فقیر (دیہاتی) کے گھر میں

رکیک التجا کردن ہم اینجا خیمہ بزنیم وآتش افروزیم دہقاں را خبر شد ما حضرے کہ

التجا کرنا (یا پناہ لینا) (رہنے کی) ہم اس جگہ ہی خیمہ گاڑیں گے اور آگ جلائیں گے دیہاتی کو خبر ہوگئی (جو کھانا) ماحضر موجود تھا

داشت ترتیب کرد وپیش آورد وزمین ببوسید وگفت قدر بلندِ سلطاں بدیں

رکھتا تھا (موجود تھا) تیار کیا اور سامنے لایا (حاضر کیا) اور زمین چومی (آداب بجالایا) اور بولا بادشاہ کا بلند مرتبہ اس بات سے

یعنی میرے گھر آنے سے

قدر نازل نشدے ولیکن نخواستند کہ قدرِ دہقان بلند شود سلطان را سخن گفتن او
نہ گھٹتا اور لیکن نہیں چاہا انھوں نے کہ دیہاتی کا مرتبہ بلند ہو جائے (آپ کے میرے گھر آنے سے) بادشاہ کو اس کی بات کہنا
مطبوع آمد شبانگہ بمنزل او نقل کردند بامدادش خلعت ونعمت فرمود شنیدندش
پسند آیا رات کو اس کے گھر منتقل ہوگئے صبح کو جوڑا اور مال ونعمت دینے کا حکم دیا لوگوں نے سنا اس سے
کہ قدمے چند در رکاب سلطان بود ومی گفت
کہ چند قدم بادشاہ کے ساتھ (چل رہا تھا) اور کہہ رہا تھا (یا چند قدم بادشاہ کے رکاب میں برابر میں تھے یعنی ساتھ چل رہا تھا)

﴿قطعہ﴾

زقدر وشوکتِ سلطاں نگشت چیزے کم ۔۔۔ از التفات بمہماں سرائے دہقانے
قدر وشوکت شاہ کی نہ کم ہوئی ۔۔۔ جب کہ ایک دہقاں کا مہمان ہے
بادشاہ کے قدر اور دبدبے سے نہ ہوا کچھ بھی کم التفات (التفات) کرنے یعنی منتقل ہونے سے ایک دیہاتی کے مہمان خانہ کی طرف
کلاہِ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید ۔۔۔ کہ سایہ برسرش انداخت چوں تو سلطانے
ہاں دیہاتی کا ہوا رتبہ بلند ۔۔۔ جس کے سر پر تجھ سا ایک سلطان ہے
لیکن دیہاتی کی ٹوپی کا کنارہ سورج تک پہونچا، اس کا مرتبہ بلند ہو گیا جب کہ اس کے سر پر سایہ ڈالا تجھ جیسے بادشاہ نے

تشریح الفاظ: باتنے چند خاصاں اپنے چند مخصوص لوگوں کے ساتھ، شکار گاہے شکار کی جگہ، زمستاں جاڑے کا موسم، عمارت بمعنی مکان، آبادی اور مرمت کے بھی معنی ہیں، افتادند جا پڑے، خانۂ دہقانی بمعنی دیہاتی کا گھر، دہقان دہگان کا معرب ہے جو زمیندار گاؤں کا مکھیا نمبردار، گنوار، کسان، گاؤں وغیرہ کے معنوں میں آتا ہے، قدر بلند مرکب توصیفی ہے، بلند مرتبہ، زحمتِ سرما سردی کی تکلیف، رکیک ذلیل، حقیر، بے عزت، التجا کردن درخواست کرنا، خوشامد کرنا، اینجا خیمہ اس جگہ خیمہ، آتش افروزیم ہم آگ جلائیں گے، روشن کریں گے، دہقاں دیہاتی، ماحضر جو حاضر ہو، یا جو کچھ سامنے موجود ہو، ترتیب کرد تیار کیا، وپیش آورد اور سامنے لایا (کردیا) زمین بوسید زمین کو بوسہ دیا، بدیں اصل میں بایں تھا، با کی وجہ سے اسم اشارہ کا ہمزہ دال سے بدل گیا، قدر نازل نشدے مرتبہ نہ گھٹتا، نازل، نیچا درجہ (اترنے والا) مراد پست مرتبہ، مطبوع جو چیز طبیعت کے موافق ہو، خوش آیند، مرغوب، طبع کی گئی، شبانگہ رات کے وقت، خلعت خاء کے کسرہ اور فتحہ کے ساتھ، وہ مفتخر قابلِ فخر اور عمدہ لباس، جو بادشاہ وامراء کی طرف سے کسی کو دیا جائے کم از کم اس میں تین چیز ہوتی ہیں (۱) پگڑی (۲) جامہ (۳) پٹکا۔ شوکت، دبدبہ،

التفات متوجہ ہونا، کلاہِ گوشہ یہ اصل میں گوشۂ کلاہ ہے، ٹوپی کا کنارہ، چوں تو سلطاں تجھ جیسے بادشاہ۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ صاحب دولت لوگوں کو غریبوں کی دلداری کرنی چاہئے اور تنگی کے ذائقہ سے بھی کبھی کبھی رُوآشنا رہنا چاہئے۔

حکایت

گدائے سؤل را حکایت کنند کہ نعمتے وَافر اندوختہ بود یکے

حکایت: بہت زیادہ مانگنے والے فقیر کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ (اس نے) بہت زیادہ نعمت جمع کر رکھی تھی

از پادشاہاں، گفتش ہمی نمایند کہ مالِ بیکراں داری ومارا مہمیست اگر ببرخے

ایک بادشاہ نے اس سے کہا دکھلاتے ہیں وہ (بتاتے ہیں لوگ) کہ بہت مال رکھتا ہے تو اور ہمکو ایک اہم کام در پیش ہے اگر تھوڑے مال

ازاں دستگیری کنی چوں ارتفاع برسد وفا کردہ شود وشکر گفتہ آید

کے ذریعہ اس میں سے (ہماری) مدد کرے تو جب آمدنی ہوگی تیرا قرض پورا (ادا) کر دیا جائے گا اور شکریہ کہا جائے گا (ادا کیا جائے گا)

گفت اے خداوند روئے زمین لائق قدر بزرگوارِ پادشاہ نباشد دست بمالِ

کہا اس نے اے روئے زمین کے بادشاہ بادشاہوں کے بلند مرتبہ کے لائق نہیں ہے ہاتھ مجھ جیسے فقیر کے مال سے

چوں من گدائے آلودہ کردن کہ جو جو بگدائی فراہم آوردہ ام گفت غم نیست

ملوث (گندہ) کرنا کہ جو جو کرکے بھیک مانگنے کے سبب جمع کیا ہے میں نے بادشاہ بولا کوئی غم نہیں

بکافر میدہم کہ اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ۔

کافر کو دوں گا تا کہ وہ حملہ نہ کرے، ترجمہ: گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے ہیں۔

شعر

گر آبِ چاہِ نصرانی نہ پاک ست	جہودِ مردہ می شوئی چہ باک ست
عیسائی کا کنواں گر پاک نہ ہے	یہودی کو نہلائے باک نہ ہے

اگر عیسائی کے کنویں کا پانی ناپاک ہے اس سے (ناپاک) مردہ یہودی کو غسل دیتا ہے تو پھر کیا ڈر ہے

شعر

قالوا عجینُ الکِلْسِ لَیسَ بطَاھِرٍ قُلنا نَسُدُّ بِہٖ شُقُوقَ المَبرَزِ

بولے ہے ناپاک چونے کا خمیر بولے ہم بیت الخلا میں لگے گا

وہ بولے چونے کا خمیر پاک نہیں کہا ہم نے بند کردیں گے ہم اس سے بیت الخلا کی درزیں (پھٹن)

شنیدم کے سر از فرمانِ مَلِک باز زد وحجّت آوردن گرفت وشوخ چشمی کردن

سنا میں نے کہ سر بادشاہ کے حکم سے پھرالیا (بات نہیں مانی) اور دلیل دینا شروع کی اور بے حیائی کرنا (شروع کی)

ملک بفرمود تا مضمون خطاب را از وے بزور تو بیخ مخلص کردند

بادشاہ نے حکم دیا (زور وجبر کا) چناں چہ اس کے خطاب کا مضمون (یعنی مال) اس سے زبردستی اور ڈانٹ ڈپٹ کے ذریعہ چھڑالیا (لےلیا)

مثنوی

بہ لطافت چو بر نیاید کار سر بہ بیحرمتی کشد ناچار

جو نرمی سے نہیں ہوتا ہے کار تو پھر بے عزتی ہوگی ناچار

نرمی سے جب نہ نکلے کام سر بے حرمتی کے لئے کھینچے گا (آمادہ ہوگا) مجبوراً سر بے حرمتی کی طرف کھینچتا مجبوراً معاملہ بے عزتی تک پہنچتا ہے

ہر کہ بر خویشتن نبخشاید گر نہ بخشد برو کسے شاید

جو نہ اپنے پر رحم کھائے فنا کوئی اس پر نہ ترس کھائے روا

جو اپنے پر نہیں رحم کھاتا ہے (کرتا ہے) اگر نہ رحم کرے اس پر کوئی تو لائق ہے

تشریح الفاظ: گدائے ایک فقیر، سؤل کثرت سے سوال کرنے والا، حکایت کنند قصہ بیان کرتے ہیں، نعمتے وافر بہت زیادہ نعمت، یے توصیفی ہے، اندوختہ بود ماضی بعید جمع کر رکھی تھی اس نے، یکے از پادشاہاں یہ محاورہ ہے ایک بادشاہ نے، ہمی نمایند لوگ بتاتے ہیں، یہ بھی فارسی محاورہ ہے ورنہ لفظی معنی دکھاتے ہیں، بے کراں بے حد، بہت زیادہ، مہم ایسا مشکل (اہم) کام جو فکر مند کرے، ببرخ برخ، تھوڑا، کم، یعنی تھوڑے سے، دستگیری مدد کرنا، مدد، نصرت یہ حاصل مصدر ہے، ارتفاع آمدنی، وفا کردہ شود مضارع مجہول، پورا یعنی ادا کردیا جائے گا، شکر گفتہ آید شکر ادا کیا جائے، لائق قدر بزرگوار الخ، بزرگوار، بلند، بڑا، نیز یہ لفظ بڑے آدمی کے لئے بطور لقب مستعمل

ہوتا ہے، جیسے پدر بزرگوار، بادشاہوں کے بلند مرتبہ کے لائق، آلودہ کردن ملوث کرنا، گندہ کرنا، جو جو یعنی تھوڑا تھوڑا کہ ایک جو بھی تھوڑا ہی ہوتا ہے، بگدائی ب سبب کے لئے، بھیک مانگنے کے ذریعہ، بکافری دہم کافر کو دوں گا میں دفع مضرت کے لئے کہ وہ نقصان نہ دے، یعنی جیسا تیرا روپیہ ایسا ہی اس کا مصرف، اگلے دونوں فارسی اور عربی کے اشعار اسی مضمون کے متعلق ہیں، آبِ چاہِ نصرانی نصرانی عیسائی ایک نام عیسیٰ علیہ السلام کا ناصری ہے، کیوں کہ وہ بیت المقدس کے پاس ایک گاؤں ناصرہ میں پیدا ہوئے تھے، اس لئے وہ ناصری اور ان کے ماننے والے عیسائی نصرانی کہلائے، نصرانی میں ناصرہ کا الا الف اور ہ حذف کردیا اور را کے بعد الف اور نون اور ی نسبت کی بڑھادی نصرانی ہوگیا، جہود یہود، یہودی یعنی گو عیسائیوں کے کنویں کا پانی ناپاک ہے مردہ یہودی بھی تو ناپاک ہے کہ بے دین ہے ایسے کو ایسے پانی سے غسل دینے سے کیا حرج ہے، عجین الکلس چونے کا خمیر، عجین خمیر، کلس چونا، شقوق دراڑیں، مبرز بیت الخلا، سر از چیزے باز زدن کسی چیز سے اعراض کرنا محاورہ ہے، حجت آوردن دلیل بازی کرنا، گرفت شروع کیا، شوخ چشمی بے باکی، بے حیائی، مضمونِ خطاب مراد وہی مال، زور زبردستی، توبیخ ڈانٹ ڈپٹ کرنا، دھمکانا، سر بہ بے حرمتی کشد یہاں فعل کشد لازم ہے اور ب طرف کے لئے ہے یعنی معاملہ سر بے حرمتی کی طرف کھنچے گا، معاملہ بے عزتی تک پہونچے گا اور میرے نزدیک یہ فعل متعدی ہے، یعنی جب نرمی سے کام نہ چلے گا تو وہ بے حرمتی کے لئے سر کھینچے گا یعنی بے حرمتی کرے گا، اور زبردستی کام نکالے گا جیسا بادشاہ نے کیا۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی زبردست تم سے زبردستی مال لے رہا ہے پھر تمہیں دے دیگا جیسا بادشاہ نے کیا لاچار ہو کر یا ظلماً جیسے ڈاکو وغیرہ اور اپنی عزت آبرو بچ رہی ہے تو فوراً دیدینا چاہئے ورنہ وہی حال ہوگا جو اس فقیر کا ہوا اور اس سے بھی ابتر کہ جان بھی جاسکتی ہے۔

حکایت

بازرگانے را دیدم کہ صد وپنجاہ شتر بار داشت وچہل بندہ وخدمت گار

حکایت: ایک تاجر کو دیکھا میں نے جو ڈیڑھ سو اونٹ (بوجھ ڈھونے والے) رکھتا تھا اور چالیس غلام اور خدمت گار (نوکر)

شبے در جزیرۂ کیش مرا بحجرۂ خویش برد ہمہ شب نیا مید از سخنہائے پریشاں گفتن

ایک رات جزیرۂ کیش میں مجھے اپنے حجرے میں لے گیا ساری رات نہ سویا پریشاں باتیں کہنے کی وجہ سے آگے بیان ہے، انکا

کہ فلاں انبارم بترکستان ست وفلاں بضاعت بہندوستان وایں قبالۂ فلاں زمین است

کہ میرا فلاں ڈھیر (سامان کا) ترکستان میں ہے اور فلاں ہندوستان میں اور یہ فلاں زمین کی دستاویز ہے

وفلاں چیز را فلاں کس ضمین ست وگاہ گفتے کہ خاطر اسکندریہ دارم کہ ہوائے خوش ست
اور فلاں چیز کا فلاں آدمی ضامن ہے اور کبھی کہتا کہ اسکندریہ کی خواہش رکھتا ہوں کہ وہاں کی آب وہوا اچھی ہے
باز گفتے نہ کہ دریائے مغرب مشوّش ست سعدیا سفرے دیگر در پیش ست اگر آں کردہ شود
پھر (کبھی) کہتا نہ کیوں کہ دریائے مغرب (مغربی سمندر) طغیانی والا ہے اے سعدی ایک دوسرا سفر درپیش ہے اگر وہ کرلیا جاوے
بقیت عمرِ خویش بگوشۂ بنشینم وقناعت کنم گفتم آں کدام سفرست گفت گوگرد پارسی خواہم بردن بچین
اپنی باقی عمر ایک کونے میں بیٹھوں گا اور قناعت کروں گا میں بولا وہ کونسا سفر ہے اس نے کہا پارس کی گندھک چاہتا ہوں لی جانا چین میں
کہ شنیدم کہ قیمتے عظیم دارد وکاسۂ چینی بروم آرم ودیبائے رومی بہندو پولاد ہندی بحلب
کہ سنا میں نے بڑی قیمت رکھتی ہے اور چینی پیالے روم کو لیجاؤں گا اور رومی دیبا کپڑا ہندوستان اور ہندی لوہا حلب میں
وآبگینۂ حلبی بہ یمن وبرد یمانی بپارس وازاں پس ترکِ سفر کنم وبدکانے بنشینم انصاف
اور حلبی شیشہ یمن میں اور یمنی چادر پارس میں اور اس کے بعد سفر چھوڑ دوں گا اور ایک دکان میں بیٹھوں گا انصاف کی بات یہ
ازاں ماخولیا چنداں فرو گفت کہ بیش طاقت گفتنش نماند گفت اے سعدی تو ہم سخنے بگو
اس پاگل پن کی باتوں سے اتنی زیادہ کہی کہ اور زیادہ کہنے کی طاقت اس میں نہ رہی (پھر) بولا اے سعدی تو بھی کوئی بات کہہ
ازانہا کہ دیدۂ وشنیدۂ گفتم
ان میں سے جو تو نے دیکھی اور سنی ہیں میں نے کہا

قطعہ

آں شنیدستی کہ در صحرائے غور | بارِ سالارے بیفتاد از سُتور
وہ سنا ہے غور کے صحرا میں ایک | گر گیا سردار جو تھا برستور
وہ سنا تونے کہ غور کے جنگل میں | گذشتہ سال ایک سردار گر پڑا گھوڑے سے
گفت چشمِ تنگ دنیا دار را | یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور
بولا دنیا دار کی تنگ آنکھ کو | یا قناعت پر کرے یا خاک گور
بولا وہ دنیا دار کی تنگ آنکھ کو | یا تو قناعت پر کرے گی یا قبر کی مٹی

اس حکایت کا مقصد یہ ہے اگر انسان قناعت چھوڑ کر دنیا کے مال ومتاع کی حرص میں مبتلا ہوجائے گا تو ایک لمبی مصیبت میں گرفتار ہوجائے گا۔

تشریح الفاظ: بازرگان تاجر، سوداگر، شتر بار لادو اور بوجھ ڈھونے والا اونٹ، ایک معنی یہ بھی ممکن ہیں کہ ڈیڑھ سو سامان کا بوجھ، جزیرۂ کیش ایک جزیرہ کا نام ہے، ازسخنہائے پریشاں گفتن ترکیب میں جار با مجرور متعلق فعل نیارامید سے ہے نہیں آرام پایا پریشاں کن بات کرنے سے یعنی نہ سویا نہ سونے دیا، کہ فلاں الخ کہ بیانیہ ہے، انبار رخت وسامان، قبالہ بیع نامہ، دستاویز، بضاعت پونجی، ضمین بر فعیل ضامن، ذمہ دار، خاطر آنچہ در دل آید یعنی ارادہ، خیال، خواہش، اسکندریہ ملک مصر کا ایک شہر ہے، کہ ہوائے خوش ست یعنی ہوائے آنجا وہاں کی آب وہوا اچھی ہے لفظ آنجا مضاف الیہ محذوف ہے، دریائے مغرب مراد وہ سمندر جو ممالک مغرب سے لے کر مصر اور عرب کے متصل ہے، مشوش تشویش میں ڈالنے والا یعنی طغیانی رکھنے والا، گوگرد گندھک، قیمتے عظیم یے توصیفی ہے بڑی قیمت، کاسۂ چینی چین والا پیالہ، مراد چینی برتن، پیالہ ہو یا کوئی اور برتن، دیبائے رومی ملک روم کا مشہور کپڑے کا نام، پولادِ ہندی وہ ہندی لوہا جس کی تلوار بناتے تھے دنیا میں مشہور تھا جس طرح ریلوے لائن کا لوہا مضبوط ہوتا ہے حجرۂ خویش اپنے حجرہ مراد دکان یا ایک چھوٹا سا مکان ہے، ماخولیا پاگل پنے کی باتیں، فروگفت زیادہ کہی، بیش بجائے بیش کے بمعنی زیادہ، شنیدستی ماضی واحد حاضر س زائد ہے، غور جگہ کا نام شاہ محمد غوری یہیں کے تھے، بار گذشتہ سال، بارِ سالارے یعنی ایک سردار کا ساز وسامان پہلے معنی زیادہ مناسب ہے، ازستور ستور، گھوڑا، اونٹ۔

حکایت

مالدارے را شنیدم کہ بہ بخل اندر چناں معروف بود کہ حاتم طائی در کرم

حکایت: ایک مالدار کو سنا میں نے کہ بخل میں (اتنا) ایسا مشہور تھا جیسا کہ حاتم طائی سخاوت میں

ظاہر حالش بہ نعمت دنیا آراستہ وخستِ نفسِ جبلّی ہمچناں دروے متمکّن تا بجائے رسید

اس کا ظاہر حال دنیا کی نعمت کے ساتھ سنوارا ہوا اور نفس کی بخیلی فطری اسی طرح ہے اس میں قائم حال یہاں تک پہونچا

کہ نانے از دست بجانے نداوے وگربۂ ابوہریرہؓ را بہ لقمۂ ننواختے وسگِ اصحابِ کہف را

کہ ایک روٹی اپنے ہاتھ سے کسی جان دار کو نہ دیتا اور حضرت ابوہریرہؓ کی بلی کو ایک لقمہ سے بھی نہ نوازتا اور اصحابِ کہف کے کتے کو

استخوانے نینداختے فی الجملہ خانۂ او را کس ندیدے در کشادہ وسفرۂ او را سر

ایک ہڈی (بھی) نہ ڈالتا حاصل کلام یہ کہ اس کے گھر کا کوئی آدمی نہ دیکھتا دروازہ کھلا ہوا اور اس کا دسترخوان (بچھا ہوا)

یعنی انتہائی درجہ بخیل تھا جب ایسی تاریخی اور بابرکت بلی اور ایسے کتے تک کو بھی لقمہ اور ہڈی نہ دے سکتا اگر اس کے سامنے آجائے تو عام کتے بلی تو کس درجہ میں اور گھر کا دروازہ بند اور دسترخوان کا بھی یہی حال تھا کہ نہ کوئی آدمی اور نہ کھاوے زیادہ ہی بخیل تھا اگلا شعر اسی بارے میں ہے۔

بیت

درویش بجز بوئے طعامش نشنید ے
مرغ از پئے نان خوردنِ اور یزہ نچید ے

بس سونگتا بو کھانے کی اس کے فقیر
اور پرند نہ چگتے تھے ریزے سیر

درویش سوائے اس کے کھانے کی بو کے نہ سونگھتا یعنی نہ حاصل کرتا تھا کھانا بس اس کی بو ضرور سونگھ لیتا
اور پرندہ اس کی روٹی کھانے کے بعد روٹی کا ریزہ تک نہ چگتا کہ وہ ریزہ بھی خود ہی کھا لیتا تھا

شنیدم کہ بدریائے مغرب اندر راہِ مصر پیش گرفتہ بود وخیالِ فرعونی در سر
سنا میں نے کہ دریائے مغرب (مغربی) سمندر میں مصر کا راستہ اختیار کئے ہوئے تھا، اور فرعونی خیال (تکبر) سر میں
حتی اذا ادرکہُ الغرقُ بادے مخالف بہ کشتی بر آمد چناں کہ گویند
یہاں تک کہ جب پالیا اسے ڈوبنے نے ایک مخالف ہوا کشتی کے چلی یا ایک ہوا کشتی کے مخالف چلی جیسا کہ کہتے ہیں لوگ

فرد

با طبعِ ملولت چہ کند دل کہ نسازد
شرطہ ہمہ وقتے نبود لائقِ کشتی

راضی رہ اس سے طبیعت گو ملول
لائق کشتی ہوا ہر دم نہ ہو

تیری رنجیدہ طبیعت کے ساتھ کیا کرے دل (بوقت مجبوری) جو موافقت نہ کرے کیوں کہ موافقت کرنا مجبوری ہے جیسا کہ بوقتِ موت
شرطہ ہوا ہر وقت نہیں ہوتی کشتی کے موافق

دست بدعا برآورد وفریاد بیفائدہ خواندن گرفت فإذا رَكِبُوا فی الفلكِ
ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور فریاد بے فائدہ پڑھنی (کرنی) شروع کی پھر جب سوار ہوتے ہیں کشتی میں
دعوا اللّٰہ مخلصینَ له الدین
پکارتے ہیں اللہ کو خالص کرنے والے ہوتے ہیں اس کے لئے دین کو

شعر

دستِ تضرُّع چہ سود بندۂ محتاج را
وقتِ دعا بر خدا وقتِ کرم در بغل

بندے تیرا عاجزی کرنا بے سود
دعا مانگے ہاتھ آگے ورنہ رکھے در بغل

عاجزی کا ہاتھ (اٹھانے سے) کیا فائدہ بندہ محتاج کو (جب کہ) دعا کے وقت خدا کے سامنے اور کرم کے وقت بغل میں ہو

یعنی جب اپنی ضرورت پڑی تو اللہ کے سامنے ہاتھ اٹھا کر عاجزی انکساری کے ساتھ دعا مانگتا ہے اور جب کسی غریب کو یا ضرورت کی جگہ خرچ کا نمبر آئے تو ہاتھ بغل میں چھپاتا ہے یعنی دینے سے بچتا ہے لہٰذا تیرا عاجزی کرنا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا بے سود ہے۔

تشریح الفاظ: مالدارے ایک مالدار کو را علامت مفعول یہ مفعول بہ ہے، شنیدم فعل ہے، بہ بخل بہ بمعنی در یعنی بخل میں، چناں ایسا، خست نفس جبلی خست، بخیلی، کنجوسی خست نفس مرکب اضافی ہو کر موصوف، جبلی فطری، یہ صفت ہے یعنی نفس کی فطری بخیلی، کنجوسی، متمکن اسم فاعل جگہ پکڑنے والا، یعنی قائم، برقرار، ثابت، تا بجائے رسید یہاں جائے سے مراد حالت، تا تک، یعنی اس کا بخل اس حالت تک اس حالت کو پہونچا کہ کہ نانے الخ کہ بیانیہ ہے آگے اس کی وضاحت ہے بجانے ب عوض کے لئے ہے یا مقابلہ کے لئے، اسے کوئی جان بھی دیدے تو بھی اس کے بدلے ہاتھ سے روٹی نہ دے یا کوئی اس کی جان لے تو بھی اس کے مقابلہ میں روٹی نہ دے چاہے جان چلی جاوے، فی الجملہ خلاصہ یہ، خانۂ او را در اصل عبارت اس طرح درِ کشادہ مرکب توصیفی مضاف، خانۂ او مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، را علامت اضافت اس کے گھر کا دروازہ کھلا ہوا، کس ندیدے کوئی نہ دیکھتا تھا، تمنائی استمراری کے معنی میں ہے اور یہ جملہ معطوف علیہ ہے، آگے واو عاطفہ، ندیدے محذوف اور نہ دیکھتا کوئی سر، سفرۂ او اس کے دستر خوان کا کنارہ، سر کنارہ، بہ دریائے مغرب اندر ب بمعنی در کہ آگے صلہ اندر آرہا ہے، پیش گرفتن اختیار کرنا، خیالِ فرعونی مراد تکبر، شرطہ وہ ہوا نرم موافق کشتی جو طوفان کے بعد چلتی ہے، دست بدعا برآوردن یہ محاورہ ہے دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا، وقتِ کرم در بغل کسی پر سخاوت اور بخشش کے وقت ہاتھ چھپانا، بخل کرنا، کچھ نہ دینا، دستِ تضرع عاجزی انکساری کرنا، عاجزی، یعنی عاجزی ظاہر کرنے کے ہاتھ، یعنی اپنی ایسی عاجزی انکساری ظاہر کر کے ہاتھ پھیلا کر مانگنے سے کوئی فائدہ نہیں ضرورت کی جگہ خرچ کرنے سے بخل کرے اور زکوۃ تک بھی ادا نہ کرے گویا خالق سے لینے کے لئے ہاتھ پھیلاوے اور اس کی مخلوق کو دینے کے وقت ہاتھ چھپاوے، واہ رے بخیل اور خسیس۔



قطعہ

از زر وسیم راحتے برساں	خویشتن ہم تمتعے برگیر
سیم وزر سے ہو جا تو راحت رساں	اور خود بھی تو اٹھالے فائدہ
سونے اور چاندی سے راحت پہونچا غیروں کو	(خود بھی) اپنے لئے بھی فائدہ حاصل کر

وانگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند خشتے از سیم وخشتے از زر گیر

دنیا تجھ سے ایک دن چھوٹ جائے گی سونا چاندی کر خرچ دے فائدہ

اور پھر یہ گھر (دنیا) تجھ سے رہ جائے گی (چھوٹ جائے گی) ایک اینٹ چاندی اور ایک اینٹ سونے کی اٹھالے (خیرات کر)

آوردہ اند کہ در مصر اقارب درویش داشت بعد از ہلاکِ وے بہ بقیّت

بیان کیا ہے لوگوں نے (اس کے) مصر میں فقیر رشتہ دار تھے اس کے ہلاک ہونے کے بعد اس کے باقی

مالِ وے تونگر شدند جامہائے کہن بمرگِ او بدریدند وخزّ د میاطی بعوض

مال سے مالدار ہوگئے اور پرانے کپڑے اس کے مرنے پر پھاڑ دیئے اور ریشمین اور دمیاطی کپڑے انکے عوض

آں ببریدند ہمدراں ہفتہ یکے را دیدم از ایشاں برباد پائے سوار

بنوائے اسی ہفتہ میں ایک کو دیکھا میں نے ان میں سے بہت تیز رو گھوڑے پر سوار

رواں وغلام پری پیکر درپئے اودواں

جاتا ہوا اور پری جیسے جسم کا ایک غلام اس کے پیچھے دوڑتا ہوا

قطعہ

وہ کہ گر مردہ باز گردیدے بسرائے قبیلہٗ و پیوند

تھا غضب گر مردہ واپس ہوتا آہ وارثوں میں بعد اپنی موت کے

افسوس کہ اگر مردہ واپس ہوجاتا اپنے کنبہ اور رشتہ داروں کے گھر

ردِّ میراث سخت تر بودے وارثاں را ز مرگِ خویشاوند

میراث کا لوٹانا ہوتا سخت ہی وارثوں کو زیادہ ان کی موت سے

میراث کا واپس کرنا زیادہ سخت ہوتا وراثوں کے لئے اپنوں کی موت سے

بسابقہٗ معرفتے کہ درمیانِ مابود آستینش گرفتم و گفتم

پہلی جان پہچان کی وجہ سے جو ہمارے درمیان تھی اس کی آستین پکڑی میں نے اور کہا

بیت

بخور اے نیک سیرت سرہ مرد کاں فر ومایہ گرد کرد ونخورد

تو کھا نیک عادت پاکیزہ دین کہ اس نے تو جوڑا تھا کھایا نہیں

کھا اے نیک عادت اور کھرے (پاکیزہ) آدمی کہ اس کمینے نے جمع کیا اور نہ کھایا

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ جو آدمی قناعت اختیار نہ کرے اور حرص سے دنیا کا مال کثیر جمع کرے اور اس سے نہ فائدہ اٹھائے نہ پہونچائے اس کے بعد اس کے رشتہ دار وغیرہ اس کے مالک بن جائیں گے اور اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا بل کہ عذاب آخرت میں گرفتار ہوگا۔

تشریح الفاظ: از زر و سیم راحتے برساں راحتے میں یے کثرت کے لئے زیادہ راحت پہونچا بذریعہ زر و سیم دوسروں کو، یعنی خوب خیرات کر، تمتعے برگیر یے کثرت کے لئے اپنے لئے بھی خوب فائدہ حاصل کر، تمتُّع برگرفتن بچیزے، کسی چیز سے نفع یا فائدہ اٹھانا، یا حاصل کرنا، وانگہ اور پھر یا اس وقت کہ خشتے ایک اینٹ، از زر سونے سے، وخشتے از سیم گیر ایک اینٹ چاندی سے لے، یعنی چاندی اور سونا مرنے سے پہلے خیرات کر، اقارب اقربہ کی جمع جو اقرب کی جمع ہے بمعنی رشتہ دار بہت سارے، بہ بقیت مالِ وے اس کے باقی مال سے، خز ریشمین قیمتی کپڑا، دِمیاطی منسوب ہے شہر دمیاط کی طرف جو مصر میں ہے وہاں کا بنا ہوا دمیاطی کپڑا، برباد پائے یے وحدت کی، تیز رو گھوڑا، رواں اسم حال ہے بمعنی جاتا ہوا، غلام پری پیکر غلام پری جیسے جسم والا، درپئے او اس کے پیچھے، دواں دوڑتا ہوا، وہ کلمہ افسوس ہے بمعنی افسوس، غضب، بازگردیدے واپس ہوتا، باز گردیدن یہ مصدر مرکب ہے بمعنی واپس ہونا، لوٹنا، سرائے مکان، محل، قبیلہ کنبہ، پیوند رشتہ دار، خویشاوندا اپنے رشتہ دار لوگ، بسابقۂ معرفتے کہ یہ اسم موصول ہے سابقہ پہلی یعنی اس پہلی معرفت جان پہچان کی وجہ سے جو ہمارے درمیان تھی، نیک سیرت نیک عادت، سرہ مرد کھرا مرد، پاکیزہ طبیعت آدمی۔

اس حکایت کا مقصد لکھا جا چکا۔

حکایت

صیادِ ضعیف را ماہیِ قوی بدام افتاد طاقتِ حفظ آں نداشت ماہی برو غالب آمد

حکایت کمزور شکاری کے قوی مچھلی جال میں پھنس گئی اس کو محفوظ (رکھنے) سنبھالنے کی طاقت نہ رکھ سکا مچھلی اس پر غالب آ گئی

ودام از دستش در ربود

اور جال اس کے ہاتھ سے (چھڑا کر) لے گئی

تشریح الفاظ: صیاد ضعیف را مرکب توصیفی، کمزور شکاری، را علامت اضافت یہ مرکب توصیفی ہوکر مضاف الیہ، بدام مضاف یعنی بدام صیاد ضعیف ماہی قوی افتاد، کمزور شکاری کے جال میں قوی مچھلی گری (پھنس گئی) طاقتِ حفظ آں اس کی حفاظت کی طاقت، اس کے سنبھالنے کی طاقت، نداشتے نہ رکھ سکا، دام از دستش در ربود جال اس کے ہاتھ سے لے گئی۔

قطعہ

شد غلامے کہ آبِ جو آرد | آبِ جو آمد وغلام ببرد
گیا پانی نہر سے لینے غلام | نہر آئی اور گئی لے کر غلام
گیا ایک غلام تاکہ نہر کا پانی لادے | نہر کا پانی آیا اور غلام کو لے گیا (بہاکر)
دام ہر بار ماہی آوردے | ماہی ایں بار رفت ودام ببرد
جال جو ہر بار مچھلی لاتا تھا | ایسی آئی اور گئی لے کر کے دام
جال ہر بار مچھلی لاتا | مچھلی اس بار آئی اور جال کو لے گئی

بیت

صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد | یک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد
شکاری نہ ہر بار مارے شکار | بگھیرا اسے کھائے ایک دن اے یار
شکاری نہ ہر بار شکار لے جائے گا | ایک روز تو دیکھے گا کہ بگھیرا اسے کھا جائے گا

دیگر صیّاداں دریغ خوردند وملامتش کردند کہ چنیں صیدے در دامت افتاد ونہ توانستی
دوسرے شکاریوں نے افسوس کیا اور اسے ملامت کی کہ ایسا شکار تیرے جال میں پھنسا اور طاقت نہ رکھ سکا تو
نگاہ داشتن گفت اے برادراں چہ تواں کرد مرا روزی نبود اورا ہمچنیں روزی ماندہ
(اسکی) حفاظت کی اس نے کہا اے بھائیوں کیا کیا جائے وہ میری روزی نہ تھی اور اس کی اسی طرح روزی باقی رہ گئی تھی
حکمت: صیاد بے روزی در دجلہ نگیرد وماہی بے اجل بر خشکی نمیرد
حکمت: شکاری بے روزی دجلہ میں سے بھی نہ پکڑے (شکار) اور مچھلی بے موت خشکی پر بھی نہ مرے گی

اس حکایت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ جو نعمت حاصل ہونے کے بعد ہاتھ سے نکل جائے اسے من جانب اللہ سمجھ کر صبر کرنا چاہئے اور اس پر افسوس کرنے سے اپنی جان نہ گھٹانا چاہئے۔

تشریح الفاظ: شد بمعنی رفت، گیا، آب جو نہر کا پانی، یا نہر سے پانی، آرد دراصل آورد تھا بمعنی لادے، دام جال، پلنگ بگھیرا جو چیتے سے الگ ہوتا ہے جسے تیندوا بھی کہتے، شیر کا دشمن ہوتا ہے، اور شیر سے بھی زیادہ اونچی اڑان اور لمبی کود لگا دیتا ہے بعض لوگ اسے چیتا کہتے ہیں یہ غلط ہے جیسا کہ غیاث اللغات میں صاف لکھا

کہ اہل ہند پلنگ بمعنی چیتا کہتے ہیں غلط ہے، لغات کشوری میں بھی پلنگ کو چیتے سے الگ دوسرا جانور بتایا اور اسے ہندی میں باگھ بھی کہتے ہیں دیہاتی کہاوت ہے شیر کا بھائی بگھیرا وہ کودے نو یہ کودے تیرہ یعنی شیر کے مثل کود اور بہادری میں بگھیرا شیر کودے چھلانگ مارے نو ہاتھ تو وہ مارے تیرہ ہاتھ، فافہم۔ دریغ خوردند افسوس کیا انھوں نے یعنی مطلق جمع غائب، چنیں صیدے یے تعظیم کے لئے، ایسا بڑا شکار، نتواں نستی نہ طاقت رکھ سکا تو، نگاہ داشتن (او) لفظ او محذوف ہے جو نگاہ داشتن کا مضاف الیہ ہے، اس کے محفوظ رکھنے کی، اس کے سنبھالنے کی، اور ہمچنیں اور اس کی اسی طرح، روزی ماندہ یعنی روزی باقی ماندہ بود، روزی باقی رہ گئی تھی۔

حکایت

دست وپا بریدۂ ہزار پائے را بکشت صاحبدلے برو بگذشت

ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے نے مراد لاٹھی یا سانپ ہے) ہزار پاؤں والے کو مراد کنکھجورا کو مار ڈالا ایک صاحب دل (اللہ والا) اس پر سے (وہاں سے) گذرا

وگفت سبحان اللہ باہزار پائے کہ داشت چوں اجلش فراز آمد از بیدست وپائے گریختن نتوانست

اور بولا سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤں کے (جو تھے) جب اس کی موت سامنے آئی بے ہاتھ اور پاؤں والے سے بھاگنے کی نہ طاقت رکھ سکا (نہ بھاگ سکا)

قطعہ

چوں آید زپے دشمنِ جانستاں	بہ بندد اَجل پائے مردِ دواں
آئے تیرے پیچھے دشمن جس زماں	موت باندھے پاؤں تیرے اے جواں
جب آئے پیچھے سے دشمن جان لینے والا	باندھ دیتی ہے موت دوڑنے والے مرد کے پاؤں
دراں دم کہ دشمن پیاپے رسید	کمانے کیانی نباید کشید
جب لگاتار آئے دشمن اس زماں	نہ اٹھا ہتھیار اور اپنی کمان
جس وقت میں کہ دشمن پے در پے پہونچا	کیانی کمان نہ چاہئے کھینچنا

جب جان لیوا دشمن پیچھے سے آکھڑا ہو پھر بھاگنے کی طاقت نہیں رہتی پھر آگے بتا رہے ہیں کہ جب دشمن کی فوج یا کتنے ہی دشمن لگاتار آپہونچے پھر عمدہ کمان کھینچنے سے اور ہتھیار اٹھانے سے کیا فائدہ لیکن اگر جہاد میں ہو تو مرتے مرتے بھی لڑتے ہوئے شہید ہونا چاہئے۔

تشریحِ الفاظ: دست وپا بریدہ مراد سانپ، یالاٹھی، ہزار پائے کنکھجور، چوں اجلش جب اس کی موت، فراز آمد سامنے آئی، فراز آگے، سامنے، گریختن نتوانست محاوری ترجمہ نہ بھاگ سکا، چوں آید جب آوے، زپے پیچھے سے، دشمن جانستاں مرکب توصیفی جان لینے والا دشمن، جان لیوا دشمن، اسم فاعل سماعی ہے، اجل موت، جمع آجال، پائے مردِ دواں مرکب اضافی پائے مضاف، مردِ دواں مرکب توصیفی ہے، مرد موصوف ہے دواں صفت ہے، اور مردِ دواں اسم فاعل سماعی ہے دوڑنے والا مرد، ترجمہ ہوا دوڑنے والے مرد کے پاؤں، دراں دم اس گھڑی میں، جس وقت میں، پیاپے پے در پے، لگاتار، دشمن بظاہر مفرد ہے بمعنی جمع یعنی بہت سے دشمن کہ لگاتار کتنے ہی آدمی پہونچنے والے ہوں گے نہ کہ ایک یا مراد دشمن سے فوج دشمن ہے یعنی جس وقت لگاتار دشمن کی فوج پہونچی، کمان کیانی کیانی کمان، عمدہ کمان جو شاہوں کے لائق ہو، یہ منسوب ہے بادشاہان کیان کی طرف ایران کے بادشاہوں کو مؤرخین نے چار حصوں پر تقسیم کیا اول ملوک پیشینین، جن کا اول کیومرث اور آخر کیاؤس ہے، دوسرے ملوک کیا جو کیخسرو سے شروع ہوکر اسکندر بن داراب پر ختم ہوتے ہیں، تیسرے اشکانیاں جو قباد سے شروع ہوکر بہرام پر ختم ہوتے ہیں، چوتھے ساسانی جو اردشیر بابکاں سے شروع ہوکر یزدجرد پر ختم ہوتے ہیں، حکایت کا مقصد پہلے آچکا۔

حکایت

ابلہے را دیدم سمین وخلعتے ثمین در بر و مرکبِ تازی در زیر و قصبے مصری
ایک بے وقوف کو دیکھا میں نے (جو) موٹا تازہ اور قیمتی جوڑا سینے میں (پہنے ہوئے) اور عربی گھوڑا نیچے اور مصری قصب
بر سر کسے گفت سعدی چگونہ ہمی بینی ایں دیبائے معلّم بریں حیوانِ لا یعلم گفتم
سر پر لئے ہوئے کسی نے کہا اے سعدی کس طرح دیکھتا ہے تو یہ منقش دیبا اس بے علم جانور پر میں نے کہا

تشریحِ الفاظ: ابلہے ایک بیوقوف، یے وحدت کی، سمین موٹا، خلعتے یے توصیفی، ثمین قیمتی ایک قیمتی جوڑا، در بر سینے میں مراد بدن میں، مرکب تازی تیز رو گھوڑا، نیز عربی گھوڑا کہ وہ سب سے تیز ہوتا ہے، در زیر نیچے، اس پر سوار، قصب ایک ریشمین مصری کپڑا ہے، دیبائے معلم منقش دیبا، حیوان لایعلم بے علم حیوان، ۔جانور،



قَد شَابَہ بالوریٰ حِمارٌ   عِجلًا جَسدًا لہٗ خُوارٌ
ہے مشابہ خلق کے یہ ہے گدھا   گویا بچھڑا با جسم ہے بولتا
بالتحقیق مشابہ ہوا مخلوق (انسانوں) کے گدھا ایک بچھڑا جس کے جسم ہے اس کے لئے گائے کی سی آواز ہے

گفتہ اند یک طلعتِ زیبا بہ از ہزار خلعتِ دیبا

کہا ہے لوگوں نے ایک خوبصورت چہرہ بہتر ہے دیبا کے ہزار جوڑوں سے



شریف اگر متضعّف شود خیال مبند　　کہ پائگاہ بلندش ضعیف خواہد شد

نہ سمجھنا گر شریف از حد ضعیف　　کہ بلند رتبہ اس کا ہو ضعیف

شریف اگر کمزور ہو جائے تو خیال مت باندھ (مت کر)　　کہ اس کا بلند مرتبہ بھی کمزور ہو جائے گا

در آستانۂ سیمیں بہ میخِ زر بزند　　گماں مبر کہ یہودی شریف خواہد شد

گو چاندی کی چوکھٹ میں ہوں سونے کی میخ　　نہ سمجھنا کہ یہودی ہو شریف

اور اگر چاندی کی چوکھٹ میں سونے کی میخ ماریں (جڑیں) گمان مت کر کہ یہودی شریف ہو جائے گا باوجود ایسی چوکھٹ رکھنے کے



بآدمی نتواں گفت ماند ایں حیواں　　مگر دُراعۂ دستار ونقش بیرونش

آدمی جیسا نہیں ہے یہ حیوان　　پر لباس اور ظاہری نقش ونگار

نہیں کہا جاسکتا آدمی کے مشابہ ہے یہ حیوان　　مگر لباس اور پگڑی اور اس کا ظاہری نقش ونگار

بگرد در ہمہ اسبابِ مُلک وہستی او　　کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش

دیکھ کل اسباب اس کا اور ذات　　نہ حلال ہے کچھ مگر سر لے اتار (یعنی اس کا خون بہانا)

تو گھوم اس کے تمام اسباب اور ملکیت اور ہستی میں (یہ شعر بطور مزاح کے ہے نہ بطور حقیقت کے)

کہ کوئی چیز نہ دیکھے گا تو حلال سوائے اس کے خون کے

تشریح الفاظ: یک طلعت زیبا ایک خوبصورت چہرہ، طلعت، چہرہ، زیبا، خوبصورت، خلعت جوڑا، دیبا نام ریشمین قیمتی کپڑے کا، متضعف کمزور، پائگاہ بلندش اس کا بلند مرتبہ، مرکب اضافی ہے، ضعیف کمزور، ور اور اگر، آستانۂ سیمیں چاندی کی چوکھٹ، بہ میخ زر سونے کی میخ، بزند ماریں یعنی اس چوکھٹ میں سونے کی میخ جڑیں اور ایسی چوکھٹ یہودی کی ہو پھر بھی وہ شریف نہ ہوگا، بآدمی نتواں گفت الخ نتواں گفت محاوری ترجمہ ہوا نہیں کہا جاسکتا، ماند بآدمی ایں حیواں مشابہ ہے آدمی کے یہ حیواں، دُراعہ لباس، کرتا، دستار پگڑی، نقش بیرونش اس کا باہر اور ظاہر کا

نقش ونگار، اسباب سامان، ملک ملکیت، ہستی وجود، ذات، ترکیب عربی شعر کی:

قَد شابَہ بالوریٰ حِمارٌ ☆ عِجلًا جَسدًا لَہُ خُوارٌ

قد حرف تحقیق، شابہ فعل، بالوری جار با مجرور متعلق از فعل شابہ، حمارٌ فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، عجلا مبدل منہ، جسدًا بدل دونوں مل کر مفعول ہوا فعل محذوف اخرج کا پھر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، لہٗ جار با مجرور متعلق ثابتٌ محذوف اسم فاعل کے، خوارٌ اس کا فاعل، ثابتٌ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

اس حکایت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ عاقل آدمی کو چاہئے کہ جب وہ کسی جاہل اور نااہل کو صاحب جاہ اور مال ودولت والا دیکھے اپنی غربت اور نصیبے کی شکایت زبان پر نہ لائے اور اپنی عقل اور علم اور شرافت وغیرہ اور نیز نیک اولاد کو اس سے بدر جہا بہتر جانے اور اپنی اس حالت پر قناعت اور صبر کرے۔

حکایت

دزدے گدائے را گفت شرم نمیداری از برائے جوئے سیم دست

حکایت: ایک چور نے ایک فقیر سے کہا شرم نہیں رکھتا ہے تو کہ جو بھر چاندی کے واسطے ہاتھ

پیشِ ہر لئیم دراز کردن گفت

ہر کمینہ کے آگے دراز کرنا و پھیلانا اس نے کہا

بیت

دست دراز پئے یک حبۂ سیم　　به که ببرند بدانگے دو نیم

مانگنا اچھا تیرا ایک حبہ سیم　　کہ ہاتھ کے ہوں دانگ لے کر کے دو نیم

ہاتھ دراز کرنا پھیلانا ایک رتی چاندی کے واسطے بہتر ہے (اس سے) کہ کاٹیں لوگ (ہاتھ) ایک دانگ کے بدلے اور کردیں دو حصے

اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ چوری کرنا اور بھیک مانگنا ہیں تو دونوں برے البتہ چوری زیادہ برا اور بڑا گناہ ہے اس سے ہاتھ بھی خراب اور آخرت بھی۔

تشریح الفاظ: دزدے یے وحدت کی ایک چور، از برائے واسطے، جوئے سیم ایک جو بھر چاندی، پیش ہر لئیم ہر کمینے کے آگے، دراز کردن لمبا کرنا، پھیلانا، از پئے واسطے، یک حبۂ سیم ایک رتی بھر چاندی، بہ کہ بہتر کہ بمعنی از بہتر ہے اس سے کہ، ببرند کہ کاٹیں، بدانگے ب عوض کے لئے، ایک دانگ کے بدلے جو درم کا چھٹا حصہ

ہوتا ہے، دونیم دو حصے یعنی کاٹ کر ہاتھ کے دو ٹکڑے اور دو حصے کر دیں جب چوری کا انجام یہ ہے اس سے مانگنا اچھا گو بذات خود وہ بھی ہے برا۔

حکایت

مشت زنے را حکایت کنند کہ از دہر مخالف بفغاں آمدہ بود واز حلقِ فراخ

ایک پہلوان کی حکایت بیان کرتے ہیں جو مخالف زمانے سے گھبرا گیا تھا اور چوڑے حلق

ودستِ تنگ بجاں رسیدہ شکایت پیشِ پدر برد واجازت خواست کہ عزم سفر

اور تنگ ہاتھ کی وجہ سے جان سے عاجز تھا شکایت باپ کے پاس لے گیا اور اجازت چاہی کہ سفر کا ارادہ

دارم مگر بقوتِ بازو دامنِ کامے فراچنگ آرم کہ بزرگاں گفتہ اند

رکھتا ہوں میں شاید قوتِ بازو سے کسی مقصد کا دامن پکڑ لوں کہ بزرگوں نے کہا ہے

بیت

فضل وہنر ضائع ست تا ننمایند عود بر آتش نہند ومشک بسایند

فضل وہنر ضائع جب تک نہ دکھائیں عود آتش پر رکھیں اور مشک گھسائیں

فضل وہنر بیکار ہے جب تک نہ دکھلاویں عود کو آگ پر رکھتے ہیں اور مشک کو گھستے ہیں

پدر گفت اے پسر خیالِ محال از سر بدر کن وپائے قناعت در دامنِ سلامت کش

باپ نے کہا اے بیٹے محال خیال سر سے نکال اور قناعت کا پاؤں سلامتی کے دامن میں کھینچ (قناعت اختیار کر کے ایک کونے میں بیٹھ)

کہ خرد منداں گفتہ اند دولت نہ بکوشیدن ست وچارۂ آں کم جوشیدن ست

کہ عقلمندوں نے کہا ہے دولت کوشش کرنے سے نہیں ہے (حاصل) اور اس کا علاج وتدبیر کم ابلنا (صبر کرنا ہے)

شعر

کس نتواند گرفت دامنِ دولت بزور کوششِ بیفائدہ ست وسمہ برابروئے کور

کوئی دولت کو نہ پائے کر کے زور ہے عبث وسمہ ہر اوپر ابروئے کور

کوئی نہیں طاقت رکھتا پکڑنے کی دولت کا دامن طاقت سے (اس میں) کوشش بے فائدہ ہے (جیسے) وسمہ اندھے کی بھوں پر (بے کار ہے) تقدیر میں مال نہ ہو زبردستی کیسے لے پھر بھی کوشش کرنا بیکار ہے جیسے کسی اندھے کے بالوں پر خضاب لگانا۔

فرد

اگر بہر سر مویت ہنر دو صد باشد	ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد
گر ہنر ہر بال میں دو سو مدام	بخت بد گر ہے ہنر نہ دے گا کام
اگر تیرے ہر بال میں ہنر دو سو ہوں	ایک ہنر بھی کام نہ آئے گا جب نصیبہ برا (خراب) ہو

ہنر بھی کیا کام دے جب قسمت ساتھ نہ دے۔

بیت

چہ کند زور مندِ واژوں بخت	بازوئے بخت بہ کہ بازو سخت
کیا کرے گا زور مند بد بخت	بازوئے بخت اچھا ہے نہ بازو سخت
کیا کرے گا طاقتور اوندھے نصیبہ والا	نصیبہ کا بازو بہتر ہے سخت بازو سے

یعنی بعض موقعہ پر اگر نصیبہ ساتھ دے اور مال دولت حاصل ہو یہ اس سے اچھا کہ نصیبہ ساتھ نہ دے اور غربت ہو گو بدن میں طاقت ہو۔

تشریح الفاظ: مشت زنے پہلوان، طاقتور آدمی، از دہر مخالف مرکب توصیفی مخالف زمانہ سے، بفغان آمدہ بود بہ میں، فغاں شور، شور میں آیا تھا، پریشان تھا، گھبرا گیا تھا، حلق فراخ مرکب توصیفی، کشادہ، چوڑا حلق، بہ جاں رسیدہ جاں کو پہونچا تھا، محاوری ترجمہ جان سے عاجز تھا، عزم سفر مرکب اضافی، سفر کا ارادہ، مگر بقوتِ بازو مگر شاید، بہ از سے، قوتِ بازو بازو کی طاقت، دامن کامے مرکب اضافی، کسی مقصد کا دامن، فرا چنگ آوردن پکڑنا، اور یہاں مضارع ہے، پکڑلوں گا، تا ننمایند جب تک نہ دکھادیں، ظاہر نہ کریں، عود اگر جو ایک خوشبودار لکڑی ہے، از سر بدر کردن سر سے نکالنا، پائے قناعت مرکب اضافی، قناعت کا پاؤں، در دامن سلامت سلامتی کے دامن میں کھینچ، قناعت اختیار کر ایک کونے میں بیٹھ جا، نتواند گرفت یہ فارسی محاورہ ہے نہیں پکڑ سکتا، وسمہ نیل کے پتوں کا رنگ جو عورتیں اپنی ابرو (بھوؤں پر لگاتی ہیں) مگر اندھے کی ابرو پر لگانا بے سود ایسے ہی زبردستی دولت حاصل کرنا بے سود جب نصیبہ ساتھ نہ دے اگلا اشعار اسی بارے میں ہیں، اگر بہر سرِ مویت سر زائد ہے ب در کے معنی میں اگر ہر بال میں، ہنر دو صد ہنر دو سو، باشد ہوں، زور مند موصوف، طاقت ور، واژوں بخت صفتِ مرکب بمعنی اوندھا نصیبہ یعنی اوندھے نصیبہ والا طاقتور، بازوئے بخت نصیبہ کا بازو، بہ بہتر ہے، کہ بمعنی از، بازوئے سخت یعنی سخت اور طاقتور بازو

ہے، یعنی نصیبہ، طاقت سے بہتر ہے۔

پسر گفت اے پدر فوایدِ سفر بسیار ست از نزہت خاطر و جرِّ منافع و دیدنِ عجایب وشنیدنِ غرائب

بیٹا بولا اے ابا سفر کے فائدے بہت ہیں یعنی طبیعت کی تفریح اور نفعوں کا حاصل کرنا اور عجائبات کا دیکھنا اور انوکھی باتوں کا سننا

و تفرّجِ بُلدان و محاورتِ خُلّان و تحصیلِ جاہ و ادب و مزیدِ مال و مکتسب و معرفت یاراں

اور شہروں کی سیر اور دوستوں سے بات چیت اور مرتبہ اور ادب کا حاصل کرنا اور مال اور کمائی کی زیادتی اور دوستوں کی جان پہچان

و تجربتِ روزگار چنانکہ سالکانِ طریقت گفتہ اند

اور زمانہ کا تجربہ جیسا کہ سالکانِ طریقت طریقت پر چلنے والوں نے کہا ہے



تا بدکّانِ خانہ در گروی　　　　ہرگز اے خام آدمی نشوی

ہے مقید جب تلک گھر میں اخی　　　　ہرگز اے تو خام نہ ہو آدمی

جب تک گھر کی دوکان میں گروی ہے تو (یعنی گھرا ہوا ہے تو) ہرگز اے ناتجربہ کار آدمی (مجرب) نہ ہوگا تو

برو اندر جہاں تفرّج کن　　　　پیش ازاں روز کز جہاں بروی

سیر تفریح جا جہاں میں کرکے دیکھ　　　　اس سے پہلے کہ چلے یہاں سے اخی

جا دنیا میں سیر کر (تفریح کر)　　　　اس دن سے پہلے کہ دنیا سے جاوے تو

تشریحِ الفاظ: فوایدِ سفر فوائد فائدہ کی جمع، سفر کے فائدے، از نزہت خاطر از جنسیہ ہے یعنی از جنس نزہت خاطر، دل کی تفریح کی قسم سے الخ نزہت پاکیزگی، پاک ہونا دل کا غم اور رنج سے، تفریح، یعنی خوشی دل کی، خاطر دل میں آنے والی بات، مجازاً بمعنی دل، طبیعت، جرِّ منافع جرّ کھینچنا، حاصل کرنا، منافع نفع کی جمع ہے، عجائب عجیب کی جمع جسے دیکھ کر یا سن کر تعجب ہو، غرائب غریب کی جمع انوکھی، اجنبی، نیز غریب بمعنی مسافر، فقیر اور جس کے پاس بقدر نصاب مال نہ ہو، تفرجِ بلدان تفرج سیر و تفریح، بلدان جمع بلد کی بہت سے شہر، ومحاورت ایک کا دوسرے سے بات چیت کرنا، خلّان جمع خلیل کی، بہت سے دوست، یعنی دوستوں سے ہم کلام ہونا اور بات کرنا، مکتسب کمائی وہنر، تا بدکّان خانہ در گروی جب تک گھر کی دوکان میں با بمعنی در میں کہ آگے صلہ در ہے، گروی مشتق از گرو بمعنی رہن، جب قرض لے کر کسی چیز کو گروی رکھتے ہیں وہ گھر جاتی ہے تا ادائے قرض، مطلب یہ ہوا جب تک تو گھر میں گھرا ہوا ہے، خام مراد ناتجربہ کار آدمی، آدمی نشوی یعنی تجربہ کار آدمی نہ ہوگا جب تک سفر نہ کرے گا، تفرج سیر و تفریح کرنا۔

پدر گفت اے پسر منافعِ سفر چنیں کہ تو گفتی بے شمار ست لیکن مُسَلّم پنج طائفہ راست
باپ نے کہا اے بیٹے سفر کے منافع جیسا کہ تونے کہا بیشمار ہیں لیکن مناسب پانچ جماعت قسم کے لئے ہیں
نخستیں بازرگانے را کہ باوجودِ نعمت ومُکنت غلاماں وکنیزاں دارد وشاگردانِ چابک
اول ایسے تاجر کے لئے جو باوجود دولت اور قدرت کے غلام اور لونڈیاں رکھے اور چست نوکر
ہر روز بشہرے وہر شب بمقامے وہر دم بتفرّج گاہے وہر لحظہ از نعیم دنیا متمتّع
ہر دن ایک شہر میں اور ہر رات ایک نئے مقام میں قیام کرے اور ہر دم ہر گھڑی ایک تفریح گاہ میں
اور ہر گھڑی دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے والا (اٹھاتا ہے)

قطعہ

منعم بکوہ ودشت وبیاباں غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد وبارگاہ ساخت
کوہ وصحرا میں نہیں منعم غریب
خیمہ گاڑا اور کیا دربار ساتھ (یعنی ساتھ) (فوراً)
مالدار پہاڑ اور جنگل اور بیاباں میں مسافر نہیں
جہاں بھی گیا خیمہ گاڑا اور دربار بنا لیا
واں راکہ بر مرادِ جہاں نیست دسترس
درزادِ بوم خویش غریب ست وناشناخت
اور جو کوئی غریب ہے نامراد
اس کی بستی میں نہیں اس کی شناخت
اور جس کو دنیا کی مراد پر نہیں ہے قدرت
وہ اپنی جائے پیدائش میں مسافر ہے اور اجنبی

دوم عالمے کہ بہ منطقِ شیریں وقوّتِ فصاحت ومایۂ بلاغت
دوسرے وہ عالم جو میٹھی گفتگو اور فصاحت کی قوت اور بلاغت کی پونجی کے ذریعہ
ہر جا کہ رود بخدمتِ او اِقدام نمایند واکرام کنند
جہاں جائیگا لوگ اس کی خدمت کرنے کے لئے پیش قدمی کریں گے اور (اس کی) عزت کریں گے

قطعہ

وجودِ مردم دانا مثال زرّ طلاست
کہ ہر کجا کہ رود قدر وقیمتش دانند
مرد عالم ہے مثالِ زر اچھی
جہاں جائے قدر وقیمت جانیں لوگ
عالم آدمی کا وجود خالص سونے کے مثل ہے کہ وہ جہاں بھی جائے گا اس کی قدر وقیمت جانیں گے لوگ

بزرگ زادۂ ناداں بشہروا ماند　　　　که در دیار غریبش بہیچ نستانند

بڑے کا نا اہل بستی میں عبث　　　　اور سفر میں اس کو نہ پوچھیں گے لوگ

انپڑھ بزرگ زادہ اپنے شہر میں بھی عاجز ہوتا ہے کیوں کہ اجنبی جگہ میں اسے کوڑی کو بھی نہیں پوچھتے

تشریح الفاظ: منافعِ سفر نفع کی جمع، سفر کے منافع، مسلّم مانا ہوا، مناسب، پنج طائفہ پانچ جماعت، مراد پانچ قسم کے لوگ، مکنت قدرت، غلاماں جمع غلام کی مملوک، زرخرید کنیزاں، جمع کنیز کی، بمعنی باندی، شاگردان جمع شاگرد کی، مراد نوکر، چابک چست، شاگردانِ چابک مرکب توصیفی، بشہرے ایک شہر میں، بمقامے ایک جگہ میں، بفرج گاہے ایک تفریح گاہ میں یے وحدت کے لئے ہے، ہر دم ہر آن، ہر وقت، ہر لحظہ ہر گھڑی، از نعیم دنیا دنیا کی نعمت سے، متمتع فائدہ پانے والا، یا فائدہ حاصل کرنے والا، حاصل کرتا ہے، اسم فاعل بمعنی حال ہے، منعم مالدار، غریب مسافر، اجنبی، خیمہ زد خیمہ گاڑا اس نے، بارگاہ ساخت فعل ماضی مرکب دربار بنالیا اس نے، دسترس قدرت، زاد بوم انسان کی جائے پیدائش، پیدائشی وطن، ناشناخت حاصل مصدر ہے، بے پہچان آدمی جسے وہاں کوئی نہ جانتا ہو، دوم عالمے دوسرا جس کے لئے سفر مناسب ہے ایسا عالم ہے جو بہ منطق شیریں میٹھی گفتگو، وقوت فصاحت اور فصاحت کی قوت یہ مرکب اضافی ہے، ومایۂ بلاغت اور بلاغت کی پونجی، اقدام نمایند یعنی اس کی خدمت کے لئے پیش قدمی کریں گے، اکرام عزت، کنند کریں گے، وجود مردم دانا وجود مراد ذات، دانا عالم، زر سونا، طلا سونا، طلا زائد ہے، کہ از، اور طلا تاکید کے لئے یعنی خالص سونا، نادان انجان، ان پڑھ، جاہل، بشہر واماند یعنی اپنے شہر میں واماند عاجز رہ جاتا ہے، ہیچ کچھ بھی نہیں، نیز بمعنی کوڑی کہ اس کی بھی کچھ قیمت نہیں ہوتی، آب کس بہیچ نستانند کا ترجمہ ہوا کہ کوئی اسے کوڑی کے بدلے نہیں لیتا نہیں پوچھتا یعنی اسے کوئی معمولی چیز بھی نہیں دیتا۔

سوم خوبروئے کہ درونِ صاحبدلاں بمخالطتِ او میل کند کہ بزرگاں گفتہ اند

تیسرے ایسا خوبصورت کہ صاحبدلوں کا دل اس سے میل جول کی طرف میلان کرے (جھکے) اس لئے کہ بزرگوں نے کہا ہے

اندکے جمال بہ از بسیاریئے مال وگویند روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ ست و

تھوڑا سا جمال (خوبصورتی) بہتر ہے بہت سارے مال سے اور کہتے ہیں لوگ حسین چہرہ زخمی دلوں کا مرہم ہے اور

کلیدِ درہائے بستہ لا جرم صحبتِ او ہمہ جا غنیمت شناسند وخدمتش را مِنّت دانند

بند دروازوں کی چابی ہے یقیناً اس کی صحبت کو ہر جگہ غنیمت سمجھتے ہیں لوگ اور اس کی خدمت کرنے کو احسان جانتے ہیں اپنے اوپر

قطعہ

شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بیند　ور برانند بقہرش پدر و مادرِ خویش

خوبرو ہر جا عزیز ہے با مقام　والدین غصہ میں اس کو دیں نکال

معشوق جہاں بھی جاوے عزت وحرمت دیکھے گا اور اگرچہ نکال دیں ناراضگی سے اسے (اس کے) اپنے ماں باپ

پرِ طاؤس در اوراقِ مصاحف دیدم　گفتم ایں منزلت از قدر تو می بینم بیش

قرآن میں طاؤس کے پر دیکھے جو میں　بولا میں رتبہ تیرا تجھ سے ثِقال (وزنی)

مور کے پر قرآن کے اوراق میں دیکھے میں نے　بولا میں یہ مرتبہ تیری قدر سے بھی دیکھتا ہوں میں زیادہ

گفت خاموش کہ ہرکس کہ جمالے دارد　ہر کجا پائے نہد دست بدارندش پیش

بولا وہ چپ رہ جو رکھے ہے جمال　ہر جگہ پائے وہ عزت باکمال

اس نے کہا چپ رہ جو شخص حسن رکھتا ہے　جہاں قدم رکھے گا لوگ اس کی تعظیم کریں گے

قطعہ

چوں در پسر موافقت و دلبری بود　اندیشہ نیست گر پدر از وے بری بود

موافقت بیٹے میں جب کے دل بری ہو　نہ فکر گر والدین اس سے بری ہوں

جب بیٹے میں محبت اور دلبری ہوئے　کوئی فکر نہیں اگر باپ اس سے بری (بیزار) ہووے

او جوہرست گو صدف اندر میان مباش　درِّ یتیم را ہمہ کس مشتری بود

ہے وہ جوہر گو صدف نہ بیچ ہو　قیمتی موتی کے سب ہی مشتری ہوں

وہ تو قیمتی موتی ہے کہہ (چاہے) سیپی میں نہ ہو　درِ یتیم کے سب آدمی خریدار ہوتے ہیں

تشریح الفاظ: خوبروے یے توصیفی ہے ایسا خوبصورت، صاحبدلاں صاحبدل کی جمع بمعنی دل والے، یا عاشق لوگ، مخالطت از مفاعلت میل جول رکھنا ایک کا دوسرے سے، یہاں مراد عاشقوں کا اس سے میل جول رکھنا، میل میلان، اندک جمال تھوڑا جمال، خوبصورتی، از بسیار یئے مال یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف یعنی بہتر ہے بہت سے مال سے، بظاہر دلی میلان صاحبِ مال کی طرف اتنا نہیں ہوتا جتنا صاحب جمال کی طرف، روئے زیبا خوبصورت حسین چہرہ، مرہم دلہائے خستہ مرکب اضافی، زخمی دلوں کا مرہم جیسے صرف مرہم سے زخم کو سکوں ملے

ایسے ہی حسین کے چہرہ دیکھنے سے عاشقوں کے دل کو چین سکون ملے، کلید چابی، دریائے بستہ بند دروازے مرکب توصیفی، لاجرم یقیناً، غنیمت شناختن غنیمت سمجھنا، جاننا، منت احسان، دانند جانیں یعنی حسین کی خدمت کرنے کو الٹا اپنے اوپر احسان جانیں گے، عاشق اسے اچھی طرح جانیں اور مانیں، شاہد معشوق، عزت وحرمت دونوں مشترک لفظ ہیں، بقہرش ب از، قہر زبردستی، غصہ، ناراضگی، دراوراق مصاحف ورق کی جمع مصاحف، قرآن کریم، منزلت مرتبہ، غلبہ، وقدرِتو تیری قدر، حیثیت سے زیادہ، جمالے دارد یے تکثیر کے لئے یعنی جو زیادہ حسن، جمال رکھے، ہرکجا جہاں کہیں، پائے نہد پاؤں رکھے گا (جائے گا) دست بدارندش پیش دراصل یوں تھا دست پیشنش بدارند، اور فارسی میں دست پیش کسے داشتن کا محاوری ترجمہ ہے کسی کی تعظیم کرنا، اس لئے یہاں اس کا ترجمہ یہ ہوا لوگ اس کی تعظیم کریں ایک شارح نے لکھا، دست بدارندش پیش، ہاتھ رکھیں گے لوگ اس کے سامنے یعنی اس کے لئے ہاتھوں کا فرش بچھادیں گے مگر پہلا محاوری ترجمہ زیادہ مناسب ہے۔ پسر لڑکا، بیٹا، موافقت از مفاعلت یہاں محاوری اور لازمی معنی محبت، انسیت، دلبری کسی کا دل اچک لینا، یعنی اپنی محبت کے لئے، اندیشہ فکر، رنج، بری جدا، بیزار، الگ، چھٹکارہ پانے والا مقدمہ وغیرہ سے، جوہر موتی، صدف سیپی جس میں موتی ہوتا ہے، یہاں مراد والدین کا گھر، دریتیم مراد وہ موتی جو سیپی میں اکیلا ہوا سے گوہر (یکدانہ بھی) کہتے ہیں وہ زیادہ قیمتی ہوتا ہے اس لئے مراد قیمتی ہے، مشتری خریدار حاشیہ گلستاں مترجم قاضی سجاد حسین صاحب مرحوم یعنی ایسا خوبصورت حسین لڑکا گو اسے اس کے والدین کسی وجہ سے ناراض ہوکر نکالدے اس کے خریدار اور چاہنے والے بہت ہیں کہ وہ بذاتِ خود حسین ہے۔

چہارم خوش آوازے کہ بہ حنجرۂ داؤدی آب از جریان ومرغ از طیران باز دارد

چوتھے ایسا اچھی آواز (والا) جو داؤدی گلے کے ذریعہ پانی کو بہنے سے اور پرندوں کو اڑنے سے روک دے

پس بوسیلتِ آں فضیلت دل مشتاقاں صید کند وارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند

پس اس فضیلت کے ذریعہ مشتاقوں کے دل کو شکار کرے اور صاحبِ باطن لوگ اس کی ہمنشینی میں رغبت کریں

وبانواع خدمت کنند

اور طرح طرح کی خدمت کریں



سَمْعِی اِلیٰ حُسْنِ الْأَغَانِی

اچھے گانوں کی طرف ہیں میرے کان

میرا کان نغموں کے حسن کی طرف ہے (لگا ہوا)

مَنْ ذَا الَّذِی جَسَّ الْمَثَانِی

ستار کو کس نے بجایا اس زماں

کون ہے جس نے چھیڑ دیا ستار کو

پنجم پیشہ ورے کہ بہ سعی بازو کفافے حاصل کند تا آبروۓ از بہر لقمہ ریختہ نگردو
پانچویں ایسا پیشہ ور جو بازو کی کوشش (کمائی سے) گذارے کے موافق روزی حاصل کرے تا کہ آبرو لقمہ کے واسطے برباد نہ ہووے

چنانکہ بزرگاں گفتہ اند

جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے

قطعہ

گر بغریبی رود از شہر خویش — سختی ومحنت نکشد پنبہ دوز
گر سفر میں جائے اپنے شہر سے — سختی محنت کو نہ کھینچے پنبہ دوز
اگر سفر میں چلا جاوے اپنے شہر سے (جدا ہوکر) — (تاہم) سختی اور محنت نہ کھینچے گا (اٹھائیگا) دُھنیا
در بخرابی فتد از مُلکِ خویش — گر سنہ خفتد مَلِک نیمروز
جائے اُجڑی جا ملک کو چھوڑ کر — وہاں بھوکا سوئے شاہِ نیم روز
گر اجاڑ جگہ میں چل پڑے اپنے ملک سے (دور ہوکر) تو بھوکا سوئیگا نیم روز کا بادشاہ بھی

چنیں صفتہا کہ بیان کردم اے پسر در سفر موجبِ جمعیتِ خاطرست وداعیۂ طیبِ عیش
اس طرح کی صفات (باتیں) جو بیان کی میں نے اے بیٹے سفر میں دلجمعی کا سبب ہیں اور زندگی کی خوبی کا داعیہ (ذریعہ)
وآنکہ ازیں جملہ بے بہرہ ست بخیالِ باطل در جہاں برود ودیگر
اور جو ان تمام باتوں سے بے نصیب ہے (محروم ہے) باطل خیال کے ساتھ دنیا میں جائے گا اور پھر
کسش نام ونشان نشنود

کوئی اس کا نام ونشان نہ سنے گا

قطعہ

ہر آنکہ گردشِ گیتی بکین او برخاست — بغیر مصلحتش رہبری کند ایام
مخالف ہوئی جس کے گردش زمان کی — دکھائیں نہ راہ خوب ایام ہیں
جس آدمی سے زمانہ کی گردش کینہ وری کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی بغیر مصلحت کے اس کو رہبری کرے گا (راہ دکھائے گا) زمانہ

کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید | قضا ہمی بردش تا بسوئے دانہ ودام
کبوتر دوبارہ جو گھر خود نہ دیکھے | قضا ڈالے ایک دن اسے دام میں
جو کبوتر کہ پھر (اپنا) گھونسلہ نہ دیکھے گا | قضا لیجاتی ہے اُسے دانہ اور جال کی طرف

تشریحِ الفاظ: چہارم چوتھا، خوش آوازے ایسا اچھی آواز والا، یے توصیف کے لئے ہے، حنجرۂ داؤدی داؤدی گلا، بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سن کر پرندے اڑتے ہوئے رک جاتے تھے اور دریا کا پانی بہنا بند ہوجاتا تھا اللہ اکبر کیا آواز تھی، جریان جَرٰی یجری کا مصدر ہے بمعنی جاری ہونا، بہنا، مرغ پرند، طیران مصدر ہے بمعنی اڑنا، دل مشتاقان مرکب اضافی مشتاق کی جمع بمعنی خواہشمند یعنی خواہش مند لوگوں کا دل، ارباب معنی دل والے، معنی سے مراد دل ارباب رب کی جمع بمعنی والا، پروردگار، پالنہار، مالک، منادمت از مفاعلت ایک کا دوسرے کے پاس مل کر بیٹھنا، سمعی میرا کان، الی حُسنِ الاغانی حسن، اچھائی، خوبی، اغانی، اغنیۃ کی جمع نغمے، گانے، جسّ ماضی بجایا اس نے، مثانی باجا، ستار، آہنگ آواز، نرم وحزیں نرم اور درد بھری، غمگین، صبوح وہ شراب جو صبح کو آفتاب سے پہلے پی جائے، حظ حصہ، قوت غذا، روزی، پنجم پانچواں، پیشہ ورے ایسا پیشہ ور مراد یہاں پیشہ سے کم درجہ کا پیشہ، کام جیسے موچی، نائی اور درزی کا پیشہ اور پیشہ ور بمعنی دستکار بھی ہوسکتا ہے، غریبی سفر کی حالت، پنبہ دوز دھنیا، روئی دھونے والا، اور لحاف گدے وغیرہ بھرنے والا، نیز کپڑوں میں رفو کرنے والا، گرسنہ بھوکا، نیم روزے ملک سیستان کی راجدھانی یعنی ملک سیستان کا بادشاہ۔ حاصل یہ ہے کہ ہنرمند اور پیشہ ور اگر ملک سے دوسری جگہ جائے تو بھوکا نہ رہے گا اور بے ہنر بادشاہ بھی دوسری سلطنت یا اجاڑ جگہ میں بھوکا رہے گا۔ چنیں الخ ایسی صفات یا باتیں جو بتائیں میں نے، موجب سبب، جمعیت خاطر دلجمعی یعنی دلجمعی کا سبب، داعیہ ابھارنے والی چیز، سبب، طیب عیش اچھی زندگی، بہرہ حصہ، گیتی دنیا، کین کینہ، دشمنی، آشیانہ گھونسلہ، دام جال۔

پسر گفت اے پدر قول حکما را چگونہ مخالف کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ مقسوم ست
لڑکے نے کہا اے باپ حکیموں کے قول کی کس طرح مخالفت کروں میں کہ کہا ہے انھوں نے رزق اگرچہ قسمت میں لکھا ہوا ہے
بہ اسبابِ حصولِ آں تعلق شرط ست وبلا اگرچہ مقدور ست از ابوابِ دخولِ آں
(لیکن) اس کے حاصل ہونے کے اسباب سے تعلق شرط ہے اور مصیبت اگرچہ تقدیر میں لکھی ہے اس کے داخل ہونے کے دروازوں سے
حذر کردن واجب
پرہیز کرنا ضروری ہے

قطعہ

رزق ہر چند بے گماں برسد　شرطِ عقل ست جستن از درہا

رزق ہر چند پہونچتا ہے بیگماں　ڈھونڈنا پر شرط اس کی اے فتا

روزی اگر چہ بیگماں پہونچتی ہے (لیکن) عقل کی شرط (عقل کے نزدیک شرط ہے) ڈھونڈنا اس کے دروازوں سے

ورچہ کس بے اجل نخواہد مُرد　تو مرو در دہانِ اژدہا

موت سے پہلے نہیں مرتا کوئی　اژدہا کے منہ میں پھر بھی تو نہ جا

اور اگر چہ کوئی بے موت نہ مرے گا تو　(لیکن تو خود) مت جا اژدہا کے منہ میں

دریں صورت کہ منم با پیلِ دماں بزنم وبا شیرِ زیاں پنجہ در افگنم پس مصلحت آنست

اس صوورت میں کہ جس حالت میں کہ میں ہوں مست ہاتھی سے لڑلوں گا اور خطرناک شیر سے پنجہ بھڑالوں گا پس مصلحت یہی ہے

اے پدر کہ سفر کنم کہ ازیں بیش طاقتِ بے نوائی ندارم

اے ابا میں سفر کروں کہ اس سے زیادہ مفلسی کی طاقت نہیں رکھتا ہوں میں

قطعہ

چوں مرد فتاد زجائے ومقام خویش　دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست

جب ہوا کوئی سفر میں بے وطن　اس کو کیا غم چاہیے دنیا اس کی جا

جب مرد گر گیا اپنے مرتبہ اور مقام سے (تو پھر وہ) کیا غم کرے گا (اس بات کا) کہ ساری دنیا اس کی جگہ ہے

شب ہر توانگرے بسرائے ہمی رود　درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

ہر تونگر رات میں گھر اپنے جا　رات میں جس جا فقیر ہے وہ سرا

رات کو ہر مالدار اپنے گھر جاتا ہے (لیکن) فقیر جہاں کہیں رات ہوئی (وہیں) اس کا گھر ہے

ایں بگفت وپدر را وداع کرد وہمت خواست وروان شد وباخویشتن ہمی گفت

یہ کہا اور باپ کو رخصت کیا اور دعا چاہی اور روانہ ہوگیا اور اپنے آپ (یہ) کہہ رہا تھا (یعنی اپنے دل میں)

شعر

ہنر ور چو بختش نباشد بکام　بجائے رود کش ندانند نام

ہنر مند بے بخت ہے بے مرام　جہاں بھی وہ جائے نہ جانیں گے نام

ہنر مند آدمی جب نصیبہ نہ ہو اس کے موافق　کسی جگہ (بھی) چلا جائے کوئی نہ جانیگا اس کا نام

ہمچنیں تا برسید بر کنار آبے کہ سنگ از صلابتِ او بر سنگ ہمی آمد

اسی طرح چلا، یہاں تک کہ پہونچا ایسے دریا کے کنارے پر کہ پتھر اس کی روانی کی سختی سے پتھر پر آ رہے تھے

وخروشش بفرسنگ فی رفت

اور اس کا شور ایک فرسنگ تک جارہا تھا

تشریح الفاظ: پسر گفت الخ قولِ حکمارا مرکب اضافی حکیموں کے قول، را علامتِ اضافت، چگونہ مخالفت کس طرح مخالفت، مخالفت مضاف، قولِ حکما مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ یعنی چگونہ مخالفت قولِ حکما کنم، کس طرح میں حکیموں کے قول کی مخالفت کروں، کہ گفتہ اند الخ سے اس کا بیان ہے اور کہ بیانیہ ہے، مقسوم تقسیم کیا ہوا منجانب اللہ ہر ایک کے لئے پیدا ہونے سے پہلے ہی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ انسان پیٹ میں ہوتا ہے اور روزی لکھ دی جاتی ہے یہ اسم مفعول ہے، ایسے ہی مقدور یعنی منجانب اللہ مقدور اور مقرر کیا ہوا، یعنی بلا اور آفت خدا کی طرف سے پہلے سے مقرر کی ہوئی ہے، مطلب واضح ہے کہ گو روزی پہلے سے لکھی ہوئی ہے مگر اس کا تلاش کرنا ضروری اور بلا اور آفت بھی پہلے سے لکھی ہوئی اور مقرر ہے تاہم مصیبت اور آفت کے دروازوں اور راستوں سے بچنا اور احتیاط کرنا ضروری، یہی مطلب اگلے اشعار کا بھی ہے، ہر چند اگر چہ، بیگماں بیشک، تیرے بے گمان کے تجھے گمان بھی نہ ہو پھر وہ ہو جائے، شرطِ عقل عقل کی شرط، یعنی عقل کے نزدیک شرط ہے، دریں صورت کہ محاوری ترجمہ جس حالت میں کہ میں ہوں، باپیل دماں مست ہاتھی کے ساتھ، بزنم ماروں گا یعنی لڑلوں گا اگر ضرورت پڑی اتنی طاقت میرے میں ہے، و با شیر زیاں زیاں غضب ناک غصہ ور اور غضبناک شیر کے ساتھ، پنجہ در افگنم پنجہ بھڑا لوں گا، بے نوائی مفلسی، چوں مرد فتاد الخ جب مرد گر پڑا، ز جائے و مقام خویش اپنے وطن اور مقام سے مراد وطن، بہار باراں میں کہا از جا بر فتادن بمعنی سفر کرنا اپنے وطن سے، مطلب یہ ہوا جب آدمی نے وطن چھوڑ کر سفر کیا، دیگر پھر، چہ غم خورد الخ کیا غم کھائے گا، کرے گا، ہمہ آفاق مراد پوری دنیا، جائے اوست اس کی جگہ ہے، اس کی جگہ پر رہی ہے، اسے کیا وہ تو چلا گیا یا آخرت کو سدھار گیا، چلا گیا مر کر، شب ہر توانگرے رات میں ہر مالدار، بسرائے ہمی رود سرائے میں جاتا ہے مرادی معنی اپنے گھر جاتا ہے سونے کے لئے، درویش ہر کجا آمد الخ فقیر جہاں کہیں رات ہوئی سرائے اوست اس کی سرائے ہے سرائے مسافروں کے ٹھہرنے کی جگہ، پدر را وداع کرد وداع بفتحِ واو سونپنا، یعنی چلتے وقت باپ کو بال بچے اور گھر بار سونپا، و ہمت خواست مراد دعا اور اپنے لئے دعائے خیر چاہی، اس سے معلوم ہوا شادی شدہ اور بال بچوں دار تھا اور اگر کنوارا اور اکیلا ہوتا شاید باپ نہ جانے دیتا، با خویشتن ہمی گفت اور اپنے ساتھ یعنی اپنے آپ تنہا یا اپنے دل میں کہہ رہا تھا، ہنر ور ہنر مند، چوں بختش نباشد بکام ش مضاف الیہ، بکام میں کام مضاف، ہنر مند آدمی جب نصیبہ نہ ہو اس

کے مقصد کے موافق یعنی جب وہ کوئی مقصد حاصل کرے نصیبہ ساتھ نہ دے، بجائے رود کسی جگہ بھی چلا جائے یا جہاں بھی جائے، کسش ندانند نام ش مضاف الیہ نام مضاف کوئی اس کا نام نہ جانے گا نہ پوچھے گا ہنر والے بھی دھرے رہ جائیں گے، سب تقدیری کھیل ہے، ہمچنیں اسی طرح، برسید پہونچا، بر کنار آبے مراد آبے سے دریا، ایک دریا کے کنارے پر، صلابت سختی وطاقت، خروشش شور، فرسنگ تین میل کا ہوتا ہے، حاشیہ بوستاں سب رنگ دہلی۔

بیت

سہمگیں آبے کہ مرغ آبی درو ایمن نبودے — کمتریں موج آسیا سنگ از کنارش درربودے

دریا کہ مرغابی خوف اس میں کھاتی — پتھر کنارے سے موج اس کے بہاتی

ایسا خوفناک دریا کہ مرغابی اس میں مطمئن نہ تھی اُس کی کم درجہ کی موج چکّی کا پتھر کنارے سے (بہا کر) لے جاتی

گروہے مرد ماں را دید ہر یک بقراضہ در معبر نشستہ ورختِ سفر بستہ

(اس نے) لوگوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ ہر ایک قراضہ (معمولی سا سکہ کے بدلے اسے دے کر) کشتی میں بیٹھا ہوا اور سفر کا سامان باندھے ہوئے

جواں را دستِ عطا بستہ بود زبانِ ثنا بر کشود چندانکہ زاری کرد یاری نکردند

جواں کا عطا کا ہاتھ بند تھا کیوں کہ مفلس تھا تعریف کی زبان کھولی جتنی عاجزی کی یا منت سماجت، مدد نہ کی انھوں نے (ان میں سے) کسی نے بھی

ملاحِ بے مروت از و بخندہ برگردید و گفت

بے مروت ملاح اس سے ہنستے ہوئے لوٹا (واپس ہوا) اور بولا۔

معلوم ہوا کسی لالچ میں اس کے قریب آیا ہوگا پھر اپنی جگہ لوٹ گیا جیسے گاڑی کے کنڈیکٹر سواریوں کے پاس جاتے ہیں، یعنی کرایہ لینے آیا ہوگا۔

شعر

بے زر نتوانی کہ کنی بر کس زور — در زر داری بزور محتاج نہ

بے زر نہ کرے گا تو زور کسی پر — گر مال ہے طاقت کا محتاج نہیں ہے

بے مال نہ کر سکے گا تو کسی پر زور زبردستی — اور اگر مال رکھتا ہے تو طاقت کا محتاج نہیں ہے تو

شعر

زر نداری نتواں رفت بزور از دریا — زورِ دہ مرد چہ باشد زر یک مرد بیار

بے مال زبردستی نہ پار ہو دریا — دس مرد کی طاقت کیا ایک مرد کا زر لا

اگر مال نہیں رکھتا ہے نہیں جا سکتا طاقت کے ذریعہ دریا سے (پار) دس آدمیوں کی طاقت کیا ہووے (کارگر) ایک آدمی کا زور (کرایہ) لا دیدے

دیکھئے باپ کی نہ مانی طاقت کے بجائے مال کی ضرورت پڑی رہ گیا دیکھتا شرمندہ اور اپنا سامنہ لے کر اور اب آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے؟

جواں را دل از طعنۂ ملاح بہم بر آمد خواست کہ از وانتقامے کشد کشتی رفتہ بود آواز داد

جواں کا دل ملاح کے طعنہ سے بھر آیا، (جوش میں) چاہا کہ اس سے بدلہ لے کشتی جا چکی تھی اس نے آواز دی

کہ اگر بدیں جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی دریغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید

اگر ان کپڑوں میں جو میں پہنے ہوئے ہوں قناعت کرے تو افسوس نہیں ہے (مجھے دینے میں) ملاح نے لالچ کیا اور کشتی لوٹالی

بیت

بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند | در آرد طمع مرغ وماہی بہ بند

حرص سی دیتی ہے چشم ہوشمند | مرغ وماہی کو پھنسا دے بیچ بند

سی دیتی ہے حرص عقلمند کی آنکھ کو | پھنسا دیتا ہے لالچ پرند اور مچھلی کو جال میں

چندانکہ دستِ جواں بہ ریش وگریبانش رسید بخود در کشید وبے محابا فرو کوفت

جیسے ہی جوان کا ہاتھ ملاح کی ڈاڑھی اور گریبان تک پہونچا اپنی طرف کھینچا اور بے دھڑک کوٹا (مارا)

یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنیں درشتی دید پشت بگردانید مصلحت آں دیدند

اس کا ایک یار کشتی سے اترا تا کہ مدد کرے اسی طرح اس نے سختی دیکھی پیٹھ پھرائی (بھاگ گیا) مصلحت اس بات میں دیکھی

کہ با او مصلحت گردانید و بہ اجرت کشتی مسامحت نمایند

کہ اس سے صلح کرلیں اور کشتی کی اجرت (کرایہ سے) چشم پوشی کریں (یعنی کرایہ چھوڑیں)

مثنوی

چوں پرخاش بینی تحمل بیار | کہ سہلے بہ بندد درِ کارزار

کر تحمل جب لڑائی دیکھے یار | چوں کہ نرمی روک دیوے کارزار

جب لڑائی دیکھے تو تحمل کر | اس لئے کہ نرمی بند کردیتی ہے لڑائی کا دروازہ

بشیریں زبانی ولطف وخوشی | توانی کہ پیلے بموئے کشی

تیرا شیریں زباں اور لطف وخوشی سے | تو ایک بال سے کھینچے ہاتھی اجی

(میٹھی بات) میٹھی زبان اور مہربانی اور خوشی سے | تو باندھ سکتا ہے ایک ہاتھی کو بھی ایک بال میں

لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز — نبرد قزِ نرم را تیغِ تیز

وہاں نرمی کر جہاں دیکھے ستیز — نہ ریشم کو کاٹے تیری تیغ تیز

نرمی کر تو جہاں دیکھے لڑائی جھگڑا — نہیں کاٹتی نرم ریشم کو تیز تلوار بھی

مطلب یہ کہ جب تو کہیں لڑائی جھگڑے کا ماحول دیکھے نرمی اور برداشت اختیار کر کہ وہ جھگڑا اور لڑائی ختم ہوجائے گی مثال دے کر بتارہے ہیں کہ نرمی کے برتاؤ سے ہاتھی راضی ہوکر تجھے اپنے اوپر سوار کرلیتا ہے یہی مطلب ہے اسے بال سے باندھنے کا اور دیکھو تیز تلوار نرم ریشم کو نہیں کاٹتی کیوں کہ اس میں انتہائی نرمی ہے انتہائی نرم آدمی کو بھی غصہ ور آدمی کے غصہ کی تلوار نہیں کاٹے گی، فافہم لانہ عجیبٌ غریبٌ۔

کشتی والوں نے بظاہر نرمی کی اور پہلوان کا غصہ ٹھنڈا کر کے اپنے دام میں پھنسالیا جیسا کہ آگے آرہا ہے اور بدلہ لے لیا۔

تشریح الفاظ: سہمگیں خطرناک، مرغابی پانی کا مشہور پرندہ ہے جس کا شکار بھی کیا جاتا ہے، کمتریں موج اس دریا کی کم درجہ کی موج، آسیا سنگ اضافت مقلوبی ہے، دراصل سنگ آسیا، سنگ پتھر، آسیا چکی، چکی کا پتھر، جو بہت بڑا ہوتا ہے، از کنارش در ربودے ش بمعنی خود اپنے کنارے سے، در زائد، ربودے لے جاتا بہا کر یا لیجاتی، قراضہ سونے یا چاندی کی کترن، مراد چھوٹی درم، یا معمولی سکہ جیسا کہ ایک پیسہ، معبر کشتی، نشستہ بیٹھے ہوئے، رخت سفر بستہ اور سفر کا سامان باندھے ہوئے میرے نزدیک نشستہ و بستہ اسم مفعول اور حال واقع ہیں پورا جملہ ہوکر در کشتی ظرف متعلق از نشستہ اسم مفعول ضمیر فاعل پورا جملہ ہوکر حال، گروہ مردماں را مفعول بہ ہے اسی طرح رخت سفر مرکب اضافی مفعول بہ، بستہ اسم مفعول ضمیر فاعل جملہ ہوکر حال یا تو حال متداخل یا ایک حال کا عطف دوسرے پر ہو پھر دونوں اسی سے حال ہوں گے، زاری کرد زاری سے مراد منت سماجت یا خوشامد کی باتیں، یاری مدد، جواں را دل از طعنۂ ملاح بہم برآمد جوان کا دل بھر آیا جوش میں آگیا، بدلہ لینے کے لئے، طعنہ برا بھلا کہنا، انتقام بدلہ، اگر بدیں جامہ یعنی برایں جامہ، ب بمعنی بر اور الف کو دال سے بدل لیا بدیں ہوا یعنی ان کپڑوں پر جو میں پہنے ہوں، قناعت کنی انہیں پر اکتفا کرے تو، دریغ نیست افسوس نہیں، (ان کے دیدینے میں مجھے) باز گردانیدن واپس لوٹانا، واپس پھرانا، شرہ حرص، دیدۂ ہوشمند عقلمند کی آنکھ، طمع لالچ، مرغ پرندہ، ماہی مچھلی، بہ بند در بند، جال میں، چندانکہ یہاں تک یا جیسے ہی کہ جوان کا ہاتھ، بہ ریش و گریبانش در رسید ب بمعنی تک اس کی ڈاڑھی اور گریبان تک پہونچا، در زائد ہے، بخود درکشید اپنی طرف تیزی سے کھینچا یہاں لفظ در زائد نہیں بل کہ پوری جلدی کے معنی کا فائدہ دے رہا ہے، بہار

باراں، بے محابا بے خوف، بے دھڑک، فرو کوفت فروز ائند کوٹا، مارا، از کشتی بدر آمدن کشتی سے باہر آنا، یا اترنا یہ محاورہ ہے، پشتی مدد، پشت بگردانید پیٹھ پھرائی اس نے، بھاگا وہ پیٹھ پھیر کر، مصلحت آں دیدند مصلحت وہ دیکھی، مناسب سمجھا، مصالحت ایک کا دوسرے سے صلح کرنا، باو اس سے، مصالحت گردانند صلح کرلیں، بہ اجرت کشتی اور کشتی کے کرایہ سے، مسامحت چشم پوشی، نمایند کریں، (کرایۂ کشتی چھوڑ دیں) پرخاش لڑائی، تحمل بیار برداشت کر، سہلے نرمی، یے زائد، کارزار لڑائی کا دروازہ، بشیریں زبانی شیریں زبان سے، مراد میٹھی بات، لطف مہربانی، خوشی خوش کرنے والی بات یا فعل (کام) توانائی کا تعلق کشی سے ہے، تو کھینچ سکتا ہے، بموئے ایک بال کے ذریعہ، ایک ہاتھی کو، لطافت نرمی، ستیز لڑائی، نبرد مشدد ہے، وزن شعری کی بنا پر، نہیں کاٹتی ہے، قز نرم نرم ریشم، نرم قز کی صفت واقعی ہے کہ وہ واقع میں نرم ہوتا ہے یا نرم سے مراد زیادہ نرم ہے۔

بعذرِ ماضی بقدمش در افتادند وبوسۂ چند بنفاق بر سرو چشمش دادند

گذشتہ باتوں کی معافی کے لئے (معذرت کے لئے) اس کے قدموں میں گر گئے اور چند بوسہ نفاق کے ساتھ اس کے سر اور آنکھوں پر کئے

پس بہ کشتی در آوردند وروان شدند تا برسیدند بستونے کہ از عمارتِ یونان در آب ایستادہ بود

پھر (اسے) کشتی میں لے آئے اور روانہ ہو گئے یہاں تک کہ پہونچے ایک ستون کے قریب جو یونان کی آبادی کا پانی میں کھڑا رہ گیا تھا

ملاح گفت کشتی را خللے ہست یکے از شما کہ زور آور ترست باید کہ بریں ستون برود خطامِ کشتی بگیرد

ملاح بولا کشتی میں کچھ خرابی ہے ایک تم میں سے جو زیادہ طاقت ور ہے چاہئے کہ اس ستون پر چلا جائے اور کشتی کی رسی پکڑے (رہے)

تا عمارت کنیم جواں بغرورِ دلاوری کہ در سر داشت از خصمِ آزردہ دل

تا کہ ہم درست کریں (وہ خرابی) جوان نے اس دلاوری کے غرور کی وجہ سے جو اس کے سر میں تھا رنجیدہ دل دشمن کی طرف سے

نیندیشید وقول حکما را کارنفرمود کہ گفتہ اند ہر کہ ارنجے بدل رسانیدی

نہ سوچا (کوئی فکر نہ کی) اور عقلمندوں کی بات پر عمل نہ کیا جو کہی ہے انھوں نے جس کے دل کو بہت رنج پہونچایا تو نے

اگر در عقبِ آں صد راحت برسانی از پاداشِ آں یک رنجش ایمن مباش کہ پیکاں از جراحت

اگر اس کے بعد سو راحت بھی پہونچائے اس ایک رنج کے بدلے سے مطمئن مت ہو کہ تیر زخم سے

بدر آید و آزار در دل بماند

نکل جاتا ہے اور تکلیف دل میں رہتی ہے باقی



چہ خوش گفت یکتاش باخیلتاش | چو دشمن خراشیدی ایمن مباش
سپاہی نے افسر سے کیا ہی کہا | ستایا جو دشمن تو پھر خوف کھا

کیا ہی اچھا کہا سپاہی نے فوج کے افسر سے جب دشمن کو ستایا تونے تو مطمئن مت ہو



مشوا یمن کہ تنگ دل گردی | چوں زدستت دلے بہ تنگ آید
نہ ہو مطمئن کہ تنگ دل تو ہوگا | تیرے سے کوئی جب ہوا دل تنگ

مت ہو مطمئن کہ تنگ دل ہووے گا تو جب تیرے ہاتھ سے کوئی دل تنگ ہووے

سنگ بربارۂ حصار مزن | کہ بود کز حصار سنگ آید
قلعہ پر نہ دشمن کے پتھر تو مار | ممکن کہ دیوار سے آئے سنگ

پتھر (دشمن کے) قلعہ کی دیوار پر نہ مار کہ ہوسکتا ہے (اُس کے) قلعہ سے پتھر آئے تیرے مارنے کو

چندانکہ مقودِ کشتی بساعد بہ پیچید وبالائے ستون رفت ملّاح زمام از کفش در گسلانید

جوان نے جیسے ہی کشتی کی رسی کلائی پر لپیٹی اور ستون پر گیا (چڑھا) ملاح نے رسی اس کے ہاتھ سے چھڑالی (شاید) کاٹ دی ہوگی

وکشتی براند بیچارہ متحیر بماند روزے دو بلاؤ محنت کشید سختی دید سوم روز خوابش

اور کشتی چلا دی بیچارہ حیران رہ گیا دو دن مصیبت اور مشقت برداشت کی اور سختی دیکھی تیسرے دن نیند نے اس کا گریبان

گریبان گرفت ودر آب انداخت بعد از شبا روزے دیگر بر کنار افتاد

پکڑا اور پانی میں ڈال دیا اور ایک دن رات کے بعد کنارے پر جاگرا (جالگا)

از حیاتش رمقے ماندہ بود برگِ درختاں خوردن گرفت وبیخ گیاہاں برآوردن

اس کی زندگی سے تھوڑی سی باقی رہ گئی تھی درختوں کے پتے کھانے شروع کیے اور درختوں کی جڑ اکھاڑنی شروع

تا اندکے قوّت یافت سر در بیاباں نہاد وبرفت تا تشنہ وبے طاقت شد وبر سر

یہاں تک تھوڑی طاقت پائی سر بیاباں میں رکھا (ادھر متوجہ ہوا) اور چلا یہاں تک کہ پیاسا اور بے طاقت ہوا ایک کنویں پر

چاہے رسید قومے را دید شربتِ آب بہ پشیزے ہمی آشامیدند جواں را پشیزے نبود

پہنچا ایک قوم کو دیکھا جو پیاس بھر پانی ایک دھیلے کے بدلے پلا رہے تھے جوان کے پاس دھیلا نہ تھا ایک آنے کا آٹھواں حصہ ہوتا تھا (آدھا پیسہ)

طلب کرد وبیچارگی نمود رحمت نیاورند دست تعدی دراز کرد وتنے چند را فرد کوفت

پانی مانگا اور لاچاری دکھائی (ظاہر کی) رحم نہ کیا انھوں نے اس نے ظلم کا ہاتھ بڑھایا اور چند آدمیوں کو پیٹا

مرداں غلبہ کردندو بے محابا بزدندش مجروح شد

اُن لوگوں نے غلبہ کیا اور بے تحاشا مارا زخمی ہو گیا

قطعہ

پشّہ چو پرشد بزند پیل را — با ہمہ مروی وصلابت کہ اوست

جب زیادہ مچھر ہوں ماریں گے پیل — جب کہ وہ مروی وسختی دار ہے

مچھر جب زیادہ ہوئے تو مار ڈالتے ہیں ہاتھی کو — باوجود پوری مردانگی اور سختی کے جو اس میں ہے

مورچگاں را چو بود اتفاق — شیرِ ژیاں را بدر آرند پوست

اتفاق باہمی سے چیونٹی — شیر کو نوچیں وہ خونخوار ہے

چیونٹیوں میں جب ہووے اتفاق — تو غضبناک شیر کی اتار لیتی ہے ہیں کھال

تشریحِ الفاظ: بعذر ماضی عذر معذرت کرنا، مراد معافی، ماضی مراد گذری ہوئی تقصیر خطاء، بنفاق نفاق کے ساتھ، ملاحوں نے پہلوان کو چوما کہ ان کے دل میں ڈر تھا اس لئے نفاق کہا، بستو نے ایک ستون تک یعنی اس کے قریب، کہ از عمارت یونان جو یونان کی، عمارت آبادی کا، درآب پانی میں، ایستادہ بود کھڑا رہ گیا تھا، کیوں کہ یہ ملک اپنی بداعمالی کی وجہ سے دریا میں خرد برد ہو گیا تھا وہ ستون کھڑا رہ گیا تھا، خلل خرابی، کمی، زور آور طاقت ور، خطام کشتی کی رسّی، تا عمارت کنیم تا کہ درست کریں ہم کشتی کی کمی، خرابی، درسر داشت سر میں رکھتا تھا، (اس میں تھا) خصم آزردہ دل مرکب توصیفی رنجیدہ دل دشمن، قولِ حکما را کار نفرمود حکیموں کی بات پر عمل نہ کیا، کار فرمودن عمل کرنا، عقب بعد، رنجے زیادہ رنج، پاداش بدلہ، رنجش حاصل مصدر، رنج، ایمن مطمئن، پیکاں تیر، جراحت زخم، یکتاش سپاہی، خیلتاش دو آدمیوں کے نام ہیں، بارہ حصار قلعہ کی دیوار، مقود کشتی کشتی کی رسی، بساعد پہونچا، کلائی کسلانید چھڑا لیا، یا مراد کاٹ لیا، متحیر حیران، پریشان، روزے دو مرکب توصیفی دو دن، بلا مصیبت، محنت مشقت، خوابش گریبان گرفت ش مضاف الیہ گریبان مضاف ہے خواب نیند، نیند نے اس کا گریبان پکڑا، اسے نیند آ گئی، بعد از شبا روزے دیگر لفظ دیگر بمعنی اور ہے یعنی اور ایک رات دن کے بعد، رمقے رمق تھوڑی سی، از حیاتش اس کی زندگی سے، ماندہ بود باقی رہ گئی تھی، بیخ جڑ، گیاہ کی جمع گیاہاں، گھاس یعنی برآوردن اکھاڑنا، اس کے بعد گرفت

محذوف اس کا عطف اس سے قبل برگ درختاں خوردن گرفت پر ہے، سر در بیاباں نہادن سر بیاباں میں رکھنا بیاباں کی طرف متوجہ ہونا، ترجمہ محاوری ہے بیاباں کی طرف ہولیا، شربت آب سے مراد پانی کی اتنی مقدار جس سے ایک بار پیاس ختم ہوجائے، پشیز دِھیلا، ایک پیسہ کا آدھا حصہ، بیچارگی لاچاری، رحمت نیاوردند رحم نہ کیا انھوں نے، تعدی ظلم وزیادتی، دست تعدی دراز کردن کسی پر ظلم وزیادتی کرنا، تنے چند چند آدمی، فروکوفت خوب مارا اس نے، مردماں غلبہ کردند لوگوں نے غلبہ کیا جمع ہوکر اس پر غالب آگئے، بے محابا بے تحاشا، مجروح زخمی، پشہ مچھر، مروی بہادری، صلابت سختی، مور چگاں مور چہ، زیادہ چھوٹی چیونٹی چہ تصغیر کا مور کے معنی چیونٹی، مور چگاں بہت ساری چیونٹی، شیرِ ژیاں مرکب توصیفی، غضبناک شیر، پوست، کھال، عبارت یوں ہے پوستِ شیر ژیاں را علامت اضافت، بدر آوردن اکھاڑنا، اتارنا، بدر آرند اتار لیتی ہیں وہ (چیونٹی) شیر کی کھال یہاں تک کے واقعہ سے یہ ثابت ہوا کہ جسے تکلیف دی ہے اس سے بے خوف نہ ہونا چاہئے ورنہ تکالیف کا سامنا ہے جیسا کہ پہلوان کو ہوا۔

بحکم ضرورت در پئے کارواں افتاد و برفت شبانگہ برسیدند بمقامے کہ از دزداں پر خطر بود

مجبورا ایک قافلہ کے پیچھے ہولیا اور چلا رات کے وقت پہونچے ایسی جگہ جو چوروں سے پر خطر تھی

کاروانیاں را دید لرزہ براندام افتادہ و دل بر ہلاک نہادہ گفت اندیشہ مدارید کہ دریں میاں یکے

قافلے والوں کو دیکھا کہ کپکپی بدن پر پڑگئی اور دل ہلاکت پر رکھ دیا بولا وہ اندیشہ مت رکھو (کرو) کہ اس درمیان میں ایک

منم کہ بہ تنہا پنجاہ مرد را جواب گویم و دیگر جواناں ہم یاری کنند ایں بگفت و مردمِ کارواں

میں ہوں کہ تنہا پچاس آدمیوں کو جواب دوں گا اور دوسرے جوان بھی میری مدد کریں گے یہ کہا اور قافلے کے آدمیوں (آدمی)

بلافِ او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب دانستند

اس کی ڈینگ سے قوی دل ہوگئے اور اس کی صحبت سے خوش ہوئے اور کھانے اور پانی سے اس کی مدد کرنا ضروری جانا (سمجھا) انھوں نے

جواں را آتشِ معدہ بالا گرفتہ بود و عنانِ طاقت از دست رفتہ لقمۂ چند از سر اشتہا

(بھوک کی وجہ سے) جوان کے معدہ کی آگ بھڑکی ہوئی تھی (زیادہ بھوکا تھا) اور طاقت کی لگام ہاتھ سے گئی ہوئی (چھٹی ہوئی) چند لقمے چاہت سے

تناول کرد و دمے چند آب در پئے آں آشامید تا دیوِ درونش بیارمید و بخفت پیر مردے

کھائے اور چند گھونٹ پانی اس کے بعد پیا چناں چہ پیٹ کے دیو نے آرام کیا (بھوک ختم ہوئی) اور سوگیا ایک بوڑھا

جہاں دیدہ دراں کارواں بود گفت اے جماعتِ من ازیں بدرقۂ شما اندیشناکم بیش ازانکہ

دنیا دیکھے ہوئے اس قافلہ میں تھا بولا اے میری جماعت تمہارے اس ساتھی رہبر سے فکرمند ہوں میں بہت زیادہ اس سے

کہ از دزداں چنانکہ حکایت کنند غریبے را درمے چند گرد آمدہ بود وبشب از تشویشِ کوریان
جنا کہ چوروں سے جیسا کہ حکایت بیان کرتے ہیں ایک غریب کے پاس چند درم جمع ہو گئے تھے اور رات میں کوریوں کی پریشانی سے
نمی خفت یکے راز دوستاں برخود خواند تا وحشتِ تنہائی بدیدار وے منصرف کند شبے در صحبتِ او بود
نہیں سوتا تھا ایک دوست کو اپنے پاس بلالیا تا کہ تنہائی کی وحشت اس کے دیکھنے سے دور کرے ایک رات اس کی صحبت میں تھا
چندانکہ بر درمہاش وقوف یافت ببرد وبخورد وسفر کرد بامداداں دیدند غریب
جونہی کہ اس نے اس کے درہموں پر اطلاع پائی لے گیا اور کھا پی لیا اور سفر کر گیا صبح کے وقت دیکھا لوگوں نے غریب کو
گریاں وعریاں کسے گفت حال چیست مگر آں درمہائے ترا دزد برو گفت لا وَاللّٰہِ بدرقہ برد
روتا ہوا اور ننگا کسی نے کہا کیا حال ہے؟ شاید وہ تیرے درہم چور لے گیا اس نے کہا نہیں خدا کی قسم (وہ) ساتھی لے گیا

قطعہ

ہرگز ایمن زیار نہ نشستم	تاندانستم انچہ عادتِ او ست
یار سے ہرگز نہیں ہوں مطمئن	تا نہ جانوں کیا ہے عادت کیسا دوست
ہرگز مطمئن یار سے نہ بیٹھا میں	جب تک نہ جانا میں نے جو اس کی عادت ہے
زخمِ دندانِ دشمنے تیز ست	کہ نماید بچشمِ مردم دوست
ایسے دشمن کا زخم بس تیز ہے	جو نظر میں لوگوں کی لگتا ہے دوست
ایسے دشمن کے دانتوں کا زخم تیز ہے	جو دکھائی دیتا ہے لوگوں کی نظر میں دوست

چہ دانید کہ اگر ایں ہم از جملہ دزداں باشد بعیّاری درمیانِ ما تعبیہ شدہ تا بوقتِ فرصت
کیا جانو تم اگر یہ بھی تمام چوروں میں سے (ایک ہو) اور مکّاری سے ہمارے بیچ مل گیا ہو تا کہ فرصت کے وقت
یاراں را خبر کند مصلحت آں بینم کہ مریں خفتہ را بگذاریم ورخت برداریم جواناں را
اپنے ساتھیوں کو خبر کرے مصلحت (مناسب) یہ سمجھتا ہوں کہ اسے سویا ہوا چھوڑ دیں اور (اپنا) سامان سفر اٹھالیں جوانوں کو
پند پیر استوار آمد ومہابتے عظیم از مشت زن در دل گرفتند ورخت برداشتند
بڑھے کی نصیحت پسند آئی اور بڑا خوف پہلوان کی طرف سے دل میں پکڑا (محسوس کیا) اور سامان اٹھا لیا
وجواں را خفتہ بگذاشتند آنگہ خبر یافت کہ آفتابش بر کتف سر بر آورد
اور جوان کو سویا ہوا چھوڑا انھوں نے اس نے اس وقت خبر پائی جب کہ سورج نے اس کے مونڈھوں پر سر اٹھایا دھوپ مونڈھوں پر آگئی

وکارواں رفتہ دید بیچارہ بسے بگردید رہ بجائے نبرد وتشنہ وبینوا

اور قافلہ گیا ہوا دیکھا بیچارہ بہت پھرا (دوڑا) راہ کسی جگہ نہ لے گیا (کسی طرف کا راستہ نہ مل سکا) پیاسہ اور بے توشہ

روی بر خاک ودل بر ہلاک نہادہ می گفت

اپنا چہرہ خاک پر رکھ کر اور دل ہلاکت پر یعنی زمین پر لیٹ کر مرنے کے لئے آمادہ ہو کر کہہ رہا تھا

﴿شعر﴾

مَنْ ذَا یُحَدِّثُنِی وَزُمَّ الْعِیس　　　　مَا لِلْغَرِیبِ سِوَی الْغَرِیبِ اَنِیس

کون بولے میرے سے اور گئے عیس　　　　ہم سفر ہے بس مسافر کا انیس

کون ہے جو بات کرے گا میرے سے اور مہاریں (نکیل لگادی گئی اونٹوں کو) یعنی قافلہ والے اونٹوں پر سوار ہو کر گئے نہیں ہے مسافر کے لئے سوائے مسافر کے انس انسیت رکھنے والا (دوست)

﴿فرد﴾

درشتی کند بر غریباں کسے　　　　کہ نابودہ باشد بغربت بسے

مسافر پہ سختی کریگا وہی　　　　سفر میں جو کوئی رہا نہ کبھی

سختی کرے گا مسافروں پر ایسا آدمی　　　　جو نہ رہا ہو سفر میں بہت

مسکیں دریں سخن بود کہ پادشہ پسرے بصید از لشکریاں دور افتادہ بود وبالائے سرش

بیچارہ اس گفتگو میں تھا کہ ایک شہزادہ شکار کے واسطے سپاہیوں سے دور نکل گیا تھا اور اس کے سر پر

ایستادہ ہمی شنید ودر ہیأتش ہمی نگرید صورتش پاکیزہ دید وحالش پریشاں پرسید

کھڑا ہوا (اس کی بات) سن رہا تھا اور اس کی حالت دیکھ رہا تھا اس کی صورت پاکیزہ دیکھی اور اس کا حال پریشان پوچھا اس نے

از کجائی وبدیں جائگہ چوں افتادی برخے از آنچہ بر سرِ او رفتہ بود اعادت کرد

کہاں سے ہے تو اور اس جگہ کس طرح آیا تھوڑا اس قصہ سے جو اس پر گذرا تھا دھرایا

مَلک زادہ را بر حالِ تباہِ او رحمت آمد وخلعت ونعمت داد ومعتمدے را باوے بفرستاد

شہزادے کو اس کے تباہ حال پر رحم آیا اور جوڑا اور انعام دیا اور ایک بھروسہ کا آدمی اس کے ساتھ بھیج دیا (اس کے گھر پہونچانے کے لئے اس سے معلوم ہوا پہلوان کہیں دور جگہ چلا گیا تھا اکیلا واپس نہیں لوٹ سکتا تھا)

تا بشہر خویش باز آمد پدرش بدیدنِ او شادمانی کرد و بر سلامتِ حالش شکر گفت

یہاں تک کہ وہ اپنے شہر میں واپس لوٹ آیا اس کا باپ اس کے دیکھنے سے خوش ہوا اور اس کے حال کی سلامتی پر شکر کہا (ادا کیا)

شبانگہ از انچہ بر سرِ او رفتہ بود از حالتِ کشتی و جورِ ملاح وظلم روستایان برسر چاہ

رات کے وقت اس سے جو اس پر گذرا تھا یعنی کشتی کی حالت اور ملاح کی زیادتی اور گاؤں والوں کا ظلم کنویں پر

وغدرِ کاروانیاں در راہ با پدر ہمی گفت پدر گفت اے پسر نہ گفتمت ہنگامِ رفتن

اور قافلہ والوں کی غداری راستہ میں (اپنے) باپ سے کہہ رہا تھا باوا بولا اے بیٹے کیا نہ کہا تھا میں نے تیرے سے چلنے کے وقت

کہ تہی دستاں رادستِ دلیری بستہ ست وپنجۂ شیری شکستہ

کہ خالی ہاتھ لوگوں کا دلیری کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اور بہادری کا پنجہ ٹوٹا ہوا ہے



چہ خوش گفت آں تہی دست سلحشور	جوے زر بہتر از ہفتاد من زور
خوب بولا ہاتھ خالی مسلحشور	سونا جو بھر اچھا نہ کہ زیادہ زور
کیا اچھا کہا اس خالی ہاتھ سپاہی نے	جو بھر سونا بہتر ہے ستر سیر زور سے

تشریح الفاظ: بحکم ضرورت مجبوراً، کارواں قافلہ جو کم از کم تین نفر پر مشتمل ہو، شبانگہ رات کے وقت اس میں الف نون زائد ہے، لاف شیخی، ڈنگ مارنا، بمقامے بے توصیفی ہے، ایسی جگہ، کہ از دزداں یہ اس کی صفت ہے، پرخطر پُر، بھری ہوئی، خطر خوف، خطرہ، اندیشہ، ڈر وہ جگہ چوروں کے خوف وخطرہ سے پُر تھی وہاں زیادہ چور تھے ان کی جگہ تھی، کاروانیاں قافلہ والے کاروانی کی جمع کاروانیاں، لرزہ کپکپی، اندام بدن، ہلاک مصدر ہے جیسے ہلاکت بمعنی ہلاک ہونا، مرنا، جواب بگویم جواب دوں گا یعنی مقابلہ کروں گا، زاد توشہ، دستگیری مدد، عنان لگام، لقمہ چند چند لقمے، ازسر اشتہا سرزائد، اشتہا پیٹ بھرنے کے بعد مزید چند لقمے اور کھائے ورنہ خالی چند لقموں سے کیا ہوتا، خواہش بھوک، چاہت، تناول نوش کرنا، کھانا، دمے چند آب مرکب توصیفی، دمے چند صفت، چند گھونٹ، آب پانی، آب موصوف ہے یہاں صفت مقدم ہے، چند گھونٹ پانی، درپئے آں اس کے بعد، تا دیوِ درونش تا کہ اس کے اندر کا دیو مراد شدت کی بھوک، بیارمید آرام پایا اس نے، یعنی بھوک ختم ہوگئی بہار باراں، بدرقہ رہبر، ساتھی، اندیشناک لفظ ناک بمعنی والا، اندیشہ اور فکر والا یعنی فکر مند اہندوناک، غم والا، نمناک تر زمین جس میں نمی ہو، خطرناک خطرے والا، بشب رات میں، تشویش لوریا ایک جماعت جس کا کام گانا بجانا لوٹ مارتھا، منصرف کند دور

کرے، وقوف یافت واقفیت اور خبر پائی، گریاں اسم حال روتا ہوا، عریاں ننگا، دونوں ترکیب میں حال واقع ہیں غریب مفعول بہ ہے، دیدند فعل، ضمیر فاعل ہے، ایمن مطمئن، زیار نہ نشستم یار سے نہ بیٹھا میں، زیار جار با مجرور متعلق از نہ نشستم ہے، آنچہ جو، دشمنے بے توصیفی ہے، ایسے دشمن، بچشم مردم ب بمعنی در لوگوں کی نظر میں، چہ دانید کیا جانتے ہو تم، تمہیں کیا خبر، کہ اگر کہ بیانیہ ہے آگے اس کی وضاحت ہے، عیاری مکاری، تعبیہ چھپنا، پوشیدہ ہونا، مہابت خوف، خفتہ سویا ہوا، گذاریم چھوڑیں ہم، رخت سامان، کتف بازو، من ذاالخ کون ہے وہ، یحدثنی بات کرے میرے سے، عیس اونٹ، غریب اجنبی، مسافر، جمع غرباء، انیس انسیت رکھنے والا، غم خوار، درشتی سختی یعنی مسافر کی قدر وہ کرے گا جو سفر میں رہا ہو ورنہ مسافروں پر سختی کرے گا اگر سخت ہے، ایستادہ کھڑا ہوا، ہیأت صورت، حال، بدین جائگہ بایں الف کو دال سے بدلا بدیں ب بمعنی در اس جگہ میں، اعادت کرد اعادہ کیا، دہرا دیا، اپنا حال دوبارہ سنایا، تباہ حال مرکب توصیفی تباہ حال، خلعت جوڑا، نعمت مال و دولت، معتمدے ایک معتمد علیہ جس پر بھروسہ ہو، بادے اس کے ساتھ، بدیدن اس کے دیکھنے سے، شادمانی کردن خوش ہونا، اس نے سارے واقعات باپ سے دہرائے، باپ نے پھر اپنی نصیحت دوہرائی کہ زور طاقت سے سفر میں کچھ نہیں ہوتا اصل چیز اپنا نصیبہ اور وہ اسباب جو سفر میں درکار ہیں، تہی دست خالی ہاتھ، سلحشور سپاہی، جوئے زر جو بھر سونا، ہفتاد من زور ستر سیر زور طاقت۔

پسر گفت اے پدر ہر آئینہ تا رنج نبری گنج برنداری وتا جان در خطر نہ نہی

لڑکا بولا اے ابا یقیناً جب تک رنج (محنت نہ لی جائیں گے) نہ کریں گے آپ خزانہ نہ اٹھائیں گے اور جب تک جان خطرے میں نہ ڈالیں گے

بر دشمن ظفر نیابی وتا دانہ پریشاں نہ کنی خرمن نگیری نہ بینی باندک مایہ رنجے

دشمن پر کامیابی نہ پائیں آپ اور جب تک دانہ نہ بکھیریں گے کھلیان نہ اٹھائیں گے آپ (کیا نہیں دیکھتے آپ) بسبب اس تھوڑے رنج کے

کہ بردم چہ تحصیل راحت کردم وبہ نیشے کہ خوردم چہ مایۂ عسل آوردم

جو میں نے اٹھایا کس قدر راحت کا حصول کیا اور اس ڈنک کے بدلہ جو میں نے کھایا کتنی شہد کی پونجی لایا



قطعہ

گرچہ بیرون ز رزق نتواں خورد
تقدیر سے زیادہ نہ روزی کھائے گا
اگرچہ تقدیری روزی سے زیادہ نہیں کھا سکتا کوئی

در طلب کاہلی نباید کرد
ڈھونڈنے میں پھر بھی سستی نہ کرے
(تاہم) طلب کرنے میں سستی نہ چاہئے کرنی

فرد

غوّاص گر اندیشہ کند کامِ نہنگ — ہرگز نکند دُرِّ گراں مایہ بہ چنگ
غوطہ خور گر سوچے وہ کامِ نہنگ — قیمتی موتی نہ لائے بیچ چنگ
غوطہ خور اگر ڈرے مگرمچھ کے حلق سے — ہرگز نہ کرے گا قیمتی موتی چنگل میں (قبضے میں)

حکمت: آسیا سنگ زیریں متحرک نیست لا جرم تحمل بار گراں ہمی کند
چکی کے نیچے کا پتھر متحرک (حرکت کرنے والا نہیں لا محالہ بھاری بوجھ تحمل کرتا ہے

قطعہ

چہ خورد شیر شرزہ در بنِ غار — باز افتادہ را چہ قوت بود
غار میں پڑ کر کیا کھائے گا شیر — باز ناکارہ کو حاصل کیا ہو قوت
کیا کھائے گا غضبناک شیر غار کے اندر (پڑا پڑا) — گرے پڑے (ناکارہ) باز کو کیا روزی (حاصل) ہوگی
گر تو در خانہ صید خواہی کرد — دست وپایت چو عنکبوت بود
گر کرے گا گھر میں رہ کر تو شکار — ہاتھ پاؤں ہوں گے مثلِ عنکبوت
اگر تو اپنے گھر میں (رہ کر) شکار کرے گا — تیرے ہاتھ پاؤں مکڑی جیسے ہوں گے

پدر پسر را گفت ترا دریں نوبت فلک یاوری کرد واقبال رہبری کہ صاحبِ دولتے بتو رسید
باپ نے بیٹے سے کہا تیری اس بار آسمان نے مدد کی اور نصیبے نے رہبری کہ ایک دولت مند تیرے تک پہونچا
وبر تو بخشید وکسرِ حالت را بتفقدی جبر کرد چنیں اتفاق نادر افتد وبر نادر حکم نتواں کرد
اور تجھ پر رحم کھایا اور (تیری) ٹوٹی حالت کو دلجوئی کے ذریعہ جوڑ دیا اور ایسا اتفاق کم ہوتا ہے اور نادر چیز پر حکم کلی نہیں کر سکتے
یعنی حتمی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا

بیت

صیّاد نہ ہر بار شغالے ببرد — باشد کہ یکے روز پلنگش بخورد
شکاری نہ ہر بار مارے شغال — پلنگ ایک دن کھائے مارے چنگال
شکاری ہر بار گیدڑ نہ لے جائے گا (شکار کر کے) — ہوسکتا ہے ایک دن بگھیرا اسے کھالے

تشریحِ الفاظ: ہرآئینہ یقیناً، رنج بردن محنت مشقت کرنا، گنج برداشتن خزانہ حاصل کرنا، یہ سب فارسی محاورہ ہیں، دانہ پریشاں کردن دانہ (زمین میں بونے کے لئے) دانا بکھیرنا، خرمن کھلیان، گیہوں کالان، مع بال اور نالیوں کے جسے ایک جگہ جمع کرتے ہیں نکالنے کیلئے یا گاہنے کے لئے بیل وغیرہ سے، اندک مایہ تھوڑی مقدار، رنج محنت، مشقت، تحصیل راحت کردن محاوری ترجمہ راحت حاصل کرنا، نیش ڈنک مارنا محال کی مکھی کا، مایہ پونجی، عسل شہد، یہاں ڈنک سے مراد سفر کی وہ محنت جو پہلوان نے دیکھی تھی اور عسل سے مراد شہزادے کی طرف سے جو جوڑا اور نعمت حاصل ہوئی، بیرون رزق باہر رزق سے یعنی اس رزق سے زیادہ جو مقدّر رہے، غواص صیغۂ مبالغہ دریا میں غوطہ لگانے والا، کام نہنگ مرکب اضافی اس سے پہلے از محذوف، کام حلق، تالو، نہنگ مگرمچھ، مگرمچھ کے حلق سے، دُرّ گرانمایہ مرکب توصیفی، قیمتی موتی، بچنگ ب در چنگ، چنگال، ہاتھ، پنجہ، نہ کرے گا اپنے ہاتھ میں یعنی حاصل نہ کرے گا، آسیا سنگ زیریں چکی کا نیچے کا پتھر، تحمل برداشت، بارگراں بھاری بوجھ، شیر شرزہ غضبناک شیر، در بن غار بن زائداے در غار یا بن جنگل، یعنی جنگل کی غار میں جو پہاڑی بوجھ، باز موصوف اور ایک جانور ہے، افتاد گراپڑا، ناکارہ، یہ صفت ہے گراپڑا، ناکارہ باز پرندہ، یاوری مدد، اقبال رہبری کرد نصیبے نے رہبری کی، کہ صاحب دولتے یے وحدت کی ایک دولت مند مراد شہزادہ، عنکبوت مکڑی، قوت روزی، نوبت باری، یاوری مدد، کسر ٹوٹنا، تفقد گم ہونا، محاوری ترجمہ، مہربانی کرنا، دلجوئی کرنا، نادر کم یاب، کم پایا جانے والا، شغال گیدڑ، پلنگ بگھیرا، باگ، تیندوا، اسے چیتے کے معنی میں لینا غلط ہے، گلستاں کے اردو شارحین کو اس میں تسامح ہوا کہ انھوں نے چیتے کے معنی کے لئے لفظ یوز آتا ہے بگھیرا اور جانور ہے چیتا اور فافہم غیاث اللغات۔

چنانکہ یکے از ملوک پارس را نگینے گرانمایہ در انگشتری بود بارے بحکمِ تفرج باتنے چند خاصاں

چناں چہ پارس کے ایک بادشاہ کے (پاس) ایک قیمتی نگینہ انگوٹھی میں تھا ایک بار سیر کے لئے چند خاص لوگوں کے ساتھ

بمصلائے شیراز بیروں رفت فرمود تا انگشتری را بر گنبدِ عضد نصب کردند تا ہر کہ تیر

شیراز کی عیدگاہ میں شہر سے باہر گیا اس کو حکم دیا چناں چہ انگوٹھی کو عضد الدین کے گنبد پر نصب کردیا تا کہ جو تیر

از حلقۂ انگشتری بگذراند خاتم اورا باشد اتفاقا چہاردہ حکم انداز کہ در خدمتِ او بودند

انگوٹھی کے حلقہ سے گذارادے انگوٹھی اسی کے لئے ہے اتفاق کی بات چار سو حکمی تیر پھینکنے والے جو اس کی خدمت میں تھے

بینداختند جملہ خطا کردند مگر کودکے کہ بر بامِ رباطے بباز یچہ تیر از ہر طرف می انداخت

تیر بھیجے (تیر پھینکے) سب نے خطا کی مگر ایک بچہ جو ایک مکان کی چھت پر کھیل میں تیر ہر طرف پھینک رہا تھا

بادِ صبا تیر او از حلقۂ انگشتری بگذرانید خلعت ونعمت یافت وخاتم بوے ارزانی داشتند
ہوا نے اس کا تیر انگوٹھی کے حلقہ سے گذار دیا جوڑا اور انعام پایا اور انگوٹھی اس کو سونپ دی
آوردہ اند کہ پسر تیر وکمان را بسوخت گفتند چرا چنیں کردی گفت تا رونقِ نخستیں بر جائے ماند
بیان کیا ہے لوگوں نے کہ لڑکے نے تیر اور کمان جلادی کہا لوگوں نے کیوں ایسا کیا؟ بولا وہ تاکہ پہلی رونق اپنی جگہ پر رہے (برقرار رہے)



گہ بود کز حکیم روشن رای	بر نیاید درست تدبیرے
ہو کبھی ایسا کہ دانا اور حکیم	کر سکے نہ کوئی اچھی تدبیر
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ روشن رائے عقلمند سے	نہیں آتی (ہوتی) درست تدبیر
گاہ باشد کہ کودکے ناداں	بغلط بر ہدف زند تیرے
کبھی ہو ایسا کہ ناداں طفل بھی	مارے غلطی سے نشانہ پر وہ تیر
کبھی (ایسا) ہوتا ہے کہ ناداں بچہ	غلطی سے نشانہ پر مار دیتا ہے تیر

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ غریب کو چاہئے قناعت اختیار کرے پر خطر سفر بغیر اسباب سفر کے اختیار نہ کرے اور بعض مسافروں کی بعض دفعہ کامیابی دیکھ کر جی نہ للچائے کہ وہ اتفاقی بات ہے ضروری نہیں ہر بار ایسا ہو اور سفر کی جو شرائط اس حکایت میں ذکر ہوئی اس کے بغیر سفر ہرگز نہ کرے ورنہ وہ حال ہوگا جو پہلوان کا ہوا کہ مرتے مرتے بچا۔

تشریح الفاظ: پارس: فارس مراد ملک ایران، نگینے گرانمایہ: مرکب توصیفی، بے: وحدت کی، ایک قیمتی نگینہ، بحکم تفرج: گھومنے کے واسطے، تفرُّج: باب تفعل سے گھومنا، سیر وتفریح کرنا، بمصلائے شیراز: شیراز کی عیدگاہ، شیراز ایران کی راجدھانی شیخ سعدی کے زمانے میں، وہاں کی عیدگاہ، عجیب وغریب پرفضا مقام، کشادہ جگہ اور قابل دید تھی۔ بر گنبدِ عضد: عضد الدین ایک بادشاہ کا نام اس کے مزار کی گنبد پر، از حلقۂ انگشتری: انگشتری کے حلقہ سے، گزراند: متعدی گزار دیوے گا یا کرے گا، حکم انداز: تیر انداز، بربام رباطے: ایک کوٹھے کی چھت پر، خلعت: نعمت، خاتم بوے ارزانی داشت: کسے را ارزانی داشتن: کسی کو کوئی چیز سونپ دینا، گہ: مخفف گاہ کا، بمعنی کبھی یعنی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عقلمند روشن رائے سے بھی کسی کام کی درست تدبیر نہیں ہو پاتی اور بعض دفعہ ایک نادان بچہ غلطی سے نشانہ پر تیر مار دیتا ہے، یہ سب تقدیری بات ہے، جیسا شیر آجائے اچانک اور تقدیر الٰہی سے وہ شاہزادہ نکلا اور تیری جان بچ گئی اور سارا کام بن گیا۔

حکایت

درویشے را شنیدم کہ بہ غارے نشستہ بود ودر بروی از جہاں بستہ
ایک درویش کو سنا میں نے کہ ایک غار میں بیٹھا تھا (رہتا تھا) اور اپنے پر دنیا والوں کی طرف سے دروازہ بند کر دیا تھا تا کوئی نہ آوے
وملوک واغنیا را در چشم ہمت او شوکت وہیبت نماند
اور بادشاہوں اور مالداروں کا اس کی ہمت کی نظر میں دبدبہ اور ڈر نہ رہا تھا

قطعہ

ہر کہ بر خود درِ سوال کشاد — تا بمیرد نیاز مند بود
جو کہ کرتا پھرتا ہے زیادہ سوال — وہ مرے گا جب تلک ہو نیاز مند
جس نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولا — جب تک مرے گا ذلیل رہے گا
آز بگذار وپادشاہی کن — گردن بے طمع بلند بود
چھوڑ لالچ اور ہو جا بادشاہ — بے طمع گردن تیری ہوگی بلند
لالچ چھوڑ اور بادشاہی کر — گردن بے لالچ ہوتی ہے بلند

بہ غارے ایک غار میں، نشستہ بود بیٹھا تھا، رہتا تھا، بر خود اپنے اوپر خود محذوف ہے، از جہاں از اہلِ جہاں، ملوک ملک کی جمع بادشاہ، اغنیا غنی کی جمع مالدار، آز لالچ۔

یکے از ملوک آں طرف اشارت کرد کہ توقع بکرم واخلاقِ مرداں چنیں ست کہ
اس طرف کے ایک بادشاہ نے اشارہ کیا کہ مردان خدا کے کرم اور اخلاق سے ایسے ہے (مجھے امید) کہ
یکے باما بنان ونمک موافقت کنند شیخ رضا داد بحکم آنکہ
ایک دن ہماری نان ونمک کے ساتھ موافقت کرلیں یعنی ہمارے کھانے کی دعوت قبول کرلیں شیخ راضی ہو گئے اس وجہ سے کہ
اجابتِ دعوت سنت ست دیگر روز ملک بعذرِ قدومش رفت عابد از جائے برجست
دعوت کا قبول کرنا سنت ہے دوسرے دن بادشاہ اس بزرگ کی تشریف آوری کی (تکلیف پر) معذرت کے واسطے گیا عابد اپنی جگہ سے اٹھا
ومَلِکْ را در کنار گرفت وتلطّف کرد وثنا گفت چوں غائب شد یکے از جماعت پرسید
اور بادشاہ کو گلے لگایا اور مہربانی کی اور تعریف کی جب بادشاہ غائب ہوا جماعت میں سے ایک نے پوچھا
شیخ را کہ چندیں ملاطفت امروز کہ باپادشہ کردی خلافِ عادت بود دیگر ندیدم
شیخ سے کہ اس قدر نرمی مہربانی آج جو بادشاہ کے ساتھ کی آپنے وہ خلافِ عادت تھی (دوسری بار) نہیں دیکھی میں نے

گفت نشنیدی آنکہ یکے از صاحبدلاں گفتہ است

کہا اس نے نہیں سنا تو نے وہ جو ایک بزرگ نے کہا ہے

قطعہ

ہر کرا بر سماط بنشستی — واجب آمد بخدمتش بر خاست

خواں پر جس کے بھی کھائے بیٹھ کر — کھڑا ہونا واسطے اس کے ضرور

جس کے دسترخوان پر تو بیٹھا — ضروری ہوا اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا

اور عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے زمین پر اس لئے میں نے بادشاہ کی تعظیم وتکریم کی۔

تشریح الفاظ: توقع امید، مرداں مرد کی جمع، مراد اللہ والے لوگ، کہ یکے کہ ایک بار، بابا بنان ونمک موافقت کنند یعنی آپ ایک بار ہمارے ساتھ گھر کھانا کھالیں ہماری دعوت قبول کرلیں، رضا دادن راضی ہونا، بعذر قدومش، عذر معذرت، قدوم تشریف آوری یعنی بزرگ کو خلاف عادت بادشاہ کے یہاں جانے میں تکلیف ہوئی ہوگی اس کی معذرت کے لئے بادشاہ اگلے دن بزرگ کے پاس گیا یہ بادشاہ کی بہت اچھی سوچ تھی بزرگ نے بھی اس کی قدر کی کہ کھڑے ہوگئے نرمی کا معاملہ کیا اور بادشاہ کی تعریف کی۔

مثنوی

گوش تواند کہ ہمہ عمروے — نشنود آواز دف وچنگ ونے

کر سکے ہے کان ساری عمر یے — نہ سُنے آواز دف وچنگ ونے

کان یہ طاقت رکھتا ہے کہ ساری عمر وہ — نہ سنے آواز دف اور ستار اور بانسری کی

دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ — بے گُل ونسرین بسر آرد دماغ

آنکھ صابر ہو سکے بے سیر باغ — بے گل ونسرین رہ سکتا دماغ

آنکھ صبر کرسکتی ہے باغ کے تماشہ کے لئے (سیر) — بے پھول اور چنبیلی بسر کرسکتا ہے دماغ

گر نبود بالشِ آگندہ پر — خواب تواں کرد حجر زیر سر

گر نہ ہو تکیہ کہ جس میں بھرے پر — سو سکے ہے رکھے پتھر زیر سر

اگر نہ ہو پروں بھرا ہوا تکیہ — (آدمی) سو سکتا ہے پتھر سر کے نیچے (رکھ کر)

ورنہ بود دلبر ہمخوابہ پیش دست تواں کرد بآغوشِ خویش

گر نہ ہو دلبر بیوی اپنے پاس ہاتھ اپنی بغل میں ہو کر کے پاس

اور اگر نہ ہو ساتھ سونے والا معشوق پاس (مراد بیوی) تو ہاتھ کر سکتا ہے (آدمی) (لے سکتا ہے) اپنی بغل میں (بجائے بیوی کی بغل کے)

ویں شکم بے ہنر وپیچ پیچ صبر ندارد کہ بسازد بہیچ

یہ شکم جو بے ہنر با پیچ پیچ ہے نہیں صابر موافق ہو ہیچ

اور یہ بے ہنر اور ٹیڑھا پیٹ یا پیچ دار آنتوں والا پیٹ، صبر نہ رکھے گا (نہ کرے گا) کہ موافقت کرے (غذا) کچھ بھی نہ ہونے کے ساتھ پیٹ بالکل کچھ کھائے بغیر صبر نہیں کر سکتا اور سارے اعضا اپنے اپنے سب چیزوں کے بغیر رہ سکتے ہیں جیسا کہ اوپر معلوم۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ حتی الامکان بادشاہوں اور امراء کی ملاقات سے دور رہے کہ ان کی نزدیکی چار ناچار چاپلوسی کی طرف لے جائے گی نیز رفتہ رفتہ قناعت بھی جاتی رہے گی بہار باراں شرح فارسی گلستاں۔

تشریح الفاظ: تلطف از تفعل مہربانی کرنا، ثنا تعریف، غائب شد غائب ہوا، یعنی چلا گیا، یکے از جماعت پر جماعت میں سے ایک نے، پرسید شیخ را پوچھا شیخ سے، ملاطفت مہربانی، بر سماط دستر خوان پر، نشستی بیٹھا تو یعنی کھانا کھایا، واجب ضروری، بخد متش ب واسطے خدمت سے مراد تعظیم اس کی تعظیم کے واسطے، برخاست بمعنی برخاستن اٹھنا، دف ڈھیری یا ڈھولک، چنگ ستار، نے بانسری، زتماشائے باغ باغ کی سیر سے، نسریں چنبیلی، بسر آرد بسر کر سکتا ہے، بالش آگندہ پر وہ تکیہ جس میں مرغابی کے پر بھرے ہوئے ہوں وہ روئی کے تکیہ سے بھی زیادہ نرم ہوتا ہے، حجر پتھر، دلبر مراد معشوق یعنی اپنی بیوی، ہم خوابہ ہ زائد یا بمعنی اسم فاعل ساتھ سونے والا معشوق، شکم پیٹ، پیچ پیچ پیٹ جس کا معاملہ در پیچ کہ اس کی حقیقت ظاہر نہیں اور اعضا کی طرح یا پیچ سے مراد شریر، دغا باز یا مراد پیچ پیچ سے آنت ہیں کہ وہ بھی پیچ کھائے ہوتی ہیں، ہیچ تھوڑی چیز، یا بجز طعام یا سوائے کھانے کے، بہیچ چیز شکم راضی نشود کسی چیز سے پیٹ راضی اور قانع نہ ہوگ۔

پورا ہوا تیسرا باب الحمد للہ تعالیٰ بعد عصر بروز یکشنبہ
۲/ جمادی الاخری ۱۴۳۹ھ مطابق ۴/ مارچ ۲۰۱۸ء



باب چہارم در فوائد خاموشی

چوتھا باب خاموشی کے فائدے کے بیان میں

حکایت

یکے از دوستاں گفتم امتناعِ سخن گفتنم بعلتِ آں اختیار
حکایت: ایک دوست نے کہا مجھے کہ بات کہنے سے رکنا (خاموش رہنا) مجھے اس لئے پسند
آمده است کہ غالب اوقات در سخن نیک وبد اتفاق افتد ودیدهٔ دشمناں
آیا ہے کہ اکثر اوقات اچھی اور بری بات (کہنے میں) اتفاق ہوتا ہے اور دشمنوں کی آنکھ (نظر)
جز بر بدی نمی آید گفت اے برادر دشمن آں بہ کہ نیکی نہ بیند
سوائے برائی پر (پڑنیکے) نہیں پڑتی کسی اور چیز پر اس نے کہا اے بھائی دشمن وہی بہتر ہے جو نیکی نہ دیکھے

شعر

وَاُخو العَدَاوةِ لَا یَمُرُّ بِمصالحٍ
دشمن جو گزرے گا نزدیک نیک
دشمن نہیں گزرتا نیک آدمی کے پاس سے

اِلَّا وَیَلمزه بِکَذَّابٍ اَشِر
یہ الزام دے گا کہ جھوٹا ہے وہ
مگر الزام لگاتا ہے اس کو جھوٹا اور متکبر ہونے کا

شعر

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست
ہنر دشمنوں کی نظر میں ہے عیب
ہنر عداوت والے کی نظر میں بڑا عیب ہے

گل ست سعدی و در چشم دشمناں خار ست
گل سعدی اوروں کے رو خار ہے
پھول ہے سعدی اور دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا ہے

بیت

نورِ گیتی فروزِ چشمۂ ہور	زشت باشد بچشم موشکِ کور
روشن کرے جہاں کو سورج کا نور	مگر ہے برا رو برو موش کور
دنیا کو روشن کرنے والے آفتاب کا نور	برا معلوم ہوتا ہے چھچھوندر کی آنکھ میں

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اکثر اوقات خاموش رہنا بہتر ہے اور اسی میں خیر ہے ورنہ تیرے بولنے پر معترضین جگہ جگہ اعتراض کریں گے۔

حکایت

بازرگانے را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ با کسے ایں سخن درمیاں نہی

حکایت: ایک تاجر کو ہزار کا ٹوٹا پڑ گیا لڑکے سے کہا نچاہئے کہ کسی کے درمیان یہ بات رکھے تو (کہے تو)

گفت اے پدر فرمان تراست نگویم ولیکن باید کہ مرا بر فائدہ ایں مطلع گردانی کہ مصلحت

اس نے کہا اے باپ آپ کا حکم ہے نہ کہوں گا اور لیکن چاہئے کہ مجھ کو اس کے فائدہ پر مطلع کردیں آپ کہ مصلحت

در نہاں داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصان مایہ دیگر شماتتِ ہمسایہ

پوشیدہ رکھنے (چھپانے میں) کیا ہے؟ اس نے کہا تا کہ مصیبت دو نہ ہو جائیں ایک تو پونجی کا نقصان دوسرے پڑوسی کی خوشی

شعر

مگو اندہِ خویش با دشمناں	کہ لاحول گویند شادی کناں
نہ کہہ اپنا غم رو برو دشمناں	پڑھیں گے وہ لاحول دل شادماں
مت کہہ اپنا غم دشمنوں کے سامنے	اس لئے کہ لاحول پڑھیں گے خوش ہوتے ہوئے

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اپنے مال کا نقصان عام لوگوں سے بیان کرنے سے کوئی فائدہ نہیں وہ تجھے احمق سمجھ کر ہنسیں گے، بہار باراں۔

حکایت

جوانے خرد مند از فنونِ فضائل حظّے وافر داشت وطبعے نافر چنانکہ در محافلِ دانشمنداں
ایک عقلمند نوجوان طرح طرح کی فضیلتوں سے بڑا حصہ رکھتا تھا اور طبیعت متنفر چنانچہ عقلمندوں کی مجلس میں بیٹھتا
نشستے زبانِ سخن بہ بستے بارے پدرش گفت اے پسر تو نیز انچہ دانی بگوی
لوگوں سے ملنے کے بارے میں بات کی زبان بند رکھتا (چپ رہتا) ایک بار باپ نے اس سے کہا اے بیٹے تو بھی جو جانتا ہے کہہ
گفت ترسم ازانچہ ندانم پر سند وشرمساری برم
اس نے کہا میں ڈروں اس بات سے جو نہیں جانتا اسے پوچھیں اور شرمندگی لے جاؤں (اور میں شرمندہ ہو جاؤں)
اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اپنے بڑوں کے آگے اپنے علم وہنر اور فضل کا اظہار نہ کرنا چاہیے کہ اس سے بعض دفعہ ندامت ہوتی ہے۔

قطعہ

آں شنیدی کہ صوفیئے می کوفت　زیر نعلین خویش میخے چند
وہ سنا تو نے کہ صوفی ٹھوکتا　اپنے جوتوں میں وہ خود ہی میخ چند
وہ سنا تو کہ ایک صوفی ٹھونک رہا تھا　اپنے جوتوں میں چند میخ (کیل)
آستینش گرفت سرہنگے　کہ بیا نعل بر ستورم بند
پکڑی سرہنگ نے اس کی آستین　آجا گھوڑے کے لگادے نعل چند
اس کی آستین پکڑی ایک سپاہی نے　کہ آ میرے گھوڑے کے ترنال باندھ

فرد

نگفتہ ندارد کسے با تو کار　ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
جب تلک نہ بولا نہ ہے سروکار　اور جب بولا کر حجت آشکار
تو بات نہ کہے ہو نہ رکھے گا کوئی تجھ سے سروکار　اور لیکن جب کہی تو نے اس کی دلیل لا

تشریح الفاظ: امتناع از افتعال رکنا، باز رہنا، بعلت آں اس وجہ سے، اختیار آمدہ است پسند آیا ہے، غالب اوقات اکثر اوقات، دیدۂ دشمناں دشمنوں کی آنکھ، جز بر بدی سوائے برائی پر (پڑنیکے) نمی آید نہیں آتی یعنی

نہیں پڑتی کسی دوسری چیز پر اور اچھائی کو دشمن برائی دیکھتا ہے نہ کہ اچھائی اس لئے خاموشی بہتر ہے، دشمن آں بہ کہ نیکی نہ بیند دشمن وہی بہتر ہے جو اچھائی نہ دیکھے، اس لئے کہ اگر اچھائی کو اچھائی دیکھے گا تو مارے حسد کے اس کو نقصان پہونچانے اور اس کا کام بگاڑنے کی فکر میں لگے گا، بہار باراں، اخو العداوۃ دشمن، کذاب زیادہ جھوٹا، اشر متکبر، بچشم عداوت ب بمعنی در عداوت، دشمنی، مراد دشمنی والا، یہاں صاحب مضاف محذوف ہوسکتا ہے، در چشم صاحب عداوت، عداوت والے کی نظر میں، نورِ گیتی فروز دنیا کو روشن کرنے والا نور، یہ صفت مقدم ہے، چشمۂ ہور سورج، یہ موصوف مؤخر ہے، دونوں مل کر مضاف الیہ نور مضاف ہے، زشت برا، بچشم موشک کور چھچھوندر کی آنکھ میں، نظر میں، بازرگان دراصل بازارگان تھا بازار میں آمد و رفت رکھنے والا یعنی تاجر، ہزار دینار خسارت خسارت ہزار دینار ہے، خسارت نقصان، گھاٹا، ٹوٹا، ہزار دینار کا گھاٹا، ٹوٹا، افتاد پڑ گیا، ہوگیا، نباید نہ چاہئے، با کسے ایں سخن درمیاں با علامت اضافت عبارت یوں ہے، درمیاں کسے ایں سخن نہی کسی کے درمیان یہ بات رکھے تو یعنی کہے تو، فرمان ترا تیرا حکم، مطلع گردانیدن یہ فعل متعدی بنایا ہوا ہے گردیدن کے امر گرد کے آخر آنیدن لگانے سے، بمعنی پھرانا، کرانا، مطلع کرے تو، مایہ پونجی، سرمایہ، ہمسایہ پڑوسی، اندوہ خویش اپنا غم مرکب اضافی، لاحول گویند لاحول کہیں گے، پڑھیں گے، شادی خوشی، کناں کرتے ہوئے اسم ہے شادی کناں حال واقع ہے، گویند کی ضمیر سے، یعنی لاحول پڑھیں گے وہ خوش ہوتے ہوئے، فنون فن کی جمع بمعنی قسم و نوع، فضائل فضیلت کی جمع، بزرگی، بڑائی، مراد یہاں فضائل سے علوم ہیں بہار باراں، یعنی طرح طرح کے علوم جانتا تھا، حظے یے عظمت کے لئے، حظ حصہ، وافر زیادہ، یے عظمت کے لئے ہو تو وافر تاکید کے لئے ہوگی، اور اگر یے زائد ہو درمیان موصوف اور صفت کے جیسا کہ متقدمین کے کلام میں ہے تو پھر وافر یے تاکید کے لئے نہیں، بہار باراں۔ طبعے نافر طبیعت لوگوں کے ملنے سے نفرت کرنے والی، یے زائد ہے، محافل محفل کی جمع مشتق از حفل، لوگوں کا جمع ہونا، محفل اسم ظرف جمع ہونے کی جگہ، مجلس، شرمساری شرمندگی۔

ترکیب شعر عربی کی جو پہلی حکایت میں ہے: اخو العداوۃ مبتدا الا یمر فعل ضمیر فاعل، بصالح جار با مجرور متعلق از فعل یہ پورا مل کر مستثنی منہ، الا حرف استثناء، واو حالیہ، یلمزہ یلمز فعل ضمیر فاعل ہٗ مفعول بہ، یہ سب مل کر جملہ حالیہ مستثنی مستثنی منہ سے مل کر خبر مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

صوفیئے یہاں صوفی سے مراد فقیر ہے، نعل تر نال جو گھوڑے خچر وغیرہ کے لگاتے ہیں پیروں میں، نعل بمعنی جوتا، سرہنگ جمادار، سپہ سالار، سردار فوج، سر سردار، ہنگ فوج، اور مجازاً سرہنگ سپاہی کو بھی کہتے ہیں، ستور چوپایہ، گھوڑا، گدھا، لیکن یہاں مراد گھوڑا ہے، نگفتہ نہ کہے ہوئے، (بات) کی (صورت میں) باتو کار تیرے سے کوئی سروکار، مطلب، جب تک تو چپ ہے تجھ سے کوئی کچھ نہ کہے گا اور جب کوئی بات کہے گا اس کی دلیل دے گا۔

حکایت

عالمے معتبر را مناظرہ افتاد با یکے از مَلاحِدہ لَعنَہم اللّٰہُ علیٰ حدہٖ وبحجت او برنیامد

حکایت: ایک معتبر عالم کا مناظرہ ہوا ایک بے دین سے لعنت کرے اللہ ان میں سے ہر ایک پر اور دلیل میں اس پر غالب نہ آئے

سپر بینداخت وبر گشت کسے گفتا ترا با چندیں فضل وادب کہ داری

ڈھال پھینک دی، (ہار مان لی) اور لوٹ آئے کسی نے کہا آپ کے لئے (آپ کے پاس) باوجود اس قدر علم اور ادب کہ جو آپ رکھتے ہیں

با بیدینے حجت نماند گفت علمِ من قرآن ست وحدیث وگفتارِ مشائخ

ایک بے دین کے مقابلہ میں دلیل نہ رہی کہا انھوں نے میرا علم تو قرآن ہے، اور حدیث اور بڑے لوگوں کے اقوال

واو بدینہا معتقد نیست ونمی شنود ومرا شنیدن کفر او بچہ کار آید

اور وہ ان کا معتقد نہیں اور نہ سنتا ہے اور مجھے اس کی کفر کی باتیں سننا کس کام آئے گا

بیت

آں کس کہ بہ قرآن وخبر زو نرہی　　آنست جوابش کہ جوابش ندہی

جو کتاب وخبر سے نہ لے جواب　　ہے جواب اس کا یہی نہ دے جواب

وہ شخص جس سے قرآن وحدیث کے ذریعے نہ چھٹے تو (بس) یہی ہے اس کا جواب کہ اسے جواب نہ دیوے تو

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بے دین لوگوں سے بلاضرورت مناظرہ نہ کرنا چاہئے اور اگر ضرورت ہو تو دلائل عقلیہ سے اپنے مذہب کی حقانیت اور فوقیت ثابت کرنی چاہئے اور انہیں مسکت اور لاجواب جیسا کہ ہمارے اکابر نے کیا۔

حکایت

جالینوس ابلہے را دید دست در گریبانِ دانشمندے زدہ وبے حرمتی ہمی کرد

حکایت: حکیم جالینوس نے ایک بیوقوف کو دیکھا ایک عقلمند کے گریبان میں ہاتھ ڈالے ہوئے اور بے عزتی کر رہا تھا

گفت اگر ایں دانا بودے کارِ او بناداں بد اینجا نرسیدے

اس نے کہا اگر یہ عقلمند ہوتا اس کا کام (معاملہ) نادان کے ساتھ یہاں تک نہ پہونچتا

﴿مثنوی﴾

دو عاقل را نباشد کین وپیکار — نہ دانائے ستیزد باسبکسار

دو عاقل میں نہ ہووے کین وپیکار — عقلمند نہ لڑے باسبکسار

دو عقلمندوں میں نہیں ہوتا کینہ اور لڑائی — کوئی عقلمند نہیں لڑتا بیوقوف سے

اگر ناداں بوحشت سخت گوید — خرد مندش بنرمی دل بجوید

اگر نادان پاگل سخت گو ہو — خرد مند نرم اور دل جو ہو

اگر نادان بدتمیزی سے سخت (بات) کہتا ہے — تو عقلمند نرمی سے اس کی دلجوئی کرتا ہے

دو صاحبدل نگہدارند موئے — ہمیدوں سرکشے وآزرم جوئے

دو صاحبدل میں بَل محفوظ ہو — یونہی سرکش اور آزرم جو

دوصاحب دل (شریف آدمی) محفوظ رکھتے ہیں بال ایک طرح ایک سرکش اور (ایک) صلح ڈھونڈنے والا (صلح پسند)

وگر در ہر دو جانب جاہلا نند — اگر زنجیر باشد بکسلانند

اگر دونوں ہی جانب ہیں دو جاہل — اگر زنجیر ہو توڑیں وہ غافل

اور اگر دونوں جانب جاہل ہیں — اگر زنجیر بھی ہو (اسے بھی) توڑ دیں گے

یکے را زشت خوئے داد دشنام — تحمل کرد وگفت اے نیک فرجام

برے نے ایک کو دی گالی دشنام — تحمل کرکے بولا نیک فرجام

ایک کو بری عادت والے نے دی گالی — اس نے برداشت کی اور کہا اے نیک انجام

بتر زانم کہ خواہی گفت آنی — کہ دانم عیب من چوں من ندانی

برا اس سے ہوں جو تو مجھ کو مانے — میں جانوں خود کو ایسا تو نہ جانے

زیادہ برا اس سے ہوں جو تو کہے گا وہ ہے تو اس لئے کہ میں جانوں اپنا عیب میری طرح نہیں جانتا ہے تو

تشریح الفاظ: عالم معتبر مرکب توصیفی، معتبر اور بڑے عالم، مناظرہ از مفاعلت، باہم نظر وفکر، سوچ وبچار کرنا، (اصطلاح میں) نیز بحث ومباحثہ کرنا دلیل کے ساتھ حق کو ثابت کرنے اور اپنی فوقیت ظاہر کرنے کے لئے، ملاحدہ میم کا فتحہ اور حا کا کسرہ، جمع ملحد کی بمعنی بے دین، **لعنهم الله الخ** اللہ لعنت کرے ان میں سے ہر ایک پر، لعنت رحمت سے دوری، سپر انداختن دراصطلاح عاجز ہونا یعنی وہ عالم اس بے دین کے مقابلہ میں عاجز ہو گیا جیسے

شریف رذیلوں کے بیچ، برگشتن لوٹنا، واپس ہونا، برگشت لوٹایا، واپس ہوگیا وہ، ادب درلغت دوسروں کے مراتب کا خیال کرنا نیز بمعنی دانش اور فہم، اور مہذب طریقہ سے کسی کے ساتھ پیش آنا، نیز عربی علوم کے اقسام بھی ادب کہلاتے ہیں، جیسے لغت، نحو، صرف، معانی، بیان اور ادب وانشاء، تاریخ وغیرہ۔ حجت دلیل، جمع حجج، برنیامد غالب نہ آسکا، نہ آیا، نہ جیت سکا، نہ جیتا، برنیامدن غالب نہ آنا، یہ محاورہ ہے، گفتار بات، قول، مشائخ جمع شیخ مراد بھلے بڑے بزرگ لوگ یعنی بزرگوں کے اقوال کا معتقد نہیں، شنیدن کفر مرکب اضافی یعنی کفریہ باتوں کا سننا، بچہ کار آید کس کام آئے، آں کس کہ بقرآن وخبر زونرہی زو کا تعلق آں کس سے یعنی از آں کس جس شخص سے ذریعہ سے، قرآن وخبر حدیث، قرآن وحدیث کے ذریعہ، نرہی نہ چھٹے تو، نہ نجات پائے تو، باوجود ایسے دلائل کے اور اس کو تسلی نہ دے سکے، اگلے مصرعہ کا مطلب یہی ہے کہ ایسے کو کوئی جواب نہ دے خاموشی بہتر ہے، جالینوس یونان کا مشہور حکیم دوائی جواہر جالینوس اس کے نام سے مشہور ہے آج تک، دست در گریباں دانشمندے زدہ الخ ہاتھ ایک دانشمند کے گریبان میں ڈالے ہوئے اور بے حرمتی، بے عزتی کرر ہا تھا، یہ دونوں جملے حال ہیں، ابلہے سے جو ذوالحال ہے، اگر ایں دانا بودے الخ حکیم نے کہا اگر یہ عقلمند ہوتا اس کا کام، بدا ینجا یہاں تک، لڑائی کی نوبت تک نہ پہونچتا، کہ یہ پہلے ہی بذریعہ نرمی اسے ٹھنڈا کر دیتا، معلوم ہوا اس دانشمند نے بھی عقل سے کام نہ لیا، کین کینہ، پیکار لڑائی، سکسار بیوقوف، بے عقل، مراد اچھا آدمی، ہلکے پھلکے بوجھ والا آدمی، وحشت نفرت، مرادی معنی بدتمیزی، دل جستن دل جوئی کرنا، دل جوید دل جوئی کرے گا وہ فعل مضارع مرکب ہے، موئے ایک بال، مراد باریک سے باریک رسّی یا دھاگا، ہمیدوں اسی طرح، آزرم جوئے اسم فاعل ساعی، صلح ڈھونڈنے والا، صلح پسند، بگسلانند در اصل گسلیدن ٹوٹنا، مصدر لازم ہے پھر گسلانیدن توڑنا مصدر متعدی بنا کر بگسلانند مضارع جمع غائب بنایا، توڑ دیں گے، وہ زنجیر کو بھی، زشت خوئے بری عادت والا، نیک فرجام نیک انجام، بتر اے بدتر، زیادہ برا، زانم از آنم اس سے ہوں، کہ خواہی گفت جو تو کہے گا، آنی وہ ہے تو، کہ دانم عیب من بمعنی جانتا ہوں میں اپنے عیب، چوں من ندانی میری طرح نہیں جانتا ہے تو۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عقلمند آدمی کو چاہئے کہ وہ بیوقوف اور نادان جاہل نیز شرابی کبابی وغیرہ سے مباحثہ ومجادلہ ہرگز نہ کرے بلکہ کسی نہ کسی حیلے اور نرمی سے اپنی جان بچالے۔

تصدیق کسی کو سچا بتانا، کسی کا یقین کرنا، دلبند دل پسند، سزاوار لائق، تحسین اچھائی اور تعریف کرنا، نیز بمعنی تعریف، حلوا مراد ہر میٹھی چیز کہ مرغوبِ خاطر ہوتی ہے، باز پس دوبارہ، میٹھی چیز بار بار کھانے سے طبیعت بھر جاتی ہے اچھی نہیں لگتی یہی حال ہر عمدہ اور میٹھی بات کا ہے بار بار یا دوبارہ کہنے سے وہ بات نہیں رہتی، اس لئے بوقت ضرورت ایک بار کہو اور بس کرو بار بار اور زیادہ کہنے سے بچو یہی حکایت کا مقصد ہے۔

حکایت

سحبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالے بر سرِ جمعے سخن گفتے
حکایت: سحبان وائل کو فصاحت اور بلاغت میں بے نظیر رکھا ہے (تسلیم کیا ہے) لوگوں نے اس وجہ سے ایک سال تک بات کہتا مجمع میں
کہ لفظے مکرر نکردے واگر ہماں اتفاق افتادے بعبارتِ دیگر بگفتے
اس طرح سے کہ کوئی لفظ مکرر نہ کرتا اور اگر وہی اتفاق سے آجاتا دوسری عبارت سے کہتا
واز جملہ ادب ندمائے حضرت ملوک یکے این ست
اور شاہوں کی دربار کے مصاحبوں کے من جملہ ادب سے ایک یہ ہے

مثنوی

سخن گرچہ دلبند وشیریں بود — سزا وارِ تصدیق وتحسین بود
گو بات دلبند وشیریں ہو — سزا وارِ تصدیق وتحسین ہو
بات اگرچہ دل پسند اور میٹھی ہووے — تصدیق اور تعریف کے لائق ہووے
چوں یکبار گفتی مگو باز پس — کہ حلوا چو یکبار خوردند وبس
جو ایک بار کہہ دی نہ کہہ پھر وہ پس — کہ حلوا جو ایک بار کھایا تو بس
جب ایک بار کہا تو نے مت کہہ پھر (دوبارہ) — اس لئے کہ حلوا جب ایک بار کھایا تو نے تو کافی ہے

تشریح الفاظ: سحبان وائل وائل عرب کے قبیلہ کا نام ہے ممکن ہے سحبان کے پدر کا نام بھی ہو یہ شخص نہایت فصیح بلیغ آدمی گذرا ہے، فصاحت اچھی تقریر، شستہ اور صاف الفاظ ادا کرنا، نہادہ اند مقرر، داشتہ اند یعنی تسلیم کیا ہے مانا ہے لوگوں نے، برسر جمعے برسر حضور گروہ ہے ایک جماعت کے سامنے یا ایک مجمع اور جماعت میں سخن گفتے وکردے ہر دو ماضی تمنائی بمعنی استمراری ہے یعنی کہتا اور کرتا تھا، لفظ سالے بمعنی تا یک سال، ایک سال مجمع میں اسے بیان کا اتفاق ہوا، مکرر دوبارہ، ہماں وہی، اتفاق افتادے یعنی اسی بات کے دوبارہ آنے کا اتفاق ہوتا یا اس کا دوبارہ آنے کا موقع ہوتا تو دوسرے الفاظ بدل کر کہتا معنی وہی ہوتے مثلاً ایک بار کہا: رأیت أسدًا فی الغاب دوبارہ یوں کہتا: نظرت لیثا فی الغیل ایسے ہی تیسری اور چوتھی بار کچھ اور لفظ بدلتا، مطلب سب کا ایک ہے میں نے شیر کو دیکھا جنگل میں صاحب بہار باراں نے چار طرح لکھنے کے بعد کہا کہ میں اس مضمون کو دس بارہ پیرایہ میں لکھ سکتا ہوں، حضر سے حضور، دربار۔

حکایت

یکے را از حکما شنیدم کہ می گفت ہرگز کسے بجہلِ خود اقرار نکردہ است مگر آں کس

حکایت: ایک عقلمند سے سنا میں نے کہ کہہ رہا تھا ہرگز کسی نے اپنی جہالت کا اقرار نہیں کیا ہے مگر اس شخص نے

کہ چوں دیگرے در سخن باشد ہمچناں تمام ناگفتہ سخن آغاز کند

کہ جب کوئی دوسرا بات میں ہووے (مصروف) اسی طرح (بات ابھی) پوری نہ کہی ہو یہ اپنی بات شروع کردے

مثنوی

سخن را سر ست اے خرد مند وُبن — میاور سخن در میانِ سخن

ہر بات کا سر ہے عاقل وبن — نہ کہہ بات تو درمیانِ سخن

بات کے لئے سر ہے اے عقلمند اور جڑ — مت لا بات کسی کی بات کے درمیان

خداوندِ تدبیر وفرہنگ وہوش — نگوید سخن تا نہ بیند خموش

مدبر ہے جو صاحبِ ادب وہوش — نہیں بولتا جب نہ دیکھے خموش

تدبیر اور عقل یا ادب اور ہوش والا نہیں کہتا بات جب تک نہ دیکھے خاموش (دوسرے کو)

تشریح الفاظ: یکے را از حکما را بمعنی از یعنی ایک حکیم سے، شنیدم سنا میں نے یہ مبین ہے کہ می گفت الخ کہ بیانیہ آگے اس سننے کا بیان ہے، کسے بجہل خود اقرار ب اضافت کے لئے، اقرار جہل خود کسی نے اپنی جہالت کا اقرار، ہمچناں اسی طرح، کہ دوسرا ابھی پہلے حال کی طرح بات کر رہا ہے پوری بات نہ کہی ہے، یہ اپنی بات سے شروع کردے اب اگر کوئی دوسرا ملامت کرے گا تو اب یہ شرمندہ ہو کر اپنی جہالت کا اقرار کرے گا، سَر سرا، بن جڑ، لیکن یہاں مراد بات کی ابتدا اور انتہا ہے بہار باراں، تدبر سوچنا، کسی چیز کا اچھا انتظام کرنا، فرہنگ سمجھ، دانش، فہم یہاں مراد ادب ہے، خموش مخفف خاموش کا ہے، بمعنی چپ چاپ۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ عقلمند آدمی اس وقت تک اپنی بات نہیں شروع کرتا جب تک دوسرے کو خاموش نہیں دیکھتا اور دوسرے کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کرنا حماقت ہے اس سے بچنا ضروری ہے اور یہی حکایت کا مقصد ہے بہار باراں میں کہا کہ چوتھا باب جس طرح فوائدِ خاموشی کے بیان میں ہے اسی طرح در آداب سخن گفتن ہے یعنی بات کہنے کے آداب میں بھی ہے اس لئے مصنف کو یوں کہنا تھا باب چہارم در فوائدِ خاموشی و آداب سخن گفتن۔

حکایت

تنے چند از بندگانِ محمود گفتند حسنِ میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلاں مصلحت
محمود غزنوی کے چند غلاموں نے کہا حسن میمندی سے کہ بادشاہ نے آج کیا کہا تجھے فلاں مصلحت (معاملہ) کے بارے میں
گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفتند آنچہ با تو گوید بامثالِ ما گفتن روا ندارد
اس نے کہا تم پر بھی پوشیدہ نہ رہے گی (وہ بات) انھوں نے کہا جو تیرے سے کہتا ہے پھر ہم جیسوں سے کہنا درست نہیں سمجھتا
گفت باعتمادِ آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید
اس نے کہا اس اعتماد پر کہ جانتا ہے کہ نہ کہوں گا میں پھر کیوں پوچھتے ہو؟

بیت

نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہلِ شناخت — بسرّ شاہ سَر خویشتن نشاید باخت

نہیں ہر بات گو کہتا ہے دانا — راز شاہ دے کر نہ سر کو تو گنواتا
بادشاہ کے راز کے سبب اپنا سر نہ چاہئے گنوانا

ہر بات جو ظاہر ہو نہیں کہتا اسے سمجھدار (عقلمند) بادشاہ کے راز کے عوض اپنا سر چاہئے فدا کرنا لیکن راز نہ بتانا

تشریحِ الفاظ: تنے چند یہ توصیفی، تن آدمیوں کے لئے آتا ہے جیسے راس جانوروں کے لئے مستعمل ایک راس بیل وغیرہ جب حلیہ لکھتے ہیں، از بندگانِ محمود محمود کے غلاموں سے چند نے محاوری ترجمہ محمود کے چند غلاموں نے، حسن میمندی بادشاہ محمود غزنوی کے وزیر کا نام ہے، میمند غزنین کا قصبہ ہے اس کی طرف منسوب ہے، چہ گفت در فلاں مصلحت کیا کہا فلاں مصلحت معاملہ میں، بامثالِ ما با بمعنی سے ہم جیسوں سے، روا ندارد جائز نہ رکھے، مناسب نہ سمجھے، فعل مضارع مرکب ہے، اہلِ شناخت عقلمند اور سمجھ دار آدمی، بسر بھید، راز، ب سبب کے لئے یا عوض کے لئے، سر خویشتن اپنا سر، سر خود باختن اپنا سر گنوانا، کھپانا، بسر شاہ بسبب ظاہر کرنے بادشاہ کے راز کے یا ب عوض کے لئے پھر معنی ہوں گے کہ بادشاہ کے راز کے بدلے اپنا سر چاہئے قربان کرنا مگر اس کا راز نہ کہنا چاہئے کوئی کتنا ہی ڈرائے بلکہ خاموشی اختیار کرنا چاہئے ایسے ہی ہر ایک آدمی کو اپنے اور پرائے کے راز کو نہ کہنا چاہئے یہی حکایت کا مقصد ہے۔

حکایت

در عقدِ بیع سرائے متردد بودم جہودے گفت بخر کہ من از کد خدایانِ محلتم
ایک مکان کی خریداری کے معاملہ میں تردد میں تھا میں ایک یہودی نے کہا خرید لے کہ میں اسی محلہ کے مکان والوں میں سے ہوں

وصف ایں خانہ چنانکہ ہست از من پرس ہیچ عیبے ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایۂ من باشی
اس گھر کی صفت جیسی ہے میرے سے پوچھ کوئی عیب نہیں رکھتا (نہیں ہے) میں بولا سوائے اس کے تو میرا پڑوسی ہوگا

قطعہ

خانۂ را کہ چوں تو ہمسایہ ست	دہ درم سیم کم عیار ارزد
تجھ سا ہمسایہ جس گھر کا ہوا	کھوٹی چاندی دس درم سے بھی ہے کم
جس گھر کا تجھ جیسا پڑوسی ہے	دس درم کھوٹی چاندی سے بھی کم کے لائق ہے
لیکن امید وار باید بود	کہ پس از مرگِ تو ہزار ارزد
لیک رہنا چاہئے امید وار	بعد تیرے ایک ہزار اس کے درم
لیکن امید وار چاہئے ہونا	کہ تیرے مرنے کے بعد ہزار درم کے لائق ہے

تشریح الفاظ: عقد باندھنا، معاملہ، بیع بیچنا اور خریدنا دونوں کے لئے آتا ہے یہاں مراد خریدنا ہے، متردِّد اسم فاعل مشتق از تردد شک وشبہ، تَرَدُّد میں ہونے والا، شک کرنے والا تھا میں کہ یہ مکان لوں یا نہ لوں، جہودے ایک یہودی یعنی کافر کہ وہ ہمارے نبی صاحب کو نہ مانتے تھے تو کافر ہوئے ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مانتے تھے، بخرام از خریدن مول لینا، کدخدایان محلتم کدخدا مکان والا، اس کی جمع کدخدایان یہ مضاف ہے محلّہ کی طرف میم ضمیر متکلم کی یعنی محلّہ کے مکان مالکوں میں سے ایک ہوں، اسی محلّہ کا باشندہ ہوں، دہ درم سیم کم عیار عیار کھوٹی، دہ درم دس درم وزن برابر سیم چاندی، عیار کھوٹی یہ صفت ہے سیم کی، یعنی دس درم کھوٹی چاندی سے کم، ارزیدن بکنا برابر ہونا، لائق ہونا، باید بود چاہئے ہونا، باید کے بعد ماضی بمعنی مصدر ہوتی ہے، پس از مرگ تو تیری موت کے بعد، ہزار ارزد ہزار درم کے برابر ہے۔

یہودی اگر خاموش رہتا تو شیخ سعدی کا جواب لاجواب نہ سنتا اور نہ شرمندہ ہوتا لہٰذا بلا ضرورت بولنے سے بچنا اور خاموش رہنا چاہئے۔

حکایت

یکے از شعرا پیشِ امیر دزداں رفت وثنا گفت فرمود تا جامہ اش بر کنند
ایک شاعر چوروں کے سردار کے پاس گیا اور تعریف کی اس نے حکم دیا تاکہ اس کے کپڑے اتار لیں

وازدہ بدر کنند مسکین برہنہ بسر ما می رفت سگاں درقفائے وے افتادند خواست تا سنگے بردارد

اور گاؤں سے نکال دیں بیچارہ ننگا جاڑے میں جارہا تھا کتے اس کے پیچھے پڑ گئے اس نے چاہا تاکہ پتھر اٹھائے

وسگاں را دفع کند زمین یخ بستہ بود عاجز شد وگفت اینچہ حرام زادہ مرد مانند سگاں را

اور کتوں کو دفع کرے (بھگائے) زمین پر برف جمی ہوئی تھی عاجز (مجبور ہوا) اور بولا یہ کیسے حرام زادہ لوگ ہیں کتوں کو

کشادہ اند وسنگ را بستہا میر دزداں از غرفۂ بدید بشنید وبخندید وگفت اے حکیم

کھول دیا ہے اور پتھر کو باندھ دیا ہے سردار نے بالا خانہ کی کھڑکی سے دیکھا اور سنا اور ہنسا اور بولا اے عقلمند

از من چیزے بخواہ گفت جامۂ خود می خواہم اگر انعام فرمائی

مجھ سے کچھ مانگ اس نے کہا اپنے کپڑے چاہتا ہوں اگر انعام فرمائے آپ (یعنی مجھے واپس دیدیں)

مصرعہ رَضِينَا مِنْ نَوَالِكَ بِالرَّحِيلِ.

مصرعہ: ہم راضی ہوئے تیری عطا سے (عطا کے بدلے) کوچ کرنے پر

بیت

امید وار بود آدمی بخیر کساں	مرا بخیر تو امید نیست شر مرساں
امید وار ہو خیر کا لوگوں سے گر	خیر نہ پہونچائے تو نہ دے ضرر
امید وار ہوتا ہے آدمی لوگوں کی بھلائی کا	مجھے تیری خیر کی امید نہیں برائی مت پہنچا (کم از کم)

سالارِ دزداں را بروے رحمت آمد جامۂ او باز داد وقبائے پوستینے براں مزید کرد ودرمے چند

چوروں کے سردار کو اس پر رحم آیا اس کے کپڑے واپس کئے اور ایک چمڑے کا چوغہ اس پر زیادہ کیا اور چند درم اور دیئے

اس حکایت کا مقصد یہ ہے اگر شاعر چوروں کے سردار کی تعریف سے خاموش رہتا اس قدر رنج اور ذلت نہ اٹھاتا اسے خاموش رہنا چاہئے اور پھر جس مال کو لیتا یا بعد میں کچھ لیا وہ بھی ڈگّا ماری کا تھا جائز مال کے واسطے بھی تعریف جائز نہیں چہ جائیکہ ناجائز مال حاصل کرنے کے لئے۔

تشریح الفاظ: شعرا جمع شاعر کی، امیر دزدان چوروں کا امیر (ان کا سردار) جامہ برکندن کپڑے اتارنا، درقفائے اس کے پیچھے، زمین یخ یخ برف یعنی برزمین برف، بستہ بود جمی ہوئی تھی، این چہ یہ کیا، یہ کیسے، حرام زادہ سے مراد شریر اور فتنہ انگیز ہے، بہار باراں، ورنہ حرام زادہ بہت بڑی گالی ہے کہ نطفہ حرام کی اولاد کسی کو کہہ دو مرنے

مارنے کو تیار ہو جائے گا، اور چوروں کے سردار نے اس کا یہ لطیفہ پسند کیا کہ اس نے کشادہ اور بستہ کا تقابل پیش کیا کہ کتوں کو کھول دیا اور پتھروں کو باندھ دیا، براں مزید کرد اس پر اضافہ کیا، زیادہ کیا، آگے عربی شعر پورا یوں ہے، رَضِینَا مِن نَوالِک بالرَّحِیلِ۔ رَضِیتُ مِنَ الغَنِیمۃِ بالقَلِیلِ۔ ہم راضی ہوئے تیرے عطا کے بدلے کوچ کرنے پر (بخیر وعافیت) اور میں راضی ہوں تھوڑی غنیمت پر۔ اس کی ترکیب ملاحظہ ہو۔

رضینا فعل بافاعل ضمیر من جار نوالک مرکب اضافی مجرور متعلق از رضینا، اسی طرح بالرحیل جار بامجرور متعلق از رضینا فعل بافاعل اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسی طرح رضیت فعل بافاعل اپنے دونوں متعلقات جار بامجرور سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

مُنَجِّمے بخانہ در آمد مردِ بیگانہ دید بازنِ او باہم نشستہ دشنام داد وسخت گفت

ایک نجومی گھر میں داخل ہوا ایک اجنبی آدمی کو دیکھا اس کی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا اس نے گالی دی (اُسے) اور سخت برا بھلا کہا

درہم افتادند فتنہ وآشوب بر خاست صاحبدلے بریں واقف گشت وگفت

آپس میں الجھ گئے، (جھگڑا ہونے لگا) اور فتنہ اور شور وغل اٹھا (پیدا ہوا) ایک صاحب دل اس حال پر واقف ہوا اور بولا

شعر

تو بر اوجِ فلک چہ دانی چیست	چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست
آسمان پر کیا ہے تو جانے ہے کیا	تیرے گھر میں کون؟ جب یہ نہ پتا
تو آسمان کی بلندی پر کیا جانے گا کیا ہے؟	جب نہیں جانتا کہ تیرے گھر میں کون ہے؟

تشریح الفاظ: منجم اسم فاعل، علم نجوم جاننے والا کہ بذریعہ ستاروں کچھ مستقبل کی باتیں بتائے مگر یہ علم گمان کے درجہ میں ہے نہ کہ یقینی، درآمد درآمدن داخل ہونا، بازن او باہم نشستہ اس کی عورت کے ساتھ باہم آپس میں، نشستہ بیٹھا ہوا، سخت گفت برا بھلا کہا، درہم افتادن آپس میں الجھنا، جھگڑا کرنا، آشوب شور وغل، اوج بلندی۔

حکایت کا مقصد: علم نجومی پر دھیان نہ دیں نہ مانیں نہ سنیں، وہ نجومی اگر علم یقینی رکھتا اپنے گھر کی حالت سے واقف ہوتا نیز اگر وہ خاموش رہتا صاحب دل سے ندامت کا جواب نہ سنتا۔

حکایت

خطیبے کریہُ الصوت خود را خوش آواز پنداشتے وفریادِ بیفائدہ برداشتے
حکایت: ایک بھدّی آواز والا واعظ اپنے کو خوش آواز جانتا تھا اور بے فائدہ فریاد (شور) اٹھاتا (مچاتا)
گفتی نَعیبُ غُوابِ البَینِ در پردۂ الحانِ اوست یا آیۂ انّ اَنکرَ الاصْواتِ در شانِ اوست
تو کہے گا کہ جدائی ڈالنے والے کوّے کی آواز اس کے الحان کے پردے میں ہے یا یہ آیت بیشک سب سے بری آواز اس کی شان میں ہے

شعر

إذا نَهَق الخَطِيبُ ابُو الفَوَارِس　　لَهُ صَوتٌ يَهُدُّ اصطُخر فَارِس
جب ہنہنائے واعظ بو الفوارس ہے　　ہلادے آواز قلعہ فارس کو ہے
جب ہنہناتا ہے واعظ ابوالفوارس کی آواز (ایسی ہے) کہ جولرزاتی (ہلادیتی ہے) قلعۂ اصطخر کو (فارس کے)

مردمِ قریہ بعلّتِ جاہے کہ داشت بَلیّتش را می کشیدند واذیتش را مصلحت
گاؤں کے لوگ اس مرتبہ کی وجہ سے جو رکھتا تھا اس کی مصیبت کو کھینچتے (برداشت کرتے) اور اس کو تکلیف دینا مصلحت
نمی دیدند تا یکے از خطبائے آں اقلیم کہ با او عداوتے نہانی داشت
(مناسب نہ سمجھتے تھے) یہاں تک کہ ایک اس ملک (علاقہ) کا واعظ جو اس کے ساتھ چھپی دشمنی رکھتا تھا
بارے بپرسیدنِ او آمدہ بود گفت ترا خوابے دیدہ ام خیر باد گفت چہ دیدی
ایک بار اس کا حال پوچھنے کے لئے آیا تھا بولا تیرے متعلق ایک خواب دیکھا ہے میں نے بہتر ہو جیو اس نے کہا کیا دیکھا تو نے
گفت چناں دیدم کہ ترا آواز خوش ست ومرداماں از انفاسِ تو در راحت
اس نے کہا ایسا دیکھا میں نے کہ تیری آواز اچھی ہے اور لوگ تیرے سانسوں سے (تیری ذات سے) راحت میں ہیں
خطیب اندریں لختے بیندیشید وگفت جزاک اللہ ایں چہ مبارک خوابیست کہ دیدی
واعظ نے اس بارے میں ایک گھڑی سوچا اور کہا اچھا، بدلا دے تجھے اللہ یہ تو کیا ہی مبارک خواب ہے جو تو نے دیکھا
کہ مرا بر عیب خود واقف گردانیدی معلوم شد کہ آواز نا خوش دارم وخلق
کہ مجھے میرے اپنے عیب پر واقف کیا تو نے معلوم ہوا کہ بھدّی آواز رکھتا ہوں میں اور لوگ

از بلند خواندنِ من در رنجند عہد کردم کہ ازیں پس خطبہ نگویم مگر بآہستگی
میرے زور سے پڑھنے سے تکلیف میں ہیں (اب) میں نے عہد کرلیا کہ اس کے بعد وعظ نہ کہوں گا مگر آہستہ سے نہ کہ بلند آواز سے

قطعہ

از صحبتِ دوستے برنجم — کاخلاق بدم حسن نماید
میں تو ایسے یار سے رنجیدہ ہوں — جو میرے اخلاقِ بد اچھے بتائے
ایسے دوست کی محبت سے رنجیدہ ہوں میں — جو میرے برے اخلاق کو اچھا کرکے دکھائے

عیبم ہنر وکمال بیند — خارم گل ویاسمن نماید
عیب کو سمجھے ہنر سمجھے کمال — خار کو گل اور چنبیلی وہ بتائے
عیب کو ہنر اور کمال دیکھے (سمجھے) — میرے کانٹے کو پھول اور چنبیلی دیکھے (سمجھے)

کو دشمن شوخ چشم بیباک — تا عیبِ مرا بمن نماید
کہاں ہے بے مروت بے باک (دشمن) — تاکہ میرا عیب مجھے دکھائے
کہاں ہے بے مروت اور بے باک دشمن — تاکہ وہ میرا عیب مجھے دکھلائے

فرد

ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش — ہنر داند از جاہلی عیبِ خویش
آگے نہ جس کے کہیں اس کے عیب — ہنر جانے نادانی سے وہ اپنا عیب
ہر آدمی کہ اس کے عیب نہ کہیں لوگ اس کے سامنے — ہنر سمجھیگا وہ جہالت کی وجہ سے اپنے عیب کو

تشریح الفاظ: خطیبے ایک خطیب، یعنی واعظ یے وحدت کی یہ موصوف ہے، کریہ الصوت ناپسندیدہ، بھدی آواز، یہ صفت مرکب ہے خطیب کی، فریاد مراد بلند آواز، یا شور کرنا وعظ کہنے میں، نعیب کوے کی آواز، غراب البین مرکب اضافی جدائی کا کوا، یہ اس لئے کہا کہ عرب جاہلیت کا عقیدہ تھا کہ جب آدمی گھر سے نکلے اور اسے کوا دکھائی دے تو اسے اس بات کی علامت سمجھتے تھے کہ اس میں اور اس کے مطلب میں جدائی ہوگی، یہ بدفالی ہے جو شرک اور غلط تھا۔ الحان نغمہ اور گانے کے وقت کی آواز، نہق گدھے کی آواز، ابوالفوارس واعظ کی کنیت تھی، ھدّ یھدّ ہلانا، لرزانا، اصطخر فارس کے ایک قلعہ کا نام، بلیت مصیبت، اذیت تکلیف، نیز تکلیف دینا، ستانا، مصلحت دیدن یہ

فارسی محاورہ ہے مناسب سمجھا، اقلیم ملک یہاں معنی مجازی نواحی اور اطراف مراد ہے، بہ پرسیدن او اے برائے پرسیدنِ حال ومزاجِ او گویا اس کی مزاج پرسی کے لئے آیا، ترا خواب الخ اے برائے تو، خیر باد جملہ دعائیہ، بہتر ہوجیو تیرے حق میں، از انفاس تو تیرے نفسوں (سانسوں سے) اور یہاں مراد کلمات وعظ ہیں، یعنی تیرے وعظ کے کلمات سے، لحظے تھوڑی دیر، واقف گردانیدن واقف کیا تو نے، گردانیدن متعدی بنایا کیا اب معنی ہوئے کرنا، لازم میں معنی تھے ہونا، برنجند اے دررنج اند، ب بمعنی در اور ب پر زبر ہے، مراد خطبہ سے وعظ، برنجم ب مکسور بر مضارع رنجیدہ ہوں میں، اخلاق بدم میم ضمیر مفعول کی مضاف الیہ ہے، حسن اچھا، نماید دکھاوے، گل پھول مراد گلاب، یاسمن چنبیلی، کو کہاں ہے وہ، دراصل کہ او تھا، شوخ چشم بے حیا، بے مروت۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی تیرے عیب تیرے سامنے کہے، کہنے والے سے نہ لڑے بلکہ اپنی اصلاح کرے اور جو دوست احباب تیری بیجا تعریف کریں، اس بات سے خوش نہ ہونا چاہئے، حضرت گنگوہیؒ کا مقولہ تھا کہ میرے نزدیک مادح تعریف کرنے والا، اور ذام برائی کرنے والا برابر ہیں، یعنی نہ پہلے سے خوش اور نہ دوسرے سے ناخوش سبحان اللہ کیا عجیب کیفیت تھی کوئی ٹھکانا ہے اس بے نفسی کا، ترکیب آیت کے اس حصہ کی، اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ، ان حرف مشبہ بالفعل، انکر الاصوات مرکب اضافی اس کا اسم، لام تاکید کا، صوت الحمیر مرکب اضافی ہوکر اِنَّ کی خبر اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ یا اسمیہ خبریہ ہوا۔

حکایت

یکے در مسجد بطوع بانگِ نماز گفتے بادائے کہ مستمعان را ازو نفرت بودے

حکایت: ایک مؤذن مسجد میں رغبت سے اذان پڑھتا تھا ایسی ادائیگی سے کہ سننے والوں کو اس سے نفرت ہوتی تھی

وصاحب مسجد امیرے بود عادل نیک سیرت نمی خواست کہ دل آزردہ گردد

اور مسجد والا (منتظم یا متولی) ایک امیر تھا منصف (انصافی) نیک عادت نہیں چاہتا تھا اس کو (مؤذن کو) کہ وہ دل آزردہ ہووے

گفت اے جواں مرد مر ایں مسجد را مؤذنانِ قدیمی اند کہ ہر یکے از ایشاں را

اس نے کہا اے جواں مرد اس مسجد کی (کچھ) پرانے مؤذن ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے

پنج دینار مرتب داشتہ ام ترا دہ دینار می دہم تا جائے دیگر روی

پانچ دینار (پنشن) مقرر ہے میں تجھے دس دینار دیتا ہوں تاکہ دوسری جگہ چلا جائے تو (مراد دوسری جگہ سے وہ ہے جو منتظم کی ذہن میں اس کی تحویل میں تھی وہ مسجد کی جگہ)

بریں قول اتفاق کردند پس از مدتے در گذرے پیش امیر باز آمد
اس بات پر اتفاق کیا انھوں نے ایک مدت کے بعد ایک راستہ میں امیر کے سامنے (وہ مؤذن) پھر آیا
وگفت اے خداوند بر من حیف کردی کہ بدہ دینار ازاں بقعہ ام بیرون کردی
اور بولا اے مالک مجھ پر ظلم کیا آپ نے کہ دس دینار کے بدلے اس سرزمین سے (اپنے یہاں سے) باہر کیا (الگ کردیا) آپ نے
کہ آنجا رفتہ ام بست دینار می دہند کہ جائے دیگر روم قبول نمی کنم امیر بخندید وگفت
کہ جس جگہ میں گیا ہوں وہ بیس دینار دے رہے ہیں تا کہ دوسری جگہ چلا جاؤں میں قبول نہیں کر رہا ہوں میں امیر ہنسا اور بولا
زنہار نستانی کہ بہ پنجاہ دینار راضی گردند
ہرگز نہ لئے تو اس لئے کہ وہ پچاس دینار پر (بھی) راضی ہو جائیں گے (دینے پر)

(شعر)

بہ تیشہ کس نخراشد زروئے خارا گل	چنانکہ بانگِ درشتِ تو میخراشد دل
سنگ سے کوئی نہ یوں چھیلے گا گل	جس طرح آواز تیری چھیلے دل

بسولہ کے ذریعہ کوئی نہ چھیلے گا سنگ خارا پر سے مٹی (اس طرح سے) جیسا کہ تیری سخت آواز چھیلتی ہے دل
حکایت کا مقصد کسی کے روبرو کسی کا عیب صراحتا کہنا جس سے اسے تکلیف اور ملال ہو اچھا نہیں اگر کہنا ضرور ہو تو اشارے اور کنایہ اور مہذب طریقہ سے کہے، بہار باراں، اس کی اور اگلی حکایت کے الفاظ کی تشریح آگے آرہی ہے۔

حکایت

ناخوش آوازے ببانگِ بلند قرآن خواندے صاحبدلے روزے برو بگذشت وگفت
ایک بھدی آواز والا بلند آواز سے قرآن پڑھتا تھا ایک صاحب دل ایک دن اس پر سے اس کے پاس سے گذرا
ترا مشاہرہ چند ست گفت ہیچ گفت پس ایں زحمت بخود چرا می دہی گفت
اور بولا تیری تنخواہ کتنی ہے وہ بولا کچھ بھی نہیں اس نے کہا پھر یہ تکلیف اپنے کو کیوں دیتا ہے اس نے کہا
از بہرِ خدا می خواہم گفت از بہر خدا دیگر مخواں
خدا کے واسطے پڑھتا ہوں میں اس نے کہا خدا کے واسطے پھر مت پڑھ

﴿بیت﴾

گر تو قرآن بدیں نمط خوانی ببری رونقِ مسلمانی

گر تو یوں قرآن پڑھتا جائے گا رونقِ اسلام کو لے جائے گا

اگر تو قرآن اس آواز سے پڑھے گا تو لے جائے گا (ختم کردے گا) مسلمانی (اسلام) کی رونق

کہ بھدی آواز سے غیر قرآن سنیں گے قرآن کی عظمت ان کے دل میں نہ آئیگی بلکہ اسے حقارت کی نظر سے دیکھیں گے جب قرآن کی عظمت نہ ہوگی دین کی عظمت نہ ہوگی، یہی مطلب ہے رونق ختم ہونے کا اس سے ثابت ہوا جب آواز اچھی نہ ہو تو بلند آواز سے تلاوت نہ کرے بلکہ پست آواز سے۔

تشریحِ الفاظ: درمسجد مسجد سے مراد مسجد سنجار ہے اور سنجار نام قلعہ کا موصل کے اطراف میں، جو عراق میں ہے، بطوع طوع رغبت، شوق، بانگ نماز اذان، صاحب مسجد مراد متولی و منتظم، امیرے یہ موصوف، عادل ونیک سیرت دونوں صفت ہیں، نمی خواستش نہیں چاہتا تھا اس کو ش ضمیر مفعول کی، پنج دینار مرتب داشتہ ام پانچ دینار وظیفہ مقرر کر رکھا ہے میں، درگذرے ایک راستہ میں، حیف ظلم، بدہ دینار ب سبب کے لئے، بیرون کردن باہر کرنا، الگ کرنا، کہ آنجا کہ جس جگہ، بہ پنجاہ دینار ب بمعنی پر پچاس دینار پر، تیشہ بسولہ، خارا سخت پتھر، اور ایک قسم کا کپڑا، جو دھوپ میں رکھنے سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے، برو بگذشت اس پر سے (اس کے پاس سے) گذرا، ہیچ کچھ بھی نہیں، زحمت تکلیف، بخود اپنے آپ کو، دیگر مخواں دوسری بار پھر کیسے مت پڑھ، بدیں نمط اے بایں نمط، نمط طریقہ، انداز، ب، از یعنی اس انداز یا طریقہ سے، الف کو دال سے بدل دیا کہ یہ قاعدہ ہے اسم اشارہ کا الف دال سے بدل جاتا ہے ب کے داخل ہونے سے۔

الحمدللہ والمنہ آج بعد نماز مغرب بلکہ بعد اذان عشاء شب دوشبہ
بتاریخ ۲۴/ جمادی الاخری ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۱/ مارچ ۲۰۱۸ء
شرح باب چہارم از گلستاں اتمام کو پہنچی مع ترجمہ وتشریح الفاظ



باب پنجم در عشق و جوانی

پانچواں باب عشق و جوانی کے بیان میں

حکایت

حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندیں بندۂ صاحب جمال دارد کہ ہر یکے بدیع جہانے اند

حکایت: حسن میمندی سے کہا لوگوں نے سلطان محمود اسقدر حسین غلام رکھتا ہے کہ ہر ایک دنیا کا نادر الوجود ہے

چگونہ افتادہ است کہ باہیچ کدام از ایشان میلے و محبّتے ندارد چنانکہ با ایاز با اینکہ زیادتِ حسنے

کس طرح ہوا ہے یہ کہ کسی سے ان میں سے ایسا میل اور محبت نہیں رکھتا جیسا کہ ایاز سے باوجودیکہ وہ زیادہ حُسن

ندارد گفت ہر چہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید۔

نہیں رکھتا کہا اس نے جو دل میں اتر جاتا ہے آنکھ میں اچھا دکھائی دیتا ہے۔

﴿قطعہ﴾

کسے بدیدۂ انکار گر نگاہ کند — نشان صورتِ یوسف دہد بنا خوبی

دشمنی کی نظر سے گر دیکھے کوئی — صورت یوسف لگے ناخوب ہے

کوئی انکار کی نگاہ سے اگر دیکھے گا (کسی کو)، تو حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت کی نشان دہی کرے گا برائی کے ساتھ

وگر بچشم ارادت نگہ کند در دیو — فرشتہ اش بنماید بچشم محبوبی

گر عقیدت کی نگاہ سے دیکھے دیو — تو فرشتہ ہے نظر گر خوب ہے

اور اگر عقیدت کی نگاہ سے دیکھے گا دیو کو — تو فرشتہ اسے دکھائی دے گا دوستی کی نگاہ سے

﴿مثنوی﴾

ہر کہ سلطاں مرید او باشد گر ہمہ بد کند نکو باشد

شاہ جس کا معتقد بس ہوگیا گر برائی سب کرے اچھا رہا

جو شخص کہ بادشاہ اس کا مرید ہوجائے، اگر وہ ساری برائے کرے (پھر بھی) اچھا ہوتا ہے بادشاہ کی نظر میں

وانکہ را پادشہ بیندازد کسش از خیل خانہ ننوازد

اور گرائے نظر سے شاہ جس کو ہے کوئی کنبہ کا نہ پوچھے اس کو ہے

اور جس کو بادشاہ گراوے (نظر سے) کوئی اس کو گھر والوں سے نہ نوازے گا

تشریح الفاظ: حسن میمندی سلطان محمود کا وزیر اعظم میمند ایک قصبہ ہے مضافاتِ غزنین سے، صاحبِ جمال مرکب اضافی بمعنی حُسن والا، خوب صورت، بدیعِ جہاں نادر جہاں، دنیا کا عجیب وغریب، میل رغبت وخواہش، یے وحدت کی، قلت کے معنی کا فائدہ دے رہی ہے، ایاز سلطان محمود کا سب سے چہیتا غلام بلکہ وزیروں سے بھی زیادہ قریب تھا، چگونہ کس طرح، افتادہ است واقع ہوا ہے یہ، باہیچ کدام اس کا محاوری ترجمہ کسی کے ساتھ، از ایشاں ان میں سے، ہر چہ در دل فرود آید جو دل میں اتر جائے، پسند آجائے اور اپنی جگہ بنالے، در دیدہ آنکھ میں، نکو نماید اچھی دکھائی دیتی ہے، انکار ناپہچاننا، انکار کرنا، ناپسند رکھنا، بے اعتقاد ہونا، نشان صورت یوسف دہد یعنی نشان دہد، ظاہر کرے، بیان کرے، صورتِ یوسف حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت کو بنا خوبی ناخوبی، برائی کے ساتھ بنا خوبی جار با مجرور متعلق نشان دہد سے ہے، بچشمِ ارادت ارادت عقیدت یعنی عقیدت کی نظر سے ب بمعنی از چشم آنکھ، نظر، دیو جن، بدشکل، فرشتہ اش فرشتہ اس کوش کا مرجع نگہ کند کا فاعل ہے، بچشم محبوبی محبت اور دوست رکھنے کی نگاہ میں، مرید معتقد، خیل گلۂ اسپاں (بہت سے گھوڑے) مراد یہاں خاندان اور قبیلہ ہے، مطلب یہ ہے کہ جو چیز یا جس کی محبت وصورت دل میں بیٹھ جاتی ہے پھر نکلتی نہیں چاہے وہ حسین نہ ہو جیسے سلطان محمود اور ایاز کا معاملہ کہ ایاز حسین نہ تھا مگر بادشاہ اس کی اداؤں پر گرویدہ تھا اور جس کا بادشاہ گرویدہ ہوجائے اس کی برائی بھی اچھی معلوم ہوگی پھر بیکار ہے بادشاہ سے اس کی برائی کرنا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کو کسی سے عشق ہوجائے گو معشوق کم حسین ہو عاشق کو طعنہ نہ دینا چاہئے کہ عشق کے لئے حُسن شرط نہیں۔

حکایت

گویند خواجہ را بندہ نادِرُ الحُسن بود ﴿۱﴾ بوے بسبیلِ مودّت ودیانت نظرے داشت

کہتے ہیں ایک آقا کا عجیب حسن والا غلام تھا وہ اس کے ساتھ محبت اور دیانت کی راہ سے نظر رکھتا تھا محبت کرتا تھا

با یکے از دوستاں گفت دریغ ایں بندۂ من باحسن وشمائلے کہ دارد اگر زباں دراز و بے

(ایک دن) ایک دوست سے بولا افسوس یہ میرا غلام باوجود حُسن اور ناز انداز کے جو رکھتا ہے اگر زبان دراز اور بے ادب

ادب نبودے چہ خوش بودے گفت اے برادر چوں اقرارِ دوستی کردی توقعِ خدمت مدار کہ

نہ ہوتا کیا اچھا ہوتا اس نے کہا اے بھائی جب دوستی کا اقرار کیا تو نے (اس) سے خدمت کی امید مت رکھ کہ

چوں عاشقی ومعشوقی درمیاں آمد مالکی ومملوکی برخاست

جب عاشقی اور معشوقی درمیان میں آگئی مالک پنا یعنی آقائی اور غلامی اٹھ گئی

قطعہ

خواجۂ بابندۂ پری رخسار
پس غلام خوبرو سے آقا جب
آقا جب پری جیسے رخسار والے غلام سے
چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند
کیا عجب وہ مثلِ آقا حکم دے
کیا عجب کہ وہ غلام مثل آقا کے حکم چلائے

چوں در آید ببازی وخندہ
کرے تفریح اور پیشانی بھی خندہ
جب کرنے لگے مذاق اور ہنسی
ویں کشد بارِ ناز چوں بندہ
بار کش آقا بنے ہے مثل بندہ
اور یہ کھینچے ناز کا بوجھ مثل آقا کے

بیت

غلام آبکش باید وخشت زن
اینٹ پانی پاتھے کھینچے پس غلام
غلام پانی کھینچنے والا چاہیے اور اینٹ پاتھنے والا

بود بندۂ نازنیں مشت زن
نازنیں تو گھوسے مارے صبح وشام
ہوتا ہے نازنکھرے والا غلام (اُلٹا) گھوسہ مارنے والا

تشریح الفاظ: خواجۂ مالک، آقا، خواجۂ پر ہمزہ قائم مقام یے وحدت کے ہے یعنی ایک خواجہ، نادر الحسن

اس سے پہلے مضاف صاحب محذوف ہے نادر اور کمیاب وعجیب حسن والا، سبیل راستہ، مؤدت محبت، دوستی، دیانت پرہیزگاری، دریغ افسوس، شمائل خصلت، عادتیں، یہاں مراد انداز اور ادا نیز صورت اور وضع قطع، اگر زبان دراز الخ اگر زبان اور بے ادب نہ ہوتا یہ شرط ہے، چہ خوش بودے کیا اچھا ہوتا یہ ترکیب میں جزا ہے، گفت کہا اس نے فاعل وہ ایک دوست ہے، مالکی مالک اور آقا ہونا، مملوکی غلامی، توقع مدار کے بعد لفظ کہ علت کے لئے ہے خدمت کی امید مت رکھ، اس لئے کہ جب آقا اور غلام کے بیچ عاشقی اور معشوقی آگئی پھر آقا کا آقا ہونا اور غلام کا مملوک اور غلام ہونا ختم بلکہ معاملہ برعکس ہوگا، جیسا آگے اشعار میں بتا رہے ہیں، بندہ غلام موصوف، پری رخسار صفت پری رخسار جیسے غلام چوں در آید الخ جب آئے کھیل اور ہنسے یعنی جب وہ کھیلنے اور ہنسنے لگے، چہ عجب کو الخ کیا عجب کو، دراصل کہ او تھا کہ وہ غلام، آب کش غلام پانی کھینچنے والا کنویں سے یہ اسم فاعل سماعی ہے، خشت زن اسم فاعل سماعی اینٹ بنانے اور پاتھنے والا یہاں زن بنانے اور پاتھنے کے معنی میں ہے، نوکروں اور غلاموں سے پہلے یہ اینٹ گارے کا کام لیا جاتا تھا مکان کی تعمیر کے لئے، مشت زن گھوسہ مارنے والا، اسم فاعل سماعی اور یہ آخری شعر بوستاں کا ہے اور گلستاں کی عربی شرح میں یہ شعر نہیں ہے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے آقا کو خوب صورت غلام سے عشق نہ کرنا چاہئے کہ اس سے اس کی ہیبت اور عزت کو نقصان ہوگا۔

حکایت

پارسائے را دیدم بہ محبت شخصے گرفتار نہ طاقت صبر نہ

حکایت: ایک پارسا کو دیکھا میں نے ایک شخص کی محبت میں گرفتار تھا نہ صبر کی طاقت نہ

یارائے گفتار چندانکہ ملامت دیدے وغرامت کشیدے ترکِ تصابی نکردے گفتے

بات کی قوت جس قدر ملامت دیکھتا (سنتا) اور سختی کھینچتا عشق کا ترک نہ کرتا (نہ چھوڑتا) اور کہتا

قطعہ

کوتہ نکنم زدامنت دست | ور خود بزنی بہ تیغ تیزم

نہ کروں دامن سے تیرے کوتاہ دست | چاہے مجھ کو مارے لے کر تیغ تیز

میں کوتاہ نہ کروں گا تیرے دامن سے ہاتھ | اور چاہے خود مارے قتل کرے تو تیز تلوار سے مجھے

بعد از تو ملاذ وملجائے نیست	ہم در تو گریزم ار گریزم
ہے پناہ گاہ نہ کوئی تیرے سوا	بھاگوں گر تیری طرف ہے بس گریز
تیرے بعد کوئی جائے پناہ نہیں	نیز تیری طرف بھاگوں گا اگر بھاگونگا

بارے ملامتش کردم وگفتم عقلِ نفیست راچہ شد کہ نفسِ خسیست غالب آمد زمانے بفکرت فرو رفت وگفت

ایک بار اسے ملامت کی میں نے اور کہا میں نے پاکیزہ عقل کو کیا ہوا کہ کمینہ نفس تجھ پر غالب آیا اس نے ایک گھڑی سوچا اور بولا

﴿قطعہ﴾

ہر کجا سلطانِ عشق آمد نماند	قوتِ بازوئے تقویٰ را محل
جہاں شاہ عشق آیا نہ رہی	طاقت بازو وتقویٰ کا محل
جس جگہ عشق کا بادشاہ آیا نہ رہی	تقویٰ کی قوتِ بازو کے لئے جگہ
پاک دامن چوں زید بیچارۂ	او فتادہ تا گریباں در وحل
پاکدامن کس طرح جیئے گا وہ	تا گریباں پھنس گیا اندر وحل
پاکدامن کس طرح جیئے گا بیچارہ	پھنس گیا ہے گریبان تک کیچڑ میں

تشریح الفاظ: یارائے گفتار مرکب اضافی، بات کی قوت، ملامت دیدے دیدے بمعنی شنیدے ملامت سنتا، غرامت تاوان، ڈنڈ، یہاں مراد تکلیف اور سختی، تصابی عشق بازی، امرد پرستی، ملاذ وملجاء دونوں کے معنی جائے پناہ، ہم در تواخ نیز تیری طرف بھاگوں گا اگر بالفرض بھاگوں گا جیسے بچہ پٹے چھتے پھر ماں کرے اور اسی کی طرف بھاگے، عقلِ نفیس پاکیزہ عقل، نفسِ خسیس کمینہ نفس، زمانے بفکرت فرو رفت ب بمعنی در ایک گھڑی سوچ میں نیچے گیا، ایک گھڑی سوچا یہ فارسی محاورہ ہے، سلطان عشق عشق کا بادشاہ مراد عشق، قوتِ بازوئے تقویٰ پرہیزگاری کی قوتِ بازو کے لئے جگہ نہ رہے، یعنی پرہیزگاری ختم ہوجاتی ہے، وحل کیچڑ، زید مضارع از زیستن جینا، فائدہ جب عشق کا غلبہ ہووے تو عقل جاتی رہے لہٰذا اسے نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔

حکایت

یکے را دل از دست رفتہ بود وترکِ جاں گفتہ مطمحِ نظرش جائے خطرناک

حکایت: ایک کا دل ہاتھ سے (کھویا) گیا تھا اور مرنے کی ٹھان لی تھی اس کا مقصود خطرناک جگہ تھی اور وہاں

ومظنۂ ہلاک نہ لقمۂ متصور شدے کہ بکام آید یا مرغے کہ بدام افتد۔
ہلاکت کا اندیشہ نہ ایسا لقمہ خیال کیا جا سکتا جو حلق میں آجائے اور نہ ایسا پرند جو جال میں پھنس جائے

بیت

چو در چشم شاہد نیاید زرت | زر وخاک یکساں نماید برت
جب نہ شاہد کی نظر میں تیرا زر | ایک سا تجھ کو لگے پھر خاک وزر
جب معشوق کی نظر میں نہ آوے تیرا مال | سونا اور مٹی برابر دکھائی دیں گی تیرے نزدیک (تجھے)

بارے نصیحتش گفتند ازیں خیالِ محال تجنّب کن خلقے ہم بدیں ہوس کہ تو داری اسیرند
ایک اسے نصیحت کی لوگوں نے کہ خیالِ محال سے بچ کہ ایک مخلوق اس ہوس میں جو تو رکھتا ہے قیدی ہے
وپائے دل درزنجیر بنالید وگفت۔
اور دل کا پاؤں زنجیر میں رویا اور بولا

قطعہ

دوستاں گو نصیحتم مکنید | کہ مرا دیدہ بر ارادتِ اوست
دوستوں سے کہہ نصیحت نہ کریں | کہ نگاہ میں میری ہے بس میرا دوست
دوستوں سے کہہ مجھے نصیحت مت کرو | کہ میری نظر اس کے تعلق پر ہے
جنگ جویاں بزورِ پنجہ وکتف | دشمناں را کشند وخوباں دوست
قوتِ بازو سے ماریں جنگجو | دشمنوں کو اور حسیں ماریں ہیں دوست
لڑائی کرنے والے پنجہ اور بازو کی طاقت سے | دشمنوں کو مارتے ہیں اور معشوق دوستوں (عاشقوں) کو

شرطِ مودّت نباشد باندیشۂ جان دل ازمہرِ جاناں برگرفتن
محبت کی شرط نہیں جان کے اندیشہ سے دل معشوق کی محبت سے اٹھالینا

ابیات

تو کہ در بندِ خویشتن باشی | عشق بازی دروغ زن باشی
جب کہ تو اپنی فکر میں ہورہا | عاشقی میں جھوٹا ہے اے بے وفا

تو جب اپنے فکر میں رہے
عشق بازی میں جھوٹا ہے تو

گر نشاید بدوست رہ بردن
شرطِ عشق ست در طلب مردن

گر نہ ممکن دوست تک ہے پہونچنا
عشق یہ کہ طلب میں یوں مرنا

گر نہ ممکن ہو دوست تک راستہ پانا
عشق کی شرط ہے طلب میں مر جانا

فرد

گر دست رسد کہ آستینش گیرم
ورنہ بروم بر آستانش میرم

ہوسکے گر آستین پکڑوں گا میں
ورنہ اس کے در پہ مرجاؤں گا میں

اگر ہوسکے کہ اس کی آستین پکڑوں میں (تو بہتر ہے)
ورنہ چلوں گا اس کی چوکھٹ پر مرجاؤں گا

تشریح الفاظ: دل از دست رفتہ بود دل ہاتھ سے گیا تھا یعنی اس کا دل اس کے قبضے سے باہر تھا، دل کھویا ہوا تھا، مطمحِ نظر مقصود، مطلب، مظنۂ ہلاک ہلاکت کا اندیشہ، متصوّر رشدے خیال کیا جاسکتا، نماید برت دکھلائی دیوے، برت تیرے نزدیک یعنی تجھے، تجنب کن پرہیز کر، بچ، ہوس عشق، لالچ، حرص، ارادت تعلق، جنگ جویاں جمع جنگ جو کی بمعنی لڑائی ڈھونڈنے والے، کتف بازو، خوبان مراد معشوقاں، دوست مراد عاشق لوگ، شرطِ مودت محبت کی شرط، اندیشۂ جاں جان کی فکر مرکب اضافی، دل از مہرِ جاناں مہر محبت، جاناں، معشوق دلِ معشوق کی محبت سے، برگرفتن اٹھالینا، تو کہ در بندِ خویشتن تو جب اپنی فکر میں ہے، عشق بازی عشق کرنا یعنی عاشقی، دروغ زن جھوٹ بولنے والا مراد جھوٹا، جب اپنی فکر کرے گا تو پھر عاشقی میں جھوٹا مانا جائے گا، نشاید نہ لائق ہو، ناممکن ہو، گر دست رسد اگر ہاتھ پہونچے یعنی ہوسکے۔

متعلقانش را کہ نظر در کارِ او بود وشفقت بروزگارِ او پندش دادند وبندش نہادند۔

اس کے متعلقین کی نظر اس کے کام پر تھی اور شفقت اس کے حال پر انھوں نے اسے نصیحت کی اور (پھر) اسے قید کردیا

شعر

دردا کہ طبیب صبر میفرماید
ویں نفس حریص را شکر میباید

ایلوا جب کہ مرض میں دے حکیم
یہ شکر کو مانگے ہے نفسِ لئیم

جس بیماری کے لئے حکیم ایلوا بتاتا ہے
اور اس حریص نفس کو شکر چاہتی ہے

ابیات

آں شنیدی کہ شاہدے بہ نہفت　　بادل از دست دادۂ میگفت

وہ سنا معشوق جب یکجا ہوا　　عاشقِ دل رفتہ سے اس نے کہا

وہ سنا تونے کہ ایک معشوق پوشیدگی میں　　ایک دل دینے والے سے کہہ رہا تھا

تا ترا قدرِ خویشتن باشد　　پیشِ چشمت چہ قدرِ من باشد

جب تلک تجھ کو رہے اپنی قدر　　پھر میری تیری نظر میں کیا قدر

جب تک تجھے اپنی قدر ہوگی　　تیری نظر میں میری کیا قدر ہوگی

آوردہ اند کہ مرآں پادشاہزادہ را کہ مطمحِ نظر او بود خبر کردند کہ جوانے بر سر ایں میدان مداومت می نماید

بیان کیا لوگوں نے اس شہزادے کو جو اس عاشق کا منظور نظر تھا خبر کی لوگوں نے کہ ایک جواں اس میدان میں ہمیشہ دکھائی دیتا ہے

خوش طبع شیریں زبان سخنہائے لطیف میگوید ونکتہائے بدیع از ومیشنوند چنیں معلوم می شود

خوش مزاج اور شیریں زبان ہے پُر لطف باتیں کرتا ہے اور عجیب عجیب نکتے اس سے سنتے ہیں لوگ ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ شورے در سر دارد وسوزے در جگر وشیدا صفت می نماید پسر دانست کہ دل آویختہ اوست

کہ سودائے عشق رکھتا ہے اور سوزش جگر میں اور عاشق صفت دکھائی دیتا ہے لڑکے نے جان لیا کہ اس کا عاشق ہے

وایں گرد بلا انگیختۂ اُو مرکب بجانبِ او راند چوں دید کہ شاہزادہ بنزدیک او

اور مصیبت کا غبار اسی کا اٹھایا ہوا ہے سواری اس کی جانب ہنکائی جب دیکھا اس نے کہ شاہزادہ اس کے نزدیک

عزمِ آمدن دارد بگریست وگفت

آنے کا ارادہ رکھتا ہے رویا اور بولا

بیت

آنکس کہ مرا بکشت وباز آمد پیش　　مانا کہ دلش بسوخت بر کشتۂ خویش

جس نے مجھ کو مارا پھر واپس ہوا　　اپنے عاشق کشتہ پر ہے دل جلا

جس نے مجھے مارا اور پھر آیا سامنے　　شاید کہ اس کا دل جلا اپنے مارے ہوئے پر

چندانکہ ملاطفت کرد وپرسید کہ چونی واز کجائی وچہ نام داری وچہ صنعت دانی

بہت زیادہ مہربانی کی اس نے اور پوچھا کس طرح ہے تو اور کہاں سے ہے اور کیا نام ہے اور کیا کام جانتا ہے

جوان در قعرِ بحرِ مودّت چناں غریق مانده کہ مجالِ نفس نداشت۔
جواں محبت کی دریا کی گہرائی میں ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ بات کرنے کی طاقت نہ رکھ سکا

بیت

اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی چو آشفتی الف با تا ندانی
گرچہ خود ہوں سات منزل حفظ یاد جب ہوا عاشق رہا نہ کچھ بھی یاد
اگر خود سات منزل قرآن کی حفظ کرے تو، جب عاشق ہو جائے گا پھر الف با تا نہ جانے گا اسے بھول جائے گا

گفتا سخنے با من چرا نگوئی کہ ہم از حلقۂ درویشانم بلکہ حلقہ بگوش ایشانم انگہ
کہا اس نے کوئی بات مجھے کیوں نہیں کہتا کہ میں بھی درویشوں کی جماعت میں سے ہوں بلکہ انکا غلام ہوں اس وقت
بقوتِ استیناسِ محبوب از میانِ تلاطم امواجِ محبت سر بر آورد وگفت۔
محبوب کے مانوس کرنے کی قوت سے محبت کی، موجوں کے تلاطم سے سر اٹھایا اور کہا

شعر

عجب ست با وجودت کہ وجودِ من بماند تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند
تیرے ہوتے ہے عجب میرا وجود بولے تو پھر بات میری کا وجود
تعجب ہے کہ تیرے وجود کے آگے میرا وجود رہے تو بات کرے اور مجھے بات کی طاقت رہے

ایں بگفت و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد
یہ کہا اور نعرہ مارا اور جان حق تعالیٰ کو سونپ دی۔

بیت

عجب از کشتہ نباشد بدرِ خیمۂ دوست عجب از زندہ کہ چوں جاں بدر آورد سلیم
دوست کے در پر مرا جو کیا عجب ہاں عجب اس پر جو زندہ رہ گیا
تعجب اس مرے ہوئے سے نہیں دوست کے خیمہ کے در پر، بلکہ تعجب اس زندہ پر کہ کس طرح جان لے کر آوے سلامت

تشریح الفاظ: متعلقانش اس کے متعلقین یعنی اس عاشق کے یا شہزادے کے، کہ نظر در کار او افگنہ کہ نظر

اس کے کام میں تھی یعنی جو اس کے کام کو دیکھ رہے تھے، بروز گار او بر حالِ او اس کے حال پر، پند نصیحت، بند قید، بیڑی، درداہائے درد، ہائے افسوس، الف کثرت کے لیے، صبر ایلوا جو بہت کڑوا ہوتا ہے، شاہد معشوق، نہفتہ پوشیدہ طور پر، دل از دست دادہ دل اپنے ہاتھ سے دیا ہوا، جس کا دل قبضہ میں نہ رہا ہو امراد عاشق ہے، پیش چشمت مرکب اضافی تیری آنکھی کے سامنے یعنی تیری نظر میں، مر آں پادشاہزادہ مرزائد ہے، مطمح نظر منظور نظر، مداومت ہمیشگی، بدیع عجیب وغریب، نادر مرکب سواری، گھوڑا، عزم ارادہ، شورے ایک شور اور عشق، سوزے ایک قسم کی جلن، شور اور سوز میں یے وحدتِ نوع کے لئے ہے، ایک قسم کے لئے ہے، شیدا صفت مراد عاشق، دل آویختہ او دل اس میں لٹکا ہوا ہے، اُس کا عاشق ہے، یعنی میرا عاشق کبھی ضمیر متکلم کی جگہ غائب کی ضمیر لاتے ہیں یہ بھی قاعدہ ہے، چندانکہ جس قدر کہ، ملاطفت نرمی، مہربانی، چونی کس طرح ہے تو، از کجائی کہاں سے ہے تو، صنعت حرفت، پیشہ، کام، قعر گہرائی، بحرِ مودت محبت کا دریا، غریق ڈوبا ہوا، مجالِ نفس سانس لینے کی طاقت، ہفت سبع قرآن کریم کی سات منزل جیسے قرآن شریف میں لکھی ہیں دیکھو، از بر حفظ، چو آشفتی جب عاشق ہے تو، از حلقۂ درویشانم درویشوں کی جماعت سے ہوں میں، حلقہ بگوش غلام، استیناس مانوس کرنا، تلاطمِ امواج موجوں کا تھپیڑے مارنا، بگفتن اندر آمدن بمعنی بات کرنا، جان بحق تسلیم کرد جان حق کو سونپ دی، عجیب از کشتۂ الخ تعجب مرے ہوئے سے دوست کے در پر نہیں ہے، بلکہ تعجب اس پر ہے جو زندہ ہے اور جان سلامت لے کر واپس آجائے، سلیم سلامت۔

اس حکایت سے یہ نتیجہ نکلا جیسے وہ شخص شاہزادے کا عاشق صادق تھا کاش ایسا عشق باری تعالیٰ سے ہو جائے پھر کیا ہی کامیابی ہے ورنہ مخلوق کا عشق پائیدار نہیں ہے اور نہ کوئی فائدہ سوائے جان کھپانے کے جیسا اس حکایت میں اس نے بلا وجہ اپنی جان دیدی۔

حکایت

یکے را از متعلمان کمالِ بہجتے بود وطیبِ لہجتے معلم از انجا کہ حِسِ بشریت ست

شاگردوں میں سے ایک انتہائی خوبصورت اور خوش آواز تھا استاد میں چوں کہ انسانی احساس ہے (تھا)

باحسنِ بشرۂ او معاملتے داشت زجر و توبیخے کہ بر کودکانِ

اس کے چہرہ کے حسن کے ساتھ ایسا معاملہ (تعلق) رکھتا کہ جھڑکنا اور ڈانٹ ڈپٹ جو دوسروں کے بچوں پر

دیگر کردے در حقِّ وے روا نداشتے وقتے کہ بخلوتش دریافتے گفتے

کرتا اس کے حق میں درست نہ رکھتا (نہ سمجھتا) جس وقت خلوت میں اس کو پاتا کہتا

قطعہ

نہ آنچناں بتو مشغولم اے بہشتے روی
که یادِ خویشتنم در ضمیر می آید

اے بہشتی رو نہ ایسے تجھ میں ہوں مشغول میں
یاد میری آئے خود اندر ضمیر

نہ ایسے تجھ میں مشغول ہوں میں اے جنتی رو
کہ اپنی یاد مجھے کبھی دل میں آتی ہے

زدیدنت نتوانم که دیده بر بندم
گر از مقابله بینم که تیر می آید

دیکھنے سے تیرے نہ ہوں آنکھ بند
سامنے چاہے دیکھوں آئے تیر

تیرے دیکھنے سے نہیں کرسکتا میں آنکھ بند
اگرچہ سامنے دیکھوں میں کہ تیر آرہا ہے

بارے پسرش گفت چندانکه در آدابِ درسِ من نظر میفرمائی در آدابِ نفسم

ایک بار لڑکے نے اس سے کہا جس قدر کہ میرے پڑھانے کے طریقوں میں نظر رکھتے ہیں آپ میری ذات کے آداب میں

ہمچنیں تامل می فرمائی تا اگر در اخلاقِ من ناپسندے بینی که مرا آں پسندیده همی نماید

اسی طرح غور فرمائیں آپ تاکہ اگر میرے اخلاق میں کوئی عادت ناپسند دیکھیں آپ جو مجھے پسندیدہ دکھائی دیتی ہے

برانم اطلاع فرمائی تا به تبدیل آں سعی کنم گفت اے پسر ایں سخن از دیگرے

اس پر مجھے مطلع فرمائیں تاکہ اس کے بدلنے میں کوشش کروں میں اس نے کہا اے بیٹے یہ بات کسی دوسرے سے پوچھ

پرس که آں نظر که مرا باتست جز هنر نمی بینم۔

اس لئے کہ وہ نظر جو میری تجھ پر ہے اُس سے سوائے ہنر کے نہیں دیکھتا ہوں میں۔

قطعہ

چشم بد اندیش که بر کنده باد
عیب نماید هنرش در نظر

آنکھ دشمن کی رہے نا اے خدا
عیب دیکھے ہنر کو اس کی نظر

مخالف کی آنکھ ختم ہوجائیو خدا کرے
عیب دیکھائی دیتا ہے ہنر اس کی نظر میں

ور هنرے داری وهفتاد عیب
دوست نه بیند بجز آں یک هنر

ہنر رکھے ایک اور ستر ہوں عیب
دوست نہ دیکھے مگر بس اک ہنر

اور اگر ایک ہنر رکھتا ہے تو اور ستر عیب
دوست نہ دیکھے گا سوائے اس ایک ہنر کے

تشریحِ الفاظ: متعلماں شاگرداں، بہجت خوبصورتی، طیب عمدہ، اچھا، معلّم استاذ ے،حس احساس، محسوس کرنا، بشریت انسانیت، باحسنِ بشرۂ اواس کے خوبصورت چہرہ کے ساتھ، بُشرہ ب اور ش کا فتح بمعنی چہرہ، زجر وتوبیخ جھڑکنا اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا، خلوت تنہائی، ضمیر دل، خیال، فکر، دیدہ بر بندم دیدہ آنکھ، بر زائد بندم مضارع از بستن بند کروں میں، آداب درس پڑھانے کے طریقے، نظر غور، آداب نفس مراد اخلاق وعادات، بداندیش برا سوچنے والا یعنی مخالف، برکندہ باد جملہ بددعا کے لئے خدا کرے وہ آنکھ اکھڑ جاوے یعنی پھوٹ جائے، در اور اگر، ہنرے ایک ہنر، جاننا چاہئے شروع حکایت میں لفظ بہجتے اور لہجتے میں یے زائد ہے روانی عبارت کے لئے ہے جیسے دوسرے باب میں ایک جگہ عابد فریبے اور طاؤس زیبے ہے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ جب عاشق مجازی کو بھی اپنے معشوق کی تمام باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں تو خدا کے عاشق کو اس کا ہر فعل پسندیدہ معلوم ہونا چاہئے خواہ طبیعت کے موافق ہو یا نہ ہو۔

شبے یاد دارم کہ یارِ عزیزم از در در آمد چناں بے خود از جای
ایک رات یاد رکھتا ہوں میں کہ میرا ایک عزیز دوست دروازے سے داخل ہوا میں ایسا بے خود ہوکر جگہ سے

برجستم کہ چراغم بہ آستیں کشتہ شد۔

اُٹھا کہ چراغ میری آستین سے بجھ گیا۔



شعر

سَرىٰ طَيْفُ مَنْ يَجْلُوْ بِطَلْعَتِهِ الدُّجىٰ فَقُلْتُ لَهٗ اَهْلاً وَسَهْلاً وَمَرْحَباً

آیا وہ دور جس سے ہو دُجی بولا میں اہلاً وسہلاً مرحبا

رات میں خیال آیا اس کا کہ دور ہوتی ہیں اس کے چہرہ سے تاریکیاں

تو کہا میں نے اسے اہلاً وسہلاً ومرحباً یہ عبارت مہمان کی آمد پر کہی جاتی ہے

بنشست وعتاب آغاز کرد کہ در حال کہ مرا بدیدی چراغ بکشتی بچہ معنی گفتم بد و معنی

وہ بیٹھ گیا اور عتاب (ناراضگی) شروع کی کہ جیسے ہی مجھے دیکھا تو نے چراغ بجھا دیا تو نے کس وجہ سے کہا میں نے دو وجہ سے

یکے آنکہ گمان بردم کہ آفتاب بر آمد ودیگر آنکہ ایں بیتم بخاطر گذشت۔

ایک تو یہ میں نے سمجھا کہ سورج نکل آیا اور دوسرے یہ کہ یہ شعر میرے دل میں آیا

قطعہ

چوں گرانے بہ پیش شمع آید — خیزش اندر میانِ جمع بکش

بد شکل جب سامنے شمع کے ہو — اٹھ کے اُس کو مار مجمع میں فنا

جب کوئی بدل شکل موم بتی کے آگے آئے — اُٹھ اس کو مجمع کے بیچ مار ڈال

در شکر خندہ ایست شیریں لب — آستینش بگیر وشمع بکش

گر وہ ہنس مکھ ہے اور شیریں لب — آستیں اس کی پکڑ شمع بجھا

اور اگر وہ ہنس مکھ ہے اور شیریں لب — اس کی آستین پکڑ اور شمع کو بجھا

تشریح الفاظ: شبے یاددارم محاوری ترجمہ ایک رات کی بات مجھے یاد ہے، از در دروازے سے، درآمد داخل ہوا، از جائے برجستم بہ زائد ہے جگہ سے اُٹھا میں، چراغم بہ آستین کہ چراغ میری آستین سے چراغم میں میم مضاف الیہ آستین مضاف کا، کشتہ شد بجھ گیا، سری الخ اس عربی شعر کا مطلب خیز ترجمہ یہ ہے یعنی اس محبوب کا تصور سامنے آیا جس کے روئے زیبا سے تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں تو میں نے اسے دیکھ کر اہلاً وسہلاً ومرحباً کہا، عتاب آغاز کرد ناراضگی شروع کی، کہ درحال الخ کہ جس حال وقت میں مجھے دیکھا تو نے، چراغ کشتی چراغ بجھایا تو نے حالاں کہ وہ سعدی کی آستین کا کچھ حصہ لگنے سے بجھ گیا تھا، مگر سعدی نے الزامی جواب دیا اس نے پوچھا، بچہ معنی کس وجہ سے؟ سعدی نے کہا، بدو معنی دو وجہ سے، بیتم خاطر آمد میم مضاف الیہ خاطر مضاف کا ہے یہ شعر میرے دل میں آیا، گراں وہ شخص جسے دیکھ کر گرانی ہو، شکر خندہ ہنس مکھ آدمی، شیریں لب میٹھی بات کرنے والا، شمع بکش موم بتی بجھا تا کہ اس پر نظر پڑے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عاشق کو معشوق سے ملاقات کے وقت بے قابو نہ ہونا چاہئے اگر بے اختیار عاشق سے کوئی حرکت ہو جائے اس کی بہتر توجیہ کرے۔

حکایت

یکے دوستے را کہ زمانہا ندیدہ بود گفت کجائی کہ مشتاق بودم گفت مشتاقی بہ کہ ملولی

حکایت: ایک شخص نے (اپنے) ایک دوست سے جسے کافی زمانے سے نہ دیکھا تھا کہا کہ کہاں ہے تو کہ میں تیرا مشتاق تھا اس نے کہا مشتاق رہنا بہتر ہے طبیعت بھرنے سے اچھی طرح دیکھ بھال کر

مثنوی

دیر آمدی اے نگارِ سر مست — زودت ندہیم دامن از دست
دیر سے آیا تو اے معشوق مست — تیرے دامن سے نہ کھینچوں گا میں دست
دیر سے آیا تو اے مست معشوق — جلدی نہ چھوڑوں گا تیرا دامن ہاتھ سے
معشوقہ کہ دیر دیر بیند — آخر بہ از انکہ سیر بیند
معشوق جس کو دیکھیں ہیں کرکرکے دیر — بہتر ہے اس سے جسے دیکھیں ہیں سیر
وہ معشوق جسے دیر دیر سے دیکھیں (زیادہ دنوں میں) — آخر بہتر ہے اس سے جسے جی بھر کے دیکھیں

لطیفہ: شاہدے کہ با رفیقاں آید بجفا کردن آمدہ است بحکم آنکہ از غیرت
لطیفہ: جو معشوق دوستوں کے ساتھ آوے (انھیں لے کر) جفا کرنے کے لئے آیا ہے اس وجہ سے کہ غیرت

ومضادّت خالی نباشد

اور مخالفت سے خالی نہ ہوگا۔

بیت

اِذَا جِئْتَنِیْ فِیْ رُفْقَةٍ لِتَزُوْرَنِیْ — وَاِنْ جِئْتَ فِیْ صُلْحٍ فَاَنْتَ مُحَارِبٌ
ساتھیوں کے ساتھ ملنے جب تو آئے — گو صلح کو آیا پھر بھی جنگ جو
جب تو آیا دوستوں کے ساتھ تاکہ میرے سے ملے تو — اور اگرچہ آیا تو بحالتِ صلح پھر بھی مجھ سے لڑنے والا ہے تو

قطعہ

بیک نفس کہ در آمیخت یار با اغیار — بسے نماند کہ غیرت وجودِ من بکشد
ایک گھڑی جب یار غیروں سے ملا — دور نہ ہے مجھ کو غیرت مار دے
ایک گھڑی کے لئے جب کہ ملا یار غیروں سے — دور نہیں ہے یہ کہ غیرت مجھے مار ڈالے
بخندہ گفت کہ من شمع جمعم اے سعدی — مرا ازاں چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد
ہنس کے بولا میں شمع ہوں سعدی جان — مجھ کو کیا پروانہ خود کو مار دے

اس حکایت کا مقصد عاشق کو معشوق کا بیحد پیچھا نہ پکڑنا چاہئے اس سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

تشریح الفاظ: زمانہا ندیدہ بود بہت زمانوں سے نہ دیکھا تھا، یعنی ایک عرصہ سے ملاقات نہ ہوئی تھی، کجائی ی ضمیر واحد حاضر کہاں ہے تو، مشتاق شوق رکھنے والا، مشتاقی بہ کہ ملولی ملاقات کے شوق میں رہنا تنگدلی اور طبیعت بھر جانے سے بہتر ہے، دیر آمدی یعنی از دیر آمدی دیر سے آیا تو بہت دنوں کے بعد آیا تو، نگار سر مست مرکب توصیفی اے مست معشوق، زودت ندہیم دامن از دست ت مضاف الیہ دامن مضاف ہے زود ندہم از دست دامنت جلدی نہ چھوڑوں گا ہاتھ سے تیرا دامن، دامن از دست دادن بمعنی دامن ہاتھ سے چھوڑنا کہ یہ فارسی محاورہ ہے از دست دادن چھوڑنا، معشوقہ الخ جس معشوق کو کبھی کبھی دیکھیں وہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے جسے روز دل بھر کے دیکھا جائے، لطیفہ عمدہ بات، چٹکلہ، بجفا کردن آمدہ است جفا اور ظلم کرنے کے لئے آیا ہے، مضادت مخالفت، ظاہر ہے جب معشوق اوروں کے ساتھ آوے گا اس سے عاشق کو غیرت آئیگی اور ان سے مخالفت ہوگی تو یہ معشوق بجائے وفاداری کے جفا کاری کرے گا، یک نفس ایک لمحہ، ایک گھڑی، اغیار جمع غیر کی، بسے نماند کچھ دور نہیں، من شمع جمعم میں محفل کی شمع ہوں۔

حکایت

یاد دارم کہ در ایامِ پیشیں من و دوستے چوں دو مغزِ بادام در پوستے

حکایت: یاد رکھتا ہوں میں کہ گذرے ہوئے دنوں میں اور ایک دوست ایسے جیسے بادام کی دو گری ایک چھلکے میں

صحبت داشتیم ناگاہ اتفاقِ غیبت افتاد پس از مدتے کہ باز آمد عتاب آغاز کرد

صحبت رکھتے تھے اچانک غائب ہونے کا اتفاق ہوا وہ ایک مدت کے بعد واپس آیا اور ناراضگی شروع کی

کہ دریں مدت قاصدے نفرستادی گفتم دریغ آمدم کہ دیدۂ قاصد بجمالِ تو روشن گردد و من محروم۔

کہ اس مدت میں کوئی بھی نہ بھیجا تو نے میں بولا افسوس ہوا مجھے کہ قاصد کی آنکھ تیرے جمال سے روشن ہووے اور میں محروم

قطعہ

یارِ دیرینہ مرا گو بزباں توبہ مدہ　کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن

یار دیرینہ مجھے کہہ کر کے توبہ نہ کرا　کہ مجھے توبہ نہیں سر پہ خواہ شمشیر ہے

دیرینہ یار سے کہہ مجھے زبان کے ذریعہ توبہ نہ کرا　کہ مجھے توبہ تلوار کے ذریعہ بھی نہ ہوگی

رشکم آید کہ کسے سیر نگہ در تو کند
باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن

کوئی تجھ کو سیر ہوکر دیکھے مجھ کو رشک ہے
کوئی تجھ سے پھر کہوں نہ سیر ہے

مجھے رشک آتا ہے اس پر کہ کوئی سیر ہوکر دیکھے تجھے
پھر میں یہ بھی کہوں گا کوئی تجھے سیر ہوکر نہ دیکھے گا

تشریح الفاظ: ایام پیشین گزرے ہوئے دن، دو مغز بادام در پوستے دو بادام کی گری ایک چھلکے میں، قاصد کسی کا پیغام لانے والا، صحبت داشتیم صحبت رکھتے یعنی ملے جلے رہتے تھے ہم اتفاق غیبت، مرکب اضافی ہے، غائب رہنے یعنی جدائی کا اتفاق، اُفتاد ہوا، پڑا، دریغ آمدم افسوس آیا ہوا، مجھے یعنی مجھے غیرت آئی، یار دیرینہ پرانا یار، بزبان توبہ مدہ یعنی زبان سے ملامت کر کے عشق سے توبہ نہ کرا، باز گویم پھر کہوں گا، یعنی دل میں سوچوں گا، سیر نخواہد بودن یعنی تیرے دیکھنے سے کوئی سیر نہ ہوگا کہ غایت درجہ حسین وخوبصورت ہے تو اس حکایت کا مقصد یہ ہے۔

حکایت

دانشمندے را دیدم کہ بہ کسے مبتلا شدہ ورازش از پردہ بر ملا افتادہ جورِ فراواں

حکایت: ایک عقلمند (عالم) کو دیکھا میں نے کہ ایک کے عشق میں مبتلا ہو گیا تھا اور اس کا راز پردہ سے باہر آ گیا تھا بہت زیادہ ظلم

بردے وتحمل بیکراں کردے بارے بہ لطافتش گفتم دانم کہ ترا در محبت ایں منظور علتے

اٹھاتا اور بیحد برداشت کرتا، ایک بار نرمی سے اس کو بولا میں جانتا ہوں کہ تجھے اس منظور نظر کی محبت میں کوئی غرضِ نفسانی

وبنائے محبت بر زلتے نیست پس باوجود چنیں معنی لائقِ قدرِ علما نباشد خود را متہم گردانیدن

اور محبت کی بنیاد کسی لغزش پر نہیں پھر اس بات کے باوجود علماء کی قدر کے لائق نہیں ہے اپنے کو مُتہم کرنا

وجورِ بے ادباں بردن گفت اے یار دستِ عتابم از دامن بدار کہ بارہا دریں مصلحت کہ

اور بے ادبوں کا ظلم سہنا اس نے کہا اے یار عتاب (ناراضگی) کا ہاتھ میرے دامن سے ہٹالے اس لئے کہ بارہا اس مصلحت کے

تو بینی اندیشہ کردم صبرم بر جفائے او سہل ترہمی نماید از نا دیدنِ او وحکیماں

بارے میں جو تو دیکھ رہا ہے میں نے سوچا لیکن میرا صبر کرنا اس کے ظلم پر زیادہ آسان دکھائی دیتا ہے اس کے نہ دیکھنے سے اور عقلمندوں نے

گویند دل بر مجاہدت نہادن آساں ترست کہ چشم از مشاہدت فرد گرفتن۔

کہا ہے دل کو مجاہدے پر رکھنا آمادہ کرنا زیادہ آسان ہے آنکھ دیدار سے بند کرنے سے یہاں کہ بمعنی از ہے۔

مثنوی

ہر کہ دل پیش دلبرے دارد　　ریش در دستِ دیگرے دارد

جس کا دل معشوق کے قبضہ میں ہو　　ڈاڑھی اس کی اور کے قبضے میں ہو

جو کہ دل معشوق کے آگے رکھے، اپنی ڈاڑھی دوسرے کے ہاتھ میں رکھے، یعنی دوسرے کا تابع دار رہے گا

آہوئے پالہنگ در گردن　　نتواند بخویشتن رفتن

جس ہرن کے گلے میں رَسا بندھا　　از خود وہ چل نہیں سکتا فنا

جو ہرن کہ رسی اس کی گردن میں ہو　　وہ نہیں چل سکتا اپنے آپ

روزے از دوست گفتمش زنہار　　چند ازاں روز گفتم استغفار

ایک دن ایک دوست سے مانگی پناہ　　پھر توبہ کی جو مانگی تھی پناہ

ایک دن ایک دوست سے بولا میں تیرے سے پناہ　　کتنے ہی دن اُس کے بعد کی میں نے استغفار

نکند دوست زینہار از دوست　　دل نہادم بدانچہ خاطرِ اوست

یار کی نہ یار سے ناراضی ہے　　یار جو چاہے اسی پر راضی ہے

نہیں کرتا مانگتا دوست پناہ دوست سے　　میں نے دل رکھ دیا اس پر جو اس کے دل میں آئے

گر بہ لطفم بنزدِ خود خواند　　ور بقہرم بر اند او داند

پاس مجھ کو مہر سے گروہ بُلائے　　اور چاہے غُصہ سے مجھ کو بھگائے

اگر مہربانی سے مجھے اپنے پاس بلائے وہ　　اور اگر غصہ سے مجھے بھگائے وہ جائے

تشریحِ الفاظ: دانشمند عقلمند، مراد عالم ہے، بکسے مبتلا شدہ کسی کے عشق میں مبتلا ہو گیا یعنی کسی پر عاشق ہو گیا، رازش از پردہ برملا افتادہ راز پردے سے برملا ہوا، یعنی اس کا یہ رازِ عشق سب پر ظاہر ہوا، جورِ فراواں مرکب توصیفی، زیادہ ظلم، تحمّل بیکراں مرکب توصیفی بے حد برداشت، بیکراں بیحد، تحمل برداشت، لطافت نرمی، علّتے یے وحدت کی، کوئی غرض، مقصد، نیز علت بمعنی بیماری و دلیل وغیرہ بھی ہے، برزَلّتے زلّت لغزش، گناہ، برائی، خودرا متہم گردانیدن خود کو متہم کرنا، دل پیش دلبرے دارد دل کسی دلبر کے سامنے رکھے، اس پر عاشق ہو، دستِ عتابم از دامن بدار عبارت یوں ہے دست عتاب از دامنم بدار میم کا تعلق دامن سے ہے اور اس کا مضاف الیہ ہے عتاب کا ہاتھ میرے دامن سے اُٹھا یعنی مجھ پر غصہ نہ ہو، اندیشہ کردم سوچا میں نے فعل مرکب، جفا سختی، ظلم، مجاہدت رنج و مشقت سہنا، ریش دردستِ دیگر داشتن بے اختیار ہونا، اور دوسرے کے تابع دار ہو جانا، پالہنگ باگ ڈور، دراصل پالا آہنگ تھا

یا بمعنی اسپ، اور آہنگ بمعنی کشیدن تخفیف کے لئے دونوں الف حذف ہوئے پالہنگ ہوا کہ وہ باگڈور بھی گھوڑے کو کھینچتی ہے، اس لئے پالہنگ ہوا، زنہار پناہ، الامان، استغفار مغفرت طلب کرنا، توبہ کرنا۔

اس حکایت سے یہ ثابت ہوا کہ عاشق بے اختیار کو نصیحت بے سود ہے بلکہ اس سے عشق میں اضافہ ہوتا ہے کمی نہیں ہوتی۔

حکایت

در عنفوانِ جوانی چنانکہ افتد ودانی باشاہدے سرے وسرّے داشتم

حکایت: جوانی کے شروع میں جیسا کہ ہوتی ہے اور تو جانتا ہے ایک معشوق سے محبت اور راز ونیاز رکھتا تھا میں

بحکم آنکہ حلقے داشت طِیبُ الادا وخَلقے کالبدر فی الدجی۔

اس لئے کہ گلا رکھتا تھا خوش آواز والا اور چہرہ ایسا جیسا چودھویں کا چاند اندھیریوں میں

بیت

آنکہ نبات عارضش آب حیات میخورد — در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد

سبزۂ عارض پیئے آبِ حیات — دیکھے گر لب گویا کھاوے ہے نبات

وہ معشوق کہ اس کے رخسار کا سبزۂ آبِ حیات پیتا ہے — اس کے ہونٹوں کو دیکھتا ہے جو گویا مصری کھاتا ہے

اتفاقاً خلافِ طبع از وے حرکتے بدیدم کہ ناپسندیدم دامن از و برکشیدم ومہرہ برچیدم وگفتم۔

اتفاقاً طبیعت کے خلاف اس سے ایک حرکت دیکھی میں نے جو مجھے ناپسند تھی دامن اس سے کھینچ لیا میں نے اور محبت ختم کی اور بولا میں

بیت

برو ہرچہ می بایدت پیش گیر — سر مانداری سر خویش گیر

جا تیرا جو چاہے جی کر باجمال — جب نہیں رکھتا ہمارا کچھ خیال

جا جو چاہے تیرا جی وہ کر — جب تو ہمارا خیال نہیں رکھتا اپنا خیال پکڑ، اپنا رستہ پکڑ

شنیدم کہ ہمی رفت ومی گفت

سنا میں نے جارہا تھا اور کہہ رہا تھا

بیت

شب پرہ گر وصلِ آفتاب نخواہد　　رونقِ بازارِ آفتاب نکاہد

چمگادڑ گر بچے سورج سے کیا　　نہ گھٹے سورج کی رونق اے فتا

چمگادڑ اگر سورج کی ملاقات نہ چاہے تو کیا　　سورج کے بازار کی رونق نہ گھٹے گی

ایں بگفت وسفر کرد و پریشانئے او در من اثر

یہ کہا اور سفر کیا اور اس کی پریشانی نے مجھ میں اثر کیا

شعر

فَقَدْتُ زَمَانَ الوَصْلِ والمَرْءُ جَاهِلٌ　　بِقَدْرِ لَذِيْذِ العَيْشِ قَبْلَ المَصَائِب

موقعہ وصل کا کھو دیا انسان جاہل　　قدر عیش کی سے مصائب سے پہلے

میں نے کھو دیا وصل کا زمانہ اور انسان جاہل ہے　　عیش کی لذت کی قدر سے مصائب کے آنیسے پہلے

شعر

باز آی و مرا بکش کہ پیشت مردن　　خوشتر کہ پس از تو زندگانی کردن

آجا مجھ کو مار مرنا تیرے پیش　　اچھا اس سے بعد تیرے جینا بیش

واپس آ اور مجھے مار کہ تیرے آگے مرنا　　زیادہ اچھا ہے تیرے بعد زندگی بسر کرنے سے

اما بشکر ومنت باری پس از مدتے باز آمد آں حلقِ داؤدی متغیر شدہ وجمال یوسفی

لیکن باری تعالیٰ شکر واحسان سے وہ ایک مدت کے بعد واپس آیا اُس کا وہ داؤدی گلا بد لچکا تھا اور یوسفی حسن

بزیاں آمدہ وبر سیبِ زنخدانش ہمچو بہی گردے نشستہ ورونقِ بازارِ حسنش شکستہ

نقصان میں آگیا تھا اور اُس کی ٹھوڑی سیب جیسی پر بہی جیسی گرد بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے حسن کے بازار کی رونق ختم ہوگئی تھی

متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم وگفتم

وہ متوقع تھا کہ میں بغل گیر ہوں گا اس سے پر میں نے کنارہ کیا اور کہا میں نے

قطعہ

آں روز کہ خطِ شاہدت بود
صاحبِ نظر از نظر بر اندی
جب کہ خط معشوق جیسا تیرا تھا
صاحبِ نظر کو نظر سے گرایا تھا
اس روز کہ تیرا معشوق جیسا خط تھا
صاحبِ نظر کو نظر سے گرایا تو نے
امروز بیامدی بہ صلحش
کش فتحہ وضمہ بر نشاندی
آج آیا ہے صلح کرنے کو تو
جب کہ ڈاڑھی آگئی اے خوبرو (جب خط پر ڈاڑھی آگئی)
آج آیا تو اس سے صلح کرنے کو
جب کہ اُس خط پر زبر اور پیش لگایا تو

مثنوی

تازہ بہارِ تو کنوں زرد شد
دیگ منہ کاتشِ ما سرد شد
تازہ بہار تیری اب زرد ہوگئی
ہانڈی نہ رکھ کہ آگ اب سرد ہوگئی
تیری تازہ بہار اب زرد ہوگئی
ہانڈی مت رکھ کہ ہماری شہوت کی آگ ٹھنڈی ہوگئی
چند خرامی وتکبر کنی
دولتِ پارینہ تصور کنی
ٹھلے کب تک اور تکبر تو کرے
پہلی دولت کا تصور تو کرے
کتنا اکڑے گا اور تکبر کرے گا تو
گذشتہ دولت حُسن کا خیال کرے گا تو
پیش کسے رَو کہ خریدارِ تُست
ناز براں کن کہ طلب گارِ تُست
اس کے آگے جا جو تیرا خریدار
ناز اس پر کر جو تیرا طلب گار
ایسے کے آگے جا جو تیرا خریدار ہے
ناز اس پر کر جو تیرا طلب گار ہے

قطعہ

سبزہ در باغ گفتہ اند خوش ست
داند آں کس کہ ایں سخن گوید
بولے سبزہ باغ میں اچھا لگے
جانتا ہے بس وہی جو یہ کہے
سبزہ باغ میں کہا انھوں نے اچھا ہے
جانتا ہے وہی جو یہ بات کہتا ہے

یعنی از روئے نیکواں خطِ سبز ——— دلِ عشاق بیشتر جوید
معشوق کہ چہرہ پر یہ خط سبز کو ——— عاشقوں کا دل زیادہ ڈھونڈے ہے
یعنی معشوق کے چہرہ کا خط سبز، عاشقوں کا دل زیادہ ڈھونڈتا ہے وہ ان کے دل کو بھاتا ہے

بوستانِ تو گند ناز ارے است ——— بسکہ بر میکنی ومی روید
باغ تیرا گندنا کا ہے کھیت ——— جتنا زیادہ تو اکھاڑے اُگے ہے
تیرا باغ گندنا کا کھیت ہے ——— جتنا زیادہ اکھاڑتا ہے تو اور اُگتا ہے


قطعہ

گر صبر کنی ورنکنی موئے بنا گوش ——— ایں دولتِ ایامِ نکوئی بسر آید
کنپٹی کے بال پر تو صابر ہو یا نہ بھی ہو ——— حُسن کی دولت خَتم ہوجائے ہے
اگر صبر کرے تو اور اگر نہ کرے کنپٹی کے بال اُگنے پر ——— ایں حسن کے زمانہ کی دولت ختم ہوجائیگی

گر دست بجاں داشتمے ہمچو تو برریش ——— نگذا شتمے تا بہ قیامت کہ بر آید
گر ہاتھ رکھتا جان پر تیرے مانند ریش پر ——— تا قیامت نہ میں دیتا نکلنے
اگر میں اپنا ہاتھ جان پر رکھتا جیسے تو ڈاڑھی پر رکھتا ہے ——— نہ چھوڑتا میں اسے کہ قیامت تک جو نکلنے


قطعہ

سوال کردم و گفتم جمالِ روئے ترا ——— چہ شد کہ مورچہ برگردِ ماہ جوشیدست
میں نے پوچھا کیا ہوا تیرا حُسن ——— کہ چیونٹی اُبلی ہیں ماہ کے آس پاس
میں نے پوچھا اور بولا تیرے چہرے کے جمال کو ——— کیا ہوا کہ چیونٹیاں چاند کے ارد گرد اُبلی ہیں

جواب دادند انم چہ بود رویم را ——— مگر بماتمِ حسنم سیاہ پوشید ست
بولا نہ جانوں ہوا کیا چہرے کو ——— حُسن کے ماتم میں پہنا سیاہ لباس
جواب دیا اس نے میں نہیں جانتا کیا ہوا میرے چہرے کو، مگر میرے حُسن کے ماتم میں سیاہ لباس پہنا ہے

تشریح الفاظ: عنفوان جوانی عین اور فا کا ضمہ شروع جوانی، افتد و دانی دونوں جملہ معترضہ ہیں یعنی جیسا کہ شروع جوانی واقع ہوتی ہے اور تو جانتا ہے اس کا جوش و خروش اور امنگ و مستی، سِرِے محبت و عشق، وسِرّ ے راز و نیاز کی بات، طیب الادا خوش آواز، خلقے مراد خلق سے چہرہ ہے، بدر چودھویں کا چاند، دُجی اندھیری یا اندھیریاں،

تاریکیاں، نبات سبزہ، مراد ڈاڑھی کے نئے بال آئے ہوئے اور دوسرا نبات بمعنی مصری، عارض رخسار، گال، آب حیات مشہور چشمہ اسے پینے کے بعد موت نہ آوے بہت زمانے تک رخسار کو تشبیہ دی صفائی اور چمک میں آب حیات سے، در شکرش نگہ می کند مراد شکر سے لب ہے جو اس کے لب دیکھے گو یا وہ نبات مصری کھاتا ہے یہ بطور مبالغہ کہا، حرکتے خلافِ طبع حرکت موصوف، خلافِ طبع صفت، یعنی اتفاقاً اس سے ایک حرکت خلافِ طبع دیکھی میں نے، دامن کشیدن دامن کسی سے کھینچ لینا، اعراض کرنا، مہر محبت، مہر بر چیدم محبت چھوڑ دی میں نے، فقدت میں نے کھودیا، زمان الوصل وصل کا زمانہ والمرء جاہل اور آدمی جاہل ہے، لذیذ العیش زندگی کی لذت، باز آمدن واپس ہونا، حلق داؤدی داؤد علیہ السلام جیسا گلا (اچھی آواز) زیاں نقصان، سیب زنخداں ٹھوڑی کا سیب، یعنی ٹھوڑی کا گڈھا، کنار بغل، خطِ شاہدت معشوقوں جیسا خط، چہرہ کا سبزہ، معشوقوں جیسا، صاحب نظر عاشق، دیگش منہ کہ آتش ما سرد شد دیگ مت رکھ یعنی اپنے کو ظاہر مت مت ش اس عاشق کے سامنے کہ ہماری آگ عشق کی ٹھنڈی ہوگئی کہ پہلے جیسا کہ عشق نہ رہا تیرے سے، خرام ناز کی چال، گندنا ایک قسم کا پودا غلہ ہے بدبودار، اسے جس قدر نو چا یا کاٹا جاتا ہے اور زیادہ سرسبز ہوتا ہے، پارینہ گذشتہ سال، یا پرانا، بر کندن اکھاڑنا، بسر آمدن پورا ہونا، مور چیونٹی، رو چہرہ، ماتم سوگ، رونا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ حسینوں کو اپنے حُسن پر ناز نہ کرنا چاہئے کہ یہ حُسن اور خوبصورتی چار دن کی پھر زائل ہو جائے گی اور عاشقوں کو ایسے حُسن میں مبتلا ہو کر خدا کو نہ بھولنا چاہئے، بہارستاں شرح گلستاں بتغییرِ یسیر۔

یکے را پرسیدم از مستعربان مَا تَقُولُ فِي الْمُرْدَانِ لَا خَيْرَ فِيهِمْ مَا دَامَ اَحَدُهُمْ لَطِيفاً

حکایت: ایک عرب میں جا کر بس جانے والے سے پوچھا میں نے کیا کہتا ہے تو امردوں کے بارے میں کہا اس نے نہیں ہے کوئی بھلائی ان میں نہیں جب تک ہوتا ہے ان میں کا ایک نرم ونازک

يَتَخَاشَنُ فَاِذَا خَشُنَ يَتَلَاطَفُ یعنی چنداں کہ لطیف ونازک اندام ست درشتی کند وسختی

تو سختی برتتا ہے اور جب سخت اور بھدّا ہو جاتا ہے تو نرمی کرتا ہے یعنی جب تک نرم ونازک بدن ہوتا ہے درشتی اور سختی کرتا ہے

وچوں سخت ودرشت شد چنانکہ بکارے نیاید تلطف کند ودوستی نماید۔

اور جب سخت اور کھردرا ہو جاتا ہے ایسا کہ کسی کام میں نہ آسکے نرمی کرتا ہے اور دوستی دکھاتا ہے کرتا ہے۔



قطعہ

امرد آنکہ کہ خوب وشیرین ست	تلخ گفتار وتند خوئے بود
جب تلک لڑکا حسین وشیرین ہے	تلخ گفتار اور ہووے تند خو
امرد لڑکا جب تک خوبصورت اور شیریں ہے	کڑوی بات والا اور بد مزاج ہوتا ہے

چوں بریش آمد وبلاغت شد　　مردم آمیز مہر جوئے بود

جبکہ ڈاڑھی آگئی بالغ ہوا　　تو ملنسار ہوگا وہ اور مہر جو

جب ڈاڑھی آگئی اور بالغ ہوگیا　　تو پھر ملنسار اور محبت کرنے والا ہوتا ہے

تشریح الفاظ: مستعربان جمع مستعرب کی جو عرب خالص نہ ہو عجمی تھا عرب بن گیا، مُردان جمع امرد کی وہ لڑکا جس کے ابھی ڈاڑھی نہ آئی ہو، خوب خوبصورت، تندخو بدمزاج، بلاغت شد بالغ ہوگیا، سخت اور درشت دونوں کے ایک معنی ہیں۔

اس حکایت سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اس میں امردوں کی حقیقت خوب واضح کی گئی ہے۔

حکایت

یکے را از علماء پرسیدند کہ کسے با ماہ روئے در خلوت نشستہ ودرہا بستہ

حکایت: ایک عالم سے پوچھا لوگوں نے کہ اگر کوئی چاند جیسے چہرہ کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا ہوا ہو اور دروازہ بند ہو

ورقیباں خفتہ نفس طالب وشہوت غالب چنانکہ عرب گوید التَّمْرُ یَانِعٌ والنَّاطُورُ

اور مخالف لوگ سوئے ہوئے ہوں اور نفس طالب ہو اور شہوت غالب ہو جیسا کہ عرب کہتا ہے کھجور پکی ہوئی ہیں اور باغباں

غَیْرُ مَانِعٍ ہیچ باشد کہ بقوتِ پرہیزگاری بسلامت بماند گفت

روکنے والا نہیں کچھ ممکن ہے کہ وہ پرہیز گاری کی طاقت سے صحیح سلامت رہ جائے اس نے کہا

اگر از مہرویاں بسلامت ماند از بدگویاں بے ملامت نماند۔

اگر حسینوں سے سلامت رہے گا برائی کرنے والوں سے بے ملامت نہ رہے گا

شعر

وَاِنْ سَلِمَ الْاِنْسَانُ مِنْ سُوْءِ نفسہٖ　　فَمِنْ سُوْءِ ظَنِّ الْمُدَّعِیْ لَیْسَ یَسْلَمُ

گر بچے اپنی برائی سے کوئی　　لیک لوگوں کی زبان سے نہ چھٹے

اور اگر سالم رہا انسان اپنے نفس کی برائی سے　　تو مخالف کی بدگمانی سے نہیں سالم رہ سکتا



شاید پس کارِ خویشتن بنشتن لیکن نتواں زبانِ مردم بستن

ممکن ہو کہ عادت اپنی چھوڑ دے لیک لوگوں کی زبان سے نہ چھُٹے

ممکن ہے اپنا کام چھوڑنا یعنی بری عادت چھوڑنا لیکن نہیں ممکن ہے لوگوں کی زبان بند کرنا

تشریح الفاظ: یکے را از الخ را بمعنی از ایک سے علماء میں سے یعنی ایک عالم سے، کہ کسے کہ اگر کسے لفظ اگر محذوف ہے کہ اگر کوئی با ماہ روئے کسی چاند جیسے چہرے والے یعنی کسی خوبصورت کے ساتھ، رقب کی جمع رقیباں نگہبان، لوگ یا دربان نیز بمعنی مخالف بھی آیا ہے۔ التّمر یانع کھجور پکی ہوئی ہیں، والنا طورُ غیر مانع اور نگہبان روکنے والا نہیں ہے، مہرویاں جمع مہرو کی بمعنی حسیناں بہت سے حسین۔

ترکیب عربی شعر کی ملاحظہ ہو: سَلِم فعل ماضی، انسان فاعل من سوءِ نفسہ من جار سوء مضاف، نفس مضاف الیہ، مضاف ہ مضاف الیہ مل ملا کر مجرور جار کا پھر متعلق سَلِم فعل کے اور وہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شرط ہوئی اگلا مصرعہ فمن سُوءِ ظنِ المدعی الخ جزا ہے فا برائے تعقیب جزائیہ ہے، من حرف جار سوءِ مضاف ظن المدعی مضاف مضاف الیہ ہوکر پھر مضاف الیہ سوء کا پھر وہ مرکب اضافی ہوکر مجرور من جار کا جار با مجرور متعلق، لیس فعل ناقص اور انسان اس کا اسم اور یسلم خبر لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر اور متعلق سے مل کر جملہ ہوکر شرط کی جزا، پھر شرط و جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا، پسِ کارِ خویشتن بنشستن اپنا کام چھوڑنا، یہاں مراد بُری عادت چھوڑنا ہے، نفس طالب نفس طلب کرنے والا شہوت کو۔

اس حکایت سے یہ نتیجہ نکلا اگر آدمی خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے اپنے نفس کی برائی سے بچ جائے تب بھی دشمنوں اور حاسدوں کی زبان سے نہ بچے گا۔



حکایت

طوطے را با زاغے در قفس کردند از قبح مشاہدت او در مجاہدت می بود وی گفت ایں چہ

حکایت: ایک طوطی کو ایک کوّے کے ساتھ پنجرے میں بند کر دیا اس کوّے کی بدصورتی سے رنج میں رہتی تھی اور کہتی تھی یہ کیا

طلعتِ مکروہ است وہیأتِ ممقوت ومنظرِ ملعون وشمائل ناموزوں یا غُرابَ البَیْنِ

مکروہ چہرہ اور غصہ کے قابل ہیئت اور قابلِ لعنت منظر اور بُری عادتیں اے جدائی کے کوّے

لَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ

کاش میرے اور تیرے درمیاں مشرق اور مغرب کی دوری ہوتی



علی الصباح بروئے تو ہر کہ برخیزد — صباحِ روزِ سلامت برو مسا باشد

صبح اٹھکے جو کہ دیکھے تیری رو — صبح اس پر شام ہووے بالیقین

جو صبح صبح تیرا چہرہ دیکھ لے — سلامتی کے دن کی صبح اس پر شام ہوجائے

بد اخترے چو تو درصحبت تو بایستے — ولے چنانکہ توئی در جہاں کجا باشد

بدبخت تجھ سا تیری صحبت میں ہو — لیکن تجھ سا اس جہاں میں ہے نہیں

تجھ جیسا بدنصیب ہی تیری صحبت میں چاہئے — اور لیکن جیسا تو ہے دنیا میں کہاں ہوگا (ایسا)

عجب تر آنکہ غراب از مجاورتِ طوطی ہم بجاں آمدہ بود وملول شدہ لاحول کناں

اس سے زیادہ عجیب یہ کہ کوا بھی طوطی کے پڑوس کی وجہ سے جان سے عاجز آگیا تھا اور رنجیدہ ہوکر لاحول پڑھتے ہوئے

از گردشِ گیتی ہمی نالید ودستہائے تغابن در یکدیگر می مالید کہ ایں چہ بختِ نگون ست

زمانے کی گردش سے روتا تھا اور افسوس کے ہاتھ ملتا تھا کہ یہ کیا اوندھا نصیبہ ہے

وطالع دون وایام بوقلمون لائق قدرِ من آنستے کہ با زاغے بر دیوارِ باغے خراماں ہمی رفتمے۔

اور پست مقدر اور نیرنگی کا زمانہ میرے مرتبہ کے لائق یہ ہوتا کہ کسی کوّے کیساتھ کسی باغ کی دیوار پر ٹہلتا ہوا چلتا



پارسا را بس ایں قدر زنداں — کہ بود ہم طویلۂ رنداں

پارسا کو بس یہی زنداں ہے — ساتھ میں جب کہ رہے رندان کے

پارسا کے لئے بہت ہے اس قدر جیل — کہ وہ ہوے رندوں کیساتھ (کسی جگہ میں)

تا چہ گناہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبت آں در سلکِ صحبتِ چنیں ابلہے خود رائے ناجنس

آخر کیا گناہ کیا میں نے کہ زمانے نے مجھے اس کی سزا میں ایسے بیوقوف خود رائے ناجنس بیہودہ بکواس

ہرزہ درائے بچنیں بند مبتلا گردانیدہ است

کرنے والے کی صحبت میں ایسی قید میں مبتلا کردیا ہے۔

قطعہ

کس نیاید بپائے دیوارے — کہ براں صورتت نگار کنند

اس دیوار کے نیچے نہ آئے کوئی بھی — کریں جس پر تیری صورت کو نگار

کوئی نہ آویگا ایسی دیوار کے سایہ میں — کہ جس پر تیری تصویر بنائیں

گر ترا در بہشت باشد جای — دیگراں دوزخ اختیار کنند

گر جگہ جنت میں تیری طے ہوئی — دوسرے دوزخ کریں گے اختیار

اگر تیری جنت میں ہوجائے جگہ — تو دوسرے دوزخ اختیار کریں گے

ایں ضرب المثل بداں آوردہ ام تابدانی کہ چندانکہ دانا راازنادان نفرت ست نادان راازدانا وحشت

یہ کہاوت اس لئے لایا (نقل کی میں نے) تاکہ تو جانے کہ جتنی کہ عقلمند کو نادان سے نفرت ہے نادان کو عقلمند جان کارسے وحشت ہے

قطعہ

زاہدے درمیانِ رنداں بود — زاں میاں گفت شاہد بلخی

ایک زاہد بیچ مستوں کے ہوا — بولا یوں انمیں سے شاہد بلخ سے

ایک زاہد رندوں کے درمیان تھا — اس محفل میں سے کہا شاہد بلخی نے

گر ملولی زما ترش منشیں — کہ تو ہم درمیانِ ما تلخی

گر تو ہم سے رنج میں نہ ترش ہو — تو بھی ہم میں جان خود کو تلخ ہے

اگر تو رنجیدہ ہے تو ہم سے چہرہ بگاڑ کر نہ بیٹھ — کہ تو بھی ہمارے درمیان تلخ چیز ہے

رُباعی

جمعے چو گل ولالہ بہم پیوستہ — تو ہیزم خشک درمیانِ شاں رُستہ

ایک مجمع مثلِ گلِ لالہ ہوا — تو خشک لکڑی درمیان اُن کے جما

ایک مجمع گلاب اور لالہ کی طرح آپس میں ملا ہوا، تو ایک خشک لکڑی ہے اُن کے درمیان اُگ آئی، (اُگی ہوئی)

چوں بادِ مخالف وچو سرما ناخوش چوں برف نشستہ وچو یخ بستہ

ہو مخالف باد جیسے اور جاڑا ناگوار جیسے پالا برف بیٹھا اور جما

مخالف ہوا اور جاڑے کی طرح ناگوار برف کی طرح بیٹھا ہوا اور پالے کی طرح جما ہوا

تشریح الفاظ: طوطے ایک طوطا، بازاغے ایک کوّے کے ساتھ، قفس پنجرہ، مجاہدت رنج، تکلیف، طلعت مکروہ، بری صورت، ہیئات ممقوت غصہ کے لائق شکل، منظر ملعون لعنت کے قابل منظر، شمائل ناموزوں غیر مناسب عادتیں، مخرّاب کوا، بَیْن جدائی، مَسا شام، بداختر بدنصیب، بجان آمدن تنگ آنا، تغابُن نقصان، افسوس، نگوں الٹا، اوندھا، طالع نصیب، دون ادنیٰ، بل قلمون رنگارنگ، ہم طویلہ ہم صحبت، عقوبت سزا، سلک لڑی سلسلہ، ابلہ بے وقوف، خودرائی اپنی رائے پر چلنے والا، ہرزہ درائے بیہودہ گو، بند قید، مبتلا گرفتار، پائے دیوار زیرِ دیوار، ضرب المثل وہ قصہ جو مثال بن گیا ہو، وحشت رمیدگی، بھاگنا، شاہد بلخی بلخ کا رہنے والا معشوق، زاہد تارکِ دنیا، رِند آزاد جو شریعت کا احترام نہ کرتا ہو، ملول رنجیدہ، تلخ کڑوا، ناگوار، گُل گلاب، لالہ کا پھول، ہیزم لکڑی رستہ اگا ہوا، یخ برف جو آسمان سے گرے۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ غیر جنس لوگوں کی صحبت خواہ وہ حسین بھی ہوں سخت تکلیف دہ ہے اس لئے ایسوں کی صحبت سے بچنا چاہئے ورنہ دونوں طرف کے لئے کوفت اور رنج کا باعث ہوگا۔

حکایت

رفیقے داشتم کہ سالہا باہم سفر کردہ بودیم ونان ونمک خوردہ وبیکراں حقوقِ صحبت ثابت شدہ

میرا ایک دوست تھا کہ کتنے ہی سال مل کر سفر کیا تھا ہم نے اور ساتھ نان ونمک کھایا تھا اور بیحد دوستی کے حقوق ثابت ہوئے تھے

آخر بسببِ نفع اندک آزارِ خاطرِ من روا داشت ودوستی سپری شد وبا ایں ہمہ از دو طرف

آخر تھوڑے نفع کے سبب اس نے میری دل آزاری جائز رکھی اور دوستی ختم ہوگئی اور اس کے باوجود دونوں طرف سے

دلبستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزے دُو بیت از سخنانِ من در مجمعے می گفتند

دلبستگی کچھ نہ کچھ (لگاؤ تھا) اس وجہ سے کہ سنا میں نے کہ ایک دن دو شعر میرے کلام کے ایک مجمع میں کہہ رہے (پڑھ رہے تھے لوگ)



قطعہ

نگارِ من چو در آید بخندۂ نمکین نمک زیادہ کند بر جراحتِ ریشاں

آتا ہے معشوق میرا ہنس کے جب
تو نمک چھڑکے زخم پر ساتھ ساتھ
میرا معشوق جب آوے نمکین ہنسی کے ساتھ
نمک زیادہ کرتا چھڑکتا ہے زخمیوں کے زخم پر
چہ بودے از سرِ زلفش بدستم افتادے
چو آستینِ کریماں بدستِ درویشاں
کیا ہوتا زلف اس کی میرے ہاتھ
جیسے سخی کی آستیں مفلس کے ہاتھ

کیا اچھا ہوتا اگر اس کی زلف کا سِرا میرے ہاتھ میں پڑ جاتا، جیسے سخیوں کی آستین درویشوں کے ہاتھ میں

طائفہ دوستاں بر لطفِ ایں سخن نہ کہ بر حسنِ سیرتِ خویش گواہی دادہ بودند و آفریں کردہ
دوستوں کی ایک جماعت نے اس بات کی پاکیزگی پر نہیں بلکہ اپنی اچھی عادت پر گواہی دی تھی اور شاباشی دی تھی
وآں دوست ہم دراں جملہ مبالغت نمودہ و برفوتِ صحبتِ دیریں تاسف خوردہ و بخطائے خویش
اور اُس دوست نے منجملہ اُن کے مبالغہ کیا تھا اور پرانی دوستی فوت ہونے پر افسوس کیا اور اپنی غلطی کا
اعتراف کردہ معلوم شد کہ از طرفِ او ہم رغبتے ہست ایں بیت ہا فرستادم و صلح کردم
اعتراف کیا معلوم ہوا کہ اس کی جانب سے بھی خواہش ہے یہ اشعار میں نے بھیج دیئے اور صلح کی میں نے

قطعہ

نہ مارا در جہاں عہد وفا بود
جفا کردی و بد عہدی نمودی
کیا ہمارا نہ وفا کا عہد تھا
ظلم کیا تونے اور بد عہدی کی
کیا ہمارے لئے دنیا میں وفا داری کا عہد نہ تھا
تو نے ظلم کیا اور بد عہدی کی
بیکبار از جہاں دل در تو بستم
ندانستم کہ بر گردی بزودی
ایک دم دنیا سے دل تجھ میں لگا
نہ پتا تھا بدلیگا تو جلدی ہی
ایک بارگی دنیا سے دل ہٹا کر تجھ میں لگایا میں نے
نہ جانا تھا میں نے کہ برگشتہ ہو جائے گا تو اتنی جلدی
ہنوزت گر سرِ صلحست باز آی
کزاں محبوب تر باشی کہ بودی
ہے خیال صلح گر اب بھی تو آ
پہلے سے محبوب زیادہ ہو اخی
اب بھی اگر تیرا صلح کا خیال ہے واپس آجا
کہ اس سے بھی زیادہ محبوب ہوگا تو جتنا کہ تھا پہلے

تشریحِ الفاظ: رفیق ساتھی، دوست، بیگراں بیحد حقوق، اندک تھوڑا، سیری شدن ختم ہونا، نگار معشوق، آزارِ خاطرِ من میرے دل کا ستانا، یا تکلیف میری دل آزاری، آزار رنج، تکلیف، باایں ہمہ اس کے باوجود

یعنی دوستی ختم ہونے کے باجود، دل بستگی، دلی لگاؤ، جراحت زخم، ریشاں زخمی، چہ بودے کیا ہی اچھا ہوتا، نہ کہ نہ نہیں کہ بلکہ نہیں بلکہ پہلی بات نہیں بلکہ اگلی بات ہے تاسُّف عربی لفظ بمعنی افسوس کرنا، اعتراف اقرار، نہ مارا عہدِ وفا بود یعنی کیا اس سے پہلے ہماری طرف سے وفاداری کا عہد نہ تھا یعنی کیا ہماری وفاداری نہیں دیکھی تو نے، ہاں دیکھی ہے اور پھر جفا ظلم کیا تو نے اور پھر بدعہدی دکھائی، بیکبار ایک بار، از جہاں تمام دنیا سے دل ہٹا کر تیرے سے لگایا اگر سرِ صلح صلح کا خیال ہے باز آ واپس آ۔ برگردی بدلیگا، برگشتہ ہوگا تو، بزودی جلدی۔

حکایت کا مقصد یہ ہے دوستوں کے اخلاص اور محبت کی قدر دانی کرنی چاہئے یہ دوستی کے لئے اصولی اور ضروری چیز ہے۔

حکایت

یکے راز نے صاحبِ جمال درگذشت و مادرِ زن فرتوت بعلت کابین در خانہ متمکن بماند

حکایت ایک کی خوبصورت بیوی گذر گئی اور بڑھیا ساس مہر کی وجہ سے گھر میں مقیم رہ گئی

مرد از مجاورت او چارہ ندیدے تا گروہے آشنایاں پرسیدن آمدندش

مرد کو اس کی ہم نشینی کے سوا چارہ نہ تھا یہاں تک کہ دوستوں کی ایک جماعت مزاج پرسی کے لئے آئی اس کے پاس

یکے گفت چگونہ در مفارقت آں یارِ عزیز گفت نادیدنِ زن چناں دشوار نیست کہ دیدنِ مادرِ زن

ایک نے کہا آپ کس طرح ہیں اس یارِ عزیز کی جدائی میں کہا اس نے عورت کا نا دیکھنا اس قدر دشوار نہیں جتنا کہ ساس کا دیکھنا

مثنوی

گل بتاراج رفت و خار بماند
لُٹ گیا گل اور کانٹا رہ گیا
پھول لٹ گیا اور کانٹا رہ گیا

گنج برداشتند و مار بماند
لے گئے گنج سانپ بس اب رہ گیا
خزانہ لے گئے اور سانپ رہ گیا

دیدہ بر تارکِ سناں دیدن
آنکھ کا ہی دیکھنا بھالے کی نوک
آنکھ کا بھالے کی نوک پر دیکھنا

خوشتر از روئے دشمناں دیدن
اچھا ہے نہ دشمنوں کا دیکھنا
اچھا ہے دشمنوں کے چہرہ دیکھنے سے

واجب ست از ہزار دوست برید — تا یکے دشمنت نباید دید

قطع تعلق واجب ہزاروں یار سے — تا کہ ایک دشمن نہ ہووے دیکھنا

واجب ہے ہزار دوست سے قطع تعلق — تا کہ ایک دشمن تجھے نہ پڑے دیکھنا

تشریح الفاظ: زنِ صاحب جمال خوبصورت عورت، مادر زن ساس، فرتوت زیادہ بوڑھی، بعلت بسبب، کابین مہر، متمکن مقیم، مجاورتِ او اس کی ہمنشینی، آشنایاں جمع آشنا کی جان پہچان کا آدمی مراد اس کے دوست احباب، چگونہ کس طرح ہے تو، مفارقت جدائی، گُل پھول، تاراج لوٹنا، گنج خزانہ، مار سانپ، مشہور ہے پہلے خزانہ داب کر کوئی چھڑی وغیرہ کھڑی کرتے تھے بعد میں وہاں سانپ پیدا ہو جاتا واللہ اعلم بالصواب، تارک نوک، سناں بھالا، برید قطع کرنا تعلق کا، دید بمعنی دیکھنا برید اور دید بمعنی مصدر ہیں واجب اور باید کے بعد جو آئے دشمنت میں ت مفعول کی ہے۔ حکایت کا مقصد یہ ہے۔ غیر ہم جنس کا دیکھنا اپنے ہم جنس کے نہ دیکھنے سے بھی زیادہ شاق ہوتا ہے۔

حکایت

یاد دارم کہ در ایامِ جوانی گذرے داشتم در کوئے ونظر بما ہروئے در تموزے کہ

مجھے یاد ہے کہ جوانی کے زمانے میں آمد و رفت رکھتا تھا میں ایک گلی میں اور نگاہ رکھتا تھا ایک خوبصورت پر اور ایسی گرمی کہ

حرورش دہاں بخوشانیدے وسمومش مغز در استخواں بجوشانیدے از ضعف بشریت تابِ آفتابِ

اس کی گرم ہوا منہ کو خشک کر دیتی اور اُس کی لُو مغز کو ہڈیوں میں اُبال دیتی تھی انسانی کمزوری کی وجہ سے دوپہر کے سورج کی تاب

ہجر نیاوردم والتجا بسایۂ دیوارے کردم مترقب کہ کسے حر تموز از من ببرد آبے فرو نشاند

نہ لا سکا میں اور پناہ ایک دیوار کے سایہ میں لی میں نے منتظر کہ کوئی ساون کی گرمی کو مجھ سے ٹھنڈے پانی کے ذریعہ دبادے

ناگاہ از ظلمت دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالے کہ زبانِ فصاحت از بیانِ

اچانک گھر کی دہلیز کی تاریکی سے روشنی چمکی یعنی ایسا حُسن کہ فصاحت کی زبان اس کی خوبصورت کی بیان سے

صباحت او عاجز آید چنانکہ در شبِ تارے صبح بر آید یا آبِ حیات از ظلمات بدر آید

عاجز آجائے جیسا کہ اندھیری رات میں صبح نکل آئے یا آبِ حیات تاریکیوں سے باہر آجائے

قدحے برفاب در دست گرفتہ وشکر دران ریختہ وبعرقِ گلش آمیختہ ندانم کہ

ایک پیالہ ٹھنڈے پانی کا ہاتھ میں لئے ہوئے اور شکر اُس میں ڈالے ہوئے اور عرقِ گلاب اس میں ملائے ہوئے نہیں جانتا میں کہ

بگلابش مطیب کردہ بود یا قطرۂ چند از گلِ رویش دراں چکیدہ فی الجملہ شربت

عرقِ گلاب سے اس کو خوشبو دار کیا تھا یا اپنے چہرے کے گلاب کے چند قطرے اُس میں ٹپکائے تھے آخر کار شربت

از دستِ نگارینش برگرفتم وبخوردم وعمراز سر گرفتم

اس کے مُزیّن ہاتھوں سے لے لیا میں نے اور پی لیا اور زندگی از سرِ نو حاصل کی میں نے۔

شعر

ظَمأٌ بقَلْبِی لَا یَکَادُ یُسِیغُہٗ رَشْفُ الزُّلَالِ ولَو شَرِبْتُ بُحُوراً

پیاس مجھ کو ایسی اس کو نہ بجھائے صاف پانی چاہے پی لوں ایک بحر

ایسی پیاس ہے میرے دل میں نہیں قریب ہے کہ بجھائے اس کو، صاف پانی کے چھینٹے مارنا چاہے پی لوں ایک دریا

قطعہ

خرّم آں فرخندہ طالع را کہ چشم بر چنیں روی اوفتد ہر بامداد

خوش نصیب اچھا ہے وہ جس کی نظر ایسے چہرہ پر پڑے ہے ہر صبح

بہت اچھا ہے وہ مبارک نصیب والا جس کی نظر ایسے چہرہ پر پڑے صبح کے وقت

مستِ مے بیدار گردد نیم شب مستِ ساقی روزِ محشر بامداد

مست مے بیدار ہووے آدھی رات مستِ ساقی ہوگا محشر کی صبح

شراب کا نشہ والا بیدار ہوجاتا ہے آدھی رات اور اُس ساقی کا مست روزِ محشر کی صبح کو بیدار ہوگا

تشریح الفاظ: کوئے گلی، کوچہ، تموز ایرانی مہینوں میں گرمی کا مہینہ ہے، ماہ رو چاند جیسا محبوب، حرور رات کی لُو، سَموم دن کی لُو، مغز گودا، استخواں ہڈی، ضعف بشریت انسانی کمزوری، التجاء سے مراد پناہ ہے، آفتاب ہجر دوپہر کے سورج کی گرمی، ہجر نیم روز، مترقب امیدوار، حرّ گرمی، برد آب ٹھنڈا پانی، ظلمت تاریکی، دہلیز چوکھٹ، فصاحت خوش بیانی، صباحت سفید سرخی مائل حُسن، قدح پیالہ، برف آب برف کا پانی، مطیب خوشبودار، شربت وہ پانی جس میں شکر ملی ہو، خوردم نوشیدم کے معنی میں عمراز سر گرفتم نئی زندگی حاصل کی، ظمأ پیاس، بقلبی میرے دل میں، یسیغ سیراب کرے، رشف چھینٹے، زلال شیریں پانی، بحور بحر سے سمندر، خرّم خوش، فرخندہ طالع مبارک نصیب، روزِ محشر قیامت کا دن، بامداد صبح۔

حکایت

سالے محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ با خُطا برائے مصلحتے صلح اختیار کرد بجامع کاشغر
ایک سال محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ملک خطاء کے ساتھ مصلحتاً صلح کرلی میں کاشغر کی جامع مسجد میں
در آمدم پسرے را دیدم بخوبی در غایتِ اعتدال ونہایت جمال چنانکہ در امثال گویند
پہنچا ایک لڑکے کو دیکھا جس میں حُسن کی انتہائی اعتدالی اور انتہائی خوبصورتی تھی جیسا کہ مثالوں میں کہتے ہیں

نظم

معلمت ہمہ شوخی ودلبری آموخت	جفا وناز عتاب وستمگری آموخت
استاذ نے شوخی سکھائی دلبری	جفا ناز عتاب اور ستم گری

تجھے تو تیرے سکھانے والے نے پوری شوخی اور دلبری سکھادی، ظلم کرنا اور ناز اور غصہ کرنا سکھا دیا ہے

من آدمی بچنیں شکل وخوی وقد وروش	ندیدہ ام مگر ایں شیوہ از پری آموخت
ایسی شکل وسیرت وقد چال کا	نہیں دیکھا سیکھا ہے طور پری
میں نے اس شکل وعادت وقد اور روش کا آدمی	نہیں دیکھا شاید یہ طور طریق پری سے سیکھا ہے

مقدمہٗ نحوِ زمخشری در دست وہمی خواند ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْراً وَکَانَ .... المُتَعَدّی عمرو
مقدمہٗ نحو زمخشری اس کے ہاتھ میں تھا اور پڑھ رہا تھا مارا زید نے عمر کو اور عمرو ظالم تھا
گفتم اے پسر خوارزم وخُطا صلح کردند وزید وعمرو را خصومت ہنوز باقیست بخندید
میں نے کہا اے لڑکے خوارزم وخطاء نے تو صلح کرلی اور زید وعمرو کا جھگڑا ابھی تک باقی ہے وہ ہنسا
ومولدم پرسید گفتم خاکِ پاکِ شیر از گفتاز سخنان سعدی چہ داری گفتم
اور میرا وطن پوچھا میں نے کہا شیراز کی خاک پاک اس نے کہا سعدی کا کچھ کلام تجھے یاد ہے میں نے کہا

شعر

بُلِیتُ بِنَحْوِیٍّ یَصُولُ مُغَاضِباً	عَلَیَّ کَزَیْدٍ فِیْ مُقَابَلَۃِ العَمْرِو
مبتلا نحوی پہ غصہ میں کرے وہ مجھ پہ وار	جس طرح کہ زید حملہ بالمقابل عمرو کے
میں ایک ایسے نحوی پر مبتلا ہوا ہوں جو غصہ میں مجھ پر	ایسا حملہ کرتا ہے جیسا کہ زید عمرو کے مقابلہ میں

عَلٰی جَرِّ ذَیْلٍ لَیْسَ یَرْفَعُ رَأسَهٗ وَهَلْ یَسْتَقِیْمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ

دامن کھینچتا ہے نہیں سر اٹھاتا کیا رفع ہو پیش عامل جر کے

دامن کھینچتے ہوئے سر بھی اوپر نہیں اٹھاتا اور کیا زیر کے عامل سے پیش آنا درست ہوگا

لختے باندیشہ فرو رفت وگفت غالب اشعارِ او دریں زمیں بزبانِ پارسی ست اگر بگوئی

وہ کچھ دیر کے لئے فکر میں ڈوب گیا اور کہا سعدی کے اکثر شعر اس ملک میں فارسی زبان کے رائج ہیں اگر وہ سنادو گے

بفہم نزدیک تر باشد گفتم

تو زیادہ سمجھ میں آئیں گے میں نے کہا۔

مثنوی

طبع ترا تا ہوسِ نحو کرد صورتِ عقل از دلِ ما محو کرد

نحو کی جب تک ہوس تیری ولید عقل میرے دل سے ہوئی ناپدید

تیری طبیعت جب سے علم نحو پر مائل ہوگئی ہے اس نے ہمارے دل سے عقل کا تصور ہی ہٹادیا ہے

اے دلِ عشاق بدامِ توصید ما بتو مشغول وتو با عمرو زید

اے کہ دل عشاق کا تیرا ہے صید ہم تو ہیں مشغول تجھ میں اور تو با عمرو زید

اے وہ کہ عاشقوں کا دل تیرے حال کا شکار ہے ہم تجھ میں مشغول ہیں اور تو عمرو زید میں

بامداداں کہ عزمِ سفر مصمم شد مگر کسے از کاروانیاں گفتہ بودش کہ فلاں سعدی ست دواں آمد

صبح کو جب کہ سفر کا ارادہ پختہ ہوا شاید قافلہ والوں میں سے کسی شخص نے اس سے کہہ دیا تھا کہ فلاں سعدی ہے دوڑتا ہوا آیا

وتلطف کرد وتاسف خورد کہ چندیں مدت چرا نگفتی کہ منم تا شکرِ قدومِ بزرگاں

اور مہربانی سے پیش آیا اور افسوس کرنے لگا اتنے وقت تک کیوں نہ بتایا کہ میں سعدی ہوں تاکہ آپ جیسے بزرگوں

را بخدمت میاں بستے گفتم

کی تشریف آوری کے شکریہ میں خدمت کے لئے کمر کس لیتا میں نے کہا۔

مصرع

باوجودت زمن آواز نیامد کہ منم

تیرے سامنے میری آواز نہ نکلی کہ میں ہوں

گفتا چہ شود اگر دریں خطہ روزِ چند بر آسائی تا بخدمت مستفید گردیم

اس نے کہا کیا ہوجائے گا اگر اس خطّہ میں چند روز آرام فرمائیں تا کہ خدمت کرکے ہم فائدہ اٹھا سکیں

گفتم نتوانم بحکمِ ایں حکایت منظوم

میں نے کہا اس منظوم حکایت کے فیصلہ کے مطابق میں یہ نہیں کرسکتا۔

بزرگے دیدم اندر کوہسارے ... قناعت کردہ از دنیا بغارے

ایک بزرگ دیکھا میں در کوہسار ... کی قناعت دنیا سے تھا بیچ غار

ایک بزرگ کو دیکھا میں نے ایک پہاڑی میں، قناعت کیے ہوئے تھا دنیا سے غار میں یعنی دنیا کو چھوڑ کر غار میں رہ رہا تھا

چرا گفتم بہ شہر اندر نیائی ... کہ بارے بندی از دل بر کشائی

کیوں نہ اندر شہر آئے اے اخی ... تا کہ رفع دل سے تنگی ہو تیری

بولا میں کیوں شہر میں نہیں آتا تو ... تا کہ ایک بار تنگی کو دل سے کھولے (رفع کرے تو)

بگفت آنجا پریؔ رویانِ نغزند ... چو گِل بسیار شد پیلاں بلغزند

بولا وہاں ہیں خوبصورت اے عقیل ... اور جب پھسلن ہو زیادہ پھسلیں پیل

کہا اس نے وہاں حسین ہیں اچھے اچھے ... جب پھسلن زیادہ ہو تو ہاتھی پھسل جاتے ہیں

ایں بگفتم وبوسہ بر روئے یکدیگر دادیم وو داع کردیم۔

یہ کہا میں نے اور بوسہ ایک دوسرے کے چہرہ پر دیا (ایک دوسرے کو چوما) اور رخصت کیا ہم نے

مثنوی

بوسہ دادن بروئے یار چہ سود ... ہم دراں لحظہ کردنش پدرود

بوسہ دینا یار کو بے سود ہے ... جب کہ رخصت کرنا اس کو زود ہے

بوسہ دینا، لینا ہے یار کے چہرہ پر کیا فائدہ، (جب کہ) اس گھڑی ہی میں کرنا ہے اس کو رخصت

سیب گفتی وداعِ یاراں کرد روئے زیں نیمہ سرخ وزاں روزرد

سیب کہہ کر یار کیا رخصت جلد یوں چہرہ آدھا لال اور آدھا زرد

سیب کہا تو نے یاروں کو رخصت کیا اس نے، اس کا چہرہ اسی وجہ سے آدھا سرخ اور اس وجہ سے آدھا زرد ہے



اِنْ لَمْ اَمُتْ یَوْمَ الْوَدَاعِ تَاَسُّفاً لَا تَحْسَبُوْنِیْ فِیْ الْمَوَدَّۃِ مُنْصِفاً

جو وقتِ رخصت نہ مروں افسوس سے نہ سمجھ الفت میں منصف تو مجھے

اگر نہ مروں میں جدائی کے دن افسوس سے نہ گمان کرو مجھے محبت میں منصف

تشریح الفاظ: محمد خوارزم کے بادشاہ کا نام ہے بعض نے خوارزم شاہ لکھا ہے مگر سلطان محمد ہے، یہ وہ سلطان محمد ہیں کہ چنگیز خاں سے ان کی جنگ ہوئی اور فتنہ چنگیزی انہیں کے عہد سے شروع ہوا، خوارزم ایک شہر کا نام ہے جو سرحد شمالی ایران پر واقع ہے، خطاء شہر خطا، ترکستان میں ہے، کاشغر توران کا ایک شہر ہے اور یہ غالباً اس وقت اہلِ خطا اور ترکوں کے قبضہ میں تھا، مقدمہ نحو زمخشری مقدمہ نحو، کتاب کا نام زمخشری نسبت ہے، زمخشر کی طرف، زمخشر ایک قصبہ ہے توالیات خوارزم سے، زمخشر میں پیدا ہوئے ان کا نام ہے جارُ اللہ (زمخشری کی ایک نحو کی کتاب ہے) معلّم استاذ، جامع کاشغر کاشغر کی جامع مسجد، اعتدال تناسب اعضاء، امثال جمع مثل کی، مانند، بلیت نحوی الخ میں ایک نحوی کا عاشق بنایا گیا جو حملہ کرتا مجھ پر غصہ کی حالت میں جیسا کہ زید عمرو کے بالمقابل، علی جر ذیل الخ دامن کو کھینچتے ہوئے سر نہیں اٹھاتا اور کیا رفع مناسب ہے جر کے عامل سے مطلب یہ ہے میرا دل اس کی طرف کھینچنے میں ایسا مصروف ہے اسے سر اٹھانے کی فرصت نہیں، طبع ترا یعنی تا طبعِ تو برائے تو ہوسِ نحو جب تک تیری طبیعت نے تیرے واسطے نحو کی ہوس کی، صورتِ عقل جوہرِ عقل، دام مجال، صید شکار، ما بتو مشغول ہم تو تجھ میں مشغول اور تو با عمرو زید اور تو عمرو زید کے یاد کرنے میں لگا ہے، ہمارا کچھ خیال نہیں، عزم مصمّم پختہ ارادہ، عزم، ارادہ، مصمّم پختہ، کاروائیاں قافلہ والے، دواں دوڑتا ہوا، تلطّف مہربانی کرنا، تأسّف افسوس یا افسوس کرنا، منم میں ہوں سعدی، قدوم تشریف آوری، میاں بستے کمر بستہ ہو جاتا میں، باوجودت تیرے موجود ہوتے ہوئے، درین خطّہ اس سرزمین میں، روز چند چند روز برآسائی برزائد ہے آرام فرمائیں آپ رہیں آپ، تا بخدمت تا کہ خدمت کر کے، مستفید گردیم فائدہ مند ہوویں ہم، گفتم نتوانم میں بولا کہ میں یہاں اور قیام نہیں کر سکتا، بحکم این الخ اس حکایتِ منظوم کی وجہ سے، کوہسار پہاڑ، چرا گفتم الخ چرا کا تعلق نیائی سے ہے اسے چرا اور شہر نیائی کیوں شہر میں نہیں آتا ہے تو، بندی بمعنی تنگی، پر یرویان جمع پر یرو کی بمعنی خوبصورت، نغز

اچھا، بوسہ، برروئے یک دیگر دادیم ایک نے دوسرے کا چہرہ چوما محبت میں، لحظہ گھڑی، پدرودن نکالنا یا رخصت کرنا، وداعِ یاراں کرو دوستوں کو، وداع رخصت کیا اس نے، زیں اسی وجہ سے اس کا چہرہ آدھا لال اور آدھا زرد ہے، یوم الوداع رخصت اور جدائی کے دن، تاسف مؤدت افسوس، محبت، منصف انصافی۔

حکایت

خرقہ پوشے در کاروانِ حجاز ہمراہِ ما بود یکے از امرائے عرب مرا ورا صد دینار بخشید

حکایت: ایک گدڑی پوش فقیر حجاز کے قافلہ میں ہمارے ساتھ تھا عرب کے ایک امیر نے اسے سو دینار دے دئے

تا قربانی کند دزدانِ خفاچہ ناگاہ برکارواں زدند و پاک بردند بازرگاں گریہ وزاری کردن گرفتند

تا کہ قربانی کرے خفاچہ کے ڈاکوؤں نے اچانک قافلہ پر حملہ کیا اور سب کچھ لے گئے تاجروں نے رونا پیٹنا شروع کیا

وفریادِ بیفائدہ خواندن

اور فریاد بے فائدہ کرنا۔

شعر

گر تضرع کنی وگر فریاد	دزد زر باز پس نخواہد داد
عاجزی چاہے کرے فریاد گر	چور نہ دے مال واپس لیا گر
اگرچہ عاجزی کرے تو اور اگر فریاد	چور مال پھر واپس نہ دیگا

مگر آں درویش صالح کہ برقرار خویش ماندہ بود وتغیرے درو نیامدہ گفتم مگر آں معلومِ ترا دزد نبرد

مگر وہ نیک فقیر کہ اپنی حالت پر باقی تھا اور کوئی تبدیلی اس میں نہ آئی میں نے کہا شاید وہ تیری نقدی چور نہ لے گیا

گفت بلے ببردند لیکن مرا با آں الفتے چناں نبود کہ بوقتِ مفارقت خستہ دلی باشد۔

اس نے کہا ہاں لے گئے لیکن مجھے اس سے ایسی الفت نہ تھی کہ جدائی کے وقت دل زخمی ہو۔

بیت

نباید بستن اندر چیز وکس دل	کہ دل برداشتن کاریست مشکل
نہ لگانا چیز اور آدم سے دل	پھر ہٹانا بہت مشکل اُن سے دل
نہ چاہئے لگانا کسی چیز اور آدمی سے دل	کیوں کہ پھر دل ہٹانا ایک کام ہے بڑا مشکل

گفتم موافقِ حالِ من ست ایں چہ گفتی کہ مرا درعہدِ جوانی با جوانے اتفاقِ مخالطت بود وصدقِ مودّت
کہا میں نے میرے حال کے موافق ہے یہ جو کہا تو نے جوانی کے زمانے میں ایک جوان سے میل جول کا اتفاق ہوا اور سچی محبت

تا بجائے کہ قبلۂ چشمم جمالِ او بودے وسودِ سرمایۂ عمرم وصالِ او
یہاں تک کہ میری آنکھ کا قبلہ اس کا حُسن تھا اور میری عمر کا سرمایہ اس کا وصال تھا۔

تشریحِ الفاظ: خرقہ گدڑی، خرقہ پوش اسم فاعل سماعی گدڑی پہننے والا یہ حدت کی ایک گدڑی پہننے والا، فقیر، کاروان قافلہ، تا قربانی کند تا کہ حج سے فارغ ہو کر قربانی کرے، خفاچہ عرب کا ایک قبیلہ تھا جو لوٹ مار کرتا تھا پاک بردند سب لوٹ لے گئے، قرار سکون، مراد پہلی حالت، معلوم نقدی، روپیہ، پیسہ، الفت انسیت، تعلق، مفارقت جدائی، خستہ دلی شکستہ دلی، زخمی دل ہونا، دل برداشتن یعنی کسی چیز سے دل لگانے کے بعد ہٹانا مشکل ہوتا ہے، درعہد جوانی جوانی کے زمانے میں، اتفاقِ مخالطت مرکب اضافی میل جول کا اتفاق، صدق محبت سچی محبت، اضافت صفت کی موصوف کی طرف جیسے جامع مسجد تا بجائے یہاں تک کہ، اس قدر، قبلۂ چشمم میری آنکھ کا قبلہ، جمال او اس کا حسن تھا، سودِ سرمایۂ عمرم وصال او میری عمر کا سرمایہ اس کا وصال تھا یعنی اس سے ملاقات۔

قطعہ

مگر ملائکہ بر آسماں وگر نہ بشر
آسمان پر ہوں ملائکہ پر بشر
شاید آسمان پر فرشتے ہوں ورنہ تو انسان

بحسن صورت او درزمی نخواہد بود
حُسن میں اس کے برابر ہے نہیں
اس کی حسین صورت کے برابر زمین میں نہ ہوگا

بدوستے کہ حرام ست بعد از وصحبت
قسم اس کی نہ یاری اس کے بعد
اے اس دوست کی قسم کہ حرام ہے اس کے بعد یاری

کہ ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود
کوئی نطفہ آدمی ایسا نہیں
کوئی نطفہ اس طرح کا آدمی کا نہ ہوگا

ناگہے پائے وجودش بگلِ عدم فرورفت ودودِ فراق از دود مانش برآمد روزہا برسرِ خاکش
اچانک اس کے وجود کا پیر عدم کی مٹی میں پھنس گیا اور جدائی کا دھواں اس کے خاندان سے اٹھا بہت دنوں اس کی قبر پر

مجاورت کردم واز جملہ کہ بر فراقِ او گفتم یکے ایں بود۔
مُجاوری کی میں نے اور منجملہ اشعار کے جو اس کی جدائی پر کہے ایک یہ تھا

قطعہ

کاج کاں روز کہ در پائے تو شد خارِ اجل | دستِ گیتی بزدے تیغِ ہلاکم بر سر
کانٹا جس دن پاؤں میں تیرے لگا | تو زمانہ تیغ رکھتا میرے سر
کاش کہ جس دن تیرے پاؤں میں چبھا موت کا کانٹا | تو زمانہ کا ہاتھ مار دیتا ہلاکت کی تلوار میرے سر پر
تا دریں روز جہاں بے تو ندیدے چشمم | این منم بر سرِ خاکِ تو کہ خاکم بر سر
تا کہ دنیا دیکھوں نہ تیرے بغیر | قبر پر ہوں تیری مٹی میرے سر
تا کہ ان دنوں میں دنیا کو نہ دیکھے تیرے بغیر میری آنکھ | یہ میں ہوں تیری قبر پر کہ مٹی میرے سر پر ہو

قطعہ

آنکہ قرارش نگرفتے وخواب | تا گل ونسریں نفشاندے نخست
جس کو نہ آتا قرار اور نیند سن | جھاڑتے نہ جب تلک بستر پہ پھول
وہ کہ سکون اس کو نہ ملتا، آتا اور نیند | جب تلک عرقِ گلاب اور سیوتی بستر پر نہ چھڑکتے پہلے
گردشِ گیتی گل و رویش بریخت | خار بنا برسرِ خاکش برست
جھاڑے گردش نے ہیں اب چہرے کے پھول | جھاڑیاں ہیں قبر پر چہرے پہ دھول

زمانے کی گردش نے اس کے چہرے کے پھول گر جھاڑ دیئے، کانٹوں کی جھاڑیاں ہیں جمی ہوئی اس کی قبر پر

بعد از مفارقت اوعزم کردم ونیتِ جزم کہ بقیت زندگانی فرشِ ہوس درنوردم وگردِ مجالست نگردم

اس کی جدائی کے بعد ارادہ کیا میں نے اور پختہ نیت کہ باقی زندگی ہوس کا فرش لپیٹ دوں گا اور مجلس بازی کے پاس بھی نہ پھروں گا

قطعہ

دوشں چوں طاؤسے نازیدم اندر باغِ وصل | دیگر امروز از فراقِ یار می پیچم چو مار
کل تو طاؤس کی طرح ناز کرتا باغ میں | اب فراقِ یار سے بل کھا رہا ہوں مثلِ مار

کل گذشتہ مور کی طرح اکڑتا پھرتا تھا میں وصل کے باغ میں، پھر آج یار کی جدائی سے بل کھا رہا ہوں سانپ کی طرح

سودِ دریا نیک بودے گر نبودے بیمِ موج — صحبتِ گل خوش بدے گر نیستے تشویشِ خار

نفع دریا خوب تھا گر نہ ہوتا بیمِ موج — صحبت گل خوب تھی گر نہ ہو تشویشِ خار

دریا کا نفع اچھا ہوتا اگر نہ ہوتا موج کا ڈر — پھول کی صحبت اچھی ہوتی اگر نہ ہوتی کانٹے کی پریشانی

تشریح الفاظ: مگر ملائکہ الخ جمع ملک کی بمعنی فرشتہ، فرشتے، یعنی آسمان پر فرشتے ہوں تو ہوں ورنہ زمی بمعنی زمین قافیہ کے سبب نون گرا دیا، زمین پر کوئی انسان ایسا حسین نہیں ہو سکے گا، بدوستے کہ ب قسمیہ ہے ایسے دوست کی قسم جس کے فراق کے بعد اب کسی دوسرے سے دوستی کرنا حرام ہے، کہ ہیچ نطفہ الخ اب کوئی نطفہ اس طرح کے آدمی کی شکل اختیار نہ کرے گا، گل مٹی، عدم موت، دود دھواں، دودماں خاندان، برسر خاکش اس کی قبر پر، مجاورت لغوی معنی جاروب کش یعنی کسی کے مزار پر نگرانی صفائی کے لئے جم کر بیٹھنا، رِکاج کاش، در پائے تو شد خارِ اجل تیرے پاؤں میں ہوا یعنی چبھا، خارِ اجل موت کا کانٹا، یعنی جب تو مرا، تا دریں روز الخ تا کہ اس تیرے بعد والے دن میں تیرے بغیر دنیا کو نہ دیکھوں، آنکہ یعنی وہ نازنین جو بستر پر پھولوں کی سیج لگائے بغیر نہ سوتا آج وہ مٹی میں سو رہا ہے حالت یہ ہے کہ، گل رویش بریخت موت اور مٹی نے اس کے چہرے کے گلاب کو گرا دیا چہرے کی رونق ختم کر دی بلکہ چہرہ بھی خاک میں مل گیا، خار بنا جھاڑی، مفارقت جدائی، عزم ارادہ، نیت جزم پختہ نیت، بقیت زندگانی باقی عمر، فرش ہوس ہوس کا فرش، در خورد م لپیٹ دوں گا یعنی عشق بازی نہ کروں گا، دوش گذشتہ کل، یا گذرا زمانہ، طاؤس مور، مار سانپ، سود نفع، بیم خوف، بدے مخفف بودے کا، تشویش پریشانی، خار کانٹا۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دنیائے ناپائیدار کی کسی چیز اور انسان سے دل بستہ نہ کرنا چاہئے اور عشق نہ لگانا چاہئے کہ سب کی عمر بہت تھوڑی ہے۔

حکایت

یکے را از ملوکِ عرب حدیثِ لیلیٰ ومجنون وشورشِ حالِ وے بگفتند کہ

حکایت: عرب کے بادشاہوں میں سے ایک سے لیلیٰ اور مجنوں اور اس کے حال کی شورش کی بات کہی لوگوں نے کہ

باکمال وفضل وبلاغت سر در بیاباں نہادہ است زمامِ اختیار از دست دادہ بفرمودش

باوجود کمال اور فضل اور بلاغت کے سر بیاباں میں رکھا ہے اختیار کی لگام ہاتھ سے چھوڑ دی حکم دیا اسے لانے کا

تا حاضر آوردند وملامت کردن گرفت کہ در شرفِ نفسِ انساں چہ خلل دیدی

چنانچہ حاضر کیا لوگوں نے اُسے اور ملامت کرنی شروع کی بادشاہ نے اُسے انسانوں کی نفس کی شرافت میں کیا نقصان دیکھا تو نے

کہ خوئے بہائم گرفتی وترکِ صحبتِ مردم گفتی مجنوں بنالید وگفت

جو چوپایوں کی عادت اختیار کی تو نے اور لوگوں کی صحبت ترک کی مجنوں رویا اور بولا

﴿شعر﴾

وَرُبَّ صَدِيْقٍ لَا مَنِى فِى وِدَادِهَا ۔ اَلَمْ يَرَهَا يَوْماً فَيُوضِحُ لِىْ عُذْرِىْ

اس کی حُب میں بہت یاروں نے ملامت کی مجھے ۔ ایک دن بھی دیکھا نہ اس کو تو میں معذور تھا

اور بہت سے دوست ہیں جنھوں نے ملامت کی مجھے اس کی محبت میں ۔ کیا نہیں دیکھا اسے ایک دن بھی پھر تو واضح ہو جاتا (ان پر) میرا عذر

﴿قطعہ﴾

کاج کانا نکہ عیبِ من گفتند ۔ رویت اے دلستاں بدید ندے

برا مجھ کو بولے جو اے کاش وہ ۔ تیرا اے جاناں وہ چہرہ دیکھتے

کاش وہ لوگ جنھوں نے میرے عیب کہے ۔ وہ تیرا چہرہ اے معشوق دیکھ لیتے

تا بجائے ترنج در نظرت ۔ بیخبر دستہا برید ندے

تیرے آگے تا بجائے نیبو وہ ۔ مست ہوکر ہاتھ اپنے کاٹتے

تا کہ بجائے نیبو کے تیرے سامنے ۔ بے خبری میں اپنے ہاتھ کاٹتے

تا حقیقتِ معنی بر صورتِ دعویٰ گواہی دادے کہ فَذَالِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ مَلِكْ را در دل آمد

تا کہ معنی کی حقیقت دعویٰ کی صورت پر گواہی دیتی یہ وہی ہے کہ ملامت کرتی ہو تم مجھے اس کے بارے میں بادشاہ کے دل میں آیا

کہ جمالِ لیلیٰ مطالعت کند تا چہ صورت است کہ موجبِ چندیں فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن

تا کہ لیلیٰ کے حُسن کا دیدار کرے آخر کیا صورت ہے جو اس قدر فتنہ کا سبب ہے پس حکم دے دیا اس کے طلب کرنے کا

در احیائے عرب بگردیدند وبدست آوردند وپیشِ ملک در صحنِ سراچہ بداشتند

عرب کے قبیلوں میں گھومے اور اسے حاصل کرلیا اور بادشاہ کے سامنے گھر کے صحن میں رکھا (کھڑا کیا) انھوں نے

ملک در ہیئت او تامل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدمِ حرم

بادشاہ نے اس کی حالت میں غور کیا اس کی نظر میں حقیر معلوم ہوئی اس وجہ سے کہ حرم شاہی کے خادموں میں

بجمال از وپیشتر بود وبزینت بیشتر مجنوں بفراست دریافت وگفت از دریچۂ چشم مجنوں
کم درجہ کا حسن میں اس سے بڑھا ہوا تھا اور سجاوٹ میں زیادہ تھا مجنوں نے ذہانت سے سمجھ لیا اور کہا مجنوں کی آنکھ کی کھڑکی سے
بایستے در جمالِ لیلیٰ نظر کردن تا سرِّ مشاہدتِ او بر تو تجلی کند
چاہئے لیلیٰ کے جمال کو دیکھنا تا کہ اس کے مشاہدے کا راز تجھ پر روشن ہووے ظاہر ہووے۔

شعر

مَا مَرَّ مِنْ ذِكْرِ الحِمىٰ بِمَسْمَعِيْ — لَوْ سَمِعَتْ وُرْقُ الحِمىٰ صَاحَتْ مَعِيْ
ذکرِ حمی سے گزرا ہے جو کان میں — قمریاں بھی چیختی گر سنتی وہ اُس آں میں
حمی کے تذکرہ سے جو گزرا میرے کانوں پر — اگر سنتے حمی کے کبوتر تو وہ چیختے میرے ساتھ
يَا مَعْشَرَ الخُلاّنِ قُولُوْا لِلمُعَا — فِيْ لَسْتَ تَدْرِيْ ما بِقَلْبِ المُوْجَعُ
بھلے چنگوں سے کہہ دو دوستو — درد والا نہ ہے تیرے دھیان میں
اے دوستوں کی جماعت کہہ دو تندرستوں سے — تو نہیں جانتا کیا حال ہے درد مند دل کا

نظم

تندرستاں را نباشد درد ریش — جز بہ ہمدردے نگویم دردِ خویش
تندرستوں کو زخم کا نہ ہی درد — درد والے سے کہوں گا اپنا درد
تندرستوں کو نہیں ہوتا زخم کے درد کا احساس — سوائے درد مند کے نہ کہوں گا میں اپنا درد
گفتن از زنبور بیحاصل بود — با یکے در عمر خود ناخوردہ نیش
بات بھڑ کی کہنا بس بیکار ہے — عمر میں جس نے نہ کھایا ڈنک درد
بھڑ کا درد کہنا بے حاصل ہے، ایسے آدمی سے جس نے اپنی عمر میں نہ کھایا ہو ڈنک (بھڑ کا)
تا ترا حالے نباشد ہمچو ما — حالِ ما باشد ترا افسانہ پیش
ہم جیسا ہو نہ جب تک تیرا حال — حال ہمارا جانے فرضی تو از حد
جب تک تیرا حال نہ ہو ہمارے جیسا — تو ہمارا حال ہوگا تیرے سامنے افسانہ زیادہ ہی

تشریحِ الفاظ: یکے از ملوک عرب یہ محاورہ ہے ایک عرب کے بادشاہ سے، حدیثِ لیلیٰ و مجنون لیلیٰ اور

مجنوں کی بات یا قصہ، دشورش پریشانی، حالِ وے اس کے یعنی مجنوں کے حال کی پریشانی اس سے پہلے جملہ پر عطف ہے یعنی لیلیٰ اور مجنوں کا قصہ اور مجنوں کے حال کی پریشانی، ابتری بری حالت، لوگوں نے کہی بادشاہ کے سامنے، کمال کامل ہونا یا کامل درجہ کی قابلِ تعریف بات، فضل بزرگی، بلاغت عمدہ کلام، مخاطب کے مطابق اور اشعار میں مجنوں کا ایک دیوان بھی ہے، مجنون پاگل، اس کا اصلی نام قیس تھا، ایک شعر ہے، قیس صحرا میں اکیلا ہے مجھے جانے دو، ☆ خوب گذرے گی جب مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔ سر در بیابان نہادن سر بیابان میں رکھنا آدمیوں سے الگ تھلک ہوکر جنگل میں زندگی گزارنا، زمام باگ، لگام، شرف بزرگی، فضیلت، خلل نقصان، خوئی عادت، بہائم بہیمہ کی جمع چوپایہ، گرفتی اختیار کیا تو نے وحشی جانوروں کا ساتھ اور انسانوں کو چھوڑ دیا، وربّ صدیق الخ بہت سے دوست ہیں جنھوں نے ملامت کی مجھے اُس لیلیٰ کی محبت میں کیا انھوں نے کبھی اُس لیلیٰ کو نہیں دیکھا، اگر دیکھتے تو میرا عذر، کاج کاش، روئے تو تیرا چہرہ، تُرنج بڑا لیموں، دستہا برید ندے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زلیخا کو ملامت کرنے والیاں ایسی مست ہوئیں کہ بجائے لیموں کے اپنے ہاتھ تراش بیٹھی تھیں، مجنوں مثال دے کر کہہ رہا ہے کہ مجھ پر اعتراض کرنے والے لیلیٰ کے بارے میں وہ بھی اگر لیلیٰ کو دیکھتے، دستہائے برید ندے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالتے، فذالکن الذی الخ یہ وہی یوسف ہے جس کے بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں، مطالعہ کند دیکھے، فتنہ مرادِ عشق، احیاء جمع حی کی بمعنی قبیلہ، سرائچہ چھوٹا گھر، تأمل غور وفکر کرنا، خدم خادم کی جمع، حرم بادشاہ کا خاص رہنے کا مکان، فراست ذہانت، سِرّ مشاہدہ دیدار کا راز، تجلّی کند روشن ہووے، ظاہر ہووے، ما مرّ من ذِکرِ الحمی الخ حمی معشوقہ کی فرودگاہ اترنے یا قیام کرنے کی جگہ یعنی معشوقہ کی فرودگاہ جو تذکرہ میرے کانوں میں پہونچا جس پر میں رو رہا ہوں اگر اس فرودگاہ کی کبوتریاں اُسے سُن پاتیں تو وہ بھی میرے ساتھ رونے چلانے لگتیں، یا معشر الخلّان الخ اے دوستوں کی جماعت تم اس بے عشق کے آدمی سے کہہ دو تو اس درد سے واقف ہی نہیں جو دردمند کے دل میں ہے، ریش زخم، زخمی، گفتن از زنبور الخ بھڑ کے کاٹنے کی تکلیف کا کہنا، اس آدمی سے لا حاصل ہے جس نے عمر میں ایک بار بھی بھڑ کا ڈنک نہ کھایا ہو، افسانہ فرضی کہانی۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اصلی عشق کے لئے ظاہری خدوخال ورخسار کا حسین ہونا ضروری نہیں کہ مجنوں لیلیٰ پر باوجود کہ کوئی خوبصورت نہ تھی عاشق تھا عشق کسی امرد سے ہو یا عورت سے خدا کو چھوڑ کر بیکار ہے اور ناپائیدار نیز کراہیت سے خالی نہیں چاہے سچا عشق ہو اور اگر خواہش نفس کے تعلق سے ہو تو حرام ہے جتنی حکایت اس باب میں عشق سے متعلق ذکر ہوئی سب کا نتیجہ ناپائیداری اور جدائی اور بے سودی ہے عشق با مردان نباشد پائیدار، عشق با حی و با قیوم دار پند نامہ عشق مردوں، یعنی انسانوں کے ساتھ پائیدار نہیں رہتا عشق زندہ اور قیوم یعنی باری تعالیٰ کے ساتھ کر۔

حکایت

قاضی ہمدان را حکایت کنند کہ با نعلبند پسرے سر خوش بود و نعلِ دلش در آتش

ہمدان کے قاضی کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ اس کو ایک نعلبند کے لڑکے سے عشق تھا اور اس کے دل کا نعل آگ میں تھا

روزگارے در طلبش متلہف بود و پویاں و مترصد وجویاں و برحسب واقعہ گویاں

ایک زمانے سے اُس کی طلب میں رنجیدہ تھا اور دوڑ دھوپ کرنے والا اور منتظر اور اس کی ملاقات ڈھونڈنے والا اور اپنے واقعہ کے مطابق کہنے والا۔

نظم

در چشم من آمد آں سہی سروِ بلند — بر بود دلم زدست و در پای فگند

نظر میں آیا سرو سیدھا بلند — لے گیا دل اور کیا ہے پائے بند

میری نظر میں سما گیا وہ سیدھا اور بلند سرو — لے گیا دل میرے ہاتھ سے اور پیروں میں ڈال دیا

ایں دیدۂ شوخ می برد دل بکمند — خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ ببند

شوخ دیدہ دل پھنسائے اندر کمند — گر تو چاہے دل نہ دے کر دیدہ بند

یہ شوخ نگاہ پھنسائے ہے دل کمند میں، اگر چاہے تو کہ دل کسی کو نہ دے تو آنکھ بند کر کسی کو دیکھنے سے

شنیدم کہ در گذرے پیشِ قاضی باز آمد برخے ازاں مقالہ بہ سمعش رسیدہ

سنا میں نے ایک راستہ میں وہ قاضی کے سامنے آیا کچھ حصہ قاضی کی اُس بات کا اس کے کان میں پہونچ گیا تھا

و زائد الوصف رنجیدہ دشنام بے تحاشا دادن گرفت وسقط گفتن وسنگ برداشت وہیچ از بیحرمتی

حد بیان سے زیادہ رنجیدہ تھا قاضی سے بے تحاشہ گالی دینی شروع کی اور برا بھلا کہنا اور پتھر اٹھایا اور کوئی کسر بے عزتی میں

نگذاشت قاضی یکے را گفت از علمائے معتبر کہ ہمعنانِ او بود

نہ چھوڑی قاضی نے ایک سے کہا معتبر علماء میں سے جو اس کے ساتھ تھا۔

بیت

آں شاہدی و خشم گرفتن بببینش — واں عقدہ برا بروئے ترش شیرینش

اس کا بانکاپن غصہ کرنا دیکھ — اور گرہ میٹھی ترش ابرو پہ دیکھ

وہ بانکا پن اور غصہ کرنا دیکھ اُس کا — اور وہ میٹھی گرہ اس کے ترش ابرو پہ دیکھ

ضَربُ الحَبِیبِ زَبِیبٌ.
دوست کی مار بھی کشمش ہے

﴿بیت﴾

از دست تو مشت بر دہاں خوردن خوشتر کہ بدستِ خویش نان خوردن
تجھ سے کھانا گھوسہ ہے اوپر دہان اُس سے اچھا کھائے خود ہے روٹی نان
تیرے ہاتھ سے گھوسہ اپنے منہ پر کھانا، زیادہ اچھا ہے اس سے کہ اپنے ہاتھ سے روٹی کھانا یہ انتہائی عشق کی بات ہے

تشریح الفاظ: ہمدان عراق کا مشہور شہر، نعلبند پسرے اضافت مقلوبی ہے دراصل پسرِ نعلبند ے تھا ایک نعل بند تر نال لگانے والے کا لڑکا، سرخوش عشق، نعلِ دلش اس کے دل کی نعل اس نعل کی طرح آگ میں جل رہا تھا جس پر نام لکھ کر آگ میں ڈال دیا جائے تا کہ وہ آدمی بے چین ہو جائے جس کا نام اُس نعل پر لکھا گیا ہے، مُتلہّف عربی لفظ بمعنی افسوس کرنے والا، مترصد منتظر، حسب واقعہ واقعہ کے موافق، سِہی سین اور ہا کے کسرہ کے ساتھ بمعنی سیدھا، در پائے فگند پاؤں میں ڈالا، پامال کر ڈالا، شوخ نافرمان، دیدہ بمعنی عاشق کی آنکھ، دیدہ موصوف، شوخ صفت، گذر راستہ، ازاں اس سے یعنی قاضی کی عشقیہ باتوں سے زائد، الواصف بیان سے باہر، بے تحاشا بے انتہاء، سقط بیہودہ اور برا بھلا کہنا، ہیچ از بے حرمتی اور کچھ بھی کمی، کسر بے عزتی کرنے میں، کہ ہمعنانِ او بود جو اس قاضی کے ساتھ تھا، ہم اور عنا بمعنی لگام سے مشتق ہے لگام کے ساتھ یعنی اپنے ساتھ، شاہدی معشوق پنا، بانکا پن، ناز و انداز معشوق کا، عُقدہ پیشانی کی گرہ، ابروئے ترش غصہ کی حالت کی، ابرو، ضرب الحبیب زبیبٌ دوست کی مار بھی کشمش ہے میٹھی ہے یعنی اچھی لگی ہے۔

ہمانا از وقاحتِ او بوئے سماحت می آید
یقیناً اس کی بے شرمی سے بھی شرافت کی بو آتی ہے۔

﴿فرد﴾

انگورِ نو آوردہ ترش طعم بود روز دو سہ صبر کن کہ شیریں گردد
انگور تازہ ہووے کھٹا ذائقہ تھوڑا رکھا ہووے میٹھا ذائقہ
تازہ انگور کھٹا ذائقہ ہوتا ہے دو تین دن صبر کر کہ میٹھا ہو جائے گا

ایں بگفت وبمسندِ قضا باز آمد تنے چند از بزرگانِ عدول کہ در مجلس حکم وے بودندے

یہ کہا اور قضات کی سند پر واپس آگیا چند معتبر بزرگوں نے جو اس کی فیصلہ کی مجلسیں میں رہتے تھے

زمینِ خدمت ببوسیدند کہ باجازت سخنے درخدمت بگویم اگر چہ ترکِ ادبست و بزرگاں گفتہ اند

خدمت کی زمین چومی کہ آپ کی اجازت سے ایک بات خدمت میں عرض کریں اگر چہ بے ادبی ہے اور بزرگوں نے کہا ہے۔

بیت

نہ در ہر سخن بحث کردن رواست | خطا بر بزرگاں گرفتن خطا ست

نہ ہر بات میں بحث کرنا روا | بزرگوں کی غلطی پکڑنا خطا

نہ ہر بات میں بحث کرنا درست ہے | بزرگوں کی غلطی پکڑنا غلط ہے

لیکن بحکم سوابقِ انعامِ خداوندی کہ ملازمِ روزگارِ بندگان ست مصلحتے کہ بینند واعلام نکنند

لیکن آنجناب کی پہلی نعمتوں کے سبب جو خادموں کے زمانہ کے شاملِ حال ہے جو مصلحت وہ دیکھیں اور ظاہر نہ کریں

نوعے از خیانت باشد طریقِ صواب آنست کہ با ایں پسر گردِ طمع نگردی وفرشِ وَلع درنوردی

ایک قسم کی خیانت ہوگی اور درست طریقہ یہ ہے کہ اس لڑکے کے لالچ کے گرد بھی نہ پھریں آپ اور عشق کا فرش لپیٹ دیں

کہ منصبِ قضا پایگاہے منیع ست تا بگناہے شنیع ملوث نگردی وحریف اینست کہ

اس لئے کہ عہدۂ قضا ایک اونچا مرتبہ ہے تاکہ ایک بُرے گناہ میں ملوث نہ ہوئیں آپ اور صاحبِ معاملہ یہ ہے جو

دیدی وسخن ایں کہ شنیدی

آپ نے دیکھا اور اس کی بات یہ جو ابھی سنی

مثنوی

یکے کردہ بے آروئے بسے | چہ غم دارد از آبروئے کسے

جو کوئی بے آبرو ہوا اے اخی | اُس کو کیا غم آبرو سے کسی کی

ایک کئے ہوئے لوگوں کی بہت بے عزتی | وہ کیا غم کریگا کسی کی عزت کا

بسا نامِ نیکوئے پنجاہ سال | کہ یک نامِ زشتش کند پائمال

نام اچھا رہا تا پنجاہ سال | ایک بھونڈا نام کردے پائمال

بہت سے اچھے نام پچاس سال کے | کہ ایک برا نام انہیں کر دیگا پائمال (ختم)

قاضی را نصیحتِ یارانِ یکدل پسند آمد و بر حسنِ رای قوم آفریں خواند و گفت نظرِ عزیزاں
قاضی کو مخلص یاروں کی نصیحت پسند آئی اور قوم کی رائے کی خوبی پر شاباشی دی اور بولا دوستوں کی نظر
در مصلحت حالِ من عینِ صوابست و مسئلہ بیجواب ولیکن
میرے حال کی مصلحت میں بالکل درست ہے اور مسئلہ بے جواب اور لیکن بات یہ ہے جو آگے اشعار میں ہے

تشریح الفاظ: ہمانا بفتح ہا یقیناً، حقیقتاً، وقاحت بے شرمی، سماحت سخاوت، نوآوردہ تازہ، نیا آیا ہوا، طعم ذائقہ، عدول نیک، معتبر آدمی، زمینِ خدمت بوسیدند خدمت کی زمین چومی انھوں نے یعنی اس کی تعظیم بجالائے جو بھی اُس زمانے میں تعظیم کا رواج ہوگا، باجازت یعنی اگر آپ اجازت دیں، درخدمت الخ آپ کی جناب میں ایک بات کہتے ہیں ہم، ترک ادب بے ادبی، لیکن بحکم سوابق انعام سوابق جمع سابق کی بمعنی پہلا، پہلی، انعام بفتح الف جمع نعم بمعنی نعمت، لیکن پہلی نعمتوں کے سبب، خداوندی شاہی، یا آنجناب کی پہلی نعمتوں کے سبب، بندگاں مراد خدمت گذار، اعلام اعلان، یا اظہار کرنا، بایں پسر گرد طمع اے گردِ طمع ایں پسر نگردی اس لڑکے کے لالچ کے گردنہ پھریں، یعنی اس کے چکر میں نہ پڑیں، فرش ولع نوردیدن عشق کا فرش لپیٹ دینا، یعنی عشق چھوڑ دینا، ولع عشق، منیع بلند، محفوظ، شنیع برا، حریف صاحبِ معاملہ، بالمقابل، یکے کردہ الخ یعنی وہ شخص جس نے بہت سوں کی بے عزتی کی ہو یا دوسرا مطلب اس نے اپنے متعلق بہت سے بے عزتی کے کام کئے ہوں تو ایسے کو دوسرے کی بے عزتی کا کیا ڈر ہوگا، بسا نام نیکوئے پنجاہ سال الخ بسا اوقات پچاس سالہ اچھے نام یا بہت سے پچاس سال کے اچھے نام ایک برا نام سب کو پائمال اور برباد کر دیتا ہے، یارانِ یکدل یعنی مخلص یار، حسن رائے قوم مرکب اضافی اضافت در اضافت قوم کی رائے کی طرف خوبی، اچھائی، حُسن اچھائی، خوبی، خوبصورتی، آفریں خواندن شاباشی دینا، تعریف کرنا، عین صواب بالکل درست، مسئلہ بے جواب، لاجواب مسئلہ یعنی ایسی بات جسے رد نہ کیا جا سکے۔



وَلَوْ اَنَّ حُبّاً بِالْمَلَامِ یَزُوْلُ　لَسَمِعْتُ اِفْکاً یَفْتَرِیْہِ عُدُوْلُ
محبت ملامت سے گر ہوتی وہ زائل　سنتا میں بہتان گھڑے جس کو عادل
اور اگر محبت ملامت کرنے سے زائل ہو جاتی　تو سنتا میں وہ بہتان جسے باندھے عادل آدمی



نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی　کہ نتواں شستن از زنگی سیاہی
نصیحت کر مجھے جتنی تو بھائی　کہ زنگی سے نہیں چھٹتی سیاہی
نصیحت کر مجھے جس قدر چاہے تو　کہ ناممکن ہے دھونا زنگی سے سیاہی

فرد

از یادِ تو غافل نتواں کرد بہیچم　　　سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بہ پیچم

مجھ کو تیری یاد سے غافل کرے نہ کوئی　　　سر کچلا سانپ ہوں نہ لپیٹے لوں اَنی

تیری یاد سے غافل نہیں کیا جا سکتا کسی چیز کے ذریعہ مجھے، سر کچلا ہوا سانپ ہوں نہیں طاقت رکھتا کہ بَل کھاؤں

ایں بگفت وکسے چند بہ تفحص حالِ او برانگیخت ونعمتِ بیکراں بریخت وگفتہ اند ہر کراز رترازوست

یہ کہا اور چند شخص اس کے حال کی جستجو کے لئے روانہ کئے اور بیحد نعمت لٹائی اور کہا ہے لوگوں نے جس کے مال ترازو میں ہے

زور در بازوست

طاقت اس کی بازو میں ہے۔

شعر

ہر کہ زر دید سر فرود آورد　　　ور ترا زوئے آہنیں دوش ست

جس نے دیکھا مال پھر جھک جائے وہ　　　بوجھ والا پلڑا خود جھک جائے ہے

جس نے مال دیکھا سر جھکا دے گا وہ　　　بوجھ والی ترازو میں جھکاؤ ہے

فی الجملہ شبے خلوتے میسر شد وہم دراں شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب

آخر کار ایک رات خلوت میسر ہوئی اور نیز اسی رات میں کوتوال کو خبر ہوئی قاضی کے ساری رات

شراب در سر وشاہد در بر از تنعم نہ خفتے وبہ ترنم گفتے۔

شراب کا نشہ سر میں اور معشوق بغل تھا عیش پرستی کی وجہ سے نہ سوتا تھا اور ترنّم سے کہتا تھا یعنی گنگنا رہا تھا۔

نظم

امشب مگر بوقت نمیخواند ایں خروس　　　عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار وبوس

وقت پر نہ آج بولا ہے خروس　　　عاشقوں نے کی نہ اب تک کنار بوس

آج شاید وقت پر نہیں اذان دی اس مُرغ نے، عاشقوں نے بس نہ کی ہے اب تک بغل گیر اور بوسہ لینے سے

یکدم کہ چشم فتنہ بخفت ست زینہار
بیدار باش تا نرود عمر برفسوس

ایک گھڑی کو سویا فتنہ خبر دار
جاگ تا نہ عمر جائے ہو فسوس

ایک گھڑی کے لئے فتنہ کی آنکھ سوئی ہے خبر دار
بیدار ہو جا تا کہ نہ جاوے عمر افسوس کرنے میں

تا نشنوی زمسجدِ آدینہ بانگ صبح
یا از درِ سرائے اتابک غریوِ کوس

مسجد جامع سے جب تک نہ سنے صبح اذان
یا اتابک کے مکاں سے شور نقارہ وکوس

جب تک نہ سنے تو جامع مسجد سے صبح کی اذان
یا اتابک کے مکان کے دروازے سے نقّارے کا شور

لب از لب چو چشمِ خروس ابلہی بود
برداشتن بگفتن بیہودۂ خروس

ہونٹ سے ہونٹ الگ جس طرح چشم خروس
جبکہ بے ہنگام چلّائے خروس

ہونٹ کو ہونٹ سے اٹھانا مرغ کی آنکھ کی طرح بیوقوفی ہوگی، بیہودہ مرغ کے بولنے سے

تشریح الفاظ: ولوانّ حُبّا الخ اور اگر محبت ملامت سے زائل ہو جاتی تو میں اس بہتان کو سنتا اور اس پر عمل کرتا جو کوئی نیک آدمی مجھ پر باندھتا ہے، چندانکہ جس قدر، نتواں شستن نہیں ممکن ہے دھلنا، چھٹنا، دور ہونا، از زنگی حبشی سے، سیاہی جس طرح حبش کی سیاہی دھونے سے دور نہیں ہوتی اسی طرح ملامت سے محبت دور نہیں ہوتی، از یادِ تو غافل تیری یاد سے غافل، نتواں کرد نہیں کر سکتی، بہیچم ب زائد، ہیچ، کوئی چیز، لغوی معنی کچھ بھی نہیں تیری یاد سے کوئی چیز مجھ کو غافل نہیں کر سکتی، سر کوفتہ مارم سر کچلا ہوا، مار سانپ، م ضمیر متکلم ہوں میں، تفحّص حال او تفحص ڈھونڈنا، اس کے حال کی جستجو اور تحقیق کے لئے، برانگیخت روانہ کیا، نعمتِ بیکراں بیحد نعمت، بریخت لٹائی، خرچ کر ڈالی، ہر کہ زر دید جس نے مال دیکھا، سر فرود آورد سر جھکا لیتا ہے، سر فرود آوردن سر جھکانا، ور اور اگر چہ، ترازو آہنین دوش لوہے کی ڈنڈی والی ترازو ہے، دوش ترازو کی ڈنڈی، آہنین لوہے والی، یعنی جس نے مال دیکھا سر جھکا لیا اگر چہ وہ لوہے کی ڈنڈی والی ترازو والا ہو۔ شحنہ کوتوال، شراب در سر نشہ دماغ میں، شاہد در بر معشوق بغل میں، تنعّم مراد عیش پرستی، ترنم گنگنا، مگر شاید، بوقت نمی خواند اذان وقت پر نہیں دی، خروس مرغا، بوس مخفف بوسہ کا، یک دم ایک سانس، ایک گھڑی، چشم فتنہ خفتہ است فتنہ کو آنکھ سے تشبیہ دی یعنی ابھی فتنہ سویا ہوا ہے، فسوس مخفف افسوس کا، مسجدِ آدینہ جامع مسجد، غریو شور، کوس نقّارہ، گفتن بیہودہ بکواس، یا بیہودہ کہنا، چشمِ خروس ایک سرخ رنگ کا دانہ مرغ کی آنکھ کے مشابہ، یا مرغ کی آنکھ، لب چو چشم خروس ہونٹ سرخ مرغ کی آنکھ کی طرح کہ وہ بھی سرخ ہوتی ہے قاضی یہ کہنا چاہ رہا ہے کہ آج مرغ نے بے وقت اذان دی ابھی عاشقوں نے بوسہ و کنار بھی نہ کی اور ابھی فتنہ سویا ہوا ہے اے عاشق تو بیدار رہ ورنہ پھر افسوس ہوگا جب تک جامع مسجد سے اذان کی آواز یا شاہی محل سے نقارہ کی آواز نہ

آجائے میں اس کے سرخ ہونٹوں سے اپنے ہونٹ کسی کی بکواس کرنے پر نہ اٹھاؤں گا۔

قاضی دریں حالت بود کہ یکے از خدمتگاراں در آمد و گفت چہ نشستۂ خیز و تا پای داری گریز کہ حسودان

قاضی اس حالت میں تھا کہ ایک خدمتگار اندر آیا اور بولا کیا بیٹھا ہے خیز اور جتنا ہوسکے بھاگ کہ حاسدوں نے

بر تو دَقے گرفتہ اند بلکہ حقے گفتہ اند تا مگر آتشِ فتنہ کہ ہنوز اندک ست باآبِ تدبیر

تجھ پر چغلی کھائی ہے بلکہ حق بات کہی ہے انھوں نے تا کہ فتنہ کی آگ جو ابھی تھوڑی ہے تدبیر کے پانی سے

فرو نشانیم مبادا کہ فردا چوں بالا گیرد عالمے فرا گیرد قاضی بہ تبسم در و نظر کرد و گفت

(اُسے) بجھادیں گے ہم کہیں ایسا نہ ہو کہ کل جب اونچی ہوجائے گی ایک دنیا کو گھیر لے گی قاضی نے مسکرا کر اسے دیکھا اور کہا

قطعہ

پنجہ در صید بردہ ضیغم را	**چہ تفاوت اگر شغال آید**
شیر کے پنجہ میں آیا ہے شکار	کیا فرق گر سامنے سے گیدڑ آئے
پنجہ میں شکار لئے شیر کے لئے	کیا فرق (پڑے) اگر گیدڑ آجائے (سامنے)
روی در روئے دوست کن بگذار	**تا عدو پشت دست می خاید**
رو بروئے یار کے تو بیٹھ جا	تا تیرا دشمن ہاتھ اپنا چبائے
دوست کے رو برو ہوکر بیٹھ	تا کہ دشمن ہاتھ کی پُشت چبائے

ملک راہمدراں شب آگہی دادند کہ در ملک تو چنیں منکرے حادث شدہ است چہ فرمائی ملک گفت

بادشاہ کو اسی رات میں خبر دی لوگوں نے کہ تیرے ملک میں ایسا بُرا کام موجود ہوا ہے کیا حکم ہے؟ بادشاہ نے کہا

من اورا از فضلائے عصر میدانم و یگانۂ روزگارمی شمارم باشد کہ معانداں درحقِ وے خوضے کردہ اند

میں اسے زمانے کے فاضلوں میں سے جانتا ہوں اور زمانہ کا یکتا شمار کرتا ہوں ہوسکتا ہے کہ مخالفوں نے اس کے حق میں سازش کی ہے

پس ایں سخن در سمع قبول من نیاید مگر آنکہ معاینت گردد کہ حکیماں گفتہ اند۔

پس یہ بات میرے قبول کے کان میں نہ آتی مگر اُس وقت کہ آنکھوں کے سامنے ہوجائے کہ عقلمندوں نے کہا ہے

شعر

بہ تندی سبکدست بردن بہ تیغ	**بدنداں گزد پشت دستِ دریغ**
غصے میں جلدی اٹھانا یہ تیغ	کہ دانتوں میں چابے گا دستِ دریغ
غصے میں جلدی ہاتھ لے جانا تلوار پر (اچھا نہیں)	کہ دانتوں میں کاٹیگا افسوس کے ہاتھ کی پشت

شنیدم کہ سحرگاہ باتنے چند خاصان ببالینِ قاضی آمد شمع را دید استادہ وشاہد نشستہ
سنا میں نے کہ صبح کے وقت چند خاص آدمیوں کے ساتھ قاضی کے سرہانے آیا شمع کو دیکھا کھڑی ہوئی اور معشوق بیٹھا ہوا
و مے ریختہ وقدح شکستہ وقاضی درخوابِ مستی بیخبر از ملکِ ہستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد
اور شراب بکھری ہوئی اور پیالہ ٹوٹا ہوا اور قاضی مستی کی نیند میں بے خبر ملکِ ہستی سے نرمی سے آہستہ آہستہ بیدار کیا اُسے یعنی نیند سے
کہ خیز کہ آفتاب برآمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت از کدام جانب برآمد سلطان را عجب آمد گفت
کہ اٹھ سورج نکل آیا قاضی سمجھ گیا کہ معاملہ کیا ہے بولا کونسی جانب سے نکلا بادشاہ کو تعجب ہوا اور بولا
از جانبِ مشرق چنانکہ معہود ست گفت الحمد للہ کہ ہنوز درِ توبہ ہمچناں باز ست بحکم حدیث
جانبِ مشرق سے نکلا جیسا کہ عادت ہے نکلنے کی، قاضی نے کہا الحمد للہ کہ ابھی توبہ کا دروازہ اسی طرح کھلا ہے اس حدیث کے
لَا يُغلَقُ بابُ التَّوبَةِ عَلى العِبادِ حَتّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا اَسْتَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ.
سبب نہ بند ہوگا توبہ کا دروازہ بندوں پر جب تک نہ نکلے سورج سمتِ مغرب سے میں معافی مانگتا ہوں تیرے سے اے اللہ اور
توبہ کرتا ہوں تیرے سامنے۔

تشریحِ الفاظ: تا پائے داری گریز جب تک پاؤں رکھے بھاگ یعنی جتنا ہو سکے، یا جب تک موقع ہے بھاگ، دَق اعتراض، چغلی، بلکہ حقے گفتہ اند بلکہ حق بات کہی ہے انھوں نے، تا مگر آتش فتنہ الخ تا کہ فتنہ کی آگ ابھی تھوڑی ہے ہم اسے تدبیر کے پانی سے بجھا دیں گے، لفظ تا فعل گریز کی علت ہے، یعنی ابھی بھاگ لے تا کہ ہم فتنہ کو دبا دیں تا کہ بعد لفظ مگر بمعنی شاید، ممکن ہے یہ زائد ہو یا اپنے معنی میں یعنی تا کہ شاید فتنہ کو دبا دیں، بالا گیرد ترقی کرے، یا بلند ہو وے، عالمے فرا گیرد ایک دنیا کو گھیر لے گی، ضیغم شیر، یعنی پنجہ، در صید بردہ یعنی شکار کو دبوچے ہوئے، شُغال گیدڑ، پُشتِ دست می خاید یعنی افسوس کے ساتھ ہاتھ چبائے کہ جب زیادہ افسوس ہوتا ہے آدمی ہاتھ کی پشت کو چباتا ہے، مُنکر بری بات، حادث پیدا، عصر زمانہ، از فضلائے عصر زمانہ کے فاضلوں میں سے، یگانۂ روزگار زمانہ کا یکتا، یا بے مثال، یہ دونوں مرکب اضافی ہیں، خوض گھسنا لازمی معنی سازش، شکایت، سمع سننا، مُرادی معنی کان، معاینہ آنکھ سے دیکھنا، تندی سختی، غضبنا کی، سُبک جلدی، ببالین قاضی قاضی کے سرہانے، یہ مرکب اضافی ہے، قدح پیالہ، معہود مقرر، عادت کے مطابق یا جو عادت ہے کسی چیز کی، لا یُغلق باب التوبۃ الخ توبہ کا دروازہ نہیں بند ہوگا بندوں پر جب تک سورج مغرب سے نہ طلوع ہو اور ایسا قیامت کے قریب ہوگا، اے اللہ میں تیرے سے بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں، اس لئے اے بادشاہ سلامت مجھے بھی جناب باری میں بذریعہ توبہ مغفرت کی امید ہے اور اس گناہ کا سبب کیا ہے وہ اگلے شعر میں ذکر ہے۔

قطعہ

اے دو چیزم برگنہ انگیختند بختِ نافر جام وعقل ناتمام

گناہ پر دو چیز نے مجھ کو بھڑکایا فلاں بختِ بد دویم عقلِ نا تمام

اے شاہ دو چیز نے مجھے گناہ پر آمادہ کیا نا مبارک نصیبے اور ناقص عقل نے

گر گرفتارم کنی مستوجبم ور بہ بخشی عفو بہتر از انتقام

قید میں گر ڈالے ہوں میں سزاوار معاف کرنا بہتر ہے نہ انتقام

اگر مجھے گرفتار کرے تو تو مستحق ہوں میں، اور اگر معاف کرلے تو معاف کرنا بہتر ہے بدلہ لینے سے

ملک گفت توبہ دریں حالت کہ بر جزائے گناہِ خویش اطلاع یافتی سودے نکند

بادشاہ نے کہا کہ توبہ اس حالت جب کہ اپنی گناہ کی سزا پر اطلاع پائی تو نے کوئی فائدہ نہ کرے

فَلَم يَكُ يَنفَعُهُم اِيمانُهُم لَمّا رَاَوا بأسَنَا.

پس نہیں تھا ان کا ایمان کہ نفع دیتا انہیں جب کہ دیکھا انھوں نے ہمارا عذاب۔

قطعہ

چہ سود از وزدی انگہ توبہ کردن کہ نتوانی کمند انداخت برکاخ

کیا فائدہ چوری سے اس وقت توبہ کمند نہ ڈال سکے جب تو اوپر کا رخ

کیا فائدہ چوری سے اس وقت توبہ کرنا جب نہ طاقت رکھ سکے تو کمند پھینکنے کی محل پر

بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست کہ کوتہ خودنند ارد دست بر شاخ

اے بلند میوہ سے کوتاہ کر ہاتھ کوتاہ کا نہ جائے ہاتھ جہاں شاخ

بلند قد والے سے کہہ میوہ سے کوتاہ کر ہاتھ، اس لئے پستہ قد خود نہیں رکھتا طاقت ہاتھ شاخ تک (لیجانیکی)

ترا با وجود چنیں منکرے کہ ظاہر شد سبیل خلاص صورت نہ بنددایں بگفت وموکلانِ عقوبت در وے

تیرے لئے باوجود ایسی برائی کے جو ظاہر ہوئی چھٹکارہ کے راستہ کی کوئی صورت نہیں بنتی یہ کہا اس نے اور سزا دینے والے اس سے

آویختند گفت مرا در خدمتِ سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید وگفت آں چیست گفت

لپٹ گئے اس نے کہا مجھے بادشاہ کی خدمت میں ایک بات کہنا باقی ہے بادشاہ نے سُنا اور کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا

قطعہ

بآستین ملالے کہ برمن افشانی طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست

ہوکے رنجیدہ جو مجھ کو چھوڑے تو طمع نہ رکھ چھوڑوں تجھ کو میرے یار

اس ملال کی آستین کے سبب جو مجھ پر جھاڑی امید مت رکھ کہ تیرے دامن سے اٹھالوں گا ہاتھ

اگر خلاص محال ست زیں گنہ کہ مراست بداں کرم کہ داری امیدواری ہست

بچنا میرے اس گناہ سے گو محال وہ کرم جو تجھ میں، میں امیدوار

اگر چہ چھٹکارہ محال ہے اس گناہ سے جو میرا ہے، لیکن اس کرم کی وجہ سے جو آپ رکھتے ہیں مجھے امیدواری ہے

ملک گفت ایں لطیفۂ بدیع آوردی وایں نکتۂ غریب گفتی ولیکن محالِ عقل ست وخلافِ نقل

بادشاہ نے کہا یہ نادر لطیفہ لایا تو اور یہ عجیب نکتہ کہا تونے اور لیکن عقلاً محال ہے اور نقل کے خلاف

کہ ترا فضل وبلاغت امروز از چنگ عقوبت من رہائی دہد مصلحت آں بینم کہ ترا

کہ تجھ کو فضیلت اور بلاغت آج میری سزا کے پنجہ سے چھڑا دے مصلحت یہ دیکھتا ہوں میں کہ تجھے

از قلعہ بزیر اندازم تا دیگراں نصیحت پذیرند گفت اے خداوند جہاں پروردۂ نعمتِ ایں خاندانم

قلعہ سے نیچے پھکوادوں تاکہ دوسرے نصیحت پکڑیں اس نے کہا اے دنیا کے بادشاہ اس خاندان کی نعمت کا پلا ہوا ہوں

وایں جرم تنہا در جہاں نہ من کردہ ام دیگرے را بینداز تا من عبرت گیرم ملک را خندہ گرفت

میں اور یہ جرم تنہا دنیا میں میں نے ہی نہیں کیا ہے کسی دوسرے کو پھکوادے تاکہ میں عبرت پکڑوں بادشاہ کو ہنسی آگئی

وبعفو از سرِ جرم او برخاست ومتعنتان را کہ اشارت بکشتنِ او ہمی کردند گفت

اور معافی کے سبب اس کے جرم سے درگذر کیا اور اُن نکتہ چینوں سے جو اشارہ اس کے مارنے کا کر رہے تھے کہا

قطعہ

ہمہ حمال عیب خویشتنید طعنہ بر عیب دیگراں مزنید

سب تو اپنے عیب کے حمال ہیں دوسروں کو عیب پر طعنہ نہ دو

تم سب اپنے عیب کے اٹھانے والے ہو دوسروں کے عیب پر طعنہ زنی مت کرو

تشریح الفاظ: بخت نافرجام بے فائدہ نصیبہ، گرگرفتارم اس میں میم ضمیر مفعول بہ اگر گرفتار مجھ کو اور کنی کا

تعلق گرفتار سے ہے، مستوجبم مستوجب، سزاوار سزا کے لائق ہوں میں میم ضمیر متکلم ہے، بہ بخشی ب زائد معاف کرے تو، عفو معاف کرنا، از انتقام بدلہ لینے سے، بر جزائے گناہ خویش جزا بمعنی سزا، اپنی گناہ کی سزا پر، فلم یک الخ پس نہ نفع دیا انہیں ان کے ایمان لانے سے جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا، چہ سود الخ کیا فائدہ چوری سے اس وقت توبہ کرنا، کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ جب نہ طاقت رکھ سکے تو ڈالنے کی کمند کو، بر کاخ محل پر، کاخ محل، بلند مراد بلند قد آدمی، کوتاہ مراد پستہ قد آدمی یعنی بلند قد لمبا آدمی میوہ توڑنے سے ہاتھ روکے یہ ہے کمال نہ کہ پستہ قد آدمی کا کہ اُس کا خود ہی درخت کی شاخ تک ہاتھ نہیں پہنچتا، ترا باوجود تیرے لئے باوجود ایسی منکر برائی کے جو ظاہر ہوئی، سبیل خلاص چھٹکارے کے راستہ کی، صورت نہ بندد کوئی صورت نہیں بنتی، موکّلان عقوبت سزا کے موکل یعنی جلاّد لوگ، باستین ملالے کہ یعنی اگر ملال اور رنجیدہ ہو کر آپ نے مجھے چھوڑ دیا ہے کوئی بات نہیں میں پھر بھی آپ سے دست بردار نہ ہوں گا، خلاص چھٹکارہ، لطیفۂ بدیع نادر لطیفہ جس کا وجود بہت کم ہوا سے نادر کہتے ہیں، چنگ عقوبت سزا کا چُنگل، جرم گناہ، متعنتان طعن تشنیع کرنے والے یعنی حاسد لوگ، بعفو از سر جرم او برخاست معافی دے کر اس کا جرم درگذر کیا، حمّال بوجھ اٹھانے والا، والے۔

حکایت کا مقصد یہ ہے صاحب منصب آدمی کو عشق بازی سے پرہیز ضروری ہے، خاص طور سے نو عمر اور کم درجہ کا پیشہ رکھنے والوں کی نسل سے اور جو ایسے عشق میں گرفتار ہو جائے اس کے دوستوں کو چاہئے کہ مناسب طور سے سمجھائیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بادشاہوں اور حاکموں کو علماء اور فضلاء کی لغزشوں پہ ایک حد تک درگذر کرنا چاہئے اور کسی کے سنے سنائے عیبوں پر بغیر دیکھے نہ یقین کرنا چاہئے۔

حکایت

جوانے پاک باز و پاک رو بود
تھا جوان ایک پاک باز و پاک رو
ایک جوان نیک اور حسین تھا

کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود
ایک حسین کے عشق میں گویا گرو
جو ایک حسین کی محبت میں گروی تھا

چنیں خواندم کہ در دریائے اعظم
میں نے پڑھا بیچ دریائے اعظم
یوں پڑھا میں نے کہ ایک بڑے دریا میں

بگردابے در افتادند باہم
ایک بھنور میں پھنس گئے مل کر بہم
ایک بھنور میں پھنس گئے آپس میں (مل کر) دونوں

چو ملاح آمدش تا دست گیرد
جو ملاح آیا تا کہ ہاتھ پکڑے
جب ملاح آیا اس کے پاس تا کہ ہاتھ پکڑے
ہمی گفت از میانِ موجِ تشویر
درمیانِ موج اشارہ سے کہا ہے
کہہ رہا تھا درمیانِ موج سے اشارہ کرتے ہوئے
دریں گفتن جہانے بروے آشفت
اس کہنے سے اس پر لوگ بگڑے
یہ بات کہنے میں ایک دنیا اس پر بگڑی
حدیث عشق زاں بطال منیوش
حدیث عشق نہ کر جھوٹے سے در گوش
عشق کی بات اس جھوٹے سے نہ سُن
چنیں کردند یاراں زندگانی
بسر یوں زندگی یاروں نے کی ہے
اس طرح بسر کی یاروں نے زندگی
کہ سعدی راہ ورسمِ عشق بازی
کہ سعدی جانے راہِ عشق بازی
اس لئے کہ سعدی عشق بازی کی راہ ورسم کو
دل آرامے کہ داری دل در وبند
جو تیرا معشوق بس اس سے لگا دل
جو معشوق تو رکھتا ہے دل اسی سے لگا
اگر مجنوں ولیلیٰ زندہ گشتے
اگر مجنوں ولیلیٰ زندہ ہوتے
اگر مجنوں اور لیلیٰ زندہ ہوتے

مبادا کاندراں حالت بمیرد
کہیں ایسا نہ ہو وہ ڈوب جائے
کہیں ایسا نہ ہو کہ اُسی حالت میں مرجائے
مرا بگذار ودستِ یار من گیر
مجھے نہ یار میرے کو پکڑ لے
مجھے چھوڑ اور میرے یار کا ہاتھ پکڑ
شنیدندش کہ جان میداد ومیگفت
سُنا کہ چل بسا یہ کہتے کہتے
سنا لوگوں نے اس سے کہ جان دے رہا تھا اور کہہ رہا تھا
کہ در سختی کند یاری فراموش
جو سختی میں کرے یاری فراموش
جو سختی میں بُھلا دے یاری کو
زکار افتادہ بشنو تابدانی
تجربہ کار سے سُن تا کہ جانے
تجربہ کا سے سن تا کہ تو جان لیوے
چناں داند کہ در بغداد تازی
جس طرح بغداد میں جانیں ہیں تازی
اس طرح جانتا ہے جیسا کہ لوگ بغداد میں عربی کو
دگر چشم از ہمہ عالم فروبند
کُل جہاں سے پھر ہٹا تو اپنا دل
پھر آنکھ ساری دنیا سے بند کر
حدیثِ عشق ازیں دفتر نوشتے
حدیث عشق اس دفتر سے لکھتے
عشق کی بات یا قصہ اس دفتر سے لکھتے

تشریح الفاظ: جوان پاک باز نیک جوان پاک رو، خوبصورت، گرو رہن، باہم ساتھ، آپس میں، تشویر اشارہ کرنا، آشفت ماضی ہے ناراض ہوا، بگڑا وہ، بطّال زیادہ جھوٹا آدمی، منیوش فعل نہی از نیوشیدن، مت سن تو، کارافتادہ تجربہ کار، تازی عربی زبان، دل آرام معشوق، یہاں مراد باری تعالیٰ ہے۔ ازیں دفتر مراد گلستاں کا پانچواں باب۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عاشقِ حقیقی کو معشوق اپنی جان سے بھی زیادہ پیارا ہوتا ہے اگر ایسا نہیں تو سمجھو ابھی عشق میں خامی اور کمی ہے حاشیہ گلستاں از قاضی سجاد حسین صاحبؒ۔



بابِ ششم در ضعفِ پیری

چھٹا باب بڑھاپے کے ضعف کے بیان میں

حکایت

با طائفہ دانشمنداں در جامعِ دمشق بحثے ہمی کردم کہ جوانے در آمد وگفت دریں میاں کسے ہست
عقلمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں ایک بحث کر رہا تھا میں کہ ایک جوان آیا اور بولا: اس مجمع میں کوئی ہے
کہ زبان پارسی داند اشارت بمن کردند گفتمش خیرست گفت پیرے صد وپنجاہ سالہ
جو زبانِ فارسی جانتا ہے؟ اشارہ میری طرف کیا لوگوں نے، کہا میں نے اس سے: خیر تو ہے؟ اس نے کہا: ایک بوڑھا ڈیڑھ سو سال کا
در حالتِ نزع ست وزبانِ عجم چیزے ہمی گوید ومفہوم مانمیگردد اگر بکرم رنجہ شوی
حالتِ نزع میں ہے اور زبانِ عجم وفارسی میں کچھ کہہ رہا ہے اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے، اگر برائے کرم تشریف لے چلیں
مزدیابی باشد کہ وصیتے ہمی کند چوں ببالینش فراز آمدم ایں بیت می گفت:
آپ اُجرت پائیں گے، ہوسکتا ہے یا شاید کہ کوئی وصیت کر رہا ہے۔ جب اُس کے سرہانے آیا میں، یہ شعر کہہ رہا تھا:

قطعہ

دمے چند گفتم بر آرم بکام دریغا کہ بگرفت راہِ نفس
اور جی لوں سوچا میں آرام سے افسوس! پر یہ بند ہوئی راہِ نفس
کہا میں نے چند سانس لے لوں عیش کیساتھ اے افسوس! کہ بند ہوگئی سانس کی راہ (نالی)

دریغا کہ بر خوانِ الوانِ عمر دمے چند خوردیم وگفتند بس
عمر کے رنگین کھانوں پر سے ہائے چند لقمے کھائے، وہ بولے کہ: بس!
افسوس کہ! عمر کے رنگ برنگ کے کھانوں کے دستر خوان پر چند لقمے کھائے ہم نے اور کہہ دیا انھوں نے بس!

معانئ ایں سخن بزبانِ عربی باشامیاں همی گفتم وتعجب همی کردند از عمر در از
اس بات کے معانی عربی زبان میں شامیوں سے کہہ رہا تھا میں اور وہ تعجب کر رہے تھے، اس کی لمبی عمر
وتاسف او همچناں بر حیاتِ دنیا گفتم چگونهٔ دریں حالت گفت چه گویم
اور اس کے افسوس کرنے سے اس طرح دنیا کی زندگی پر میں نے کہا: کس طرح ہے؟ تو اس حالت میں اس نے کہا: کیا بتاؤں

قطعه

ندیدهٔ که چه سختی رسد بجانِ کسے	که از دهانش بدر میکنند دندانے
کیا بنے گی جان کو اس کی پناہ	منھ سے باہر جب کریں دندان ہے
نہیں دیکھا ہے تونے کیا سختی پہنچے گی اس شخص پر	جس کے منھ سے باہر کریں کوئی دانت
قیاس کن که چه حالت بود دراں ساعت	که از وجودِ عزیزش بدر رود جانے
سوچ کیا حالت بنے گی اُس گھڑی	جب بدن سے اس کے نکلے جان ہے
قیاس کر کیا حالت ہوگی اس گھڑی میں	جبکہ اُسکے پیارے بدن سے نکل رہی ہے ایک جان

گفتم تصورِ مرگ از خیال بدر کن وهم را بر مزاج مستولی مگرداں که
میں نے کہا: موت کا تصور خیال سے نکال (دماغ سے نکال) وہم کو (اپنے) مزاج پر غالب مت کر، اس لیے کہ
فیلسوفانِ یونان گفته اند مزاج اگرچه مستقیم بود اعتمادِ بقا را نشاید ومرض اگرچه هائل بود
یونان کے فلسفیوں نے کہا ہے: مزاج اگر چہ درست ہو، زندگی کے اعتماد کے لائق نہ ہووے۔ اور مرض اگر چہ خطرناک ہووے،
دلالتِ کلی بر هلاک نکند اگر فرمائی طبیبے را بخوانیم تا معالجت کند دیده بر کرد وبخندید وگفت
پوری دلالت ہلاک ہونے پر نہ کریگا۔ اگر آپ فرمائیں کسی حکیم کو بلالیں ہم، تا کہ وہ علاج کرے، آنکھ کھولی اس نے، ہنسا اور بولا:

مثنوی

دست برهم زند طبیب ظریف	چوں خرف بیند اوفتاده حریف
ہاتھ مسلے ہے طبیب ہوشیار بھی	گرا پڑا یار ہے، بیمار بھی
ہاتھ مسلتا ہے ہوشیار طبیب	جب بیمار دیکھتا ہے اور پڑا ہوا (اپنے) دوست کو

خواجه در بندِ نقش ایوان ست | خانه از پای بست ویران ست

خواجہ کو تو فکرِ نقشِ ایوان ہے | ہائے رے! وہ نیچے سے ویران ہے

مالک، مکان کے نقش ونگار کی فکر میں ہے | گھر پشتہ کی طرف سے ویران ہے

پیر مردے بنزع می نالید | پیر زن صندلش ہمی مالید

جاں کنی میں بوڑھا ایک تھا رورہا | بڑھیا اس کو ملتی صندل برملا

ایک بوڑھا نزع کی حالت میں رورہا ہے | بڑھیا اُس کو صندل مل رہی ہے

چوں مخبط شد اعتدال مزاج | نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

جب بدل جائے ترا سارا مزاج | نہ اثر کرتی دعا ہے، نہ علاج

جب درہم برہم ہوجائے مزاج کا اعتدال | نہ دعا اثر کرتی ہے نہ علاج

عجیب بات کہ ایک ڈیڑھ سوسالہ بوڑھا ایک لمبی عمر کو مختصر جان کر یوں کہتا ہے کہ: میں نے یہ خیال کیا تھا کہ آرام سے چند سانس اور گزاردوں کہ سانس ہی بند ہوگیا اور عمر کے رنگارنگ دسترخوان پر چند لقمے کھائے تو کارکنانِ تقدیر نے کہہ دیا: بس کرو۔ جب شیخ سعدی نے اس کا حال پوچھا، بولا کہ اس پر کیا گزرتی ہے جس کے منھ سے دانت نکالیں، تو اندازہ لگاؤ اس کی کیا حالت ہوگی جس کے بدن سے جان نکل رہی ہے۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ عمر کتنی ہی ہوجائے دنیادار کا مرنے کو جی نہیں چاہتا۔ اور دنیا کا زیادہ جینا بھی کم معلوم ہوتا ہے۔ اور جب مرض الوفات آجائے اور زیادہ کمزوری اور ہوش وحواس جاتے رہیں، پھر نہ دعا اثر کرے، نہ دوا، پھر تو اللہ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور دنیوی زندگی سے بہرحال دل نہ لگانا چاہئے کہ تھوڑی اور ناپائیدار ہے اور آخرت کی زندگی باقی رہنے والی ہے۔

تشریح الفاظ: بابِ ششم: چھٹا باب، م: نسبت کے لیے، طائفہ دانشمنداں: مرکب اضافی، عقلمندوں (عالموں) کی جماعت، درجامع دمشق: دِمشق کی جامع مسجد میں، کہ جوانے: اچانک ایک جوان، درآمد: داخل ہوا، دریں میاں: اس مجمع میں، پیرے صدو پنجاہ سالہ: مرکب توصیفی، "یے" موصوف کے اخیر میں برائے وحدت ہے اور کبھی زائد بھی آجاتی ہے، ایک ڈیڑھ سوسالہ بوڑھا، زبانِ عجم: مراد زبان فارسی ہے، مفہوم مانمی گردد: ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے، مزد: مزدوری، ثواب، بہ بالینش: اس کے سرہانے، فراز آمدم: آیا میں، فراز زائد ہے، دَمے چند: چند سانسیں، برآرم بکام: نکالوں، گزاروں مقصد کے موافق (عیش کے ساتھ) راہِ نفس: سانس کی راہ (نالی)، گرفت: بند ہوگئی، برخوانِ الوانِ عمر: عمر کے رنگ برنگ کھانوں کے دسترخوان پر، طعامہا: محذوف ہے، یعنی برخوانِ طعامہائے

الوانِ عمر، عمر کے رنگ برنگ کھانوں کے دسترخوان پر، دانداں: دانت، از دہاں بدر کردن: منھ سے باہر کرنا، نکالنا، قیاس کن: گمان کر، اندازہ لگا، از وجودِ عزیزش: اس کے پیارے بدن سے، بدر رود: نکلے، جانے: ایک جان، تصورِ مرگ: موت کا تصور وخیال، از خیال: دماغ سے، بدر کن: نکال، مستولی: غالب، فیلسوفانِ یونان: یونان کے حکیم، ہائل: خطرناک، معالجت: علاج، دیدہ بر کردن: آنکھ کھولنا، مستقیم: درست، ظریف: خوش طبع عقلمند، خرف: بہت بوڑھا، جس کے اعضاءِ جسمانی صحیح کام نہ کر رہے ہوں، یا بدحواس، حریف: ہم پیشہ، ساتھی، شریک کار یا مخالف، اور یہاں مراد حکیم کا اپنا مریض ہے۔ ایوان: محل، خواجہ: آقا، مالک مکان، پائے بست: پشتہ، نیو، مُخَبَّط فاسد، اعتدال: مزاج کا بین بین رہنا، عزیمت: دعا، تعویذ، جھاڑ پھونک۔ حکایت کا مقصد لکھا جا چکا۔

حکایت

پیرے را حکایت کنند کہ دخترے خواستہ بود وحجرہ بگل آراستہ وبخلوت با او

ایک بوڑھے کی حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکی سے نکاح کیا تھا اور اپنا کمرہ پھولوں سے سجایا تھا اور تنہائی میں اُسکے ساتھ

نشستہ ودیدہ ودل در وبستہ شبہائے دراز نہ خفتے وبذلہ ہا ولطیفہ ہا گفتے باشد کہ وحشت

بیٹھا تھا اور آنکھ اور دل اس سے وابستہ کئے ہوئے تھا، لمبی راتوں میں نہ سوتا اور چٹکلے اور لطیفے کہتا، شاید کہ وہ لڑکی وحشت

ونفرت نگیرد وموانست پذیرد ازاں جملہ شبے میگفت

اور نفرت نہ کرے اور اُنسیت قبول کرے (مانوس ہو جائے)، اور من جملہ اپنی باتوں کے ایک رات (یہ بات) کہہ رہا تھا:

بختِ بلندت یار بود وچشم دولت بیدار کہ بہ صحبتِ پیرے فتادی پختہ پروردہ جہاں دیدہ آرمیدہ

تیرا بلند نصیبہ یار تھا اور دولت کی آنکھ بیدار، کہ ایک بوڑھے کی صحبت میں آ گئی، تو جو پختہ پلا پلایا (عقلمند) دنیا کو دیکھے ہوئے (تجربہ کار)

وسرد وگرم کشیدہ نیک وبد آزمودہ کہ حقوقِ صحبت بداند وشرطِ مودت بجا آورد

سرد اور گرم کو اُٹھائے ہوئے، نیک وبد کو آزمائے ہوئے، جو صحبت کے حقوق جانتا ہے اور محبت کی شرط بجا لاتا ہے (پوری کرتا ہے)

مشفق مہربان خوش طبع شیریں زبان

مشفق مہرباں خوش طبع شیریں زباں

مشفق مہربان ہے، خوش مزاج، شیریں زبان ہے

مثنوی

تا توانم دلت بدست آرم ور بیا زاریم نیا زارم

کروں گا دل جوئی جب تک ہوسکے نہ ستاؤں گو ستائے تو مجھے

جب تک ممکن ہوگا مجھ سے، تیری دل جوئی کرونگا اور اگر تو مجھے ستائے گی میں نہ ستاؤں گا (تجھے)

ور چو طوطی بود شکر خورشت جانِ شیریں فدائے پرورشت

گر غذا تیری شکر ہو طوطی دار میٹھی جان تجھ پر فدا ہو میری یار

اور اگر طوطی کی طرح ہووے شکر تیری خوراک تو میری میٹھی جان فدا تیری پرورش پر

تشریحِ الفاظ: دُختر ے خواستہ بود: ایک لڑکی چاہے ہوئے تھا۔محاوری ترجمہ: ایک لڑکی سے شادی کی تھی، حجرہ: چھوٹا کمرہ، گل: پھول، یا گِل بمعنی مٹی، حجرہ پھولوں سے سجائے ہوئے تھا، یا سفید مٹی سے لیپے ہوئے تھا۔ بذلہ: چٹکلہ، لطیفہ، وحشت: نفرت، گھبراہٹ، موانست: اُنسیت، بخت بلندت یار بود: تیرا بلند نصیبہ یار تھا، مددگار تھا۔ پختہ پروردہ: عقلمند، جہاں دیدہ: تجربہ کار، موٗدت: دوستی، مشفق: مہربان، دل بدست آوردن: دل ہاتھ میں لانا، کسی کی دلجوئی کرنا، ور: اور اگر، بیازاریم: م ضمیر مفعول بہ کی واحد حاضر کے اخیر، اگر ستائے گی تو مجھے ناز میں آکر، نیازارام: نہ ستاؤں گا میں تجھے، میں تیری سب کڑوی کسیلی برداشت کروں گا، چوں طوطی: طوطی کی طرح، شکر: شکر، خورشت: تیری خوراک، ت: مضاف الیہ، بہار باراں میں لکھا کہ طوطی کو شکر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا، پرورشت: ت مضاف الیہ، تیری پرورش، یہ لفظ خورش اور پرورش دونوں حاصل مصدر ہیں۔

نہ گرفتار آمدی بدستِ جوانے معجب خیرہ رائے سر تیزے سبکپائے کہ ہردم ہوسے پژد

نہ گرفتار ہوئی تو ایسے جوان کے ہاتھ میں جو خود پسند، بے عقل، لڑاکو، غیر مستقل مزاج کہ ہر دم ایک ہوس پکاتا

وہر لحظہ رائے زند و ہر شب جائے خسپد وہر روز یارے گیرد

اور ہر گھڑی ایک رائے دیتا اور ہر رات ایک نئی جگہ سوتا اور ہر دن ایک یار بناتا۔

قطعہ

جواناں خرم اند وخوب رخسار ولیکن در وفا باکس نپایند

جوان اچھے جو ہیں اور خوب رخسار وفا میں مگر نہ ہیں ثابت قدم

جوان اچھے ہیں اور خوبصورت اور لیکن وفا میں کسی کے ساتھ نہیں ثابت قدم رہتے

وفاداری مدار از بلبلاں چشم که هر دم بر گلے دیگر سرایند

وفاداری نہیں ہے بلبلوں سے ابھی اس گل پہ گائی اور اُس گل پہ اُس دم

وفاداری کی مت رکھ بلبلوں سے اُمید اس لئے کہ ہر لمحہ ایک دوسرے پھول پر گاتی ہے

جیسے بلبل بے وفا کبھی یہاں، کبھی وہاں گاتی ہے، ایسے ہی جوان، گوخوبصورت سہی مگر بے وفا ہوتے ہیں، اچھا اُن سے بچی۔

امّا طائفه پیراں که به عقل و ادب زندگانی کنند نه بمقتضائے جهل و جوانی

لیکن بوڑھوں کی جماعت عقل اور ادب سے زندگی بسر کرتی ہے نہ جہالت اور جوانی کے تقاضے کے مطابق

فرد

زخود بهتری جوی وفرصت شمار که باچوں خودی گم کنی روزگار

بہتری ڈھونڈھ اور غنیمت کر شمار کہ جواں گم کرتا تیرا روزگار

اپنی بہتری ڈھونڈھ اور وقت کو غنیمت جان کہ اپنے جیسے جوان کے ساتھ گم کردے گی تو زمانہ

یعنی میرے پاس تیرا ہونا تیرے لیے بہتر ہے۔اور اس وقت کو غنیمت جان۔ اگر کسی جوان کے پاس ہوتی تو تیرا وقت برباد ہو جاتا۔

گفت چنداں بریں نمط بگفتم که گماں بردم که دلش در قید من آمد وصید من شد، ناگه

کہا بوڑھے نے جتنی باتیں اس طرح پہ کہی میں نے کہ گمان کیا میں نے کہ اُس کا دل میری قید میں آ گیا اور میرا شکار ہو گیا۔ اچانک

نفسے سرد از دلِ پر درد بر آورد و گفت چندیں سخن که بگفتی در ترازوئے عقلِ من وزنِ آں یک سخن

ایک ٹھنڈی سانس درد بھرے دل سے نکالی اور بولی: اس قدر بات جو تو نے کہی میری عقل کی ترازو میں اُنکا وزن اس ایک بات کا وزن

ندارد که وقتے از قابلهٔ خویش شنیده ام که گفت زن جوان را اگر تیرے در پهلو نشیند به از انکه پیرے۔

نہیں رکھتا جو ایک وقت اپنی دایہ سے سنی میں نے کہ کہا اس نے، جوان عورت کے اگر تیر ے پہلو میں آ بیٹھے، بہتر ہے اس سے کہ کوئی پیر (بوڑھا) بیٹھے۔

تشریح الفاظ: معجب: خود پسند یا متکبر، خیرہ رائے: اوندھی رائے کا، یا بے عقل، سر تیز: لڑاکو، سبک پائے: غیر مستقل مزاج، ہوس پختن: ہوس یا خواہش کرنا کسی چیز کی، خرم: خوش، خوب رخسار: اچھے رخسار والا، یعنی خوبصورت، وفاداری مدار از بلبلاں چشم: چشم مضاف، وفاداری مضاف الیہ، یعنی چشم وفاداری مدار از بلبلاں، وفاداری کی اُمید مت رکھ بلبلوں سے، بر گلے دیگر: ایک دوسرے پھول پر، ''یے'' موصوف کی آخر میں وحدت کے لیے ہے، طائفہ پیراں:

لیکن بوڑھوں کی جماعت، بعقل وادب الخ: عقل وادب اور تمیز سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ نہ بمقتضائے جہل وجوانی: نہ جہل وجوانی کے مقتضا کے مطابق، زخود بہتر جو: اے بہتری وخیر خواہی خود بجو، یعنی اپنی بہتری اور بھلائی خود ڈھونڈو، فرصت: وقت فرصت غنیمت شمار کر، یعنی جو تیری بھلائی میرے پاس رہنے میں ہے اور یہ وقت اسے غنیمت سمجھ کر، کہ باچوں خودت الخ: کہ اپنے جیسے جوان کے ساتھ تیرا وقت برباد ہو جاتا، ایسی کام کی باتیں کہاں سننے کو ملتی، طرح ناگہ: غلط طریقہ، مخفف ہے ناگاہ کا، یعنی اچانک، چندیں سخن: اتنی ساری بات، درترازوئے عقل من: میری عقل کی ترازو میں اُن کا وزن، اس کے بعد وزنِ آنہا محذوف ہے، قابلہ: دائی، لمّا رأت: جب دیکھا اس عورت نے، بین یدی بعلها: اس کے شوہر کے سامنے، أرخى: زیادہ ڈھیلا، شفة الصائم: روزہ دار کا ہونٹ، رقية: منتر، وافسوں، نائم: سونے والا، بر: بغل، سرا: مکان، إلاّ: مگر، عصا: لکڑی، دوسرا عصا بمعنی مرد کی پیشاب گاہ (عضو مخصوص)

شعر

لَمّا رَأَتْ بَيْنَ يَدَىْ بَعْلِهَا | شَيْئاً كَارْخىٰ شَفَةِ الصَّائِمْ
دیکھا جب شوہر کے آگے جورو نے | کوئی شئے مثلِ لبِ صائم ہے
جب دیکھا اس نے اپنے شوہر کے آگے | ایک چیز ڈھیلی جیسے روزہ دار کا لٹکا ہوا ہونٹ

تَقُوْلُ هٰذَا مَعَهٗ مَيِّتٌ | وَاِنَّمَا الرُّقْيَةُ لِلنَّائِمْ
بولی یہ تو ساتھ اس کے مردہ ہے | اور بس منتر برائے نائم ہے
تو بولی، یہ تو اس کے ساتھ مردہ ہے | اور بس منتر تو سوئے ہوئے کے لیے ہے

رباعی

زن کز برِ مرد بے رضا بر خیزد | پس فتنہ وجنگ ازاں سرا بر خیزد
نیچے سے ناراض جب جورو اُٹھے | فتنہ اور جنگ اس سرا سے اُٹھے
جو عورت مرد کے پاس سے ناراض اُٹھے | بہت فتنہ اور جنگ اس گھر سے اُٹھے

پیرے کہ زجائے خویش نتواند خاست | الا بعصا کیش عصا بر خیزد
بوڑھا جب اپنی جگہ سے نہ اُٹھے | پر عصا سے کب عصا اس کا اُٹھے
جو بوڑھا اپنی جگہ سے نہیں اُٹھ سکتا | مگر لاٹھی کے ذریعہ کب اُس کا عصا اُٹھے گا

فی الجملہ امکانِ موافقت نبود بمفارقت انجامید چوں مدتِ عدت بر آمد عقدِ نکاحش
آخرکار موافقت کا امکان نہ تھا، جدائی تک (بات) آخر ہوئی، جب عدت کی مدت ختم ہوئی اس کا نکاح
بستند باجوانے تندترش روی تہی دست بدخوی جوروجفا کشیدے ورنج وعنادیدے
کردیا انھوں نے ایک جوان غصہ ور، بدمزاج، مفلس، بری عادت والے کے ساتھ ظلم وستم کھینچتی اور رنج ومشقت دیکھتی، سہتی
وشکرِ نعمتِ حق ہمچناں گفتے الحمد للہ کہ ازاں عذابِ الیم برہیدم وبدیں نعیم مقیم برسیدم
اور حق تعالیٰ کی نعمت کا شکر اس طرح کہتی وکرتی، الحمد للہ اس دردناک عذاب سے چھٹی میں اور اس دائمی نعمت میں پہنچی میں۔

قطعہ

روئے زیبا و جامہ و دیبا | صندل وعود و رنگ و بوی و ہوس
اچھا چہرہ اور دیبا کا لباس | صندل وعود اور رنگ وبو ہوس
حسین چہرہ اور دیبا کا کپڑا | صندل اور عود اور رنگ وبو اور ہوس، خواہشات

ایں ہمہ زینتِ زناں باشد | مرد را کیر وخایہ زینت وبس
ہیں یہ ساری عورتوں کی زینتیں | مرد کی مردانگی زینت ہے بس!
یہ سب عورتوں کی زینت ہیں | مرد کے لیے قوتِ مردانگی زینت ہے اور بس!

فرد

باایں ہمہ جور وتند خوئی | نازت بکشم کہ خوبروئی
باوجود ظلم تیرے تند خو | کھینچوں تیرا ناز کہ تو خوبرو
اس تمام زیاتی اور سخت عادت کے باوجود | تیرا ناز کھینچوں گی کہ خوبصورت ہے تو

قطعہ

با تو مرا سوختن اندر عذاب | بہ کہ شدن باد گرے در بہشت
میرا تیرے ساتھ جلنا در عذاب | بہتر ہے کہ بادیگر ہو در بہشت
تیرے ساتھ جلنا مجھے عذاب میں | بہتر ہے دوسرے کے ساتھ جانے سے جنت میں

دوسرے سے مراد وہ بوڑھا۔ اور بہشت سے مراد وہ اس کا عیش وعشرت کا سجا ہوا گھر ہے نہ کہ حقیقی جنت۔

بوئے پیاز از دہنِ خوبروی — بہ حقیقت کہ گل از دست زشت

پیاز کی بو خوبرو کے منھ سے — اچھی ہے وہ گل دست زشت سے

پیاز کی بو خوبصورت کے منھ سے — بہتر ہے درحقیقت بدصورت کے ہاتھ کے پھول سے

تشریح الفاظ: امکانِ موافقت نبود: امکان موافقت اس بوڑھے اور لڑکی میں تھا یہ ناممکن ہوگیا، بمفارقت انجامید: جدائی تک، ب معنی تک، انجامید: آخر ہوا یا ہوا نوبت، یا معاملہ اُن دونوں کا، جوانے تند: سخت، مراد غصہ ور، تہی دست: غریب، مفلس، خالی ہاتھ، مفارقت: جدائی، عدت: عورت کے لیے طلاق یا شوہر کی وفات کے بعد کی مدت جس میں زینت اور دوسری شادی کی اجازت نہیں، مطلقہ کی عدت تین ماہ اگر حیض نہ آتا ہو، ورنہ تین حیض، اور بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن، جفا: سختی، عنا: مشقت، تکلیف، عذابِ الیم: دردناک عذاب، نعیم مقیم: پائیدار نعمت، رُوئے زیبا الخ: یعنی عورت کے لیے یہ سب چیز زینت کا سامان ہیں، خوبصورت چہرہ ہو، دیبا کا لباس ہو، صندل ہو، عود ہو، رنگ برنگ کی چیزیں ہوں، اور اس کی ہوس وخواہشات وغیرہ۔

مرد را کیر وخایہ: (مرد کا عضو مخصوص) یعنی مرد کے لیے اس کی قوتِ مردانگی بس یہی اس کی زینت ہے اور بھلے سے اس میں کوئی صفت نہ ہو۔ اور بوڑھے میں اسی چیز کی کمی تھی اس لیے جدائی کی نوبت آئی۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں نوعمر عورت سے نکاح نہ کرنا چاہئے، ورنہ اَن بن رہے گی اور دوسرے ہنسیں گے اور ذہنی انتشار بہرحال باقی رہے گا اس عورت کی طرف سے اور یہ اسے کچھ کہہ بھی نہیں سکتا۔

حکایت

مہمانِ پیرے بودم در دیارِ بکر کہ مال فراواں داشت وفرزندے خوبروی شبے حکایت کرد کہ

ایک بوڑھے کا مہمان تھا میں دیارِ بکر میں جو زیادہ مال رکھتا تھا اور ایک خوبصورت لڑکا ایک رات (اپنی) حکایت بیان کی کہ

مرا در عمرِ خویش بجز ایں فرزند نبودہ است درختے دریں وادی زیارتگاہ است کہ مرد ماں

میرے اپنی عمر میں سوائے اس لڑکے کے نہیں ہوا ہے (اور کچھ) ایک درخت اس جنگل میں زیارت گاہ ہے کہ لوگ (خدا سے)

بحاجت خواستن آنجا روند وشبہائے دراز در پائے آں درخت بخدا نالیدہ ام

حاجت مانگنے کے واسطے وہاں جاتے ہیں اور میں بھی، لمبی راتوں اس درخت کے نیچے خدا کے سامنے رویا ہوں،

تا مرا ایں فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر با رفیقاں آہستہ میگفت چہ بودے اگر من
چنانچہ خدا نے مجھے یہ لڑکا بخشا ہے، میں نے سنا کہ لڑکا دوستوں سے آہستہ سے کہہ رہا تھا: کیا اچھا ہوتا اگر میں
آں درخت را بدانستمے کہ کجاست تا دعا کردمے کہ پدرم بمردے۔
اس درخت کو جانتا کہ کہاں ہے تاکہ میں دعا کرتا کہ میرا باپ مرجائے۔

حکمت: خواجہ شادی کناں کہ فرزندم عاقل ست و پسر طعنہ زناں کہ پدرم فرتوت ست۔
حکمت: خواجہ (بوڑھا) خوشی ظاہر کرنیوالا کہ میرا لڑکا عقلمند ہے اور لڑکا طعنہ زنی کرنیوالا کہ میرا باپ سٹھیا گیا ہے (بڑھاپے میں)

قطعہ

سالہا بر تو بگذرد کہ گذار ... نکنی سوئے تربتِ پدرت
سالہا ہوجائیں پھر تو گذر ... نہیں کرتا جانبِ قبرِ پدر
سالہا سال تجھ پر گزر جاتے ہیں کہ گذر ... نہیں کرتا ہے تو اپنے باپ کی قبر کی طرف
تو بجائے پدر چہ کردی خیر ... تا ہماں چشم داری از پسرت
کیا باپ کے حق میں بھلائی تونے کی ... وہ توقع رکھے من جانب پسر
تونے اپنے باپ کے حق میں کیا کی بھلائی ... کہ تو وہی اُمید رکھتا ہے اپنے بیٹے سے

تشریح الفاظ: دیارِ بکر: ایک شہر کا نام ہے جو روم اور عراق عرب کے درمیان واقع ہے، وادی: جنگل، پائے: پیر، قدم، کہ مرداں: کہ لوگ، بحاجت خواستن: اپنی حاجت چاہنے مانگنے کے واسطے خدا سے نہ کہ درخت سے، درخت کے تو نیچے بیٹھ کر اللہ سے رو کر دعا کرتے تھے، آگے بخدا نالیدہ ام ہے، خدا کے سامنے رویا ہوا، اور اس سے لڑکا مانگا ہے نہ کہ درخت سے، وہ جگہ درخت والی ہو کر مبارک تھی اس لیے لوگ وہاں جاتے تھے، طعنہ زدن: طعنہ دینا، کسی کا عیب بتانا، اس کے آگے فرتوت بہت بوڑھا جس کے حواس کمزور ہو گئے اور اعضائے جسمانی جواب دے چکے ہوں۔ حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں اولاد کی زیادہ خواہش نہ کرنی چاہئے کہ وہ آوارہ ہو جاتی ہے کہ بوڑھے باپ کا نہ ڈر ہوتا ہے اور نہ اس کی زیادہ عمر باقی رہتی ہے، اس لیے وہ پریشان کرتی ہے اور ماں باپ کو ذلیل سمجھتی ہے۔ اور اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، تاکہ پھر تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ نیکی کرے۔

حکایت

روزے بغرورِ جوانی سخت رانده بودم وشبانگه بپای گریوهٔ سست مانده پیرمردے ضعیف
ایک روز جوانی کے گھمنڈ میں تیز چلا تھا میں اور رات کے وقت ایک ٹیلے کے نیچے سست ہوا تھا ایک کمزور بوڑھا
از پس کارواں ہمی آمد گفت چہ خسپی کہ نہ جائے خفتن است گفتم چوں روم کہ نہ پائے رفتن
قافلہ کے پیچھے سے آرہا تھا، بولا کہ کیا سوتا ہے کہ یہ سونے کی جگہ نہیں ہے، میں بولا کہ کیسے چلوں کہ چلنے کے پاؤں (چلنے کی
ست گفت ایں نشنیدی کہ صاحبدلاں گفتہ اند، رفتن و نشستن بہ کہ دویدن و گسستن۔
طاقت) نہیں، اس نے کہا: یہ نہ سنا تونے کہ عقلمندوں نے کہا ہے چلنا اور بیٹھ جانا (ستانا) بہتر ہے دوڑنے اور سفر چھوڑنے سے۔

قطعہ

اے کہ مشتاقِ منزلے مشتاب	پندِ من کار بند وصبر آموز
مشتاق منزل گر تو ہے نہ تیز دوڑ	مان جا آہستہ چل اے دل فروز
اے وہ جو منزل پر پہنچنے کا مشتاق ہے تو مت دوڑ تیز	میری نصیحت پر عمل اور صبر کرنا سیکھ
اسپ تازی دو تگ رو دبشتاب	آشتر آہستہ میرود شب وروز
تیز دوڑے عربی گھوڑا دو ہی دوڑ	اونٹ آہستہ چلے ہے شب و روز
عربی گھوڑا دو دوڑ دوڑے تیز	اور اونٹ آہستہ آہستہ چلتا ہے رات اور دن

تشریح الفاظ: سخت رانده بودم: بہت تیز چلا تھا میں، شبانگہ: رات کے وقت، یہ ظرفِ مکان ہے مانده بودم کا، پائے گریوہ: پائے نیچے، گریوہ: ٹیلہ، گسستن: عاجز رہنا، قافلہ سے جدا ہونا، توڑنا، چھوڑنا، سفر سے رکنا، رفتن و نشستن: چلنا اور بیٹھنا وآرام لے کر چلنا، ستا کر پھر چلنا۔

حکایت کا مقصد یہ ہوا کہ جوانی پر غرور نہ کرنا اور بوڑھوں کی نصیحت پر عمل کرنا چاہئے، وہ یہ کہ سفر میں ایک دم اتنا تیز نہ چلو کہ تھک کر بیٹھ جاؤ؛ بلکہ میانہ روی اختیار کرو، جب لوگ پیدل چلتے تھے اور اب گاڑی وغیرہ کے ذریعہ سفر ہوتا ہے اب بھی یہ ہے ہوشیاری سے چلو، زیادہ تیز گاڑی نہ چلاؤ ورنہ مار کھا جاؤ گے اور گاڑی کا بھی نقصان ہے۔

حکایت

جوانے چست لطیف خنداں شیریں زباں در حلقۂ عشرتِ ما بود کہ در دلش ہیچ نوعِ غم
ایک جوان چست، پاکیزہ، ہنس مکھ، شیریں زباں ہماری عیش وعشرت کی جماعت میں تھا، کہ اسکے دل میں کچھ بھی کسی طرح کا غم
نیامدے ولب از خندہ فراہم روزگارے بر آمد کہ اتفاقِ ملاقات نیفتاد بعد ازاں دیدمش
نہ آتا اور ہونٹ ہنسی سے بند (نہ ہوتے) ایک زمانہ گزر گیا کہ ملاقات کا اتفاق نہ ہوا۔ اس کے بعد دیکھا میں نے اسے
زن خواستہ و فرزند خاستہ و بیخ نشاطش بریدہ وگل رویش
عورت کئے ہوئے اور بچے چاہے ہوئے (بچے پیدا ہو گئے تھے) اس کی خوشی کی جڑ کٹ گئی (تھی) اور اس کے چہرہ کا پھول
پژمریدہ پرسیدمش چگونۂ وچہ حالت ست گفت تا کودکان بیاوردم دگر کودکی نکردم۔
مرجھا گیا تھا، میں نے اس سے پوچھا: کس طرح ہے تو؟ اور کیا حالت ہے؟ بولا وہ: جب سے بچے لایا میں (بچے ہو گئے) پھر
بچپن نہ کیا میں نے (بچپن پنا چھوڑ دیا)۔

شعر

مَاذَا الصِّبىٰ والشَّيْبُ غَيَّرَ لِمَّتِىْ ۔۔۔ وَكَفٰى بِتَغْيِيْرِ الزَّمَانِ نَذِيْراً

گیا بچپن کیا بڑھاپے نے سفید ۔۔۔ ہے تغیر دنیا کا کافی نذیر

گیا بچپن اور بڑھاپے نے بدل دیا میری زلفیں یعنی بال سفید کر دیئے ۔۔۔ اور کافی ہے زمانہ کا تغیر ڈرانے کے لیے

تغیر یہی کہ بچپن سے جوانی، جوانی سے بڑھاپا اور پھر ایسے ہی موت آجائے گی، اس لیے آخرت کی فکر کرنی چاہیے، دنیا فانی ہے۔

فرد

چوں پیر شدی زکودکی دست بدار ۔۔۔ بازی وظرافت بجوانان بگذار

جب ہوا تو بوڑھا تو بچپن چھوڑ دے ۔۔۔ کھیل کود اور ہنسی خوشی چھوڑ دے

جب تو بوڑھا ہو گیا بچپن کی بات چھوڑ ۔۔۔ کھیل کود اور ہنسی خوشی جوانوں کے لیے چھوڑ

مثنوی

طربِ نوجواں زپیر مجوی
کہ دگر نایدآبِ رفتہ بجوی

جوانی کی مستی بوڑھے میں کہاں
گیا پانی ندی کا نہ پھرے ہاں

جوان کی مستی بوڑھے سے نہ ڈھونڈھ
کہ واپس نہیں آتا گیا ہوا پانی ندی میں

زرع را چوں رسید وقتِ درو
نخرامد چنانکہ سبزۂ نو

کھیتی جب پک جائے اور پکنے کو ہو
ایسی نہ لہلہائے جیسی ہری نو

کھیتی کا جب پہنچا کٹنے کا وقت
نہیں لہلہاتی وہ جیسے نئی ہری ہری شروع میں لہلہاتی

تھی، بس یہی حال جوانی کا، جوانی میں جو چستی و پھرتی تھی وہ بڑھاپے میں کہاں۔

قطعہ

دورِ جوانی بشد از دستِ من
آہ و دریغ آں زمنِ دل فروز

جا چکی میری جوانی ہاتھ سے
جا چکا افسوس دورِ دلفروز

جوانی کا زمانہ گیا میرے ہاتھ سے
ہائے افسوس وہ دل روشن کرنے والا زمانہ

قوتِ سر پنجۂ شیری برفت
راضیم اکنوں بہ پنیرے چو یوز

شیر جیسے پنجہ کی طاقت گئی
اب تو راضی بر پنیر ہوں مثل یوز

شیر جیسے پنجہ کی طاقت گئی
راضی ہوں اب میں پنیر پر چیتے کی طرح

پیر زنے موی سیہ کردہ بود
گفتمش اے مامکِ دیرینہ روز

ایک بڑھیا نے کیے سیاہ اپنے بال
بولا میں اے مادرِ دیرینہ روز

ایک بڑھیا نے بال سیاہ کرلیے تھے
کہا اس سے میں نے: اے پرانے زمانے کی ماں

موئے بہ تلبیس سیہ کردہ گیر
راست نخواہد شدن ایں پشت کوز

بال مکاری سے سیاہ ہیں مان لو
لیک سیدھی نہ ہی ہوگی پشت کوز

بال تو مکاری سے سیاہ کئے ہوئے مان لے
(لیکن) سیدھی نہ ہوگی یہ تیری ٹیڑھی کمر

تشریح الفاظ: جوانے: ایک جوان، اور یہ موصوف ہے، آگے چست، لطیف: پاکیزہ، خنداں: ہنس مکھ، شیریں زباں: یہ سب صفت ہیں جوان موصوف کی۔ حلقہ: گول دائرہ، مجلس، جماعت، ہیچ: کچھ بھی، نوعِ غم: کسی قسم کا غم، کسی طرح کا غم، لب از خنداں فراہم: ہونٹ ہنسنے سے، فراہم: بند، نکردے: محذوف ہے، نہ کرتا، زن خواستہ: محاوری ترجمہ: شادی کئے ہو، فرزند خواستہ: لفظی ترجمہ: بچہ چاہے ہوئے، محاوری ترجمہ: بچہ پیدا ہوگئے۔ بیخ نشاطش: مرکب اضافی، اس کی خوشی کی جڑ، گل رویش: اس کے چہرہ کا پھول، گلاب کا، یعنی اس کی سرخی، پژمریدہ: پژمردہ سے بنا، مرجھایا ہوا، یعنی چہرہ کا رنگ پھیکا پڑ گیا تھا، دیگر کودکی نکردم: پھر کودگی نہ کی میں نے، مراد کودکی سے، بچوں کی طرح کھیل کود اور خوشی اور مستی چھوڑ دی، صِبیٰ: بچپن، شیب: بڑھاپا، لُمّۃ: زلف، نذیر: ڈرانے والا، بازی: کھیل کود، جُو: ندی، ظرافت: دل لگی، طرب: خوشی، مستی، دست بدار: ہاتھ اُٹھا، وقت درد: کھیتی کٹنے کا وقت، دل فروز: دل کو روشن کرنے والا، بہ پنیرے: پنیر پر، چو یوز: چیتے کی طرح، شکار میں ناکامی پر چیتے کو جب غصہ آتا ہے اور ہرن اس کے قبضے سے باہر ہو جاتا ہے تو پھر وہ مالک پر بھی حملہ آور ہونا چاہتا ہے، اس وقت مالک پنیر میں نمک ملا کر دور سے اس کے سامنے پنیر رکھ دیتا ہے تو وہ اسے چاٹ کر غصہ ٹھنڈا کرتا ہے اور بجائے شکار کے پنیر پر راضی ہو جاتا ہے، کیا عجیب مثال اور تشبیہ دی کہ بڑھاپا بھی سفید اور پنیر بھی سفید، جیسے چیتا لال شکار کھونے کے بعد سفید پنیر پر راضی ہو گیا ایسے ہی میں لال جوانی کھونے کے بعد سفیدی والے بڑھاپے پر راضی ہو گیا۔

مامک: ماں کی تصغیر برائے ترحم ہے، دیرینہ روز: زیادہ دنوں کی، زیادہ عمر والی، موئے بہ تلبیس: بال مکر وفریب سے، سیہ: مخفف سیاہ کا، بمعنی کالا، سیاہ کردہ گیر: کالا کئے ہوئے مان، گیر: فرض کر، مان، پشت کوز: ٹیڑھی کمر۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں جوانی کی سی ہنسی، دل لگی کو خیر باد کہہ دینا چاہئے، اور متانت اور سنجیدگی اختیار کرنی چاہئے، بزرگی اور بڑھاپے کی یہی پہچان ہے۔

حکایت

وقتے بجہل جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزردہ بکنجے بنشست و گریاں

ایک وقت جوانی کی جہالت میں ماں پر آواز ماری میں نے، چیخ پڑا میں، دل آزردہ ہو کر ایک کونے میں بیٹھ گئی اور روتے ہوئے

ہمی گفت مگر خروی فراموش کردی کہ درشتی می کنی

کہہ رہی تھی کہ شاید بچپن بھول گیا تو کہ سختی کرتا ہے (میرے ساتھ)

﴿قطعہ﴾

چہ خوش گفت زالے بفرزندِ خویش
چوں دیدش پلنگ افگن و پیل تن

کیا ہی بولی بڑھیا اپنے پوت سے
جب قوی دیکھا تھا اس کو پیل تن

کیا اچھا کہا ایک بڑھیا نے اپنے لڑکے سے جب دیکھا اسے بگھیرے کو پچھاڑنیوالا اور ہاتھی جیسے بدن والا

گر از عہد خردیت یاد آمدے
کہ بیچارہ بودی در آغوشِ من

یاد ہوتا گر تجھے بچپن کا دور
تو تھا میری گود میں مجبور تن

اگر تجھے اپنے بچپن کا زمانہ یاد آتا (ہوتا)
کہ بے چارہ (مجبور) تھا تو میری گود میں

نکردے دریں روز بر من جفا
کہ تو شیر مردی و من پیر زن

تو نہ کرتا آج مجھ پر یہ جفا
چونکہ اب تو شیر ہے میں پیر زن

نہ کرتا تو اِس دن مجھ پر ظلم
کہ تو تو شیر مرد ہے اور میں بوڑھی عورت

اب کہنے کے علاوہ کر بھی کیا سکتی ہوں؟

تشریح الفاظ: وقتے: ایک وقت، بجہل جوانی: جوانی کی جہالت، بانگ بر مادر زدم: دراصل عبارت اس طرح ہے: بانگ زدم بر مادر، آواز ماری، یعنی چلایا میں ماں کے اوپر، دلِ آزردہ: دل رنجیدہ ہوکر، یہ حال ہے فاعل بہ نشست سے، اور بہ کنج: ظرفِ مکان ہے، یعنی بیٹھ گئی وہ ایک کونے میں آزردہ دل ہوکر، نشست میں جو ضمیر ہے وہ ذوالحال ہے، گریاں: اسم حال ہے، یہ بھی حال ہے، ہمی گفت کی ضمیر ذوالحال ہے، کہہ رہی تھی وہ روتے ہوئے، یعنی شیخ سعدی کی والدہ، درشتی: سختی، زال: بڑھیا، پلنگ: بگھیرا، تیندوا، پلنگ افگن: تیندوے کو پچھاڑنے والا، پیل تن: ہاتھی جیسے بدن والا، گراز عہد خردیت یاد آمدے: گر کے بعد لفظ ترا محذوف مان کر ترجمہ ہوا: اگر تجھے اپنے بچپن کا زمانہ یاد ہوتا، آتا کہ بیانیہ، بیچارہ: مجبور، در آغوشِ من: میری گود میں، اور یہ پورا شعر مل کر شرط ہے اور اگلا شعر جزا ہے یعنی نہ کردی الخ، جفا: ظلم وزیادتی، شیر مردی: ی ضمیر متصل با اسم، تو شیر مرد ہے، بہادر ہے، پیرزن: بڑھیا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ہر ایک کو اپنے بچپن کے بیچارگی اور عاجزی کے زمانہ کو یاد رکھنا چاہئے کہ ماں باپ نے اسے کس کس حال میں کس کس طرح پرورش کیا، لہٰذا جوان ہوکر اپنے والدین سے سخت کلامی اور بے ادبی کے ساتھ پیش نہ آنا چاہئے، نیز ان کی خدمت سے غفلت نہ برتنا چاہئے۔

حکایت

توانگرے بخیل را پسرے رنجور بود نیک خواہاں گفتندش کہ ختم قرآنی کنی از بہروے یا بذلِ قربانی

ایک مالدار بخیل کا ایک لڑکا بیمار تھا، خیر خواہوں نے کہا اس سے کہ قرآن ختم کرے تو اُس کے واسطے یا قربانی خرچ (کرے تو)

لختے باندیشہ فرو رفت و گفت ختمِ مصحف اولیٰ ترست کہ گلہ دور ست صاحب دلے بشنید گفت ختمش

ایک گھڑی سوچا اور بولا: قرآنِ مجید کا ختم زیادہ بہتر ہے اس لیے کہ بکریوں کا ریوڑ دور ہے۔ ایک اللہ والے سنا اور کہا کہ ختم قرآن

بعلت آن اختیار آمد کہ قرآن بر سرِ زبان ست وزر درمیانِ جاں۔

اُسے اس وجہ سے پسند آیا کہ قرآن تو زبان پر ہے اور مال جان کے درمیان (اندر)۔ (مال کی محبت دل میں گھسی ہوئی ہے)

مثنوی

دریغا گردنِ طاعت نہادن | گرش ہمراہ بودے دست دادن

ہائے رے بھاری عبادت کرنا ہوتا | اگر کچھ اس کے ہمراہ دینا ہوتا

افسوس ہے اطاعت کی گردن رکھنا | اگر اُس کے ہمراہ (ساتھ) ہوتا کچھ دینے کا ہاتھ

یعنی کچھ مال دینے کی شرط ہوتی، جب بدنی عبادت قبول ہوتی تو اس وقت عبادت بدنی بہت بھاری معلوم ہوتی

بدینارے چو خردرِ گل بمانند | ور الحمدے بخواہی صد بخوانند

مثل خر دینار پر گل میں پڑیں گے | سو دفعہ گر فاتحہ چاہو پڑھیں گے

ایک دینار کے لیے گدھ کی طرح دلدل میں رہ جاتے ہیں (پھنس کر) اور اگر الحمد چاہے تو (پڑھوانا) تو سو بار پڑھیں گے

تشریح الفاظ: تونگرے بخیل: یے وحدت کی صفت تونگر ہے مقدم، بخیل موصوف مؤخر، را: علامت اضافت، پسرے: ایک لڑکا، یہ مضاف ہے، عبارت اس طرح ہے: پسرے تونگرے بخیل: ایک بخیل مالدار کا لڑکا، لیکن میرے نزدیک پسرے تونگرے بخیل ہو، ایک مالدار لڑکا، جب پسر مضاف کو مضاف الیہ سے کاٹا اور الگ کیا تو یے مجہول اس کے اخیر لگائی۔ اور یہ متقدمین کے کلام میں پایا جاتا ہے یے فصل کی وجہ سے آئی نہ کی وحدت کی، فافہم۔ رنجور: بیمار، نیک خواہاں: خیر خواہاں، ختم قرآنی: ممکن ہے ''ی'' مصدری ہو، قرآن کا ختم کرنا بنیت شفاء، بذل: جانور کو ذبح کرکے اللہ کے نام پر خرچ کرنا، لختے: ایک گھڑی، تھوڑی دیر، گلہ دور ست: گلہ بکریوں کا ریوڑ، دور ہے، بکریاں چرنے چلی گئیں

جنگل میں، لانے میں دشواری ہے، بعلت آں: اس وجہ سے، دریغا: افسوس، گردن اطاعت نہادن: عبادت کے لیے گردن زمین پر رکھنا، بدنی عبادت کرنا، گرش ہمراہ بودے: ش مضاف الیہ، ہمراہ مضاف ہے، یعنی اگر اس کے ہمراہ ہوتا، دستِ دادن: دینے کا ہاتھ، یعنی کچھ مال دینے کی شرط ہوتی، اگر بدنی عبادت کے ساتھ کچھ مال دینے کی شرط ہوتی تو پھر بدنی عبادت بھاری اور افسوس کی بات ہوتی۔ اور ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر کہیں مالی عبادت کی ضرورت ہے تو پھر وہاں اس کی جگہ بدنی عبادت سے کام نہ چلانا چاہئے، جیسا کہ اس بخیل نے ختم قرآن کے لیے کہا۔ بدینارے: ایک دینار خرچ کے واسطے، درگل: کیچڑ، دلدل میں، بمانند: عاجز رہ جاتے ہیں، چوں خر: گدھے کی طرح، یعنی ایک دینار خرچ کرنے کے لیے بولو تو بظاہر دینے سے ایسے عاجز ہوجاتے ہیں جیسے گدھا دلدل میں پھنس کر عاجز ہوجاتا ہے۔ ورالحمدے الخ: اور اگر ایک بار سورۂ فاتحہ، بخواہی: چاہے تو ان بخیلوں سے پڑھوانا، صد بخوانند: سو بار پڑھیں گے۔

حکایت کا فائدہ یہ ہے کہ بخل سے بچنا چاہئے۔ اگر مال کی ضرورت ہو تو مال خیرات کرو۔ اور اگر کہیں بدنی عبادت کی ضرورت ہے تو بدنی عبادت کرو۔ اگر کہیں راہِ خدا میں مال کی ضرورت ہے تو اس کی جگہ نوافل نہ پڑھو۔

پیر مردے را گفتند چرا زن نہ کنی گفت با پیرزنانم الفت نیست پس آں را کہ جواں باشد

ایک بوڑھے سے کہا لوگوں نے کیوں شادی نہیں کرتا ہے تو؟ اس نے کہا: بوڑھیوں سے تو مجھے اُلفت نہیں، پس وہ جو جوان ہوگی

با من کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد

(اس کی) میرے ساتھ کہ بوڑھا ہوں دوستی کی کس طرح صورت بندھے گی (بنے گی)۔



پیر ہفتاد سلہ جنی مکن	**کورِ مقری بخوانبی چش روش**
سال ستر کے جوانی بھول جا	خواب میں نہ اندھا روشن دیکھے چشم
اے ستر سالہ بوڑھے جوانی (ظاہر) نہ کر	اندھا میانجی خواب میں نہیں دیکھتا آنکھ روشن
زور باید نہ زر کہ با نورا	**گزری دوست ترکہ دہ من گوش**
چاہئے عورت کو طاقت نہ کہ زر	اس کو گاجر ہے پسند نہ کہ لحم
طاقت چاہئے نہ کہ مال، اس لیے کہ عورت کو	ایک گاجر زیادہ پسند ہے نہ کہ دس سیر گوشت

تشریح الفاظ: چرا زن نکنی: کیوں عورت نہیں کرتے، یعنی کیوں شادی نہیں کرتے، با پیرزنانم: بوڑھی

عورتوں سے مجھے، م: ضمیر مفعول کی، اُلفت: محبت، اُنسیت، پس آں را کہ جواں باشد: پس وہ جو جوان ہوگی، با من کہ پیرم: میرے ساتھ کہ بوڑھا ہوں میں، دوستی چگونہ الخ: دراصل عبارت کی تسہیل اس طرح ہے: صورتِ دوستی چگونہ بندد: دوستی کی صورت کس طرح بندھے گی (ہوگی)، یعنی بوڑھی عورتوں سے مجھے اُنسیت نہیں اور جوانوں کو میرے سے نہیں، پس بات نہ بنے گی، اس لیے شادی نہیں کرتا۔ اِن اگلے اشعار میں جو زبان استعمال ہو رہی ہے یہ بھی ایران کی ایک پرانی زبان ہے، ہفتاد سلہ: ستر سال کا، جنی: جوانی، مکند: مت کر، کور: اندھا، مقری: پڑھانے والا، میاں جی، بخوا: مخفف خواب کا، بمعنی: خواب میں، چش: چشم آنکھ، روش: روشن، زور: قوتِ مردانگی، بانو: بیوی، عورت شادی شدہ، گزری: گاجر، مراد عضو مخصوص مرد کا، دہ من گوش: دس سیر گوش، مراد مرد کا موٹا تازہ بدن عورت کو مرد کی قوتِ مردانگی چاہیے، نہ کہ موٹا تازہ بدن۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں جوان عورت سے شادی نہ کرنی چاہیے، اگر کرے گا تو اس کے جذبات کا لحاظ نہیں رکھ سکتا، اس لیے نباہ مشکل ہو جائے گا اور تفریق کی نوبت آوے گی اور ذلیل ہونا پڑے گا الگ۔

حکایتِ منظوم

شنیدہ ام کہ دریں روزہا کہن پیرے
سنا ان دنوں میں کہیں پیر نے
سنا میں نے ان دنوں میں ایک پرانے بوڑھے نے

خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت
بوڑھاپے میں سوچا کروں میں بیاہ
خیال باندھا (کیا) بڑھاپے میں کہ پکڑے جوڑا (کہ شادی کرے)

بخواست دخترے خوبروی گوہر نام
کی شادی اک سے کہ گوہر تھا نام
شادی کی ایک خوبصورت لڑکی گوہر نام کی سے

چو درج گوہرش از چشم مرداں بنہفت
گوہر کے مانند رکھا تھا چھپا
موتیوں کے ڈبے کی طرح اسکو لوگوں کی نگاہ سے چھپایا

چنانکہ رسمِ عروسی بود تمنا کرد
شادی کے بعد اس کی کی آرزو
جیسا کہ شادی کی رسم ہوتی ہے تمنا کی (ہم بستری کی بوڑھے نے)

ولے بحملۂ اوّل عصائے شیخ بخفت
عصا پیر کا اوّل ہی سوگیا
اور لیکن پہلے ہی حملہ میں (دفعہ میں) بوڑھے کا عصا سوگیا (جماع پر قادر نہ ہوسکا)

کماں کشید و نزد ہدف کہ نتواں دوخت   مگر بسوزنِ فولاد جامۂ ہنگفت
لگا نہ نشاں پر تیر ہے کہ مشکل   مگر سوئی سے سینا سخت جامہ کا
کمان کھینچی اور (تیر) نہ مار سکا نشانہ پر کہ نہیں سی سکتا آدمی مگر لوہے کی سوئی سے سخت موٹا کپڑا

بدوستاں گلہ آغاز کرد و حجت ساخت   کہ خان و مانِ من ایں شوخ دیدہ پاک برفت
گلہ دوستوں سے کیا اور دلیل   کہ برباد مجھ کو ہے اس نے کیا
دوستوں سے شکایت شروع کی اور حجت کرنے لگا کہ میرا گھر بار اس بے حیا نے صاف کر دیا (برباد کر دیا)

میانِ شوہر و زن جنگ فتنہ خاست چناں   کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
میاں بیوی میں ایسا فتنہ ہوا   مقدمہ ہوا گویا (کہنے والا) سعدی ہوا
شوہر اور بیوی کے بیچ لڑائی اور فتنہ اُٹھا اس قدر کہ معاملہ کوتوال اور قاضی تک پہنچا
اور سعدی نے کہا کہ اور جبھی تو انھیں بھی خبر ہوگئی باوجودیکہ اس وقت گوشہ نشین تھے

پس از ملامت و شنعت گناہِ دختر نیست   ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت
ملامت نہ کر اُس کی غلطی نہیں   تو کانپے ہے موتی پروئے گا کیا؟
بس کر برائی اور ملامت کرنے سے لڑکی کی خطا نہیں تیرا جب کہ ہاتھ کانپے تو موتی کیا جانے پرونا (کیا پرو سکتا ہے)

تشریحِ الفاظ: خیال بستن: خیال کرنا، بہ در پیرانہ: بڑھاپے کی حالت، سر: زائد، کہ گیرد جفت: پکڑے جوڑے، شادی کرے، دخترے خوبروی: یے وحدت کی، ایک لڑکی، اور یہ موصوف ہے، خوبروصفت، ایک خوبصورت لڑکی، گوہرنام: اس لڑکی کا نام گوہر تھا، گوہر کی اسی مناسبت سے گہر ہے، ہمچوں درج گہر: مثل موتیوں کے ڈبہ کے، از مردماں: لوگوں سے، اس اپنی بیوی گوہر نام کی کو چھپایا، پردے میں رکھا، رسم عروسی: جیسا کہ عروسی سے مراد شادی، یعنی جیسا کہ بعد شادی کے رسم اور طریقہ ہے ہم بستری کی تمنا کی میاں نے، ہم بستری کی، بحملۂ اوّل: سے مراد پہلی ہی دفعہ میں، عصائے شیخ: یعنی بوڑھے کا عضو مخصوص، بخفت: سو گیا، یعنی جماع پر قادر نہ ہو سکا، کمان کشید: کمان کھینچی، جماع کرنا چاہا، نزد: یعنی تیر، ہدف، ای برہدف، بہ سبب کمزوری و نامردی کے ہم بستری نہ کر سکا، اور مگر بسوزاں فولاد: مثال دے رہے ہیں کہ لوہے کی سوئی سے ہی، ہنگفت: سخت موٹے کپڑے کو سی سکتا ہے اس کے بغیر نہیں، عقلمند کو اشارہ کافی ہے، بدوستاں: برائے پیش دوستاں، یا از دوستاں، دوستوں کے سامنے، گلہ: شکوہ، شکایت، حجت ساخت: دلیل بازی کی اپنی صفائی میں اور لڑکی کو قصوروار بتانے میں، خان و مان: خان مخفف خانہ کا، مان: گھریلو

سامان، شوخ دیدہ: بے حیا، بے باک، پاک برفت: سب صاف کر دیا، برباد کر دیا، سر بشحنہ و قاضی: مراد سر سے معاملہ یا بات، شحنہ: کوتوال تک، یعنی معاملہ اور بات کوتوال اور قاضی تک پہنچا، حتیٰ کہ گوشہ نشین سعدی کو بھی خبر ہوئی، انھوں نے اس پر یوں کہا، بس: یعنی بس کر، کن محذوف ہے، از ملامت و شنعت: ملامت اور برا کہنے سے اس نو عمر بیوی کو کہ اس کی غلطی نہیں، غلطی تیری، کیونکہ جب تیرا ہاتھ کانپتا ہے تو موتی نہیں پرو سکتا، یہاں عقلمند کے لیے اشارہ کافی ہے، میں کہاں تک کھول کر بتاؤں اپنے بھیا کو۔ اور حکایت کا مقصد بھی وہی ہے جو پہلی کا، کہ بڑھاپے میں نو عمر عورت سے بیاہ شادی نہ کرنا چاہئے، ورنہ نقصان ہے۔

الحمد للہ آج بتاریخ یکم شعبان المعظم ۱۴۳۹ھ بروز چہار شنبہ، ۹:۲۲ ر بجے یہ باب پورا ہوا۔ خدا توفیق دے کہ میں بابِ ہفتم و ہشتم کو بھی اسی طرح پورا کر سکوں۔ (۱۸ر اپریل ۲۰۱۸ء)



بابِ ہفتم در تاثیرِ تربیت

ساتواں باب تربیت کی تاثیر کے بیان میں

حکایت

یکے را از وزرا پسرے کودن بود پیش دانشمندے فرستاد کہ مرایں را تربیتے کن مگر عاقل
ایک وزیر کا لڑکا بے عقل (کم فہم) تھا۔ (اسے) ایک عقلمند کے پاس بھیج دیا کہ اس کی (خاص طور سے) تربیت کر شاید کہ عقلمند
شود، روزگارے تعلیم کرد موثر نبود پیش پدرش کس فرستاد کہ ایں عاقل نمی شود و مرا دیوانہ کرد۔
ہوجائے۔ ایک زمانے تک (اسے) تعلیم دی، مؤثر نہ ہوئی (استاذ نے) اس کے باپ کے پاس آدمی بھیجا کہ یہ تو عقلمند نہیں ہوتا اور (لیکن) اس نے مجھے پاگل کر دیا۔

قطعہ

چو آہنے را کہ بد گہر باشد ہیچ صیقل نکوند اند کرد
وہ نکما لوہا جو ہے بد گوہر ریت سے بھی مانجھ کر نہ اچھا ہو
اُس لوہے کو جو بد ذات نکما ہو کوئی بذریعہ ریت اچھا نہیں جانتا کرتا (نہیں کرسکتا)

چوں بود اصل جوہرے قابل تربیت را در واثر باشد
جب کہ ہے قابل طبیعت اور ذہین تربیت کا اُس میں پھر ہوگا اثر
جب ہوئی کسی شخص کی طبیعت قبول کرنیوالی (ذہین) یا کوئی بات، تربیت کا اُس میں اثر ہوتا ہے

سگ بدریائے ہفتگانہ بشوی چونکہ ترشد پلید تر باشد
کتے کو تو دھووے چاہے سات بار جتنا بھیگے اُتنا ہووے ناپاک تر
چاہے کتے کو سات دریا میں یا سات بار دھولے تو جتنا بھیگے گا اتنا ہی ناپاک ہوگا

خر عیسیٰ گرش بمکہ برند چوں بیاید ہنوز خر باشد

گدھا عیسیٰ کا اگر مکہ میں جائے جب بھی واپس آئے پھر بھی ہوگا خر

عیسیٰ کا گدھا اگر اسے مکہ میں لے جائے کوئی جب آئے گا واپس (پھر بھی) گدھا ہی ہوگا

تشریح الفاظ: یکے را از وزرا الخ: را علامت اضافت، دراصل عبارت یوں ہے: پسر یکے از وزراء، ایک وزیر کا لڑکا، پسرے یے زائد ہے، یا جب مضاف اور مضاف الیہ میں فصل ہو جائے، کبھی یے آجاتی یہ وہی ہے، کودن بود: کم فہم تھا، پسر یکے از الخ مبتدا ہے، کودن بود: خبر ہے، ایک وزیر کا لڑکا، مبتدا، کودن بود: کم فہم تھا، یہ خبر ہے، کہ مرایں را: مر زائد ہے، اس کی تربیتے کن: ایسی تربیت کر، یے توصیفی ہے، روزگارے: اے تا روزگارے، ایک زمانہ تک، تعلیم کرد: یعنی اسے تعلیم دی، پڑھایا، مؤثر نبود: اس کی تعلیم و تربیت مؤثر اثر دکھانے والی نہ ہوئی، استاذ نے اس کے باپ کے پاس آدمی بھیجا اور کہا کہ ایں کہ یہ تو عاقل عقلمند نہیں ہوتا، مرا دیوانہ کرد: یہاں اس سے قبل لیکن محذوف ہے، لیکن مجھے دیوانہ پاگل کردیا، یعنی مجھے پریشان و سرگرداں کردیا، پاگلوں کی طرح نہ کہ درحقیقت پاگل، صیقل: ریتی، ریت، جس سے چھری وغیرہ کو رگڑ کر صاف اور تیز کرتے ہیں، یہاں ب محذوف، یعنی بذریعہ صیقل، نکوندانند کرد: یعنی نہیں جانتا کرنا، اچھا نہیں کرسکتا، اس لوہے کو جو بد گہر: نکما، خراب، بداصل ہو۔ بہارِ بہاراں میں ہے اصل سے مراد طبیعت، جوہر سے مراد شخص، یے وحدت یا نکرہ کی، بدریائے ہفت گانہ: گانہ برائے عدد ہے، اس کے دو معنی ہیں: کتے کو سات دریا میں دھووے تو، یا سات بار دھووے تو، جتنا تر ہوگا پلید تر: زیادہ ناپاک ہوگا۔ وہ سات دریا یہ ہیں: (۱) دریائے اخضر، (۲) دریائے عمان، (۳) دریائے قلزم، (۴) دریائے بربر، (۵) دریائے اوقیانوس، (۶) دریائے قسطنطنیہ، (۷) دریائے اسود جس کو دریائے ازرق بھی کہتے ہیں۔

اس حکایت سے یہ ثابت ہوا کہ جس کی طبیعت میں علم و دانش لینے کی صلاحیت نہ ہو چاہے علماء و حکماء کتنی جدوجہد کریں وہ ان سے کماحقہ مستفید نہ ہوگا، اس لیے اس بات کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔ مثال دے کر سمجھا دیا جیسے کتا ناپاک ہی رہے گا اور گدھا گدھا ہی رہے گا ایسے ہی کند ذہن اور کم فہم، بے عقل وہ بھی ایسا ہی رہے گا، اِلّا یہ کہ کسی کی توجہ اور دعا سے بات بن جائے، مگر شاذ و نادر۔

حکایت

حکیمے پسراں را پند میداد کہ اے جانانِ پدر ہنر آموزید کہ ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر

ایک حکیم اپنے لڑکوں کو نصیحت کرتا تھا کہ اے باپ کی جانو! ہنر سیکھو، اس لیے کہ دنیا کا ملک اور دولت اعتماد کے لائق نہیں

در محل خطر ست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمۂ زایندہ است
اور چاندی اور سونا خطرے میں ہے، یا چور ایک دفعہ میں لے جائے یا مالک الگ الگ طور پر رکھا جائے گا، لیکن ہنر اُبلنے والا چشمہ ہے
ودولت پاینده اگر ہنر مند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفس خود
اور مستقل دولت اگر ہنر مند دولت سے گر جائے و مفلس ہو جائے غم نہ ہووے (کوئی فکر نہیں) اس لیے ہنر (اسکے پاس) بذاتِ خود
دولت ست ہر کجا کہ رود قدر بیند وصدر نشیند وبے ہنر لقمہ چیند وسختی بیند۔
ایک دولت ہے، جہاں بھی جائے گا اپنی قدر دیکھے گا اور اونچی جگہ بیٹھے گا اور بے ہنر لقمے چنے گا (بھیک مانگے گا) اور سختی دیکھے گا۔

شعر

سخت ست پس از جاہ تحکم بردن	خو کردہ بناز جورِ مردم بردن
بعد جاہ کے تابعداری بہت سخت	ناز کے عادی کو سہنا ظلم سخت
سخت ہے مرتبہ کے بعد کسی کا حکم لیجانا و برداشت کرنا	عادت کئے ہوئے ناز کی پھر لوگوں کا ظلم برداشت کرنا

قطعہ

وقتے افتاد فتنۂ در شام	ہر کس از گوشۂ فرا رفتند
فتنہ اُٹھا شام میں سن ایک بار	اپنے گھر کو چھوڑ کر سب جا لئے
ایک وقت برپا ہوا فتنہ ملک شام میں	ہر شخص اپنے گوشہ سے چل گیا، جدھر کو منہ اُٹھا بھاگ نکلا اپنا وطن چھوڑ کر
روستا زادگانِ دانشمند	بوزیریئے پادشا رفتند
دیہاتیوں کے بیٹے جو تھے عقلمند	بادشاہ کے سب وزیراں بن گئے وزارت کے عہدے پہ سارے جالئے
دیہاتیوں کے عقلمند لڑکے	بادشاہ کی وزارت پر چلے گئے، بسبب اپنی قابلیت کے وزیر بن گئے
پسرانِ وزیر ناقص عقل	بگدائی بروستا رفتند
اور وزیروں کے جو تھے ناقص عقل	وہ مانگنے کو گاؤں میں سب جالئے
وزیر کے ناقص عقل لڑکے	بھیک مانگنے کی وجہ سے گاؤں میں چلے گئے

تشریح الفاظ: حکیمے: ایک عقلمند، اے جانان پدر: جمع جان کی، اے باپ کی جانو، اے میرے پیارے بچو! اعتماد را نشاید: اعتماد اور بھروسہ کے لائق نہیں، درمحل خطر است: مال و دولت خطرے کی جگہ میں ہے۔ اور اس کی تشریح آگے کر رہے ہیں۔ یا دزد بیک مار: یا تو چور ایک بار میں چرا کر لے جائے، خواجہ: مراد مالک مال و دولت، بتفاریق: جمع تفریق کی، الگ الگ طور پر، بخورد: کھالیوے، اور پھر اس طرح ختم ہو جائے، بہر حال مال ختم ہونا ضروری ہے، اما ہنر چشمۂ زائندست: لیکن ہنر اُبلنے والا چشمہ ہے، یا ایسی ندی ہے جس میں جگہ جگہ سوت اُبل رہے ہوں، دولت پایندہ: مرکب توصیفی ہے، ٹھہرنے والی دولت، پائیدار دولت، از دولت بیفتد: دولت سے گر جائے، یعنی غریب اور مفلس ہو جائے، ہنر در نفس دولت: ہنر بذاتِ خود ایک دولت ہے، وصدر نشیند: مراد صدر سے اونچی جگہ، لوگ اسے اکرام سے اونچی جگہ بٹھائیں گے، بے ہنر لقمہ چنید: لقمہ چنے گا، بھیک مانگے گا، پس از جاہ: مرتبہ سے گرنے کے بعد، تحکم بردن: حکم بجانا، خو کردہ بناز: عادت کیے ہوئے ناز و نعمت کی، جورِ مردم بردن: لوگوں کا ظلم لے جانا، برداشت کرنا، یہاں بھی سخت محذوف ہے، ظلم سہنا سخت ہے ناز کے خوگر کے لیے، افتاد: برپا ہوا، ہر کس از گوشہ: خود ہر شخص اپنے کونے سے، اپنے گھر سے، خود محذوف ہے، فرا رفتند: فرا زائد، یا بمعنی پیش آ گئے، ہر شخص اپنے گھر سے آگے بھاگے، یعنی نکل بھاگے، ہر کس میں جمع کے معنی کو شامل ہے اس لیے رفتند جمع کا صیغہ ہے۔ بہارِ باراں، روستا زادگاں: روستائی زادگان کا مخفف ہے، یعنی دیہاتیوں کے بیٹے اور یہ موصوف ہے، دانشمند: صفت، بوزیریِ پادشاہ: بر عہدۂ وزارت بادشاہ، بادشاہ کی وزارت کے عہدہ پر، ب: بمعنی بر، برفتند، اے برسیدند، پسراں وزیر ناقص عقل: پسران وزیر: مرکب اضافی ہو کر موصوف، ناقص عقل: صفت، بگدائی: ب: سبب کے لیے، بھیک مانگنے کے سبب، بروستا در دیہات: گاؤں میں، یہ ظرفِ مکان ہے، برفتند: چلے گئے، یہ فعل با فاعل ضمیر ہے، فعل اپنے فاعل اور بگدائی متعلق اور ظرفِ مکان سے مل کر خبر اور پسرانِ وزیر الخ مصرعۂ اولیٰ مبتدا، پھر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اپنے باپ دادا کی میراث مال و دولت کے نشہ میں علم و ہنر سیکھنے سے غافل نہ ہونا چاہئے بلکہ بہر حال علم و ہنر سیکھے کہ یہ باقی ہے، اور مال و دولت بے بقا اور بے وفا ہے اور فانی۔

حکایت

یکے از فضلا تعلیم ملک زادہ ہمی کردے وضرب بے محابا زدے وزجر بیقیاس کردے بارے پسر از بیطاقتی

ایک فاضل شہزادے کی تعلیم کرتا (اسے تعلیم دیتا تھا) اور بے تحاشا مار لگاتا اور ڈانٹ ڈپٹ بے اندازہ کرتا ایک بار لڑکا بے طاقتی کی وجہ سے

شکایت پیش پدر برد و جامہ از تنِ دردمند برداشت پدر را دل بہم برآمد استاد را بخواند وگفت

شکایت باپ کے سامنے لے گیا اور کپڑے دردمند جسم سے اُٹھائے اور پٹائی دکھائی، باپ کا دل بھر آیا، استاد کو بلایا اور بولا:

پسرانِ رعیت راچنداں زجر روا نمیداری کہ فرزند مرا سبب چیست گفت سبب آنکہ سخن اندیشیدہ
پبلک کے لڑکوں کو اس قدر جھڑکنا مناسب نہیں جانتے، آپ جتنا میرے لڑکے کو وجہ کیا ہے؟ اس نے کہا: وجہ یہ ہے کہ بات سوچ کر
گفتن وحرکتِ پسندیدہ کردن ہمہ خلق را علی العموم باید و پادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بردست
کہنا اور پسندیدہ حرکت (کام) کرنا تمام مخلوق کو عام طور پر چاہئے اور بادشاہوں کو خاص طور پر اس وجہ سے کہ اُن کے ہاتھ اور
وزبانِ ایشاں ہر چہ رود ہر آئینہ بافواہ بگویند وقول وفعل عوام را چنداں اعتبارے نباشد۔
زبان سے جو کچھ ہوگا یقیناً (لوگ) اپنے منہ اور زبانوں سے کہیں گے اور عوام کے قول وفعل کا اس قدر اعتبار نہیں ہے۔

قطعہ

اگر صد عیب دارد مردِ درویش — رفیقانش یکے از صد ندانند
اگر سو عیب رکھے مردِ درویش — نہ جانیں ایک اس کے یاراں لوگ
اگر سو عیب رکھے فقیر مرد — اس کے ساتھی ایک بھی سو میں سے نہ جانیں گے
وگر یک ناپسند آید زسلطاں — ز اقلیمے باقلیمے رسانند
اگر حرکت غلط صادر ہو شاہ سے — تو ملکوں میں اُسے پہنچا دیں لوگ
اور اگر ایک حرکت ناپسند ہو جائے بادشاہ سے — اُسے ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچا دیں گے

پس واجب آمد معلم پادشاہ زادہ را در تہذیب اخلاقِ خداوندزادگاں اَنۡبَتَهُمُ اللّٰهُ نَبَاتاً حَسَناً
پس واجب ہے شہزادے کے استاد کو شہزادوں کے اخلاق کو درست کرنے میں، اللہ اُن کی پرورش کرے اچھی پرورش
اجتہاد ازاں بیش کردن کہ درحق ابنائے عوام۔
کوشش اس سے زیادہ کرنا جتنی عوام کے بیٹوں کے حق میں۔

قطعہ

ہر کہ در خردیش ادب نکنی — در بزرگی فلاح از وبرخاست
جسے بچپن میں نہ تادیب کی ہے — بزرگی میں فلاح اس میں نہ ہوگی
جس کو بچپن میں ادب نہ کرے گا، نہ سکھائے گا تو — بڑی عمر میں بھلائی اُس سے اُٹھ گئی

چوبِ تر را چنانکہ خواہی پیچ — نشود خشک جز بآتش راست

تر لکڑی جس طرح چاہے تو موڑ — خشک نہ ہوگی بجز آگ سیدھی

تر لکڑی کو جس طرح چاہے تو موڑ — نہ ہوگی خشک لکڑی سوائے آگ کے سیدھی

بچہ مثل تر لکڑی کے اور بڑا مثل خشک لکڑی کے۔ بچہ کو جیسے چاہو سکھاؤ، پڑھاؤ، بڑے کو مشکل ہے۔



فرد

ہر آن طفل کو جورِ آموزگار — نہ بیند جفا بیند از روزگار

جو بچہ نہ استاد کی دیکھے مار — زمانے کی دیکھے گا پھر کتنی بار

جو لڑکا سکھانیوالے کا ظلم نہ دیکھے گا — نہ دیکھے گا وہ ظلم دیکھے گا زمانہ سے

مراد زمانہ کی پریشانیاں ہیں۔

ملک را حسن تدبیر فقیہ و تقریر جوابِ او موافق آمد و خلعت و نعمت بخشید و پایۂ منصب بلند گردانید۔

بادشاہ کو عالم کی اچھی تدبیر اور اس کے جواب کی تقریر موافق آئی اور جوڑا اور انعام دیا اور اس کے عہدہ کا رتبہ بڑھادیا۔

تشریح الفاظ: یکے از فضلا: ایک فاضل، تعلیم ملک زادہ ہمی کردے: شہزادے کی تعلیم کرتا، اُسے تعلیم دیتا، ضرب بے محابا: بے تحاشا پٹائی، زدے: کرتا، یعنی اسے بہت مارتا، زجر: ڈانٹ ڈپٹ، پدر را دل بہم برآمد: باپ کا دل بھر آیا، چونکہ جب بدن کی چوٹ کپڑے اُٹھا کر دکھائی تھی اور غالباً یہ بھی بتایا کہ اُس کی پٹائی سب سے زیادہ ہوئی جیسا کہ بادشاہ کے ایک جملہ سے واضح ہورہا ہے یعنی پسرانِ رعیت راچنداں الخ: پبلک کے لڑکوں کو اتنی ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرتے، آپ نے جتنی میرے کی کی، علی العموم: عام طور پر، علی الخصوص: خاص طور پر، بہ دست و زبانِ ایشاں: اے از دست و زبانِ ایشاں، بافواہ: بگویند: مونہوں سے کہیں گے، مشہور کردیں گے لوگ۔

اگر صد عیب دارد الخ: اگر فقیر میں سو عیب ہوں اس کے اس کے ساتھیوں کو ایک کا بھی پتہ نہ چلے گا یا جان کر بھی انجان ہوجائیں گے اور اسے چھپائیں گے، دگر یک ناپسند الخ: اور اگر ایک ناپسند حرکت بادشاہ سے ہوجائے پھر کیا لوگ اسے دوسرے ملکوں تک پہنچادیں گے۔ اور اب تو ذریعۂ ابلاغ کی حد اور بس ہے، ایک ساعت میں ساری دنیا کو خبر ہوجاتی ہے۔ اجتہاد: جد و جہد، کوشش، کہ در حق ابنائے عوام: جتنی کی عوام کے بیٹوں کے حق میں، ازاں بیش کردن: اس سے زیادہ کرنا، ادب کردن: ادب سکھانا، مہذب بنانا، در بزرگی: بزرگی میں، بڑی عمر میں، فلاح: مراد خیر و بھلائی، از برخاست: اس سے اٹھ گئی، اس سے اچھا کام زیادہ صادر نہ ہوگا۔ بچہ مثل تر لکڑی کے اور بڑا مثل خشک کے

ہے، بچہ کو جیسے چاہے موڑ لو، سکھاؤ سیکھے گا، نہ کہ بڑا، ہر آن طفل کو جور آموز گار: کو: کہ او، اور جو بچہ کہ وہ، جور: ظلم، زیادتی، مراد پٹائی، آموزگار: سکھانے والا، یعنی استاد، جو بچہ بچپن میں استاد کی مار اور ڈانٹ ڈپٹ نہ سہے گا اور اس کے سدھانے سے نہ سدھے گا آخر کار وہ زمانہ سے ظلم و ستم دیکھے گا، آگے چل کر کامیاب نہ ہوگا۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ استاد کی مار اور روک ٹوک کو اپنے لیے کارگر سمجھے اور استاد کسی کی رورعایت نہ برتے اور بڑے لوگوں کے لڑکوں پر خاص تنبیہ کی نظر رکھے؛ تاکہ ناز میں خراب نہ ہوجائیں، پٹائی کے یہ معنی نہیں کہ بالکل حد سے تجاوز کر جائے۔ حضرت تھانویؒ زیادہ پٹائی کے مخالف تھے، اس زمانہ کو اور زمانۂ سعدی کو بڑا فرق ہے اب حالات کچھ اور ہیں۔

حکایت

معلم کُتّابے را دیدم در دیارِ مغرب ترش روی و تلخ گفتار بدخوی و مردم آزار کند طبع و ناپرہیزگار

ایک مکتب کے معلم کو دیکھا میں نے مغرب میں چہرہ بگاڑ و کڑی بات والا، بری عادت کا اور لوگوں کو ستانے والا، غبی طبیعت اور بدچلن

کہ عیش مسلماناں بدیدنِ اُو تبہ گشتے و خواندنِ قرآنش دلِ مردم سیہ کردے و جمعے پسرانِ پاکیزہ

کہ مسلمانوں کا جینا اس کے دیکھنے سے تبہ ہوتا اور اس کا قرآن پڑھنا لوگوں کا دل سیہ کرتا، اور پاکیزہ صورت لڑکے

ودخترانِ دوشیزہ بدستِ جفائے او گرفتار نہ زہرۂ خندہ نہ یارائے گفتار گہ عارضِ سیمینِ یکے را

اور کنواری لڑکیوں کا مجمع اس کے ظلم کے ہاتھ میں گرفتار، نہ ہنسنے کی جرأت، نہ بات کی طاقت، کبھی ایک چاندی جیسے رخسار پر

تپانچہ زدے وگاہ ساقِ بلورینِ یکے راشکنجہ کردے القصہ شنیدم کہ طرفے از خیانتِ نفس او معلوم کردند

طمانچہ مارتا اور کبھی ایک کی بلور جیسی پنڈلی کو شکنجہ میں کستا، آخر کار میں نے سنا کہ کچھ اس کے نفس کی خیانت معلوم کی لوگوں نے

کردند و بزدندش و براندند پس آنگہ مکتب وے بمصلحے دادند پارسائے سلیمے نیک مردے حلیمے کہ

اور انھوں نے مارا اسے اور نکال دیا، اسکے بعد اس کا مکتب ایک نیک کو دے دیا، بہت پرہیزگار، سلیم الطبع، نیک مرد، ایسا عقلمند کہ

سخن جز بحکم ضرورت نگفتے و موجبِ آزارِ کس برزبانش نرفتے کودکاں را ہیبت اُستادِ نخستین از سر برفت

بات بلاضرورت نہ کہتا اور کسی کی تکلیف دہ بات اس کی زبان پر نہ آتی، بچوں کے پہلے استاد کی ہیبت دماغ (خیال) سے نکل گئی

ومعلم دومی را اخلاق ملکی دیدند دیو یک یک شدند باعتمادِ حلم او علم فراموش کردند

اور دوسرے استاد کے فرشتوں جیسے اخلاق دیکھے، اس لیے ایک ایک کر کے شیطان ہو گئے، اسکی بردباری کے بھروسہ پر علم فراموش کردیا

وہچنیں اغلبِ اوقات ببازیچہ فراہم نشستندے ولوحِ درست ناکردہ برسرِ ہم شکستندے۔
اور اسی طرح اکثر اوقات کھیل کے لیے جمع ہو کر بیٹھتے اور درست نہ کی ہوئی (یعنی بے لکھی) تختی کو ایک دوسرے کے سر پر (مار کر) توڑتے

بیت

اُستاد معلم چو بود بے آزار — خرسک بازند کودکاں در بازار
جب معلم بے ضرر ہو بے آزار — کھیل کھیلیں بچے، گلی کوچہ و بازار
استاد علم سکھانے والا جب ہووے بے آزار — خرسک کے کھلاڑی ہوں گے بچے بازار میں

بعد از دو ہفتہ براں مسجد گذر کردم معلم اولیں را دیدم کہ دل خوش کردہ بودند
دو ہفتے بعد اس مسجد کے پاس سے گذرا میں (اس) پہلے معلم کو دیکھا میں نے کہ (اُسے) راضی کرلیا تھا انھوں نے
وبمقام خویش باز آوردہ برنجیدم ولاحول گفتم کہ دیگر بارہ ابلیس را معلم ملائکہ چرا کردند
اس کی اپنی جگہ پھر لے آئے، میں رنجیدہ ہوا اور لاحول پڑھی میں نے کہ دوبارہ اس ابلیس کو فرشتوں کا معلم کیوں کردیا!

پیر مردے ظریف جہاں دیدہ بشنید بخندید وگفت
ایک خوش مزاج تجربہ کار بوڑھے نے (میری بات) سنی، ہنسا اور بولا

مثنوی

پادشاہے پسر بمکتب داد — لوحِ سیمینش در کنار نہاد
بادشاہ نے بیٹا مکتب میں دیا — تختی چاندی کی بغل میں دی لگا
ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو مدرسہ میں بٹھایا — اور چاندی کی تختی اس کی بغل میں رکھ دی
بر سر لوح او بنشتہ بزر — جورِ اُستاد بہ زمہر پدر
تختی پر سونے سے لکھا تھا یہ خوب — استاد کی مہر پدر سے مار خوب
اس کی تختی پر لکھا سونے کے پانی سے — استاد کی سختی بہتر ہے باپ کی محبت سے

تشریح الفاظ: معلم: سکھانے والا، کتّاب: جمع کاتب، مجازاً بمعنی مکتب، چھوٹا سا مدرسہ، ایک مکتب کا معلم مغرب ممالک عرب سے بجانب مغرب واقع ہیں اور وہ مشرق کی طرف نماز پڑھتے ہیں، تلخ گفتار: کڑوی بات

کرنے والا، کند طبع: غبی، عیش مرد ماں: لوگوں کا جینا، تبہ: مراد بے لطف، بے مزہ، پسرانِ پاکیزہ: یعنی وہ بچے پاک صاف برائی اور گناہ سے تھے کہ نوعمر تھے، بہارِ باراں، دخترانِ دوشیزہ: کنواری نوعمر بچیاں جو نابالغ ہوں، تبانچہ: طمانچہ، کبھی فارسی میں "ط" کو "ت" سے بدل لیتے ہیں، یہاں ایسا ہی ہے۔ ساقِ بلّوریں: بلّور جیسی پنڈلی، بلّور: شیشہ کی عمدہ قسم، یا عمدہ قسم کا سفید پتھر ہے، شکنجہ: جلد سازوں کے پاس جس میں کتاب وغیرہ کو دبا کر یا کھینچ کر تراشتے ہیں یکساں کرنے کے لیے، پہلے زمانے میں بعض مجرموں کی ٹانگ اس میں دبا کر سزا دیتے تھے، طرفے: کچھ، تھوڑی سی، خیانتِ نفس: نفس کی برائی، مصلح: بہت نیک، یا عظمت کی پارسائے: زیادہ پرہیز گار، سلیمے: زیادہ سلیم الطبع، حکیمے: زیادہ عقلمند، یا ایسا عقلمند، یہ ان سب میں بھی توصیفی ہوسکتی ہے جیسے ہم نے عظمت کے لیے پہلے لفظوں میں لی، موجبِ آزار: سبب تکلیف، مراد تکلیف دہ بات، از سر برفت: یعنی بچوں کے دماغ سے پہلے استاذ کی ہیبت چلی گئی، نکل گئی، نفع نقصان اور ڈر وخوف کا تعلق دماغ سے ہے اور وہ سر میں ہے اس لیے از سر برفت کہا، بہارِ باراں۔ کیا عجیب تحقیق ہے۔ استاذ نخستیں: پہلے استاذ کی ہیبت، معلم دومے: آدمی، دوسرا استاد، میم نسبت کا، اس کے بعد "ی" زائدہ ہے کہ وہ بھی نسبت کے لیے آئی، جب پہلے "م" نسبت کا آگیا تو اب ی زائد ہوگئی، اخلاق ملکی: فرشتوں جیسے اخلاق، دیو: شیطان، حلم: بردباری، علم فراموش کردند: علم یعنی جو پڑھا لکھا تھا سب بھلا دیا آگے تو کیا ترقی کرتے، جمع بھی گئی، لوح نادرست کردہ: مراد پوری تختی نہ لکھی؛ بلکہ ادھوری، نامکمل لکھی اور وہ بھی لڑ کر، ایک دوسرے کو مار کر توڑی، گویا پورے ہی آزاد اور برباد ہوگئے؛ بلکہ شیطان ہوگئے، ببازیچہ فراہم: ب برائے واسطے، یعنی کھیل کے واسطے، فراہم: مل کر، فرسک: ایک قسم کا کھیل کہ ایک کو گلے میں رسّی ڈال کر ریچھ کی طرح چلاتے ہیں اور بازار میں گھماتے ہیں، خرسک: ریچھ ک نسبت کا، خرسک بازند: بمعنی ریچھ کے کھلاڑی ہوں گے بچے بازار میں، ابلیس: شیطان کا نام، جیسے عزازیل ہے معلم ملائکہ، فرشتوں کا معلم، جیسے شیطان درحقیقت فرشتوں کا معلم رہا یہ پرانا استاد بمنزل شیطان اور یہ معصوم بچے فرشتے ہیں، اسے شیطان کو ان کا معلم کیوں بنادیا، پیر مردے ظریف: ایک خوش طبع بوڑھے نے سنا، پادشاہے: ایک بادشاہ نے، پسر خودرا: اپنے لڑکے کو، لفظِ خود را محذوف ہے، بمکتب: در مدرسہ، فرستاد: مدرسے میں بھیجا، لوحِ سیمیں: چاندی کی تختی، نون نسبت کے لیے، مرکب اضافی ہوکر مفعول بہ، ش مضاف الیہ، در کنار مضاف، در جار: مرکب اضافی ہوکر مجرور، پھر ظرفِ مکان ہوکر متعلق فعل نہاد کے، اور ضمیر فاعل فعل، فاعل، ظرفِ مکان ومفعول بہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، چاندی کی تختی اس کی بغل میں رکھی، بر سرِ لوح: سر زائد، تختی پر، نوشتہ کی واؤ کو ب سے بدل کر نبشتہ کہا، بمعنی نوشت: اس پر لکھا، بزر: سونے کے پانی سے، جورِ استاذ: استاد کی تختی، مناسب مار، بہ: ہے بہتر، از مہر پدر: باپ کی محبت سے۔

حکایت کا مقصد: بچوں کی تعلیم میں زیادہ نرمی اور ترحم مناسب نہیں، بعض دفعہ لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا۔

حکایت

بادشازادۂ رانعمتِ بیکراں از ترکہ عماں بدست افتاد وفسق وفجور آغاز کرد ومبذّری پیشہ گرفت

ایک شہزادے کو بے حد نعمت چچوں کے ترکہ (میراث) سے ہاتھ لگی، اور اس نے برائی اور بدکاری شروع کی، اور فضول خرچی کو پیشہ بنایا

فی الجملہ نماند از سائر معاصی منکرے کہ نکرد ومسکرے کہ نخورد بارے بہ نصیحتش

خلاصہ یہ کہ نہ رہی تمام گناہوں میں سے کوئی برائی جو اس نے نہ کی ہو، اور کوئی نشہ والی چیز جو اس نے نہ پی ہو، ایک بار بطورِ نصیحت

گفتم اے فرزند دخل آبِ روانست وخرج آسیائے گرداں یعنی خرجِ فراواں کردن مسلم کسے

اس سے کہا میں نے: اے بیٹے! آمدنی مثل جاری پانی کے ہے اور خرچ مثل پن چکی کے، یعنی زیادہ خرچ کرنا مناسب اس آدمی

را باشد کہ دخل معین دارد۔

کے لیے ہے، جو متعین آمدنی رکھتا ہے۔

قطعہ

چو دخلت نیست خرج آہستہ ترکن | کہ میگویند ملاحاں سرودے
جب نہیں ہے آمدنی خرچ کر پھر دیکھ کر | کیونکہ گایا کرتے ہیں ملاح سرود (گانا)
جب تیری آمدنی نہیں زیادہ خرچ زیادہ آہستہ | (ہاتھ روک کے کر) اس لئے کہ گاتے ہیں ملاح ایک گیت

بکوہستاں اگر باراں نبارد | بسالے دجلہ گرد وخشک رودے
گر پہاڑوں پر نہ بارش برسے پھر | سال ہی میں دجلہ ہوگی خشک رود
پہاڑوں پر اگر بارش نہ برسے | تو ایک سال میں دجلہ ہوجائے گی خشک ندی

عقل وادب پیش گیر ولہو ولعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود سختی بری وپشیمانی خوری پسر

عقل وادب اختیار کر اور کھیل کود چھوڑ، اس لیے کہ جب دولت ختم ہوجائے گی سختی اُٹھائے گا اور شرمندہ ہوگا تو، لڑکے نے

از لذتِ نای ونوش ایں سخن در گوش نیاورد وبر قولِ من اعتراض کرد گفت راحتِ عاجل را

گانے اور پینے کی لذت کی وجہ سے یہ بات کان میں نہ لایا (نہ سنی) اور میری بات پر اعتراض کیا اور بولا: موجودہ راحت کو

بتشویش محنت آجل منغص کردن خلافِ رائے خردمندان ست۔
آنے والی پریشانی کی وجہ سے گدلا کرنا عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے۔

مثنوی

خداوندانِ کام ونیک بختی	چرا سختی برنداز بیم سختی
جو نصیبہ اور دولت خوب پائیں	بیم سختی سے مصیبت کیوں اُٹھائیں
دولت مند اور نیک بخت لوگ	کیوں مصیبت اُٹھائیں مصیبت کے ڈر سے
بر وشادی کن اے یارِ دل افروز	غم فردا نشاید خوردن امروز
جا مزے کر! یار میرے دل فروز	غمِ فردا نہیں زیبا ہے امروز
جا خوشی منا اے دل روشن کرنے والے یار	کل کا غم نہ چاہئے کھانا آج

تشریحِ الفاظ: بادشا زادہ: شہزادہ، بعض نسخوں میں پارسا زادہ، پارسا کا لڑکا ہے، فسق: برائی، فجور: بدکاری، مراد زنا وشراب پینا ہے، ترکہ: میراث، عماں: جمع عم کی چچا، مبذری: فضول خرچی، را محذوف ہے، فضول خرچی کو، پیشہ گرفت: پیشہ بنایا، اپنایا، یعنی اس نے فضول خرچی شروع کی، نماندازسائر معاصی: معصیت کی جمع، نہ رہی تمام گناہوں سے، منکرے: میم کا ضمہ ہے، کوئی برائی، یعنی گناہ، مسکرے: کوئی نشہ آور چیز، اسم فاعل ہے بابِ افعال سے، کہ نخورد: جو اس نے نہ پی ہو، خورد کے معنی پینے کے ہیں کہ مُسکِر چیز زیادہ تر پینے سے تعلق رکھتی ہے، دَخل: آمدنی، آبِ رواں: یعنی اس کی مثال جاری پانی کی ہے، خرج: جیم کے ساتھ، یعنی خرچ، اس کی مثال آٹا پینے والی پن چکی کی ہے، پانی چلے گا، آوے گا تو پن چکی چلے گی نہیں تو نہیں، ایسے ہی آمدنی ہوگی تو مال خرچ ہوگا نہیں تو نہیں، خرج فراواں: زیادہ خرچ، مسلم: مناسب، لائق، دخل معین: متعین اور لگی بندھی آمدنی، جیسے ملازمت، زراعت وغیرہ کی آمدنی، چوں دخلت نیست: جب تیری آمدنی نہیں خرچ آہستہ تر کن، یعنی خرچ کم اور ہاتھ تھام کر کر، ملاحاں سرودے: ملاح کی جمع ہے، سرود: گانا، یے وحدت کی، ایک گانا یا ایک راگ، بکوہستاں: کوہستان جہاں پہاڑ ہی پہاڑ ہوں، پہاڑی علاقہ، دَجلہ، دِجلہ: مشہور دریا جس کا پانی نہایت شیریں اور بغداد میں بہتا ہے، رود: چھوٹی نہر، عقل وادب: مراد دانشمندی وسنجیدگی، پیش گرفتن: اختیار کرنا کسی چیز کو، لہو ولعب: کھیل کود، معلوم ہوا نوعمر اور کھلاڑی تھا، سپری شود: ختم ہو جائے گی، پشیمانی خوردن: شرمندہ ہونا، از لذت نای ونوش: گانے اور شراب پینے کی لذت کی وجہ سے، یعنی گانا

ینے اور شراب پینے کی لذت کا اُس پر غلبہ تھا، سخن در گوش کردن یا آوردن: کسی کی بات کو سننا، ایں سخن در گوش نیارد: یہ بات نہ سنی اس نے، اعتراض کرد: میری بات پر اعتراض کیا، یعنی رد کی، راحتِ عاجل: موجودہ راحت، بتشویش پریشانی میں ڈالنا، مراد پریشانی، محنت آجل: آنے والی مشقت، منغص کردن: گدلا کرنا، یعنی دنیا کے موجودہ آرام وعیش وعشرت کی زندگی کو آخرت کی فکر میں جو مستقبل میں ہے اور دور ہے اس کی وجہ سے مکدر اور گدلا کرنا عقلمندی کی بات نہیں ہے، سبحان اللہ! کیا بے عقل ہے، قرآن تو کہہ رہا ہے قیامت قریب ہے اور ہر آنے والی چیز قریب اور وہ دور سمجھ رہا ہے، خداوندانِ کام: مراد کام سے مرتبہ اور مال ودولت ہے، نیک بختی: خوش نصیبی وصاحب نیک بختی سے مراد وہ آدمی جس کے اکثر دلی مقاصد حاصل ہوں، سختی اوّل سے مراد رنج اور تکلیف ومشقت، دوسری سختی سے مراد غربت اور افلاس اور تنگدستی ہے، شادی کن: صیغہ امر ہے، جا شادی خوشی کر، خوشی منا، غمِ فردا: مراد غم آئندہ یا آخرت، نشاید امروز: نہ چاہئے آج، یعنی اب موجودہ حال میں یا دنیا میں۔

فکیف مرا کہ در صدرِ مروّت نشستہ ام وعقدِ فُتُوَّت بستہ وذکرِ انعام در افواہِ عوام افتادہ۔

پھر کیسے ہو مجھے کہ مروّت کے صدر مقام پر بیٹھا ہوا ہوں میں، اور جوانمردی کا عہد باندھ رکھا ہے میں نے اور میرے انعام واکرام کا ذکر عام لوگوں کی زبانوں پر پڑا ہوا ہے۔

مثنوی

ہر کہ علم شد بسخاؤ کرم — بند نشاید کہ نہد بر درم

جو نامی صاحب جود وکرم — نہیں بند چاہئے رکھنا درم

جو مشہور ہوا سخاوت اور کرم میں — نہ چاہئے اسے کہ بند (قید) رکھے درم پر یعنی درم کو مقید کرے اور اسے خرچ نہ کرے

نام نکوئی چو بروں شد بکوی — در نتوانی کہ بہ بندی بروی

ہوگیا مشہور نیکی میں جو تو — نہیں تو در کر سکے بند روبرو

تیرا اچھا نام جب باہر ہوا (پھیلا) گلی کوچے میں — (پھر) دروازہ نہیں بند کرسکتا ہے کسی پر

دیدم کہ نصیحت نمی پذیرد دمِ گرمِ من در آہن سردِ وے اثر نمی کند

(جب) میں نے دیکھا کہ وہ میری نصیحت نہیں قبول کرتا ہے اور میرا گرم سانس اس کے ٹھنڈے لوہے میں اثر نہیں کرتا ہے

ترکِ مناصحت کردم وروی از مصاحبت بگردانیدم قولِ حکما را کار بستم کہ گفتہ اند
نصیحت کا ترک کیا میں نے اور چہرہ ساتھ رہنے سے پھیر لیا میں نے اور عقلمندوں کی بات پر عمل کیا میں نے جو کہی ہے انھوں نے:

بَلِّغْ مَا عَلَيْكَ فَإِنْ لَمْ يَقْبَلُوْا مَا عَلَيْكَ.

پہنچا جو ضروری ہے تجھ پر، پس اگر وہ قبول نہ کریں تو نہیں ہے تجھ پر الزام۔

قطعہ

گرچہ دانی کہ نشنوند بگوی — ہرچہ دانی تو از نصیحت وپند

گو تو جانے نہ سنے وہ پھر بھی کہہ — جو بھی جانے تو نصیحت اور پند

اگرچہ تو جانتا ہے کہ نہ سنے گا وہ پھر بھی کہہ — جو تو جانتا ہے نصیحت اور وعظ (کی بات)

زود باشد کہ خیرہ سر بینی — بدو پائے افتادہ اندر بند

بہت جلدی سرپھرے کو دیکھے تو — اس کے دونوں پاؤں جکڑے بیچ بند

بہت جلد ہوگا یہ کہ خود سر پھرے کو دیکھے گا تو — اس کے دونوں پاؤں جکڑے ہوئے بیڑی میں

دست بردست میزند کہ دریغ — نشنیدم حدیثِ دانشمند

پھر کفِ افسوس مل کر یوں کہے — نہ سنا ہائے میں نے قولِ عقلمند

ہاتھ پر ہاتھ مارے گا کہ افسوس! — نہ سنی میں نے عقلمند کی بات

تا پس از مدتے انچہ اندیشۂ من بود از نکبتِ حالش بصورت بدیدم کہ پارہ پارہ برہم می دوخت
چنانچہ ایک مدت کے بعد جو مجھے ڈر تھا یعنی اس کی حالت کی بدنصیبی بظاہر دیکھی میں نے کہ پیوند پر پیوند لگاتا تھا
ولقمہ لقمہ ہمی اندوخت ولم از ضعف حالش بہم بر آمد ومروّت ندیدم در چناں حالے
اور لقمہ لقمہ جمع کرتا تھا، میرا دل اس کے کمزور حال سے بھر آیا، مروّت نہ سمجھی میں نے ایسے حال میں،
ریشِ درویش را بملامت خراشیدن ونمک پاشیدن پس با خود گفتم۔
فقیر کے زخم کو ملامت کے ذریعہ چھیلنا اور نمک چھڑکنا، پس اپنے دل ہی دل میں کہا میں نے

﴿مثنوی﴾

حریفِ سفلہ در پایان مستی نیندیشد ز روزِ تنگدستی

کمینہ حریف ہے بحالتِ مستی نہیں سوچتا ہے وہ روزِ سختی

کمینہ ساتھی انتہائی مستی میں نہیں سوچتا تنگدستی کے دن کو

درخت اندر بہاراں برفشاند زمستاں لا جرم بے برگ ماند

ثمر جو درخت دیں بحالتِ بہاراں جاڑوں میں پت جھڑ ہیں بے بہاراں

درخت موسمِ بہار میں پھل جھاڑتا (لٹاتا) ہے جاڑوں میں یقیناً پت جھڑ رہتا ہے

تشریح الفاظ: فکیف: لفظ عربی، پس کس طرح، در صدر مروّت: یعنی بر مقام صدر مروّت، مروّت کے اونچے مقام، عقد: لڑی، لغوی معنی باندھنا، بیع، شراء، و نکاح کے ایجاب و قبول کو بھی عقد بیع و عقد نکاح کہتے ہیں کہ وہاں بھی بیع اور نکاح کو باندھنا اور مضبوط کرنا ہوتا ہے، فتوّت: جوانمردی، در افواہ عوام: دَر بمعنی بر، افواہ: جمع فوہ کے معنی منہ مراد زبان، عوام: عام لوگ، عوام میں بہ نسبت عام کے زیادہ مبالغہ ہے یعنی میرے انعام اور سخاوت کا ذکر عام لوگوں کی زبانوں پر واقع اور جاری ہے، علم شد: مشہور ہوا، بند نہادن: کسی چیز کو بند اور مقید کرنا، مہر لگانا، بند کے بہت معنی آتے ہیں: قید، گرہ، جوڑ، کشتی کا داؤ، نیز فارسی کا حاصل مصدر ہے، از بستن: بمعنی بندش، بند، زنجیر، عبارت اس طرح ہے: نشاید کہ بند نہد بر درم، یعنی گرہ لگائے درم پر، بند کرے درم کو اور انھیں خرچ نہ کرے، بروں شد: باہر ہوا، پھیل گیا، مشہور ہو گیا گلی میں، عبارت اس طرح ہے: نتوانی کر در بندی، نہ طاقت رکھے گا تو کہ بند کرے تو دروازہ، یعنی بند نہ کر سکے گا تو دروازہ، برو: کسی کے اوپر، دمِ گرم من: میرا گرم سانس، مراد نصیحت کی بات، در آہن سرد وے: اس کے ٹھنڈے لوہے میں، مراد اس کا سخت دل، مناصحت: نصیحت کرنا، ترک کردم: چھوڑ دی میں نے، ترک کا تعلق فعل کردم سے ہے، روی از مصاحبت: چہرہ مصاحبت سے اس کے پاس سے پھیر لیا۔ معلوم ہوا سعدی اس کے یہاں عارضی طور سے مقیم ہوں گے۔ قولِ حکماء را کار بستم: یعنی بر قولِ حکیماء عمل کردم، عقلمندوں کی بات پر عمل کیا میں نے، اگر چہ دانی، بگو، خیرہ سر: متکبر، یا حیران، سرگرداں، یا خودرو، بدو پائے: دونوں پیروں کے ساتھ جکڑا ہوا زنجیر میں دست بر دست زدن: ہاتھ پر ہاتھ مارنا، مسلنا، کنایہ ہے افسوس کرنے سے، تا پس از مدتے: ایک مدت کے بعد، آنچہ اندیشۂ من بود: جو مجھے ڈر تھا، از نکبت حالش: از بیانیہ، یعنی نکبت: مصیبت، اس کا مصیبت زدہ حال، بصورت:

ظاہر میں، پارہ پارہ: پیوند پر پیوند سیلا تھا، در پایان مستی: انتہائی مستی میں، زروز تنگدستی: ز زائد ہے، حریف: ساتھی، ہم پیشہ، یا ایک ساتھ شراب پینے والے، ایک دوسرے کے ساتھی اور حریف ہیں، بہارِ باراں۔ بے برگ: بے پتے کے، پت جھڑ، در بہاراں: موسم بہار میں، الف نون در بہاران زائد ہے۔ (بہارِ بہاراں شرح فارسی گلستاں)

بہارِ بہاراں میں ہے کہ بے عقل مثل حیوانات اور نباتات کے ہیں۔ انسان وہ ہے جو ہر وقت محتاط اور دونوں جہان کے کاموں میں ہوشیار رہے؛ تاکہ آفاتِ زمانہ سے برکنار رہے۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ جو آدمی نوعمری میں تربیت سے محروم رہے گا وہ جوانی میں مالدار ہو کر برے برے کاموں میں ملوث ہو جائے گا اور اپنی جہالت سے کسی کی نہ سنے گا اس کو سمجھانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ نیز بے راہ روی اور فضول خرچی کا نتیجہ وہ ہوگا جو اس صاحبزادے کا ہوا، لہٰذا جو دولت آئے بے جا نہ اُڑائے اور غلط راہ سے بچے۔

حکایت

پادشاہے پسرے را بادیبے داد وگفت تربیتش چناں کن کہ یکے از فرزندانِ خود را سالے

ایک بادشاہ نے اپنا ایک لڑکا ایک ادیب کو دیا اور کہا: اس کی ایسی تربیت کر جیسی اپنے لڑکوں میں سے کسی ایک کی، ایک سال

بر وسعی کرد وبجائے نرسید وپسران ادیب در فضل وبلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را

اس پر کوشش کی اور کسی جگہ تک نہ پہنچا اور ادیب کے لڑکے کمال اور بلاغت میں منتہی ہو گئے (کامل ہو گئے)، بادشاہ نے دانشمند کی

مواخذت کرد ومعاتبت فرمود کہ خلاف کردی ووفا بجانیاوردی گفت بررای خداوندِ روئے زمین

گرفت کی اور ناراضگی فرمائی (ظاہر کی)، کہ وعدہ خلاف کیا تو نے اور پورا نہ کیا تو نے، اس نے کہا کہ روئے زمین کے بادشاہ پر

پوشیدہ نماند کہ تربیت یکسان ست ولیکن طبائع مختلف۔

پوشیدہ نہ رہے کہ تربیت تو یکساں ہے اور لیکن بچوں کی طبیعت الگ الگ ہیں۔

قطعہ

گرچہ سیم وزر زسنگ آید ہمی	**در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم**
گرچہ پتھروں سے ہی نکلے زر و سیم	لیک ساروں میں نہیں ہے زر و سیم
اگرچہ چاندی وسونا پتھر سے نکلتا ہے	لیکن تمام پتھروں میں نہیں ہوتا سونا اور چاندی

برہمہ عالم ہمی تابد سہیل — جائے انباں میکند جائے ادیم

ساری دنیا پر چمکتا ہے سہیل — ایک جا نری بنے ایک جا ہے ادیم

ساری دنیا پر چمکتا ہے سہیل — ایک جگہ نری بناتا ہے ایک جگہ دھوڑی

تشریح الفاظ: ادیبے: یے وحدت کی، ایک ادیب، ادب دینے والا، تربیت: کسی کو مہذب بنانا، بجائے نہ رسید: کسی جگہ کسی مرتبہ پر نہ پہنچا، اسے کچھ حاصل نہ ہوا، فضل: بزرگی، ہنر: کمال، بلاغت: مقتضائے حال کے موافق بات کرنا، جیسا سامنے کا آدمی ہے اس کے حساب سے بات کرنا، ایسے طریقہ سے بات کرنا جو سننے والے کو اچھا لگے، منتہی شد: منتہی ہو گئے، کامل ہو گئے، مؤاخذت: گرفت یا کسی کی پکڑ کرنا، معاتبت فرمود: ناراضگی فرمائی یعنی ظاہر کی، یا ناراض ہوا، خلاف کردی: بہارِ بہاراں میں خلاف سے پہلے لفظ شرط ہے، لیکن اگر لفظ وعدہ ہو تو یہ بھی مناسب ہے، یعنی وعدہ خلاف کیا تو نے کہ شروع میں بادشاہ سے اسے کچھ سکھانے کا وعدہ کیا ہوگا، وفا بجا نیاوردی: وفا بجا آوردن، بمعنی پورا کرنا، تربیت الخ: یعنی استاد کی تعلیم و تربیت سب بچوں کے لیے یکساں اور برابر ہے، لیکن تعلیم و تربیت حاصل کرنے میں طباع بچوں کی طبیعت مختلف اور الگ الگ ہیں، سیم وزر سنگ آید ہمی: وزن شعری کی وجہ سے ہمی بعد میں آیا بجائے آید کے شروع کے بمعنی استمرار ہے، یا لفظ ہمی زائد ہے۔ بہارِ بہاراں میں کہا کہ بعض پتھروں کو آگ میں تپا کر کسی سے لوہا، چاندی اور سونا نکالتے ہیں، مگر یہ عجیب ہے، مشہور یہ ہے کہ سونا، چاندی اور لوہا مستقل دھات ہیں اور اپنے کانوں میں سے ازخود نکلتے ہیں اور پیدا ہوتے ہیں، در ہمہ سنگے: لفظ ہمہ جب بجائے ہر کسی لفظ پر آئے تو یے وحدت کی بڑھاتے ہیں۔ سکندر نامہ میں ایک جگہ ہے: ہمہ صورتے پیش فرہنگ ورائے بنقاش صورت بود رہنما، تمام صورتیں سمجھدار اور صاحب رائے کے سامنے تصویر بنانے والے کے لیے رہنما ہوتی ہیں کہ انھیں دیکھ کر ہی تو بناتا ہے، انباں: نری، ادیم: دھوڑی، سہیل: ایک ستارہ ہے۔ بہارِ بہاراں میں اس کی عجیب بات لکھی، ملاحظہ ہو، نیز حاشیہ گلستاں مترجم، سہیل: ایک روشن ستارے کا نام ہے، بجانب جنوب طلوع ہوتا ہے گرمیوں میں دن کو طلوع ہوتا ہے اور سردی میں رات کو نکلتا ہے، لہٰذا گرمیوں میں نظر نہیں آتا، جاڑوں میں دکھائی دیتا ہے، اس کے ظاہر ہونے کا زمانہ جب ہے کہ سورج برج اسد میں سترہویں درجہ پر پہنچتا ہے، سہیل تمام زمانے اور جگہ میں نہیں ہوتا، مگر بہ لحاظ اکثر جگہ ہمہ عالم کہا یہ پہلے ملک یمن میں نکلتا ہے کہ یہ ملک دوسرے ملکوں سے بلند جگہ میں ہے، یمن کے باشندے بلند مقاموں پر چالیس روز تک چمڑا وغیرہ پھیلاتے ہیں۔ سہیل کی تاثیر سے اس میں رنگ اور خوشبو پیدا ہو جاتی ہے، اس چمڑے کو انبان اور نری کہتے ہیں جو عمدہ چمڑا ہوتا ہے۔ اور بعض چمڑا ویسا ہی رہ جاتا ہے نہ اس میں رنگ ہوتا ہے نہ خوشبو؛ بلکہ بو ہوتی ہے، اس کو ادیم اور دھوڑی کہتے ہیں۔ یہ تو ان چمڑوں کی صلاحیت کی بات ہے، سہیل تو دونوں جگہ پر یکساں طلوع اور نمودار ہوتا ہے۔ اس حکایت کا

مقصد اور نتیجہ یہ نکلا کہ استاد کی تعلیم و تربیت سب کے لیے برابر ہے، لیکن بچوں کی استعداد اور طبیعت کے مختلف ہونے سے انھیں فائدہ اور اثر بھی کم زیادہ ہوتا ہے، استاد کو ملامت نہ کرنا چاہئے۔

حکایت

یکے را شنیدم از پیرانِ مربی کہ مریدے را ہمی گفت چنانکہ تعلُّقِ خاطرِ آدمی است بروزی

ایک کو سنا میں نے تربیت کرنے والے پیروں میں سے ایک مرید سے کہہ رہے تھے جیسا آدمی کے دل کا تعلق ہے روزی سے

اگر بروزی دِہ بودے بمقام از ملائکہ در گذشتے

اگر (ایسا) روزی دینے والے کے ساتھ ہوتا مرتبہ میں فرشتوں سے گزر جاتا (آگے بڑھ جاتا)۔

قطعہ

فراموشت نکرد ایزد دراں حال
نہیں بھولا تجھے جب بھی تیرا رب
تجھے فراموش نہ کیا خدا نے اُس حال میں

کہ بودی نطفۂ مدفون ومدہوش
کہ جب نطفہ تھا تو مدفون ومدہوش
جب کہ تھا تو نطفہ چھپا ہوا اور بے ہوش

روانت داد وطبع وعقل وادراک
تجھے دی روح، طبیعت، عقل وادراک
تجھے جان دی اور طبیعت اور عقل اور سمجھ

جمال ونطق ورای وفکرت وہوش
جمال ونطق رائے اور فکر وہوش
خوبصورتی اور گویائی اور تدبیر اور فکر اور ہوش

دہ انگشتت مرتب کرد بر کف
ہتھیلی پہ بنائی انگلی دس خوب
دس انگلی باترتیب بنائی ہتھیلی پر

دو بازویت مرتب ساخت بردوش
دو بازو ہیں لگائیں خوب بر دوش
دو بازو لگائے تیرے کندھے پر

کنوں پنداری اے ناچیز ہمت
اب سمجھتا ہے اے ناچیز ہمت
اب گماں کرتا ہے تو اے کم ہمت

کہ خواہد کردنت روزے فراموش
وہ تیری روزی کردے فراموش
کہ وہ فراموش کردے گا تیری روزی (دینے کو)

تشریح الفاظ: یکے از پیرانِ مربی: یکے کا تعلق پیرانِ مربی سے، را: کو، محاوری ترجمہ ہوگا: ایک مربی تربیت کرنے والے پیر کے بارے میں، شنیدم: سنا میں نے، یکے را الخ: شنیدم فعل با فاعل کا مفعول ہے، کہ

مریدے: کہ بیانیہ، یہاں سے بیان ہے شنیدن کا، یعنی یہ سنا کہ مرید ایسے ایسے کہہ رہا تھا، خاطر: طبیعت، دل، یہاں زیادہ موزوں دل ہے، آدمی زاد: دراصل آدمی زادہ تھا، آدمی کا جنا ہوا، یعنی انسان، بمقام: درمرتبہ ورتبہ، ملائکہ: جمع ملک کی، بمعنی فرشتے، درگزشتے: درزائد، گزرجاتا، بڑھ جاتا، فراموشت الخ: ت ضمیر مفعول بہ فراموش کا، تعلق نکرد سے ہے، یعنی فراموش نکردت، فراموش نہ کیا تجھے اس حال میں، مدفون: دفن شدہ، پوشیدہ، مدہوش: جسے کچھ ہوش نہ ہو، روانت الخ: رواں: روح، ت ضمیر مفعول کی، طبع: طبیعت، ادراک: سمجھ، جانکاری، جمال: خوبصورتی، نطق: قوتِ گویائی، رائے: تدبیر، فکر: سوچ، دہ انگشت الخ: دس انگلی، مرتب کردن: بالترتیب سلیقہ سے کسی چیز کو بنانا، ظاہر ہے پانچ انگلی ایک ہاتھ میں کس ترتیب سے بنی ہیں، ساری ایک سی ہوتی اگر لمبائی اور موٹائی میں، پھر یہ بات نہ ہوتی جواب ہے، مرتب ساختن: کے معنی تیار کرنے اور بنانے کے ہیں، دوبازویت: ت ضمیر کا تعلق دوش مضاف سے ہے اور "ت" مضاف الیہ، دوبازولگائے، بنائے تیرے کندھے پر، بازو میں لگانے کا ترجمہ زیادہ مناسب ہے، ناچیز ہمت: کم ہمت، خواہد کردنت: ت ضمیر مضاف الیہ، روزی مضاف، کیا تو سمجھتا ہے کہ خدا تیری روزی تجھے روزی دینا بھول جائے گا؟ ہرگز نہیں۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ہر آدمی کو چاہئے کہ وہ یہ سمجھے کہ ہر حال میں حق تعالیٰ روزی دینے والا اور بندوں کے حال کی خبر گیری کرنے والا ہے اور بندہ ہمیشہ اس کے لطف وکرم کا اُمیدوار ہے، گو اسباب کے درجہ میں ضرور روزی تلاش کرے کہ دنیا دارالاسباب ہے۔

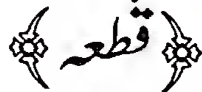
حکایت

اعرابی را دیدم کہ پسر را ہمی گفت یَا بُنَیَّ اِنَّکَ مَسْئُوْلٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِمَاذَا اکْتَسَبْتَ

ایک اعرابی کو دیکھا میں نے کہ جو لڑکے سے کہہ رہا تھا: اے بیٹے! بیشک تجھ سے سوال ہوگا قیامت کے دن کہ تو نے کیا کمایا

وَلَا یُقَالُ بِمَنْ انْتَسَبْتَ یعنی ترا خواہند پرسید کہ ہنرت چیست ونگویند پدرت کیست۔

اور نہ کہا جائے گا کس سے منسوب ہے تو، یعنی تجھ سے نہ پوچھیں گے کہ تیرا ہنر کیا ہے اور نہ کہیں گے: تیرا باپ کون ہے؟



جامۂ کعبہ را کہ می بوسند | او نہ از کرم پیلہ نامی شد
کعبہ کے کپڑے کو چومتے ہیں لوگ | وہ نہ ریشم کے کیڑے سے نامی ہوا
کعبہ کے غلاف کو جو چومتے ہیں لوگ | وہ ریشم کے کیڑے کی وجہ سے نہیں مشہور ہوا

با عزیزے نشست روزے چند   لا جرم ہمچو او گرامی شد

پاس عزت دار کے تھا چند روز   جیسا وہ ایسا گرامی یہ ہوا

ایک عزت دار کے ساتھ بیٹھا (رہا) چند دن   یقیناً اس کی طرح باعزت ہوا

تشریحِ الفاظ: اعرابی: دیہاتی، بدو، یا بُنیّ: اے میرے بیٹے، إنّك مسئول إلخ: بیشک تجھ سے سوال کیا جائے گا قیامت کے دن، ماذا اکتسبت: کیا نیکی کی تونے، وَلا یقال: اور نہ پوچھا جائے گا کس سے منسوب ہے، مطلب ہے وہاں نسب کام نہ آوے گا؛ بلکہ عمل نیک، بھلے سے کیسا بھی گھٹیا نسب ہو، کہاں ابوجہل اور ابولہب سا انسب خاک میں مل گیا اور کہاں حضرت بلالؓ، اللہ تیری شان، کرم پیلہ: ریشم کا کیڑا، نامی: مشہور، عزیزے: ایک عزت والے کے ساتھ، یعنی دیوارِ کعبہ سے چمٹا رہا اس لئے باعزت ہوا اور اُترے ہوئے غلاف کے ٹکڑے لوگ احتیاط سے رکھتے اور انھیں چومتے ہیں، لاجرم: یقیناً، ہمچوں او: مرکب اضافی، اس کی طرح یعنی کعبہ کی طرح، گرامی شد: باعزت ہوا۔ فائدہ ومقصد حکایت یہ ہے نسبی شرافت پر اعتماد کر کے نجات کی اُمید نہ رکھنی چاہئے، قیامت کے دن اپنے اعمالِ صالحہ کام آویں گے نہ کہ خاندانی شرافت، اِلا یہ کہ اپنے کسی خاندانی ولی اور برگزیدہ بندے کی سفارش سے نجات ہو جائے تو اور بات ہے، لہٰذا نسبی شرافت والی اولاد کو اخلاقِ حمید اور صفاتِ ستودہ کے حاصل کرنے میں تساہل اور تغافل نہ برتنا چاہئے، ورنہ آج کل ایسی اولاد ناز ونخرے میں بیکار ہو کر رہ جاتی ہے۔

حکایت

در تصانیف حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادتِ معہود نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشائے

حکماء کی تصانیف میں بیان کیا ہے انھوں نے کہ بچھو کی پیدائش مقررہ طریقے پر نہیں، جس طرح دوسرے جانوروں کی؛ بلکہ

مادر را بخورند و شکمش را بدرند وراہِ صحرا گیرند وآں پوستہا کہ در خانۂ کژدم

وہ ماں کی آنتیں وغیرہ کھاتے ہیں اور اسکے پیٹ کو پھاڑتے ہیں اور جنگل کی راہ لیتے ہیں اور وہ کھالیں جو بچھو کے سوراخ میں

بینند اثر آنست بارے ایں نکتہ پیشِ بزرگے ہمی گفتم گفت دلِ من برصدقِ ایں سخن گواہی میدہد

دیکھتے ہیں اسی کا اثر ہے، ایک بار یہ نکتہ ایک بزرگ کے سامنے کہہ رہا تھا میں، وہ بولے: میرا دل اس بات کی سچائی پر گواہی دیتا ہے

وجز چنیں نشاید بود در حالت خردی با مادر وپدر چنیں معاملت کردہ اند لاجرم در بزرگی چنیں مقبول ومحبوب اند۔

اور اس کے سوا نہ چاہئے ہونا بچپن کی حالت میں اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسا معاملہ کیا (اسی وجہ سے) یقیناً بڑے ہونے کی حالت میں ایسے مقبول اور محبوب ہیں کہ جو دیکھے جوتے اور پتھر سے خبر لیتے ہیں۔

قطعہ

پسرے را پدر وصیت کرد — کاے جواں مرد یاد گیر ایں پند

کی ایک بیٹے کو وصیت باپ نے — یاد کرلے اے جواں یہ میری پند

ایک لڑکے کو باپ نے وصیت کی — کہ اے جواں مرد یاد کر یہ نصیحت

ہر کہ با اہلِ خود وفا نکند — نشود دوست روی دانشمند

ساتھ اپنوں کے وفا جو نہ کرے — دوست نہ ہو روبروئے عقلمند

جواپنوں کیساتھ (اپنے گھر والوں کیساتھ) وفانہیں کرتا — نہ ہوگا دوست عقلمند کی نظر میں

مثل: کژدم را گفتند چرا بزمستاں بدر نمی آئی گفت بتابستانم چہ حرمت ست کہ

مثل: بچھو سے لوگوں نے کہا: کیوں سردیوں میں باہر نہیں آتا تو؟ اس نے کہا: گرمیوں میں ہی کیا عزت ہے جو

بزمستاں نیز بیروں آیم۔

جاڑوں میں بھی باہر آؤں۔

تشریح الفاظ: تصانیف: جمع تصنیف کی، لکھی ہوئی کتاب، آوردہ اند: محاوری ترجمہ ہے: بیان کیا ہے انھوں نے یعنی حکیموں نے اپنی کتابوں میں، کژدم را ولادت: را: علامت اضافت، یعنی ولادت کژدم، بچھو کی ولادت، معہود: مقررہ طور پر نہیں جیسا عام جانوروں کی ہے، احشاء: جمع حشاء کی، سینہ و پیٹ کے اندر کی چیز، جیسے: آنت، گردہ وتلی وغیرہ، پوستہا: جمع پوست کی، کھال، درخانہ: گھر میں، یعنی سوراخ میں، درخردی: بچپن میں، دربزرگی: بڑے ہونے کی حالت میں، مراد چلنے پھرنے کی حالت میں، ایک شبہ اور اس کا جواب: بامادر و پدر ازخ: اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسا معاملہ کیا کہ پیٹ پھاڑ کر نکلا، پیٹ پھاڑنے کا معاملہ ماں کے ساتھ کیا نہ کہ باپ کے، جواب: ماں کو مارنے سے تو باپ کو بھی بیحد تکلیف ہوتی ہے، گویا وہ زندہ ہی مرگیا، یا ایسے معاملے سے مراد بے وفائی اور ظلم وزیادتی ہے، اس صورت میں بے وفائی اور ظلم دونوں کے ساتھ ہوگا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اپنے والدین اور محسنین اور بزرگوں اور اساتذہ کے ساتھ وفاداری اور خیر خواہی اور حق شناسی کا معاملہ کرنا چاہئے نہ کہ بے وفائی اور ظلم وزیادتی اور احسان فراموشی کا، ورنہ بچھو کی طرح ذلیل وخوار اور دونوں جہاں میں تبہ کار ہوگا۔

حکایت

زنِ درویشے حاملہ بود مدتِ حمل بسر آورد و درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ
ایک فقیر کی بیوی حاملہ تھی، حمل کی مدت پوری ہوگئی، فقیر کے اب تک کوئی لڑکا نہ ہوا تھا، بولا: اگر خدا تعالیٰ
مرا پسرے بخشد جزیں خرقہ کہ پوشیدہ ام ہرچہ در ملکِ من ست ایثارِ درویشاں کنم اتفاقاً
مجھے کوئی لڑکا دیدے سوائے اس گدڑی کے جو پہنے ہوئے ہوں جو کچھ میری ملکیت میں ہے درویش پر قربان کروں گا، اتفاق کی بات
پسر آورد سفرۂ درویشاں بموجبِ شرط نہاد پس از چند سال از سفرِ شام باز آمدم
لڑکا پیدا ہوا، درویشوں کے لیے دسترخوان بچھایا شرط کے مطابق، چند سال کے بعد ملک شام کے سفر سے واپس آیا میں
بمحلت آں دوست بر گذشتم واز چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندانِ شحنہ درست
اِس دوست کے محلّہ سے گزرا میں اور اسکے حال کی کیفیت خبر پوچھی میں نے، (کیسا حال ہے) لوگوں نے کہا: کوتوال کی قید میں ہے
گفتم سبب چیست گفتند پسرش خمر خوردہ وعربدہ کردہ وخونِ کسے ریختہ واز میاں گریختہ
میں نے کہا: وجہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس کے لڑکے نے شراب پی کر لڑائی کی اور کسی کا خون بہایا اور شہر میں سے بھاگ گیا
پدر را بعلت وے سلسلہ در نائے ست وبند گراں برپای گفتم ایں بلائے را وے
اس وجہ سے (باپ کے) طوق گلے میں ہے اور بھاری زنجیر پاؤں میں، میں نے کہا: یہ بلا اِس نے

بحاجت از خدای عزّ وجل خواستہ است۔
اپنی حاجت کی دعا کر کے خدا سے طلب کی ہے۔

قطعہ

زنانِ بار دار اے مردِ ہشیار | اگر وقتِ ولادت مار زایند
حاملہ عورت اے مرد ہوشیار | اگر وقتِ ولادت مار جَن دیں
حاملہ عورتیں اے ہوشیار مرد | اگر ولادت کے وقت سانپ جنیں
ازاں بہتر بنزدیک خرد مند | کہ فرزندانِ ناہموارِ زایند
اس سے اچھا ہے بہ نزدیکِ خردمند | جو بد اولاد نا ہموار جن دیں
اس سے بہتر ہے عقلمند کے نزدیک | جو نالائق لڑکے جنیں

تشریح الفاظ: زنِ درویشے: مرکب اضافی، یے وحدت کی، ایک فقیر کی بیوی، اور یہ حاملہ بود فعل مرکب کا فاعل ہے، وہ حاملہ تھی، مدتِ حمل: حمل کی مدت، یعنی نو ماہ اور کم سے کم چھ ماہ، بسر آورد: آخر ہوئی، پوری ہوئی، اگر خداوند تعالیٰ: شرط ہے اور ایثار درویشاں کنم جزا ہے، اگر خدا مجھے لڑکا دے شرط اور جو کچھ میری ملکیت ہے درویشوں پر قربان کروں گا یہ جزا ہے، خرقہ: گدڑی وفقیری، پرانا موٹا لباس، کفن کی چادر، ایثار: اپنے پر دوسرے کو ترجیح دینا، نیز بمعنی قربان، سفرہ نہاد: دستر خوان رکھا، بچھایا، یعنی دعوت کی، محلت: محلّہ، پڑوس، شحنہ: کوتوال، حاملہ: حمل والی عورت، خمر خوردہ: شراب پی کر یہ حال ہے، عربدہ کردہ: بمعنی عربدہ کرد فعل مرکب کا، بمعنی شراب پی کر لڑائی کی، وخون کسے ریختہ: اور کسی کا خون بہایا، یہ معطوف ہے عربدہ کرد پر، یعنی شراب پی کر لڑائی کی اور کسی کو قتل کیا، عربدہ: لڑائی، مار: سانپ۔

اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ بری اولاد سے تو بے اولاد اچھے، اور یہ جو کہا کہ بری اولاد کے جننے سے تو یہ اچھا کہ سانپ جنیں یہ بطور مبالغہ ہے۔ ایک نکتہ کی بات: یہ جو کہا کہ چند سال کے بعد جب شام کے سفر سے واپس ہوا میں اور چند کا اطلاق ۲ر سے ۹ر تک کے عدد پر ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ نو سال کی مدت میں وہ لڑکا اس قابل نہ ہوگا کہ شرابی ہو کر قاتل بنے، اس لیے یہاں چند سے مراد کتنے ہی سال لینا زیادہ مناسب ہوگا، یا یوں کہا جائے کہ اُس بچہ کے کچھ ہوشیار ہونے کے بعد سفر کیا ہو اور پھر چند سال بعد واپس ہوئے، فافهمْ إنَّهٗ عجيب.

حکایت

طفل بودم کہ بزرگے را پرسیدم از بلوغ گفت در کتب مسطور ست کہ سہ نشان دارد

بچہ تھا میں، ایک بزرگ سے پوچھا میں نے بالغ ہونے کی بابت، اُس نے کہا کہ کتابوں میں لکھا ہے تین علامت ہیں:

یکے پانژدہ سالگی ودوم احتلام وسوم برآمدنِ موئے زہار اما در حقیقت یکنشان دارد وبس آنکہ

(۱) پندرہ سال کا ہونا (۲) احتلام (۳) ناف کے نیچے بالوں کا نکلنا، لیکن حقیقت میں اُس کی ایک نشانی ہے اور بس، وہ یہ ہے کہ

در رضائے خدائے عزوجل بیش ازاں باشی کہ در بند حظ نفس خویش و ہر کہ درو ایں صفتہا موجود

خدائے عزوجل کی رضا ڈھونڈنے میں اس سے زیادہ ہے تو جتنا کہ اپنے نفس کی خواہش کی فکر میں اور جس میں کہ یہ صفتیں موجود

نیست نزدِ محققان بالغ نشمارندش۔

نہیں اپنے نزدیک محققین بالغ نہ سمجھیں گے اُس کو۔

قطعہ

بصورت آدمی شد قطرۂ آب　کہ چل روزش قرار اندر رحم ماند

ہوا ہے آدمی ایک قطرۂ آب　کہ چالیس دن رحم میں تھا قرار

آدمی کی صورت ہوگیا (بن گیا) پانی (منی) کا قطرہ　جب کہ چالیس دن اس کو قرار رہا رحم مادر میں

وگر چل سالہ را عقل وادب نیست　بہ تحقیقش نشاید آدمی خواند

اگر چالیس سالہ بے عقل ہو　اسے پھر آدمی کہنا ہے بیکار

اور اگر چالیس سال کے آدمی کو بھی عقل وادب نہیں　تو حقیقت میں اُس کو نہ چاہئے آدمی کہنا

قطعہ

جوانمردی ولطف ست آدمیت　ہمیں نقشِ ہیولانی مپندار

جواں مردی ولطف ہے آدمیت　نہ یہ جسمانی نقشہ سمجھو زنہار

جوانمردی اور مہربانی (کا نام ہے) آدمیت　اسی جسمانی نقش ونگار کو نہ سمجھو

ہنر باید کہ صورت می تواں کرد　بایوانہا در از شنگرف وزنگار

ہنر چاہئے کہ تصویریں تو دنیا　بنائیں محلوں میں سنگرف وزنگار

ہنر چاہئے کیونکہ تصویر تو بنائی جاسکتی ہے　محلوں میں سنگرف اور زنگار سے

چو انسان را نباشد فضل واحساں　چہ فرق از آدمی تا نقشِ دیوار

جو انسان میں نہ ہو فضل ونہ احسان　فرق کیا آدمی اور بیچ دیوار

جب انسان میں نہ ہیں بزرگی اور احسان کی صفت　پھر کیا فرق ہے آدمی اور دیوار کے نقش وتصویر میں

بدست آوردن دنیا ہنر نیست　یکے را گر توانی دل بدست آر

حصولِ دنیا نہ جانو ہنر ہے　کسی کی ہوسکے دل جوئی کر یار

دنیا کا حاصل کرنا ہنر نہیں ہے　کسی کی اگر ہوسکے دل جوئی کرلے

تشریح الفاظ: بلوغ: پہنچنا، مرادی معنی بالغ ہونا، زمانہ بلوغ سے مراد وہ زمانہ جو بچپن ختم ہو کر شروع

جوانی کا دور جو پندرہ سال کا زمانہ ہے، پانژدہ سالگی: پندرہ سال کا ہونا، سالگی میں گ ہ کے بدلے ہے، دراصل پانژدہ سالہ بود، کتب: جمع کتاب کی، مسطور: لکھا ہوا، احتلام: خواب دیکھنا اسبابِ جماع اور خواب کے ساتھ، موئے زہار: ناف کے نیچے کے بال، در بند حظ نفس: بند: فکر، قید، صفتہا: جمع صفت کی، یعنی بات، محققاں: جمع محقق کی، تحقیقی بات کرنے والا، کسی چیز کی گہرائی میں پہنچنے والا، بصورت: در شکل آدمی، یعنی آدمی کی شکل میں، یعنی آدمی، شد: ہوگیا، بن گیا، قطرۂ آب: پانی یعنی منی کا قطرہ، نقش ہیولانی: مراد شکل انسانی ہے، ہیولانی: میں نون زائد ہے، جیسے ربانی دھقانی میں، جوانمردی: مروّت و ہمت، یعنی انسانیت شکل انسانی کا نام نہیں بلکہ محققین کے نزدیک اچھے اخلاق و ہنر اور اچھے کردار کا نام ہے، صورت می تواں کرد: یعنی تصویر بنائی جاسکتی ہے، بایوانہا: جمع ایوان کی محل، ب: بمعنی در، محلوں میں، شنگرف: سرخ رنگ کی دھات جو گندھک اور پارے کی آمیزش سے بنتی ہے، زنگار: نیلا تھوتھا، جو تانبے آکسیجن اور گندھک سے مل کر بنتا ہے، یعنی ہنر اور کمال کی ضرورت ہے، ظاہری اچھی صورت تو مکانوں میں ایک ایک خوبصورت رنگ برنگی بنائی جاسکتی ہے۔ آگے بتا رہے ہے کہ جب انسان میں فضل یعنی علم و معرفت اور ہنر اور احسان دوسرے کے ساتھ اچھائی کرنا، یہ صفات نہ ہوں پھر ایسے آدمی کی صورت اور دیوار میں کیا فرق ہے، دونوں برابر ہیں، بدست آوردن: حاصل کرنا، دنیا: مراد مال و دولت، دنیا مال و دولت حاصل کرنے کا نام ہنر اور کمال نہیں، دل بدست آوردن: کسی کی دلجوئی کرنا، یہ ہے کمال اور ہنر کی بات۔ حکایت کا مقصد ہے کہ انسان کو چاہئے کہ اخلاقِ حسنہ سیکھے اور اپنے اندر ہنر اور کمال پیدا کرے۔ (بہارِ باراں)

سالے نزاعے میانِ پیادگانِ حجاج افتادہ بود و داعی ہمدراں سفر پیادہ بود انصاف، در سر و روی ہم افتادیم

ایک سال جھگڑا پیدل حاجیوں میں ہوا اور دعاگو بھی اس سفر میں پیدل تھا، اور انصاف کی بات یہ ہے کہ ایک دوسرے سے اُلجھ گئے ہم

و دادِ فسوق وجدال دادیم کجاوہ نشینے را دیدم کہ با عدیلِ خویش می گفت یا للعجب

اور جھگڑے اور مار پیٹ کا حق ادا کیا ہم نے ایک کجاوہ نشین کو دیکھا میں نے کہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا: اے تعجب! تعجب کی بات ہے

پیادۂ عاج عرصۂ شطرنج را بسر می برد فرزین می شود یعنی بہ ازاں می شود کہ بود و پیادگانِ حاج

کہ شطرنج کا پیادہ جب شطرنج کو طے کرتا ہے فرزین (وزیر) بن جاتا ہے، یعنی بہتر اس سے بن جاتا ہے جو تھا اور پیدل حاجیوں

بادیہ را بسر بردند و بتر شدند۔

نے جنگل کو طے کیا اور پہلے سے بھی بدتر ہو گئے۔

قطعہ

از من بگوی حاجئ مردم گزائے را | کو پوستینِ خلق بآزار می درد
جا کہہ دے ظالم حاجی کو تو یہ | عیب گوئی جو کرے بہر آزار
میری طرف سے کہہ! لوگوں کو ستانیوالے حاجی سے | جو لوگوں کی برائی کرتا ہے ستانے کے لیے
حاجی تو نیستی شترست از برائے آنکہ | بیچارہ خار می خورد وباری برد
تو نہ حاجی بلکہ تیرا اونٹ یوں | جھاڑ کھاکر بھی اُٹھاتا ہے وہ بار
حاجی تو نہیں بلکہ تیرا اونٹ ہے اس لیے کہ | بیچارہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ ڈھوتا ہے

تشریحِ الفاظ: نزاع (ع): جھگڑا، میان پیادگان حجاج: درمیان، پیادہ کی جمع پیادگان، حاجی کی جمع حجاج، یعنی پیدل حج کرنے والوں کے درمیان، افتاد: واقع ہوا، داعی: دعا گو، یہ تواضع اور انکساری کی خاطر اپنے لیے بولا، انصاف: انصاف کی بات، درسرورافتادن: ایک کا دوسرے کے ساتھ جھگڑنا، اُلجھنا، دادے چیزے دان: کسی چیز کا حق ادا کرنا، دادفسوق وجدال دادیم: یعنی جھگڑے، لڑائی اور مار پیٹ کا حق ادا کیا ہم نے (خوب لڑے ہم)، فسوق: برائی، خصومت، جدال: جھگڑا، ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھا پائی کرنا، قرآن میں ہے: فَلَا رَفَثَ وَ لَا فُسُوْقَ وَ لَا جِدَالَ فِي الْحَجِ یعنی حج میں نہ جماع ہے نہ کسی طرح کی برائی اور نہ جھگڑا ہے، عدیل: اونٹ پردائیں اور بائیں طرف کجاوہ میں بیٹھنے والے ایک دوسرے کے عدیل کہلاتے ہیں، عرصہ: میدان، یہاں مراد شطرنج کا میدان، بساط ہے، فرزین: شطرنج کا وزیر، حاج: اسم فاعل، حج کرنے والا، بادیہ: جنگل، پیادہ: شطرنج کے ایک نرد گٹکے کا نام ہے، پیادہ عاج: ہاتھی دانت کا بنا ہوا پیادہ شطرنج کا، مردم گزائے: اسم فاعل سماعی، لوگوں کو کاٹنے والا، ستانے والا، پوستین خلق دریدن: لوگوں کی کھال پھاڑنا، یعنی ان کی عیب جوئی اور عیب گوئی کرنا، خار: کانٹا، بار: بوجھ۔

نکتہ: جنگل بیابان میں اونٹ کا چارہ اکثر خاردار درخت کے پتے ہوتے ہیں، اس لیے کہا: خارمی خورد، حاجی تو نیستی، شترست: حاجی تو نہیں ہے؛ بلکہ تیرا اونٹ ہے، لفظ ''بلکہ'' شتر سے پہلے محذوف ہے۔ (بہارِ بہاراں)

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ جب خود سے کوئی نیک کام سرزد ہو تو خود کو بڑا، دوسرے کو حقیر نہ جانے، کیا معلوم وہ عمل قبول ہے یا نہیں؟

حکایت

ہندوئے نفط اندازی می آموخت حکیمے گفت ترا کہ خانہ نئین ست بازی نہ اینست۔

ایک ہندو نفط اندازی سیکھتا تھا، ایک عقلمند نے کہا (اس سے) جبکہ تیرا گھر نرسل ہے یہ کھیل (تیرے لیے) مناسب نہیں ہے۔

بیت

تا ندانی کہ سخن عین صوابست مگو | انچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگو

بات جب تک ٹھیک نہ ہو تو نہ کہہ | ایسے ہی گر نہ جواب ہو تو نہ کہہ

جب تک نہ جانے تو کہ بات بالکل درست ہے تو نہ کہہ جو بات جانے تو کہ اچھی نہیں ہے اسکا جواب مت کہہ

تشریح الفاظ: ہندوے: کافر، غلام، چور، نفط اندازی: نفط پھینکنا، نفط ایک قسم کا تیل ہے جو آگ لگانے کے لیے دشمنوں کے گھروں پر پھینکتے ہیں، نئین: نے کا بنا ہوا گھر، یعنی گھاس پھونس کا گھر، جیسے چھپر سے بنا ہوا گھر۔

حکایت کا مقصد: موقع محل دیکھ کر بات کرنا چاہئے، اور اسی طرح جو کام کرو دیکھ لو یہ میرے لیے مناسب بھی رہے گا یا نہیں، اگر نہیں تو ہرگز نہ کرنا چاہئے۔

حکایت

مرد کے را چشم درد خاست پیش بیطارے رفت تا دوا کند بیطار ازانچہ در چشم چہار پایاں

ایک بیوقوف کی آنکھ میں درد اٹھا ہوا ایک حکیم ڈنگر دھور کے پاس گیا؛ تا کہ وہ علاج کرے، حکیم نے وہی دوا جو چوپایوں کی آنکھ میں

میکرد در دیدۂ او کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت بروہیچ تاوان نیست اگر ایں خر نبودے

ڈالتا تھا اسکی آنکھ میں ڈال دی، وہ اندھا ہو گیا، فیصلہ حاکم کے پاس لے گئے، اس نے کہا: اس پر کوئی جرمانہ نہیں، اگر یہ گدھا نہ ہوتا

پیش بیطار نرفتے مقصود ازیں سخن آنست تا بدانی کہ ہر کہ نا آزمودہ را کارِ بزرگ فرماید

مویشیوں کے ڈاکٹر کے پاس نہ جاتا۔ مقصود اس بات سے یہ ہے تا کہ جان لے تو کہ جو آدمی کسی نا تجربہ کار کو بڑا کام فرمائے گا

باآنکہ ندامت بردبنزدیک خردمنداں بخفت رای منسوب گردد۔

(سونپے گا) باوجودیکہ شرمندہ ہوگا، عقلمندوں کے نزدیک کم عقلی کے ساتھ منسوب ہوگا۔

قطعہ

ندہد ہوشمند روشن رای بفرو مایہ کارہائے خطیر

نہ ہی سونپے کوئی عاقل اور فہیم کمینے کو کام اہم اور کبیر

نہ سونپے گا عقلمند سمجھدار کمینے کو بڑے بڑے کام

بوریا باف گرچہ بافندہ است نبرندش بکار گاہِ حریر

بوریا باف گرچہ بافندہ ہے پر کون اس کو رکھے گا خانۂ حریر

بوریا بننے والا اگرچہ بننے والا ہے نہ لے جائیں گے اُسے ریشم کے کارخانے میں

تشریح الفاظ: مردکے را: بیوقوف آدمی، ''ے'' وحدت کی، ایک بے وقوف آدمی، را: علامت اضافت، چشم: مضاف، در: محذوف، ای: درچشم مردک درد خواست، ایک بیوقوف کی آنکھ میں درد، خواست: اُٹھا ہوا، بیطار: جانوروں کا ڈاکٹر، حکومت: انصاف، فیصلہ، داور: حاکم، قاضی، تاوان: جرمانہ، ڈنڈ، خفت رائے: کم عقلی، کار بزرگ: بڑا کام، کارہائے خطیر: بڑے کام، بافندہ: بننے والا، بوریا باف: بوریا بننے والا، کارگاہِ حریر: ریشم بننے کارخانہ۔

مقصود حکایت یہ ہے کہ ہر کام کا ہر آدمی اہل نہیں ہوتا، کام سپرد کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے، اَیا یہ اس کا اہل ہے بھی یا نہیں۔ اور نااہل کو بڑا بلکہ چھوٹا کام بھی نہ سونپنا چاہیئے۔

حکایت

یکے از بزرگانِ ائمہ را پسرے وفات یافت پرسیدند کہ بر صندوقِ گورش چہ نویسیم گفت

بڑے اماموں میں سے ایک امام کا لڑکا وفات پا گیا، لوگوں نے پوچھا کہ اسکی قبر کے صندوق (تعویذ) پر کیا لکھیں ہم؟ کہا:

آیاتِ کتابِ مجید را عزت بیش ازان ست کہ روا باشد بر چنیں جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد

قرآنِ مجید کی آیتوں کی عزت اس سے زیادہ ہے کہ جائز ہووے ایسی جگہ پر لکھنا کہ ایک زمانہ میں گھس جائیں

وخلائق بر و گذرند وسگان بروشاشند اگر بضرورت چیزے نویسند ایں بیت کفایت میکند۔

اور مخلوق اس پر گزرے اور کتے اُس پر موتیں، اگر بالضرور کچھ لکھیں یہ شعر کفایت کرے (کافی ہے)۔

قطعہ

وہ کہ ہرگہ کہ سبزہ در بستاں ‏ بدمیدے چہ خوش بدے دلِ من

واہ جب کہ سبزہ اُگتا باغ میں ‏ میرا دِل خوش ہوتا اس سے نیک ذات

واہ! واہ!! جب کہ سبزہ باغ میں ‏ اُگتا تھا، کیا ہی خوش ہوتا تھا میرا دِل

بگذرائے دوست تا بوقت بہار ‏ سبزہ بینی دمیدہ بر گلِ من

تو گزر اے دوست! تا وقت بہار ‏ سبزہ دیکھے مجھ پر اُگا ہیہات

گزر اے دوست! تا کہ بہار کے وقت ‏ سبزہ دیکھے تو اُگا ہوا میری قبر پر

تشریحِ الفاظ: یکے از بزرگان ائمہ الخ: بزرگان جمع بزرگ کی، بمعنی بڑا، یہاں اضافت صفت کی موصوف ائمہ کی طرف ہے جو جمع ہے امام کی، پسرے مضاف ہے، اور یہ اپنے مضاف الیہ یکے از بزرگاں الخ سے کٹ گیا ہے، اس لیے یے مجہول لائے، اور متقدمین کے کلام میں شائع ہے، یعنی ایک بڑے امام کا لڑکا وفات پا گیا، صندوق: مراد قبر کا تعویذ، اوپری حصہ، بروزگار: ایک زمانے میں، ایک مدت گذرنے کے بعد، سودہ گردد: گھس جائیں گی، خلائق: جمع خلقکی، مخلوق، وہ: مخفف واہ کا، کلمۂ تحسین اور آفرین ہے، یعنی شاباشی، بستان: مخفف بوستان کا، بمعنی باغ، بدے: مخفف بودے کا، ماضی تمنائی بمعنی استمراری ہے، کہ یہ دونوں ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہو جاتی ہیں، بگذر الخ: یعنی میرے مرنے کے بعد اے دوست تو میری قبر پر گزر کر بہار کے موسم میں سبزہ اور ہریالی اُگی ہوئی دیکھے، میری گل یعنی قبر پر، یعنی ایک دن وہ تھا کہ میں باغ کے سبزہ اور ہریالی کو دیکھ کر خوش دل ہوتا تھا اور آج یہ حالت ہے خود میری قبر پر سبزہ اور ہریالی اُگی ہوئی ہے، یہ ہے دنیا کی حقیقت۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ قرآنی آیات کا قبروں پر لکھنا ہرگز مناسب اور جائز نہیں کہ اُنکی بے حرمتی کا سبب ہے۔

حکایت

پارسائے بر یکے از خداوندانِ نعمت گذر کرد کہ بندہ را دست و پائے بستہ عقوبت ہمی کرد و گفت اے پسر

ایک پارسا (نیک) ایک مالدار کے پاس سے گزرا جو اپنے غلام کو ہاتھ اور پاؤں باندھ کر سزا دے رہا تھا، اُس نے کہا: اے بیٹے!

ہمچو تو مخلوقے را خدائے عزّ وجلّ اسیر حکم تو گردانیدہ است و ترا بروے فضیلت دادہ شکر نعمت باری تعالیٰ

تجھ جیسی ایک مخلوق کو خدائے عزوجل نے تیرے حکم کا پابند کیا ہے اور تجھے اُس پر فضیلت دی ہے، باری تعالیٰ کی نعمت کا شکر

بجا آر و چندیں جفا بروے مپسند نباید کہ فردائے قیامت بہ از تو باشد وشرمساری بری۔

بجالا اور اس قدر ظلم اس پرمت پسند کر، نہ چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کل قیامت میں تیرے سے بہتر ہو اور تو شرمندگی اُٹھائے۔

مثنوی

بر بندہ مگیر خشم بسیار	جورش مکن ودلش میازار
غلام پر غصہ نہ کر زیادہ فتا	ظلم نہ کر اُس پر اُس کو نہ ستا
غلام پر مت کر غصہ زیادہ	ظلم اُس پر مت کر اور اُس کا دل مت ستا
او را تو بدہ درم خریدی	آخر نہ بقدرت آفریدی
مول اس کو دس درم میں لے لیا	اپنی قدرت سے نہیں پیدا کیا
اس کو دس درم میں خریدا تونے	آخر اپنی قدرت سے نہیں پیدا کیا تونے
ایں حکم وغرور وخشم تا چند	ہست از تو بزرگتر خداوند
یہ حکم غصہ تیرا کب تک غرور	ہے خدا بزرگ تجھ سے بالضرور
یہ حکم چلانا اور گھمنڈ اور غصہ کب تک	ہے تجھ سے زیادہ بڑا خداوند تعالیٰ
اے خواجۂ ارسلان وآغوش	فرمان دہِ خود مکن فراموش
ارسلان آغوش کے خواجہ اخی	اپنے حاکم کو نہ بھولو ایک گھڑی
اے ارسلان اور آغوش کے آقا	اپنے حاکم کو مت کر فراموش

درخبرست از سید عالم ...... کہ گفت بزرگترین حسرتے درروزِ قیامت آں بود کہ بندۂ صالح

حدیث میں ہے، مروی سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے: سب سے بڑی حسرت بروزِ قیامت یہ ہوگی کہ نیک غلام

را بہ بہشت برند وخداوندگار فاسق را بدوزخ۔

کو جنت میں لے جائیں گے اور بدکار آقا کو دوزخ میں۔

قطعہ

بر غلامے کہ طوعِ خدمتِ تست	خشم بیحد مراں وطیرہ مگیر
جو غلام ہے تیرا خادم تابعدار	کر نہ غصہ اس پر اور سختی کثیر
اس غلام پر جو تیری خدمت کا تابعدار ہے	بیحد غصہ نہ کر اور سختی مت پکڑ (مت کر)

کہ فضیحت بود بروزِ شمار بندہ آزاد وخواجہ در زنجیر

کہ قیامت میں بڑی رسوائی ہو ہو غلام آزاد اور خواجہ اسیر

اس لیے کہ رسوائی ہوگی قیامت کے دن غلام آزاد اور خواجہ زنجیر میں (جکڑا ہوا)

تشریح الفاظ: پارسائے: ایک بزرگ یا نیک آدمی، یے وحدت کی، برکیے از خداوندان نعمت، خداوندانِ نعمت: مالدار اور خداوندان الخ، اس کی جمع مالداروں میں سے ایک پر، اور یہ جار مجرور گذر کرد سے متعلق ہے، پارسائے فاعل ہے گذر کرد کا، کہ: بمعنی ہرکہ، جو کہ، بندہ را دست و پابستہ: بندہ را: مفعول بہ ذوالحال، دست و پابستہ: ہاتھ اور پیر باندھ کر، یہ حال ہے، عقوبت ہمی کرد: سزا دیتا تھا فعل مرکب ہے، اسیر حکم: تو تیرے حکم کا قیدی، یعنی پائے بند گردانیدہ است: کیا ہے، فعل متعدی گردیدن، پھرنا ہوتا، یہ لازم ہے، اس سے متعدی بنایا گیا، فردائے قیامت: میرے نزدیک مبدل منہ و بدل، مراد فردا سے قیامت ہے، یعنی کل قیامت کے دن، جورش مکن: ظلم اس پر مت کر، اور بدہ درم خریدی: مراد دہ درم سے معمولی قیمت ہے، اس کو دس درم (معمولی قیمت) میں خریدا تو نے، حکم: حکم دینان، غرور: گھمنڈ، خشم: غصہ، تاچند: کب تک آخر ایک دن تو مرجائے گا، پھر یہ گھمنڈ، غصہ وغیرہ کہاں رہے گا، از تو بزرگ تر الخ: ہے تجھ سے زیادہ بڑا خداوند تعالیٰ، جب تو یہ خیال کرے گا پھر تیرے غصہ وغیرہ کا علاج خوب ہوگا کہ اصل بڑائی اور تکبر اللہ کے لیے زیبا ہے اور بس، خواجہ: آقا، مالک، ارسلان: لغوی معنی پھاڑنے والا شیر، مراد ایک غلام ہے، آغوش: بغل، مراد گور، قبر، اور غلام، درخبر الخ: حدیث میں ہے، بزرگ ترین حسرتے: سب سے بڑی حسرت، بندہ صالح: نیک، غلام خداوندگار: فاسق، بدکار آقا، کو بدوزخ: دوزخ میں داخل کریں اور نیک غلام کو جنت میں، ظاہر ہے یہ کتنی بڑی حسرت اور ندامت ہوگی، طوع: فرماں بردار، خدمت تست: دراصل خدمتِ تو تھا، جب تو مت سے ملا تست ہوگیا، یعنی تیری خدمت کا فرماں بردار ہے، طیرہ: بختی، غصہ، فضیحت: رسوائی۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ غلاموں اور نوکروں کی معمولی خطاؤں پر درگذر کرنا چاہیے اور سخت سزا نہ دینی چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ قیامت میں تجھ سے بہتر ہوں اور تجھے ان کے آگے ندامت اور شرمندگی اٹھانی پڑے۔

حکایت

سالے از بلخ بامیانم سفر بود وراہ از حرامیاں پرخطر جوانے بدرقہ ہمراہِ ماشد سرباز چرخ انداز

ایک سال بلخ سے بامیان کا میرا سفر تھا اور راستہ ڈاکوؤں سے پرخطر تھا، ایک جوان رہبری کے لیے ہمارے ساتھ ہوا، نیزہ باز، تیرانداز،

سلحشور پیش زور کہ دہ مرد توانا کمانِ او را بزہ نکردندے و زور آورانِ روئے زمین پشت اُو را

ہتھیار پوش بہت طاقت والا کہ دس طاقت ور آدمی اس کی کمان پر چلہ نہ چڑھا سکتے اور روئے زمین کے طاقت ور اس کی کمر کو

در مصارعت بر زمین نیاوردندے اما چنانکہ دانی متنعم بود و سایہ پرورده نہ جہاں دیدہ و سفر کردہ

کشتی میں زمین پر نہ لگا سکتے، لیکن جیسا کہ جانتا ہے تو ناز و نعمت اور سایہ میں پلا ہوا تھا، نہ دنیا دیکھے ہوئے اور سفر کیے ہوئے

رعد کوس دلاوراں بگوشش نرسیدہ و برقِ شمشیر سواراں ندیدہ۔

اور بہادروں کے نقارہ کی کڑک اس کے کان میں نہ پہنچی ہوئی اور سواروں کی تلوار کی چمک نہ دیکھے ہوئے۔



نیفتادہ در دستِ دشمن اسیر　　بگردش نباریدہ بارانِ تیر

دشمن کا وہ نہ ہوا تھا اسیر　　نہ گرد اس کے برسی تھی بارانِ تیر

نہ پڑا تھا دشمن کے ہاتھ میں قیدی ہوکر　　اُس کے چاروں طرف نہ برسی تھی تیروں کی بارش

تشریحِ الفاظ: سالے: ایک سال، بامیان: نام ایک جگہ کا درمیان بلخ، حرامیاں: جمع حرامی کی، بمعنی ڈاکو، لٹیرا، بدرقہ: ب بمعنی واسطے، بدرقہ: رہبری، نیزہ باز: نیزہ مارنے والا، چرخ انداز: تیر چلانے والا، سلحشور: ہتھیار باندھنے والا، بیش زور: زیادہ زور اور طاقت والا، بزہ نہ کردندے: چلہ نہ چڑھا سکتے، یعنی اتنی بھاری تھی کہ اس کو اُٹھا کر صحیح طور پر نہ چلا سکتے تھے، در مصارعت: کشتی لڑنے میں، بر زمین نیاوردندے: زمین پر نہ لاتے، نہ لگا سکتے تھے، متنعم: ناز و نعمت کا پلا ہوا، اسم مفعول ہے، جہاندیدہ: دنیا دیکھے ہوئے، تجربہ کار، رعد: گرج، کڑک، کوس: نقارہ، برق شمشیر سواراں: گھڑ سواروں کی تلوار کی چمک، بگردش: اس کے اِردگرد، چاروں طرف، نباریدہ: ای نباریدہ بود، ماضی بعید کا لفظ بود محذوف، باران تیر: تیروں کی بارش، اور یہ فاعل ہے نباریدہ بود کا۔

اتفاقاً من و ایں جواں ہر دو در پے ہم دواں ہر دیوار قدیمش کہ پیش آمدے بقوتِ بازو

اتفاق سے میں اور یہ جوان دونوں آگے پیچھے دوڑتے ہوئے جو پرانی دیوار اس کے آگے آتی قوتِ بازو سے گرادیتا

بیفگندے و ہر درختِ عظیم کہ دیدے بہ نیروئے سر پنجہ برکندے و تفاخر کناں گفتے

اور جو بڑا درخت دیکھتا پنجے کی طاقت سے اُکھاڑ دیتا اور فخر کرتے ہوئے کہتا۔

بیت

پیل کو تا کتف و بازوئے گرداں بیند | شیر کو تا کف و سر پنجۂ مردان بیند
کہاں ہاتھی بازو مردوں کا وہ دیکھے | شیر کہاں ہے پنجہ مردوں کا وہ دیکھے
ہاتھی کہاں ہے تا کہ پہلوانوں کے بازو دیکھے | شیر کہاں ہے تاکہ مردوں کے ہاتھ اور پنجے دیکھے

ما دریں حالت کہ دو ہندو از پس سنگے سر بر آوردند و آہنگ قتالِ ما کردند بدست یکے

ہم اسی حالت میں تھے کہ اچانک دو ڈاکوؤں نے ایک پتھر کے پیچھے سے سر اُبھارا اور ہم سے جنگ کا ارادہ کیا، ایک کے ہاتھ میں

چوبے و در بغل یکے دیگر کلوخ کوبے جوان را گفتم چہ پائی کہ دشمن آمد۔

ایک لکڑی اور دوسرے کی بغل میں مونگری، جوان سے کہا میں نے: کیا دیر کر رہا ہے کہ دشمن آ لیا۔

بیت

بیار انچہ داری زمردی و زور | کہ دشمن بپائے خود آمد بگور
دکھا جو تو رکھے ہے مردی و زور | کہ دشمن خود ہی آگیا سوئے گور
لا (دکھا) جو رکھتا ہے تو مردانگی اور طاقت | اس لیے کہ دشمن اپنے پیروں سے چل کر آ گیا قبر میں

تیر و کمان را دیدم از دست جواں افتادہ و لرزہ بر استخواں۔

تیر و کمان کو دیکھا میں نے جوان کے ہاتھ سے گر پڑے اور کپکپی ہڈیوں پر طاری ہوئی۔

فرد

نہ ہر کہ موی شگافد بہ تیر جوشن خای | بروز حملۂ جنگ آوراں بدارد پای
بال چھیدے تیر سے جو اے حضور | نہ ٹھہر جائے جنگ میں وہ یہ کیا ضرور
یہ ضروری نہیں جو شخص بال کو چھید دے زرہ توڑ دینے والے تیر سے | کہ وہ بہادروں کے حملہ کے دن جما سکے پاؤں، یعنی ٹھہر سکے

چارہ جز آں ندیدم کہ رخت و سلاح و جامہ رہا کردیم و جاں بسلامت بدر آوردیم۔

چارہ اسکے علاوہ نہ دیکھا میں نے کہ سامان اور ہتھیار اور کپڑے چھوڑ دیئے اور جان سلامتی کیساتھ لائے، یعنی جان بچا لائے۔

قطعہ

بکار ہائے گراں مردِ کار دیدہ فرست — **کہ شیر شرزہ در آرد بزیرِ خم کمند**

بھاری کاموں میں بہادر کو ہی بھیج — جو شیر کو بھی لائے زیر خم کمند

بڑے کاموں کے لیے تجربہ کار مرد کو بھیج — جو غضبناک شیر کو پھانس لے کمند کے حلقہ میں

جواں اگرچہ قوی یال وپیلتن باشد — **بہ جنگ دشمنش از ہول بگسلد پیوند**

گو جوان ہو قوی گردن پیل تن — جنگ میں ہل جائیں اس کے جوڑ بند

جوان اگرچہ قوی گردن اور ہاتھی جیسے بدن کا ہو — دشمن کی جنگ میں خوف سے ہل جائیں گے اسکے جوڑ

نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم ست — **چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند**

جنگ تجربہ کار کو معلوم ہے — مسئلہ کو جیسے عالم ہوش مند

لڑائی جنگ آموزدہ کے سامنے (اُسکو) معلوم ہے — جیسے شریعت کا مسئلہ عقلمند یعنی عالم کے سامنے

تشریح الفاظ: درپئے: کسی کے پیچھے پڑنا، ہردودرپئے: دونوں آگے پیچھے، دواں: اسم حال دوڑتے ہوئے (جار ہے تھے)، گویا ہمی رفتیم محذوف، بیفگندے: ڈالدیتا، گرادیتا، ماضی استمراری، بہ نیروئے سرپنجہ: پنجہ کی طاقت سے، ب: بمعنی از، تفاخر کناں: اسم حال، فخر کرتے ہوئے، پیل کو: کو بمعنی کجا، کہاں ہے، کتف: ڈنڈ، مونڈھا، بازوئے گرداں: گرد کی جمع پہلوان، یعنی ہم جیسے پہلوانوں کے بازو دیکھے، مادریں حالت: مراد جب سعدی اور وہ جوان ایک دوسرے کے آگے پیچھے دوڑ رہے تھے اور جوان چلتے ہوئے اپنی طاقت کے جوہر دکھا رہا تھا کہ دیوار و درخت وغیرہ کو گرار ہا تھا۔ سر برآوردن: سر اُبھارنا، سر نکالنا، آہنگ الخ: قتالِ ما، ہماری لڑائی کا ارادہ ہم سے لڑنے کا ارادہ کیا، کلوخ کوبے: ایک مونگری، یے وحدت کی، چہ پائی: کیا دیر لگاتا ہے تو، یا اب کیا دیر ہے؟ جلدی اُن سے مقابلہ کر اور مار بھگا، بیار: لا، دکھا، مردی: بہادری، مردانگی، زور: طاقت، بپائے خود الخ: دشمن اپنے پاؤں آ گیا قبر میں، یہ فارسی محاورہ ہے، مراد یہ ایسے موقع پر استعمال ہوتا ہے جب کوئی از خود اپنی ہلاکت کی طرف آئے، جوشن خای: اسم فاعل سماعی، زرہ کو توڑنے والا، بدار دپائے: رکھے پاؤں، یعنی ٹھہر سکے، پائے داشتن: ٹھہرنا، پاؤں جمانا، رخت: سامان، سلاح: ہتھیار، رہا کردیم: چھوڑ دیئے ہم نے، بمعنی انھیں دے دیئے اور کیا کرتے ورنہ پٹتے مرتے، جاں بسلامت بدر آوردیم: جان سلامتی کے ساتھ بچالائے، بکار ہائے گراں: ب واسطے، لئے، گراں: بھاری، بڑا، بڑے یا بھاری کاموں کے لیے، مرد کار دیدہ: تجربہ کار آدمی، شرزہ:

غضبناک، غصہ ور، بزیرِ خم کمند: کمند کے حلقہ کے نیچے، یعنی حلقے میں، قوی یال: قوی گردن، پیل تن: ہاتھی جیسے بدن کا، بہ جنگ دشمنش: اے در جنگ دشمن، ش مضاف الیہ ہے، پیوند: مضاف کا، یعنی دشمن کی جنگ میں ہول سے ہل جائیں گے اس کے جوڑ، نبرد: جنگ، مصاف لڑائی، جنگ، پیش مضاف آزمودہ: جنگ آزمودہ کے سامنے، مضاف مضاف الیہ ہے، نزدیک: یعنی اس کو بخوبی معلوم ہے، اس طرح جیسے شریعت کی بات عالم کو معلوم ہوتی ہے۔

حکایت

توانگر زادہ را دیدم بر سر گور پدر نشستہ وبادرویش بچہ مناظرہ در پیوستہ کہ

ایک مالدار کے لڑکے کو دیکھا میں نے (اپنے) باپ کی قبر پر بیٹھا ہوا ایک فقیر کے لڑکے کے ساتھ مناظرہ کرتا ہوا کہ

صندوق تربتِ پدر ما سنگین ست وکتابہٴ رنگین وفرشِ رخام انداختہ وخشت پیروزہ در وساختہ

ہمارے باپ کی قبر کا تعویذ پتھر کا ہے اور رنگین کتبہ ہے اور سنگ مرمر کا فرش بچھا ہوا اور فیروزہ کی اینٹیں اس میں جڑی ہوئی

بگورِ پدرت چہ ماند خشتے دو فراہم نہادہ وشتے دو خاک برو پاشیدہ درویش پسر ایں بشنید

تیرے باپ کی قبر کی کیا مشابہت (برابری کریگی) کرے دو اینٹ ملا کر رکھی ہوئی اور دو مٹھی مٹی اس پر چھڑکی ہوتی، یا ڈلی ہوتی، فقیر کے لڑکے نے یہ سنا

وگفت تا پدرت درزیرِ آں سنگہائے گراں برخود بجنبد پدرِ من بہ بہشت رسیدہ بود۔

اور کہا جب تک تیرا باپ ان بھاری پتھروں کے نیچے ہلے گا میرا باپ جنت میں پہنچ جائے گا۔

فرد

خرکہ بروے نہند کمتر بار   بیشک آسودہ ترکند رفتار

جس گدھے پر کم لادیں بوجھ بار   بہت آسودہ کرے رفتار یار

جس گدھے پر رکھیں کم بوجھ   بے شک زیادہ آرام سے کرتا ہے رفتار (چلتا ہے)

قطعہ

مردِ درویش کہ بارِ ستم فاقہ کشید   بدرِ مرگ ہمانا کہ سبکبار آید

فاقہ جس درویش نے سہہ لیا   موت کے در سے چلے گا سبک بار (ہلکا پھلکا)

وہ فقیر آدمی جس نے فاقہ کے ظلم کا بوجھ کھینچا، موت کے دروازے پر یقیناً ہلکا پھلکا آئے گا، بآسانی روح قبض ہوگی

وآنکہ در دولت و در نعمتِ آسانی زیست مردنش زیں ہمہ شک نیست کہ دشوار آید

مال ونعمت میں جیا جو کوئی پھر اس کا مرنا سب سے بے شک ہے دشوار

اور جو شخص دولت میں اور آسانی کی نعمت میں جیا اسکا مرنا اِن تمام چیزوں سے الگ ہوکر بیشک مشکل ہوگا

بہمہ حال اسیرے کہ زبندے بجہد خوشترش داں زا میرے کہ گرفتار آید

ہوگیا جو قید سے قیدی رہا اس سے اچھا جو امیر ہو گرفتار

بہرحال جو قیدی کہ قید سے رہا ہو اسکو زیادہ اچھا جان اس امیر سے جو گرفتار ہوکر آئے

تشریح الفاظ: توانگرزادہ: مالدار کا جنا ہوا، مناظرہ: مباحثہ، صندوق: قبر کا تعویذ، رخام: سنگ مرمر، انداختہ ڈلا ہوا، مناظرہ در پیوستہ: در کا تعلق مناظرہ سے ہے، مناظرہ میں لگا ہوا، یا در زائد ہے، مناظرہ ملاتے ہوئے، یعنی مناظرہ مباحثہ کئے ہوئے تھا، کتابۂ رنگین: رنگین کتبہ (لکھا ہوا پتھر)، خشت: انیٹ، فیروزہ: سبز رنگ کا مشہور پتھر ہے، دروساختہ: اس میں جڑی ہوئی، لگی ہوئی، بگور پدرت: میرے نزدیک ب زائد ہے، گورِ پدرت مرکب اضافی ہے، تیرے باپ کی قبر، چہ ماند: کیا مشابہت اور برابری کرے میرے باپ کی قبر کی جو قیمتی ہے، فراہم: جما کر یا ملا کر، نہادہ: رکھی ہوئی، مشتے دو: دو مٹھی، خشتے دو: دوا ینٹ، ان دونوں میں لفظ ''یے'' وحدت کی نہیں بلکہ زائد ہے، درویش: پسر: فقیر کا لڑکا، اضافت مقلوبی ہے، یعنی پسر درویش، فقیر کا لڑکا، در زیر آں سنگہا گراں: در زائد ہے، ان بھاری پتھروں کے نیچے، برخود بجنبد: یا تو برخود زائد ہے اور بجنبد بمعنی ہلے گا، حرکت کرے گا، یا بجنبد بمعنی متعدی ہلائے گا، یعنی اپنے اوپر سے پتھر، رسیدہ بود: بمعنی رسیدہ باشد ہے، پہنچا ہوگا، پہنچ چکا ہوگا، آسودہ تر: زیادہ آرام سے، کند رفتار: یعنی چلے گا، ظاہر ہے جس پر بوجھ کم ہوگا بڑے آرام سے چلے گا، ایسے ہی جب قبر کے اوپر زیادہ وزن نہ ہوگا آرام سے نکل جائے گا، یہ بطور لطیفہ ہے، بارستم فاقہ: فاقہ کے ظلم کا بوجھ، مشبہ بہ ستم کی اضافت فاقہ مشبہ کی طرف ہے، بدرِ مرگ: موت کے دروازے پر، ب بمعنی بر، ہمانا: یقیناً، سبکبار: ہلکا پھلکا، آید: آئے گا، پہنچے گا، مردنش زیں ہمہ: اس کا مرنا ان سب سے مراد مال ودولت ونعمت ہے، دشوار آید: محاوری ترجمہ دوبھر ہوگا، بہمہ حال: بہرحال، زبندے بجہد: کسی قید سے کودے رہا ہو، خوشترش داں الخ: اسکو زیادہ اچھا جان ایسے امیر سے جو گرفتار ہوکر آئے۔

فائدہ: اس حکایت سے معلوم ہوا جو فقراء دنیاوی مصائب پر صبر کرتے ہیں وہ آخرت میں امیروں سے بہتر ہوں گے۔

حکایت

بزرگے را پرسیدم از معنی ایں حدیث اَعْدیٰ عَدُوِّكَ نفْسُكَ الّتی بَیْنَ جَنْبَیْكَ گفت

ایک بزرگ سے پوچھا میں نے اس حدیث کے معنی: "تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا وہ نفس ہے جو تیرے دو پہلو کے بیچ ہے"، کہا اس نے:

بحکم آنکہ ہر آن دشمنے کہ باوے احسان کنی دوست گردد مگر نفس راچندانکہ مدارا بیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

اس وجہ سے جو دشمن کہ اسکے ساتھ احسان کرے تو دوست ہو جائیگا مگر نفس کی جتنی خاطر مدارات زیادہ کرے گا تو مخالفت زیادہ کریگا۔

قطعہ

فرشتہ خوی شود آدمی بکم خوردن | وگر خورد چو بہائم بیوفتد چو جماد

فرشتہ خو آدمی کم کھانے سے | کھائے گر مثل بہائم تو گرے مثلِ جماد

فرشتہ خصلت ہو جاتا ہے آدمی کم کھانے سے | اور اگر کھائیگا چوپایوں کی طرح پڑا رہیگا پتھر کی طرح

مراد ہر کہ بر آری مطیع امر تو گشت | خلافِ نفس کہ فرمان دہد چو یافت مراد

تو کرے جس کی مرادیں پوری تیرا تابع ہو | لیکن یہ نفس حاکم ہو پائے جو اپنی مراد

جس کی مراد پوری کریگا تو تیرے حکم کا تابعدار ہوگا | برخلاف نفس کے کہ حکم چلائیگا جب پائیگا اپنی مراد

تشریح الفاظ: ازمعنی ایں حدیث: اس حدیث کے معنی، اعدیٰ عدُوِّكَ إلخ: تیرا سب سے بڑا دشمن جو تیرے دو پہلو کے درمیان ہے، مدارا: خاطر مدارات، خاطر تواضع، فرشتہ خو: فرشتہ خصلت، چوں بہائم: بہائم کی طرح، بہائم جمع بہیمہ کی، چوپایہ، چو جماد: پتھر کی طرح، جماد: بے حس چیز جیسے پتھر، خلافِ نفس: برخلاف نفس کے، کہ فرماں دہد: کہ حکم چلائے گا، چوں یافت مراد: جب پائے گا اپنی مراد، یعنی جب اس کی مراد پوری ہوگی بجائے تیرے قبضے میں آنے کے تجھے قبضہ میں کرے گا اور تجھ پر حکم چلائے گا۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن اس کا نفسِ امارہ ہے، جتنی اس کی مراد پوری کی جاتی ہے اتنی ہی مخالفت اور دشمنی زیادہ کرتا ہے، لہٰذا اس کی مراد ہرگز نہ پوری کرو اور اس کی مخالفت کرو۔

حکایت

جدال سعدی با مدعی در بیان توانگری و درویشی

(شیخ سعدی کا اختلاف ایک مدعی وڈینگیں مارنیوالے کے ساتھ مالداری اور فقیری کے بیان میں)

یکے بر صورت درویشان نہ بر صفت ایشان در محفلے دیدم نشستہ وشنعتے در پیوستہ و
ایک کو درویشوں کی صورت پر نہ کہ اُن کی صفت پر ایک محفل میں دیکھا میں نے بیٹھا ہوا اور برائی میں ملا ہوا (لگا ہوا) اور
دفتر شکایت باز کردہ وذم توانگراں آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویش را دستِ قدرت
شکایت کا دفتر کھولے ہوئے تھا اور مالداروں کی برائی شروع کررکھی تھی، بات یہاں تک پہنچادی تھی کہ فقیروں کا قدرت کا ہاتھ
بستہ است وتوانگراں راپائے ارادت شکستہ۔
بندھا ہوا ہے اور مالداروں کا ہمت کا پاؤں ٹوٹا ہوا ہے۔

بیت

کریماں را بدست اندر درم نیست	خداوندانِ نعمت را کرم نیست
کریموں کے پاس نہیں ہے درم	مال والوں میں نہیں ہے بس کرم
کریموں کے ہاتھ میں درم نہیں ہے	مالداروں میں سخاوت نہیں ہے

مرا کہ پروردۂ نعمتِ بزرگانم ایں سخن سخت آمد گفتم اے یار توانگراں دخلِ مسکینانند
مجھے چونکہ بزرگوں یعنی مالداروں کی نعمت کا پلا ہوا ہوں یہ بات سخت لگی، کہا میں نے: اے یار! مالدار لوگ مسکینوں کی آمدنی ہیں
وذخیرۂ گوشہ نشیناں ومقصدِ زائران وکہفِ مسافراں ومتحملِ بارِ گراں
اور گوشہ نشینوں کا ذخیرہ، اور زیارت کرنے والوں کا مقصد اور مسافروں کی پناہ گاہ اور بھاری بوجھ برداشت کرنے والے
از بہرِ راحتِ دگراں دست بطعام انگہ برند کہ متعلقان وزیر دستاں بخورند
دوسروں کے آرام کے واسطے، ہاتھ کھانے کی طرف اُس وقت لے جاتے (بڑھاتے) ہیں جبکہ متعلقین اور ماتحت کھالیتے ہیں
وفضلۂ مکارمِ ایشاں بہ ارامل وپیراں واقارب وجیراں رسد۔
اور اُن کے کرم کا حصہ بیواؤں اور بوڑھوں اور رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو پہنچتا ہے۔



نظم

توانگراں را وقف ست ونذر ومہمانی　زکوٰۃ وفطرہ واعتاق وہدی وقربانی

مالداروں کو میسر وقف ونذر ومہمانی　زکوٰۃ وفطر واعتاق و ہدی وقربانی

مالداروں کو میسر وقف کرنا ہے اور نذر پوری کرنا اور مہمان نوازی　اور زکوٰۃ دینا اور فطرہ دینا اور غلام آزاد کرنا اور ہدی اور قربانی کرنا

تو کے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی　جزیں دو رکعت وآنہم بصد پریشانی

تو کب ان کا پائے رتبہ نہ کرسکے　پر دو رکعت با صد پریشانی

تو کب اُن کی دولت مندی کو پہنچے گا کہ نہیں ہوسکے تیرے سے سوائے ان دو رکعت کے اور وہ بھی سو پریشانیوں کیساتھ

تشریحِ الفاظ: جدال: بکسر جیم، مناظرہ، جھگڑا، مدعی: دعویٰ کرنے والا، ڈینگیں مارنے والا، توںگری: مالداری، درویشی: فقیری، برصورت درویشاں: فقیروں کی صورت پر، یعنی اُن کے لباس میں تھا، نہ برصفتِ ایشاں: نہ ان کی صفت پر، یعنی اُن جیسی صفات اس میں نہ تھیں، شنعتے: برائی، عیب، یے کثرت کے لیے، بہت برائی، در پیوستہ: یا تو لفظ در زائد ہے، پیوستہ یا در شنعتے سے پہلے ہے، یعنی خوب زیادہ برائی میں پیوستہ، لگا ہوا تھا، مذمت: برائی، پائے ارادت: عقیدت یا ہمت کا پاؤں، باز کردہ: کشادہ کئے ہوئے تھا، یا کھول رکھا تھا، اس صورت میں فعل ماضی بعید ہوگا، ایسے ہی آغازیدہ ہے ماضی بعید بود محذوف ہے، وہ شروع کر رکھی تھی، مرا کہ الخ: مجھے کیونکہ پروردۂ نعمت بزرگانم: بزرگاں سے مراد یہاں مالدار لوگ ہیں، م ضمیر متکلم متصل با اسم ہے اور یہ فعل سے بھی ملتی ہے، مالداروں کی نعمت کا پلا ہوا ہوں میں، سخت آمد: سخت لگی، دخل مسکیناں اند: مسکینوں کی آمدنی ہیں، دخل: آمدنی، ذخیرۂ: مستقبل کے لیے جمع کی ہوئی چیز، یہ مضاف ہے، گوشہ نشیناں: اسم فاعل سماعی مضاف الیہ، کونے میں بیٹھنے والوں کا ذخیرہ ہیں، کہف: غار، پناہ گاہ، بطعام: کھانے کی طرف، برند: لے جاتے ہیں، و بڑھاتے ہیں، متعلقاں: جمع متعلق کی، مراد بیوی بچے، زبردستاں: جمع زبردست کی، مراد نوکر و نوکرانی وخادم وخادمہ وغیرہ، فضلہ: بضم فاء، بچا کھچا، یا کھانے سے بھرے ہوئے طباق جو مالداروں کے دستر خوانوں پر رکھے رہتے ہیں اور اُن کے کھانے کی نوبت نہیں آتی۔ (بہارِ بہاراں شرح گلستاں) مکارم: جمع مکرمت کی، انعام اور بخشش، ارامل: جمع ارملہ، بیوہ عورت، یعنی رانڈ، اور بعض نے کہا ارمل کی جمع، وہ مرد اور عورت جو کسی چیز پر قدرت نہ رکھتے ہوں۔ (بہارِ بہاراں)

اقارب: جمع اقرب کی بمعنی رشتہ دار، جیران: جمع جار کی بمعنی پڑوسی، ہمسایہ، وقف: کسی چیز کو خدا کے لیے

(عوام کے فائدے کے لیے) وقف کرنا، جیسے کوئی اپنی زمین مسجد اور مدرسہ کے لیے وقف کردے، نذر: منت مان کر اسے پورا کرنا اگر فلاں کام ہوگیا تو میں ایک بکرا غریبوں کو دوں گا، یعنی کھلاؤں گا، مہمانی: کسی کی مہمان نوازی کرنا، زکوٰۃ: مال کا چالیسواں حصہ سال گزرنے پر دینا، فطرہ: عیدالفطر کا صدقہ، اعتاق: غلام آزاد کرنا، ہدی: جو قربانی کا جانور خانۂ کعبہ یا حرم تک پہنچے، قربانی: بقرعید والی قربانی۔

اگر قدرتِ جود ست واگر قوتِ سجود توانگراں را بہتر میسر می شود کہ مالِ مزکی دارند

اگر سخاوت کی قدرت ہے اور اگر سجدے کی طاقت ہے وہ مالداروں کو بہتر میسر ہوتی ہے، کیونکہ زکوٰۃ ادا کیا ہوا مال رکھتے ہیں

وجامۂ پاک وعرضِ مصئون ودلِ فارغ وقوتِ طاعت در لقمۂ لطیف است وصحتِ عبادت

اور پاک کپڑا اور محفوظ آبرو اور فارغ دل اور عبادت کی طاقت پاکیزہ لقمہ میں ہے اور عبادت کی صحت

در کسوتِ نظیف پیدا ست کہ از معدۂ خالی چہ قوت آید واز دست تہی چہ مروّت واز پائے بستہ

پاکیزہ لباس میں ہے، ظاہر ہے کہ خالی معدہ سے کیا طاقت آوے (ظاہر ہووے) اور خالی ہاتھ سے کیا مروّت اور بندھے ہوئے پیر سے

چہ سیر واز دستِ گرسنہ چہ خیر۔

کیا سیر اور بھوکے کے ہاتھ سے کیا بھلائی۔



قطعہ

شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید	نبود وجہ بامدادانش
رات میں سوئے پریشاں وہ ضرور	صبح کی روزی نہ اس کو ہو عیاں
رات کو پریشان سوئے گا وہ کہ ظاہر نہ	ہووے صبح کا گزارہ اس کے سامنے
مور گرد آورد بتابستاں	تا فراغت بود زمستانش
چیونٹی گرمی میں جوڑیں ہیں خوراک	تا فراغت اس کو ہو در زمستاں
چیونٹی جمع کرلیتی ہے گرمیوں میں	تاکہ فراغت حاصل ہووے جاڑوں میں اُسے

فراغت بافاقہ نہ پیوندد وجمعیت در تنگدستی صورت نہ بندد یکے

فراغت (فارغ البالی) فاقہ کے ساتھ نہ ملے (نہ جوڑ رکھے) اور دلجمعی (کی) تنگدستی میں صورت نہ بن پائے، ایک تو

تحریمۂ عشاء بستہ ودیگرے منتظرِ عشاء نشستہ ہرگز ایں بداں کے ماند۔

نمازِ عشاء کی تکبیر تحریمہ باندھے ہوئے (یعنی نیت کیے ہوئے) اور دوسرا وقت عشاء کے کھانے کا منتظر بیٹھا ہوا، ہرگز یہ اسکے کب مشابہ ہوگا

بیت

خداوند روزی بحق مشتغل ... پراگندہ روزی پراگندہ دل

یادِ حق میں صاحب روزی کا دل ... پراگندہ روزی پراگندہ دل

روزی کا مالک یادِ حق میں مشغول ہے ... پراگندہ روزی والا پریشان دل ہے

پس عبادتِ ایشاں بقبول نزدیک ترست کہ جمعند وحاضر نہ پریشان وپراگندہٴ خاطر

پس ان کی عبادت قبول ہونے کے زیادہ نزدیک ہے، اس لیے کہ مطمئن ہیں اور حاضر دل نہ کہ پریشان اور پراگندہ طبیعت

اسبابِ معیشت ساختہ وبہ اورادِ عبادت پرداختہ عرب گوید اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ

زندگی کے اسباب تیار کیے ہوئے اور عبادت کے وظیفوں میں مشغول عرب کہتا ہے میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی اوندھا کردینے والے افلاس سے

وَجَوَارِ مَنْ لَا یُحِبُّ درخبرست اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِي الدَّارَیْنِ گفت ایں شنیدی

اور ایسے آدمی کے پڑوس سے جو محبت نہ کرے۔ حدیث میں ہے: افلاس چہرہ کی کلوس ہے دونوں جہاں میں، وہ بولا: یہ سنا تو نے

وآں نشنیدی کہ فرمودہ اند اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم خاموش کہ اشارت سید عالم علیہ السلام بفقرِ طائفہ

اور وہ نہ سنا تو نے کہ فرمایا ہے حضورؐ نے: فقر میرا فخر ہے۔ کہا میں نے: خاموش کہ سیدعالم علیہ السلام کا اشارہ ایسی جماعت کے فاقہ کی طرف

الیست کہ مردِ میدانِ رضا اند وہدفِ تیر قضا نہ ایناں کہ خرقہٴ ابرار پوشند ولقمہٴ ادرار فروشند۔

ہے جو رضائے خداوندی کے میدان کے مرد ہیں اور قضا کے تیر کے نشانہ، نہ یہ لوگ جو نیکوں کی گدڑی پہنتے ہیں اور وظیفے کے لقمے بیچتے ہیں

رباعی

اے طبل بلند بانگ در باطن ہیچ ... بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت بسیچ

اے بلند آواز ڈھول باطن میں ہیچ، بے توشہ کیا کرے وقت بسیچ (دنیا سے رخصت ہونے کے وقت)

اے بلند آواز ڈھول (جسکے) باطن میں کچھ نہیں ... بے توشہ کیا تدبیر کرے گا تو رخصت کے وقت

روئے طمع از خلق بہ پیچ ار مردی ... تسبیح ہزار دانہ بردست مپیچ

چہرہ لالچ کا خلق سے پھیر مرد ... ہاتھ پر نہ لمبی تسبیح کو دے پیچ (ہاتھ پر نہ لپیٹ)

لالچ کا چہرہ مخلوق سے پھیر اگر مرد ہے تو ... ہزار دانہ کی تسبیح ہاتھ پر مت لپیٹ

تشریح الفاظ: قدرتِ جود: سخاوت کی قدرت، قوتِ سجود: سجدہ کرنے یعنی عبادت کی طاقت، مالِ

مزکی: زکوٰۃ دیا ہوا مال، جس کی زکوٰۃ دے دی گئی ہو، عرضِ مصون: عرض: عزت، مصون: محفوظ، لقمۂ لطیف: پاکیزہ لقمہ، کسوتِ نظیف: پاکیزہ لباس اور وہ مالداروں کو حاصل ہے کہ جلدی جلدی لباس تبدیل کر لیتے ہیں اور بے چارے غریب کے پاس ایک جوڑا وہ بھی میلا کچیلا، پیدا است: ظاہر ہے، از معدۂ خالی: خالی معدہ سے بسبب بھوک کے، واز دستِ گرسنہ: اور بھوکے کے ہاتھ سے، چہ خیر: کیا بھلائی، خیرات، مراد یہاں سخاوت ہے، شب پراگندہ خسپد: اے درشب الخ رات میں پراگندہ، پریشان سوتا ہے، جو الفاظ ظرف کے لیے مشہور ہیں جیسے شب، روز وغیرہ ان کے شروع سے درظرفیت کے لیے جو ہے اسے اکثر محذوف کر دیتے ہیں۔ (بہارِ بہاراں) خرج: روزی، بامداد وقت صبح: ش مضاف الیہ، اس کی صبح کی روزی، گرد آوردن: جمع کرنا، فراغت: اطمینان، یا روزی کی فکر سے فارغ دل ہونا، زمستانش: جاڑوں میں اس کو۔ فراغت بافاقہ: فارغ دل ہونا، فقر و فاقہ کے ساتھ نہ ملے، میل نہ کھاوے کہ فقیر کو ہر وقت حصولِ روزی کی فکر دامن گیر ہوگی، فارغ دل کیسے ہوگا؟ اور یہی مطلب ہے اگلے جملہ جمعیت در تنگدستی الخ کا، یعنی دلجمعی کی مفلس میں شان بند ہے، یعنی حاصل نہ ہووے۔

یکے: مراد مالدار فارغ دل، تحریمۂ عشاء: نمازِ عشاء کی تکبیر تحریمہ باندھے ہوئے یعنی شروع والی تکبیر اللہ اکبر کہہ کر باطمینان نیت باندھے ہوئے نماز پڑھ رہا ہے، ودیگرے: اور دوسرا مراد مفلس اور فقیر، منتظر عشاء: وقت عشاء کے کھانے کا منتظر بیٹھا ہے، کوئی اللہ واسطے بھیجے میں کھاؤں، دونوں میں کتنا فرق ہے۔ خاطر: دل، اسبابِ معیشت: روزی کے اسباب، سواد: سیاہی، وجہ: چہرہ، في الدارین: دونوں جہاں میں، وبہ اورادعبادت: ورد کی جمع وظیفہ، ب: در، عبادت کے وظیفوں میں مشغول ہیں، عبادت ایشاں بقبول نزدیک تر است الخ: مالداروں کی عبادت قبولیت کے زیادہ قریب ہے کہ وہ مطمئن ہیں اور ان کا دل عبادت میں حاضر ہے اور جو عبادت اطمینانِ قلب اور حضورِ قلب سے ہوگی وہ زیادہ قبول ہوگی اور جو پریشان روزی ہوگا اس کا دل عبادت میں مطمئن اور حاضر نہ ہوگا۔ أعوذ باللّٰه إلخ: میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی، الفقر المکبّ: اوندھا کر دینے والے فقر سے، جوار: پڑوس، من لا یُحب: جو محبت نہ کرے اس کے پڑوس سے، درخبر است الخ: حدیث میں ہے محتاجی وسیاہی ہے دونوں جہاں میں، الفقر فخري: فقر میرے لیے فخر ہے، بفقر طائفہ ایست: ایسی جماعت کے فقر کی طرف ہے، ہدف: تیر، قضا: تقدیر، تیر کا نشانہ یعنی من جانب اللہ حوادثات کو برداشت کرنے والے اور راضی برقضا رہنے والے، نہ اینان: نہ کہ یہ لوگ جو نیکوں کا لباس پہنتے ہیں ریاکاری کے لیے اور وظیفہ کا لقمہ یعنی خیرات کی روٹی بچا کر بیچتے ہیں، طبل بلند: مرکب توصیفی، بلند ڈھول، مراد ڈینگیں مارنے والا اور اپنی بڑائی کرنے والا، درباطن ہیچ: تیرے اندر کچھ بھی نہیں، باطن میں کوئی کمال نہیں، گو بظاہر نیک بنا ہوا ہے، بےتوشہ: مراد نیک اعمال، وقت بسیج: وقت رخصت، مراد دنیا سے آخرت کے لیے جانے کے وقت،

روئے طمع الخ: لالچ کا چہرہ مخلوق سے پھیرے، یعنی لوگوں سے حرص وطمع کرنا چھوڑ، ارمردی: اگر مرد نیک ہے تو، شرطِ مؤخر، اور پہلا جملہ اس کی جزا ہے، تسبیح: مراد دانوں کی اصطلاحی تسبیح، نیز تسبیح بمعنی سبحان اللہ کہنا، بہ دست میچ: مت لپیٹ، ہاتھ پر نہیں چاہے ہاتھ میں نہ رکھ گو بظاہر زیادہ ذکر اذکار نہ سہی تاہم اعمالِ باطنی اور خلق سے استغناء کر یہ اس سے بہتر ہے زیادہ لمبی تسبیح کے ہاتھ پر لپیٹ لینے کی نوبت جب آتی جب وہ دوسرے کام میں لگ جاتا، تاہم اتنی لمبی تسبیح ہاتھ پر لپیٹ لینا ریاکاری سے خالی نہیں۔ (بہارِ بہاراں)

درویش بے معرفت نیارامد تا کارش بکفر نینجامد کہ کَادَ الْفَقْرُ

فقیر بے معرفت اس وقت نہ آرام پائیگا جب تک اسکا کام کفر تک آخر ہو جائے (پہنچائے) کہ حدیث میں ہے: قریب ہے کہ مفلسی

اَنْ یَکُوْنَ کُفْراً کَبِیْرًا ونشاید جز بوجودِ نعمت برہنہ را پوشیدن یا در استخلاص گرفتارے کوشیدن

کہ مفلسی ہو جائے بڑا کفر، اور نہیں ممکن ہے سوائے مال کی موجودگی کے ننگے کو کپڑا پہنانا، یا کسی گرفتار کے چھڑانے میں کوشش کرنا

ابنائے جنس ما را بمرتبہء ایشان کہ رساند ویدِ عُلْیا بیدِ سُفْلیٰ چہ ماند نہ بینی

ہم جیسوں کو اُنکے مرتبہ تک کون پہنچائے اور اوپر کا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) کے کیا مشابہ ہووے، کیا نہیں دیکھتا

کہ حق جل ثناؤہ در محکم تنزیل از نعیم اہلِ بہشت خبر میدہد اُولٰئِکَ لَهُمْ رِزْقٌ مَعْلُوْمٌ.

ہے تو کہ حق جل ثناؤہ قرآن شریف میں جنتیوں کی نعمت کے متعلق خبر دیتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں کہ اُن کے لیے رزق مقررہ ہے۔



تشنگاں را نماید اندر خواب — ہمہ عالم بچشم چشمہٴ آب

پیاسے کو دکھلائی دے بیچ خواب — ساری دنیا نظر میں چشمہٴ آب

پیاسوں کو دکھائی دیتا ہے خواب میں — تمام عالم نظر میں پانی کا چشمہ

حالے کہ من ایں سخن بگفتم عنانِ طاقتِ درویش از دستِ تحمل برفت تیغِ زباں برکشید واسپِ فصاحت

جب میں نے یہ بات کہی فقیر کی طاقت کی لگا تحمل کے ہاتھ سے گئی، زبان کی تلوار کھینچی اور فصاحت کا گھوڑا

بمیدانِ وقاحت جہانید وگفت چنداں مبالغت در وصفِ ایشاں کردی وسخنہائے پریشاں گفتی

بے حیائی کے میدان میں کودایا (دوڑایا) اور بولا اتنا مبالغہ ان کی (مالداروں کی) تعریف میں کیا تو نے اور اتنی پریشان بات کہی

کہ وہم تصور کند کہ تریاق اند یا کلید خانہٴ ارزاق مشتے

کہ وہم تصور کرے (وہم ہوتا ہے نہ کہ یقین) کہ یہ لوگ تریاق ہیں یا رزق کے گھر کی چابی، ایسے مٹھی بھر آدمی ہیں۔

تشریحِ الفاظ: درویش بے معرفت: مرکب توصیفی، بے معرفت فقیر جسے اللہ کی معرفت پہچان نہ ہو، تا کارش الخ: جب تک اس کا کام کفر تک نا آخر ہو جائے، پہنچ جائے، یعنی بسبب فقر اور مفلسی کے تحمل نہ کرنے کی وجہ سے کفریات بکنے لگے، یا بعض اوقات دین سے بے دین ہو جائے دنیا کے لالچ میں آکر۔ یہی مطلب ہے: کَادَ الفَقْرُ أنْ یَکُونَ کُفْرًا کبیرًا کا، ونشاید: بمعنی ناممکن ہے، جز بوجود نعمت: سواوئے یعنی بغیر مال ونعمت کے موجود ہونے کے، برہنہ را الخ: یہاں پوشیدن بمعنی پوشانیدن متعدی، کسی ننگے کو کپڑا پہنانا، استخلاص الخ: کسی گرفتار کے چھڑانے میں، ابنائے جنس مارا: ہم جیسوں کو، ید علیا: مراد دینے والا ہاتھ کہ وہ بلند ہوتا ہے، ید سفلی: مراد لینے والا ہاتھ کہ وہ نیچا ہوتا ہے، محکم تنزیل: قرآن کریم، نعیم: نعمت، رزق معلوم: رزق متعین، مقررہ روزی، تشنگاں: جمع تشنہ، پیاسا، چشمۂ آب: پانی کا چشمہ، عنان: لگام، باگڈور، تحمل: برداشت، تیغ زبان: مرکب اضافی، اضافت مشبہ بہ تیغ کی مشبہ زبان کی طرف ہے، زبان کی تلوار، زبان کو تلوار سے تشبیہ دی ہے، بمیدانِ وقاحت الخ: بے شرمی کے میدان میں دوڑایا، خوب بے شرمی بے حیائی کی بات شروع کر دی، تریاق: نام دوا کا جو سانپ کاٹے ہوئے کو مفید ہے اور عراق میں پائی جاتی ہے، مبالغت: مبالغہ کرنا، کلید: چابی، خانۂ ارزاق: رزق، روزیوں کا گھر، مشتے: ایک مٹھی، یعنی تھوڑے سے، مُعجب: خود پسند، نفور: نفرت کرنے والا، مشتغل: مشغول، مفتتن: فریفتہ، جاہ: مرتبہ، ثروت: مالداری، خوشحالی، شفاعت: سفارش، منسوب: نسبت کیا گیا، صیغہ اسم مفعول، بے سروپا: بے سروسامان، طعنہ: عیب نکالنا، علت: بیماری، نہ آں در سر دارند: نہ یہ سر میں رکھیں، یعنی یہ خیال نہیں کرتے کہ بکسے: کسی کے لیے، بردارند: اے سر دارند، سر اُٹھائیں سلام کے واسطے، یا کسی کو سر اُٹھا کر دیکھیں، بطاعت: عبادت میں، ب: بمعنی در، بصورت: بظاہر، وبمعنی: درحقیقت میں، درویش: فقیر ہے۔

متکبر مغرور معجب نفور مشتغلِ مال ونعمت ومفتتنِ جاہ وثروت کہ

(ورنہ ہیں اکثر ایسے) تکبر کرنیوالے اور مغرور، خود پسند، نفرت کرنیوالے، مال ودولت میں مشغول، مرتبہ اور دولت کے فریفتہ،

سخن نگویند الا بشفاعت ونظر نکنند الا بکراہت علما را بگدائی منسوب کنند وفقرا را

کہ بات نہیں کرتے مگر سفارش سے (اور کسی کی طرف) نظر نہیں کرتے مگر کراہیت سے، علماء کو فقیری کی طرف منسوب کرتے ہیں

بہ بے سرو پائی طعنہ زنند بعلتِ مالے کہ دارند وعزتِ جاہی کہ پندارند

اور فقیروں کو بے سروسامانی کے ساتھ طعنہ دیتے ہیں، اس مال کی وجہ سے جو رکھتے ہیں اور اس مرتبہ کی عزت کی وجہ سے جو سمجھتے ہیں،

برتر از ہمہ نشینند نہ آں در سر دارند کہ بکسے بردارند بے خبر از قولِ حکیماں کہ گفتہ اند ہر کہ بطاعت
سب سے اوپر بیٹھتے ہیں، نہ یہ خیال کرتے کہ کسی کے لیے سر اُٹھائیں، بے خبر عقلمندوں کی بات سے جو کہی انھوں نے جو عبادت میں
از دیگراں کم ست و بہ نعمت بیش بصورت توانگرست و بمعنی درویش۔
دوسروں سے کم ہے اور دولت میں زیادہ، وہ بظاہر مالدار ہے اور در حقیقت فقیر۔

بیت

گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم	کونِ خرش شمار اگر گاوِ عنبر ست
گر مال کی خاطر کرے بے ہنر کبر	گدھے کی مقعد سمجھ گو گاوٴ عنبر ہے
اگر بے ہنر مال کیوجہ سے کرے تکبر عقلمند پر	گدھے کی سرین سمجھ اگرچہ وہ گاوٴ عنبر ہے

گفتم مذمت ایناں روا مدار کہ خداوند کرم اند گفت غلط گفتی کہ بندۂ درم اند چہ فائدہ کہ
میں نے کہا: ان کی برائی جائز مت رکھ کیونکہ سخاوت والے ہیں، اس نے کہا: تو نے غلط کہا بلکہ پیسہ کے غلام ہیں، کیا فائدہ کہ
ابر آزار اند و نمی بارند و چشمۂ آفتاب اند و بر کس نمی تابند و بر مرکب استطاعت سوار اند و نمیرانند
آزار کے بادل ہیں اور نہیں برستے اور آفتاب کا چشمہ ہیں اور کسی پر نہیں چمکتے اور طاقت کی سواری پر سوار نہیں اور نہیں چلاتے
قدمے بہر خدا ننہند و درمے بے منّ و اذیٰ ندہند مالے بمشقت فراہم آرند و بخست
ایک قدم خدا واسطے نہیں رکھتے اور ایک درم بے احسان جتائے اور تکلیف نہیں دیتے بہت سا مال مشقت سے جمع کرتے ہیں اور ذلت سے
نگاہ دارند و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگاں گفتہ اند سیم بخیل
محفوظ رکھتے ہیں اور حسرت کے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ بخیل کی چاندی (کہ اس نے مٹی میں
از خاک وقتے بر آید کہ وے در خاک رود۔
دبا رکھی ہے) مٹی سے اُس وقت نکلتی ہے جب کہ وہ مٹی میں چلا جاتا ہے۔

شعر

برنج وسعی کسے نعمتے بچنگ آرد	دگر کس آید و بے رنج وسعی بردارد
رنج وکوشش سے کمائے ایک دیکھ	دوسرا بے رنج وکوشش پائے دیکھ
محنت اور کوشش سے ایک آمی بہت مال ونعمت حاصل کرتا ہے (مراد مورث)	دوسرا شخص آتا ہے اور بے رنج وکوشش اُٹھاتا ہے، اس پر قابض ہوجاتا ہے بذریعۂ میراث (مراد وارث)

تشریح الفاظ: متکبر: اسم فاعل از تفعّل، بمعنی تکبر کرنے والا، معجب: خود پسند، اپنی اچھائی کو دیکھنے والا، اپنی خوبی پر ناز کرنے والا (بہارِ بہاراں)۔ نفور: بروزنِ فعول، صیغۂ مبالغہ، بہت زیادہ نفرت کرنیوالا، مشتغل: مشغول، مفتتن: صیغہ اسم مفعول از افتعال، فریفتہ، گرویدہ، فتنہ میں پڑا ہوا، جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو، ثروت: بہت سارا مال، بے سروپائی: بے سروسامانی، طعنہ زدن: طعنہ دینا، عیب لگانا، بعلت مالے: اس مال کی وجہ سے، برتر: زیادہ اوپر، نہ آں در سر دارند: نہ یہ خیال کرتے ہیں کہ یکے بردارند: یعنی سر کہ کسی کے لیے اوپر اُٹھائیں سر، یعنی کسی کی طرف متوجہ ہوں نیچے سے اوپر سر اُٹھا کر توجہ کرنے کے لیے، کبر: تکبر، کونِ خرش: کون: شرمگاہ، مقعد، سرین، گدھے کی سرین، اس کو شمار: شمار کر، سمجھ، یعنی اسے بے وقوف سمجھ، گاؤ عنبر: ایک جانور ہے، یعنی سمندری گائے، شہد کی مکھیاں بعض دفعہ اپنا چھتہ پہاڑوں میں بنا لیتی ہیں، پانی سے سیلاب سے وہ بہہ کر مع شہد دریا یا سمندر میں آجاتا ہے، یہ جانور اسے اپنی غذا سمجھ کر کھا جاتا ہے، ہضم ہوتا نہیں، قے کر دیتا ہے، اس کا نام گاؤ عنبر ہے، گاؤ سے نکلا ہوا عنبر و خوشبو، یہاں گاؤ عنبر سے مراد مالدار آدمی ہے۔ (بہارِ بہاراں)

مذمت: برائی، کرم: سخاوت، خداوندِ کرم: سخاوت والے، ابر آذر: آذر شمسی سال کا نواں مہینہ (ستمبر)، مرکب: سواری، استطاعت: قدرت، قدم: پاؤں، جمع اقدام، من: احسان، یا احسان جتانا، اذیٰ: تکلیف، یا تکلیف دینا، مراد تکلیف دہ بات کہنا، فراہم آوردن: جمع کرنا، خست: کنجوسی، بخیلی، حسرت: افسوس، نعمتے: یے کثرت کے لیے ہے، یا حقارت کے لیے۔ مطلب یہ ہے مالداری اس وقت بہتر ہے جب مال اپنی اور دوسروں کی ضروریات میں خرچ کرے ورنہ پھر اُس مال سے کیا فائدہ، وہ مال وبالِ جان ہے۔ بزرگوں نے کہا اس وقت بخیل کا مال اس وقت خاک سے جو اس نے زمین میں دبا رکھا ہے، اس وقت نکلتا ہے جب بخیل خاک یعنی زمین میں مر کر دفن ہوتا ہے تو اور لوگ نکال لیتے ہیں۔

جواب گفتمش بر بخلِ خداوندانِ نعمت وقوف نیافتۂ الا بعلت گدائی وگرنہ ہر کہ طمع یکسو نہد

جواب دیا میں نے اسکو: دولت والوں کے بخل پر واقفیت نہیں پائی تو نے، مگر فقیری کی وجہ سے، ورنہ جو لالچ کو ایک طرف رکھ دے

کریم و بخیلش یکے نماید محک داند کہ زر چیست وگدا داند کہ ممسک کیست گفتا بتجربت آں

سخی اور بخیل اسے ایک سے دکھا دیویں، کسوٹی جانے کہ سونا کیا ہے اور فقیر جانے کہ بخیل کون ہے۔ اس نے کہا: اس تجربہ سے

میگویم کہ متعلقاں بردر دارند وغلیظانِ شدید را برگمارند تا بار عزیزان ندہند

کہہ رہا ہوں میں کہ ملازموں کو دروازوں پر رکھتے ہیں اور بہت زیادہ سخت دل لوگوں کو مقرر کرتے ہیں تاکہ عزیزوں کو بازیابی نہ دیں

ودستِ جفا بر سینۂ صالحاں واہلِ تمیز نہند وگویند کس اینجا نیست وبحقیقت راست گفتہ باشند۔

(اندر نہ آنے دیں) اور ظلم کا ہاتھ نیک لوگوں کے اور تمیز داروں کے سینہ پر رکھیں، یعنی آنے سے روکیں۔ اور کہتے ہیں کہ کوئی یہاں نہیں اور حقیقت میں سچ ہی کہتے ہیں۔

بیت

آں راکہ عقل وہمت وتدبیر ورای نیست
خوش گفت پردہ دار کہ کس درسرای نیست

جو نہیں عاقل وصاحب ہمت وتدبیر و رائے
دربان نے اچھا کہا کوئی نہیں ہے در سرائے

وہ شخص جو عقل وہمت اور تدبیر اور رائے والا نہیں
اچھا (سچ) کہا دربان نے کہ آدمی گھر میں نہیں ہے

گفتم بعد ازانکہ از دستِ متوقعاں بجاں آمدہ اند و از رقعۂ گدایاں بفغاں

میں نے کہا: یہ اس کے بعد ہے کہ اُمیدواروں کے ہاتھوں جان سے عاجز آگئے ہیں اور فقیروں کے پرچوں سے شور میں

ومحالِ عقل ست کہ اگر ریگِ بیاباں دُرشود چشم گدایاں پرشود

اور عقلاً محال کہ اگر بیابان کا ریت موتی ہوجائے (تاہم) فقیروں کی آنکھ سیر ہوجائے۔

شعر

دیدۂ اہلِ طمع بہ نعمتِ دنیا
پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم

لالچی کی آنکھ مال وزر سے گاہ
پُر نہ ہو جیسا کہ چاہ شبنم سے آہ

لالچی کی آنکھ دنیا کی نعمت سے پُر
سیر نہ ہوگی جیسا کہ کنواں اوس سے پُر نہیں ہوتا

ہر کجا سختی دیدۂ تلخی کشیدۂ را بینی خود را بہ شرہ در کارہائے مخوف اندازد واز عقوبتِ آخرت

جہاں کہیں تو سختی دیکھے ہوئے اور کڑواہٹ چکھے ہوئے کو دیکھے گا حرص کیوجہ سے خطرناک کاموں میں ڈالے گا اور آخرت کی سزا سے

نہ ہراسد وحلال از حرام نشناسد۔

نہ ڈرے گا اور حلال کو حرام سے (الگ) نہ پہچانے گا۔

قطعہ

سگے را گر کلوخے بر سر آید
ز شادی بر جہد کاں استخوانے ست

کوئی ڈھیلا سر پہ کتے کے جو آئے
تو خوشی سے کودے جانے استخوان

کسی کتے کے اگر کوئی ڈھیلا سر پر آئے
خوشی سے کودے گا کہ وہ کوئی ہڈی ہے

وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند	لئیم الطبع پندارد کہ خوانے ست
نعش گر دو شخص کندھے پر اُٹھائیں	تو کمینہ اس کو جانے گا ہے خوان
اگر کوئی نعش دو آدمی کندھے پر اُٹھائیں	تو کمینہ طبیعت سمجھے گا کہ کوئی دسترخوان ہے

تشریحِ الفاظ: جواب گفتمش: جواب گفتن، جواب دینا، میں نے اسے جواب دیا، خداوندانِ نعمت: مالدار لوگ، الا بعلت گدائی: مگر فقیری کے سبب، یکے نماید: ایک سے دکھائی دیویں، متعلقاں: جمع متعلق کی، مراد نوکر چاکر، غلیظاں: جمع غلیظ کی، یہ موصوف ہے، سخت دل، بے رحم دل لوگ اور شدید: بمعنی سخت، یہ صفت ہے، بہت زیادہ سخت دل، بے رحم لوگ، تا بارِ عزیزاں ندہند: یہ فارسی محاورہ ہے، مراد عزیزاں سے عام لوگ، یعنی تاکہ عام لوگوں کو اندر نہ آنے دیں، دستِ جفا: ظلم وزیادتی کا ہاتھ، بر سینۂ صالحاں نہند: نیکوں کے سینے پر رکھتے ہیں، یعنی بہ سبب ظلم وزیادتی کے ہاتھ سے لوگوں کو روکتے تھے، سینے کے سامنے اڑاتے ہیں پیچھے ہٹانے کے لیے جیسا کہ لوگوں کی عادت ہوتی ہے، اہلِ تمیز: تمیز دار، اس کا عطف صالحان پر یعنی نیک اور تمیز داروں کے ہٹانے پر، گویند کہ کس دریں نیست: اور کہتے ہیں کہ کوئی آدمی گھر میں نہیں، وبحقیقت الخ: اور حقیقت میں سچ کہا ہے انھوں نے، یعنی آدمی صاحب عقل وفہم نہیں گو مالدار ہے پر بے عقل وفہم وہ مثل حیوان لایعلم ہے، یہی مطلب ہے شعر آں را کہ الخ کا، اس شعر میں عقل وہمت تدبیر ورائے الخ اس سے پہلے صاحب مضاف محذوف ہے، یعنی آں کس کہ صاحب عقل وہمت الخ، یعنی جو شخص صاحب عقل وہمت وتدبیر ورائے نہیں بہت اچھا کہا دربان نے کہ گھر میں کوئی آدمی با عقل نہیں، بلکہ ایک بے عقل مالدار مثل حیوان کے ہے۔

از دست متوقعان: متوقع کی جمع، اُمیدواروں کی وجہ سے، بجان آمدہ اند: جان سے عاجز آ گئے ہیں، فغاں: شور، فریاد کرنا، محال عقل ست: اور عقل کے نزدیک محال ہے، عقلاً محال ہے، دیدہ اہلِ طمع: دیدہ: آنکھ، اہلِ طمع: لالچی، مرکب اضافی ہے، لالچی کی آنکھ نہیں پر ہوتی، ہمچناں: جس طرح، چاہ: کنواں نہیں پر ہوتا، بہ شبنم: اوس سے، ہر کجا: جہاں کہیں، سختی دیدہ وتلخی کشیدہ: دونوں اسم مفعول مرکب ہیں، سختی دیکھا ہوا اور کڑواہٹ چکھا ہوا، بینی: دیکھے گا تو، معلوم ہوگا کہ اس نے بشرہ: بسبب لالچ کے، ب سبب کے لیے ہے، کارہائے مخوف: مرکب توصیفی، خطرناک کام، سگے را الخ: یے وحدت یا نکرہ کے لیے ہے، کاں: کہ آں، کہ وہ، استخوانے الخ: وہ سمجھے گا کوئی ہڈی ہے۔

وگر نعشے الخ: اور اگر کوئی نعش لاش دو آدمی کندھے پر اُٹھا کر چلیں، لئیم الطبع: مرکب توصیفی، اضافت صفت کی موصوف کی طرف، کمینہ طبیعت کا، پندارد: سمجھے گا کہ خوانے است: کہ کوئی دسترخوان ہے۔

اما صاحب دنیا بعین عنایت حق ملحوظ ست وبحلال از حرام محفوظ من ہماں انگار کہ تقریر ایں سخن نگفتم

لیکن مالدار حق کی مہربانی کی آنکھ میں ملحوظ اور بذریعہ حلال کے حرام سے محفوظ، اچھا مجھے یہی سمجھ کہ اس بات کو ثابت نہ کیا میں نے

وبیان وبرہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ ہرگز دیدی دستِ دغائی بر کتف بستہ

اور بیان اور دلیل نہیں لایا میں، انصاف کی تجھ سے توقع رکھتا ہوں میں کہ ہرگز دیکھا تو نے کسی دغاباز کا ہاتھ مونڈھے پر بندھا ہوا

یا بینوائے بزندان درنشستہ یا پردۂ معصومے دریدہ یا کفے از معصم بریدہ الا بعلت درویشی شیر

یا کوئی مفلس جیل میں بیٹھا ہوا یا کسی معصوم کا پردہ پھٹا ہوا یا کوئی ہاتھ پہونچے سے کٹا ہوا، مگر فقیری کی وجہ سے بہادر

مرداں را بحکم ضرورت درنقبہا گرفتہ اند وکعبہا سفتہ ومحتمل ست اینکہ یکے را درویشاں نفس امارہ

لوگوں کو مجبوری کی وجہ سے نقبوں میں پکڑا ہے لوگوں نے اور اُنکے ٹخنوں کو باندھا ہے اور احتمال ہے کہ یہ فقیروں میں سے کسی ایک کا

مرادے طلب کند چوں قوتِ احصانش نباشد بعصیاں مبتلا گردد کہ بطن وفرج

نفس امارہ کوئی مراد طلب کرے جب پاکدامن رہنے کی طاقت اُس میں نہ ہو وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے، اس لیے کہ پیٹ اور شرمگاہ

توام اند یعنی دو فرزند یک شکم، مادام کہ ایں یکے برجائے است آں دیگر برپای شنیدہ ام کہ درویشے را

دونوں جڑواں ہیں، یعنی دو فرزند ایک پیٹ کے جب تک ایک اپنی جگہ ہے وہ دوسرا بھی قائم ہے، سنا ہے میں نے کہ ایک فقیر کو

با حدثے بر خبثے بدیدند با آنکہ شرمساری برد بیم سنگساری بود گفت اے مسلماناں

ایک امرد لڑکے کے ساتھ بدفعلی پر دیکھا لوگوں نے اس کے ساتھ کہ وہ شرمندہ ہوا سنگساری کا خوف بھی تھا، وہ بولا: اے مسلمانو!

قوت ندارم کہ زن کنم وطاقت نہ کہ صبر چہ کنم لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ واز جملۂ مواجب

یہ طاقت نہ رکھی میں نے کہ نکاح کروں، اور یہ طاقت بھی نہیں کہ صبر کروں اور نہیں ہے رہبانیت اسلام میں اور تمام اسباب سے

سکون وجمعیت دروں کہ توانگراں را میسر می شود یکے آنکہ ہر شب صنمے در بر گیرند و ہر روز جوانی

سکون اور جمعیت خاطر کے جو مالداروں کو میسر ہوتے ہیں ایک یہ ہے کہ ہر رات ایک معشوق بغل میں دباتے ہیں اور ہر روز جوانی

از سر کہ صبح تاباں را دست از صباحت او بر دل وسر وخراماں را پای از خجالتِ اُو در گل۔

نئے سرے سے حاصل کرتے ہیں، ایسا معشوق کہ روشن صبح کا ہاتھ اس کے حسن سے دل پر رکھتا ہے اور اکڑنے والے سرو کا پاؤں

شرمندگی کی وجہ سے مٹی میں، یعنی وہ معشوق زیادہ ہی حسین اور انداز و ناز والا ہے۔

بیت

بخونِ عزیزاں فرو بردہ جنگ — سر انگشتہا کردہ عناب رنگ

عاشقوں کے خون میں ڈبوئے چنگ — اور رنگے ہیں پوروے عناب رنگ

• عاشقوں کے خون میں ڈبوئے ہوئے ہیں (چنگل) اور انگلیوں کے سروں کو کئے ہوئے عناب رنگ کے

محال ست کہ باحسنِ طلعتِ او گرد مناہی گردد یا رائے تباہی زند۔

محال ہے کہ اس کی اچھی صورت کے ساتھ برائیوں کے اِردگرد پھرے، یا تباہی کی رائے قائم کرے۔

شعر

دلے کہ حورِ بہشتی ربود و یغما کرد — کے التفات کند برتبانِ یغمائی

بہشتی حور نے اُچکا جو دل — کب فدا وہ معشوقِ یغمائی پر

جس دل کو بہشتی حور نے اُچک لیا اور لوٹ لیا — کب توجہ کریگا ٹوٹ کے معشوقوں کی طرف

شعر

مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا اشْتَهٰى رُطَبٌ — يُغْنِيْهِ ذٰلِكَ مِنْ رَجْمِ الْعَنَاقِيْدِ

جس کے آگے من پسند تازہ کھجور — وہ خوشۂ انگور پہ نہ مارے سنگ

وہ شخص جس کے آگے ہیں حسبِ منشا تازہ کھجوریں بے پرواکر دیگی وہ چیز پتھر مارنے سے انگوروں کے خوشوں میں

اغلب تہیدستان دامنِ عصمت بمعصیت آلایند و گر سنگاں نان ربایند۔

اکثر ملفس لوگ عصمت کے دامن کو گناہوں سے ملوث کرتے ہیں اور بھوکے روٹی اُڑا لے جاتے ہیں۔

بیت

چوں سگِ درندہ گوشت یافت نپرسد — کیں شترِ صالح ست یا خرِ دجال

سگ درندہ گوشت پائے پوچھے نہ — کہ یہ ناقہ صالح یا خرِ دجال ہے

جب پھاڑنیوالے کتے نے گوشت پایا نہ پوچھے گا — کہ یہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی ہے یا دجال کا گدھا

چہ مایہ مستوراں بعلتِ درویشی درعینِ فساد افتادہ اند وعرض گرامی را بباد زشت نامی بر باد دادہ۔
اس لیے کہ پرہیز گاروں کی ایک جماعت فقیری کی وجہ سے عین فساد میں پڑ گئی ہے اور قابل قدر آبرو کو بدنامی کی ہوا میں اُڑا دیا ہے۔

﴿فرد﴾

باگرسنگی قوتِ پرہیز نماند	افلاس عناں از کفِ تقویٰ بستاند
بھوک کے ساتھ پرہیز کی طاقت نہیں رہتی	افلاس لگام تقویٰ کے ہاتھ سے چھین لیتا ہے

تشریح الفاظ: اما صاحب دنیا: مراد مالدار، بعینِ عنایتِ حق: عین: آنکھ، نظر، عنایت: مہربانی، حق: حق، ب: در، حق تعالیٰ کی مہربانی کی نظر میں، یا نظر سے دیکھے ہوئے، ملحوظ: یعنی محفوظ، ان پر خدا کی نگاہِ کرم ہے، من ہماں انگارکہ تقریر ایں سخن: یعنی مجھے یہی سمجھ گویا میں نے اپنی بات نہ ثابت کی اور نہ کوئی دلیل و برہان پیش کی، گویا الزامی جواب دے رہے ہیں، محفوظ: حفاظت کیا ہوا، دغائی: دھوکہ باز، برکتف بستہ: مونڈھے پر بندھا ہوا، یعنی مقید، کتف: مونڈھا، منعم: مالدار، بے نوا: فقیر، زنداں: جیل خانہ، معصم: کلائی، پہنچا، علت: سبب، برائی، نقب: سوراخ، کعب: ٹخنہ، سفتہ: سوراخ کیا ہوا، پہلے زمانہ میں ملزم کے ٹخنے میں سوراخ کردیا جاتا تھا۔ محتمل: گمان کیا گیا، نفس امارہ: برائی کی طرف بلانے والا نفس، احصان: پاکدامنی، عصیان: گناہ، بطن: پیٹ، فرج: شرمگاہ، مادام: ہمیشہ، برپا: قائم (بہارستاں شرح گلستاں)۔

باحدثے: حدث: امرد، بے داڑھی مونچھ کا لڑکا، خبث: ناپاک ہونا، مراد بدفعلی ہے، بیم: خوف، ڈر، سنگساری: پتھراؤ سے مار دینا، زنا کی شرعی سزا شادی شدہ کی یہ ہے کہ کھڑا کر کے اتنے پتھر مارے جائیں کہ وہ مرجائے، مگر امرد کے ساتھ بدفعلی کی یہ سزا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک متعین نہیں، رھبانیۃ: بالکلیہ دنیا کا ترک، بیاہ شادی وغیرہ نہ کرنا۔ اور پہلے عیسائی لوگ بافراغت عبادت کے لیے اپنے کو خصی کرالیتے تھے، مگر حدیث میں اس کی ممانعت ہے کہ لا رھبانیۃ في الإسلام خود حدیث ہے۔ مواجب: جمع موجب کی، سبب، ذریعہ، صنم: بت، معشوق، صبح تاباں: چمکیلی صبح، روشن صبح، صباحت: وہ خوبصورتی جس میں سرخی وسفیدی ہو، سروِ خراماں را: ٹہلنے والا یا اکڑنے والا سرو، مرکب توصیفی ہے، را علامتِ اضافت، آگے پائے اس کا مضاف واقع ہورہا ہے، خجالت: شرمندگی، درگل: گل مٹی، یہاں مراد کیچڑ ہے۔ عزیزاں: جمع عزیز کی، دوست یا عاشق، چنگ: پنجہ، سرانگشتہا: انگلیوں کے سرے، مناہی: خلافِ شرع کام، بتانِ یغمائی: وہ معشوق ومحبوب جو مال غنیمت میں ہاتھ آئے ہوں، ما اشتھی: خواہش کے مطابق، رُطب: ترکھجوریں، رجم: پتھر مارنا، عناقید: کھجور کے خوشے، سگِ درندہ: پھاڑنیوالا کتا، شترِ صالح: حضرت صالح

علیہ السلام کی اونٹنی، جو بذریعہ معجزہ پتھر سے پیدا ہوئی اور پھر ایک بچہ بھی جنا تھا، خرِ دجال: دجال مردود کا گدھا، ممکن ہے قربِ قیامت اس کی سواری کرے، یا تحقیر کے لیے کہہ دیا، طائفہ مستوراں: مستورات، یعنی عورتوں کی جماعت، یا پرہیزگاروں کی جماعت، علت درویشی: غربت، فقیری کی وجہ سے، عرض: آبرو، بباد زشت نامی: بدنامی کی ہوا سے، گرسنگی: بھوک، افلاس: مفلسی، عنان: لگام، باگ، تقویٰ: پرہیزگاری، از کف تقویٰ بستاند: مفلسی نے لگام پرہیزگاری کے ہاتھ سے چھڑائی، کنایہ ہے افلاس نے تقویٰ، پرہیزگاری ختم کردی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ افلاس تنگدستی بہت سی برائیوں کا سبب ہے اور مال ونعمت بہت سی برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے، اگر صحیح استعمال ہو۔

آنکہ گفتی در بروئے مسکیناں بہ بندند حاتم طائی کہ بیاباں نشیں بود اگر شہری بودے

وہ جو تو نے کہا اپنا دروازہ فقیروں پر بند کرلیتے ہیں، حاتم طائی جو بیاباں نشین تھا (جنگل میں رہتا تھا) اگر وہ شہری ہوتا تو

از جوشِ گدایاں بیچارہ شدے وجامہ بر وپارہ کردندے چنانکہ در طیبات آمدہ است۔

فقیروں کی بھیڑ سے عاجز ہو جاتا اور کپڑے اس پر پارہ پارہ کردیتے (اس کے کپڑے پھاڑ دیتے) جیسا کہ دیوانِ طیبات میں آیا ہے، یعنی سعدی نے لکھا ہے، یہ دیوان حاتم طائی کے حالات میں ہے۔

﴿شعر﴾

در من منگر تا دگراں چشم ندارند　　کز دستِ گدایاں نتواں کرد ثوابے

مجھ میں (میری طرف) نہ دیکھ تا کہ دوسرے اُمید نہ رکھیں، کیونکہ فقیروں کی وجہ سے نہیں کیا جاسکتا کوئی ثواب (کا کام) کہ وہ اتنا تنگ کردیتے ہیں کہ مالدار آدمی کچھ سے کچھ کہہ دیتا ہے۔

گفتا نہ کہ من بر حالِ ایشاں رحمت می برم گفتم نہ کہ بر مالِ ایشاں حسرت می خوری ما دریں

اس نے کہا کہ نہیں بلکہ میں اُن کی حالت پر ترس کھاتا ہوں، میں نے کہا: نہیں، بلکہ اُنکے مال پر حسرت کھاتا ہے تو ہم دونوں اسی

گفتار وہر دو بہم گرفتار ہر بیذقے کہ براندے بدفعِ آں کوشیدمے وہر شاہے

گفتگو میں (پڑے تھے) اور دونوں آپس میں اُلجھے ہوئے، ہر بیذق یعنی پیادہ وہ چلاتا میں اسکے دفع میں کوشش کرتا اور جو شاہ

کہ بخواندے بفرزین بپوشیدمے تا نقد کیسۂ ہمت در باخت وتیر جعبۂ حجت ہمہ بینداخت۔

وہ بلاتا (دیتا) فرزین سے میں اُسے ڈھانپ دیتا، یہاں تک کہ ہمت کی تھیلی کا سب نقد وہ ہار گیا اور دلیل کے ترکش کے تمام تیر پھینک دیئے اُس نے۔

قطعہ

ہاں تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح　　کورا جزیں مبالغہ مستعار نیست

خبردار! ہرگز ڈھال نہ ڈالے تو فصیح کہ اس کے لیے سوائے اس مانگے ہوئے مبالغہ کے نہیں ہے چرب زبان کے حملہ سے

دیں ورز و معرفت کہ سخنداں سجع گوئی　　بر در سلاح دارد و کس در حصار نیست

دین قبول کر اور معرفت کی تک بندی والا شاعر　　(بس) دروازے پر ہتھیار رکھتا ہے اور کوئی قلعہ میں نہیں، جو ہتھیار چلا سکے

تا عاقبۃ الامر دلیلش نماند و ذلیلش کردم دستِ تعدی دراز کرد و بیہودہ گفتن آغاز

آخر کار دلیل اس کے پاس نہ رہی اور ذلیل اسے کر دیا میں نے، زیادتی کا ہاتھ لمبا کیا اُس نے اور بیہودہ کہنا شروع کیا (اُس نے

وسنتِ جاہلان ست کہ چوں بدلیل از خصم فرو مانند سلسلۂ خصومت بجنبانند

دست درازی شروع کر دی)۔ اور جاہلوں کا طریقہ ہے کہ جب دلیل میں بالمقابل سے عاجز ہو جاتے ہیں، جھگڑے کی زنجیر ہلاتے ہیں،

چوں آذر بت تراش کہ بحجت با پسر بر نیامد بجنگ برخاست آیۂ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش شکستم۔

جیسے بت بنانیوالا آذر جب دلیل میں لڑکے کے مقابلہ میں نہ غالب آیا جنگ کے لیے آمادہ ہوا، اُٹھ کھڑا ہوا، بولا: اگر نہ رکے گا (تو ابراہیم برا کہنے سے بتوں کو) تو تجھے سنگسار کر دوں گا، اس نے مجھے گالی دی اور برا بھلا کہا اسے میں نے، اس نے میرا گریبان پھاڑ دیا، میں نے اُس کی ٹھوڑی توڑ دی۔

قطعہ

او در من و من درو فتادہ　　خلق از پئے ما دواں و خنداں

الجھے ہم آپس میں دونوں زیادہ یوں　　خلق پیچھے دوڑی ہنستی اور خنداں

وہ مجھ میں اور میں اُس میں لپٹا ہوا　　مخلوق ہمارے پیچھے دوڑتی اور ہنستی ہوئی

انگشتِ تعجب جہانے از گفت وشنیدِ ما بدنداں
دنیا کی انگلی تعجب سے ہوتی ان ہماری باتوں سے تھی بیچ دنداں
ایک دنیا کی تعجب کی انگلی ہماری گفت وشنید سے دانتوں میں

تشریح الفاظ: بیابان نشیں: مراد جنگل میں رہتا تھا، جوش گدایاں: فقیروں کی بھیڑ، درمن منگر: یعنی مجھے نہ دیکھ، برحالِ ایشاں رحمت می برم: محاوری ترجمہ ہوا: مجھے ان کے حال پر رحم آتا ہے، بیذق: شطرنج کھیل کا پیادہ گُٹکا، شاہ: شطرنج کا شاہ گٹکا، فرزین: وزیر گٹکا شطرنج کا، کیسہ: تھیلی، جعبہ: ترکش، مستعار: مانگا ہوا، حجت: دلیل، سپر: ڈھال، فصیح: خوش بیان، تیز زبان، آدمی جو الفاظ نپے تلے سنورے ہوئے بولے، سلاح: ہتھیار، حصار: قلعہ، مبالغہ: حد سے بڑھنا، زیادہ کوشش کرنا، عاقبۃ الامر: انجام کار، تعدی: زیادتی، سنت: طریقہ، عادت، فرمانند: عاجز رہتے ہیں، سلسلۂ خصومت: لڑائی کی زنجیر، آذر: آذر: ابراہیم علیہ السلام کا باپ تھا، بت تراش، لَئِن لَمْ تَنْتَهِ: اگر تو بتوں کے برا کہنے اور مجھے ان کی عبادت سے روکنے سے باز نہ آیا، لأرجُمَنَّكَ: میں تجھے سنگسار کردوں گا، پتھروں سے مار مار کر ہلاک کردوں گا، سقط: برا کہنا، دواں: اسم مفعول سماعی، دوڑتا ہوا، خنداں: ہنستا ہوا، یا اسم فاعل سماعی، دوڑنے والا اور ہنسنے والا، انگشت تعجب: مرکب اضافی ہوکر مضاف، جہانے: مضاف الیہ، ایک دنیا کی تعجب کی آنکھ، بہارِ بہاراں میں کہا کہ اولاً انگشت کی اضافت تعجب کی طرف اضافت اقترانی ہے کہ انگشت کا اقتران وملاً وحالتِ تعجب کے ساتھ ہے اور ثانیاً انگشتِ تعجب کی اضافت جہانے کی طرف اضافت حقیقی ہے۔

القصہ مرافعتِ ایں سخن پیشِ قاضی بردیم وبحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلماناں مصلحتے
القصہ اس بات کا مقدمہ قاضی کے سامنے لے گئے ہم اور منصف کے فیصلہ پر راضی ہوگئے ہم تاکہ مسلمانوں کا حاکم کوئی مصلحت
بجوید ومیانِ توانگراں ودرویشاں فرقے بگوید قاضی چوں حالتِ ما بدید ومنطق بشنید سر
ڈھونڈ نکالے اور مالداروں اور فقیروں کے درمیان فرق بتائے، قاضی نے جب ہماری حالت دیکھی اور (ہماری) بات سنی، سر
بجیبِ تفکر فرو بردو پس از تامل سر برآورد وگفت اے کہ توانگراں را ثنا گفتی وبر درویشاں جفا روا
فکر کی جیب وگریبان میں جھکایا اور غور کرنے کے بعد سر اُٹھایا اور بولا: اے وہ کہ مالداروں کی تعریف کی تو نے اور فقیروں پر ظلم جائز

داشتی بدانکہ ہر جا کہ گلے ست خارست وباخمر خمار ست و

رکھا (بذریعہ اُن کی برائی کرنے کے)! جان لے! جہاں پھول ہے، کانٹا بھی ہے اور شراب کیساتھ خمار (اعضاشکنی ہے) اور

برسرِ گنج مارست آنجا کہ درِ شاہوارست نہنگِ مردم خوارست لذتِ عیشِ دنیارا لدغۂ اجل

خزانے پر سانپ ہے، جہاں کہیں بادشاہ کے لائق موتی ہے انسان خور مگرمچھ بھی ہے، دنیا کے عیش کے لیے موت کا کھٹکا

درپے ست ونعیم بہشت را دیوارِ مکارہ درپیش۔

پیچھے لگا ہے، اور جنت کی نعمتوں کے لیے ناگوار چیزوں کی دیوار سامنے ہے۔

''مکارہ'' سے مراد ایسی طاعات وعبادات کا سامنا ہے جو نفسِ امارہ پر شاق اور ناگوار گزرتی ہیں، اس کے بعد جنت ملے گی اور ایسے کام اور برائیاں اور خواہشات جو نفس کو مرغوب ہیں وہ دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہیں۔

بیت

جورِ دشمن چہ کند گرنکشد طالب دوست گنج ومار وگل وخار وغم وشادی بہم اند

دشمن کا ظلم کیا کرے جو نہ سہے دوست کا طالب، خزانہ اور سانپ اور پھول اور کانٹا غم اور خوشی ملے ہوئے ہیں (آپس میں)

نظر نہ کنی در بستان کہ بیدِ مشک ست وچوبِ خشک ہمچنیں در زمرۂ توانگراں شاکراند

دیکھتا نہیں ہے تو باغ میں کہ وہاں بیدمشک ہے اور سوکھی لکڑی بھی، اسی طرح مالداروں کی جماعت میں شکر گزار ہیں

وکفور ودر حلقۂ درویشاں صابرند وضجور۔

اور ناشکرے بھی اور فقیروں کے حلقہ میں صبر کرنے والے ہیں اور تنگدل بھی۔

شعر

اگر ژالہ ہر قطرۂ در شدے چو خرمہرہ بازار از وپر شدے

اگر اولے کا ہر قطرہ موتی ہوتا تو کوڑی کی طرح بازار اُس سے پر ہوتا

مقربانِ حضرت جل وعلا توانگرانند درویش سیرت ودرویشانند توانگر ہمت ومہین

حضرت جل وعلا (اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ کے مقرب مالدار ہیں درویش صفت والے، اور فقیر ہیں مالدار (ہمت والے) اور

توانگراں آنست کہ غم درویش خورد وبہینِ درویشاں آنکہ کم توانگراں گیرد
مالداروں میں بڑا وہ ہے جو درویش کا غم کھائے اور فقیروں میں بہتر وہ ہے جو مالداروں کو کم پکڑے (کم سمجھے)
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ پس روئے عتاب از من بجانب درویش کرد وگفت
اور جو بھروسہ کرتا ہے اللہ پر پس وہ اس کے لیے کافی ہے، پھر عتاب کا رُخ میرے سے درویش کی جانب کیا اور بولا:
اے کہ گفتی توانگراں مشتغل اند بمناہی ومست ملاہی نعم طائفہ ہستند بریں صفت کہ بیان
اے وہ کہ تو نے کہا: مالدار مشغول ہیں برائیوں میں اور کھیل کود میں مست، ہاں ایک جماعت ہے (ایسی) اس صفت پر جیسا کہ بیان
کردی قاصر ہمت کافرِ نعمت کہ ببرند وبنہند ونخورند وندہند واگر بمثل باراں
کی تو نے، کوتاہ ہمت نعمت کے ناشکرے جو مال لیجاتے ہیں (جوڑ کر) اور رکھتے ہیں اور نہیں کھاتے اور نہ دیتے ہیں کسی کو اور اگر مثلاً بارش
نبارد ویا طوفاں جہاں را بردارد باعتمادِ مکنتِ خویش از محنتِ درویش نپرسند واز خدائے تعالیٰ نترسند۔
نہ ہو یا طوفان دنیا کو اُٹھالے (ہلاک کردے) اپنی قدرت خوشحالی کے بھروسہ درویش کی محنت (تکلیف) کو نہ پوچھیں گے اور
خدائے تعالیٰ سے نہ ڈریں گے۔

شعر

گر از نیستی دیگرے شد ہلاک — مرا ہست بط راز طوفاں چہ باک
گر نہ ہونے سے ہوا کوئی ہلاک — پاس میرے بط کو طوفاں سے کیا باک
اگر نہ ہونے سے کوئی دوسرا ہوجائے ہلاک — میرے پاس تو ہے بط کو طوفان سے کیا ڈر

شعر

وَرَاكِبَاتِ نِيَاقًا فِيْ هَوَادِجِهَا — لَمْ يَلْتَفِتْنَ اِلٰى مَنْ غَاصَ فِى الكثب
اونٹنیوں والی ہودج میں سوار — اس کی جانب دیکھیں نہ جوریت میں
اور سوار ہونیوالی اونٹنیوں پر اپنے ہودجوں میں نہیں متوجہ ہوتیں وہ اسکی طرف جو پھنسا ہے ریت کے ٹیلوں میں



دوناں چو گلیم خویش بیروں بردند | گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند
کمینے جو کملی بچا لے گئے | کہیں کیا غم کریں سب مر گئے

کمینے جب اپنی کملی کو باہر لے گئے (بچالے گئے) کہتے ہیں کیا غم ہے اگر سب لوگ مر گئے

تشریح الفاظ: القصہ: آخرکار، مرافعت: مقدمہ، حکومت: یہاں مراد حکومت سے فیصلہ ہے، عدل: بہت انصاف کرنے والا، یہ مصدر مبالغہ کے لیے، جیسے: زَیدٌ عَدلٌ، زید بہت انصاف کرنے والا ہے، مصلحت: اچھی بات، اچھا کام جس میں سراسر نفع ہو اور وہ بے ضرر ہو، حالت ما بدید: ہماری حالت دیکھی وہی ایک کا گریبان پھٹا تھا، دوسرے کی ٹھوڑی زخمی تھی، منطق: بات، گفتگو، سر بجیب تفکر فرو بردن: محاورہ ہے، سر جھکا کر کسی چیز کے بارے میں سوچنا، غور و فکر کرنا، تأمل: غور و خوض کرنا، شک وشبہ، بر درویشاں جفا روا داشتی: جفا سے مراد اُن کی برائی کرنے کو جائز سمجھنا، یہ اُن پر ظلم ہے اور اپنا بھی نقصان ہے کہ غیبت ہے جو حرام ہے، باخمر خمار ست: خمر: شراب، خمار: نشہ کا اثر اور شراب کے بعد اعضاء کا ٹوٹا ہونا خمار ہے (بہارِ بہاراں)۔ درِّ شاہوار: در: موتی، وار: درفارسی بمعنی شایانِ شان، بادشاہ کے لائق یا شایانِ شان موتی، لدغہ: بچھو وغیرہ کا ڈسنا، کاٹنا، نیز بمعنی کٹھکا اور یہی مراد ہے، درپے: پیچھے، جورِ دشمن: دشمن کی زیادتی ظلم کہ وہ بعض اوقات وصلِ دوست میں حائل ہو کر ظلم وزیادتی کرتا ہے (بہارِ بہاراں)۔ گنج و مار ارنج: مطلب یہ ہے جہاں خزانہ وہاں سانپ بھی ہوتا ہے، جہاں پھول وہاں کانٹا، جہاں غم وہاں خوشی، دنیا میں یہ سب ملی جلی ہیں، اس لیے دنیا رنگ برنگی ہے۔ ایک جگہ سکندر نامہ میں ہے: چیست دنیا بگذر از نیرنگ او☆ رہائی بجنگ آراز چنگ او، کیا ہے دنیا گذر جا اس کی رنگ برنگی حالت سے، اس میں پھنس کر نہ رہ جا اور اپنے آپ کو اس کے چنگل سے چھڑا لے۔ بیدمشک: بید ایک لکڑی، اس کی ایک قسم بید مشک ہے جو خوشبودار ہوتی ہے، اس کا عرق نکالتے ہیں، مُفرحِ قلوب اور خوشبودار ہوتی ہے، زمرہ: گروہ، جماعت، شاکر: شکر گزار، کفور: ناشکری کرنے والا، ضجور: تنگدل، بے صبر، ژالہ: اُولہ، شبنم: اوس، خرمہرہ: کوڑی، مقرب: مصاحب، کسی بڑے آدمی کے زیادہ قریب، یا زیادہ قربت واُنسیت رکھنے والا، جل وعلا: بزرگ و برتر، سیرت: خصلت، عادت، مہین: بڑا، بہین: بہتر، کم توانگراں گیرد: کم یعنی نہیں اور اس کا تعلق گیرد سے ہے، یعنی توانگراں رانگیرد، مالداروں کو نہ پکڑے، اُن کے پیچھے نہ لگے، اُن سے کچھ نہ مانگے۔ فارسی میں بعض دفعہ کم نفی کے لیے آتا ہے۔ ایک جگہ پندنامہ میں ہے: اے پسر کم گرد گردِ ایں خصال، اے

بیٹے! نہ پھر گھوم ان بری عادتوں کے گرد۔ ملاہی: خلافِ شرع کام، بات، مست ملاہی: مرکب اضافی، کھیل کود کا مست، جو ایسی چیزوں میں وقت ضائع کرے، طوفان: سیلاب اور ہر وہ چیز جو بہت اور غالب ہو، مکنت: قدرت، مالداری، مشتغل: مشغول، قاصر: کم ہمت، کمزور ہمت والا، کافر نعمت: ناشکرا، ہلاک: مرجانا، ہلاک ہونا، بط: ایک آبی جانور ہے جسے بطخ بھی کہتے ہیں، یہ دو قسم کی ہے: ایک اہلی، جسے لوگ پالتے ہیں، اور دوسری جو پانی ہی میں بسر اوقات کرتی ہے۔

راکبات: سوار ہونے والی عورتیں، نیاقہ: جمع ناقہ، بہت سی اونٹنیاں، ہوادج: جمع ہودج، کجاوہ، جو اونٹ پر لادا جاتا ہے سواری اور بوجھ کے لیے، لم یلتفتن: نہیں توجہ کرتی ہیں وہ عورتیں، غاص: دھنس گیا، کثب: جمع کثیب کی، ریت کا ٹیلہ، دونان: جمع دون کی، کمینہ، یعنی بہت کمینے، گلیم: کملی۔

قومے بدیں نمط ہستند کہ شنیدی وطائفہ خوانِ نعمت نہادہ ودستِ کرم کشادہ طالبِ نام

ایک قوم اسی طریقہ پر ہے جو سنا تو نے اور ایک جماعت نعمت کا دسترخوان بچھائے ہوئے ہے اور کرم کا ہاتھ کھولے ہوئے نام کے طالب

اند ومغفرت وصاحبِ دنیا وآخرت چوں بندگانِ حضرتِ پادشاہِ عادل مؤید مظفر

ہیں اور مغفرت کے بھی اور دنیا اور آخرت کے مالک، جیسے غلام بادشاہ کی دربار کے جو منصف ہے جسکو خدائی مدد حاصل اور کامیاب ہے

مالکِ ازمۂ انام حامئ ثغورِ اسلام وارثِ ملکِ سلیمان اَعْدَلِ ملوکِ زماں

لوگوں کی باگوں کا مالک، اسلام کی سرحدوں کا حامی، حضرتِ سلیمان کے ملک کا وارث، زمانے کے بادشاہوں سے زیادہ منصف

مُظَفَّرِ الدُّنیا والدِّیْنِ اتابک ابوبکر بن سعد زنگی اَدَامَ اللّٰہُ اَیَّامَہٗ وَنَصَرَ اَعْلَامَہٗ.

دنیا اور آخرت میں کامیاب، جسکا نام اتابک ابوبکر بن سعد زنگی، اللہ ہمیشہ قائم رکھے اس کا زمانہ اور مدد کرے اسکے جھنڈے کی۔

قطعہ

پدر بجائے پسر ہرگز ایں کرم نکند
باپ کا بیٹے پہ ہرگز نہ یہ جُود
باپ بھی بیٹے کے حق میں ہرگز یہ کرم نہ کرے گا

کہ دستِ جودِ تو با خاندانِ آدم کرد
جیسا پھیلا سب پہ تیرا دستِ جود
جو تیرے سخاوت کے ہاتھ حضرت آدم کے خاندان کیساتھ کیا

خدائے خواست کہ برعالمے بخشاید
جب خدا نے چاہا دنیا پہ کرم
جب خدا نے چاہا کہ ایک دنیا پر بخشش کرے

ترا برحمتِ خود بادشاہِ عالم کرد
اس کی رحمت سے بنا شاہ کا وجود
تجھے اپنی رحمت سے دنیا کا بادشاہ کیا (بنایا)

قاضی چوں سخن بدیں غایت برسانید واز حد قیاسِ مااسپِ مبالغت در گذرانید بمقتضائے حکمِ قضا
قاضی نے جب بات اس انتہا تک پہنچادی اور ہمارے اندازے کی حد سے مبالغہ کا گھوڑا نکال دیا تو قضا کے فیصلہ کے مطابق
رضا دادیم واز ما مضی در گذشتیم وبعد از مجازأ طریق مدارا گرفتیم وسر
رضامندی دی ہم نے اور گذشتہ باتوں سے درگذر کیا ہم نے اور بدلے بازی کے بعد خاطرداری کا راستہ اختیار کیا ہم نے اور سر
بتدارک بر قدم یکدیگر نہادیم وبوسہ بر سر وروئے ہم دادیم وختم سخن بریں دو بیت کردیم۔
تلافی کے لیے ایک دوسرے کے قدم پر رکھا ہم نے اور بوسہ ایک دوسرے کے سراور پیشانی پر دیا اور بات ان دو شعروں پر ختم کی ہم نے۔

﴿ قطعہ ﴾

مکن زگردشِ گیتی شکایت اے درویش | کہ تیرہ بختی اگر ہمبریں نسق مردی
گردش ایام سے شاکی نہ ہو | بد نصیب ہے گر مرے اس حال میں
مت کر زمانے کی گردش کی شکایت اے دوست! | کہ بدبخت ہے تو اگر اسی حالت میں مرے گا تو
توانگرا چودل ودست کامرانت ہست | بخور ببخش کہ دنیا وآخرت بردی
گر تونگر بامراد ہے تیرا دل | کھا لٹا دونوں جہاں خوش حال ہیں

اے مالدار! جب تیرا دل اور ہاتھ بامراد ہے تو کھا اور لٹا کہ دنیا اور آخرت لے جائیگا (حاصل کرلیگا) تو

تشریح الفاظ: قومے بدیں نمط: ے وحدت کی، ایک قوم، کچھ لوگ، بدیں: اے بریں طریقہ ہستند، اس طریقہ پر ہیں، خوان سے نہاد کا تعلق ہے، اس لیے بچھانے کا معنی کیئے، طالب نام ومغفرت: نام اور مغفرت کے طالب ہیں، مغفرت کے طالب ہونا اچھی بات ہے، نام کے طالب ہونے میں اشکال ہے، نہ معلوم سعدی کی مراد کیا ہے؟ صاحب دنیا وآخر: دنیا وآخرت میں کامیاب، مؤید: تائید کیا گیا، اسم مفعول ہے، بابِ تفعیل سے، مظفر: فتح مند، کامیاب، مالک ازمّۃ: مرکب اضافی، ازمہ: جمع زمام کی، باگ ڈور، لگام، انام: مخلوق، یہ مضاف الیہ ہے، مرکب اضافی مضاف ہے، مخلوق کی لگاموں کا مالک، یعنی اس کی رعایا اس کے تابع اور یہ ان کا مالک، ثغور: جمع ثغر کی، سرحدیں، اعدل: اسم تفضیل، زیادہ انصاف کرنے والا، اتابک: اتالیق، یعنی استاذ، ادام: جملہ دعائیہ، اللہ ہمیشہ رکھے، نصر: یہ بھی دعائیہ ہے، مدد کرے، اعلامہ: اس کے جھنڈے کی۔ برعالمے بخشاید: ایک عالم پر بخشش کرے، یا رحم فرمائے۔ میرے نزدیک ''یے'' وحدت کی ہے، غایت: انتہا، قیاس: اندازہ، مقتضی: خواہش، موافق، حکم قضا: تقدیر

کا حکم، یا محکمۂ قضا کا حکم جو قاضی نے صادر کیا تھا کہ ایک دوسرے سے صلح کرو اور معافی تلافی کرو، رضا: راضی ہونا، یا خوشنودی، ماضٰی: جو گذرا، مجازاً: مخفف مجازات کا، از مفاعلت، ایک کا دوسرے سے بدلہ لینا، طریق: راستہ، تدارک: تلافی، گیتی: زمانہ، دنیا، نسق: ترتیب دیا ہوا، نیز بمعنی طریقہ، کامران: کامیاب، مدارا: نرمی۔

اس حکایت سے یہ ثابت ہوا کہ یک طرفہ بالکلیہ نہ سارے درویش اور فقیر برے اور نہ سارے مالدار، بین بین کی بات ہے، کچھ فقیر اچھے اور بہت اچھے اور کچھ مالدار گو کم سہی بہت اچھے اور دین اور اہل اسلام کے خادم اور مددگار، جیسا کہ ظاہر ہے۔

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینتِ چمن
اے ذوق! اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے



الحمدللہ! آج بابِ ہفتم پورا ہوا۔ اللہ ربّ العزت باقی کو پورا کرائے۔ آمین!
بتاریخ: ۹ رمحرم الحرام ۱۴۴۰ھ، بروز پنج شنبہ، بوقت ظہیرہ، قبل از نمازِ ظہر

بابِ ہشتم در آدابِ صحبت

آٹھواں باب آپس میں رہن سہن کے آداب (طریقوں) کے بیان میں

حکمت

مال از بہر آسایشِ عمرست نہ عمر از بہر گرد کردنِ مال عاقلے را پرسیدند نیکبخت کیست
مال زندگی کے آرام کے واسطے ہے، نہ کہ زندگی مال جمع کرنے کے واسطے۔ ایک عقلمند سے پوچھا لوگوں نے: نیک بخت کون ہے؟
وبدبخت چیست گفت نیک بخت آنکہ خورد وکشت وبدبخت آنکہ مرد وہشت۔
اور بد بخت کیا (کون ہے)؟ اس نے کہا: نیک بخت وہ ہے جس نے کھایا اور بویا اور بد بخت وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا۔

شعر

مکن نماز براں ہیچ کس کہ ہیچ نکرد — کہ عمر در سر تحصیل مال کرد ونخورد
نہ جنازہ پڑھنا اس کا کہ عمل کچھ نہ کیا — عمر کھوئی مال میں، کچھ نہ کھایا اور نہ دیا
مت پڑھو نماز کسی ایسے شخص پر جس نے کچھ نہ کیا (نیک عمل) جسنے عمر مال حاصل کرنے میں ختم کی اور نہ کھایا کچھ

حکمت

موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ
موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کرتو مخلوق کے ساتھ، جیسے احسان کیا اللہ نے تیری طرف (تجھ پر)
نشنید عاقبتش شنیدی۔
نہ سنا اس نے اس کا انجام سنا تو نے؟ یعنی کفر اور بخل کے سبب مع ساز وسامان زمین میں دھنس گیا۔

﴿قطعہ﴾

آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت
سر عاقبت اندر سرِ دینار و درم کرد

مال سے جس نے نہ نیکی جمع کی
ہوگیا اس کی فکر میں وہ ختم

جس شخص نے دینار و درم سے بھلائی نہ جمع کی
خود کو آخر دینار و درم کی فکر میں ختم کردیا

خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا
با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

نعمت دنیا سے گر چاہے نفع
کر کرم اُس نے کیا ہے جب کرم

اگر تو چاہتا ہے فائدہ مند ہوئے دنیا کی نعمت سے
تو مخلوق کیساتھ کرم کر جب خدا نے تیرے ساتھ کرم کیا، کہ مال و نعمت سے نوازا۔

عرب گوید جُدْ وَلَا تَمْنُنْ لِاَنَّ الفَائِدَةَ اِلَيْكَ عَائِدَةٌ یعنی بہ بخش ومنت منہ

عرب کہتا ہے: سخاوت کر اور نہ احسان جتا، اس لیے کہ (اُس کا) فائدہ تیری طرف لوٹنے والا ہے، یعنی دے اور احسان مت دھر،

کہ نفعِ آں بتو بازمی گردد۔

اس لیے کہ اس کا نفع تیری طرف واپس ہوتا ہے۔

﴿قطعہ﴾

درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد
گذشت از فلک شاخ و بالائے او

درخت کرم وہ جہاں جم گیا
گذری فلک سے ہے شاخ اُس کی بالا

کرم کے درخت نے جہاں جڑ پکڑی
گذرے گی آسمان سے اُس کی بلند شاخ

گر امید داری کز و بر خوری
بمنت منہ ارّہ برپائے او

اگر اُمید رکھے کہ پھل اُس سے کھائے
پھر جتا کر اُس پر آرہ نہ چلا

اگر اُمید رکھتا ہے تو کہ اُس سے پھل کھائے
احسان جتانے کے سبب مت رکھ آرہ اس کی جڑ پر

﴿قطعہ﴾

شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر
ز انعام و فضل او نہ معطل گذاشتت

شکرِ خدا تو کر توفیقِ خیر تجھ کو
اُس کے انعام و فضل سے بیکار نہ رہا

خدا کا شکر کر کہ توفیق دیا گیا تو بھلائی کی
اپنے انعام و فضل سے نہ بیکار چھوڑا تجھے

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمی کنی منت شناس از وکہ بخدمت بداشتت

نہ جتا احسان جو خدمتِ شاہ کرے تو احسان مان اس کا کہ خدمت میں رہ رہا

احسان مت رکھ کہ بادشاہ کی خدمت کرتا ہے تو احسان پہچان اُسکا جو خدمت میں رکھ لیا تجھ کو

تشریح الفاظ: باب ہشتم الخ: آٹھواں باب، م نسبت کے لیے ہے، جیسے دوم، سوم وغیرہ، یعنی دوسرا، تیسرا، آداب: جمع ادب، مہذب طریقہ، صحبت: رہن سہن، ساتھ رہنا، حکمت: دانائی اور سمجھ کی بات یا کام، از بہر: از: زاید، بہر: واسطے، آسائش: آرام، گرد کردن: جمع کرنا، عاقلے را الخ: را: بمعنی از، ایک عقلمند سے پوچھا لوگوں نے، نیک بخت کیست: نیک بخت کون ہے؟ بد بخت چیست: بد بخت کیا ہے؟ یعنی کون ہے، نیک بخت کو عقل والوں میں گنا اور بد بخت کو بے عقل اور حیوانوں میں گردانا، اس لیے نیک بخت کے لیے کیست اور بد بخت کے لئے لفظ چیست کہا، نیک بخت الخ: نیک بخت جس نے خود بھی کھایا، اوروں پر لٹایا، اور بد بخت وہ جو سب چھوڑ کر مر گیا، خود بھی نہ کھایا، نہ کسی کو دیا، مکن نماز: یہاں مکن بمعنی مت پڑھ کہ نماز پڑھی جاتی ہے، جیسے آب خور، پانی پی کہ وہ پینے کی چیز ہے، براں ہیچ کس: ہیچ: کوئی یا کسی، یا ہیچ کس بمعنی نالائق شخص، جو کچھ بھی کرتا نہ ہو، عمر را یا خود را در سر چیزے کردن: بمعنی عمر کو یا خود کو کسی چیز میں ختم کرنا، برباد کرنا، یہ فارسی محاورہ ہے۔ قارون: موسیٰ علیہ السلام کا چچیرہ بھائی تھا۔ پہلے باب کے شروع میں اس کی تفصیل آچکی ہے۔ اور موسیٰ مشتق ہے: "مو" بمعنی پانی اور "سی" بمعنی لکڑی، پانی اور لکڑی کے درمیان بہنے والا۔ اور وہ بچپن میں پانی میں بہے تھے۔

ترجمہ بابِ ہشتم مولانا عمر صاحب گجرات، مدرسہ ہانسوٹ

اَحْسِنْ اِلَخ: صیغہ امر از اِفعال، احسان کر بذریعہ مال لوگوں پر خرچ کر کے، جیسے اللہ نے تیرے اوپر احسان کیا کہ غریب تھا، اپنے فضل سے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے زیادہ مالدار بنا دیا، عاقبت: انجام، دینار: دراصل دنّار تھا، ایک نون کو یا سے بدلا، دینار ہو گیا، جمع دنانیر، یہ سونے کا سکہ ہوتا تھا، جس کا وزن چار گرام سے کچھ زائد ہوتا ہے۔ اور دِرم چاندی کا جس کا وزن ۳ رگرام سے کچھ زائد، جمع دراہم،

متمتع: اسم فاعل از تفعّل، بمعنی فائدہ اُٹھانا، اب معنی ہوئے: فائدہ اُٹھانے والا، از نعمت دنیا: دنیا کی نعمت سے، اور یہ ترکیب میں جار مجرور ہو کر متعلق متمتع شوی سے ہے، جُدْ: صیغۂ امر ہے، سخاوت کر، لَا تَمْنُنْ: فعل نہی، احسان مت جتا، عَائِدَۃٌ: لوٹنے والا، کرم: بخشش، ہر کجا: جس جگہ، جہاں کہیں، بیخ کردن: جڑ پکڑنا، یہ محاورہ ہے، شاخِ بالائے او: مرکب توصیفی ہو کر مضاف، او مضاف الیہ، اس کی کرم کی بلند شاخ ساتوں آسمان سے گذر کر جنت میں پہنچے گی، یعنی کرم والے کو کرم جنت میں لے جائے گا، بر: پھل، بِر: نیکی، بُر: گندم، منت: احسان، مَنّت: نذر، شکرِ خدا:

مرکب اضافی، خدا کا شکر، خدا: خود آتھا، خود آنے والا، یعنی ہمیشہ سے خود موجود ہے، اس پر کبھی عدم طاری نہیں ہوا، موفق شدی: یہ اسم مفعول ہے، توفیق دیا گیا تو، معطّل: میم کا ضمہ، طاء مشدد، بمعنی بیکار، بیہودہ: بیکار۔

مِنّت: احسان، مَنّت: بفتح میم، نذر ماننا کسی چیز کی، شناس از و: پہچان اُس سے، بخدمت بداشتت: ب بمعنی در، خدمت میں رکھ لیا تجھ کو، ''ت'' ضمیر مفعول کی ہے بداشت کے آخر میں، یعنی بادشاہ کا احسان ہے کہ اُس نے تجھے بیکار رہنے سے بچا کر ملازمت دیدی، ورنہ بہت سے لوگ بیکار پھرتے ہیں، ایسے ہی اللہ کا احسان ہے کہ اس نے نیک کام کی توفیق دی، ورنہ بہت سے برائیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔

حکمت

دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفائدہ کردند یکے آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد۔

دو آدمیوں نے تکلیف بیہودہ خواہ مخواہ اُٹھائی اور کوشش بے فائدہ کی: ایک وہ جس نے جمع کیا اور نہ کھایا۔ اور دوسرا وہ جس نے سیکھا پڑھا اور عمل نہ کیا۔

مثنوی

علم چندانکہ بیشتر خوانی
چوں عمل در تو نیست نادانی

علم جتنا زیادہ سیکھے اے جواں!
جب عمل تجھ میں نہیں نادان مان

علم جتنا کہ زیادہ پڑھے تو
اگر عمل تجھ میں نہیں جاہل ہے تو

نہ محقق بود نہ دانشمند
چارپائے برو کتابے چند

نہ محقق ہے نہ وہ دانش مند
ایک چوپایہ کتاب اُس پر ہیں چند

نہ محقق ہوگا نہ عقلمند
ایسا چوپایہ جس پر چند کتاب (لدی ہوں)

آں تہی مغز را چہ علم و خبر
کہ برو ہیزم ست یا دفتر

اس بے عقل کو کیا سمجھ اور کیا خبر
کہ ہیں اُس پر لکڑیاں یا دفتر

اس خالی مغز (ودماغ) کو کیا علم و خبر
کہ اُس پر لکڑیاں ہیں یا دفتر (کتابیں)

بے عمل عالم جسے اپنے علم سے نفع نہ ہوا ایسا جیسا چوپایہ کہ اُس پر کتنی کتابیں لاد دو، اُسے اُن سے کوئی فائدہ نہیں، اور نہ اسے یہ خبر کہ مجھ پر لکڑیاں ہیں یا کتابیں۔

حکمت

علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن۔

علم دین پالنے و پڑھانے کے لیے ہے نہ کہ دنیا کھانے کمانے کے واسطے۔

شعر

ہر کہ پرہیز وعلم وزہد فروخت — خرمنے گرد کرد وپاک بسوخت

جس نے زہد وعلم بیچا اے فتا — ایک خِرمن کو دیا اُس نے جلا

جس نے پرہیزگار اور علم اور زہد پنا بیچا (گویا) — ایک کھلیان جمع کیا اور سب جلا دیا

پند: عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دار ست یُھْدیٰ بِہٖ وھُوَ لَا یَھْتَدِیْ.

ناپرہیزگار عالم مشعل رکھنے والا اندھا ہے، راہ پائی جاتی ہے اس کے ذریعہ اور وہ خود نہیں راہ پاتا اس مشعل سے، ایسے ہی اس کے علم سے اوروں کو فائدہ ہوتا ہے اور وہ خود محروم رہتا ہے۔

بیت

بے فائدہ ہر کہ عمر در باخت — چیزے نخرید وزر بینداخت

جس نے یونہی عمر کھوئی اے اخی! — نہ خریدا کچھ بھی زر پھینکا یونہی

بے فائدہ جس نے عمر گنوائی — کوئی چیز نہ خریدی اور مال وروپیہ پیسہ پھینک دیا

پند

ملک از خردمنداں جمال گیرد ودین از پرہیزگاراں کمال یابد بادشاہاں بہ نصیحت خردمنداں

ملک عقلمندوں سے خوبصورتی پکڑے اور دین پرہیزگاروں سے، کمال پاوے بادشاہ عقلمندوں کی نصیحت سے،

ازاں محتاج تراند کہ خردمنداں بقربتِ پادشاہاں۔

اس سے زیادہ محتاج ہیں کہ عقلمند بادشاہوں کی نزدیکی کے۔

قطعہ

پندے اگر بشنوی اے پادشاہ | در ہمہ دفتر بہ ازیں پند نیست

اگر سنے تو کوئی پند اے بادشاہ | بہتر اس سے ہے نہیں دفتر میں پند

کوئی نصیحت اگر سنے تو (سننا چاہے تو) اے بادشاہ | تمام دفتر (کتابوں) میں اس سے بہتر نصیحت نہیں

جز بخرد مند مفرما عمل | گرچہ عمل کارِ خرد مند نیست

ما سوائے عقلمند نہ دے عمل | ہے نہیں گو عمل کارِ خردمند

سوائے عقلمند کے مت فرمامت سونپ، کام ملازمت وغیرہ کا اگرچہ عمل (ملازمت، یا کوئی عہدہ) عقلمندوں کا کام نہیں

تشریح الفاظ: علم چندانکہ: علم جتنا کہ، جس قدر کہ، بیشتر: زیادہ، خوانی: مضارع واحد حاضر، چوں عمل الخ: جب عمل تجھ میں نہیں، نادانی: ی ضمیر حاضر کی جو اسم سے ملی ہوئی ہے، نادان ہے تو گویا بے عمل عالم نادان اور جاہل جیسا جو علم صحیح رہنمائی نہ کرے جہالت ہے۔ سعدی نے ایک جگہ لکھا ہے: ''علمے کہ راہِ حق نماید جہالت ست'' اس کا یہی مطلب ہے۔ ''نہ محقق بود نہ دانشمند'' یہ پہلا مصرعہ خبر مقدم ہے۔ اور دوسرا مصرعہ: چار پائے بر والخ مبتدا موخر، یعنی ایسا چوپایہ جس پر چند کتاب لدی ہوں وہ نہ محقق ہوگا نہ عقلمند۔ دوسری ترکیب یہ ہے کہ پہلے مصرعہ سے پہلے لفظ عالم بے عمل محذوف ہے، یہ مبتدا، نہ محقق بود الخ یہ خبر اوّل اور دوسرا مصرعہ جس سے قبل لفظ بلکہ محذوف ہے وہ مصرعہ ثانی خبر ثانی، عالم بے عمل نہ محقق ہوگا، نہ دانشمند؛ بلکہ وہ ایک ایسا چوپایہ ہے جس پر چند کتاب ہیں۔ محقق اسم فاعل کسی چیز کی حقیقت اور گہرائی کو پانے والا، نیز بمعنی راہِ معرفت کو جاننے والا۔ اور دانشمند سے مراد علم شریعت کو جاننے والا۔ (بہارِ بہاراں شرح گلستاں) تہی مغز: یعنی بے عقل وعلم، مراد سمجھ بوجھ نہ کہ علم شریعت، ہیزم: جلنے کے قابل لکڑی، دفتر: کتابیں، کور: اندھا، مشعلہ دار: مشعل رکھنے والا، مشعل: لکڑی پر کپڑا لپیٹ کر جلاتے ہیں اُجالا کرنے کے لیے، یا ہاتھ میں کوئی روشن چیز لے کر اُجالا کرتے ہیں وہ سب مشعل میں داخل ہے، یہدیٰ بہ: مضارع مجہول واحد غائب، ترجمہ: او پر آچکا، عمر در باختن: عمر گنوانا، بیکار کرنا، چیزے نخرید: مراد چیز سے اعمالِ صالحہ اور قیمتی عمر بمنزلِ مال وزر کے ہے، زر بینداخت: مال وزر پھینکا، یعنی عمر یونہی بیکار کھودی، کچھ نیکی نہ کمائی، جمال: خوبصورتی، ظاہر ہے ملک کی خوبصورتی اور رونق عقلمندوں سے ہے اور ہر جگہ کا یہی حال ان سے خوبصورتی ہے، اور دین متقی پرہیز گاروں سے کمال پاتا ہے، یعنی جب متقی لوگوں کو غیر دیکھیں گے دین کو کامل سمجھیں گے اور اس کا اُلٹا اُلٹا ہے، بادشاہوں کو عالموں کی نصیحت کی زیادہ ضرورت ہے کہ وہ آخرت میں کام دے گی اور عالموں کو ان کی نزدیکی دنیا کا نفع یعنی مال دے گی وہ آخرت کے بالمقابل ہیچ ہے، بخردمند:

عالم، مفرما: عمل فعل نہی، مراد عمل سے کوئی عہدہ یا ملازمت یا بڑا کام سرکاری، یعنی دنیوی کوئی کام عہدہ عالم اور جانکار کے علاوہ کسی اور کو نہ دے، اگر چہ یہ کام علماء کی شایانِ شان نہیں، کہ وہ اپنی حالت پر باقی نہیں رہ پاتے۔

حکمت

سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث و ملک بے سیاست۔

تین چیز پائیدار نہیں رہتی: مال بے تجارت، اور علم بے بحث اور ملک بے سیاست۔

قطعہ

وقتے بلطف گوی و مدارا و مردمی   باشد کہ در کمندِ قبول آوری دلے

کبھی نرمی سے کہے تو اور کرے تو مردمی   ہوسکے قبضے میں کرے کوئی دل

ایک وقت نرمی سے کہے تو اور خاطر تواضع اور شرافت سے   ہوسکتا ہے کہ قبولیت کی کمند میں لادے تو کسی دل کو

وقتے بقہر گوی کہ صد کوزۂ نبات   گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے

اور کبھی غصہ سے کہہ مصری کے سو   سو کوزے ایسا کام نہ دیں جیسا کوئی حنظل

کسی وقت غصہ سے کہے تو کہ سو کوزہ مصری کے   کبھی کبھی ایسے کام میں نہیں آتے جیسا کہ ایک ایلوا

حکمت

رحم آوردن بر بداں ستم ست بر نیکاں و عفو کردن از ظالماں جور ست بر درویشاں۔

رحم کرنا بروں پر، ظلم ہے نیکوں پر اور معاف کرنا ظالموں کو زیادتی ہے درویشوں پر۔

بیت

خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی   بدولتِ تو گنہ میکند بانبازی

جب کرے تو پرورش اور نوازے تو رکیک   تیرے سبب تجھ کو کریگا گناہ میں شریک

خبیث کو جب پرورش کرے گا اور نوازے گا تو وہ تیری بدولت گناہ کرے گا شرکت کیساتھ کہ تو بھی اس گناہ میں برابر کا شریک ہوگا کہ تیرے سبب وہ ایسا ہوا

﴿پند﴾

بر دوستئ بادشاہاں اعتماد نتواں کرد و بر آوازِ خوش کودکان کہ آں بخیالے مبدل شود وایں

بادشاہوں کی دوستی پر بھروسہ نہ چاہئے کرنا اور بچوں کی اچھی آواز پر، اس لیے کہ وہ ایک خیال سے بدل جاتی ہے اور یہ

بخوابے متغیر گردد۔

ایک خواب سے متغیر ہو جاتی ہے۔

یعنی بادشاہ کا خیال تمہاری طرف سے بدلا تو اس کی دوستی بدلی، ختم ہوئی۔ اور بچہ کو جہاں خواب میں نہانے کی حاجت ہوئی، یعنی وہ بالغ ہوا اور عمر زیادہ ہوئی تو آواز خراب ہوئی اور جھرجھراہٹ پیدا ہوئی۔

﴿شعر﴾

معشوقِ ہزار دوست را دل ندہی — ور میدہی آں دل بجدائی بنہی

معشوق ہزار دوست سے دل نہ لگا — ایک دن اُس سے جدا ہوگا فنا

ہزار دوست کے معشوق کو دل نہ دے تو — اور اگر دیتا ہے اس دل کو جدائی کے لیے رکھ، آمادہ کر کہ ایسے معشوق سے ایک دن جدائی ضرور ہوگی۔

تشریح الفاظ: پائیدار: قائم، مضبوط، سیاست: قاعدہ وقانون، یا ایسی دانائی سے کام کرنا کہ اپنا ضرر نہ ہو، لطف: مہربانی، نرمی، مدارا: خاطر مدارات واچھا سلوک، کمند: جال، پھندا، جسے پہلے لوگ مکانوں کے منڈیر پر پھینک کر چڑھ جاتے تھے چوری وغیرہ کے لیے، قہر: قہر، غصہ، غضب، صد: سو، کوزہ: ڈلہ، مصری کے سو کوزے ڈلے، گہ گہ: مخفف گاہ، بمعنی: کبھی کبھی، چناں بکار نیاید کہ حنظلے: ایسے کام میں نہیں آتے جیسا کہ ایک حنظل، ایلوا ایک خوش رنگ بہت تلخ گھاس یا پھل ہے، پہلے دہلی کی زبان میں اسے اندرائن بھی کہتے تھے۔ بہارِ بہاراں میں اسے گھاس اور غیاث اللغات میں پھل کہا ہے۔ خبیث: بدباطن اور بدذات آدمی، تعہد: بروزنِ تفعل، پرورش کرنا، حفاظت اور دیکھ بھال کرنا، بدولتِ تو: یہاں دولت بمعنی تائید ہے، تیری بدولت یعنی تیری تائید اور مدد سے، گنہ: مخفف گناہ، بانبازی: شرکت کے ساتھ، نوازی: نوازے تو، یا کامیاب کرے تو، تیری وجہ سے وہ بدذات کامیاب ہو کر صاحب رُتبہ ہوا اگر وہ اب گناہ کا کام کرے گا تو بھی اس گناہ میں سبب کے درجہ میں شریک ہوگا۔ بادشاہوں کی دوستی پر اس لیے بھروسہ نہیں کہ اس سے نامعلوم کتنے تعلق رکھنے والے ہیں، وہ کس کس سے دوستی کرے گا اور بچوں کی اچھی آواز عمر زیادہ ہونے پر بدل جاتی

ہے، کودکاں: کودک کی جمع، بچہ، اور خواب کی تشریح ہم کر چکے ہیں، متغیر: تبدیل،
معشوق ہزار دوست را: ہزار دوست کے معشوق کو، جس کے ہزار عاشق ہوں۔ بعض نے کہا اس سے بادشاہ مراد ہے
کہ اس کے بھی ہزاروں چاہنے والے ہیں، یعنی ایسے معشوق کو دل نہ دے، اس کا عاشق نہ ہو، ور مید ہی الخ: اور اگر دیوے
گا دل یعنی عاشق ہوگا، آں دل بجدائی بنہی الخ: ایک دن دل اس سے جدا کرے گا کہ وہ تیری طرف توجہ نہ دے گا۔

پند

ہر آن سرے کہ داری با دوست درمیان منہ و اگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن
ہر وہ راز جو تو رکھتا ہے دوست کے درمیان مت رکھ (اس سے مت کہہ) اور اگرچہ دوست مخلص ہو، کیا جانے تو کہ کسی وقت دشمن
گردد و ہر گزندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ وقتے دوست گردد۔
ہو جائے وہ۔ اور ہر وہ ضرر جو پہنچا سکتا ہے دشمن کو بھی مت پہنچا کہ ہو سکتا ہے کہ کسی وقت دوست ہو جائے۔
یعنی دوست سے خاص راز نہ کہنے میں یہ حکمت ہے کہ اگر وہ دشمن ہوگیا تو راز کھول دے گا اور دشمن کو تکلیف نہ
دینے میں یہ حکمت ہے کہ اگر وہ دوست ہو جائے تو تجھے ندامت ہوگی، اور اس کے قریب اگلی نصیحت ہے۔

پند

رازے کہ نہاں خواہی باکس درمیاں منہ اگرچہ دوست باشد کہ مر آں دوست را نیز دوستاں
جو راز کہ تو پوشیدہ چاہتا ہے (رکھنا)، کسی کے درمیان مت رکھ، اگرچہ وہ دوست ہی ہو کہ اس دوست کے بھی دوست
باشند، وہم چنیں مسلسل۔
ہوں گے اور اسی طرح سلسلہ در سلسلہ۔
یعنی اُن دوستوں کے بھی دوست ہوں گے اور ایسے ہی اُن کے، اور ایک دوست دوسرے سے کہہ دے گا تو راز
کہاں رہے گا؟

قطعہ

خامشی بہ کہ ضمیرِ دلِ خویش ... با کسے گفتن وگفتن کہ مگوی
چپ رہنا بہتر ہے کہ اپنا راز ... اور سے کہنا یوں کہنا مت کہو
خاموشی بہتر ہے اس سے کہ اپنے دل کا بھید ... کسی سے کہنا اور کہنا کہ مت کہہ (کسی سے)

اے سلیم آب زسر چشمہ ببند	کہ چو پرشد نتواں بستن جوی
باعقل چشمہ کا سر کر پہلے بند	پُر جب ہوجائے بند نہ ہوگی جو
اے سلیم الطبع پانی کو چشمہ کے شروع سے بند کر (یعنی جب اُبلنا شروع ہو)	اس لیے کہ جب زیادہ ہوجائے گا نہیں ممکن ہے بند کرنا ندی کا

کہ شروع میں بہت کم تھا، پھیل کر مثل ندی کے ہوگیا۔

فرد

سخنے در نہاں نباید گفت	کاں سخن برملا نشاید گفت
تنہائی میں بھی نہ کہو تم ایسی بات	جو ظاہر میں نہیں زیبا وہ بات
ایسی بات پوشیدگی میں بھی نہ چاہئے کہنا	کہ وہ بات سب کے سامنے نہیں لائق ہے کہنا

یعنی کتنا ہی چھپالو ایک دن ظاہر ہوجائے گی، پھر تو شرمندہ ہوگا، اس لیے ایسی بات تنہائی میں بھی نہ کہہ۔

حکمت

دشمنِ ضعیف کہ در طاعت آید ودوستی نماید مقصودِ وے جزیں نیست کہ دشمن قوی گردد

جو کمزور دشمن کہ اطاعت (قابو) میں آئے اور دوستی دکھلاوے اسکا مقصد اسکے سوا نہیں کہ طاقتور دشمن ہوجاوے، پھر بدلہ لیوے۔

وگفتہ اند بر دوستیٔ دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملقِ دشمناں چہ رسد وہر کہ دشمن کوچک را حقیر

اور کہا ہے لوگوں نے: دوستوں کی دوستی پر اعتماد نہیں، تو پھر دشمنوں کی چاپلوسی تک کیا (نوبت) پہنچے گی اور جو چھوٹے دشمن کو کمزور

شمارد بداں ماند کہ آتش اندک را مہمل می گذارد۔

جانے یہ اُس کے مشابہ ہے کہ تھوڑی آگ کو بیکار چھوڑتا ہے، بجھاتا نہیں۔

اگر یہ کسی چیز میں لگ گئی، نقصان ہوگا، ایسے ہی اگر وہ کمزور دشمن موقع پا گیا تو نقصان دے گا۔ آگے ان دونوں کی وضاحت کررہے ہیں۔

قطعہ

امروز بُکُش چو میتواں کشت | کاتش چو بلند شد جہاں سوخت

بجھا دے گر بجھا سکتا ہے آج | آگ جب ہوگی بلند تو جلائے گی جہاں

آج بجھا اگر بجھا سکتا ہے آگ | اس لیے کہ آگ جب بلند ہو جائیگی ایک دنیا کو جلائے گی، یعنی بہت سے لوگوں کو

مگذار کہ زہ کند کماں را | دشمن کہ بہ تیر میتواں دوخت

نہ دے مہلت کہ کمان کو تانے وہ | مارنا دشمن کو ممکن تیر سے جب اے جواں!

مت چھوڑ کہ چلہ کرے کمان کو یعنی مہلت نہ دے اتنی جب کہ دشمن کو تیر سے ممکن بیندھنا

تشریحِ الفاظ: سر: بھید، راز، بادوستاں درمیان منہ: اے درمیانِ دوستاں منہ، دوستوں کے درمیان مت رکھ، یعنی اُن سے مت کہہ، ہرگز ندیکہ: تکلیف، رنج، گزندیکہ: اس موصول ہے، توانی: اے توانی رسانیدن، تو طاقت رکھتا ہے پہنچانے کی، یعنی پہنچا سکتا ہے، رسانیدن محذوف ہے، اگلے جملہ میں لفظ مرساں ہے، فعل نہی، مت پہنچا، اس سے معلوم ہوا اس سے پہلے توانی کے بعد رسانی یا رسانیدن محذوف ہے، یہ بھی فصاحت ہے،
رازیکہ پنہاں: اسم موصول ہے، جو بھید کہ، نہاں: پوشیدہ، خواہی: اس کے بعد داشتن محذوف ہے، یعنی پوشیدہ چاہتا ہے تو رکھنا، باکس درمیاں منہ: کسی کے درمیان میں مت رکھ، کہ مرآں دوست راالخ: مرزائد ہے کہ اس کے دوست کے بھی دوست ہوں گے، ہم چنیں: اس طرح، مسلسل: باب فعللہ کا اسم مفعول، بمعنی: لگاتار، یا سلسلہ در سلسلہ، خامشی بہ: خاموشی کا مخفف ہے، کہ ضمیر دلِ خویش: اضافت در اضافت، اپنے دل کی پوشیدہ بات، یعنی بھید، لفظ ''کہ'' بمعنی: از ہے، یعنی اپنے دل کی بات کسی سے کہنے اور پھر یوں کہنے کہ کسی سے مت کہہ! اس سے خاموشی بہتر، جیسے عالم بہ کہ ایں جاہل: عالم بہتر ہے اس جاہل سے، نہاں: تنہائی، پوشیدگی، برملا: کھلم کھلا، نشاید: نہیں لائق ہووے، گفت: کہنا، یہ ماضی بمعنی مصدر ہے، لفظ تواں اور شاید کے بعد ماضی بمعنی مصدر ہوتی ہے، درطاعت آید: یعنی تیرے قابو میں آجائے، مقصود دوے: اس کا مقصد، جزیں: جز ایں نیست، اس کے سوا نہیں، تملق: چاپلوسی، خوشامد، مہمل: بیکار، اسم مفعول از افعال، یا بیکار چھوڑنا، امروز بکش: آج بجھا، بکش: امر، یہاں اس کے معنی بجھانے کے ہیں، آگ کی نسبت سے نہ کہ مارنے کے، چوں کہ حرفِ شرط کی وجہ سے شد اور سوخت ماضی بمعنی مستقبل ہے، کاتش: اے کہ آتش، کہ تعلیلیہ ہے، جہاں سوخت: جہاں: دنیا، اسم مفعول، سوخت: فعل، ضمیر فاعل، جملہ فعلیہ خبریہ ہے، مگذار: نہی، مت چھوڑ، کہ زہ

کند کماں را: کہ چلہ چڑھائے کمان کو، یعنی کمان کو تان کر کان تک لے جائے، پھر تیر چھوڑ دے، یعنی اِس وقت تک کی مہلت نہ دے، پہلے ہی اس کا کام کردے، ورنہ پھر وہ تجھے گزند پہنچائے، یا ہلاک کردے گا۔

﴿حکمت﴾

سخن درمیانِ دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ مباشی۔

بات دو دشمن کے درمیان اسطرح کہے تو کہ اگر وہ دوست ہو جائیں تو شرمندہ نہ ہووے۔

﴿ابیات﴾

میانِ دو کس جنگ چوں آتش است | سخن چینِ بد بخت ہیزم کش ست
لڑائی دو میں ہے مثلِ آتش | چغل خور، بدبخت، ہیزم کش
دو آدمیوں کے بیچ لڑائی آگ کی طرح ہے | چغل خور، بدبخت، ایندھن جمع کرنے والا ہے

کنند ایں و آں خوش دگر بارہ دل | وے اندر میاں کور بخت و خجل
کرلیں گے وہ دوبارہ خوش دل | یہ بدبخت ان میں ہوگا خجل
کرلیں گے یہ اور وہ دوبارہ دل خوش | وہ درمیان میں بدبخت اور شرمندہ ہوگا

میانِ دو کس آتش افروختن | نہ عقل ست خود درمیاں سوختن
دو شخصوں میں آگ روشن کرنا | عقلمندی نہ ہے خود اس میں جلنا
دو شخصوں کے درمیان آگ روشن کرنا | نہ عقلمندی ہے خود درمیان میں جلنا

یعنی ایک آدمی دو لڑائیوں کے بیچ اِدھر اُدھر کی بات لگاتا ہے، ایسا ہے جیسے جلتی آگ میں لکڑی چن کر ڈالتا ہے اور آگ بھڑکاتا ہے۔

﴿ایضاً﴾

در سخن با دوستاں آہستہ باش | تا ندارد دشمنِ خونخوار گوش
دوستوں سے بات میں آہستہ رہ | تا نہ رکھے دشمنِ خونخوار گوش
بات کہنے میں دوستوں کے ساتھ آہستہ رہ | تاکہ نہ رکھے (لگائے) خونخوار دشمن کان (سننے کیلئے)

پیشِ دیوار انچہ گوئی ہوش دار | تا نباشد در پسِ دیوار گوش

پاس میں دیوار کے جو کہے با ہوش رہ | تا نہ ہو دیوار کے پیچھے میں گوش

دیوار کے سامنے (پاس) جو کہے تو ہوش رکھ | یا کہیں ایسا نہ ہو کہ نہ ہو لگا ہوا دیوار کے پیچھے کان

تاکہ نہ رہے دیوار کے پیچھے کان سننے کے لیے

یعنی اپنے دوستوں سے بات کرو، یا کسی دیوار کے پیچھے، آہستہ اور ہوشیار ہو کر بات کرو، کوئی سن نہ لے۔ ایک مقولہ: "دیوار ہم گوش دارد"، دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔

حکمت

ہر کہ با دشمناں صلح میکند سرِ آزارِ دوستاں دارد۔

جو (دوستوں کے) دشمنوں کے ساتھ صلح کرتا ہے، دوستوں کے ستانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

شعر

بشوی اے خردمند زاں دوست دست | کہ با دشمنانت بود ہم نشست

اس سے عاقل دھو لے اپنا ہاتھ دست | جو تیرے دشمن سے رکھے ہے نشست

دھو اے عقلمند اس دوست سے ہاتھ | جس کا تیرے دشمنوں کے ساتھ ہووے اُٹھنا بیٹھنا

پند

چوں در امضائے کارے متردد باشی آں اختیار کن کہ بے آزارِ تو بر آید۔

جب کسی کام کے کرنے میں تجھے تردّد ہو کہ کس طریقہ سے کروں، وہ (طریقہ) اختیار کر کہ بغیر تیرے ستائے (کسی کو) ہو جائے

شعر

با مردم سہل گوی دشوار مگوی | با آنکہ در صلح زند جنگ مجوی

نرم کہنے والے سے نہ سخت بول | جو صلح چاہے، نہ اُس سے جنگ مول

نرم بات کرنے والے آدمیوں سے سخت مت کہہ! اس کیساتھ جو صلح کا دروازہ کھٹکھٹائے جنگ مت ڈھونڈ

حکمت

تا کار بزر برمی آید جاں در خطر افگندن نشاید عرب گوید آخِرُ الحِیَلِ السَّیْفُ.

جب تک کام مال وزر سے نکل آوے جان کو خطرے میں ڈالنا نہیں لائق ہووے۔عرب والے کہتے ہیں: آخری حیلہ (تدبیر) تلوار ہے۔

شعر

چو دست از ہمہ حیلتے در گسست | حلال ست بردن بشمشیر دست

ہاتھ جب سب حیلوں سے خالی ہوا | تلوار سے جنگ کرنا پھر جائز ہوا

جب ہاتھ تمام تدبیروں سے خالی ہوا | تو حلال (جائز ہے) لیجانا تلوار ہاتھ میں

یعنی ہاتھ میں تلوار لے کر لڑنا جائز ہے،"مرتا کیا نہ کرتا" ایک مثال ہے۔

تشریح الفاظ: سخن درمیانِ دو دشمن الخ: بات دو دشمنوں کے بیچ، چناں گوئی: اس طرح کہہ کہ اگر وہ پھر دوست ہو جائیں تو شرمندہ نہ ہوں، یعنی ان میں لگائی، بجھائی، ایک دوسرے کی برائی مت کر۔اگلے شعر اس رائے کی وضاحت میں ہیں کہ دو آدمیوں کے بیچ لڑائی مثل آگ ہے اور لگائی بجھائی کرنے والا ایسا ہے جیسے سوکھی لکڑی جمع کر کے اس آگ میں ڈالنے والا، وہ اس کی باتیں اس جنگ کی آگ کے لیے مثل ایندھن کے ہیں، کنند ایں وآں: کرلیں یہ اور وہ، یعنی دونوں دشمن پھر اپنا دل خوش خوشی کا تعلق اور جوڑ دل سے کرلیں یہ اور دوبارہ دل خوش کور بخت: بد بخت، خجل: شرمندہ، نہ عقل ست: نہ عقل ہے، یعنی عقلمندی نہیں خود اس کے درمیان جلنا یعنی اپنا نقصان کرنا اور گناہ کمانا اور ان کی نظر میں ذلیل وخوار ہونا اور آخرت میں آگ میں جلنا، دشمن خونخوار: خطرناک دشمن، مرکب توصیفی، ہر کہ با دشمناں: یعنی اپنے دوستوں کے دشمنوں کے ساتھ، سر: خیال، ارادہ، سر، چوٹی، سردار، کنارہ، کسی چیز کا سرا، بشوائے خردمند زاں الخ: دھوائے عقلمند! اس دوست سے ہاتھ، کسی چیز سے ہاتھ دھونا، یہ کنایہ ہے اس سے مایوس اور منقطع ہونا، کہ: بمعنی جو کہ، یہ مصرعہ ثانیہ صفت ہے پہلے مصرعہ میں لفظ دوست کی، ایسے دوست سے مایوس ہو جا اور الگ تھلک جو تیرے دشمنوں کے ساتھ ہم نشست: اُٹھنا بیٹھنا رکھنے، کہ وہ اُن کا اثر لے گا اور تیری محبت اور وقعت اس کے دل سے جاتی رہے گی۔ امضائے کارے: امضا: از افعال، جاری کرنا، جب کسی کام کے جاری کرنے میں متردّد: اسم فاعل، از تردّد بمعنی پریشان، فکر و شک، یعنی فکر کرنے والا یا شک کرنے والا، یا پریشان ہونے والا، میرے نزدیک شک کے معنی یا پریشان ہونے کے معنی دونوں درست ہیں، یعنی جب کسی کام کے کرنے کے بارے میں متفکر اور پریشان یا شک میں

ہو کہ اسے کس طریقہ سے کروں، اس کا طریقہ بتلایا کہ ایسے طریقہ سے کر کہ کسی کی دل آزاری اس میں نہ ہو، با مردم سہل گو: مرکب توصیفی ہے، نرم بات کرنے والے آدمیوں سے، سہل: نرم، آسان، دشوار مگو: سخت بات مت کہہ، دشوار: سخت، بآنکہ در صلح الخ: اس کے ساتھ کہ جو، درِ صلح: صلح کا دروازہ، زند: مارے، کھٹکھٹائے، صلح کرے، جنگ مجو: اس سے لڑائی مت کر، تا کار بزر الخ: جب تک کوئی کام روپیہ پیسے سے ہو جائے، جان اپنی اور اپنے ماتحت کی خطرے میں ڈالنا نہیں چاہئے، مثلاً کوئی بالمقابل مال و زر سے دفع ہو سکتا ہے، دفع کر دو، لڑائی ہرگز نہ کرو کہ جانی نقصان ہے، آخِرُ الحِیل السَّیف: آخر الحیل: مرکب اضافی مبتدا، السیف: خبر، تدبیروں کی آخری تدبیر تلوار ہے، چوں دست الخ: جب ہاتھ تمام حیلوں سے، در گسست: در زائد، گسست: عاجز ہوا، حلال: جائز، بردن بشمشیر دست: لیجانا تلوار پر ہاتھ، ہاتھ میں تلوار لینا اور لڑنا۔

حکمت

بر عجزِ دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نہ بخشاید۔

دشمن کی عاجزی پر رحم مت کر کہ اگر قادر ہو جائے گا تجھ پر نہ رحم کھائے گا (تجھے نہ بخشے گا)۔

بیت

دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروتِ خود مزن
مغزیست در ہر استخواں مردیست در ہر پیرہن

کمزور دشمن دیکھ کر نہ ڈینگیں مار
مغز ہر ہڈی میں، کرتے میں چھپا ہے آدمی

دشمن کو جب دیکھے تو کمزور، ڈینگ اپنی مونچھ سے مت مار (مونچھ مروڑ کر)
مغز ہے ہر ہڈی میں، مرد ہے ہر کرتے میں

یعنی کمزور دشمن کو بھی کمزور نہ سمجھے، اگر اسے موقع ملا اور تو غافل رہا، تجھے ہلاک کر دے گا، اس لیے ہوشیار خبردار!۔
جب آدمی شیخی بگھارتا ہے، ڈینگیں مارتا ہے، اپنی مونچھوں پر ہاتھ پھیرتا ہے، اگر مونچھ رکھتا ہو، اس لیے بروت کہا۔

حکمت

ہر کہ بدے را بکشد خلق از بلائے وے برہاند و وے را از عذابِ خدائے۔

جو کسی برے کو مارتا ہے مخلوق کو اس کی بلا (مصیبت) سے چھڑاتا ہے اور اس کو خدا کے عذاب سے۔

قطعہ

پسندیدست بخشایش ولیکن
منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم

معاف کرنا اچھا ہے لیکن نہ رکھ
کسی ظالم کے زخم پر تو دوا

پسندیدہ (اچھی بات) ہے معاف کرنا اور لیکن
مت رکھ مخلوق کے ستانیوالے کے زخم پر مرہم

ندانست آنکہ رحمت کرد برمار
کہ آں ظلم ست بر فرزند آدم

نہیں جانا جس نے چھوڑا سانپ کو
ظلم وہ اولادِ آدم پر ہوا

نہیں جانا اس نے جس نے رحم کیا سانپ پر
کہ وہ رحم کرنا ظلم ہے آدمی کی اولاد پر

ظالم پر ترس کھاؤ گے وہ اوروں کو ستائے گا، سانپ کو چھوڑو گے وہ انسانوں کو ڈسے گا، کہ اشرف المخلوقات ہے، نہ ظالم پر رحم کرو نہ سانپ پر۔

حکمت

نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلافِ آں کار کنی کہ عینِ صواب ست۔

نصیحت دشمن سے قبول کرنا غلط ہے اور لیکن سننا درست ہے، تاکہ اُس کے خلاف کام کرے تو جو بالکل درست ہے۔
اور اگلے اشعار اُس کی علت ہیں۔

مثنوی

حذر کن زانچہ دشمن گوید آں کن
کہ بر زانو زنی دستِ تغابن

جو کہے دشمن تو بچ اے نیک ذات!
ورنہ پھر افسوس کا مارے گا ہاتھ

بچ اس سے جو دشمن کہے وہ کر
کیونکہ گھٹنے پر مارے گا تو افسوس کا ہاتھ

گرت رہے نماید راست چوں تیر
ازاں برگرد و راہِ دست چپ گیر

گر تجھے وہ راہ دکھادے مثل تیر
لوٹ اس سے راہ چپ کو راہ گیر (راستہ چلنے والا)

اگر وہ تجھے کوئی راہ دکھادے سیدھی تیر کے مانند
اس سے پھر جا اور بائیں ہاتھ کا راستہ پکڑ (اختیار کر)

مطلب یہ ہوا کہ دشمن تجھے کوئی بات کہے وہ تیرے حق میں نقصان دہ ہوگی، اس لیے اس سے بچ۔

پند

خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد ولطفِ بیوقت ہیبت ببرد نہ چنداں درشتی کن کہ از تو

غصہ حد سے زیادہ کرنا وحشت لاتا ہے۔ اور بے موقع مہربانی اپنی ہیبت لے جاتی ہے ختم کر دیتی ہے۔ نہ اتنی سختی کر کہ لوگ تجھ سے

سیر گردند ونہ چنداں نرمی کہ برتو دلیر۔

سیر ہو جائیں (بیزار ہو جائیں) اور نہ اتنی نرمی کر کہ تجھ پر دلیر ہو جائیں۔

عبارت کا مطلب ظاہر ہے۔

اور حدیث میں ہے: بہترین کاموں میں درمیانی ہے، لہٰذا نہ زیادہ سختی اچھی، نہ زیادہ نرمی، بین بین کی بات اچھی۔ اگلے اشعار میں اس کو بتا رہے ہیں۔

ابیات

درشتی ونرمی بہم در بہ است | چو فاصد کہ جراح ومرہم نہ است

سختی ونرمی اچھی ہیں باہم | کہ فاصد زخم بھی کرے، رکھے مرہم

سختی اور نرمی ملی جلی اچھی ہے | جیسا کہ فصد کھولنے والا، کہ زخم کرنیوالا اور مرہم رکھنے والا ہے

درشتی نگیرد خرد مند بیش | نہ سستی کہ نازل کند قدرِ خویش

سختی نہیں کرتا عقلمند زیادہ | اور نہ زیادہ نرمی جو گھٹا دیوے اپنی قدر

نہ مر خویشتن را فزونی نہد | نہ یکبارتن در مذلت دہد

نہ اپنے کو سمجھے بڑا وہ عقیل | نہ ایک بار خود کو کرے وہ ذلیل

نہ اپنے کو بڑھوتری میں رکھتا ہے (یعنی نہ اپنے کو بڑا سمجھتا ہے) | اور نہ ایک بارگی (ایک دم) اپنے کو ذلت میں دیتا ہے، ذلیل کرتا ہے

نہ تکبر زیبا اور نہ ہی اپنے کو اتنا گرانا کہ لوگ ذلیل وخوار سمجھیں، یہ بھی غلط اور ناروا۔

نظم

جوانے با پدر گفت اے خردمند — مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند

اَبا سے بیٹا یوں بولا خردمند — سکھادے مجھے ایک پیرانہ پند

ایک جوان نے باپ سے کہا: اے عقلمند! — مجھے تعلیم کر (سکھا) بوڑھوں جیسی ایک نصیحت

بگفتا نیک مردی کن نہ چنداں — کہ گردد چیرہ گرکِ تیز دنداں

کہا: کر بھلائی نہ اتنی میاں — کہ ہوجائے غالب گرگ تیز دنداں

اس نے کہا: نیکی کر (لیکن) نہ اس قدر — کہ ہوجائے غالب تیز دانتوں والا بھیڑیا

تشریحِ الفاظ: برعجز دشمن رحمت مکن: بر جار، عجز دشمن: مرکب اضافی مجرور، پھر یہ متعلق ہوا رحمت مکن فعل نہی مرکب کے، جملہ فعلیہ انشائیہ، دشمن کی عاجزی پر رحم مت کر، مغزیست در ہر استخواں الخ: مغز: گودا ہے ہر ہڈی میں اور مرد ہے ہر کرتے میں، جیسے ہر ہڈی میں مغز، ایسے ہی ہر لباس میں آدمی ہے، خواہ کسی درجے کا ہو، وہ بھی نقصان دہ ہوسکتا ہے، پسندیدہ ست: دراصل پسندیدہ است تھا، ''ہ'' کو حذف کردیا، پسندیدہ ہے، اچھی ہے، منہ بر ریش خلق آزار: مت رکھ ظالم کے زخم پر مرہم، ریش: زخم، خلق آزار: اسم فاعل سماعی، یا تو واقع میں اس کے زخم پر مرہم نہ رکھ، یا اس کی پریشانی اور مصیبت میں اس پر ترس نہ کھا، اُسے اسی حال میں رہنے دے، ورنہ اوروں کو ستائے گا، ندانست الخ: نہیں جانا اس نے جس نے سانپ پر رحم کیا کہ وہ ظلم ہے برفرزندِ آدم: آدم کی اولاد پر، حالانکہ وہ اور حیوانات پر بھی ظلم ہے کہ انہیں بھی ڈسے گا، خاص طور سے فرزندِ آدم یوں کہا کہ وہ اشرف المخلوقات ہے، نصیحت از دشمن الخ: نصیحت: خیرخواہی کی بات، نصیحت دشمن سے قبول کرنا غلط ہے، یہاں نصیحت سے مراد بظاہر خیرخواہی کی بات ہے، ورنہ درحقیقت اس کی نصیحت میں تمہارا ضرر ہے، اس لیے سن تو ضرور لو، مگر عمل اُس کے خلاف کرو، یہ بالکل درست ہے، حذر کن: فعل امر مرکب، بچ تو، احتیاط کرتو، زانچہ: اے از آں چہ، اس سے جو دشمن گوید: دشمن کہے، آں کن: وہ کر، اور آں کن ترکیب میں مفعول ہے گوید مذکور کا، کہ برزانو زنی الخ: کہ تعلیلیہ ہے، یہاں سے علت بیان کررہے ہیں، حذر کن: کہ اگر نہ بچے گا تو، دست تغابن: افسوس کا ہاتھ، برزانو زنی: گھٹنے پر مارے گا، یعنی بہت افسوس کرے گا، گرت: اگر تجھ کو، ت ضمیر مفعول بہ ہے، ازاں برگرد: اس سے لوٹ جا، پھر جا، برگرد: بر زائد، گرد: امر از گردیدن، پھرنا، راہِ دست چپ: بائیں ہاتھ کا راستہ، مراد ٹیڑھا میڑھا راستہ، بجائے سیدھے اُسی کو ہولے، اس میں عافیت ہے

ورنہ مارا جائے گا اگر دشمن کے بتائے ہوئے سیدھے راستے پر چلے گا، از تو سیر گردند: تجھ سے سیر ہو جائیں، مراد سیر سے بیزار ہو جائیں، متنفر ہو جائیں، نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر: نہ اتنی زیادہ نرمی کہ تجھ پر دلیر اور تیرے آگے بے باک ہو جائیں، اور زیادہ نرمی کا یہی نتیجہ ہوتا ہے، درشتی: سختی، بہم در: آپس میں ملی جلی، بہم در: اے در بہم تھا، وزنِ شعری کی وجہ سے در بعد میں لائے، فاصد: اسم فاعل، فصد کھولنے والا، جراح: زخم کرنے والا، مرہم نہ است: اسم فاعل سماعی، مرہم رکھنے والا، اگر فاصد صرف جراح ہوتا یا صرف مرہم رکھنے والا ہوتا تو بیکار تھا، ایسے ہی خالی سختی یا خالی نرمی ہو تو بیکار، بجائی ملی جلی سرکار بہتر ہے، ورنہ مودی کی طرح من مانی ہوگی، سستی: نرمی، نازل کند: نازل کرے، گھٹا دیوے، مرخویشتن را الخ: مرزائد، نہ اپنے کو بڑا سمجھتا ہے، تکبر کرتا ہے، فزونی نہادن: تکبر کرنا، بڑا سمجھنا، یکبار: ایک بارگی، ایکدم، تن در مذلت دادن: اپنے کو حقیر اور ذلیل کرنا، مرا تعلیم کن: مجھے تعلیم کر، سکھا، پیرانہ: اس میں "ہ" مثل اور مانند کے لیے ہے، یعنی بوڑھوں جیسی، یک پند: ایک نصیحت، بگفتا: الف زائد، جیسے ب زائد ہے، چیرہ: غالب، دلیر، گرگِ تیز دنداں: مرکب توصیفی، کہ وہ ہو جائے غالب، تیز دانتوں والا بھیڑیا۔ کسی کے ساتھ زیادہ نرمی اور نیکی کا معاملہ نہ کرو کبھی وہ غالب اور تیز دانت والا بھیڑیا نہ ہو جائے، یعنی تیرے پر غالب آکر نقصان دینے لگے۔

حکمت

دو کس دشمنِ ملک و دین اند بادشاہِ بے حلم و زاہدِ بے علم۔

دو آدمی ملک اور دین کے دشمن ہیں: ایک بادشاہ بے حلم (جو بردبار نہ ہو) اور دوسرا زاہد بے علم (جو جاہل ہو)۔

شعر

بر سرِ ملک مباد آں مَلِک فرماندہ کہ خدارا نبود بندۂ فرماں بردار

ملک پر حاکم نہ ہو وہ شاہ کبھی جو خدا کا ہو نہ بندہ تابعدار

ملک پر مت ہوجیو خدا کرے وہ بادشاہ، حکم چلانیوالا جو خدا کا نہ ہووے فرماں بردار بندہ

پند

بادشاہ را باید کہ تا حدے خشم بر دشمناں نراند کہ دوستاں را اعتماد نماند آتشِ خشم اول

بادشاہ کو چاہئے کہ اس حد تک غصہ دشمنوں پر نہ چلائے (نہ کرے) کہ دوستوں کو بھی اعتماد نہ رہے، غصہ کی آگ پہلے

در خداوندِ خشم افتد پس انگہ زبانہ بخصم رسد یا نرسد۔
غصہ والے میں پڑتی ہے، اثر کرتی ہے، پھر اس کے بعد شعلہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے۔

مثنوی

نشاید بنی آدمِ خاک زاد | کہ در سر کند کبر وتندی وباد
آدمی کو نہیں لائق بالضرور | کہ تکبر کرے غصہ اور غرور
نہیں مناسب ہے انسان مٹی سے پیدا ہووے کو | کہ وہ سر میں کرے (رکھے) تکبر اور غصہ اور غرور
ترا باچنیں تندی وسرکشی | نہ پندارم از خاکی از آتشی
تجھ میں اتنی تیزی ہے اور سرکشی | میں نہ جانوں خاکی تو بل آتشی
تجھ کو ایسی تیزی اور سرکشی کے ساتھ | میں نہیں سمجھتا ہوں مٹی سے ہے تو بلکہ آگ سے

قطعہ

در خاکِ بیلقاں برسیدم بعابدے | گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
میں بیلقان میں پہنچا ایک عابد کے پاس | کہا مجھ کو جہل سے تو پاک کر
بیلقان کی سرزمین میں پہنچا میں ایک عابد کے پاس | کہا میں نے مجھے تربیت کے ذریعہ جہل سے پاک کر
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ | یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیرِ خاک کن
کر تحمل اے فقیہ! تو مثل خاک | یا پڑھا جو سارا زیرِ خاک کر
اس نے کہا: جا مٹی کی طرح برداشت کر اے فقیہ (عالم) یا جو کچھ پڑھا ہے تو نے سب زمین کے نیچے (دفن) کر

حکمت

بدخوئے بدستِ دشمنے گرفتارست کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبتِ او خلاص نیابد۔
بری عادت کا ایک ایسے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہے جہاں بھی جائے گا وہ اس کی سزا کے پنجہ سے چھٹکارہ نہ پائے گا۔

بیت

اگر ز دستِ بلا بر فلک رود بدخوی
زدستِ خوئے بدِ خویش در بلا باشد

بلا سے فلک پر بدخو جو جائے
اپنی بدخوئی سے وہاں اندر بلا

اگر مصیبت کے ہاتھ سے (بچنے کے لیے) آسمان پر بھی چلا جائے، بری عادت کا
اپنی بری عادت کے ہاتھ سے مصیبت میں رہے گا (اُس کے سبب سے)

کہ اس کی وہ بری عادت ہر جگہ رنگ لائے گی اور اُس کے لیے پریشانی کا سبب ہوگی۔

حکمت

چوں بینی کہ در سپاہِ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش واگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن۔

جب دیکھے تو کہ دشمن کے سپاہیوں (فوج میں) میں تفرقہ پڑ گیا (پھوٹ پڑ گئی)، تو مطمئن ہو جا اور اگر وہ متفق ہو جائیں تو پریشانی سے ڈر۔

قطعہ

برو با دوستاں آسودہ بنشیں
چو بینی درمیانِ دشمناں جنگ

جا دوستوں کے ساتھ رہ آرام سے
جب کہ دیکھے دشمنوں کے بیچ جنگ

جا دوستوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ
جب دیکھے تو دشمنوں میں جنگ

دگر بینی کہ باہم یک زبانند
کماں را زہ کن و بر بارہ برسنگ

گر تو دیکھے ہیں وہ باہم یک زباں
لے کماں اور قلعہ پر لے جا تو سنگ

اور اگر دیکھے تو کہ وہ آپس میں ایک زبان ہیں (متفق ہیں)
کمان پر چلہ چڑھا لے (کمان خوب تان لے) اور فصیل (دیوار) پر لیجا (جمع کر) پتھر

یعنی لڑائی کی تیاری کر اور پتھر اس لیے جمع کر کہ اگر تیر ختم ہو جائیں تو دشمن پر پتھر برسا، یہ ایسے موقع پر بہت کام آئیں، ورنہ خالی ہاتھ رہ جائے گا۔

تشریح الفاظ: دو کس دشمن ملک و دین اند: دو آدمی ملک اور دین کے دشمن ہیں، پہلے ملک کہا، پھر دین، وہ دو ہیں: بادشاہ بے حلم، یہ پہلا، اس کا تعلق پہلے سے ہے، یعنی ملک سے ہے۔ اور زاہدِ بے علم، اس کا تعلق دین سے، یہ

دوسرا ہے۔ جو شاہ بردبار نہ ہوگا ظلم کرے گا، جو زاہد بے علم ہوگا بے دینی کو دین جانے گا، اوروں کو گمراہ کرے گا۔ یہ عبارت لف ونشر مرتب ہے۔ برسرِ ملک: سر زائد، مباد: جملہ دعائیہ ہے، مت ہوجیو، اس میں الف دعائیہ ہے، جیسے کُناد: کیجیو (تیسیرُ المبتدی) کہ خدارا نبود الخ: جو خدا کے لیے نہ ہو فرماں بردار بندہ، ممکن ہے، خدا مضاف الیہ، را علامت اضافت، بندہ فرماں بردار، مرکب توصیفی ہوکر مضاف ہو، اور یہ مصرعۂ ثانیہ مصرعۂ اولیٰ میں لفظ ملک کی صفت اور وضاحت ہے، تاحدے: اس حد تک، کہ دوستاں را الخ: کہ دوستوں کو بھی تجھ پر سے اعتمادِ نرمی اور مہربانی ختم ہوجاتا ہے،، پس آنگہ: اس کے بعد، زبانہ: شعلہ، لپٹ، درخداوند خشم: غصہ والا، افتد: پڑتی ہے، اثر کرتی ہے، مثلاً غصہ کی حالت میں بدن میں حرارت سی پیدا ہوجاتی ہے اور آدمی کے بدن کی حالت دِگرگوں ہوجاتی ہے، یعنی غصہ کا اثر اوّل خود میں ہوتا ہے، دوسرے میں پھر ہو یا نہ ہو، بنی آدم: انسان، یہ موصوف ہے، خاک زاد: مٹی سے بنا ہوا، پیدا ہوا ہوا، یہ صفت ہے، کبر: تکبر، تندی: تیزی، غصہ، باد: غرور، گھمنڈ، نہ پندارم: نہیں سمجھتا ہوں میں، از خاکی: ی واحد حاضر کی ضمیر اسم سے ملی ہو، ایسے ہی آتش میں ہے، مٹی سے ہے تو، از آتشی: اس سے پہلے لفظ بلکہ محذوف ہے، یعنی بلکہ از آتش، بلکہ آگ سے ہے، جب تیرے اندر مٹی والی صفت نرمی اور برداشت نہیں، اُس کی جگہ گرمی اور غصہ اور تیزی ہے، پھر تو گویا آگ سے ہے، تو آگ والی صفت ہے، آگ کا بنا ہوا ہے،

بیلقان: شمالی ایران کی حد میں ایک شہر کا نام ہے، فقیہ: دانشمند، عالم، بعابدے: ایک عابد کے پاس، ''ب'' بمعنی نزد، بتربیت: ''ب'' سبب کے لیے بذریعہ تربیت، گفتا: الف زائد، درزیر خاک کردن: کنایہ ہے، دفن کرنا، یا کسی چیز کو ایک طرف رکھ دینا، یعنی جب علم پر عمل نہیں تو وہ علم بے سود ہے، اُسے ایک طرف رکھ دے، بدخوئے: لفظ ''صاحب'' بدخوئے سے پہلے محذوف ہے، یعنی بری عادت والا، بدست دشمنے: ''یے'' مجہول برائے توصیفی ہے، لفظ ''کہ'' اوّل بیانیہ ہے، یہاں سے اُس دشمن کا بیان اور وضاحت ہے۔ اور دوسرا ''کہ'' ربط کے لیے ہے، جو ''ہرجا کہ رود'' میں ہے، کہ جہاں بھی جائے گا، از چنگ عقوبت او: چنگ: پنجہ، عقوبت: سزا، اس کی سزا کے پنجہ سے، خلاص: چھٹکارا نہ پائے گا۔ ظاہر ہے وہ بری عادت جو اس کا دشمن ہر جگہ ساتھ ہے، اگر بطور مبالغہ اور فرضِ محال کے بتا رہے ملاحظہ ہو کہ اگر مصیبت کے ہاتھ سے یعنی مصیبت پیش آنے کی وجہ سے آسمان پر بھی کس طرح چلا جائے، بری عادت کا وہاں بھی جا کر اپنی اس بری عادت کی وجہ سے بلا اور مصیبت میں گرفتار ہوگا، سپاہ: سپاہی، یا فوج، تفرقہ: اختلاف، پھوٹ، جمع باش: تو مطمئن رہ، بےفکر رہ، اگر جمع شوند: اگر وہ متفق ہوجائیں، از پریشانی اندیشہ کن: اپنے پریشان ہونے اور شکست کھانے کے احتمال کی فکر کر، آسودہ: آرام سے، بےفکر، باہم یک زبان شدن: آپس میں متفق ہونا، وبر بارہ: اور دیوار پر، بارہ: بمعنی دیوار، قلعہ، برسنگ: لے جا پتھر، بُر: امراز بردن، وہاں لے جا کر پتھر جمع کرلے، اس

کی وضاحت ترجمہ کے وقت لکھ دی گئی ہے، اس مصرعہ میں دو جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ ومعطوف ہیں، کماں را: مفعول بہ، را: علامت مفعول، زہ کن: فعل امر مرکب، ضمیر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ انشائیہ ہوکر معطوف علیہ، واؤ حرفِ عطف، برباره: جار با مجرور متعلق فعل امر بُر کے/اُس میں ضمیر فاعل سنگ مفعول بہ، فعل بُر، ضمیر فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

حکمت

دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلۂ دوستی بجنباند انگہ بدوستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد

دشمن جب تمام حیلوں سے عاجز ہوتا ہے، دوستی کی زنجیر ہلاتا ہے، اُس وقت دوستی میں ایسے کام کرتا ہے کہ کوئی دشمن نہیں کرسکتا۔

سرِ مار بدستِ دشمن کوب کہ از اِحْدَی الْحُسْنَیَیْن خالی نباشد اگر ایں غالب آمد مار کشتی، واگر آں از دشمن رستی۔

سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ سے کوٹ (کچلوا) کہ دو خوبیوں میں سے ایک سے خالی نہ ہوگا اگر یہ غالب آیا تو سانپ کو مارا تو نے، اور اگر وہ، تو دشمن سے چھٹا تو۔

فرد

بروزِ معرکہ ایمن مشوز خصم ضعیف — کہ مغزِ شیر برآرد چو دل زجاں بردشت

کمزور دشمن سے نڈر جنگ میں نہ ہو — شیر کا بھیجا نکالے جب جاں کی پرواہ نہ ہو

لڑائی کے دن مطمئن مت ہو کمزور دشمن سے — کہ شیر کا بھیجا نکال لیگا جب دل جان سے اُٹھالیگا

یعنی اپنی جان کی پرواہ نہ کرے گا، مثل مشہور ہے: ''مرتا کیا نہ کرتا''۔

حکمت

خبرے کہ دانی دل بیازارد تو خاموش باش تا دیگرے بیارد۔

جس خبر کو تو جانتا ہے دل رنجیدہ کرے گی، تو خاموش رہ، تاکہ کوئی دوسرا لاوے، یعنی اس کو بیان کرے۔

اس لیے کہ بری خبر سنانے والے سے سننے والے کا دِل مرجھا جاتا ہے اور خوش خبری دینے والے سے کھل جاتا ہے، اگلا شعر اس میں ہے۔

فرد

بلبلا مژدۂ بہار بیار　　خبرِ بد بہ بوم شوم گذار

بہار کی خوش خبری دے بلبل ہمیں　　خبر بد منحوس اُلو کے تئیں

اے بلبل! موسم بہار کی خوش خبری لا (سنا)　　بری خبر منحوس اُلو کے لیے چھوڑ

اُلو بدنام ہے کہ جہاں وہ بولے وہ جگہ اُجاڑ ہو جاوے؛ مگر اس کی کوئی اصلیت نہیں۔

نکتہ: البتہ عام طور سے اور اکثر وہ ویران جگہ کو پسند کرتا ہے اور وہیں رہتا اور بولتا ہے، ایسے ہی کہا میرے اُستاذ علامہ رفیق احمد صاحب مرحوم نے۔

نکتہ: پادشاہ را بر خیانتِ کسے واقف مگر داں مگر انگہ کہ بر قبولِ کلی واثق باشی وگرنہ در ہلاک خود سعی می کنی۔

نکتہ: بادشاہ کو کسی کی خیانت پر واقف مت کر، مگر اس وقت کہ اسے قبول کرنے پر پورا بھروسہ کرنے والا ہووے تو، ورنہ اپنی ہلاکت میں کوشش کرتا ہے تو۔

مثنوی

بپیچ سخن گفتن آنگاہ کن　　کہ بینی کہ درکار گیرد سخن

بات کہنا چاہے تو اس زماں　　جب بات کا تیری اثر ہو اے جواں

بات کہنے کا ارادہ اُسوقت کر　　جب کہ دیکھے تو کہ کارگر (بااثر) ہووے گی بات

کمال ست در نفسِ انساں سخن　　تو خود را بہ گفتار ناقص مکن

کمال ہی تو انسان میں ہے یہ گفتار　　ناقص نہ کر خود کو اس سے اے یار

کمال ہے نفسِ انسان (انسان کی ذات) میں بات　　تو اپنے آپ کو (بری) گفتار (بات) سے ناقص مت کر، یعنی بری گفتگو سے اپنی قدر نہ گھٹا

پند

ہر کہ نصیحت خود رائے میکند او خود بہ نصیحت گری محتاج است۔

پند: جو شخص کسی خود رائے (جو اپنی رائے کے آگے کسی کی نہ مانے) کو نصیحت کرتا ہے وہ خود کسی نصیحت گر کا، نصیحت کرنیوالے کا محتاج ہے۔ یہ اس کا محتاج ہے، کوئی اسے سمجھائے کہ ایسے من مانی کرنے والے کو نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

پند

فریبِ دشمن مخور وغرورِ مداح مخر کہ ایں دامِ زرق نہادہ است وآں دامن طمع کشادہ۔

دشمن کی چاپلوسی مت مان اور تعریف کرنے والے کا غرور مت پسند کر، اس نے مکڑی کا جال بچھایا ہے اور اُس نے لالچ کا دامن پسارا ہے۔

پند

احمق را ستایش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش دمی فربہ نماید۔

بیوقوف کو اپنی تعریف اچھی لگے، جیسے مذبوح جانور کہ اس کے ٹخنے میں پھونک مارے تو موٹا دکھاتا ہے۔

بظاہر دوسرے کو نہ کہ درحقیقت فربہ، ایسے ہی احمق دوسرے کی تعریف سے خود کو بظاہر اچھا سمجھتا ہے اور خوش ہوتا ہے نہ کہ درحقیقت وہ اچھا ہوتا ہے، کیا عجیب مثال بیان کی۔ اگلے اشعار میں صاحبِ غرض کی تعریف سے دھوکہ کھانے سے بچار ہے ہیں۔

قطعہ

الا تا نشنوی مدحِ سخنگوی	کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد
بت بنے کی بات نہ سن! آگاہ رہ!	تجھ سے تھوڑے نفع کی رکھے طمع
خبردار! ہرگز نہ سنئے تو بات کہنے بات بنانے والے کی تعریف	کہ تھوڑی مقدار نفع تجھ سے رکھتا ہے یعنی اُٹھانا چاہتا ہے
اگر روزے مرادش بر نیاری	دو صد چنداں عیوبت بر شمارد
نہ کرے گر پوری تو اُس کی مراد	دو سو تیرے عیب پیشِ مجمع
اگر ایک دن اُس کی مراد پوری نہ کرے گا تو	دو سو گنا تیرے عیب گِنا دے گا

جب یہ حالت ہے، پھر ایسے کی تعریف سننے سے کیا فائدہ؟ بھگا دو ایسے کو اپنے پاس سے۔

تشریح الفاظ: از ہمہ حیلتے: تمام بڑے حیلہ اور ترکیب سے، ''یے'' در آخر حیلتے برائے تعظیم، تمام بڑے حیلوں سے، سلسلۂ درستی: مرکب اضافی، دوستی کی زنجیر ہلاتا ہے، یعنی اپنے کو دوست ظاہر کرتا ہے، آنگہ: مخفف آں

گا ہ کا ہے، بمعنی اُس وقت، سر مار از دشمن الخ: یعنی سانپ کا سر دشمن کے ذریعہ کوٹ، یعنی سانپ کو دشمن سے کہہ کر مروا، کہ از إحدی الحسنیین: کہ دو نیکیوں میں سے ایک سے، خالی نباشد: خالی نہ ہوگا، احدیٰ: احد کا مؤنث، بمعنی ایک، حُسنیین: بضم حاء، حسنیٰ کا تثنیہ ہے، اچھائی و نیکی، اگر ایں غالب آمد: اگر یہ مراد دشمن غالب آیا، و گر آں: اور اگر وہ، مراد سانپ، یعنی سانپ نے غالب آکر دشمن کو ڈسا، پھر تو نے دشمن سے نجات پائی، اس کے پاپ کٹے، کیا پتے کی بات کہی۔ بروز معرکہ: مراد در روزِ جنگ، جنگ کے دن میں، ایمن مشو: فعل نہی مرکب، مطمئن مت ہو تو، زخصم ضعیف: مرکب توصیفی، کمزور دشمن سے بھی اگر وہ اُس دن تیرے بالمقابل ہے کہ ابو جہل کو ذرا ذرا سے دو لڑکوں نے ہی تو مارا کہ وہ اُن کی طرف سے بے فکر تھا، دل از جان برداشتن: محاورہ ہے، اپنی جان سے بے پروا ہونا، اور مرنے مارنے کے لیے راضی ہو جانا، پھر ایسی حالت میں طاقتور خونخوار دشمن کو بھی ہلاک کر سکتا ہے، یہی مطلب ہے شیر کا مغز نکالنے کا، خبریکہ الخ: یہ اسم موصول ہو کر مفعول ہے دانی کا، جس خبر کو تو جانتا ہے کہ بیازارد: کسی کا دل ستائے گی، رنجیدہ کرے گی تو نہ کہہ اسے اچھا کوئی دوسرا کہہ دے جیسے کسی کے عزیز کے مرنے کی خبر یا مخاطب کے مال وغیرہ کے برباد ہونے کی خبر، بلبلا مژدۂ بہار بیار: الف ندا کا، اے بلبل! موسم بہار کی خوشخبری لا، خبر بد بوم شوم بگذار: مرکب توصیفی، بری خبر، شوم: منحوس، منحوس اُلو کے لئے چھوڑ، گویا اچھی خبر دینے والا بمنزل بلبل، اور بری خبر دینے والا بمنزل (بوم) اُلو ہے، بر خیانتِ کسے: مرکب اضافی، کسی کی خیانت و بد دیانتی پر، واقف مگرداں: فعل نہی مرکب، واقف مت کر، بر قبول: یعنی بر قبولیت، مگر اس وقت کہ تیری بات کے قبول ہونے یا قبول کرنے پر بادشاہ کی طرف سے کُلّی: پورا، واثق باشی: بھروسہ کرنے والا ہووے، تجھے پورا بھروسہ ہو کہ بادشاہ تیری بات کو مان لے گا اور اگر بھروسہ نہ ہو اور تیری بات ثابت اور صادق نہ ہوئی تو تجھے سزا دے گا، یا ہلاک کرا دے گا، اللہ اور اُس کی مخلوق کے نزدیک مبغوض اور ذلیل و خوار ہوگا، بسیج سخن گفتن: بسیج: ارادہ، اور یہ مضاف ہے، سخن گفتن: مضاف الیہ، بات کہنے کا ارادہ، در کار گیرد سخن: اثر کرے گی بات، در کار گرفتن: اثر کرنا، خود رائے: ایسا آدمی جو کسی کی نہ مانے، جو اُس کی سمجھ میں آئے وہ کرے، سو جو ایسے کو نصیحت کرے گا وہ نادان ہے، اور دوسرے کی تعلیم اور نصیحت کا محتاج ہے، فریب دشمن مخور: فریب: دھوکہ، لیکن یہاں مراد خوشامد یعنی دشمن کی چاپلوسی، اور خوشامد مخور، از خوردن، نہی، مت کھا، یعنی مت قبول کر اور مت مان اُس کی خوشامد کو، غرور: گھمنڈ، مخر: مت خرید، مت پسند کر، زرق: مکر و فریب، لاشہ: مراد ذبح شدہ جانور، جیسے بکری، بھیڑ، بھینس وغیرہ، دمی: صیغہ واحد حاضر پھونک مارے، بھرے تو فربہ نماید: وہ حصۂ ران وغیرہ جو موٹا دکھائی دیتا ہے، قصائیوں کی عادت ہے کہ وہ جانور کی ٹانگ کے نیچے حصہ میں سے ذرا سا کاٹ دے کر منھ کے ذریعہ ہوا بھرتے ہیں، وہ ران موٹی دکھائی دیتی ہے، ایسے ہی وہ احمق دوسرے کی تعریف سے پھول جاتا ہے، خوشی اور تعریف اور غضب کی

حالت میں بدن کشادہ اور متحرک ہو جاتا ہے اور غمی اور مایوسی کی حالت میں انسان سکڑ جاتا ہے اور مرجھا جاتا ہے، یہی مطلب ہے تعریف سے پھولنے کا۔ (بہارِ بہاراں شرح فارسی گلستاں)

کعب: ٹخنہ، مگر اُن جانوروں کے ٹخنہ نہیں ہوتا، اس لیے مراد ٹانگ کے نیچے کا حصہ، اَلَا: حرفِ تنبیہ، خبردار، ہرگز، کہ: تعلیلیہ، اس لیے کہ، اندک مایہ: یہ مضاف سے مضاف الیہ ہے، بمعنی تھوڑی مقدار، نفعے: مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر پھر مضاف الیہ اُمید مضاف محذوف کا، یعنی اُمیدِ اندک مایہ، نفع مراد سخن گو: اسم فاعل ہے، شاعر یا بات بنانے والا آدمی، اپنے مطلب کے لیے ہے، اگلا شعر اس پہلے شعر کی علت ہے کہ اگر ایک دن اس کی مراد پوری نہ کرے گا، دوصد چنداں: دو سو گنا، عیوبت: تیرے عیب، عیب کی جمع عیوب ہے، برشمارد: برزائد، گنوادے گا، بیان کردے گا۔

حکمت

متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نہ پذیرد۔

متکلم (بات کرنے والے) کا جب تک کوئی عیب نہیں پکڑتا ہے اُس کی بات اصلاح نہ قبول کرے گی یعنی اُس کی بات کی اصلاح نہ ہوگی، لہٰذا اگر کوئی تمہاری بات کی اصلاح کرے، برا نہ مانو، بلکہ اچھا سمجھو۔

شعر

مشو غرّہ بر حسنِ گفتارِ خویش — بہ تحسین نادان وپندارِ خویش

اپنی اچھی بات پر مغرور نہ ہو اے جوان! — تعریف سے نادان کی خود کرکے گمان

مت ہو غرّہ اپنی اچھی گفتار پر — نادان کی اچھائی بیان کرنے اور اپنے گمان کی وجہ سے

حکمت

ہمہ کس را عقل خود بکمال نماید وفرزندِ خود بجمال۔

سب انسانوں کو اپنی عقل مکمل دکھائی دیتی ہے (معلوم ہوتی ہے) اور اپنا بیٹا خوبصورت۔

اپنے کو کامل عقلمند سمجھنا عُجب اور خود پسندی ہے، جو بہت بری چیز ہے۔ اور اپنے بیٹے کا خوبصورت معلوم ہونا فطری چیز ہے۔

نظم

یکے جہود ومسلماں مناظرہ کردند چنانکہ خندہ گرفت از نزاع ایشانم

کی یہودی اور مسلمان نے بحث یوں کہ اُن کے جھگڑے سے میں ہنس پڑا

ایک یہودی اور مسلمان نے (باہم) مناظرہ کیا اس طرح سے کہ ہنسی نے پکڑا اُن کے جھگڑنے سے مجھے

بطنز گفت مسلماں گر ایں قبالۂ من درست نیست خدایا جہود میرانم

گر یہ دستاویز میری بولا مسلم طنز سے ہو غلط مجھ کو خدا یہودی اُٹھا

طنز سے کہا مسلمان نے: اگر یہ میری دستاویز درست نہیں ہے اے خدا! یہودی کر کے مجھے مار

جہود گفت بتوریت میخورم سوگند وگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم

توریت کی کھاؤں قسم بولا یہود گر غلط ہو تجھ سا میں مسلم ہوا

یہودی بولا: توریت کی کھاتا ہوں میں قسم! اور اگر (یہ بات) خلاف (غلط ہو) تیری طرح مسلمان ہوں میں

گر از بسیط زمیں عقل منعدم گردد بخود گماں نبرد ہیچ کس کہ نادانم

گر عقل روئے زمیں سے ہو ختم کوئی نہ سمجھے کہ وہ ناداں رہا

اگر روئے زمین سے عقل ختم ہوجائے اپنے متعلق گمان نہ کریگا کوئی کہ نادان ہوں میں

حکمت

دہ آدمی بر سفرہ بخورند ودو سگ بر مردارے بہم بسر نبرند حریص بجہانے گرسنہ وقانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت۔

دس آدمی ایک دسترخوان پر کھالیتے ہیں اور دو کتے ایک مردار پر مل کر بسر (گذارہ) نہیں کرتے، لالچی ایک دنیا کے ساتھ بھی بھوکا یعنی ایک دنیا حاصل کر کے۔ اور قناعت کرنے والا ایک روٹی سے شکم سیر (پیٹ بھرا ہوا)۔ عقلمندوں نے کہا ہے: فقیری قناعت کے ساتھ بہتر ہے مالداری سے سرمایہ کے ساتھ۔

شعر

رودهٔ تنگ بیک نانِ تہی پر گردد | نعمتِ روئے زمیں پر نکند دیدۂ تنگ

تنگ آنت ایک سوکھی روٹی سے ہو پُر | نعمت روئے زمین نہ پر کرے گی چشم تنگ

تنگ آنت ایک خالی خالی روٹی سے پر ہوجائیگی | روئے زمین کی نعمت پر نہ کریگی تنگ آنکھ (حریص کو)

اس کا مقصد یہ ہوا، قناعت والے کا گذارہ معمولی چیز سے ہوجائے گا اور لالچی روئے زمین کی نعمت لے کر بھی لالچی رہے گا کہ اور ملے اور ملے۔

مثنوی

پدر چوں دورِ عمرش منقضی گشت | مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت

باپ کا دور عمر جب ختم ہونے کو ہوا | کی نصیحت ایک مجھ کو چل بسا

باپ جب انکی عمر کا زمانہ ختم ہوا (یعنی ختم ہونے کے قریب ہوا) | مجھے ایک نصیحت کی اور گذر گئے

کہ شہوت آتش ست ازوے بپرہیز | بخود بر آتشِ دوزخ مکن تیز

ایک آگ ہے شہوت تو کر اُس سے پرہیز | آتش دوزخ نہ خود پر کرنا تیز

کہ شہوت آگ ہے اُس سے بچ | اپنے پر دوزخ کی آگ مت کر تیز

دراں آتش نداری طاقتِ سوز | بصبر آبے بریں آتش زن امروز

اُس آگ میں جلنے کی نہ طاقت فنا | آبِ صبر سے آج یہ آتش بجھا

اُس آگ میں نہیں رکھتا ہے تو جلنے کی طاقت | صبر کا پانی اس آگ پر مار (چھڑک دے) آج

شہوت رانی سے صبر کر کے شہوت کی آگ کو بجھادے، ورنہ وہ آخرت، دوزخ میں تجھے جلادے گی۔

تشریح الفاظ: متکلم: اسم فاعل، از تکلم، باب تفعّل سے، بات کرنے والا، ''را'' علامتِ اضافت، یہ مضاف الیہ، عیب مضاف، عبارت یوں ہے: تا کسے عیب متکلم نگیرد، نہ پکڑے، نہ بتائے، سخنش: اس کی بات، صلاح: اصلاح، غرہ: مغرور، بر حسن گفتارِ خویش: اپنی اچھی گفتار، بات، تقریر پر، حسنِ گفتار میں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہوکر مرکب اضافی ہوکر پھر مضاف، خویش: مضاف الیہ، تحسین ناداں: مرکب اضافی، نادان کی

اچھائی بیان کرنے سے، تحسین: اچھائی بیان کرنا، مراد تعریف کرنا، پندارِ خویش: مرکب اضافی، پندار: گمان، خویش: اپنا، بکمال: مکمل، کامل، ''ب'' زائد، بجمال: جمال: خوبصورت، جہود: یہود، یہودی بظاہر صرف موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے اور توریت کو اور درحقیقت ان دونوں کو بھی نہیں، چنانچہ: اس طرح سے، خندہ گرفت: یہ فارسی محاورہ ہے، یعنی ہنسی آگئی، از نزاعِ اشیانم: مرکب اضافی، اُن کے جھگڑنے سے، م: مجھ کو، بہ طنز: طنز سے، غصہ سے، یا دوسرے پر طنز اور اعتراض کر کے، قبالہ: دستاویز، میرانم: فعل امر متعدی، از: مصدر متعدی میرانیدن، مارنا، مردن مصدر لازم ہے، بمعنی مرنا، اس کا امر میر ہے، اس میں الف نون یا بڑھا کر علامت مصدر ''دن'' لگایا میرانیدن ہوا، بمعنی مارنا، اس سے امر ہوا میراں، بمعنی مارتو، م: مجھ کو، جہود: یہود، اے خدا یہودی مار مجھ کو اگر میری دستاویز غلط ہو، اگر از بسیط زمین: بسیط: فرش، کشادہ، مراد پوری روئے زمین، منعدم: ختم، معدوم، بخود: اپنے ساتھ، یعنی اپنے بارے میں، اپنے متعلق، نادانم. میں ''م'' ضمیر متکلم جو اسم سے ملی ہوئی ہے، نادان ہوں میں،

بر مردارے بسر نبرند: ''ے'' وحدت کی، ایک مردار پر، بہم: آپس میں، بسر: گذارہ، نبرند: نہ کریں گے، بلکہ لڑیں گے، بجہانے: ایک دنیا کے ساتھ، ایک دنیا کے ہوتے ہوئے بھی، مراد دنیا کا ایک حصہ، ایک ملک، گرسنہ: بھوکا، بنانے: ایک روٹی سے، سیر: یعنی شکم سیر ہو جائے گا ایک روٹی کھا کر، اسی پر قناعت اور گذارہ کر لے گا کہ وہ قانع ہے، تھوڑے پر قناعت کرنے والا، رودۂ تنگ: سے مراد قانع آدمی ہے کہ اس کی آنت تنگ ہے، نہ کہ کشادہ زیادہ کھانا جمع کرنے والی۔ دیدۂ تنگ: تنگ آنکھ، مرکب توصیفی، مراد حریص یا بخیل آدمی کی آنکھ، کہ وہ دنیا کے تھوڑے سے سامان سے راضی نہیں اور آخرت کی نعمت کی طرف متوجہ نہیں، اُس کی آنکھ میں دنیا ہے، نہ کہ آخرت، اس لیے چشمِ تنگ والا ہے، دور عمرش: اس کی عمر کا دور، زمانہ، جمع: اُدوار، منقضی: ختم، مراد ختم ہونے کے قریب، ورنہ جب دور ختم ہو گیا ہوتا پھر نصیحت کیسے کرتے؟ بخود بر: ب بمعنی پر، آگے اس کا صلہ ''بر'' ہے لفظ خود کے بعد اور یہ بر زائد ہو گا، در آں آتش: اس آگ میں، مراد دوزخ کی آگ، طاقتِ سوز: مرکب اضافی، سوز: مضاف الیہ اور حاصل مصدر ہے، جلنے کی طاقت، بریں آتش: اس آگ پر (شہوت کی)، زن: مار، یعنی چھڑک، امروز: آج، دنیا کی زندگی میں۔

پند

ہر کہ در حالِ توانائی نکوئی نکند در وقتِ ناتوانی سختی بیند۔

نصیحت: جو طاقت کے وقت میں اچھائی نہیں کرتا، ناتوانی (کمزوری) کے وقت میں سختی دیکھے گا۔

شعر

بد اختر تر از مردم آزار نیست
که روزِ مصیبت کسش یار نیست

کوئی ظالم سے نہیں ہے بد نصیب
اور مصیبت میں نہ اس کے قریب

زیادہ بدنصیب لوگوں کے ستانیوالے سے نہیں ہے کوئی اس لیے کہ مصیت کے دن کوئی اُس کا یارنہیں ہے

حکمت

ہر چہ زود بر آید دیر نپاید۔

حکمت: جو چیز جلد نکل آوے (حاصل ہو جاوے)، دیر تک نہ ٹھہرے گی۔

قطعہ

خاکِ مشرق شنیده ام که کنند
بچہل سال کاسۂ چینی

چین میں چینی بنائیں خاک سے
سال چالیس میں پیالہ صرف ایک

مشرق کی مٹی سے (یا ملک چین میں) میں نے سنا ہے کہ بناتے ہیں چالیس سال میں چینی پیالہ، جو ملک چین کی طرف منسوب ہوتا ہے

صد بروزے کنند در مردشت
لا جرم قیمتش همی بینی

اور مردشت میں بنے ہیں دن میں سو
پھر یقیناً اس کی قیمت بھی تو دیکھ

سو ایک دن میں بناتے ہیں مردشت میں یقیناً اس کی قیمت بھی دیکھتا ہے تو کہ اس چہل سالہ کے مقابلہ میں ہیچ ہے۔ پھر اگلے قطعہ میں اسی کی وضاحت ہے اور مثال۔

قطعہ

مرغک از بیضہ بروں آید و روزی طلبد
آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز

بچہ مرغی کا جو نکلے ڈھونڈے روزی
آدمی زادہ نہیں رکھے تمیز

مرغی کا بچہ انڈے سے نکلتا ہے اور روزی ڈھونڈتا ہے آدمی کا بچہ نہیں رکھتا (اسوقت) سمجھ اور عقل اور تمیز

آنکہ ناگاہ کسے گشت بچیزے نرسید
ویں بتمکین وفضیلت بگذشت از ہمہ چیز

جو اچانک کچھ ہوا رتبہ نہیں کچھ بھی ملا
اور یہ رتبے میں آگے چھوڑ کر کے ساری چیز

(مرغی کا بچہ) جو اچانک (ایک دم) ہوشیار ہو گیا
کسی چیز (مرتبہ) کو نہ پہنچا
اور یہ (آدمی زادہ) مرتبہ اور بزرگی میں گذر گیا
(بڑھ گیا) سب چیزوں سے

آبگینہ ہمہ جا یابی ازاں بیمحل ست
لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز

کانچ پالے سب جگہ یوں ہوا ہے بے قدر
لعل مشکل سے ملے ہے اس لیے ہے وہ عزیز

کانچ سب جگہ پالے گا تو اس وجہ سے بے قدر ہے
لعل مشکل سے ہاتھ آتا ہے اس وجہ سے ہے پیارا

اس کا ماحصل یہ ہے کہ جو چیز جلد حاصل ہو یا دستیاب ہو وہ دیرپا اور لائق قدر و منزلت نہیں، جیسے مردشت کے پیالے اور مرغی کا بچہ اور کانچ، لیکن جو مشقت اور پریشانی اور دیر سے حاصل ہو وہ قیمتی اور لائق قدر و منزلت اور صاحب عزت ہوگی جیسے چینی پیالہ اور انسان کا بچہ اور لعل گوہر وغیرہ۔

تشریح الفاظ: درحالِ توانائی: طاقت یا خوش حالی کے حال: زمانے میں، توانائی: طاقت، خوشحالی، عہدہ، نیکوئی: اچھائی یا نیک کام، ناتوانی: کمزوری، معزولی کا زمانہ یا مفلسی کی حالت،

بداختر تر: زیادہ بدنصیب، بداختر: بدنصیب، تر: بمعنی زیادہ، مردم آزار: اسم فاعل سماعی، کہ روزِ مصیبت الخ: اس لیے کہ مصیبت کے دن، کسش یارش: یار کا مضاف الیہ ہے، اے کس یارش نیست، یعنی کوئی اُس کا یار نہیں، جب لوگوں کو ستائے گا کون آڑے وقت میں کام آئے گا،

ہرچہ زود برآید: چہ مخفف چیز کا، یعنی ہر چیز کہ جلدی برآید: نکلے، حاصل ہووے، دیر: تادیر، دیر تک، زیادہ دنوں تک، نپاید: نہ ٹھہرے گی، دونوں فعل مضارع کے واحد غائب ہیں، آگے مثال دے رہے ہیں، خاکِ مشرق: یا تو خاکِ مشرق سے مراد ملک چین ہے کہ اور ملکوں سے بجانب مشرق ہے، اور خاک سے مراد زمین اور ملک، در محذوف یعنی در ملک مشرق (چین) یعنی ملک چین میں، یا خاک سے ملک چین کی کوئی پتھر وغیرہ سے بنائی ہوئی خاص مٹی ہے، قدرتی کوئی خاص مٹی ہے جس سے وہاں کاسۂ چینی جو مشہور ہے وہ بناتے ہیں، اور کنند: بمعنی سازند، حافظ شیرازی نے ایک جگہ کنند کو بمعنی ساز دلیا ہے، دیکھو بہارِ بہاراں، وہاں وہ شعر بھی ہے۔ بچہل سال: چالیس سال میں، کاسۂ چینی: چین والا پیالہ جو وہاں چالیس سال میں تیار ہوتا ہے، صد بروزے الخ: سو ایک دن میں مردشت میں بناتے ہیں، مردشت: ایک شہر کا نام ہے، بعض نسخوں میں بجائے مردشت کے سفالاں ہے، کمہار لوگ بناتے ہیں۔ بعض نسخوں میں بغداد ہے

اور بعض میں شہر ہے بغداد میں، یا شہر میں بناتے ہیں (بہارِ بہاراں)، کہاں چالیس سال میں ایک اور کہاں ایک دن میں سو، دونوں کی قیمت میں بڑا فرق ہے، مرغک: مرغی کا بچہ، ناگاہ: اچانک، بہت جلدی، ایک دم، کسے: مراد کس سے ہوشیار، یے وحدت کی، بچیزے: کسی چیز یعنی کسی مرتبہ کو، نرسید: نہ پہنچا، یہ ماضی منفی واحد غائب ہے، تمکین: سے مراد مجازی معنی رتبہ اور عزت، بگذشت از ہم چیز: گذر گیا، بڑھ گیا تمام چیزوں سے، یعنی تمام مخلوقات: جنات اور حیوانات وغیرہ بلکہ بعض انسان فرشتوں سے بھی، جیسے انبیاء علیہم السلام، آبگینہ: کانچ، ہمہ جا: سب جگہ، بے محل: بے قدر، لعل: ایک بہت قیمتی گوہر جورات میں چمکتا ہے، دشوار بدست آید: بمشکل ہاتھ آوے، حاصل ہووے، ازاں: اس وجہ سے، عزیز: پیارا۔

﴿حکمت﴾

کارہا بہ صبر برآید و مستعجل بسر درآید۔

حکمت: بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں، ہوتے ہیں اور جلد باز منہ کے بل گرتا ہے۔

﴿مثنوی﴾

بچشم خویش دیدم در بیاباں	کہ آہستہ سبق برد از شتاباں
دیکھا اپنی آنکھ سے صحرا میں ہاں	کہ آہستہ آگے رہا پیچھے شتاباں
اپنی آنکھ سے دیکھا میں نے بیابان میں	کہ آہستہ چلنے والا بازی لے گیا دوڑنے والے سے (آگے اس کی مثال دے رہے ہیں)
سمندِ بادپا از تک فرو ماند	شتربان ہمچناں آہستہ میراند
تیز رو گھوڑا دوڑا تھک گیا	اونٹ والا رفتہ رفتہ ہانکتا
زرد رنگ کا تیز رو گھوڑا دوڑنے سے عاجز ہوگیا	اونٹ والا (اپنا اونٹ) اسی طرح آہستہ ہانک رہا تھا جیسا کہ شروع میں وہ برابر جارہا تھا

ماحصل: کسی کام میں جلد بازی اچھی نہیں؛ بلکہ دھیمگی اور آہستگی سے کام کرنا چاہئے، گھوڑے والے نے جلد بازی کی، منہ کی کھائی، ذلت اٹھائی، گھوڑا بھی تھک کر عاجز ہوا، چلنے سے رُکا اور خود بھی۔ اور اونٹ والے نے آہستگی سے کام لیا، اس کا کام سرانجام پایا، اونٹ برابر چلتا رہا اور نہ سفر کھوٹا ہوا۔

پند

نادان را بہ از خاموشی نیست و اگر ایں مصلحت بدانستے ناداں نبودے۔

نصیحت: نادان کے لیے بہتر خاموشی سے نہیں (کوئی چیز) اور اگر یہ (خاموشی والی) مصلحت جانتا، نادان نہ ہوتا۔ یعنی زیادہ بول کر نادان نہ بنتا۔

قطعہ

چوں نداری کمالِ فضل آں بہ | کہ زباں در دہاں نگہداری
جب نہ رکھے علم تو بہتر ہے یہ | چپ رہ اور نہ دکھا تو اوچھاپن
جب نہ رکھے تو علم وفضل کا کمال تو یہ بہتر ہے | کہ زبان کو منہ میں محفوظ رکھے تو (خاموش رہے تو)

آدمی را زباں فضیحہ کند | جوز بے مغز را سبکساری
آدمی کو یہ زبان رسوا کرے | جیسے جوزِ بے مغز کو ہلکا پن
آدمی کو زبان رسوا کرتی ہے | بے مغز (گری) کے اخروٹ کو ہلکا پن

یعنی جس کے پاس علم نہ ہو، جاہل ہو، اس کے اس عیب کو چھپانے والی چیز خاموشی ہے، ورنہ یہ زبان اور بولنا اسے ایسے ذلیل کرے گا اور عیب کھولے گا جیسے بے مغز کے اخروٹ کو ہلکا پن اس کا عیب اور راز کھول دے گا۔

ابیات

خرے را ابلہے تعلیم میداد | برو بر صرف کردے سعی دائم
ایک گدھے کو تھا پڑھاتا بے عقل | صرف اس پر کرتا کوشش اپنی دائم
ایک گدھے کو ایک بے وقوف تعلیم دیتا تھا | اس پر صرف کرتا تھا دائم و مستقل کوشش

حکیمے گفتش اے ناداں چہ کوشی | دریں سودا بترس از لومِ لائم
کہا عاقل نے: یہ کیا بے عقل؟ | ڈر ملامت سے کرے جو تجھ کو لائم
ایک عقلمند نے کہا اس سے: اے بے عقل کیا کوشش کرتا ہے تو؟ | اس دیوانگی (بے وقوفی میں) میں ڈر ملامت کرنے والے کی ملامت سے

نیاموزد بہائم از تو گفتار — تو خاموشی بیاموز از بہائم

نہ سیکھیں گے بہائم تجھ سے گفتار — تو چپ رہ سیکھ کر جیسے بہائم

نہ سیکھیں گے چوپائے تجھ سے گفتار (بولنا) آدمیوں کی طرح، تو چپ رہنا سیکھ لے چوپایوں سے جو کسی چیز کا بالکل اہل نہ ہو اس کو وہ دینا یا سکھانا عبث اور فضول ہے۔

﴿ایضاً﴾

ہر کہ تأمُّل نہ کند در جواب — بیشتر آید سخنش ناصواب

جو نہ سوچے کس طرح دیوے جواب — زیادہ تر ہو بات اُس کی ناصواب

جو غور وفکر نہ کرے جواب دینے میں — زیادہ تر آوے گی (ہووےگی) اُس کی بات غلط

یا سخن آرای چو مردم بہوش — یا بنشیں ہمچو بہائم خموش

یا سنوار اپنی سخن ہوکر باہوش — ورنہ چوپایوں کے مانند رہ خاموش

یا تو بات کو سنوار آدمیوں کی طرح ہوش کیساتھ — یا بیٹھ چوپایوں کی طرح خاموش

کسی بات کا جواب سوچ سمجھ کر تحقیق کر کے دو، ورنہ تمہارا جواب اور بات اکثر غلط ہوگی، بات کو ہوشیاری، سمجھداری سے نپی تلی اور سیدھی سچی کہو، ورنہ چوپایوں کی طرح خاموش بیٹھے رہو۔

تشریحِ الفاظ: کمالِ فضل: مرکب اضافی، کمال مضاف، فضل بمعنی علم مضاف الیہ علم کا، کمال شاید اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہو، واللہ اعلم۔ زباں در دہاں نگہداشتن: خاموش رہنا، یہ محاورہ ہے، فضیحہ: رسوا، جوز: اخروٹ، موصوف، بے مغز گری یہ صفت ہے، سبکساری: ہلکا پن، خرے را ابلہے الخ: ایک گدھے کو ایک بے وقوف، بردبر: اس پر اگلا برزائد، سعی دائم: کوشش دائم، یعنی مسلسل اور مستقل کوشش، اس پر کرتا تھا، دریں سودا: اس دیوانگی اور بے وقوفی میں کہ گدھے کو تعلیم دیتا ہے نرا پاگل پن ہے، بترس: ڈر، امر، از: ترسیدن، از لومِ لائم: لوم: ملامت، لائم: ملامت کرنے والا، یعنی ڈر، ملامت کرنے والے کی ملامت سے کہ تجھے اس کام پہ ملامت کرے گا، بہائم: جمع بہیمہ کی، چوپائے، گفتار: بول چال، تأمل: غور وفکر، سوچ بچار کرنا، یا سخن آرای: یا تو بات سنوار، بہوش: ہوش کے ساتھ، یعنی اچھی صاف ستھری بات کر، ہوشیاری کے ساتھ، یا بنشیں: یا پھر بیٹھ، ہم چوں بہائم خموش: چوپایوں کی طرح خاموش، اگر اچھی بات نہ کہہ سکے۔

پند

هر کہ با دانا تر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ نادان ست۔

نصیحت: جو اپنے سے زیادہ جاننے والے کے ساتھ بحث کرے تا کہ جانیں لوگ کہ دانا (عالم) ہے، جان لیں گے لوگ کہ وہ نادان ہے (جاہل ہے، جبھی تو اپنے سے بڑے سے اُلجھ رہا ہے، جو نری نادانی اور جہالت ہے)۔

فرد

چوں در آمد مہ از توئی بسخن گرچہ بدانی اعتراض مکن

جب کوئی تجھ سے بڑا بولے تو تو گرچہ بہتر جانے نہ کر اعتراض

جب بات کرے کوئی تجھ سے بڑا اگرچہ بہتر جانتا ہے (اُس پر) اعتراض مت کر یہ بے ادبی ہے۔ بعض نسخوں میں ''بدانی'' سے پہلے ''بہ'' نہیں، لیکن ہونا چاہئے، بہارِ بہاراں میں ہے۔

حکمت

ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند۔

حکمت: جو بروں کے ساتھ بیٹھے گا، بھلائی (نیکی) نہ دیکھے گا، بروں سے تو برائی صادر ہوتی ہے، اس لیے اُن کی صحبت سے بچو۔ اس سے معلوم ہوا کہ بھلا آدمی بھی بروں کی صحبت سے کچھ نہ کچھ اثر لے گا، آگے اسی کی وضاحت ہے۔

ابیات

گر نشیند فرشتہ با دیو وحشت آموزد و خیانت و ریو

گر فرشتہ بیٹھے نزدیک دیو سیکھے وحشت اور خیانت اور ریو

اگر بیٹھے فرشتہ شیطان کے ساتھ (اس سے) وحشت سیکھے گا اور خیانت اور مکر

از بداں جز بدی نیا موزی نکند گرگ پوستیں دوزی

تو نہ سیکھے گا بدوں سے جز بدی کھال سینا گرگ سے نہ ہو کبھی

بروں سے سوائے برائی کے نہ سیکھے گا تو نہ کرے کا بھیڑیا (کبھی) کھال سینے (کا کام)

شیاطین کی فطرت انسانوں سے وحشت اور خیانت اور مکر و فریب ہے، وہی چیزیں اس کے پاس بیٹھنے والے میں آئیں گی اور بھیڑیئے کا کام پھاڑ کھانے کا ہے نہ کہ چمڑا اور کپڑا سینے کا۔ ایسے ہی بروں سے برائی وجود میں آئے گی۔

پند

مرد ماں راعیب نہانی پیدا مکن کہ مرایشاں رار سوا کنی وخود را بے اعتماد۔

نصیحت: لوگوں کے پوشیدہ عیب ظاہر مت کر، کہ اُن کو رسوا کرے گا تو اور خود کو بے اعتماد (بے بھروسہ) ان کے عیب ظاہر کرنے سے وہ رسوا ضرور ہوئے مگر آئندہ تیرا بھی اعتماد لوگوں کے دلوں سے ختم ہوا۔

پند

ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاو راند و تخم نیفشاند۔

نصیحت: جس نے علم پڑھا اور عمل نہ کیا وہ اُس کے مشابہ ہے جو بیل ہنکائے (ہل چلائے) اور بیج نہ بکھیرے۔

علم کا مقصد عمل، وہ نہیں تو گھاٹا ہے، جیسے ہل چلانے کا فائدہ بیج بونا، جو بیج نہ بکھیرا ہل چلانا بے مقصد ہے۔

حکمت

از تنِ بیدل طاعت نیاید وپوستِ بے مغز بضاعت را نشاید۔ نہ ہر کہ

بیدل و کم ہمت بدن سے عبادت نہ آوے (نہ ہووے)۔ اور پوست بے مغز پونجی کے لائق نہ ہووے۔ یہ ضروری نہیں جو

درمجادلت چست درمعاملت درست۔

لڑنے جھگڑنے میں چست ہو وہ معاملہ (معاملات) میں ٹھیک ہو۔

یعنی یہ ضروری نہیں اگر کسی میں کوئی ایک صفت یا کمال ہو، تو اس میں ہر صفت اور کمال ہو۔ اور اس سے پہلے جملے کا مطلب ہے کہ جس بدن میں دل مردہ ہو، اس میں روحانی طاقت نہ ہو، ایسے بے ہمت کمزور دل بدن سے صحیح معنی میں عبادت نہ ہوگی۔

بیت

بس قامتِ خوش کہ زیرِ چادر باشد — چوں باز کنی مادرِ مادر باشد

اچھے قد کی بہت سی چادر میں ہوں — جب تو کھولے مادرِ مادر وہ ہوں

بہت سی اچھے قد والی جو چادر میں ہوں، جب تو کھولے (انکا چہرہ) تو ماں کی ماں (نانی) ہوں گی معلوم

ایسے ہی بہت سے لوگ بظاہر اچھے وضع قطع کے معلوم ہوتے ہیں لیکن تحقیق کے بعد کچھ اور ہی قسم کے ہوتے ہیں، اس لیے ہر اجنبی سے محتاط رہنا چاہئے۔

تشریح الفاظ: بادانا تراز خود: مرکب اضافی، اپنے سے زیادہ جاننے والا، داناتر: مضاف، زیادہ جاننے والا، از خود: مضاف الیہ، اپنے سے، جدل: بحث ومباحثہ، چوں: جب، درآمد الخ: اس میں عبارت کا جوڑ یوں ہے: چوں درآمد بسخن: جب داخل ہو بات میں، یعنی جب بات کرے، یہ محاورہ ہے، مہ از توئے: یے تنکیر کی، کوئی تجھ سے بڑا، مہ: بڑا، مہ از توئے، فاعل درآمد بسخن کا، گرچہ بہ بدانی الخ: اگر چہ تو اس سے بہتر وہ بات جانتا ہو، پھر بھی خاموشی اختیار کر اور اس بڑے پر اعتراض نہ کر، دیو: جن، شیطان، وحشت: نفرت، ریو: مکروفریب، نکند گرگ: نہ کرے گا بھیڑیا، پوستین دوزی: کھال سینا، ی مصدری ہے، جیسے غریب پروری، غریب کو پالنا، بھیڑیئے سے چیر پھاڑ کا کام ہووے نہ کہ سینے کا، پوستین: کھال، مردماں راعیب نہانی: ممکن ہے ''را'' علامت مضاف ہو کہ مردماں مضاف الیہ را علامت اضافت، عیب نہانی: مرکب توصیفی ہو کر مضاف، لوگوں کے پوشیدہ عیب، پیدا مکن: ظاہر مت کر، مرایشاں را الخ: مر: زائد، بداں ماند: اس کے مشابہ ہووے، گاؤ راندن: بیل ہانکنا، یعنی ہل چلانا، فارسی محاورہ ہے، تخم افشاندن: بیج بکھیرنا، ازتن بیدل: وہ بدن جس میں دل روحانی نور سے قوی نہ ہو، نورانی نہ ہو، بلکہ دل کمزور سست اور بے نور ہو، گویا بے ہمت اور سست بدن، پوست بے مغز: جیسے بادام، اخروٹ وغیرہ بے گری کے ہوں، انھیں کون پوچھے، بضاعت: پونجی، روپیہ پیسہ وغیرہ، مجادلت: مفاعلت، ایک کا دوسرے سے جھگڑنا لڑنا، معاملت: معاملہ، جیسے لین دین وغیرہ کا معاملہ کسی سے کرنا، بس قامت خوش: بہت سے اچھے قد وقامت، قامت: قد، خوش: اچھا، باز کنی: فعل مضارع مرکب، جب تو کھولے، اس کی چادر اُٹھا کر دیکھے تو، مادرِ مادر: ماں کی ماں، یعنی نانی اور بوڑھی عورت نکلے گی۔

ان کے مطلب عبارت کے ترجمہ کے ساتھ آچکے۔

حکمت

اگر شبہا ہمہ شبِ قدر بودے شبِ قدر بیقدر بودے۔

حکمت: اگر تمام راتیں شب قدر ہوتیں، شبِ قدر بے قدر رہوتی۔

مطلب ظاہر ہے۔ اور اگلا شعر اسی معنی میں ہے۔

شعر

گر سنگ ہمہ لعل بدخشاں بودے پس قیمتِ لعل وسنگ یکساں بودے

گر پتھر سب لعل بدخشاں ہوتے پھر تو لعل وسنگ یکساں ہوتے

اگر تمام پتھر لعل بدخشاں ہوتے تو پھر لعل اور پتھر کی قیمت یکساں ہوتی

یعنی پھر لعل، پتھر کی قیمت ہوتے، یعنی نا کے درجہ میں قیمت ہوتی۔

حکمت

نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا دروست کار اندروں دارد۔

حکمت: یہ ضروری نہیں جو صورت میں اچھا ہے اچھی عادت اس میں ہے، کام (معاملہ) باطن سے تعلق رکھے نہ کھال یعنی ظاہر سے۔اور باطن کی شناخت ایک دم مشکل ہے۔آگے اسی کا بیان ہے۔

قطعہ

تواں شناخت بیکروز در شمائلِ مرد کہ تا کجاش رسید ست پایگاہِ علوم

ظاہر انسان سے ممکن شناخت کہ کہاں تک پہنچے ہیں اس کے علوم

ممکن ہے پہچاننا ایک روز میں مرد کی (ظاہری) عادات سے کہ کہاں تک پہنچا ہے اس کے علوم کا رتبہ، یعنی اس کی باتوں اور عادتوں سے کتنا علم ہے اس کا اندازہ ممکن ہے۔

دلے زباطنش ایمن مباش وغرّہ مشو کہ خبثِ نفس نگردد بسالہا معلوم

لیکن باطن سے نہ اس کے غافل ہو خبثِ باطن سالہا بھی نہ معلوم

اور لیکن اس کے باطن سے مطمئن مت ہو اور دھوکے میں مت رہ کہ نفس کی خباثت (اندرونی برائی) نہیں ہوتی سالوں تک معلوم

پند

ہر کہ بابزرگاں ستیز دخونِ خود مے ریزد۔

نصیحت: جو اپنے بڑوں سے لڑتا ہے، اپنا خون گراتا ہے، بہاتا ہے۔

اگر اپنے سے زور آور اور طاقت وروں سے لڑے گا تو اپنا خون بہانا ہے ظاہر ہے اور اگر اپنے بزرگوں سے لڑے گا تو ذلیل ہوگا۔ اس وقت خون بہانے کا مطلب یہ ہوگا یعنی ذلیل وخوار ہونا، یہ لڑنا اپنے کو اچھا سمجھنے کی وجہ سے ہوگا، جو اپنے کو اچھا دیکھے، سمجھے مثل بھینگے کے ہے۔ آگے اسی کو بتا رہے ہیں۔

﴿قطعہ﴾

خویشتن را بزرگ پنداری — راست گفتند یک دو بیند لوچ

کیا سمجھتا ہے تو اپنے کو بڑا — ٹھیک بولے ایک کو دو دیکھے لوچ

اپنے کو بڑا سمجھتا ہے تو — ٹھیک کہا لوگوں نے: ایک کو دو دیکھے بھینگا

زود بینی شکستہ پیشانی — تو کہ بازی بسر کنی باغوچ

بہت جلدی دیکھے گا ماتھا خود — جب کہ ٹکر ہوے گا تو ساتھ غوچ

بہت جلدی دیکھے گا تو پھوٹا ہوا (اپنا) ماتھا — جب کہ تو ٹکر لے گا مینڈھے کے ساتھ

جیسے مینڈھے سے ٹکرانا اپنا ہی نقصان ہے، ایسے ہی بڑوں اور طاقتوروں سے لڑنا۔ کیا ہی مثال دے کر سمجھایا۔

﴿حکمت﴾

پنجہ با شیر انداختن ومشت بر شمشیر زدن کارِ خردمنداں نیست۔

حکمت: پنجہ شیر کے ساتھ لڑانا اور مُکّا تلوار پر مارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

دونوں صورتوں میں اپنا ہی نقصان ہے۔

﴿بیت﴾

جنگ وزور آوری مکن با مست — پیش سر پنجہ در بغل نہ دست

جنگ اور نہ زور کر تو ساتھ مست — پیش پنجہ باز رکھ پوشیدہ دست

لڑائی اور زور آزمائی مت کر مست کے ساتھ (مراد طاقت ور مست) — پنجہ باز (یا قوی مرد) کے سامنے بغل میں رکھ ہاتھ، اُس سے پنجہ مت لڑا

تشریحِ الفاظ: لعل بدخشاں: مرکب اضافی، بدخشاں کے لعل، بدخشاں: ایک ملک کا نام، درمیان خراسان وہندوستاں، جہاں سونے اور لعل کی کان تھی، ممکن ہے اب بھی ہو۔ (لغاتِ کشوری)

بصورت: شکل وصورت میں، نیکواست: اچھا ہے، یعنی بظاہر اس کی شکل وصورت اچھی خوبصورت ہے، سیرتِ زیبا: اچھی سیرت، مراد باطنی صفات، مثلاً امانت، دیانت، اخلاص وصداقت وغیرہ، کار: کام، مراد معاملہ، باطن سے تعلق رکھے اور اس کا پہچاننا ایک دم مشکل، پوست: کھال، یعنی ظاہری صورت، تواں شناخت: ممکن ہے پہچاننا، تواں: ماضی پر داخل ہوکر اسے مصدر کے معنی میں کرتا ہے، شمائل مرد: سے مراد مرد کی ظاہری عادت، مثلاً: نرم لہجہ، اچھی گفتگو، متواضع طریقہ سے پیش آنا اور علمی تقریر وغیرہ، تاکجاش رسیدست پائگاہِ علوم: تا: کہاں تک، ش: مضاف الیہ، پائگاہِ علوم: مرکب اضافی ہوکر مضاف، کہاں تک پہنچا ہے اس کے علوم کا مرتبہ، رتبہ، آدمی کے ظاہری شمائل اور عادات سے اس کے علوم کا اندازہ ممکن ہے۔ (بہارِ بہاراں) ایمن: مطمئن، غرہ: مغرور، دھوکہ کھایا ہوا، ز باطنش: از باطنش، یعنی اس کے باطن کی خباثت، مراد اندر کی گندگی اور برائی، جیسے بغض، کینہ، بددیانتی، خیانت وغیرہ اور یہی مراد ہے خبثِ نفس سے، بہر حال نفس اور باطن کی خباثت سالہا سال تک معلوم نہیں ہوتی، خویش را بزرگ الخ: لوچ: بھینگا، جیسے بھینگا ایک کے دو دیکھتا ہے، حالانکہ چیز ایک ہے، ایسے جو خود کو بڑا دیکھتا اور سمجھتا ہے اور در حقیقت وہ ایسا نہیں ہے بلکہ چھوٹا ہے، بازی بسر کردن: محاوری ترجمہ ہے: ٹکر مارنا، جو سر کے ذریعہ ہی ہوتا ہے، لفظی معنی: سر سے بازی کرنا، غوچ: مینڈھا، جس کے سینگ بہت مضبوط ہوتے ہیں، زور آوری: زور آزمائی، مست: طاقت ور، مست آدمی، سر پنجہ: اچھی طرح پنجہ بھڑانے والا، یا قوی مرد مراد ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اپنے سے زیادہ طاقت ور سے لڑنا سراسر نقصان ہے۔

پند

ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یارِ دشمن ست در ہلاک خویش۔

نصیحت: جو کمزور طاقت ور کے مقابلہ میں بہادری (ظاہر) کرتا ہے، دشمن کا دوست اپنے ہلاک کرنے میں۔

قطعہ

سایہ پروردہ را چہ طاقت آں　　کہ رود با مبارزاں بقتال

جو پلا ہے عیش میں اس میں کہاں　　اتنی طاقت جاکے کرے وہ قتال

سایہ میں پلے ہوئے کو کیا اس کی طاقت　　جو جاوے بہادروں کے ساتھ لڑائی میں

سست بازو بجہل می فگند	پنجہ با مردِ آہنیں چنگال
سست بازو ہے جہالت سے بھڑائے	مردِ آہن پنجہ سے اپنے چنگال
سست بازو آدمی نادانی سے بھڑاتا ہے	اپنا پنجہ لوہے جیسے پنجہ والے مرد کے ساتھ

حکمت

ہر کہ نصیحت نشنو دسرِ ملامت شنیدن دارد۔

حکمت: جو نصیحت نہ سنے (کسی کی) وہ پھر ملامت سننے کا خیال رکھتا ہے۔

یعنی جب نہ سنے گا پچھتاوے گا پھر لوگ اسے ملامت کریں گے۔

شعر

چوں نیاید نصیحت در گوش	اگرت سرزنش کنم خاموش
جب نصیحت نہ تیرے در گوش ہو	گر تجھے میں ڈانٹوں پھر خاموش ہو
جب نہ آوے نصیحت تیرے کان میں	اگر (میں) تجھے جھڑکوں، تنبیہ کروں تو خاموش رہ
(تو نصیحت نہ سنے)	پھر تو کوئی نہ کوئی اسے ملامت اور سرزنش کریگا ہی

حکمت

بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند دید ہمچناں سگ بازاری سگِ صیدی را مشغلہ بر آرند و پیش آمدن

بے ہنر لوگ ہنرمندوں کو نہیں دیکھ سکتے، جس طرح بازاری کتے شکاری کتے کو بھونکتے ہیں اور سامنے آنے کی

نیارند یعنی چوں سفلہ بہ ہنر با کسے بر نیاید بخبثش در پوستیں افتد۔

نہیں طاقت رکھتے، یعنی جب کمینہ ہنر میں کسی پر غالب نہ آوے پھر اپنی خباثت کے سبب عیب جوئی میں پڑتا ہے۔

بیت

کند ہر آینہ غیبت حسودِ کوتہ دست	کہ در مقابلہ گنگش بود زبانِ مقال
عاجز حاسد کرے غیبت بالیقیں	کہ سامنے تو گونگی ہے اس کی زبان
کرتا ہے لامحالہ غیبت عاجز حاسد اس لیے	کہ مقابلہ میں گونگی ہوتی ہے اسکی بولنے کی زبان

حکمت

اگر جورِ شکم نیستے ہیچ مرغ در دامِ صیاد نیفتادے بلکہ صیاد خود دام ننہادے۔

حکمت: اگر پیٹ کا ظلم نہ ہوتا تو کوئی پرند شکاری کے جال میں نہ پھنستا، بلکہ شکاری خود جال ہی نہ بچھاتا (نہ رکھتا)۔

یعنی اگر پیٹ نہ ستاتا بھوک میں۔

بیت

شکم بندِ دست ست و زنجیر پائے ۔۔۔ شکم بندہ نادر پرستد خدائے

ہتھکڑی ہے پیٹ اور زنجیر پائے ۔۔۔ پیٹ کا بندہ نہ پوجے ہے خدائے

پیٹ ہاتھ کی ہتھکڑی اور پاؤں کی زنجیر ہے ۔۔۔ پیٹ کا غلام کم پوجے خدا کو

تشریحِ الفاظ: ضعیفے: جو کمزور کہ، اسم موصول، دلاوری کند: بہادری کرے، دکھلاوے، یہ صلہ ہے، موصول باصلہ مبتدا، یارِ دشمن ست: دشمن کا یار ہے، یہ خبر ہے، جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، مبارزاں: جمع مبارز کی، میدانِ جنگ میں مقابلہ کے لیے آنے والا، مرادی معنی بہادر، دلاور، بقتال: ب ظرفیت کے لیے، قتال: جنگ، معنی ہوئے: لڑائی میں، بجہل: ب سبب کے لیے، جہالت کے سبب، می فگند: دراصل می افگند تھا، وزنِ شعری کی وجہ سے الف گرادیا، یہ فعل حال ہے واحد غائب، ڈالتا ہے، پنجہ: مفعول ہے، می افگند کا ضمیر فاعل، بامرد: باجار، مرد: موصوف، آہنیں چنگال: صفت، مرکب ہے آہن سے آہنی، ''ین'' تشبیہ کے لیے، چنگال: پنجہ، یعنی لوہے جیسے پنجہ والے کے ساتھ جہالت سے بھڑائے گا، سرملامت: ملامت سننے کا خیال، سر: بمعنی خیال، ارادہ، نصیحت درگوش: ت مضاف الیہ، گوش کا ہے، یعنی جب نصیحت نہ آوے تیرے کان میں، گرت: اگر تجھ کو، ت ضمیر مفعول کی ہے، سرزنش: حاصل مصدر ہے، بمعنی تنبیہ کرنا، یا کسی کو جھڑکنا، یا غصہ میں کسی کوتاہی پر سخت سست کہنا، خاموش: امر، از: خاموشیدن، چپ رہنا، نتوانند دید: لفظی معنی: نہیں طاقت رکھتے دیکھنے کی، محاوری ترجمہ: نہیں دیکھ سکتے، تواند ماضی کو بمعنی مصدر کرتا ہے۔

سگِ بازاری: یعنی آوارہ کتے جو بازار، گلی کوچوں میں پھرتے ہیں، سگِ صیدی: شکار کرنے والے پالتو کتے، کہ لمبے اور طاقت ور ہوتے ہیں، مشغلہ برآرند: محاوری ترجمہ: شور کرتے ہیں، مشغلہ: شور، برآرند: برآورند: نکالتے ہیں، باہنر: درہنر، باکسے: اے برکسے، ہنر میں کسی پر، برنیارند: غالب نہیں آتا، بخبثش: ش بمعنی خود، ب سبب کے لیے، اپنی خباثت کی وجہ سے، در پوستین: عیب جوئی میں، اُفتد: پڑتا ہے، لگتا ہے، ہر آئینہ: ضرور بالضرور، یقیناً، حسود: بروزنِ

فعول، بمعنی: حاسد، مراد کمزور حاسد کوتہ دست: بمعنی کمزور، گنگش بود زبانِ مقال: ش مضاف الیہ، زبانِ مقال: مرکب اضافی ہوکر پھر مضاف، ش مضاف الیہ، اس کی مقال، یعنی بولنے کی زبان، گنگ بود: گونگی ہوجائے گی، درمقابلہ: مقابلہ کے وقت جب وہ طاقت ور سامنے ہوگا، پھر یہ کمزور حاسد کیسے بولے گا اور حسد اور برائی کوئی کمزوری ہی میں کرتا ہے، اگر جورِ شکم الخ: اگر پیٹ کا ظلم، مراد پیٹ کا غذا مانگنا اور انسان کا اس کی فکر کرنا، یہ پورا جملہ شرط ہے، بلکہ صیاد الخ: بلکہ شکاری جال نہ بچھاتا، یہ جزا ہے، جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا، بند دست: ہاتھ کی ہتھکڑی، شکم بندہ: مرکب اضافی مقلوبی ہے، بندۂ شکم تھا، یعنی پیٹ کا غلام، نادر: بمعنی نفی یا کم کے معنی میں۔

پند

حکیماں دیر دیر خورند وعابداں نیم سیر وزاہداں سدِّ رمق وجواناں تا طبق بر گیرند

عقلمند دیر دیر سے کھاتے ہیں۔ اور عبادت گذار آدھی بھوک۔ اور زاہد لوگ جان بچنے کی مقدار اور جوان اتنا کہ پلیٹ اُٹھائیں

و پیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں بخورند کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزیِ کس

اور بوڑھے جب تک سامنے سے پسینہ پسینہ ہوجائیں۔ لیکن مست قلندر اتنا کھاتے ہیں کہ معدہ میں سانس لینے کی جگہ نہیں رہتی اور دستر خوان پر ایک آدمی کی روزی (باقی نہیں رہتی)۔

شعر

اسیر بندِ شکم را دو شب نگیرد خواب	شبے زمعدہ سنگی شبے ز دل تنگی
پیٹ کا قیدی نہ سووے دو دو رات	ایک میں تو بھوک سے دوسری میں کھانے سے
پیٹ کے بندے کو دو رات نہ پکڑے (آوے) نیند	ایک رات تو معدہ کے تنگ ہونے سے (بھوک کی وجہ سے) ایک رات دل تنگی سے،

یعنی پیٹ کے بھاری پن کی وجہ سے، کہ زیادہ کھالیتا ہے۔

حکمت

مشورت با زناں تباہ ست وسخاوت با مفسداں گناہ۔

حکمت: مشورہ کرنا عورتوں سے تباہی ہے اور بخشش کرنا مفسدوں پر گناہ ہے۔

شعر

ترحم بر پلنگ تیز دنداں | ستم گاری بود بر گوسفنداں
تیز دنداں باگ پر نہ رحم کھا | ظلم ہے یہ بکریوں پر اے فتا!
رحم کرنا تیز دانتوں والے تیندوے پر | ظلم ہے بکریوں پر

حکمت

ہر کرا دشمن پیش ست اگر نکشد دشمنِ خویش ست۔

حکمت: جس کے دشمن سامنے ہے اگر نہ مارے اسے تو وہ خود اپنا دشمن ہے کہ دشمن موقع پا کر اسے ماردیگا۔
یعنی اگر ایسا موقع ہاتھ آجائے کہ دشمن بآسانی مرجائے پھر نہ مارے تو گویا خود اپنا دشمن ہے۔ آگے اسی کی مثال ہے۔

بیت

سنگ در درست و مار بر سر سنگ | خیرہ رائی بود قیاس و درنگ
ہاتھ میں سنگ اور سانپ اوپر سنگ | بے وقوفی سوچنا ہے اور درنگ
پتھر ہاتھ میں اور سانپ پتھر پر | بے وقوفی ہووے سوچنا اور دیر کرنا

دگروہے بخلافِ ایں مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتنِ بندیاں تامل اولیٰ ترست بحکم آنکہ
اور ایک گروہ نے اس کے خلاف مصلحت دیکھا اور کہا ہے انھوں نے قیدیوں کے مارنے میں غور و فکر زیادہ بہتر ہے، اس وجہ سے
اختیار باقیست تواں کشت و تواں ہشت اگر بے تامل کشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود
اختیار باقی ہے، ممکن ہے مارنا اور ممکن ہے چھوڑنا، اگر بے تامل مارا جائے گا احتمال ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جاوے۔
وتدارک مثلِ آں ممتنع باشد۔
اور اس جیسی چیز کا تدارک ناممکن ہو جائے۔

مثنوی

نیک سہل ست زندہ بیجاں کرد | کشتہ را باز زندہ نتواں کرد
زندہ کو بے جان کرنا ہے سہل | مردہ کو پھر زندہ کرنے کا نہ حل
بہت آسان ہے زندہ کو بے جان کرنا، | مرے ہوئے کو پھر سے زندہ نہیں ممکن ہے کرنا (نہیں کیا جاسکتا)

شرطِ عقل ست صبر تیر انداز	کہ چو رفت از کماں نیاید باز
صبر تیز انداز کو نزدِ عقل	پھر نہ واپس جب کماں سے وہ نکل
عقل کی شرط ہے (عقل کا تقاضہ ہے) صبر تیر انداز کے لیے	اس لیے کہ جب گیا (نکل گیا) تیر کمان سے نہ آوے گا واپس

تشریح الفاظ: سدِ رمق: جان بچنے کی مقدار، تا طبق برگیرند: اتنا کھاتے ہیں کہ جب تک آگے سے برتن نہ اُٹھالیں، قلندراں: جمع قلندر کی، مراد مست بے باک، جنھیں ہمارے اس علاقہ میں مسٹنڈے کہتے ہیں، جائے نفس: مرکب اضافی، سانس لینے کی جگہ، نفَس: بفتح نون وفاء، سانس، جمع انفاس، نفْس: بسکون فاء، بمعنی ذاتِ انسان، اور متعارف نفس جو ہے جمع نفوس، اور نفس کی کئی قسمیں ہیں، نفسِ امارہ: جو برائی کا حکم دے، لوّامہ: جو بعد برائے کے تجھے ملامت کرے، مطمئنّہ: جو اچھائی کی طرف رغبت دلائے، وغیرہ۔ سفرہ: دسترخوان، اسیر بند شکم: اسیر: قیدی، بند: قید، گرہ وغیرہ، مراد قید، یعنی پیٹ کی قید کے قیدی، جو زیادہ کھانے کی تاک اور فکر میں ہو، معدہ تنگی: سے مراد خالی پیٹ، شدتِ بھوک، دل تنگی: سے مراد زیادہ شکم سیر ہوجانا، مشورت با زناں: مشورت مصدر ہے، بمعنی مشورہ کرنا عورتوں سے، اس لیے تباہی ہے کہ وہ ناقص عقل ہیں، دوراندیشی اور عقلمندی کی بات نہ بتائیں گی، اِلا ماشاء اللہ، سخاوت: مراد داد و دہش، بخشش کرنا، بامفسداں: اے برمفسداں، مفسدوں اور فسادیوں پر گناہ کی بات ہے کہ وہ طاقت پاتے ہی فساد پھیلائیں گے اور سبب کے درجہ میں تو گنہگار ہوگا، ترحم: از: تفعّل، رحم کرنا، پلنگ: تیندوا، موصوف، تیز دنداں: صفت مرکب، تیز دانت والا، بگھیرا، ستمگاری: ظلم کرنا، ستم گار: اسم فاعل سماعی، ظلم کرنے والا، اخیر میں گول ''ی'' مصدری ہے، بمعنی ظلم کرنا، جیسے غریب پروری، غریب کو پالنا، یہ بات پہلے بھی تحریر کی جاچکی۔ گوسفند کی جمع گوسفنداں: بکریاں، ہر کرا دشمن پیش ست: اصل عبارت یوں تھی: دشمنِ ہر کہ اورا، محاوری ترجمہ: جس شخص کا دشمن، پیش: اے پیش اوست، اس کے سامنے ہے، یعنی اس کی زد میں اور یہ بآسانی اسے مار سکتا ہے، اگر یہ موقع ہاتھ سے کھودے، گویا خود اپنا ہی دشمن کہ وہ اسے مار دے گا اس کا ذریعہ یہ خود بنے گا، اس لیے یہ خود اپنا دشمن ٹھہرا، مار بر سنگ: پتھر ہاتھ میں، گویا سانپ مارنے کا ہتھیار، اور سانپ پتھر پر مراد پتھر سے پتھر اور سخت جگہ ہے، جیسے فرش یا کلّر کہ ایسی جگہ سانپ آسانی سے مرجاتا ہے، ورنہ تو گھاس پھونس اور پانی اور گیلی جگہ میں مشکل ہوتا ہے، خیرہ رائی: بے وقوفی، قیاس: سوچ بچار کرنا، درنگ: دیر کرنا، گروہے: گروہ، جماعت، ''یے'' وحدت کی، ایک جماعت، مصلحت: مناسب، دیدند: دیکھا انھوں نے، یعنی مناسب سمجھا انھوں نے، یعنی موقع ہو تو سانپ اور دوسرے دشمنوں کے مارنے میں تو دیر نہ کرو، لیکن اس کے برعکس جو جیل میں قیدی ہیں ان کے مارنے میں دیر لگانا اور سوچ بچار کرنا بہتر ہے، کہ وہ تو

قید میں ہیں ہی، جب چاہو پھر مار سکتے ہو، اور جلد بازی میں مارنے سے ممکن ہے کوئی بے قصور مارا جائے، دونوں میں فرق ہے، خوب سمجھ لو۔ تواں کشت وتواں ہشت: ماضی بمعنی مصدر ہے، ممکن ہے مارنا اور چھوڑنا، تدارک مثل آں: اس جیسی چیز کا تدارک، ممتنع شود: ناممکن ہو جائے گا، نیک سہل ست: نیک بمعنی بہت، بہت آسان ہے، بے جان کرد: بمعنی مصدر ہے، بے جان کرنا، شرطِ عقل: عقل کی شرط، یعنی عقل کا تقاضہ، صبر تیرانداز: اسم فاعل سماعی، اے صبر برائے تیرانداز، یعنی صبر اور تحمل کرنا تیر پھینکنے والے کے لیے کہ ایک دم نہ تیر چلائے، کہیں کسی کے غلط جا لگے اور جسے مارنا ہے اسے نہ لگے کہ جب وہ کمان سے چھوٹ گیا واپس نہ آئے گا۔ تین چیز واپس نہیں ہوا کرتی: (۱) روح بدن سے جانے کے بعد (۲) بات زبان سے نکلنے کے بعد (۳) تیر کمان سے چھوٹ جانے کے بعد۔

حکمت

حکیمے کہ با جہال در افتد باید کہ توقع عزت ندارد واگر جاہلے بزباں آوری

جو عقلمند (مراد عالم ہے) جاہلوں سے پڑے (اُلجھے) چاہئے کہ عزت کی توقع نہ رکھے اور اگر کوئی جاہل زبان درازی میں

بر حکیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را می شکند۔

کسی عالم پر غالب آوے تعجب نہیں، اس لیے کہ وہ (مثل) ایک پتھر کے ہے جو موتی کو توڑ ڈالتا ہے۔

یعنی جاہل ایسا جیسا ایک پتھر بے قیمت، اور عالم ایسا جیسا قیمتی موتی، اگر جاہل عالم پر غالب آوے بولنے میں کیا ہوا، جیسا پتھر موتی پر غالب آوے اور اسے توڑ دیوے، موتی موتی ہے، ایسے ہی عالم عالم ہے، اگلے اشعار میں اسی کی وضاحت ہے۔

بیت

نہ عجب گر فرورود نفسش　　عندلیبے غراب ہم قفسش

نہ عجب ہے گر گھٹے اس کا نفس　　ایسی بلبل جس کا کوا ہم قفس

کوئی تعجب نہیں اگر گھٹ جائے اس کا سانس　　بلبل کا کہ کوا اس کے پنجرے کا ساتھی

پہلے مصرعہ میں یا ''ش'' کا مرجع عالم ہے، اگر جاہل کے بالمقابل خاموش ہو جائے، سانس گھٹنے کا یہی مطلب ہے، کوئی بات نہیں جیسا کہ ایک بلبل خاموش رہتی ہے جب کوے کے ساتھ پنجرے میں بند ہو، یا ''ش'' کا مرجع بلبل ہے، کوئی عجب نہیں اگر اس بلبل کا سانس گھوٹ، یعنی وہ خاموش ہو جائے، ایسی بلبل جس کا کوا پنجرے کا ساتھی اس کے ساتھ پنجرے میں بند ہو تو بلبل نہ بولے گی۔

قطعہ

گر ہنرمندے از اوباش جفائے بیند
ہنرمند گر رند سے دیکھے جفا
اگر کوئی ہنرمند کسی آوارہ سے سختی دیکھے

تا دلِ خویش نیازارد ودرہم نشود
نہ تو ہو رنجیدہ اور نہ درہم ہو
ہرگز اپنا دل رنجیدہ نہ کرے اور غصہ نہ ہووے

سنگِ بد گوہر اگر کاسۂ زرّیں شکند
پتھر اگر سونے کا پیالہ توڑ دے
بداصل پتھر اگر سونے کے پیالے کو توڑ دیوے

قیمتِ سنگ نیفزاید وزر کم نشود
کیا ہوا سونا پھر بھی کم نہ ہو
تو پتھر کی قیمت نہ بڑھے گی اور سونا کم نہ ہوگا
یعنی اس کی قیمت

حکمت

خردمندے را کہ در زمرۂ اجلاف سخن بہ بندد شگفت مدار کہ آوازِ بربط با غلبہ دُہل
جو عقلمند کہ جاہلوں کے مجمع میں بات بند کرے (خاموش رہے، اس پر) تعجب مت کر کہ سارنگی کی آواز ڈھول کے غلبہ کے ساتھ
برنیاید وبوئے عبیر از گندِ سیر فرو ماند۔
(سنائی) نہیں آتی ہے اور عبیر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے عاجز ہو جاتی ہے (دب جاتی ہے اور لہسن کی بدبو غالب رہتی ہے)۔
ایسے ہی عالم کی آواز جاہلوں کے آگے دب جاتی ہے، کیا عجیب مثال دی ہے۔

مثنوی

بلند آواز ناداں گردن افراخت
بلند آواز ناداں ایسا بولا
بلند آواز ناداں نے گردن بلند کی (اُبھاری)

کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت
کہ بے شرمی سے دانا کو دبایا
کہ عقلمند کو بے شرمی سے ڈال دیا (دبالیا)

نمیداند کہ آہنگ حجازی
نہ جانے وہ کہ آوازِ حجازی
نہیں جانتا ہے وہ کہ حجازی سُر کی آواز

فرو ماند زبانگِ طبلِ غازی
ہو عاجز روبروئے طبل غازی
دب جاتی ہے غازی کے ڈھول کی آواز سے

حکمت

جوہر اگر در خلابِ افتد ہماں نفیس ست وغبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس استعداد بے تربیت

جوہر اگر کیچڑ میں گر پڑے تو بھی قیمتی ہے۔ اور غبار اگر آسمان پر جاوے تو بھی ذلیل، بے قیمت ہے، صلاحیت بغیر تربیت

دریغ ست وتربیتِ نا مستعد ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہرِ علویست

کے افسوس ہے، اور (غبی، کند ذہن) کی تربیت کرنا ضائع ہے، راکھ ایک عالی نسبت رکھتی ہے (اس لیے کہ آگ بلندی

ولیکن چوں بنفسِ خود ہنرے ندارد با خاک برابر ست وقیمت شکر

والا جوہر ہے اور راکھ اُس سے پیدا ہوئی) اور لیکن جب اپنی ذات میں کوئی ہنر نہیں رکھتی مٹی کے برابر ہے۔ اور شکر کی قیمت

نہ از نے ست کہ آں خود خاصیت ویست۔

گنے سے نہیں؛ بلکہ وہ (یعنی مٹھاس) خود اس کی خاصیت ہے۔

مثنوی

چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود — پیمبر زادگی قدرش نیفزود

جو کنعاں میں نہیں کوئی ہنر تھا — پیمبر زادہ ہوکر بے قدر تھا

جب کنعان کی طبیعت بے ہنر تھی — پیغمبر کی اولاد ہونے نے اُس کی قدر نہ بڑھائی

ہنر بنما اگر داری نہ گوہر — گل از خار ست ابراہیم از آذر

ہنر دکھلا گر رکھے نہ گوہر — کہ گل ہے خار سے ابراہیم از آذر

ہنر دکھا اگر رکھتا ہے تو نہ کہ نسب — پھول کانٹے سے ہے اور حضرت ابراہیمؑ آذر سے

یہ اللہ کی شان ہے، کس چیز سے کیا بنادے، وہ قادرِ مطلق ہے۔

تشریح الفاظ: حکیمے: حکیم: عقلمند، مراد یہاں عالم ہے، کہ جہال کے ساتھ مقابلہ میں ہے، جہال: جمع جاہل کی، در اُفتد: در زائد، اُفتد: پڑے، یعنی اُلجھے، جھگڑا کرے، بزبان آوری: ب ظرفیت کے لیے، اے در زبان درازی، زبان چلانے میں، زبان دراز: زبان چلانے والا، منہ زور، فرورود: نیچے جاوے، محاوری ترجمہ: بند ہو جائے گھٹ جائے، نفسش: نفس: سانس، ''ش'' مرکب اضافی، اس کا سانس، عندلیبے: یے وحدت یا توصیف کی، ایک

بلبل، یا ایسی بلبل، غراب: کوّا، ہم قفسش: ہم قفس: پنجرے کا ساتھی، جیسے: ہم درس، ہم سبق، لفظ ہم ساتھی، اور کبھی برابر کے معنی میں آتا ہے جیسے: ہم عمر، تیری عمر کے برابر میری عمر، اوباش: رند اور بے باک لوگ، یعنی مسٹنڈے، نڈر جنھیں خوفِ خدا نہ ہو، تا دل خویش الخ: تا بمعنی ہرگز، اپنا دل، نیاز ارد: فعل متعدی ہے، نہ ستاوے، نہ رنجیدہ کرے، ودر ہم نشود: اور غصہ نہ ہووے، سنگ بدگوہر: بد اصل پتھر، یعنی جس کی کوئی قیمت نہ ہو، کاسۂ زرّیں: سونے کا پیالہ، قیمتِ سنگ نیفزاید الخ: سونے کا پیالہ توڑنے سے پتھر کی قیمت نہیں بڑھتی اور نہ سونے کی گھٹتی ہے، در زمرۂ اجلاف: بے وقوفوں یا جاہلوں کی جماعت میں، زمرہ: جماعت، اجلاف: جلف کی جمع، بے ہنر بے وقوف، یا جاہل، سخن بستن: بات بند کرنا، یعنی خاموش ہونا، شگفت: تعجب، مدار: مت رکھ، فعل نہی، بربط: ایک ساز ہے بط کے پیٹ کی طرح اسکی بناوٹ ہے، سارنگی کی طرح بجاتے ہیں، باغلبۂ دہل: ڈھول کے غلبہ کے ساتھ، بر نیاید: برابر نہیں ہوتی، ظاہر نہیں ہوتی، یعنی بربط کی آواز ڈھول کی آواز کے نہ تو برابر ہے اور نہ اس کے ہوتے ہوتے ہوئے ظاہر ہوتی۔ (بہارِ بہاراں) عبیر: ایک مرکب خوشبو ہے جو صندل، مشک اور زعفران سے مل کر تیار ہوتی ہے، از گندسیر: لہسن کی بدبو سے۔

ان عبارتوں کا مطلب ظاہر جو سعدی نے اوپر بیان کی ہے۔

بلند آواز نادان: مرکب توصیفی مقلوبی ہے، بلند آواز صفت مرکب مقدم ہے، نادان موصوف مؤخر ہے، بلند آواز نادان نے، گردن افراخت: گردن بلند کی، اُبھاری، کہ دانارا الخ: کہ نتیجیہ ہے، نتیجہ کا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عقلمند کو بے شرمی سے ڈالا، یعنی مباحثہ میں خاموش کر دیا۔ (بہارِ بہاراں) آہنگ حجازی: لغوی معنی ارادہ، نیز بمعنی: گنگنانا، اس لیے اور لہجے میں جس میں گانا یا نظم گائے گا۔ (بہارِ بہاراں) آہنگ حجازی: فن موسیقی کے بارہ پردوں یا سروں میں سے ایک سُر یا پردہ کا نام ہے، بانگ: آواز، طبل: بڑا ڈھول، غازی: نٹ زبانگ طبلِ غازی، اضافت در اضافت ہے، بانگ مضاف، طبلِ غازی مرکب اضافی ہو کر مضاف الیہ، پھر مضاف مضاف الیہ سے مل کر مجرور رہوا، ز: بمعنی از کا، جار با مجرور متعلق فرو ماند کے، مثال دے کر سمجھا دیا جیسے حجازی نغمہ کی آواز ڈھول کے آگے پست معلوم ہوتی ہے، ایسے ہی عقلمند کی آواز نادان بلند آواز والے کے آگے دب جاتی ہے، کیا ہی مثال دی۔

جوہر: قیمتی پتھر، جیسے: ہیرا، لعل وغیرہ، خلاب: کیچڑ، ہماں: اس طرح جیسے پہلے تھا، خسیس: ذلیل، بے قیمت، استعداد: صلاحیت، نامستعد: غبی اور کند ذہن آدمی، ضائع، بیکار، یعنی ایسے کو تربیت دینا بیکار، کچھ اثر نہ لے گا، ''اندھے کے آگے روئے اپنے ہی نین کھوئے''، یہ مثال ہو جائے گی، کنعان: حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جو کافر تھا اور طوفان میں ڈوب کر مرا، قرآن شریف میں اس کا ذکر ہے اور تین بیٹے کشتی میں سوار ہوئے وہ سب مؤمن تھے، حام، سام، یافث، اُن سے نسل چلی، پیمبر زادگی: پیغمبر زادہ ہونا، پیغمبر کی اولاد ہونا، اس کی قدر نہ بڑھائی، بلکہ بسبب کفر

کے ذلیل ہوا اور ہلاک، ہنر بنما: ہنر دکھا، مراد ہنر سے اپنی ذاتی خوبی دکھا، یعنی اپنے میں پیدا کر، دیکھ پھول کانٹے سے ہے اور اس میں ذاتی خوبی ہے، یعنی خوشبو، اور حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ آذر سے پیدا، کتنے بڑے نبی تھے اور آذر مشرک بت پرست ہوا، خدا کی شان۔ خلاصہ یہ ہوا، اگر کسی چیز میں بذاتِ خود کوئی خوبی ہے، وہ کام دے گی اور ہر جگہ دکھائی دے گی، ورنہ وہ بے کار ہے۔

حکمت

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دانا چوں طبلۂ عطار ست خاموش وہنر

مشک وہ ہے جو خود سونگھائی دیوے نہ کہ عطار کہوے (بتاوے)۔ عقلمند عطر والے کی ڈبیا کی طرح ہے، خاموش اور ہنر

نمای ونا داں چوں طبلِ غازی بلند آواز ومیاں تہی۔

دکھانے والا۔ اور نادان نٹ کے ڈھول جیسا بلند آواز اور درمیان سے خالی ہے۔

قطعہ

عالم اندر میانۂ جہّال مثلے گفتہ اند صدیقان

جاہلوں کے بیچ عالم کی مثال اس طرح سے دی ہے سچوں نے فتا!

عالم جاہلوں کے درمیان میں ایک مثال کہی ہے سچے لوگوں نے

شاہدے درمیانِ کوران ست مصحفے در کنشتِ زندیقاں

جیسے ایک معشوق اندھوں کے ہو بیچ یا قرآن بت خانے میں رکھا ہوا

(جیسے) ایک معشوق اندھوں کے درمیان ہے (یا جیسے) ایک قرآن بے دینوں کے بت خانے میں ہے

پند: دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ بیکدم بیازارند۔

جس ایک دوست کو ایک عمر میں (یعنی زیادہ دنوں میں) حاصل کریں، نہیں لائق ہووے یہ کہ ایک دم اسے ستاویں، رنجیدہ کریں۔

بیت

سنگے بچند سال شود لعل پارۂ زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ

سنگ کتنے سال میں گوہر بنے ایک دم نہ توڑ اس کو سنگ سے

ایک پتھر چند سال میں ہوتا بنتا ہے، ہے لعل کا ٹکڑا ہرگز ایک دم سے اُسے نہ توڑیئے پتھر سے

حکمت

عقل در دستِ نفس چناں گرفتار ست کہ مردِ عاجز در دستِ زن گربز۔

حکمت: عقل نفس کے ہاتھ میں اس طرح گرفتار ہے جیسا کہ عاجز آدمی مکار عورت کے ہاتھ میں۔

شعر

درِ خرّمی بر سرائے ببند | کہ بانگِ زن ازوے بر آید بلند
در خوشی کا اس مکاں پر کر تو بند | جہاں سے بانگ عورت کی نکلے بلند
خوشی کا دروازہ اس گھر پر بند کر | جس سے عورت کی آواز نکلے بلند (ہوکر)

تشریحِ الفاظ: مشک: کالے ہرن کے نافہ سے پیدا ہوتا ہے، اس کے ہوتے ہوئے یہ مست ہوتا ہے اور چین سے نہیں بیٹھتا ہے اور ہرن کستوری کہلاتا ہے، خود ببوید: ب زائد، خود خوشبو دے، سونگھائی دے، فعل مضارع، عطار: صیغۂ مبالغہ، عطر فروش، طبلہ: ڈبیہ، جس میں خوشبو رکھی جائے، ہنر نما: اسم فاعل سماعی، یعنی جوہر دکھانے والا ہے، یعنی عقلمند اور عالم اگرچہ خاموش ہو پھر بھی اُسکا ہنر ظاہر ہوگا اور لوگ فائدہ اُٹھائیں گے، (حاشیہ مترجم، قاضی سجاد صاحب)، چوں طبل غازی الخ: جیسے نٹ کا ڈھول بلند آواز والا اور ڈھول اندر سے خالی، اندر میانہ جہاں: لفظ اندر زائد، میانہ مضاف، بمعنی درمیان، جہاں: جمع جاہل کی، مضاف الیہ، عالم جاہلوں کے درمیان مثلے: ''ے'' وحدت کی، ایک مثال، صدیقاں: جمع صدیق کی، بمعنی سچے لوگ، شاہدے: ''یے'' وحدت کی، شاہد معشوق، درمیان کوراں: مرکب اضافی، کوران کور کی جمع ہے، بمعنی اندھوں کے درمیان کتنا ہی خوبصورت معشوق ہو، پر ہے تو اندھوں کے بیچ وہ کیا جانیں اُسے، مصحفے: ایک قرآن، ''یے'' وحدت کی، در کنشت زندیقاں: کنشت: بت خانہ، زندیقاں: زندیق کی جمع، بے دین، قرآن بے دینوں کے بت خانہ میں رکھا ہو، انہیں اس کی کیا قدر۔ اس سے یہ ثابت ہے جو تمہارے قدردان نہ ہو، جو کسی چیز کا قدردان نہ ہو اس سے قدر کی اُمید نہ رکھو، دوستے را: جس دوست کو، یہ اسم موصول ہے، بعمرے فراچنگ آرند: یہ صلہ ہے، عمرے: یے وحدت کی، مراد عمر دراز اور زیادہ مدت ہے، فراچنگ آوردن: حاصل کرنا، جس دوست کو ایک زیادہ مدت میں حاصل کریں یعنی دوست بنائیں، بیکدم الخ: تو ایک دم اسے ناراض نہ کرنا چاہئے، لے دیکھے تو بنا پھر ایک دم تو نے بگاڑ دیا، واہ رے عقل، آگے مثال دے رہے ہیں۔ سنگے: ایک پتھر، بچند سال: کتنے ہی سالوں میں تقدیر الٰہی کے سبب ہوتا ہے، لعل پارہ: اضافت مقلوبی ہے، اے: پارۂ لعل، لعل: گوہر کا ایک ٹکڑا، ''ۂ'' کے اوپر ہمزہ وحدت کے لیے ہے، زنہار: بمعنی ہرگز، اس لیے لفظ زنہار شروع میں زائد ہوگا، بیک نفس: نفس: گھڑی، ب: در، ایک گھڑی میں، یا ایک

دم سے، عقل در دست نفس الخ: یعنی عقل انسان کے نفس امارہ کے ہاتھ میں ایسی بے بس اور گرفتار ہے، اگر انسان نفس کی مخالفت نہ کرے جیسے عاجز اور کمزور آدمی، در دست زنِ گربز: مکار عورت کے ہاتھ میں، گربز: مکار، دراصل گرگ بز تھا کہ بظاہر بکری کی طرح اور اندر خانہ بھیڑیا ہو، یعنی مکار ہو، درخرمی: مرکب اضافی، خوشی کا دروازہ، برسرائے: بے توصیفی ہے، ایسے گھر پر بہ بند: امر ہے، بند کر، یعنی اس گھر پر راحت اور خوشی کی راہ کو بالکل بند کر کہ خوشی ایسے گھر میں نہ آوے گی جہاں سے عورت کی بدزبانی کی آواز بلند نکلے، (بہارِ بہاراں)۔ کہ بانگ زن از وے بر آید: بلند کر کا تعلق از وے سے ہے، یعنی کہ از وے بانگِ زن بلند بر آید، یعنی جس سے عورت کی آواز بلند اور زور سے نکلے اور خوب سنائی دے، اس لیے کہ وہ بے حیا ہے، پھر کیا خوشی کا مقام ہے؟

فائدہ: لفظ "کہ از وٗ" اس کا محاوری ترجمہ: جس سے ایسے ہی کہ از وے ہے۔

پند

رای بے قوت مکر و فسون ست و قوت بے رای جہل و جنوں۔

نصیحت: رائے بے قوت کے مکر اور جادو ہے اور قوت بغیر رائے (تدبیر) کے جہالت اور جنون ہے، لہٰذا طاقت اور رائے دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ یعنی خالی (تدبیر) رائے ہی رائے، طاقت اس کام کی نہ ہو یہ مکر اور جادو کی طرح ہے اور طاقت تو ہے مگر تدبیر سے کام نہیں تو ایک قسم کی جہالت اور پاگل پن ہے۔

شعر

تمیز باید و تدبیر و عقل و آنگہ ملک | کہ ملک و دولتِ ناداں سلاحِ جنگِ خداست

پہلے تدبیر و تمیز ہے پھر ملک | دولتِ ناداں سلاحِ جنگ ہے

پہلے تمیز چاہئے اور تدبیر اور عقل اور پھر ملک (ان سب کے بعد)، اس لیے کہ نادان کا ملک اور دولت خدا کی جنگ کا ہتھیار ہے

حکمت

جوانمرد کہ بخورد و بدہد بہ از عابدے کہ ببرد و بنہد۔

حکمت: سخی آدمی جو کھاوے اور دیوے اوروں کو، بہتر ہے ایسے عابد سے جو لے جائے (کھاوے) اور رکھے (جمع کرے)۔

تشریح الفاظ: رائے بے قوت: مرکب توصیفی ہے، رائے اور تدبیر بغیر طاقت کے، فسون: جادو منتر، دھوکہ کی طرح ہے، تمیز: اچھے برے میں فرق کرنا، بابِ تفعیل سے، تدبیر: سوچنا، سوچ بچار، کسی کام کی ترکیب،

عقل: سمجھ، آنگہ: پھر، یا اس کے بعد ملک پہلے بادشاہ میں یہ صفات تدبیر تمیز عقل وغیرہ ہو، جب بادشاہ ہی کے لائق ہے ورنہ نادان جاہل بے دین کے لیے ملک اور دولت ایسا ہے جیسے ہتھیار اللہ سے جنگ اور بغاوت کرنے کے لیے، دیکھو نمرود جس میں عقل اور تمیز نہ تھی، خدا سے جنگ اور مقابلہ کے لیے تیار ہو کر بذریعہ گدھ جانوروں کے اوپر گیا اور تیر چلایا، اس کی تفصیل میری کتاب ''قندنامہ'' شرح اُردو پندنامہ میں ہے۔

جوانمرد: سخی، بہارِ بہاراں میں جوانمرد کے بعد فاسق کا اضافہ ہے، یعنی فاسق سخی آدمی جس سے بعض برائی بھی سرزد ہو، وہ خود کھائے اوروں کو کھلائے اور برائیوں سے توبہ کرلے، بہتر ہے ایسے عابد سے جو برد: لے جائے، یعنی خود کھائے، ونہد: رکھے، یعنی جمع کرے اور کسی کو نہ کھلائے، پورا بخیل ہو۔ سخاوت بہت بڑی چیز ہے، جیسا کہ اس باب کے اخیر میں سخی کی بہت تعریف کی ہے۔ ہر کہ ترکِ شہوت: سے مراد جائز چیزوں کی خواہشات، جیسے جائز کھانے اور جائز لباس، اور انسان کی زندگی کا تعلق ان چیزوں سے ہے، ترکِ شہوت دادن: محاوری ترجمہ: جائز خواہشات کا چھوڑنا، دادن کا تعلق ترکِ شہوت مرکب اضافی سے ہے، ترک دادن: چھوڑنا، ان چیزوں کو مخلوق کے لیے گویا دکھاوے کے لیے کیا حلال چیز سے یعنی ان کے استعمال سے حرام میں پڑ گیا، ریاکاری کے لیے جو ترک کیا اس حرام میں پڑ گیا، گوشہ نشیند: اے در گوشہ نشیند، جو ایک کونے میں بیٹھے، عبادت کے مگر خدا کی رضا کے لیے نہیں بلکہ دکھاوے کے لیے، بیچارہ: بطور طنز و ترحم کے کہا، سیاہ و زنگ آلود آئینہ میں کیا دیکھے گا، گویا اس کا باطن اور دل مثل اس آئینہ کے ہے، پھر اس باطن اور دل میں کیا نور اور تجلی دیکھے گا، خیلے: بہت سارا، آنکہ قوت ندارد: جو طاقت نہ رکھے مقابلہ کی، سنگ خرد: بعض نسخوں میں سنگ خورد واؤ سے، تاکہ خرد بمعنی عقل سے اشتباہ نہ ہو، بمعنی چھوٹے پتھر (سنگریزے) (بہارِ بہاراں)۔ نگاہ می دارد: محفوظ رکھتا ہے، دِمار: ہلاکت، از دماغِ خصم: دشمن کے دماغ سے، دِمار متعلق برآرد سے ہے، ہلاک کرے، دِمار برآوردن: ہلاک کرنا، دشمن کے دماغ کو ہلاک کرنا، یعنی مار کر اس کا بھیجا نکالنا، قطرۂ: قطرہ: جمع اقطار، اتفقن: از افتعال، ماضی بمعنی مضارع، متفق ہو (ملے)، نھر: کی جمع انہار، اجتمعتْ: جمع ہو، یا ملے، ماضی بمعنی مضارع ہے، بحر: دریا، سمندر، جمع: ابحار، بہم: آپس میں، یا مل کر، غلہ: اناج، انبار: ڈھیر غلہ وغیرہ کا۔ خلاصہ یہ ہوا کہ تھوڑا مل کر بہت ہوتا ہے، اس لیے کوئی بھی کام ہو یا کوئی چیز، پابندی سے ہر روز ہو، خواہ کم ہی ہو، کہ تھوڑا تھوڑا مل کر بہت ہوتا ہے۔

حکمت

عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم در گذارد کہ ہر دو طرف

عالم کو نہیں لائق ہے کہ بے وقوفی (بدتمیزی) کے کلام کو عام آدمی سے بردباری کے سبب درگذر کرے، کیونکہ یہ دونوں طرف

رازِیاں دارد ہیبتِ ایں کم شود و جہلِ آں مستحکم۔

کے لیے نقصان رکھتی ہے، نقصان دہ ہے، اس (عالم) کی ہیبت کم ہو جائے گی اور اس (جاہل) کی جہالت مضبوط اور زیادہ بلکہ فخر کے ساتھ یوں کہے گا: ایسی سنائی عالم کی بھی بولتی بند کر دیگی، اس لیے اگر کوئی عام ایسی حرکت کرے فوراً اسے روک دے اور اصلاح کرو اور بات کرنے کا سلیقہ سکھاؤ۔ حضرت تھانویؒ کے یہاں ایسوں کی بڑی منجھائی ہوتی تھی۔



چو با سفلہ گوئی بلطف وخوشی	فزوں گرددش کبر وگردن کشی
کمینے سے نرمی سے بولے تو جب	بڑھے گا کبر غرور اس کا تب
جب کمینے سے کہے گا تو نرمی اور (ہنسی) خوشی سے	زیادہ ہوگا اس کا تکبر اور سرکشی، گھمنڈ



معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسند ست واز علما ناخوبتر کہ علم سلاحِ جنگِ شیطان ست

گناہ جس سے بھی صادر ہووے ناپسند (برا) ہے اور علماء سے زیادہ برا، اس لیے کہ علم شیطان سے جنگ کا ہتھیار ہے، (کہ علم

وخداوندِ سلاح راچوں باسیری برند شرمساری پیش برد۔

کے ذریعہ شیطان سے بچے اور اس کے دھوکے میں نہ آوے) اور ہتھیار والے کو جب قید کر کے لے جائیں شرمندگی زیادہ لے جائے گا، یعنی زیادہ شرمندہ ہوگا۔



عامی ناداں پریشاں روزگار	بہ ز دانشمند ناپرہیزگار
اچھا ہے جاہل پریشاں روزگار	اس سے جو عالم نہ ہو پرہیزگار
عام آدمی جاہل زمانہ کا پریشان	بہتر ہے ناپرہیزگار عالم سے
کاں بنا بینائی ازراہ اوفتاد	ویں دو چشمش بود ودر چاہ اوفتاد
وہ تو نابینا تھا یوں بے راہ ہوا	اور یہ بینا کنوئیں میں جاگرا
(بینائی نہ ہونے) اندھے پن کیوجہ سے راہ سے بھٹکا	اور یہ دو آنکھ اس کے تھی کنوئیں میں گرگیا

یعنی عالم ایسا جیسا بینا اور جاہل ایسا جیسا اندھا، علم ہوتے ہوئے بے راہ ہوجائے، بڑے افسوس کی بات ہے۔

حکمت

جان در حمایتِ یکدم ست ودنیا وجودے میانِ دو عدم دین بدنیا فروشاں خراند

(آدمی کی) جان ایک سانس کی حمایت میں ہے اور دنیا ایک وجود ہے دو عدم کے بیچ، دنیا کے بدلے دین کو بیچنے والے گدھے ہیں،

یوسف را فروشند تا چہ خرند آیت اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ آدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ.

حضرت یوسف علیہ السلام کو بیچتے ہیں، یعنی بیچا انھوں نے، بھائیوں نے، آخر کیا خریدیں گے؟ کیا نہ عہد لیا میں نے تم سے اے بنی آدم! کہ نہ پوجوگے تم شیطان کو، یہ عہد یومِ ازل میں لیا جس کی تفصیل تفسیروں میں ہے۔

بیت

بقولِ دشمن پیمانِ دوست بشکستی ببیں کہ از کہ بریدی وبا کہ پیوستی

پئے دشمن عہد توڑا یار کا دیکھنا کس سے کٹا؟ کس سے جڑا؟

دشمن کے کہنے سے دوست کا عہد توڑا تونے (اب) دیکھ کس سے تعلق کاٹا تونے اور کس سے جوڑا تونے

مراد دشمن سے ابلیس ہے، شیطان، دوست سے باری تعالیٰ مراد ہے۔ مطلب ظاہر ہے کہ شیطان کے بہکائے میں آکر اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

تشریح الفاظ: سفاہت: بے وقوفی، مراد جہالت کی باتیں، جہل: جہالت، مستحکم: مضبوط، زیادہ، بلطف: نرمی، مہربانی، فزوں: زیادہ، فزوں گردش: زیادہ ہوگی، ش اس کی یہ مضاف الیہ ہے، کبر وگردن کشی معطوف علیہ ومعطوف مضاف کا، کبر: تکبر، برائی، گردن کشی: گھمنڈ، غرور، از علما ناخوب تر: علماء سے زیادہ بری، ناخوبتر: زیادہ بری، سلاح: ہتھیار، جمع اسلحہ، اسیری: قید کرنا، ی مصدری ہے، بیش: زیادہ، عامی نادان: مرکب توصیفی، عام نادان، یعنی جاہل آدمی، پریشانِ روزگار: مرکب اضافی، زمانہ کا پریشان، یعنی زیادہ پریشان، بطور مبالغہ لفظ روزگار ہوسکتا ہے، ازراہ اوفتاد: راہ سے الگ جاپڑا، یعنی بھٹک گیا، ویں: دراصل واین تھا اور یہ یعنی عالم، دوچشمش: ش مضاف الیہ، اس کی دو آنکھ تھی اس کے پاس گمراہ ہوگیا پھر بھی، درچاہ: کنوئیں میں گرگیا، ہلاکت میں گرگیا، بداعمالی کے کنوئیں میں گرگیا۔

حمایت: مدد، حفاظت، دنیا وجودے: ایک وجود، است محذوف، دنیا ایک وجود ہے، میانِ دو عدد: مرکب اضافی، دو عدم کے بیچ دنیا پہلے نہیں، پھر ایک دن ختم اور عدم ہو جائے گی، یہ مطلب ہے دو عدم کے درمیان ہونے کا، دین بدنیا: ب عوض کے لیے، دین کو دنیا کے بدلے، فروشاں: سے پہلے دین ہے، یعنی دین فروشاں، اسم فاعل سماعی، جمع کا صیغہ، دین کو بیچنے والے، بدنیا: دنیا کے بدلے، یہ پورا مبتدا ہے، خرند: یہ خبر ہے، بمعنی دین کو بیچنے والے دنیا کے بدلے، وہ گدھے ہیں، آگے حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال دی جو سراسر دین تھے اور ان کے بدلے جو قیمت بھائیوں کو ملی وہ دنیا تھی، کہاں یوسف اور کہاں وہ دنیا کا مول جو انھیں ملا، پیمان: عہد، بنی آدم: اولادِ آدم، ببیں: فعل ب زائد، از دیدن، از بریدن بریدی، ماضی کا واحد حاضر، کاٹا تو نے، بھائی دنیا چند روزہ ہے، پہلے نہ تھی، اخیر میں نہ رہے گی، اللہ نے اپنی خدائی اور رب ہونے کا عہد لے کر بھیجا، اسی کی عبادت کرو، شیطان کے بہکائے میں نہ آؤ، ورنہ گمراہ اور نافرمان بن جاؤ گے، پھر پچھتاؤ گے۔

﴿حکمت﴾

شیطان با مخلصاں بر نیاید و سلطان با مفلساں۔

حکمت: شیطان مخلص لوگوں پر نہ آوے (نہ غالب ہووے) اور بادشاہ مفلسوں پر، یعنی مخلص لوگ تو شیطان کے بہکائے میں نہیں آتے، اس کا اُن پر بس اور قابو نہیں۔ اور بادشاہ مفلسوں سے کیا لے گا، نہ ٹیکس نہ لگان، نہ کچھ اور اُلٹا انھیں ہی دینا پڑے گا، بادشاہ کا اُن پر قابو نہیں۔

﴿مثنوی﴾

وامش مدہ آنکہ بے نماز ست
نہ دے اُس کو قرض جو ہے بے نماز
قرض اس کو مت دے جو بے نمازی ہے

گرچہ دہنش زفاقہ باز ست
گرچہ منھ اُس کا کھلا فاقہ سے باز
اگرچہ اس کا منھ فاقہ سے کھلا ہے

کو فرضِ خدا نمے گذارد
کہ خدا کا فرض ادا جو نہ کرے
اس لیے کہ وہ خدا کا فرض نہیں ادا کرتا ہے

ز قرض تو نیز غم ندارد
فکر تیرے قرض کی بھی نہ کرے
تیرے قرض کا بھی غم نہ رکھے گا

یعنی اسے تیرے قرض کی ادائیگی کی فکر نہ ہوگی۔

فرد

امروز دو مردہ پیش گیرد مرکن　فردا گوید ترب ازینجا برکن

کھائے رکھ کر سامنے دو کی خوراک　کل منع کردے گا دینے سے بے باک

آج دو مُردوں کے سامنے رکھے گا لگن (بھرکر)　کل کہہ دے گا ایک مولی یہاں سے اُکھاڑ لے

حکمت

ہر کہ بزندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند لذت انگور بیوہ داند نہ خداوندِ میوہ

جوشخص کہ زندگی میں اس کی روٹی نہیں کھاتے لوگ، جب وہ مرجائے گا اُسکا نام تک نہ لیں گے، انگور کی قدر بیوہ جانے، نہ میوہ والا،

یوسف صدیق علیہ السلام در خشک سال سیر نخوردے تا گر سنگاں را فراموش نکند۔

حضرتِ یوسف صدیق علیہ السلام خشک سالی کے زمانے میں پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے تاکہ بھوکوں کو فراموش نہ کریں۔

مثنوی

آنکہ در راحت وتنعم زیست　او چہ داند کہ حالِ گرسنہ چیست

جو کہ راحت اور نعمت میں جیا　وہ کیا جانے حال بھوکے کا ہے کیا؟

جو راحت اور عیش میں جیا　وہ کیا جانے بھوکے کا حال کیا ہے؟

حالِ در ماندگاں کسے داند　کہ باحوالِ خویش در ماند

عاجزوں کا حال جانے ہے وہی　جو کہ غربت میں رہا ہے اے اخی!

عاجزوں کا حال ایسا آدمی جانے　جو اپنے حالاتِ (زندگی) میں عاجز ہوتا ہے اور غریب

قطعہ

ایکہ بر مرکب تازندہ سواری ہشدار　کہ خرِ خارکشِ سوختہ در آب وگل ست

اے وہ جو دوڑنیوالے گھوڑے پر سوار ہے ہوش رکھ　کہ جلے بھنے لکڑہارے کا گدھا کیچڑ میں ہے (پھنسا ہوا)

آتش از خانۂ ہمسایہ درویش مخواہ
کانچہ از روزن او میگذرد دود دل ست

آگ نہ لے تو فقیر ہم سایہ سے
وہ جو نکلے گھر سے اُس کے دودِ دل

آگ فقیر پڑوس کے گھر سے نہ مانگ
کہ جو اسکے سوراخ سے گذرتا ہے (نکل رہا ہے)
دل کا دھواں ہے

آگ والا دھواں جب ہو کہ کھانا پکے، وہاں تو فاقہ ہے۔

تشریح الفاظ: بامفلساں: برمفلساں، برنیاید: غالب نشود، شیطان مفلسوں پر غالب نہ ہووے، وسلطاں: اور بادشاہ بامفلساں: مفلسوں، اس پر عبارت کی وضاحت ترجمہ کے ساتھ ہو چکی، وامش: وام: قرض، ش، ش: اس کو، ضمیر مفعول بہ ہے، بازست: کھلا ہوا ہے، مارے فاقہ کے، کو فرضِ خدا الخ: کہ او، اس لیے کہ وہ خدا کا فرض نہیں ادا کرتا، یعنی نماز نہیں پڑھتا، تیرا قرض بھی نہ ادا کرے گا، امروز: آج، دومردہ: ہ نسبت کے لیے، دومر دوالی، یعنی دومردوں کے برابر کھانا، پیش گیرد: سامنے رکھے گا، مرکن: بڑا طباق، لگن، یعنی لگن بھر کر، فردا: کل، مراد تقاضہ کے دن، تربے: ایک مولی، ازینجا: یہاں سے، برکن: فعل امر، اُکھاڑ، اس کے ایک معنی کُھش بھی ہیں، یعنی یہ لے لے، ہر کہ بزندگی: اے درزندگی، جو شخص کہ زندگی میں، نانش: اس کی روٹی نہ کھائیں، مثلاً ولیمہ یا کسی تقریب میں کسی کو نہ کھلائے، اس کے مرے پیچھے کوئی اسے یاد نہ کرے گا۔ انگورکی لذت بیوہ اس لیے جانے کہ اُس بیچاری کو کون لا کر دیوے، نہ کہ خداوند میوہ: میوہ والا کہ ہر وقت اس کے آگے ہیں، یوسف صدیق: صدیق: بہت زیادہ سچا، اور یہ صفت اُن کی قرآن شریف نے بتائی: ﴿یُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ﴾ اے یوسفؑ! اے سچے! یہ ایک قیدی نے آکر کہا تھا، جب بادشاہ نے بلانے بھیجا تھا۔ سیرنخوردے: سیر ہو کر نہ کھاتے، بلکہ کچھ بھوکے رہتے تا کہ بھوکوں کو نہ بھولیں کہ اُن کی حالت بھی ایسی ہوتی ہے، تنعم: از تفعل عیش اور دولت میں پرورش پانا، درماندگاں: جمع درماندہ، بمعنی عاجز، جو زیادہ تنگدستی کی وجہ سے اپنی خستہ حالی کو درست نہ کر سکے، کہ باحوالِ خویش: جو اپنے حالاتِ زندگی، درماند: عاجز رہے، غریبوں مفلسوں کا حال اچھی طرح وہ جانے گا جو ایسا ہو، یا ایسا رہا ہو، مرکب تازندہ: تیز دوڑنے والا گھوڑا، مرکب توصیفی ہے، ہشدار: مخفف ہوش دار کا، خر: مضاف گدھا، خارکش سوختہ: مرکب توصیفی ہو کر مضاف الیہ، جلا بھنا لکڑہارا، یعنی پیاسہ اور بھوکا لکڑہارے کا گدھا، خارکش: لکڑہارا، سوختہ: جلا بھنا، آب وگل: کیچڑ، یعنی وہ کیچڑ میں پھنسا ہوا، تو تیز گھوڑے پر سوار ہے، رُک، پہلے اسے نکلوا، کانچہ: کہ آنچہ، کہ جو کچھ، از روزنِ او: مراد روزن سے گھر کے روشن دان وغیرہ، دودِ دل: دل کا دھواں ہے، نہ کہ چولہے کی آگ، چولہا تو جب جلے گا جب کھانا پکے، وہاں تو فاقہ ہے اور مارے بھوک اور فاقہ کے دل سے آہ نکل رہی ہے، اس کا دھواں ہے، یہ بطور مبالغہ کہا، ورنہ کسی کی آہ سے بظاہر دھواں نظر نہیں آتا۔

پند

دَرویش ضعیف حال را در خشکی تنکسال مپرس که چونی اِلّا بشرط آنکه مرہمے بر ریش نہی و معلومے پیش۔

کمزور حال فقیر کو قحط سالی کی خشکی (تنگی میں) مت پوچھ کہ کس طرح ہے تو مگر اس شرط سے کہ کوئی مرہم (اس کے) زخم پر رکھے تو اور کچھ نقدی (روپیہ پیسہ) پیش۔

مراد مرہم رکھنے سے اس کی تسلی کرنا اور کچھ نقد روپیہ دینا۔ آگے مثال دے کر اسی بات کو بتا رہے ہیں۔

قطعہ

خرے کہ بینی و بارے بگل در افتادہ
جو گدھا مع بار کیچڑ میں گرا دیکھے ہے تو
جس گدھے کو دیکھے تو اور اسکا بوجھ کیچڑ میں گرا ہوا

بدل برو شفقت کن و لے مرو بسرش
دل میں کھا اُس پر ترس لیک نہ جا نزدِ سر
دل ہی میں اس پر شفقت (رحم) کر اور لیکن مت جا اس کے سر پر (اُس کے پاس)

کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتاد
جب گیا اور پوچھا کیسے گر گیا
اور جب کہ تو وہاں گیا اور پوچھا اس سے (گدھے والے سے کہ کس طرح گرا تیرا گدھا)

میاں ببند و چو مرداں بگیر ذنب خرش
مثل مرداں ہو کمربستہ نکلوا اُس کا خر
کمر بستہ ہو اور مردوں کی طرح پکڑ اس کے گدھے کی دُم، نکالنے کے لیے کیچڑ میں سے

حکمت

دو چیز مخالف عقل ست خوردن بیش از رزقِ مقسوم و مردن پیش از وقتِ معلوم۔

حکمت: دو چیز عقل کے مخالف (خلاف) ہیں: کھانا زیادہ قسمت کے رزق سے اور مرنا وقتِ معلوم سے پہلے۔

یعنی جو ہر چیز کے مرنے کا وقت اللہ کو معلوم ہے اور کو نہیں اس سے پہلے نہ مرے کوئی۔

قطعہ

قضا دگر نشود در ہزار نالہ وآہ
تقدیر نہ بدلے ہزاروں نالہ وآہ سے اخی!
تقدیر تبدیل نہ ہووے اور اگر چہ ہزار نالہ اور آہ

بشکر یا بشکایت بر آید از دہنے
شکر سے کھولے کوئی یا شکایت سے دہن
شکر یا شکایت کے ساتھ نکلے کسی منہ سے

فرشتۂ کہ وکیل ست بر خزائن باد
جو فرشتہ کہ مقرر وہ ہواؤں پر ہوا
جو فرشتہ مقرر ہے ہوا کے خزانوں پر (جیسے میکائیلؑ)

چہ غم کند کہ بمیرد چراغِ پیر زنے
کیا غم اُس کو جو مجھے ہے چراغِ پیر زن
کیا غم کریگا وہ جو (اگر) بجھ جائے کسی بڑھیا کا چراغ

پند

اے طالبِ روزی بنشیں کہ بخوری واے مطلوب اجل مرد کہ جاں نبری۔

اے روزی کے طالب بیٹھ جا کہ کھائے گا (پھر بھی) اور اے موت کے مطلوب! مت چل (نہ بھاگ) کہ جان نہ لے جائے گا (بچا کر، مرے گا پھر بھی)۔

قطعہ

جہدِ رزق ار کنی و گر نکنی
رزق کی کوشش کرے گر نہ کرے
رزق کی کوشش اگر کرے تو اور اگر نہ کرے

برساند خدائے عزّ وجل
پھر بھی دے گا وہ خدائے عزوجل
پہنچا دے گا خدائے عزوجل (اگر وہ چاہے گا)

در روی در دہانِ شیر وپلنگ
چاہے تو شیر و پلنگ کے منہ میں جا کر دیکھ لے
اور اگر جاوے تو شیر اور بگھیرے کے منہ میں

نخورندت مگر بروزِ اجل
نہیں کھائیں گے تجھے ہاں مگر روزِ اجل
نہ کھائیں گے تجھے مگر موت کے دن

تشریح الفاظ: درویش ضعیف حال را: درویش موصوف، ضعیف حال صفت، کمزور حال فقیر کو، یہ مفعول بہ ہے، ''را'' علامت مفعول ہے، در خشکی تنگ سال: در جار، خشکی مضاف، تنگ سال مضاف الیہ، تنگ سال قحط سالی کی

خشکی اور تنگی یہ ظرفِ زمان ہے اور مفعول فیہ، مپرس: فعل ضمیر فاعل فعل با فاعل وظرفِ زمان مفعول فیہ اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، مت پوچھ کمزور حال فقیر کو قحط سالی کی تنگی میں، چونی: چگونہ ہستی، کس طرح ہے تو، مرہمے: یے وحدت کی، مرہم برریش کسے نہادن: کسی پریشان کی مدد کرنا یا تسلی کرنا، یہ محاورہ ہے، معلومے: یے وحدت کی، ایک نقدی، معلوم: نقدی، روپیہ پیسہ، یعنی جب حال پوچھے تو مالی امداد بھی تو کر، خرے کہ: اسم موصول ہے، را محذوف ہے، اے خرے کہ را، جس گدھے کو، بنی: دیکھے تو، وبارے: اے بارِ او، او مضاف الیہ ہے، یعنی اسکا بوجھ، متقدمین کے کلام میں ہے جب مضاف الیہ محذوف ہو تو مضاف کے اخیر ''یے'' مجہول لے آتے ہیں، بگل درافتادہ: کیچڑ میں، ب: بمعنی دَر، زائد ہے، گل: کیچڑ، مٹی، گدھے اور اُس کے بوجھ کو کیچڑ میں دھنسا ہوا دیکھے تو، بدل: دِل ہی دل میں، شفقت: مہربانی، ترس، ولے مرو برسرش: لے: لیکن، اور لیکن، مرو: مت جا، فعل، سرش: اُس کے سر پر، اُس کے پاس، آگے یہ ہے کہ جب تو وہاں چلا گیا تو اس کے گدھے کی دُم پکڑ کر نکلوا کہ جب گدھا یا بیل دلدل وغیرہ میں پھنسا ہو دُم پکڑ کر نکالتے ہیں، اس لیے دُم کہا، ذنب: لفظ عربی، دُم، پونچھ، مخالف عقل: خلافِ عقل، رزق مقسوم: قسمت کی روزی، جتنی اللہ نے جس کے لیے طے کردی، پیش از وقت معلوم: معلوم عند اللہ وقت سے پہلے، قضا، تقدیر، دیگر نشود: تبدیل نشود، تبدیل نہیں ہوتی، نالہ: رونا، آہ: جو بوقت افسوس یا درد نکلتی ہے، نالہ اور آہ کوئی انسان بطورِ شکایت نکالے، یا بطور شکر نکالے، تقدیر نہ بدلے گی، لیکن بطور شکر یہ نکالے گا، یہ بھی ایک محاورہ ہے کہ یہ دونوں الفاظ بعض دفعہ ساتھ استعمال ہوتے ہیں، مراد ایک ہی ہوتا، یعنی شکایت، جیسے کوئی کسی بچے کی چیز چھین کر یوں کہے: رو، یا ہنس، تجھے اب نہ دوں گا، حالانکہ وہ رونے کا مقام ہے، نہ کہ ہنسنے کا، اسی طرح یہاں بھی۔ (بہارِ بہاراں)

برخزائن باد: خزینہ کی جمع یا خزانہ کی، ہواؤں کے خزانوں پر اور بارش برسانے پر اور میکائیل علیہ السلام ہیں، بمیرد: مرے، یعنی بجھے، جہد رزق: روزی کی کوشش، مرکب اضافی، ور روی: اور اگر جاوے تو، در دہانِ شیر و پلنگ: شیر اور بگھیرے کے منہ میں، یعنی اُن کے قریب پہنچے تو، نخورندت: ت ضمیر مفعول بہ، نہ کھائیں گے تجھے، مگر روزِ اجل: موت کے دن، مطلب ظاہر ہے۔

حکمت

توانگرِ فاسق کلوخِ زراند ودست و درویش صالح شاہدِ خاک آلود وایں یکے دلقِ موسیٰ ست

مالدار فاسق سونے سے ملمع کیا ہوا ڈھیلا ہے۔ اور نیک فقیر خاک آلود معشوق ہے۔ اور یہ ایک یعنی نیک فقیر موسیٰ کی گدڑی ہے،

مرتع و آں ریش فرعون مرصع ولیکن شدتِ نیکاں روی در فرج دارد و دولتِ بداں سر در نشیب۔

پیوند لگی ہو۔ اور وہ (مالدار فاسق) گویا فرعون کی داڑھی ہے موتی پروئی ہوئی۔ اور لیکن نیکوں کی سختی رُخ کشادگی کی طرف رکھے اور بروں کی دولت سرپستی کی طرف، یعنی جلدی زائل ہو جائے گی۔

بیت

ہر کرا جاہ و دولت ست بداں	خاطر خستہ در نخواہد یافت
پاس جس کے رتبہ دولت ہے وہ پھر اگر	محتاج کی دل جوئی وہ نہ کرے گا
جس شخص کے لیے مرتبہ اور دولت ہے اسکے ذریعہ	محتاج کے دل کو نہ پائیگا (محتاج کی دلجوئی نہ کریگا)
خبرش دہ کہ ہیچ دولت وجاہ	بسرائے دگر نخواہد یافت
کہہ دے اس سے کوئی دولت اور جاہ	آخرت میں وہ نہ کچھ بھی پائے گا
خبر اسے دے کہ کوئی دولت اور مرتبہ	دوسرے محل وعالمِ آخرت میں نہ پائے گا

حکمت

حسود از نعمت حق بخیل ست کہ بندۂ بیگناہ را دشمن میدارد۔

حکمت: حاسد اللہ کی نعمت سے بخیل ہے کہ بے گناہ بندے کو دشمن رکھتا ہے جسے اللہ نے وہ نعمت دے رکھی ہے۔ یعنی حاسد نہیں چاہتا کہ کسی کو اللہ نعمت دے اور اگر دیدی تو اس کا زوال چاہتا ہے کہ وہ نہ رہے، کیوں کہ اُس کا دشمن ہوتا ہے۔

قطعہ

مرد کے خشک مغز را دیدم	رفتہ در پوستینِ صاحبِ جاہ
دیکھا میں نے ایک پاگل کو جو تھا	جاہ والے کی برائی کر رہا
ایک خشک دماغ (پاگل) ذلیل آدمی کو دیکھا میں نے	گیا ہوا (لگا ہوا) ایک مرتبہ والے کی عیب جوئی میں

گفتمش اے خواجہ گر تو بدبختی — مردمِ نیک بخت را چہ گناہ

بولا میں اے خواجہ گر تو بدنصیب — نیک بخت کی اس میں ہے پھر کیا خطا

کہا میں نے: اے خواجہ! اگر تو بد بخت ہے — تو نیک بخت آدمی کا کیا گناہ (قصور) ہے

﴿قطعہ﴾

الا تا نخواہی بلا بر حسود — کہ آں بختِ برگشتہ خود در بلا ست

تو نہ چاہ ہر گز بلا حاسد پہ سن — آپ ہی وہ بد نصیب اندر بلا

خبردار ہرگز نہ چاہے تو مصیبت حاسد پر — کہ وہ بدنصیب خود مصیبت میں ہے

چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی — کہ وے را چناں دشمن اندر قفا ست

بیکار اس سے جو کرے تو دشمنی — ایسا دشمن اس کے پیچھے جب لگا

کیا ضرورت کہ اس سے کرے تو دشمنی — کیونکہ اس کے ایسا دشمن پیچھے ہے (لگا ہوا)

تشریح الفاظ: توانگر فاسق: مرکب توصفی ہے، فاسق بدکار، تونگر: مالدار، کلوخ: ڈھیلا، زر: سونا، اندود: دراصل اندودہ ست ہے، ہ حذف کردی، اندودن: لیپنا، ملمع کرنا، اندودہ: اسم مفعول ہے، ملمع کیا ہوا، کلوخ زر اندودہ ست: سونے سے ملمع کیا ہوا ڈھیلا ہے، مگر ہے تو مٹی، ایسے ہی مالدار فاسق، وہ مالدار ہے مگر ہے فاسق، خوب سمجھ لو۔ درویش صالح: مرکب توصیفی، نیک صالح فقیر، درویش: فقیر، صالح: نیک، شاہد خاک آلود: مرکب توصیفی، خاک آلود، گرد آلود معشوق ہے، کہ شاہد: بمعنی معشوق، نیک آدمی فقیر گو فقیر ہے مگر ہے نیک، جیسے معشوق گرد آلود، مگر ہے تو خوبصورت اور معشوق، گرد عارضی چیز، جھڑ جائے گی، ڈھل جائے گی، وہ معشوق کا معشوق، ایسے ہی غربت عارضی آنی جانی، ایک دن ختم ہو جائے گی، وہ بھی نیک کا نیک۔ آگے ایک اور مثال دے کر سمجھا رہے ہیں۔ ایں یکے: یہ یعنی فقیر صالح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مرقع، پیوند لگی ہوئی گدڑی ہے، گدڑی کی طرح ہے، گو بظاہر اچھی نہ تھی لیکن درحقیقت اللہ کے نزدیک اس کی قدر و منزلت بہت زیادہ تھی، وآں: اور وہ، مراد اس سے مالدار فاسق، ریش فرعون مرصع: ریش: داڑھی، مُرصّع: موتی پروئی ہوئی، فاسق مالدار، گویا فرعون کی موتی پروئی ہوئی داڑھی کی طرح ہے، گو ظاہر اس کا اچھا مگر درحقیقت اللہ کے یہاں وہ بھی ذلیل اور فرعون بھی ذلیل، ایسے ہی مالدار فاسق بھی ذلیل، شدتِ نیکاں: مرکب اضافی، نیکوں کی سختی، روئے: میلان، درفرج دار: اے سوئے کشادگی دار، رخ: میلان، کشادگی: خوشحالی اور

آسانی کی طرف رکھتی ہے، یعنی نیکوں کی سختی غربت جلدی زائل ہو جائے گی، دولت بداں: بروں کی دولت، سرنشیب دارد: نشیب میں رکھی ہے، یعنی جلدی اُن کی مالداری ختم ہو جائے گی کہ ڈھال کی طرف چلنا تیز اور جلدی چلنا ہوتا ہے، گویا ان کی دولت جلد چلی جائے گی، ہرکرا: ہر کہ اورا، جس کے لیے، جس کے پاس، بدان: اے بہ آں، اسی کے ذریعہ، خاطر خستہ: مرکب اضافی، خاطر: دل، خستہ، زخمی، مراد محتاج یعنی محتاج کا دل، در: زائد، نخواہد یافت: نہ پائے گا، محاوری ترجمہ: محتاج کی دلجوئی نہ کرے گا، سرائے دیگر: دوسرے مکان، عالمِ آخرت میں، حسود: صیغہ مبالغہ، زیادہ حسد کرنے والا، اس عبارت کا مطلب ترجمہ کے ساتھ آچکا۔

مرد کے خشک مغز: مرکب توصیفی، مرد کے میں یے وحدت کی تحقیر کے لئے ہے، خشک مغز: پاگل، سودکی: ایک پاگل ذلیل آدمی کو دیکھا میں نے، یہ مفعول ہے دیدم فعل بافاعل کا، اور اگلا مصرعہ حال واقع ہے، یعنی رفتہ: گیا ہوا پڑا ہے، در پوستین: عیب جوئی میں، صاحب جاہ: مرتبہ والا کی، صاحب: والا، جاہ: مرتبہ، مرکب اضافی، اے خواجہ: اے جناب، خواجہ کے معنی مالک، غلام وغیرہ کے آتے ہیں، اگر تو بدبختی: اگر تو بدنصیب اور مفلس ہے تقدیرِ الٰہی سے، مردم نیک بخت را: اس نیک بخت آدمی کا کیا قصور اور گناہ ہے جو تو اس کی بدگوئی کر رہا ہے، یعنی اس کے پاس خوشحالی، خوش نصیبی من جانب اللہ تقدیرِ الٰہی کے سبب آتی بغیر اس کے اختیار، اس کی اس میں کیا غلطی، اس لئے کسی کو کسی کی نعمت و دولت اور بلند مرتبہ پر حسد نہ کرنا چاہئے، اپنا ہی قصور ہے اور حاسد کے لیے حسد خود اس کا دشمن پیچھے لگا ہوا، اس سے چھٹکارہ نہیں، تمہیں اس سے دشمنی کی ضرورت نہیں، حاسد کو حسد سے بچنا ضروری ہے، اس میں اس کا فائدہ ہے۔

حکمت

تلمیذ بے ارادت عاشقِ بے زرست وروندۂ بے معرفت مرغِ بے پر وعالِم بے عمل

شاگرد بے عقیدت بے مال (مفلس) عاشق ہے۔ اور مسافر بے پہچان (راستے میں) بے پر کا پرندہ ہے۔ اور بے عمل عالم

درخت بے بر وزاہدِ بے علم خانۂ بے در مراد از نزول قرآن تحصیل سیرتِ خوب ست

بے پھل کا درخت ہے۔ اور زاہد بے علم بے در کا گھر ہے۔ مقصد قرآن کے نازل ہونے سے اچھی عادت کا حاصل کرنا،

نہ ترتیل سورتِ مکتوب عامی متعبد پیادہ رفتہ ست وعالم متہاون سوار خفتہ

نہ کہ لکھی ہوئی سورت کا ترتیل سے پڑھنا۔ جاہل عبادت گزار پیدل چلنے والا ہے اور سست عالم سویا ہوا سوار ہے۔

عاصی کہ دست بردارد بہ از عابد کہ در سر دارد۔

جو گنہگار ہاتھ اُٹھاتا ہے (دعا کیلئے) بہتر ہے ایسے عابد سے جو سر میں رکھے غرور، گھمنڈ۔

یعنی جو عبادت گزار اپنی عبادت پر مغرور ہو کہ میں بڑا عبادت گزار ہوں اس سے اچھا وہ جو گنہگار ہے، لیکن گناہ سے توبہ کرنے کے لیے خدا کے سامنے ہاتھ اُٹھا کر توبہ کرتا ہے، اس میں عاجزی ہے اور اُس مغرور میں کبر، بڑائی اور اللہ کو عاجزی پسند ہے اور بڑائی ناپسند۔ اگلے شعر میں اس کی وضاحت ہے اور مثال۔

بیت

سر ہنگِ لطیف خوی دلدار — بہتر ز فقیہِ مردم آزار

عادت نرم کا سپاہی ہو دلدار — اس عالم سے بہتر جو دیوے آزار

نرم مزاج دلداری کرنے والا سپاہی — بہتر ہے لوگوں کے ستانے والے عالم سے

یہاں یہی بات سپاہی میں نرمی ہے اور عاجزی تواضع، اس لیے وہ فقیہ عالم مردم آزار لوگوں کے ستانے والے سے اچھا کہ اس عالم میں بڑائی ہے۔

قول: یکے را گفتند عالِم بے عمل بچہ ماند گفت بزنبورِ بے عسل۔

قول: ایک سے پوچھا لوگوں نے: عالم بے عمل کس کے مشابہ ہے؟ کہا اس نے: بے شہد کی مکھی کے۔

بیت

زنبورِ درشت بے مروّت را گوی — بارے چو عسل نمیدہی نیش مزن

بھڑ سخت اور بے مروّت سے تو کہہ — جب نہ دیوے شہد پھر تو ڈنک نہ مار

سخت بے مروّت بھڑ سے کہہ تو ایک بار — (بھی) جب شہد نہیں دیتی ہے تو تو ڈنک (بھی مت مار)

قول: مرد بے مروّت زن ست و عابد با طمع راہزان۔

قول: بے مروّت مرد عورت ہے۔ اور عابد (عبادت گزار) لالچی ڈاکو ہے۔

قطعہ

اے بناموس جامہ کردہ سپید — بہر پندارِ خلق و نامہ سیاہ

اے طالب عزت کئے کپڑے سفید — تا کہے مخلوق اچھا اور ہے نامہ سیاہ

اے کہ گرفتار (دنیا کی) عزت میں کپڑے کئے ہوئے سفید — مخلوق کے (اچھا سمجھنے کے واسطے تجھ کو) حال یہ کہ نامۂ اعمال سیاہ (ہو رہا ہے)

دست کوتاہ باید از دنیا آستیں چہ دراز وچہ کوتاہ

ہاتھ کوتاہ چاہئے دنیا سے بس خواہ لمبی آستین ہو خواہ کوتاہ

ہاتھ کوتاہ (چھوٹا) ہونا چاہئے دنیا سے آستین برابر ہے لمبی اور برابر ہے چھوٹی

تشریح الفاظ: تلمیذ: شاگرد، بے ارادت: بے عقیدت، جو استاد سے اچھا عقیدہ نہ رکھے، عاشق بے زر: بے مال ومفلس عاشق کی طرح جسے اس کے محبوب کا وصال حاصل نہ ہوا ایسے ہی اس تلمیذ کو بھی کچھ حاصل نہ ہو، رونده: چلنے والا، اسم فاعل قیاسی، مسافر، بے معرفت: بے پہچان، جسے راستہ کی پہچان نہ ہو، مرغ: پرندہ، بے پر: بغیر پر کے، جیسے وہ نہیں اُڑ سکتا ایسے ہی وہ مسافر جسے راستہ کی پہچان نہ ہو راہ نہیں چل سکتا، درخت بے بر: عالم بے عمل بے پھل کے درخت جیسا ہے، مقصود علم سے عمل، جیسے درخت سے مقصود پھل، علم بمنزل درخت اور عمل بمنزل پھل، زاہد بے علم: زاہد بے علم ایسا جیسے گھر بے دروازے کے، ایسے گھر میں چور وغیرہ کے آنے سے رکاوٹ نہیں، ایسے ہی جو زاہد بے علم ہو اس کے دل کے گھر میں خطرات اور وساوس شیطانی آنے سے رکاوٹ نہیں، مراد از نزولِ قرآن: قرآن کے نازل ہونے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ اس پر عمل کر کے اچھے اخلاق اور اعمال حاصل کریں، نہ کہ صرف قرآن کو ترتیل اور تجوید سے پڑھنا، جیسا آج کل ہو رہا ہے، متعبد عامی: عبادت گزار بے پڑھا آدمی، پیادہ رفتہ است: پیدل چلنے والا ہے، یہاں رفتہ بمعنی اسم فاعل ہے، عالم متہاون: سست عالم، سوار خفتہ: سویا ہوا سوار، یہ سب الفاظ مرکب توصیفی، سرہنگ: سپاہی، لطیف خوی: نرم عادت، بہتر ز فقیہ مردم آزار: مرکب توصیفی، فقیہ: عالم، اور موصوف ہے، مردم آزار: صفت ہے اور اسم فاعل، بمعنی لوگوں کو ستانے والا، بہتر ہے لوگوں کے ستانے والے عالم سے، یکے را: ایک سے، بچہ ماند: اے بچہ چیز مشابہ است، کس چیز کے مشابہ ہے، گفت: کہا، جواب دیا اس نے، بز نبور بے عسل: کے زنبور، بھڑ، تتیا، بے عسل: بے شہد، جب عالم میں قلبی حلاوت اور لذت نہ ہوا ایسا ہوا جیسے بے حلاوت یعنی بے شہد مکھی کے، زنبور درشت: مرکب توصیفی، سخت مزاج بھڑ، بارے: یے وحدت کی یا نکرہ کی، ایک بار یا کسی بار، عسل: شہد، نیش: ڈنک، مزن: نہی حاضر، مت مار، یعنی جب کئی بار یا ایک بار بھی شہد نہیں دیتی کہ ہے بھی تو نہیں جو دے تو پھر ڈنک بھی تو نہ مار، مرد بے مروّت: مرکب توصیفی، بے مروّت مرد عورت ہے، عابد: موصوف، باطمع: صفت، بمعنی لالچ والا، لالچی عابد، با بمعنی والا ہے، راہزن: ڈاکو ہے کہ اس عبادت کے لباس میں لوگوں سے لالچ کے سبب دنیا حاصل کر رہا ہے، جیسا ڈاکو لوگوں کا مال لوٹ رہا ہے، یہ ایک بے پردہ اور عابد باپردہ،

اے ناموس جامہ کردہ سفید: ناموس: عزت، یعنی اے شخص گرگرفتار ناموس وعزت ہستی، اے شخص جو عزت اور شہرت وجاہ میں گرفتار ہے تو، جامہ کردہ سفید: اپنے کپڑے سفید کئے ہوئے کس لئے، آگے فرمایا بہر پندار خلق: مخلوق

کے تجھے اچھا سمجھنے کے واسطے کہ تجھے اچھا کہیں کہ ایسا پہونچا ہوا ہے وغیرہ وغیرہ، ونامہ سیاہ: واؤ حالیہ ہے، حال یہ کہ تیرا نامۂ اعمال بسبب ریاکاری کے سیاہ ہے، پہلے زمانے میں عابد زاہد لوگ سات وقت کی نماز کے لئے ہر بار وضو کرتے، اس لئے آستین چھوٹی رکھتے اور امراء اور سلاطین بطور فخر کے لمبی آستین رکھتے۔ آگے بتا رہے ہیں کہ اصل تو یہ ہے کہ دنیا سے ہاتھ کوتاہ (چھوٹا) رکھو، آستین چاہے لمبی چاہے چھاہے چھوٹی، دونوں برابر ہے، لفظ چہ ایک مصرعہ میں دوبار آئے بمعنی برابر ہوتا ہے۔

حکمت

دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید تاجرِ کشتی شکستہ و وارث با قلندراں نشستہ۔

دو آدمیوں کے حسرت دل سے نہ نکلے اور ٹوٹے کا پاؤں دلدل سے نہیں نکلتا، ٹوٹی ہوئی کشتی کا تاجر۔ ظاہر ہے کہ جب کشتی ٹوٹی ہوگی اور ڈوبی ہوگی تاجر کا مال بھی ہلاک ہوا تھا۔ (۲) اور وارث اوباش لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا، جنہوں نے اس کا سارا میراث سے ملا ہوا مال چٹ کرلیا ہو، کھاپی لیا ہو، وہ تاجر اور یہ وارث عمر بھر روتے رہیں گے اور افسوس کرتے رہیں گے۔

قطعہ

پیشِ درویشاں بود خونت مباح
خون درویشوں کے یہاں جائز تیرا
فقیروں کے (اوباش لوگ کے) نزدیک ہووے تیرا خون مباح (جائز)

گر نباشد درمیاں مالت سبیل
گر نہ ہووے مال تیرے میں سبیل
اگر نہ ہو تیرے مال کے بیچ سبیل، یعنی ان کے لئے صدقہ خیرات لٹائی ان کے لئے

یا مرو با یارِ ازرق پیرہن
یا ملے نہ نیلے کرتے والے سے
یا تو مت جا نیلے کرتے والے کے ساتھ

یا بکش بر خان و ماں انگشت نیل
یا کھینچ دے گھر بار پر انگشت نیل
یا کھینچ گھر اور بار پر نیلی انگلی یعنی گھر بار کو برباد سمجھ یا کردے

یا مکن با پیلباناں دوستی
یا ہاتھی والوں سے نہ کر تو دوستی
یا تو مت کر ہاتھی والوں کے ساتھ دوستی

یا بنا کن خانہ در خوردِ پیل
یا بنالے ایسا گھر جیسا کہ پیل
یا بنا گھر ہاتھی کے مناسب

حکمت

خلعتِ سلطاں اگرچہ عزیز ست جامۂ خُلقانِ خود ازاں بعزت تر وخوانِ بزرگاں اگرچہ

بادشاہ کا جوڑا اگرچہ عزیز (قیمتی) ہے اپنا پرانا کپڑا اس سے عزت میں زیادہ۔ اور بڑوں کا دسترخوان اگرچہ

لذیذ خردہ انبان خویش ازاں بلذت تر۔

لذیذ ہے اپنی جھولی کے ٹکڑے اس سے لذت میں زیادہ (زیادہ لذیذ)۔

بیت

سرکہ از دستِ رنجِ خویش وترہ — بہتر از نانِ دہ خدائے وبَرہ

سرکہ سبزی جو کہ محنت سے ملا — پردھان کی روٹی وبکری سے بھلا

سرکہ اپنی محنت کے ہاتھ کا اور سبزی — بہتر ہے پردھان کی روٹی اور بکری کے بچے سے

حکمت

خلافِ راہِ صواب ست وعکسِ رائے الوالالباب دار وبگماں خوردن وراہ نادیدہ بے کارواں

درست طریقہ یا درست راستے کے خلاف ہے اور عقلمندوں کی رائے کا برعکس دوائی گمان سے کھانا اور نادیکھا ہوا راستہ بے قافلہ

رفتن امامِ مرشد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ را پرسیدند کہ چگونہ رسیدی بدیں منزلت در علوم گفت بدانکہ

کے چلنا۔ امام مرشد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا لوگوں نے کس طرح پہنچے آپ اس مرتبہ پر علوم میں؟ فرمایا: اس وجہ سے کہ

ہر چہ ندانستم از پرسیدنِ آں ننگ ندانستم۔

جو کچھ نہ جانا میں نے، اس کے پوچھنے سے ذلت نہ سمجھی میں نے۔

قطعہ

امیدِ عافیت آنگہ بود موافقِ عقل — کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی

صحت کی اُمید ہے موافقِ عقل — جب نبض دیکھے تیری ماہر حکیم

آرام کی اُمید اس وقت ہوگی عقل کے موافق — جب نبض طبیعت شناس کو دکھاوے تو مراد ماہر فن حکیم

پرس ہرچہ ندانی کہ ذِلِّ پرسیدن
دلیلِ راہِ تو باشد بعزّ دانائی

پوچھ جو نہ جانے، یہ ذلت تیری
راہ دکھائے سوئے عزت ہو علیم

پوچھ جو نہ جانے تو کیونکہ پوچھنے کی ذلت تیرے راستے کی رہنما ہے عزت اور دانائی کی طرف یعنی تجھے عزت اور عقلمندی کا راستہ دکھائے گی۔

تشریحِ الفاظ: پائے تغابن: مرکب اضافی، تغابن: نقصان اور گھاٹا، گل: کیچڑ، دلدل، برنیاید: نہ نکلے گا، مضارع واحد غائب، از برآمدن، نکلنا، ووارث باقلندراں نشستہ: مراد وارث سے جسے میراث میں کثیر مال ملا ہو، اور وہ مست قلندر اوباش لوگوں کے پاس بیٹھ کر برباد ہو گیا کہ اسے وارث کو پھر اس کے لوٹ کر آنے کی اُمید نہیں ہوتی، اس لیے وارث کہا، پیش درویشاں: فقیروں کے نزدیک، مراد درویش سے وہی مست آوارہ غریب لوگ ہیں، خونت مباح: اُن کے نزدیک تیرا خون بھی جائز اگر تیرا مال ان کے لئے وقف نہ ہو، اُن پر خرچ نہ ہو، سبیل کے معنی یہی ہیں کہ فی سبیل اللہ بغیر کچھ عوض کے ان پر خرچ کرے، پس کیسے ایسے لوگوں کے بیچ مال محفوظ رہے گا، مرو بایار ازرق پیرہن: یا مت جا نیلے کرتے والے یار کے پاس، ازرق: نیلا، پیرہن، کرتا، مراد وہی اوباش لوگ، یا بکش: یا کھینچ، برخان: مخفف خانہ کا، گھر پر، مال: گھر کا سامان، انگشتِ نیل: نیل کی انگلی یا سب گھر بار پر کھینچ نیل میں رنگ کر انگلی کسی چیز پر نیلی انگلی پھیرنا، اشارہ ہے اسے بالکلیہ ترک کردینے اور برباد مان لینے سے، یا: لفظ عاطفہ ہے، تردید کے لیے آتا ہے، یا پھر اپنے گھر اور سامان کو چھوڑ، لیکن مقصد پہلا جملہ ہے، یعنی ایسے برے لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا چاہئے، فافہم (بہارِ بہاراں) فانّہ عَجیبٌ وغریب۔ یا مکن با پیل باناں الخ: پیل بان کی جمع، ہاتھی والے حضرات، یا تو اُن سے دوستی مت کر یا پھر ہاتھی کے درخور مناسب گھر، اونچے کشادہ دروازے والا بنا کہ وہ ہاتھی کو بھی ساتھ لاوے گا، خلعت: جوڑا، عزیز: پسندیدہ، پیارا، قیمتی، جامۂ خلقاں: پرانے کپڑے، جمع خلق کی، بمعنی پرانا، خلقاں: صفت ہے بمعنی پرانے جامہ، موصوف ہے لیکن مفرد، اس لیے اسے اسم جنس مانیں گے اور جو جمع کے معنی بھی دیتا ہے، یعنی پرانے کپڑے، اور فارسی میں جائز ہے موصوف مفرد ہو اور صفت جمع، بلکہ اکثر ہوتا ہے۔ (بہارِ بہاراں)

خردہ: ریزہ، ہر چیز کا، مراد یہاں نان روٹی کے ٹکڑے، انبان: جھولی، بڑی سی بشکل مشک چمڑے کی ہو یا کپڑے کی عزت اور لذت کے اخیر میں لفظ تر زیادہ کے معنی کے لیے اور شروع میں بمعنی در ہے۔ از دست رنج خویش: سر کہ اپنے، رنج: مشقت یا مزدوری کے ہاتھ سے، دہ خدا: پردھان، زمیندار کے نان، اور برہ: بکری کے بچے سے بہتر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اپنا پرانا کپڑا پہننے میں راحت ہے اور دوسرے کے دیئے ہوئے کو پہننے میں احسان کا بار ہے، یہی حال ہے اپنی محنت مزدوری کی معمولی غذا کھانے میں اور دوسرے کے دیئے ہوئے عمدہ کھانے میں، خلافِ راہِ صواب ست: درست

راستہ یا درست طریقہ کے خلاف ہے، یہ مرکب اضافی، خلاف مضاف، راہِ صواب مرکب توصیفی اور مضاف الیہ، عکس رائے اولوالالباب: عکس: اُلٹا، رائے اولوالالباب: عقل والوں کی رائے کا برعکس، لُب: عقل، جمع اَلباب، اولو: والے، اور اس میں بھی اضافت در اضافت ہے، عکس: مضاف، رائے: مضاف الیہ مضاف، اولوالالباب: مضاف الیہ، دارو: دوا، بگمان خوردن: گمان سے کھانا کہ شاید مجھے فائدہ دے یہ غلط ہے جب تک یقین نہ ہو نہ کھائے کہ وہی دوا ایک کو مفید اور ایک کو مضر اور کسی کے لیے قاتل ہوتی ہے، راہ نادیدہ الخ: راہ نہ دیکھا ہوا، بے کارواں: بے قافلہ خود اکیلے طے کرنا نقصان ہے، بھٹک جاؤ گے، کہیں اور چلے جاؤ گے، یا کوئی مالی یا جانی نقصان ہو جائے، یہ دونوں بات عقلمندوں کی رائے اور درست طریقہ کے خلاف ہے، امام غزالی: آپ کا نام محمد تھا، غزالہ ملک ایران میں شہر طوس کے مواضعات میں سے ایک موضع اور گاؤں تھا، وہاں پیدا ہوئے، اس لیے اس کی طرف منسوب ہو کر غزالی ہوئی، آپ اکابر اولیاء اور اہل سنت والجماعت کے علماء میں سے ہیں، مسلکاً شافعی تھے، احیاء العلوم، کیمیائے سعادت وغیرہ آپ کی تصنیف ہیں اور آپ کی وفات ۵۲۰ھ میں ہوئی، چگونہ رسیدی: کس طرح پہنچے آپ، بدیں: بایں منزلت، ب بمعنی بر، اس بلند مرتبہ پر علوم میں، انھوں نے جواب دیا ہر چہ ندانستم: جو کچھ مجھے معلوم نہ تھا اس کے پوچھنے میں ننگ، شرم وذلت نہ سمجھی میں نے۔

اُمید عافیت: صحت کی اُمید، مرکب اضافی، آنگہ: اس وقت کہ نبض را بہ طبیعت الخ: کہ نبض کو طبیعت پہچاننے والے حکیم کو دکھاتے، اس کی تشخیص بھی صحیح ہو گی، پھر علاج بھی، ورنہ نیم حکیم خطرۂ جان ہے، جیسے نیم مُلا خطرۂ ایمان، یہ دونوں کہاوت ہیں، آدھا حکیم، آدھا ملا، دونوں ناقص نقصان دہ ہیں، ذُل پرسیدن: پوچھنے کی ذلت، دلیل: راہبر، رہنما، دلیل راہِ تو: تیرے راستہ کی راہبر ہے، بعزّ ودانائی: ب بمعنی طرف، یعنی عزت اور دانائی کی طرف تجھے راستہ دکھائے گی، کوئی پوچھنے کی ذلت یعنی سوال کرنے سے گو ذلت محسوس ہو لیکن اس سے علم اور عزت کا راستہ ملے گا، ورنہ نہ پوچھو گے تو اس بات سے جاہل ہو جاؤ گے، سوال آدھا علم ہے۔

حکمت

ہر چہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدنِ آں تعجیل مکن کہ ہیبت سلطنت را زیاں دارد۔

جو چیز تو جانے کہ یقیناً (اپنے آپ) معلوم تجھے ہو جائے گی اس کے پوچھنے میں جلدی مت کر سلطنت کی ہیبت کو (کا) نقصان رکھے گا، کرے گا۔

یعنی بلا ضرورت سوال کرنے سے اپنی ہیبت اور وقار جو دوسرے کے دل میں ہے وہ جاتا رہے گا، یہی مطلب ہے سلطنت کی ہیبت کے نقصان کا، اپنی اس ہیبت اور وقار کو سلطنت سے تعبیر کیا۔ اگلا قطعہ بطور مثال کے ہے۔

قطعہ

چو لقماں دید کاندر دست داؤد — ہمیں آہن بمعجز موم گردد

دیکھا جب لقمان نے داؤد کے ہاتھ — یہی لوہا معجزے سے موم ہو

جب لقمان علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں — یہی لوہا معجزے کے ذریعہ موم ہوجاتا ہے

نپرسیدش چہ میسازی کہ دانست — کہ بے پرسیدنش معلوم گردد

کیا بناتے ہو نہ پوچھا لیا جان — کہ اسے بے پوچھے ہی معلوم ہو

نہ پوچھا ان سے کہ کیا بناتے ہیں آپ کہ جانا انہوں نے — کہ بغیر ان سے پوچھے (خود) معلوم ہوجائے گا

چنانچہ ایسا ہی ہوا، جب زرہ تیار ہوگئی اور داؤد علیہ السلام نے پہنا تو حکیم لقمان بولے: یہ تو جنگی لباس ہے، داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہا نرم اور موم کی طرح ہوجاتا تھا، اس لیے آپ اس سے بآسانی زرہ بناتے تھے اور آپ کے بیٹے سلیمان علیہ السلام بھی نبی اور ساری دنیا کے بادشاہ تھے اور حضرت لقمان حکیم تھے، نبی نہ تھے اور وہ سیاہ فام، اور ان کی نصائح کا ذکر قرآن میں ہے اور آپ کے نام سے ایک سورت ہے، یہ معمولی بات نہیں۔

قول: ہر کہ بابداں نشیند اگرچہ طبیعت ایشاں نگیرد لیکن بطریق ایشاں متہم گردد

قول: جو بروں کے ساتھ بیٹھے گا اگرچہ انکی عادت نہ پکڑے، اختیار کرے، لیکن انکے طریقہ کے ساتھ متہم ہوگا، اس پر تہمت لگائیں

چنانکہ اگر شخصے بخرابات رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن۔

گے کہ یہ بھی انہیں جیسا ہے، جیسا کہ اگر کوئی شخص شراب خانہ میں جائے نماز پڑھنے کے لئے منسوب ہوگا شراب پینے کیساتھ۔

مثنوی

رقم بر خود بنادانی کشیدی — کہ ناداں را بصحبت برگزیدی

ٹیکا ماتھے پر لگایا تونے یار — صحبتِ نادان کی جب اختیار

رقم (ٹیکا) اپنے اوپر نادانی کا کھینچا، لگایا تونے — جب کہ نادان کی صحبت اختیار کی تونے

طلب کردم زد انایاں یکے پند　　مرا گفتند با ناداں مپیوند

چاہی داناؤں سے میں نے ایک پند　　بولے ناداں سے نہ مل اے ہوش مند

طلب کی میں نے عقلمندوں سے ایک نصیحت　　مجھ سے کہا انہوں نے نادان سے نہ مل

کہ گر دانائے دہری خر بباشی　　وگر نادانی ابلہ تر بباشی

کہ اگر زمانہ کا عقلمند ہے تو گدھا ہو جائے گا　　اور اگر نادان ہے تو اور زیادہ بے وقوف ہو جائیگا تو

یعنی بے وقوفوں کے پاس بیٹھنے سے تم میں بے وقوفی کا اثر آئے گا گو تم عقلمند سہی اور اگر پہلے سے تم بے وقوف ہو اور زیادہ بے وقوف بن جاؤ گے۔

تشریحِ الفاظ: ہر آئینہ: یقیناً، ضرور بالضرور، معلوم تو: محاوری ترجمہ: تجھے معلوم، تعجیل مکن: فعل نہی مرکب، جلدی مت کر، ہیبت سلطنت: مرکب اضافی، سلطنت کی ہیبت یا وقار، زیاں دارد: نقصان رکھے، نقصان کرے گی، کرے گا، ہمیں آہن: یہی لوہا، بمعجز: ب سبب کے لیے، معجزہ کے سبب، معجزہ وہ خرقِ عادت کام جو نبی کے ذریعہ ظاہر ہو اور دوسرا اس کے مقابلے سے عاجز ہو، نیز اس کا ظہور کافر کو بھی عاجز کرنے والا ہوتا ہے، انکار کرنے سے اور جواب دینے سے، طبیعت ایشاں: مرکب اضافی، ان کی طبیعت، عادت، خرابات: ویران گھر، مراد شراب خانہ، پہلے زمانے میں شراب کی دوکان آبادی سے باہر ویران جگہ میں ہوتی تھی، اس لیے خرابات کہلاتی تھی، خمر خوردن: خوردن: بمعنی پینا ہے، نہ کہ کھانا، متہم: اسم مفعول، جس پر کسی چیز کی تہمت لگائی جائے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کا اُٹھنا بیٹھنا بروں کے پاس ہے وہ بھی لوگوں کے نزدیک انہیں میں شمار ہوتا ہے، جیسے کوئی شراب خانے میں نماز ادا کرنے کے لیے جائے تو وہ بھی شراب پینے والوں میں گنا جائے گا، جب نکلے گا کہیں گے یہ بھی پی کر آیا ہے، برگزیدی: ماضی مطلق کا واحد، تو اختیار کیا، چن لیا تو نے، مپیوند: فعل نہی، از پیوستن "مت مل"، ابلہ تر: زیادہ بیوقوف، ابلہ: عربی کا اسم تفضیل تھا، جب فارسی میں استعمال ہوا تفضیل کے معنی سے خالی کر کے مطلق بے وقوف کے معنی لے کر اس کے بعد لفظ تر لگا کر پھر اسم تفضیل بنایا، یعنی زیادہ بے وقوف، جیسے کہا جاتا ہے: اولیٰ تر، اولیٰ خود اسم تفضیل تھا، اس کا بھی یہی حال ہوا۔

نچوڑ یہ ہوا، جس ماحول میں رہے گا اس کا اثر لازمی ہے، اس لیے بے وقوفوں اور بروں سے بچو، شعر ہے

بروں کی صحبت میں نہ بیٹھو اس کا ہے انجام برا

بد نہ بنے تو بد کہلائے، بد اچھا بد نام برا

صحبت بد سے ہمیشہ بھاگ تو ☆ ورنہ بن جائے گا کالا ناگ تو

حکمت

حلم شتر چنانکہ معلوم ست اگر طفلے مہارش گیرد وصد فرسنگ برد گردن از متابعتش بر نہ پیچد

اونٹ کی بردباری جیسا کہ معلوم ہے اگر ایک بچہ اسکی نکیل پکڑے اور سو فرسنگ لے جائے گردن اسکی تابعداری سے نہ موڑے گا

اما اگر درۂ ہولناک پیش آید کہ موجب ہلاک باشد وطفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش

لیکن اگر خوفناک درّہ (گھاٹی) سامنے آوے جو ہلاکت کا سبب ہو اور بچہ وہاں نادانی سے چاہے جانا تو نکیل اس کے ہاتھ سے

در گسلاند و دیگر مطاوعت نکند کہ ہنگام درشتی ملاطفت مذموم ست و گویند دشمن بملاطفت دوست

چھڑا لے گا اور پھر تابعداری نہ کرے گا، کیونکہ سختی کے وقت نرمی برتنا برا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ دشمن نرمی سے دوست

نگردد بلکہ طمع دشمنی زیادت کند۔

نہیں ہوتا، بلکہ دشمنی کا لالچ زیادہ کرتا ہے۔

تشریح الفاظ: حلم: بردباری، فرسنگ: تین میل کا ہوتا ہے، متابعت: تابعداری، درّہ: گھاٹی، ہولناک: خطرناک، زمام: مہار، نکیل، در گسلاند: درزائد، توڑ الے گا، مصدر گسلانیدن سے، مطاوعت: فرمانبرداری، ملاطفت: نرمی۔ نتیجہ ظاہر ہے جہاں سختی کی ضرورت ہے وہاں نرمی غلط ہے۔

قطعہ

کسے کہ لطف کند با تو خاک پایش باش	وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک
جو کرے نرمی تو اس کی خاک ہو	ورنہ اس کی آنکھ میں دے خاک کو

جو کہ مہربانی کرے تیرے ساتھ اس کے پاؤں کی مٹی ہو جا، اور اگر اختلاف کرے وہ، اس کی دونوں آنکھوں میں ڈال مٹی

سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی	کہ زنگ خوردہ نگردد مگر بسوہان پاک
سخت خو سے بات نرمی سے نہ کہہ	زنگ خوردہ ریتی سے ہی پاک ہو

بات نرمی اور مہربانی سے سخت عادت والے سے مت کہہ کہ (لوہا) زنگ کھایا ہوا نہیں ہوتا مگر ریتی سے پاک یعنی جو نرمی کا برتاؤ کرے تو بھی ایسا ہی کرو اور اگر زیادہ سختی اور تندی دکھائے تم بھی سختی کا معاملہ کرو، کہ زنگ لگا ہوا لوہا ریتی کے رگڑ سے ہی پاک ہوتا ہے۔

حکمت

ہر کہ در پیش سخن دیگراں افتد تا مایۂ فضلش بدانند پایۂ جہلش شناسند۔

جو دوسروں کی بات کے آگے پڑے (اپنی بات کرے) تاکہ اس کی بزرگی کا رتبہ جانیں اس کی جہالت کا درجہ پہچانیں گے۔

دوسروں کی بات پہلے بغور سنو، اپنی نہ کہو، اس سے تمہاری بڑائی نہ ہوگی بلکہ جہالت اور نادانی ظاہر ہوگی۔

قطعہ

ندہد مردِ ہوشمند جواب — مگر انگہ کز وسوال کنند

نہیں دیتا ہوش مند کوئی جواب — ہاں مگر جب کہ کریں اس سے سوال

نہیں دیتا عقلمند مرد جواب — مگر اس وقت کہ اس سے سوال کریں

گرچہ برحق بود فراخ سخن — حملِ دعویش بر محال کنند

گرچہ برحق ہو بہت زیادہ بتون — لوگ اس کے دعوے کو جانیں محال

اگرچہ حق پر ہو زیادہ بات کرنے والا — اس کے دعوے کا حمل (محمول) محال پر کرتے ہیں (اور اس کی بات کو ناممکن جانتے ہیں)

تشریحِ الفاظ: لطف: مہربانی ونرمی، خاک پائش: اضافت در اضافت، اس کے پاؤں کی خاک، خلاف: اختلاف، مخالفت، درشت خو: سخت عادت آدمی، زنگ خوردہ: صفت مرکب، آہن موصوف محذوف ہے، زنگ لگا ہوا لاہو، بسوہان: ب بمعنی از: سے، ریت: ریتی، جس سے لوہار گڑ تے ہیں، در پیش سخن کسے افتادن: کسی کی بات کے بیچ اپنی بات چالو کرنا، مایہ: پونجی، مرتبہ، پایہ: مرتبہ، درجہ، جہل: جہالت، فراخ سخن: زیادہ بولنے والا، حمل دعویش: اس کے دعوے کو محمول، برمحال کنند: محال پر کریں گے، اس کے دعوے کو محال جانیں گے اور اس کی بات کا یقین نہ کریں گے، زیادہ بولنے نے ویلیو، اہمیت ختم کردی، اس لیے سوچ سمجھ کر جواب دو اور کم بولو۔

حکمت

ریشے درونِ جامہ داشتم وشیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پرسیدے کہ چون ست ونپرسیدے کہ کجاست

ایک زخم کپڑے میں (پوشیدہ جگہ) رکھتا تھا میں اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پوچھتے کہ اب کیسا ہے؟ اور نہ پوچھتے کہ کہاں ہے؟

دانستم کہ ازاں احتراز میکند کہ ذکرِ ہمہ عضوے روا نباشد وخردمنداں گفتہ اند
میں نے جان لیا کہ اس سے احتراز کررہے ہیں، اس لیے کہ تمام اعضاء کا ذکر (نام لینا) مناسب نہیں ہوتا اور عقلمندوں نے کہا ہے:

ہر کہ سخن نسنجد از جواب برنجد۔

جو بات نہ تولے (تول کر نہ بولے) تو پھر ایسے کی بات بھی غلط ہوگی اور اسے جواب بھی اچھا نہ ملے گا جو اس کے لیے باعث رنج ہوگا، (اس کے) جواب سے رنجیدہ ہوگا۔

قطعہ

تا نیک ندانی کہ سخن عینِ صواب است — باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی
جب تلک جانے نہ بات ہو با صواب — چاہئے نہ بولنا اس کو فتا!
جب تک اچھی طرح نہ جانے تو کہ بات بالکل درست ہے چاہئے کہ کہنے کے لیے منہ نہ کھولے تو
گر راست سخن گوئی ودر بند بمانی — بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی
گر تو سچ بولے رہے خواہ جیل میں — جھوٹ سے بہتر کہ جس سے ہو رِہا
اگر تو سچ کہے اور جیل میں رہے — بہتر ہے اس سے کہ جھوٹ تجھے دیوے قید سے رہائی

حکمت

دروغ گفتن بضربتِ لازم بماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشاں بماند نہ بینی کہ
جھوٹ کہنا کاری چوٹ کے مشابہ ہے، اگر زخم درست بھی ہوجائے نشان رہ جائے گا۔ کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ
برادرانِ یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند بر راست گفتنِ ایشاں اعتماد نہ ماند۔
یوسف علیہ السلام کے بھائی جب اُس ایک جھوٹ کے ساتھ مشہور و منسوب ہوگئے پھر ان کے سچ کہنے پر بھی بھروسہ نہ رہا۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْراً.

کہا والد نے: بلکہ سنواری ہے (گھڑی ہے) تمہارے لیے تمہارے نفسوں نے ایک بات
(کہ بنیامین نے چوری کی اس لیے روک لیا گیا)۔

قطعہ

یکے را کہ عادت بود راستی | خطائے رود در گذارند ازو

سچ کی عادت ہوگئی جس کی بھی پھر | معاف کردیں گے کرے گر وہ خطا

جس ایک آدمی کی عادت ہووے سچ کی اگر کوئی خطا ہو جائے اس سے تو درگزر کرتے ہیں اس سے مراد خطا سے جھوٹ ہے کہ لوگ کبھی کبھار کے جھوٹ کو معاف کر دیں۔

وگر نامور شد بنا راستی | دگر راست باور ندارند ازو

گر جھوٹ کہنے میں ہوا ہے نامور | پھر تو سچ بھی اس کا جھوٹ ہے اے فتا!

اور اگر مشہور ہوگیا جھوٹ میں | پھر سچ کا بھی یقین نہ کرینگے اس سے (یعنی اسکے)

تشریحِ الفاظ: ریش: زخم، درونِ جامہ: کپڑے کے اندر، مراد پوشیدہ جگہ چھپانے کی، عین صواب ست: مرکب اضافی، عین مضاف بمعنی خلاصہ، ذات وحقیقت کسی چیز کی، صواب: درست، معنی ہوئے: درست بات کی حقیقت یا ذات، محاوری ترجمہ: جب تک نہ جانے تو کہ بات بالکل درست ہے، از: زائد، ہم: بھی، نکشائی: نہ کھولے تو، مضارع منفی واحد حاضر، دربند بمانی: یعنی اگر تو سچ بولے اس کی وجہ سے جیل میں گرفتار ہووے وہ بہتر ہے اس سے کہ دروغت: ت ضمیر مفعول بہ، دروغ: جھوٹ، یہ فاعل ہے، دہد: فعل، کہ دیوے جھوٹ تجھے جیل سے رہائی۔ اور گلستاں کے بابِ اوّل کی حکایت اوّل میں ہے کہ دروغ مصلحت آمیز بہ راستی فتنہ انگیز، مراد وہ جھوٹ ہے جس سے دوسرے کی جان بچتی ہو اور سچ بولنے سے اس کی جان کا خطرہ ہو، دونوں میں فرق ہے۔ دروغ گفتن: جھوٹ بولنا، بنہ بست لازم: بعض نسخوں میں لازب ہے، ضرب ضربت: چوٹ، زخم، جس سے کھال کٹ کر خون نکلا ہو اس کا نشان بدن سے چپک جائے، جدا نہ ہو، بدن پر ثابت رہے، لازم کے معنی ضروری کے ہیں کہ وہ ضرور ہے، اور لازب کے معنی چپکنے اور ثابت رہنے کے ہیں، جھوٹ بولنے کا اثر لوگوں کی بدگمانی ہے جو زخم کے نشان کی طرح جھوٹے سے چمٹ جاتی ہے، اس لیے جھوٹ نہ بولنا چاہیے، نہ بینی: لفظ چہ محذوف ہے نہ بینی سے پہلے، کیا نہیں دیکھتا ہے تو، برادرانِ یوسف علیہ السلام: یوسف علیہ السلام کے بھائی۔ قصہ یہ ہوا کہ بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈال کر اپنے باپ سے کہہ دیا تھا کہ یوسف کو بھیڑیا کھا گیا اور کرتا بکری کے خون میں رنگ لائے تھے اور کرتا صحیح سالم بھی تھا، ظاہر ہے یہ ایک جھوٹ تھا، پھر جب یوسف علیہ السلام مصر کے فرماں روا، یا وزیر ہوئے، سات سال کا قحط پڑا، آپ نے ضرورت مندوں کو غلہ دینا شروع کیا، آپ کے بھائی بھی سن کر غلہ کے لیے مصر آئے، تو یوسف علیہ السلام نے

انہیں غلہ سے نوازا اور دوسری بار بن یامین کے لانے کی شرط لگادی، دوسری بار وہ بھی بھائیوں کے ساتھ گئے، آپ نے ایک چاندی کا پیمانہ ان کے سامان میں رکھوادیا، وہاں کا قانون تھا جو چور ہوتا اس کو اس مال کے برآمد ہونے پر روک لیا جاتا، اس لیے بنیامین کو روک لیا گیا، جب بھائی کنعان ابا کے پاس واپس آئے اور بولے کہ بنیامین نے چوری کرلی اس لیے بادشاہ نے روک لیا تو یعقوب علیہ السلام نے پہلے کی طرح اُن کے اس سچ کو بھی جھوٹ جانا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کو علم غیب نہیں ہوتا۔ یکے را الخ: را علامت اضافت، عبارت یوں ہے: چوں عادتِ راستی یکے بود، جب ایک کی سچ کی عادت ہووے، خطائے: کوئی غلطی بھی جھوٹ بولنے کی رود: اس سے سرزد ہوجائے، درگذارند از و: لوگ اس سے درگذر اور معاف کردیتے ہیں، نامور: مشہور، ناراستی: جھوٹ، دگر: پھر، راست باور: اضافت مقاوبی ہے، اے باور راست، سچ کا یقین، باور: یقین، راست: سچ، ندارند: نکنند، نہ کریں گے، از و: اس کے، اس لیے ہمیشہ سچ بولنا اور جھوٹ سے بچنا چاہئے۔

حکمت

اجلِّ کائنات از روئے ظاہرِ آدمی ست واذلِّ موجودات سگ وباتفاق خردمنداں

کائنات میں سب بزرگ ظاہر کے اعتبار سے آدمی ہے اور موجودات میں سب سے زیادہ ذلیل گدھا اور عقلمندوں کے اتفاق سے

سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔

(ان کا اس پر اتفاق ہے) حق پہچاننے والا کتا بہتر ہے ناشکرے آدمی سے۔

قطعہ

سگے را لقمۂ ہرگز فراموش — نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ

کتا ہرگز ایک لقمہ بھولے نا — چاہے تو سو بار مارے اس کو سنگ

کسی کتے کو ایک لقمہ ہرگز فراموش — نہیں ہوتا اگرچہ مارے تو سو بار اسے پتھر

دگر عمرے نوازی سفلۂ را — بکمتر چیزے آید با تو در جنگ

گر نوازے عمر بھر تو سفلہ کو — وہ ذرا سی چیز پر کردے گا جنگ

اور اگر ساری عمر نوازے تو کسی کمینے کو — ایک زیادہ کم چیز کے سبب تیرے سے لڑ پڑیگا

اور سارے احسان بھلادے گا، ایسے سے وہ کتا اچھا، دنیوی رُو سے۔

حکمت

از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید۔

حکمت: نفس پرور آدمی سے ہنر پروری نہیں آوے اور بے ہنر سرداری کے لائق نہیں ہے۔

مثنوی

مکن رحم بر مردِ بسیار خوار	کہ بسیار خوار ست بسیار خوار
نہ کر رحم کھاؤ پہ ہر گز اے یار!	بہت کھاؤ دنیا میں ہے بہت خوار
مت کر رحم زیادہ کھانے والے مرد پر	کیونکہ زیادہ کھانے والا ہے زیادہ ذلیل
چو گاؤ ار ہمی بایدت فربہی	چو خرتن بجورِ کساں در دہی
اگر بیل جیسا موٹاپا ہے درکار	تجھے ظلم سہنے کو رہنا ہے تیار

مثل بیل کے اگر چاہتا ہے تو موٹاپن، تو گدھے کی طرح لوگوں کے ظلم کے لیے (اپنے) بدن کو سونپ دے۔ ان کا ظلم اور اپنی ذلت سہنے کے لیے تیار ہو جا

زیادہ کھانا اور موٹاپا چاہنے والا خوار و ذلیل ہوتا ہے، اِلا یہ کہ مالدار ہو، اپنے مال سے کھائے اور فربہ ہو، تاہم بذاتِ خود زیادہ کھانا اور موٹاپا اچھی چیز نہیں، لوگ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

حکمت

در انجیل آمدہ است کہ اے فرزند آدم اگر توانگری دہمت مشتغل شوی بمال از من واگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوتِ ذکرِ من کجا دریابی وبعبادتِ من کے شتابی۔

انجیل میں آیا ہے کہ: اے آدم کی اولاد! اگر مالداری دوں میں تجھے مشغول ہوگا تو مال میں مجھ سے غافل ہوکر۔ اور اگر فقیر کردوں میں تجھے، تنگدل ہوکر بیٹھ جائے گا تو، پھر میرے ذکر کی مٹھاس کہاں پائیگا تو اور میری عبادت کی طرف کب دوڑیگا تو؟

قطعہ

گہ اندر نعمتے مغرور وغافل	گہ اندر تنگدستی خستہ وریش
کبھی دولت میں ہے مغرور وغافل	کبھی غربت میں زخمی خستہ ہے دل
کبھی تو نعمت میں مغرور اور غافل ہے تو	کبھی تنگ دستی میں رنجیدہ اور زخمی دل

چو در سر او ضرّا حالت اینست　　ندانم کے بحق پردازی از خویش

خوشی رنج میں تیرا جب حال یہ ہے　　نہ جانوں کب عبادت میں لگے دل

جب خوشی اور رنج میں تیرا حال یہ ہے نہیں جانتا، میں کب حق کیساتھ (اس کی عبادت میں) مشغول ہوگا تو اپنے سے الگ ہوکر اور خود کو چھوڑ کر

مال آیا تو مغرور اور خدا سے غافل ہوا۔ اور فقیر ہوا تو تنگ دل ہوکر بیٹھ گیا، پھر عبادت کہاں اور کب ہوگی؟

حکمت

ارادتِ بیچوں یکے را از تختِ شاہی فرود آردو یکے را در شکم ماہی نکو دارد۔

حکمت: اللہ کا ارادہ ایک کو تختِ شاہی سے نیچے لاتا ہے اور ایک کو مچھلی کے پیٹ میں اچھی طرح رکھتا ہے۔

یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام کو تخت شاہی سے کچھ عرصہ کے لیے اُتار دیا اور حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں اچھی طرح محفوظ رکھا۔

بیت

وقت ست خوش آں را کہ بود ذکرِ تو مونس　　ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس

اچھا جس کا ذکر تیرا غم خوار ہو　　مثل یونس حوت میں بھی یار ہو

وقت ہوا اچھا اُس کا جس کا ہووے تیرا ذکر غم خوار　　اور اگرچہ خود ہو وہ مچھلی کے پیٹ میں یونسؑ کی طرح

جب اللہ کی یاد غم خوار ہوگی پھر تو ہر اَلا بلا میں اس کی مددگار ہوگی، جیسے حضرت یونس علیہ السلام کی مددگار رہوئی۔

حکمت

اگر تیغ قہر بر کشد نبی وولی سر در کشد واگر غمزۂ لطف بجنباند بداں را بہ نیکاں در رساند۔

حکمت: اگر وہ قہر کی تلوار کھینچے نبی اور ولی سر چھپائیں۔ اور اگر مہربانی کا اشارہ ہلائیں (کریں) بروں کو نیکوں تک پہنچائیں، یعنی اُن کے درجہ تک۔

قطعہ

گر بہ محشر خطابِ قہر کند　　انبیا را چہ جائے معذرت است

گر خطابِ قہر محشر میں کرے　　انبیاء کو کہاں جائے معذرت

اگر وہ محشر میں غصہ کا (غصہ سے) خطاب کرے　　پھر انبیاء کے لیے بھی کیا (کہاں) عذرخواہی کا موقع ہے، یہاں جگہ بمعنی موقع ہے۔

پردہ از روئے لطف گو بردار　　　کاشقیارا امیدِ مغفرت است

مہربانی کا تو پردہ اُٹھادے　　　بد بختوں کو بھی آس ہے مغفرت

پردہ مہربانی کے چہرہ سے کہہ دے اُٹھادے　　　اس لیے کہ بدبختوں کو مغفرت کی اُمید ہے

تشریحِ الفاظ: نفس پرور: اسم فاعل سماعی، اپنے نفس کو پالنے والا، یعنی آرام طلب آدمی، ہنر پروری: یہ ''ی'' مصدری اسم فاعل سماعی کے اخیر میں ہے، ہنر پالنا، ہنر سیکھنا، یعنی جو آرام طلب ہوگا وہ ہنر نہ سیکھے گا جو بغیر محنت نہ آوے گا اور وہ اس کا عادی نہیں، اور سروری: سرداری کے لیے ہنر اور قابلیت چاہئے، مگر افسوس کہ اس زمانے میں لوگ نااہل کو بڑا عہدہ کا مالک بنا دیتے ہیں جیسا کہ مشاہدہ ہے۔ ایک بسیار خوار: اسم فاعل سماعی ہے، زیادہ کھانے والا، دوسرا بسیار خوار: بمعنی بہت ذلیل کہ خوار بمعنی ذلیل، نیز پہلا خوار امر ہے، از: خوردن، بمعنی کھانا، بسیار: بہت، ترجمہ ظاہر ہے۔ چو گاؤ: بیل کی طرح۔ چو: مانند، گاؤ: بیل، فربہی: موٹاپن، چو خر: گدھے کی طرح، تن بجور کسے دادن: اپنے کو کسی کے ظلم کے لیے سونپنا، یا تیار رہنا، یہ ایک محاورہ ہے۔

انجیل: وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، توانگری: مالداری، دہمت: ت ضمیر مفعول بہ، دہم فعل مضارع واحد متکلم، دوں میں تجھ کو، مشتغل: از افتعال اسم فاعل ہے، بمعنی مشغول ہونے والا ہے تو، بمال: در مال، کجا دریابی: کہاں، کب پائے گا تو، در زائد ہے، بعبادتِ من: سوئے عبادتِ من، میری عبادت کی طرف، یا میری عبادت میں، گہ اندر نعمتی: گہ: گاہ کا مخفف، کبھی نعمتی ی خطابی ہے، در آخر اسم بمعنی کبھی نعمت میں ہے تو، خستۂ وریش: خستہ: زخمی، یا رنجیدہ، ریش: زخم، معنی ہوئے: رنجیدہ و زخمی دل، سرأ وضرأ: دراصل سراء وضراء، اور الف ممدودہ ہمزہ کے ساتھ تھا، فارسی دانوں نے الف ممدودہ سے الف مقصورہ سے کر دیا، بمعنی: راحت و رنج، حالت: ت خطاب کی اور مضاف الیہ ہے، تیرا حال، ارادت: ارادہ، بیچوں: بے کیف و بے مثل، یکے را: مراد سلیمان علیہ السلام، کہ ان کی انگوٹھی صخر جن چرالے گیا اور ان کے تخت پر بیٹھا آپ اس وقت تک بادشاہت سے الگ رہے۔ دیگرے را در شکم ماہی: اور ایک کو مچھلی کے پیٹ میں، مراد حضرت یونس علیہ السلام کہ چالیس دن تک اس کے پیٹ میں رہے۔ مونس: انسیت رکھنے والا، اسم فاعل، تیغ قہر ا لخ: غصہ کی تلوار کھینچے، مراد ظاہر کرے، سر در کشد: در زائد، سر کھینچے، یعنی نبی اور ولی بھی سر خوف کے مارے جھکائے، غمزہ: اشارہ، چہ جائے معذرت: کیا، کہاں معذرت کی جگہ ہے، محشر: در محشر، از روئے لطف بردار: پردہ مہربانی کے چہرہ سے اٹھا، یعنی مہربانی کر، اشقیاء: شقی کی جمع، بد بخت۔

حکمت

ہر کہ بتادیب دنیا راہِ صواب بر نگیرد بتعذیب عقبیٰ گرفتار آید وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ

جو دنیا کے ادب سکھانے سے درست راستہ نہ اختیار کرے آخرت کے عذاب میں گرفتار آوے گا اور البتہ چکھائیں گے ہم ان کو

مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ.

چھوٹا عذاب، بڑے عذاب سے پہلے۔

یعنی جو دنیا کی تکلیف اور رنج جھیل کر نیک نہ بنے تو عذابِ آخرت میں گرفتار ہوگا۔

فرد

پند ست خطابِ مہتراں انگہ بند	چوں پند دہند نشنوی بند نہند
پہلے تو نصیحت ہے بڑوں کا خطاب پھر قید کرنا	جب وہ نصیحت کریں تو نہ سنے تو بیڑی ڈالتے ہیں

پند: نیک بختاں بحکایت وامثالِ پیشینگاں پند گیرند ازاں پیش کہ پسینیاں بواقعۂ او مثل زنند و دزداں دست کوتاہ نکنند تا دستِ شان کوتاہ نکنند۔

نصیحت: نیک بخت لوگ پہلے لوگوں کی حکایت اور مثالوں سے نصیحت لیتے ہیں، اس سے پہلے کہ اُن سے بعد والے ان کا واقعہ بطور مثال بیان کریں۔ اور چور اس وقت تک ہاتھ کوتاہ نہیں کرتے جب تک ان کا ہاتھ چھوٹا نہ کریں (نہ کاٹیں)۔

قطعہ

نرود مرغ سوئے دانہ فراز	چوں دگر مرغ بیند اندر بند
کوئی دانے کی طرف مرغ نہ جائے	دیکھے جب وہ دوسرے کو بیچ بند
نہ جاوے پرندہ دانے کی طرف آگے	جب دوسرے پرندے کو دیکھے جال میں (بند)
پند گیر از مصائبِ دگراں	تا نگیرند دیگراں بتو پند
لے نصیحت دوسروں کے حال سے	دوسرے تا پھر نہ لیویں تجھ سے پند
نصیحت لے دوسروں کی مصیبت سے	تاکہ نہ لیویں دوسرے تجھ سے نصیحت

حکمت

آں را کہ گوشِ ارادت گراں آفریدہ اند چوں کند کہ بشنود وآں را کہ کمند سعادت

حکمت: جس کے عقیدے کے کان بہرے پیدا کئے ہیں کس طرح (کیسے) کرے کہ سنے اور جس کو نیک بختی

می برد چہ کند کہ نرود۔

لے جارہی ہے کیا کرے کہ نہ جاوے؟

قطعہ

شبِ تاریک دوستانِ خدای | می بتابد چو روزِ رخشندہ
سن خدا کے یاروں کی تاریک رات | چمکے ایسے جیسے دن رخشندہ ہو (چمکنے والا)
خدا کے دوستوں کی اندھیری رات | چمکتی ہیں روشن دن کی طرح

ویں سعادت بزورِ بازو نیست | تا نہ بخشد خدائے بخشندہ
یہ سعادت زورِ بازو سے نہیں | جب تلک نہ دے خدا بخشندہ
اور یہ سعادت بازو کے زور سے نہیں | جب تک نہ بخشے بخشنے والا خدا

رباعی

از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست | وز دستِ تو ہیچ دست بالا تر نیست
کس کے آگے تجھ سے روؤں کوئی داور ہے نہیں | ہاتھ تیرے ہاتھ سے بالا تر نہیں
تجھ سے کس کے سامنے روؤں کہ دوسرا حاکم نہیں | اور تیرے ہاتھ سے کوئی ہاتھ اونچا نہیں

آں را کہ تو رہ دہی کسے گم نکند | واں را کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست
تو ہدایت دے جسے کوئی گمراہ نہ کرے | جس کو تو گمراہ کرے کوئی پھر راہبر نہیں
جس کو تو راہ دکھاوے اسے کوئی گمراہ نہ کرے | اور جس کو تو گمراہ کرے اس کیلئے کوئی رہبر نہیں

تشریح الفاظ: تادیب: ادب سکھانا، راہ صواب: مرکب توصیفی، درست راستہ، تعذیب: عذاب دینا، از تفعیل ہے، چھوٹا عذاب، مراد دنیا کا عذاب، رنج، تکلیف، مصیبت وغیرہ۔ اور عذابِ اکبر سے مراد آخرت کا عذاب، فرد: تنہا، خطاب مہتراں: مرکب اضافی، بڑوں کا خطاب، مہتراں: مہتر کی جمع، بمعنی بڑا، بند: قید، بندنہند: قید رکھتے ہیں، فعل مضارع مرکب جمع غائب، بڑے لوگ جب غلط کام دیکھیں تو پہلے سمجھائیں، نہ مانے کوئی تو پھر سختی کریں اور قید کردیں، نیک بختاں: جمع نیک بخت کی، امثال: جمع مثل کی، بمعنی مثل، کہاوت، پیشینگاں: گزرے زمانے کے لوگ، پسیناں: بعد میں آنے والے لوگ، نیک بخت لوگ پہلے لوگوں کے برے حالات اور اس کا انجام جان کر عبرت اور نصیحت حاصل کرتے ہیں اور اُن برے کاموں سے بچتے ہیں۔ ودزداں دست الخ: یعنی چور اپنی چوری سے باز نہیں آتے جب تک اُن کا ہاتھ نہ کاٹ دیا جائے، فراز: آگے، سامنے، دگر مرغ: دوسرا پرندہ، اندر بند: جال میں، یہاں بند بمعنی جال ہے، بہارِ بہاراں، جب ایک پرندہ دوسرے کو جال میں دیکھے گا تو یہ دانہ اور جال کی طرف نہ چلے گا، ایسے ہی جب کسی کا کسی برے کام سے انجام برا دیکھو تو پھر اس کام کی طرف نہ چلو، اس سے بچو، جو دوسروں کے برے حالات سے عبرت نہ لیں تو ان کا حشر برا ہوتا ہے۔ پھر اور لوگ اس کی مثال بیان کریں اور اس سے عبرت اور نصیحت لیویں، گوشِ ارادت: عقیدت کے کان، گراں: بہرے، چوں کند کہ بشنود: کس طرح کرے کہ سنے، یعنی کس طرح سن سکے، جو عقیدت سے نہ سنے گا اور اللہ نے اس کے دل میں عقیدت نہیں رکھی وہ نہ کسی کی سنے گا نہ مانے گا اور جس کے گلے میں نیک بختی کی کمند ڈال دی اسے نیک بخت بنایا وہ کیسے نیکی اختیار نہ کرے گا، شب تاریک: مرکب توصیفی، اندھیری رات، درخشندہ: اسم فاعل قیاسی، چمکنے والا، چمکیلا یا روشن، ویں: وایں، اور یعنی نیکوں کی رات کا روشن ہونا، بزورِ بازو: بازو کے زور سے نہیں، اللہ کی توفیق کے بغیر نیک بخت ہونا اور راہِ راست پر آنا نہیں ہو سکتا، ازتو: تجھ سے، بکہ: ب بمعنی نزد و سامنے کسی کے پاس یا سامنے، داور: دراصل دادور تھا، تخفیف کے لیے دال حذف کیا داور ہوا، بمعنی انصاف کرنے والا، یا حاکم و مالک، رہ دہی: ہدایت دے تو، رہبر: راہنما، اللہ کے سوا اس سے اوپر کوئی حاکم و مددگار نہیں، اسی سے مدد مانگو وہ جس کو ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہ کرے اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ پر نہ لائے۔

حکمت

گدائے نیک انجام بہ از بادشاہِ نافرجام۔

نیک انجام فقیر بہتر ہے بدانجام بادشاہ سے۔

بیت

غمے کز پیش شادمانی بری
بہ از شادئے کز پس غم خوری

بعد میں ہے شادمانی پہلے غم
اس خوشی سے بہتر ہے پھر ہووے غم

ایسا غم کہ اس کے بعد خوشی لے جائے تو (حاصل کرے تو)
بہتر ہے ایسی خوشی سے کہ اس کے بعد غم کھائے تو (غمگین ہووے تو)

مطلب ظاہر ہے کہ بعد والی خوشی پہلے غم کو بھلا دے گی۔

حکمت

زمیں را از آسماں نثار ست وآسماں را از زمین غبار کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ.

حکمت: زمین کو آسمان کی طرف سے قربانی ہے (کہ بارش وروزی وغیرہ اُترتی ہے)۔ اور آسمان کو زمین کی طرف سے غبار (پہنچتا ہے)۔ ہر برتن سے ٹپکتا ہے وہی جو اس میں ہے۔

آسمان بھی ایک برتن اور زمین بھی، اُس سے بارش وغیرہ برسے اور زمین سے دھول اُڑے۔

فرد

گرت خوئے من آمد نا سزاوار
تو خوئے نیک خویش از دست مگذار

گر میری عادت تجھے ہے ناگوار
تو تو اپنی اچھی کو نہ چھوڑ یار

اگر تجھے میری عادت لگے ناگوار
تو اپنی اچھی عادت ہاتھ سے نہ چھوڑ

حکمت

خداوند تبارک وتعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و می خروشد۔

حکمت: خداوند تبارک وتعالیٰ دیکھتا ہے اور ڈھانپتا ہے (پردہ پوشی کرتا ہے) اور پڑوسی نہیں دیکھتا ہے اور شور مچاتا ہے۔ (خواہ مخواہ بدنام کرتا ہے)۔

بیت

نعوذُ باللہ اگر خلق غیب داں بودے
کسے بحالِ خود از دستِ کس نیا سودے

غیب داں گر خلق ہوتی بے پناہ
کوئی کسی سے دیکھتا رنج بے پناہ

خدا کی پناہ اگر مخلوق غیب داں ہوتی
کوئی اپنے حال میں کسی کے ہاتھ سے آرام نہ پاتا

حکمت

زر از معدن بکان کندن بدر آید واز دستِ بخیل بجاں کندن۔

حکمت: سونا کان سے کان کھودنے سے نکلتا ہے۔ اور بخیل کے ہاتھ جان نکلنے سے۔

قطعہ

دوناں نخورند گوش دارند
گویند امید بہ کہ خوردہ

کمینے نہیں کھاتے، کمینے جوڑتے ہیں
کہتے ہیں وہ اُمید اچھی کھانے سے

کمینے نہیں کھاتے محفوظ رکھتے ہیں (مال)
کہتے ہیں اُمید بہتر ہے کھانے سے، یعنی خالی کھانے کی آرزو کرلو اور کھانا بچالو، کس درجہ بخل ہے

روزے بینی بکامِ دشمن
زر ماندہ وخاکسار مردہ

کسی دن تو دیکھے دشمن کے موافق
مال باقی وہ مرا مرگ آنے سے

ایک دن دیکھے گا تو دشمن کے مقصد کے مطابق
سونا باقی رہا ہوا اور وہ ذلیل (بخیل) مرا ہوا

تشریح الفاظ: گدائے نیک انجام: مرکب توصیفی، اچھے انجام والا فقیر، بادشاہ نافرجام: بدانجام بادشاہ، مرکب توصیفی ہے، غمے: یے توصیفی، کز پیش: دراصل کہ از پے ش، پے: بعد، پیچھے، ش: اس کے کہ اس کے پیچھے، اس کے بعد، کز پیش: کہ از پس ش کہ اس کے پیچھے، نثار: نچھاور کرنا، قربان: قربانی، کل إناء: ہر برتن، یترشّح: از تفعل، ٹپکنا، ٹپکتا ہے، إناء: برتن، جمع آنِیۃٌ، بما فیہ: جو کہ اس میں ہے، ما موصولہ ہے، ناسزاوار: نامناسب، مگذار: مت چھوڑ، اگر کوئی میرے ساتھ بد خلقی سے پیش آئے تو اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ، خداوند تعالیٰ می بیند: اللہ تعالیٰ ہر چیز کو دیکھتا ہے اور لوگوں کی برائی اور عیب سب کچھ تاہم می پوشد: چھپاتا ہے اور پردہ پوشی

کرتا ہے، اور ہمسایہ: پڑوسی، نمی بیند الخ: دیکھتا نہیں، پھر بھی شور مچاتا ہے اور خواہ مخواہ بدنام کرتا ہے کہ فلاں نے ایسا برا کام کیا، نعوذ باللہ: خدا کی پناہ، غیب: پوشیدہ بات یا کام، بحالِ خود: اپنے حال، حالاتِ زندگی میں از دست کس: کسی کے ہاتھ سے، نیاسودے: ماضی تمنائی، نہ آرام پاتا، صیغہ واحد غائب، یعنی اگر مخلوق کو غیب کی بات معلوم ہوتی یعنی کسی کی چھپی بات تو کوئی کسی کے ہاتھ سے چین و آرام نہ پاتا۔ بدرآمد: نکلنا، بجان کندن: جان کھودینے سے، یعنی بخیل کی جان نکلنے سے اس کا خزانہ برآمد ہوتا ہے، ورنہ چھپائے رکھتا ہے، دوناں: جمع دون کی، بمعنی کمینہ، کمینے لوگ، گوش دارند: محفوظ رکھتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ کھانے کی اُمید یہ بہتر ہے کہ خوردہ: کہ بمعنی از، خوردہ: بمعنی مصدر ہے، کھانے سے، معنی ہوئے اُمید کھانے سے بہتر ہے، بکام دشمن: ب: موافق، کام: مقصد، دشمن کے مقصد کے موافق، زر: سونا، ماندہ: باقی رہا ہوا، خاکسار: ذلیل، یعنی وہ بخیل، مردہ: مرا ہوا۔

حکمت

ہر کہ برزیردستاں نہ بخشاید بجورِ زبردستاں گرفتار آید۔

حکمت: جو کمزوروں پر رحم نہیں کرتا وہ زبردستوں کے ظلم میں گرفتار ہوتا ہے۔

مثنوی

نہ ہر بازو کہ دروے قوّت ہست
بمردی عاجزاں را بشکند دست

مناسب نہیں جو کہ رکھے ہے قوت
کہ وہ عاجزوں کا مروڑے ہے دست

مناسب نہیں وہ بازو کہ اس میں بہت طاقت ہے
وہ مردانگی سے عاجزوں کا توڑے ہاتھ

ضعیفاں را مکن بر دل گزندے
کہ در مانی بجورِ زور مندے

ضعیفوں کے دل کو نہ دیوے گزند
کہ غالب تجھ پر ہو زورمند

کمزوروں کے دل پر مت کر کوئی گزند (زخم)
کہ عاجز ہو جائے گا کسی زبردست کے ظلم میں

حکایت

درویشے بمناجات در میگفت یا رب بر بداں رحمت کن کہ بر نیکاں خود رحمت کردۂ

ایک فقیر مناجات میں کہتا تھا: اے رب! بدوں پر رحمت کر، اس لیے کہ نیکوں پر خود رحمت کی ہے تونے

کہ مرا ایشاں را نیک آفریدہ۔

کہ ان کو نیک پیدا کیا ہے تونے۔

حکمت

عاقل چوں خلاف درمیاں آید بجہد وچوں صلح بیند

عقلمند آدمی جب جھگڑا درمیان (لوگوں کے) آوے (ہووے) کود جائے ایک طرف اہار جاوے، اور جب صلح دیکھے

لنگر بنہد کہ آنجا سلامت بر کنار ست وانیجا حلاوت درمیاں۔

لنگر رکھ دیوے (ٹھہر جاوے) کہ وہاں سلامتی (لڑائی کے وقت) کنارے پر ہے اور یہاں (بوقت صلح) مٹھاس درمیان لوگوں کے ہے۔ اب سب میں رہنے ملنے میں لطف اور مزہ ہے کہ اب کیا ڈر رہا جو الگ تھلگ بھاگے؟ حلاوت اس لیے کہا کہ لوگ جب صلح ہو جائے آپس میں مٹھائی تقسیم کرتے ہیں (خوشی میں)۔

حکمت

مقامر را سہ شش میباید ولیکن سہ یک بر می آید۔

جواری کو تین اور چھکا چاہتا ہے اور لیکن تین اور ایک نکلتا ہے، یعنی تین کانے ہوتے ہیں۔

بیت

ہزار بار چراگاہ خوشتر از میداں ولیک اسپ ندارد بدستِ خویش عناں

چراگاہ بہت اچھی ہے نہ کہ میداں گھوڑے کے پر ہاتھ میں نہ عناں

ہزار بار چراگاہ زیادہ اچھی ہے (خالی) میدان سے اور لیکن گھوڑا نہیں رکھتا اپنے ہاتھ میں لگام

تشریح الفاظ: زیردستاں: کمزور لوگ، زبردستاں: طاقت ور، زبردست، ظالم لوگ، نہ ہر بازو نہ: مناسب نہیں، بازو سے مراد صاحب بازو کہ دروے: کہ اس میں قوت ہے، وہ طاقتور ہے، بمردی: وہ اپنی مردانگی ظاہر کرنے کے لیے، عاجزاں را الخ: عاجزوں کا ہاتھ توڑے مروڑے یہ اس کے لیے مناسب نہیں نہ شروع والے لفظ کا تعلق پورے شعر کے مضمون سے ہے، ضعیفاں را: را علامت اضافت اور یہ مضاف الیہ ہے، دل مضاف، اے بردلِ ضعیفاں، کمزوروں کے دل پر، مکن: مت کر، مت پہونچا، گزندے: تکلیف کسی طرح کی، یے وحدت اور نوع کی

ہے، یا نکرہ کے لیے بھی ممکن ہے، کوئی تکلیف، در مانی: مضارع واحد حاضر، عاجز ہوگا تو، بجور زور مندے: کسی طاقت ور یا زبردست کے ظلم میں، ے نکرہ کے لیے ہے، یعنی اگر تو کسی کمزور کو ستائے گا کوئی تیرے سے زبردست تجھے ستائے گا، بمناجات: ایک فقیر مناجات میں، ب بمعنی در، دری گفت: در زائد، کہتا تھا، مرایشاں رالخ: کہ ان کو نیک پیدا کیا ہے تو، آفریدۂ: میں ہمزہ برائے خطاب ہے، کبھی ماضی قریب کے واحد حاضر کے اخیر میں ''ہ'' کے اوپر ہمزہ لے آتے ہیں بجائے ای کے، جیسے آفریدہ ای سے آفریدہ۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اہل کرم کو چاہئے کہ مجرموں پر رحم کر کے ان کے ساتھ کرم اور بخشش کا معاملہ کریں۔ عاقل: عقل مند، خلاف: لڑائی جھگڑا لوگوں کے درمیان، بجہد: کود جائے، یعنی لوگوں کے درمیان سے ایک طرف ہو جائے اور جب صلح دیکھے لنگر بنہد: یعنی وہیں ٹھہر جائے، لنگر نہادن: اپنی جگہ پر قائم رہنا، بہار بہاراں۔ سلامت: سلامتی، حلاوت: مٹھاس، شیرینی، مقامر: از مفاعلت، جوا کھیلنے والا، سہ شش: چوسر میں جیت کی چال، سہ یک: ہارنے کی چال، میدان: اس سے مراد میدانِ جنگ ہے، چراگاہ: گھوڑوں کے چرنے کی جگہ، ہزار بار: ہزار درجہ، میدانِ جنگ سے بہتر ہے، لیکن گھوڑا اپنے ہاتھ میں لگام نہیں رکھتا، مالک میدانِ جنگ میں لے جائے گا جانا پڑے گا، ایسے ہی ہماری باگ ڈور تقدیر الٰہی کے ہاتھ میں ہے، جس حالت کی طرف لے جائے گی جائیں گے، عام ازیں کہ حالت فراخی ہو یا تنگی۔

حکایت

اول کسے کہ عَلَم بر جامہ کرد وانگشتری در دستِ چپ جمشید بود گفتندش چرا زینت

پہلا شخص جس نے نقش ونگار کپڑے پر کیا اور انگوٹھی بائیں ہاتھ میں (پہنی) جمشید تھا، کہا لوگوں نے اس سے: کیوں زینت

بچپ دادی کہ فضیلت راست راست گفت راست را زینتِ راستی تمام ست۔

بائیں ہاتھ کو دی تو نے، اس لیے کہ فضیلت دائیں کے لیے ہے؟ اس نے کہا: دائیں کو دائیں پن (راستی) کی زینت کافی ہے۔

قطعہ

فریدون گفت نقّاشانِ چین را	کہ پیرامونِ خرگاہش بدوزند
فریدوں بولا نقاشانِ چین سے	کہ اس کے خیمہ کے پلّو وہ سی دیں
فریدوں نے کہا چین کے نقش ونگار کرنیوالوں کو	کہ اسکے خیمہ کے گرداگرد سیویں، نقش ونگار بنائیں

بداں را نیک دار اے مردِ ہشیار
کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزند

بدوں کو نیک رکھ اے مردِ ہوشیار!
کہ اچھے خود بڑے اور نیک رو ہیں

بروں کو اچھا رکھ اے ہوشیار مرد!
کہ نیک تو خود ہی بزرگ اور نیک ہیں

حکایت

بزرگے را پرسیدند کہ چندیں فضیلت کہ دست راست راست خاتم در انگشتِ چپ

حکایت: ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ اتنی فضیلت جو دائیں ہاتھ کو ہے انگوٹھی بائیں ہاتھ کی انگلی میں

چرامی کنند گفت ندانی کہ اہلِ فضیلت ہمیشہ محروم باشند۔

کیوں کرتے ہیں؟ (پہنتے ہیں) اس نے کہا: نہیں جانتا ہے کہ فضیلت والے ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔

شعر

آنکہ حظ آفرید وروزی سخت
فضیلت ہمی دہد یا بخت

جس نے حصہ دیا روزی اور بخت
یا فضیلت دیتا ہے وہ یا بخت

وہ ذات جس نے تیرا حصہ پیدا کیا اور روزی
وہ یا فضیلت دیتا ہے، یا نصیبہ

حکمت

نصیحتِ پادشاہاں مسلم کسے راست کہ بیم سر ندارد یا امیدِ زر۔

بادشاہوں کی نصیحت (ان کو نصیحت کرنا) مسلّم (مانی ہوئی) ایسے شخص کے لیے ہے جو (اپنا) سر جانے کا خوف نہ رکھے یا مال کی اُمید (رکھے)۔

مثنوی

موحد چہ در پائے ریزی زرش
چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش

موحد کے پاؤں میں خواہ ڈال زر
یا تلوار ہندی چلا اُس کے سر

(اللہ کو) ایک ماننے والا، برابر ہے اس کے پاؤں میں گرائے تو سونا
برابر ہے کہ ہندی تلوار رکھے تو (چلائے تو) اس کے سر پر

امید وہراسش نباشد زکس | برین ست بنیادِ توحید وبس

اُمید اور ہراس اس کو ہوگا نہ پس | بنا اس پہ توحید کی اور بس

اُمید اور خوف اس کو نہ ہووے کسی سے | اسی پر ہے توحید کی بنیاد اور بس

تشریح الفاظ: عَلَم: نقش ونگار، برجامہ کرد: کرد بمعنی ساخت، کپڑے پر بنایا، انگشتری در دست چپ: اور انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنی، یہاں کرد محذوف ہے اور بمعنی پوشید ہے کہ انگوٹھی پہنی جاتی ہے، جمشید: ملک عجم کا ایک بڑا بادشاہ گذرا ہے، جمشید: یائے مجہول ومعروف دونوں سے جائز ہے، چرا زینت بچپ دادی: کیوں زینت بائیں کو دی تو نے، کہ فضیلت است الخ: کاف علت کے لیے ہے، اس لیے کہ فضیلت راست: دائیں، راراست: کے لیے ہے، دوسرا راست را است ہے، فافہم۔ راست را: دائیں کو، زینت راستی: سیدھے اور دائیں ہونے کی فضیلت، تمام ست: کافی ہے، راستی کے معنی سچائی کے بھی ہیں کہ اس کے مادّے میں سچائی ہے، فریدوں: ایک بہت بڑا بادشاہ گزرا ہے، عجم کے بادشاہوں میں سے جمشید اور ضحاک کے بعد، پیرامون: اِردگرد کا حصہ، یا پلّو، خرگاہش: خرگاہ: بڑا خیمہ، ش: اس کے، اس کا، اس کے بڑے خیمہ کے پلّو، بدوزند: سی دیویں، بداں: بدکی جمع، را علامت مفعول بہ بروں کو نیک دار اچھی طرح رکھ، انھیں بھی عزت دے، ان سے اچھی طرح پیش آ، کہ نیکاں: اس لیے کہ نیک لوگ خود بزرگ بڑا، بڑے مرتبہ والے اللہ کے نزدیک و نیک روزند: اور خوش نصیب ہیں، نیک روز: دراصل نیک روزی تھا، تخفیفاً ی حذف کردیا، نیک روز ہوا، بمعنی خوش نصیب۔ بزرگے را: ایک بزرگ سے، را: بمعنی از، کہ چندیں فضیلت: کہ اس قدر فضیلت، کہ اہل فضیلت: کہ فضیلت والے، مراد اہل فضیلت سے اہل علم واہل ہنر واہل کمال لوگ ہیں، ہمیشہ محروم رہتے ہیں، یعنی نااہلوں کے یہاں، ورنہ قدرداں اور علم وہنر کے قدردانوں میں ان کی عزت اور مرتبت پہچانی جاتی ہے، حظ: حصہ، بخت: نصیبہ، فضیلت: مراد علم ودانش وکمال وفنون، تخت: مراد دولت اور مرتبہ، نصیحت پادشاہاں: بادشاہوں کی نصیحت یعنی بادشاہوں کو نصیحت کرنا مسلّم بمعنی لائق ومناسب ہے، موحّد: اسم فاعل از تفعیل بمعنی جو ہر خیر وشر کا فاعل حق تعالیٰ کو مانے۔ مولانا ظہیر صاحب نے اپنی شرح بہارستاں میں کہا: جو تمام مخلوق اور اس کے افعال اور اقوال میں حق تعالیٰ کا مشاہدہ کرے سب کو من جانب اللہ جانے اور بالمقابل اس کے تمام کو ہیچ سمجھے اور اللہ کو ایک مانے، نہ اس کی ذات میں کسی کو شریک مانے نہ صفات میں، شمشیر ہندی: ہندوستان کی تلوار، اُس زمانے میں عرب وعجم میں آبدار اور تیزی میں مشہور تھی کہ یہاں کا لوہا سب سے اچھا مانا جاتا تھا اور اب کا پتہ نہیں۔ اُمید: کسی سے نفع کی اور ہراس: ڈر، خوف کسی کے تکلیف اور رنج دینے کا، اسی پر ہے توحید کی بنیاد اور بس، یعنی اس پر کہ اُمید ہو تو اللہ سے

اورڈر ہو سواس کا نہ کہ اس کے غیر سے اُمید اور ڈر رکھے جیسا کہ آیا ہے: الإيمانُ بَين الخَوفِ والرَّجاء. ایمان ہے درمیان خوف اور رجاء کے۔

﴿حکمت﴾

شاہ از بہرِ دفعِ ستمگاران ست وشحنہ برائے خونخوراں وقاضی

بادشاہ ظالموں کے دفع کرنے کے واسطے ہے (ظلم سے) اور کوتوال خونخواروں کے واسطے (انھیں ختم کرنے کے لیے) اور قاضی

مصلحت جوئے طراراں ہرگز دو خصم بحق راضی نروند پیش قاضی۔

جیب کتروں کی مصلحت (اصلاح) کے لیے، ہرگز دو بالمقابل جو حق پر راضی (ہوں) پھر وہ نہ جائیں گے قاضی کے پاس۔

یعنی جب ہر ایک اپنے حق پر راضی ہو گیا، نہ جھگڑا رہا، نہ قاضی کے پاس جانے کی ضرورت رہی۔

﴿قطعہ﴾

چو حق معائنہ دانی کہ می باید داد | بلطف بہ کہ بجنگ آوری ودل تنگی

جب یقیناً حق کو جانے دینا ہے تجھ کو ضرور | تنگدلی سے بہتر ہے نرمی سے دینا نہ کہ جنگ

جب حق بظاہر جانے تو کہ چاہئے دینا | تو نرمی سے دینا بہتر ہے، لڑائی اور دل تنگی کے ساتھ (دینے سے)

خراج اگر نگزارد کسے بہ طیبِ نفس | بقہر از وبستانند ومزد وسرہنگی

ٹیکس گر نہ دے خوشی سے کوئی بھی | تو جبر سے لیویں اس سے اور مزدوری سرہنگ

ٹیکس محصول اگر نہ ادا کرے کوئی خوشدلی سے زبردستی اس سے لے لیں گے اور سپاہی کی مزدوری بھی

﴿حکمت﴾

ہمہ کس را دنداں بترشی کند گردد مگر قاضیاں را کہ بشیرینی۔

حکمت: سب آدمیوں کے دانت کھٹائی سے کند ہو جاتے ہیں مگر قاضیوں کے مٹھائی (کھانے سے جب انھیں کوئی رشوت میں دے پھر کچھ نہ کہیں گے۔ یہی مطلب ہے دانت کند ہونے کا۔

شعر

قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار
ثابت کند از بہر تو صد خربزہ زار

کوئی اک پنج خیار قاضی گر رشوت میں کھائے
لکھ دے یوں ہی تجھ کو سو خربوزہ زار

قاضی جو رشوت میں کھائے تیرے سے پانچ ککڑی
ثابت کرے گا تیرے لیے سو خربوزہ کے کھیت

یعنی قاضی جب تھوڑی رشوت لے گا تو زیادہ چیز تیرے لیے لکھ دے گا یا جائز کر دے گا گو وہ بھی ناجائز ہے۔

حکمت

قحبۂ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنۂ معزول از مردم آزاری۔

بوڑھی رنڈی بدکاری سے کیا کرے جو توبہ نہ کرے۔ اور معزول کوتوال لوگوں کے ستانے سے کیا کرے جو توبہ نہ کرے۔
جب رنڈی بوڑھی ہوگئی تو مجبوراً بدکاری سے توبہ کرے گی اور ایسے ہی معزول کوتوال لوگوں کے ستانے سے۔ یہ پہلے جملہ پر معطوف ہے، یہاں بھی چہ کند الخ محذوف ہے۔

بیت

جوانِ گوشہ نشیں شیر مردِ راہِ خداست
کہ پیر خود نتواند ز گوشۂ برخاست

راہِ خدا کا شیر ہے جو جواں گوشہ نشیں
بوڑھا خود کونے سے نہ اُٹھ پائے گا وہ بالیقیں

جوان گوشہ نشیں (کونے میں بیٹھنے والا عبادت کے لیے) راہِ خدا کا شیر مرد ہے
کہ بوڑھا تو خود ہی طاقت نہیں رکھتا کونے سے اُٹھنے کی

فرد

جوانِ سخت پے باید کہ از شہوت بپرہیزد
کہ پیرِ سست رغبت را خود آلت برنمی خیزد

جوانِ سخت پے شہوت سے بچنا بالیقیں
سست رغبت بوڑھے کا آلہ تو خود اُٹھتا نہیں

سخت پٹھے (اعضاء) والے جوان کو چاہئے کہ شہوت سے پرہیز کرے
اس لیے کہ سست رغبت (بے خواہش) بوڑھے کا خود آلہ نہیں اُٹھتا ہے

مطلب یہ ہے کہ جوان نیک بستر چھوڑ کر ایک کونے میں عبادت کرنے والا راہِ خدا یعنی خدا کی عبادت کے راستہ کا بہادر آدمی ہے اور بوڑھا تو خود ہی کونے سے اُٹھ نہیں پاتا وہ کونے میں بیٹھے گا ہی، تاہم غنیمت ہے کہ وہ اس حال میں عبادت کرے، مگر کمال جوان کا ہے ایسے جوان شہوت سے بچے وہ باکمال ہے اور بہتر، بہ نسبت بے خواہش بوڑھے کے۔

حکمت

حکیمے نامور را پرسیدند کہ درختاں را کہ خدائے عزّ وجلّ آفریدہ است و برومند ہیچ یک را آزاد
ایک مشہور حکیم سے پوچھا لوگوں نے کہ درختوں کو خدائے عزوجل نے پیدا کیا ہے اور پھل والا بنایا، ان میں سے کسی کو بھی آزاد
نخواندہ اند مگر سرو را کہ ثمرہ ندارد گوئی دریں چہ حکمت ست گفت ہر یکے را دخلے معین ہست
نہیں کہتے مگر سرو کو باوجود کہ پھل نہیں رکھتا، بتایئے اس میں حکمت کیا ہے؟ اس نے کہا: ہر ایک کی ایک آمدنی متعین ہے،
بوقتے معلوم گہے بوجودِ آں تازہ اندو گاہے بعدمِ آں پژمردہ و سرو را ہیچ ازیں نیست و ہمہ وقت
ایک معلوم وقت پر کبھی اسکے موجود ہونے سے تازہ ہیں اور کبھی اسکے نہ ہونے سے پژمردہ اور سرو کی کوئی صفت اُن میں سے نہیں
خوش ست وانیست صفتِ آزادگاں۔
اور ہر وقت خوش وخرم ہے اور یہی ہے آزاد لوگوں کی صفت۔

قطعہ

بریں کہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بسے — پس از خلیفہ بخواہد گذشت در بغداد
مال وجاہ وتخت پہ نہ لگا دل سب ہیں ہیچ — دجلہ یوں شاہوں کے پیچھے جاری ہوگی بالضرور بغداد بیچ
اس پہ جو گزر رہا ہے دل مت رکھ کہ دجلہ بہت — (زمانے تک) خلیفہ کے بعد گذرتا رہیگا بغداد میں
گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم — ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد
ہو سکے تو ہو سخی مثل کھجور — سرو جیسا ورنہ آزاد ہو حضور
اگر تیرے ہاتھ سے نکلے کھجور کی طرح ہوجا سخی — اور اگر تیرے ہاتھ سے نہ آئے کچھ (تجھ سے کچھ نہ ہوسکے) سرو کی طرح ہوجا آزاد

تشریح الفاظ: از بہر: واسطے، دفعِ ستم گراں: مرکب اضافی، ظالم لوگوں کے دفعیہ کے واسطے، اس کا ظلم

روکنے کے لئے، شحنہ: کوتوال، خونخواراں: قاتل اور خطرناک لوگ، مصلحت: اصلاح، طرار: جیب کترو، جمع طراراں، دو خصم: خصم: دشمن، مخالف: جو کسی معاملہ میں ایک دوسرے کے مخالف ہوں، بحق راضی: اپنے حق پر راضی ہوکر، یہاں شدہ محذوف ہے، معائنہ: آنکھوں دیکھا ہوا، ظاہراً: کھلم کھلا، می بباید داد: می زائد ہے، باید داد: چاہئے دینا، داد: مصدر ہے، باید کے داخل ہونے سے، لطف: نرمی، جنگ آوری: لڑائی کرنا، دل تنگی: دل تنگ کرنے، ی مصدری ہے، خراج: محصول، ٹیکس، بطیبِ نفس: خوشدلی سے، بقہر: زبردستی سے، مزد: مزدوری، سرہنگی: ی نسبت کے لیے، سرہنگ والی مزدوری جو ہوتی ہے اور سرہنگ یا تو بمعنی سپاہی یا فوج کا سردار کہ سر بمعنی سردار اور ہنگ بمعنی فوج، یہ مرکب اضافی ہے۔ ترشی: کھٹائی، کھٹی چیز، بشیرینی: مٹھائی ہے، مراد شیرینی سے رشوت ہے، جب کسی آفیسر یا بڑے کو روپیہ وغیرہ رشوت میں دیتے ہیں تو یوں کہتے ہیں: لو یہ آپ کی مٹھائی کے ہیں، اس لیے شیرینی کہا، لازمی معنی رشوت ہوئے، بیخ خیار: ککڑی کی جڑ، بیخ: جڑ، یہ مرکب اضافی، قاضی رشوت خور کو بمنزل جانور و چوپایہ ٹھہرا کر لفظ بیخ کہا کہ بیخ اور جڑ چوپایوں کی خوراک ہے نہ کہ انسانوں کی، صد: سو، خربزہ زار: خربوزوں کی جگہ، خربوزوں کا کھیت، قحبۂ پیر: بوڑھی رنڈی، قحبہ: مشتق از قحاب، بمعنی کھانسنا، پہلے عرب کی فاحشہ عورت کھانسنے کی آواز کے ذریعہ مردوں کو اپنی طرف بلاتی تھیں، اس لیے قحبہ بمعنی رنڈی، بہارِ بہاراں۔ نابکاری: بدکاری، زناکاری، ازمردم آزاری: ی مصدری درآخر اسم فاعل سماعی، بمعنی مردوں کو ستانا، جوان گوشہ نشین: مرکب توصیفی، یعنی عبادت کے لیے کونہ میں بیٹھنے یا رہنے والا جانا، بیٹھنے سے مراد ایک طرف یکسو ہونا، نہ کہ بالکل بیٹھے رہنا، جوانِ سخت پے: سخت پٹھے والا مرد، تنومند، طاقتور، سست رغبت: جس کی خواہش نفس بہت کم یا نہ کے درجہ میں ہو، مراد شہوت سے شہوتِ حرام ہے، خود آلت: مراد عضو مخصوص ہے، پہلے لوگ صاف نہ کہہ کر اسے آلہ اشارہ اور کنایہ سے بولتے تھے۔ اور آلہ کہتے ہیں جو کسی چیز کے حصول کا ذریعہ ہو اور یہ بھی نسل کے حصول کا ذریعہ ہے، اس لیے یہ آلۂ تناسل بھی کہلاتا ہے اور اب آلت اس کے لیے مشہور ہوگیا، نامور: مشہور، ور: بمعنی والا، برومند: پھل والا، مشتق ہے براور مند سے، اس لیے بیچ میں واؤ لائے، دخلے معین: متعین آمدنی مراد پھل ہے، بوقت معلوم: معلوم وقت میں، مراد اس پھل کا جو موسم اور وقت ہے آنے کا، وجود: موجود ہونا کسی چیز کا، عدم: نہ ہونا یا باقی نہ رہنا کسی چیز کا، پژمردہ: مرجھایا ہوا، بریں: ای برایں تخت وجاہ وغیرہ، یعنی اس مال ودولت اور تخت وبادشاہت، می گذرد: گذر رہے ہیں، مال ودولت وحکومت او رخلیفہ کی خلافت اور یہ سب گذرتے جارہے۔ اور دجلہ کہ بغداد کا بڑا دریا ہے، یہ برابر یکے بعد دیگرے خلیفاؤں کے بعد بہتا رہے گا بغداد میں، نخل: کھجور، کریم: سخی۔

حکمت

دو کس مردند وتحسر بردند یکے آنکہ داشت ونخورد ودیگر آنکہ دانست ونکرد۔

دو آدمی مرگئے اور دنیا سے حسرت لے گئے، ایک وہ جس نے رکھا (جمع کیا) اور دوسرا وہ ہے جس نے جانا (علم سیکھا) اور عمل نہ کیا۔

قطعہ

کس نہ بیند بخیل فاضل را — کہ نہ در عیب گفتنش باشد

کوئی بخیل عالم کو بھی بخشے نہیں — کہ نہ اُس کی عیب گوئی میں لگے

کوئی نہ دیکھے گا بخیل فاضل کو بھی — کہ اس کے عیب کہنے میں نہ ہووے کوئی نہ کوئی

ور کریمے دو صد گنہ دارد — کرمش عیبہا فرو پوشد

گو سخی اپنے میں رکھے دو سو عیب — کرم سارے عیب اس کے ڈھانپ لے

اور اگر سخی دو سو گناہ (عیب) رکھتا ہے — سخاوت اس کے تمام عیبوں کو چھپا دیتی ہے

بڑی پتے کی بات کہی، حقیقت بھی یہی ہے۔ ایک مثال ہے: ''جس کی کھاوے اس کا گاوے''۔

تشریح الفاظ: **تَحَسُّر**: حسرت، افسوس، **داشت**: ماضی ہے، یعنی جمع کیا **بخیل**، **فاضل**: سے مراد صاحبِ ہنر وذی علم کنجوس، بخل ایسا عیب ہے کہ ساری خوبیوں پر پانی پھیر دیتا ہے، اس کے برعکس سخاوت ایسی صفت ہے کہ بہت سے عیبوں کو چھپا لیتی ہے۔

الحمدللہ! آٹھواں باب یہاں تک آج بتاریخ: ۱۳/ربیع الاول ۱۴۴۰ھ، بروز پنج شنبہ ۱۱:۱/۲ بجے بوقت نیمروز پورا ہوا۔



خاتمۃ الکتاب

تمام شد کتاب گلستان واللہ المستعان بتوفیق باری عزّ اسمہ دریں جملہ

پوری ہوگئی کتاب گلستاں۔ اور اللہ ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے باری تعالیٰ کی توفیق سے کہ غالب ہے اسکا نام اس تمام میں

چنانکہ رسمِ مؤلفان ست از شعرِ متقدماں تلفیقے برفت۔

جیسا کہ مؤلفین کا طریقہ ہے، یعنی دوسروں کے اشعار یا نثر اپنی کتاب میں لاتے ہیں، پہلے لوگوں کا کوئی شعر جمع نہ کیا میں نے اپنی اس کتاب اپنی عبارت خود ساختہ ہے، جیسی بھی ہے نہ کہ کوئی حصہ دوسروں کا، اگلا شعر اسی بارے میں ہے۔

﴿بیت﴾

کہن خرقۂ خویش پیراستن	بہ از جامۂ عاریت خواستن
گدڑی پرانی ٹھیک کرکے پہننا	اچھا نہ مانگے ہوئے کو پہننا
اپنی پرانی گدڑی کو سنوارنا	بہتر ہے کپڑے کے چاہنے سے یعنی پہننے سے۔

یعنی پرانی گدڑی اگر پھٹی ہے اسی کو پیوند لگا کر سنوارنا اور درست کرکے پہننا دوسروں کے اچھے مانگے ہوئے کپڑے پہننے سے بہتر ہے۔

غالب گفتارِ سعدی طرب انگیز ست وطیبت آمیز کوتہ نظراں را بدیں زبانِ طعن دراز گردد کہ

اکثر حصہ سعدی کی گفتار کا مستی پیدا کرنیوالا اور خوش طبعی سے ملا ہوا ہے اور تنگ نظروں کی اس پر طعنہ کی زبان لمبی ہے، اسلئے کہ

مغزِ دماغ بیہودہ بردن ودودِ چراغ بے فائدہ خوردن کارِ خردمنداں نیست ولیکن بررائے روشنِ صاحبدلاں

اس لیے کہ دماغ بیہودہ لیجانا (خالی کرنا) عقلمندوں کا کام نہیں اور لیکن روشن رائے صاحب دل صاحب باطن لوگوں پر

کہ روئے سخن درایشان ست پوشیدہ نماند کہ دُرِّ موعظتہائے شافی درسلک عبارت کشیدہ است

کہ میری بات کا رُخ انہیں کی طرف ہے یہ بات پوشیدہ نہ رہے (نہ ہے) کہ شافی نصیحتوں کے موتی عبارت کی لڑی میں پرودیئے

ودارُوئے تلخِ نصیحت بشہد ظرافت برآمیختہ تا طبعِ ملولِ انساں از دولتِ قبول محروم نماند

اور نصیحت کی کڑوی دوا خوش طبعی کے شہد میں ملادی، تاکہ انسان کی رنجیدہ طبیعت قبول کی دولت سے محروم نہ رہے۔

الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِیۡنَ.

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

﴿مثنوی﴾

ما نصیحت بجائے خود کردیم	روزگارے دریں بسر بردیم
ہم بجائے خود نصیحت کر چلے	ایک زمانہ یہاں رہے اور چل بسے
ہم نے تو نصیحت بجائے خود کردی	اور ایک زمانہ اس میں بسر کیا
گر نیاید بگوش رغبتِ کس	بر رسولاں بلاغ باشد وبس
گوشِ رغبت سے بھی سنے گر نہ کوئی	قاصدوں پر تو فقط تبلیغ ہوئی
اگر نہ آوے کسی کے رغبت کے کان میں	قاصدوں پر بات کا پہنچانا ہوتا ہے اور بس
یا نَاظِراً فِیۡہِ سَلۡ بِاللّٰہِ مَرۡحَمَۃً	عَلَی المُصَنِّفِ وَاسۡتَغۡفِر لِصَاحِبِہٖ
پڑھنے والے مانگ رحمت کی دعا	اور مغفرت کی اس کے صاحب کے لیے
اے اس کتاب کو دیکھنے والے! مانگ اللہ سے رحمت	مصنف کیلئے اور مغفرت صاحب کتاب کے لیے
واطۡلُبۡ لِنَفۡسِكَ مِنۡ خَیۡرٍ تُرِیۡدُ بِھَا	مِنۡ بَعۡدِ ذٰلِكَ غُفۡرَاناً لِکَاتِبِہٖ
کر طلب اپنے لئے بھی خیر کو	مغفرت پھر اس کے کاتب کے لیے
اور طلب کر اپنے نفس کے لیے بھلائی جو تو چاہتا ہے	اسکے بعد مغفرت مانگ اس کے لکھنے والے کیلئے
لَوۡ اَنَّ لِیۡ یَوۡمَ التَّلَاقِ مَکَانَۃً	عِنۡدَ الرَّؤُوۡفِ لَقُلۡتُ یَا مَوۡلَانَا
گر مجھے محشر میں ہو کوئی جگہ	پاس رب کے کہوں آقا محترم
اگر ہو میرے لیے قیامت کے دن کوئی جگہ	اللہ کے پاس تو میں کہوں گا اے میرے مولیٰ

اَنَا الْمُسِیْءُ وَاَنْتَ مَوْلیً مُحْسِنٌ	ھا قَدْ اَسَاتُ وَاَطْلُبُ الْاِحْسَانَا
میں برا اور تو محسن آقا ہے	کی برائی مانگوں ہوں تیرا کرم
میں برائیاں کرنے والا ہوں اور تو آقا احسان کرنے والا	افسوس میں نے برا کیا اور طلب کرتا ہوں تیرا فضل واحسان

تشریحِ الفاظ: واللہ المُستعان: اور اللہ مستعان صیغہ اسم مفعول از استفعال، مدد طلب کیا ہوا، جس سے مدد طلب کی جائے، بار: باری بمعنی ایجاد کرنے والا، تلفیف: جمع کرنا، یعنی جیسا کہ متقدمین مؤلفین کی عادت اور طریقہ ہے کہ اپنی کتاب میں پہلوں کے اشعار بطور تضمین اور تمثیل لاتے ہیں، میں نے یعنی سعدی نے ایسا نہیں کیا، اپنی ہی عبارت ہے اور اپنے ہی اشعار ہیں، خرقہ: گدڑی، کہن: پرانی، پیراستن: سنوارنا، جامہ: کپڑا، عاریت: مانگنا، یعنی مانگا ہوا کپڑا، خواستن: چاہنا، پہننا، غالب: اکثر، گفتار سعدی: سعدی کی بات، طرب انگیز: طرب: خوشی، مستی، اور یہ اسم فاعل سماعی ہے، مستی اور خوشی اُٹھانے والی پیدا کرنے والی ہے، وطیبت آمیز: اسم مفعول سماعی، خوش طبعی سے ملا ہوا، کوتہ نظراں: کوتہ نظر کی جمع، تنگ نظر لوگ، بدیں: بریں، اس پر، مغز دماغ: دماغ کا بھیجا، دود: دھواں، صاحبدلاں: اہل باطن لوگ، دُرّ: موتی، موعظتہا: نصیحتیں، سلک: لڑی، ظرافت: خوش طبعی، مذاق، ملول: رنجیدہ، روزگار: زمانہ، ما نصیحت بجائے خود: ہم نے اپنے اعتبار سے نصیحت کردی، روزگارے الخ: ایک زمانے تک اس دنیا میں بسر کی، گرنیاید الخ: اگر کسی کے رغبت کے گوش کان میں ہماری بات نہ آئے، یعنی وہ دھیان سے نہ سنے، رسولاں: رسول کی جمع، قاصد، قاصدوں پر بلاغ پہنچانا ہے اور بس۔ یا ناظراً فیہ: یا حرفِ ندا، ناظر اسم فاعل، دیکھنے والا، مراد اس کتاب کو پڑھنے والا، رحمۃً: مصدر میمی بمعنی رحمت، رحم کرنا، استغفر: صیغۂ امر از استفعال، مغفرت طلب کرنا، یعنی مغفرت طلب کر، غفران: مصدر بمعنی مغفرت، یوم التلاق: ملاقات کا دن، مراد قیامت کا دن، مکانۃ: جگہ، مکان، موقع، عند الرؤف: مہربان کے نزدیک، یعنی اللہ کے نزدیک، مولانا: اے ہمارے مالک کہ مولیٰ بمعنی آقا و مالک، المسیء: برائی کرنے والا ہوں (گنہگار ہوں)، مُحسِنٌ: احسان وکرم کرنیوالا، ھَا: کلمۂ افسوس، قد أسأتُ: ماضی قریب، برا کیا ہے میں نے، وأطلب الاحسانا: اور میں طلب کرتا ہوں تیرا احسان۔

شیخ سعدیؒ فرمارہے ہیں: ہم تو اپنا کام کر چکے یعنی وعظ ونصیحت، اب کوئی نہ عمل کرے وہ جانے، قاصد اور کہنے والے پر بات کا پہنچا دینا اور کہنا ہوتا ہے نہ کہ منوانا۔ آگے کتاب پڑھنے والوں سے اپنی فرمائش کررہے ہیں کہ جو یہ کتاب پڑھے وہ میرے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا کرے، نیز اس کی شرح کرنے والے ناچیز کے لیے بھی۔ اور فرماتے ہیں اگر مجھے محشر میں اللہ کی جناب میں کہنے کی اجازت مل گئی، یوں عرض کروں گا: اے میرے مولیٰ! میں تو

گنہگار ہوں اور آپ میرے اوپر سب سے بڑے محسن ہیں، میں نے تو برا ہی کیا اس لیے آپ سے مغفرت، فضل وکرم اور احسان کا طالب ہوں۔

الحمدللہ پوری ہوگئی فیضِ دبستان شرح اُردو گلستان، آج بتاریخ: ۱۷ ربیع الاوّل ۱۴۴۰ھ بروز دوشبہ بوقت ۱۱-۱/۲ بجے نیم روز موسم زمستاں در صحن مدرسہ اسلامیہ ضیاء العلوم آصف آباد چند پورہ۔

نوٹ: میں نے پہلے کتاب کا اکثر حصہ استاذی مولانا محمد مصطفیٰ صاحب بھیسانوی، سابق ناظم مدرسہ مصباح العلوم بھیسانی رحمۃ اللہ علیہ سے، پھر حضرت مولانا نجم الحق صاحب رامپوریؒ سے چھٹا ساتواں باب پڑھا۔ اپنے وطن میں یہ دونوں حضرات چل بسے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اور میرے تمام اساتذہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ آمین! ثم آمین!! یہ سب میرے اساتذہ کی برکت ہے اور ان کی ذرّہ نوازی اور کرم فرمائی ہے جو اس قابل ہوا۔

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل
نسیمِ صبح تیری مہربانی

اور میری والدہ جن کا میری تعلیم دلانے میں خاص دخل ہے میں اس وقت ان کی یاد میں اشک بار ہوں ہاتھ میں قلم ہے اور دل میں غم ہے، اللہ ان کی اور میرے والد مرحوم کی، بھائیوں کی، بہنوں کی اور تمام اعزہ واقرباء کی مغفرت فرمائے۔ آمین یارب العالمین، وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔



قند نامہ

شرح اردو

پند نامہ

تالیف

نمونۂ اسلاف حضرت الحاج مولانا محمد احمد صاحب مفتاحی مدظلہ
بانی و مہتمم جامعہ عربیہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ

ترتیب

محمد ذاکر حسین قاسمی رکن تنظیم و ترقی دار العلوم دیوبند

باہتمام رحمت عالم فاؤنڈیشن

زیر نگرانی: شریعہ بورڈ آف انڈیا

ناشر مکتبہ فیض مسیح الامت

جامعہ عربیہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ بلند شہر، یوپی

۹۷۱۹۱۳۶۵۰۹ | ۹۴۱۱۸۵۹۷۹۷

رحیما احمدی

شرح اردو

کریما سعدی

تالیف

نمونۂ اسلاف حضرت الحاج مولانا محمد احمد صاحب مفتاحی مدظلہ

بانی ومہتمم جامعہ عربیہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ، بلندشہر یوپی الہند

ترتیب

محمد ذاکر حسین قاسمی رکن تنظیم وترقی دارالعلوم دیوبند

ناشر مکتبہ فیض مسیح الامت

جامعہ عربیہ ضیاء العلوم آصف آباد چندپورہ بلند شہر یوپی

۹۴۱۱۸۵۹۷۹۷ | ۹۷۵۸۳۳۷۹۷۸

قند نامہ
شرح اردو
پند نامہ



رحیما
شرح اردو
کریما سعدی

مکتبہ فیض مسیح الامت

₹ 400/=